

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_232709

UNIVERSAL  
LIBRARY









هو الملك المحي القيوم

بعون الملك العلام ولطف رسوله الكرام

عبد من فضل الله حضرت آصفیاء نظام الملك افضل الدول

یہ شہیت علی خان بھادر مدظلہ العالی

تج ۸۶ سنہ ہجری کے یہ کتاب لاجواب

سوانح شایستی

# تاریخ خورشیدی

صوبہ الارشاہ ملک جناب

نواب خورشید جاہ نورشیدہ الملک خورشیدہ الدولہ محمد محی الدین خان بھادر

وامت اقبالہم بجمعہ آباد کن صاحبہ اللہ تعالیٰ من کل الآفات

والفتن مطبع خورشیدہ <sup>نصف</sup> یمن پیرایہ سے طبع کے آراستہ ہوئی

الحمد لله الذی بنعمته تم الصالحات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَمَّ بِالْحَمْدِ

الحمد لله ملك الحي القيوم ملكت الارض والسموات - نظم  
 نرادر اس کی کو بی جاہ و جلال + نہیں ہی حکومت کہ جس کی زوال  
 اور جی سے جہان کو بیست و بلند + وہی جو کو چاہے کرے ہرے ہرے  
 چونکہ وہ عادل انصاف پسند انتظام دوست ہی مجر و فریش کائنات کے انبیا  
 بعوث کئے سب احکام کرنے اور کرنے کے علاوہ اور بڑے بڑے بادشاہ با جاہ  
 و شکوہ اور دربار اس پر وہ پیدا کئے تا سبب سیاست کہ لایہ ریاست کا  
 روز شمشیر اور حیانت را با صواب قدرت تدبیر انکے مابہ کسی ظالم کا کریاں  
 مخلوق اور مہم جوں کے نہ پہنچے اور کوئی زبردست کو ستا و نہیں  
 اور واسطے نافرمانوں اور گردن کشوں کے روز آخر کا مقرر فرمایا اور دوزخ وشت  
 بنائے جو شہنشاہ کہ ہوا با عدل و داد کہ سلطنت جسکی تا اب الابد اور حم الرحمن جو  
 دینہر باتہیر بھی اوسکا ایسا ہی رحمتہ للعالمین چاہے کہ ہمیشہ کو ہی اور دین و دوسکا دایم

قائم رہے نہیں ہیں وہ مکررات پاک احمد مجتبیٰ محمود ہر دوسرا اخیر الامام محمد یاقوم  
 علیہ التحیۃ والسلام لقد جاءکم من ذوالنور الفسکیم عزیز علیہ ما عنتم  
 حریض علیکم بالوہم منین رؤوف رحیم کہ چکا لقب جیات النبیؐ اور  
 تار و قیام ہر چار جیات مشرق و مغرب و شمال و جنوب میں جاری و جاری ہے کہ آئینے  
 فرمایا ہے کہ لا یسئلی بعدی آپ ختم النبیین والمرسلین میں ایک شریعت غرا جاسے  
 تمام شریعتوں کو ہی اس میں منافی و موافق ہے اور فیض جیات کہ قرآن مجید اور تمام احادیث و  
 لا ینکلف اللہ أممنا الا ان یتبعھا میں رسول قائم دوام کی حیثی اللہ علیہ و علی آلہ  
 و اسوایہ الطظام الی اوم انما اذا اوتوا لہ لغیہ و ما یوہم خدشہ کے عالم نظام سے اکرام والا کہ میں  
 جیات میں کیا ہے انہما کا جہنم جمع ہے کہ تائید میں انکے کہ ال تقویت دین کی ہوتی ہے ہر عہد میں  
 ایک شاہد ہیں یا انہما من اللہ صاعون فی جرات منہ العین راجع دین میں ستودہ صفات و  
 شہادت کے لئے اور تمام حکام کے لئے انہما کے لئے سجدہ بلکہ اور ظلم و تعدی ہو اسے نفسانی  
 سے ہی دست بردار و فرمودات و نصفت کے مایل اور انظام مملکت میں شافعی سے آ  
 فی یا شاہد یا شاہد سلام جائیں وہاں کرام مجذبا فضل الدولہ میر تہنیت علیہا باد ظیل اللہ  
 انظام المذکر اصغیاہ میں کہ جسکی نظرفیض اثر سے سن رہا ظلعن سے لے کر ولسے شش صوبہ دکن سے  
 شش جہت میں تا ذرا اسکا نہ کوئی یہاں حاکم باطل نہ فرمان نہ عدل نہ جو حکام کہ اس  
 حامی دین سے تقویت دیں گے ہوئے ہیں شرح ہو سکی احاطہ بیان سے باہر زبان خامہ کی ستر کا  
 میں سخاوت میں نظیر نہیں ہے یا شاہد یا شاہد شہقت فرما کوئی صاحب تلج و سیر نہیں

خداوند ملکہ رضا عفت چنانہ شانه خاص الخاص اما و غنائس اور ملک ایران سلطنت پیدا  
 کیا کہ وہ بنیرہ نواب بخود مرد اور شیر شمشیر الہ شمشیر الملک شمس الامین جنگ محمد خجندیہ  
 بہادر نور اللہ تربتہ اور فرزند ارجمند سحاب کیم عالی جم مسند آبر بہم جاہ و حال شمشیر  
 زہم جہا اقبال اعمی و در لہا بہادر جنگ اقتدار الدولہ اقدس الملک وقار الامر اللہ علیہ  
 زار و تابا ہم کہیں نام نہائی اور جلا گرامی ان آفتاب بہر سجاد و ارجمندی شیر سرج در شمشیر  
 محمد شید جاہ خورشید الامر اخیر الملک خورشید الدولہ تیغ جنگ محمدی اللہ جاہد  
 و اصنام ہندوین کی ایک ہزار و سو چوریاں ہجری ہ اس کترین عقیدہ گزین پیرو علماء دین  
 محمد امام خان ترین ریاضی دان ملک تخلص کو فرمایا کہ ایک کتاب علم تاریخ میں مختصر  
 و اسیطہ ملاحظہ آفتاب گرامی سجاد اور فرایام ضلالت کے لکیر گذار فرمائیں اور کو حیلہ طبع  
 اسے کہ انعام آریا ہستاد و کارین چونکہ بعد تحریر کتاب الہائی رشیدہ الدینانی کے کہ  
 اسوقتہ تخلص نامہ نگار کا ہجرت تھا ان ایام میں ذہن حاصل تھی حسیان داب الہی ان  
 کرسی کی بیجا جلن پر باندہ کو ارادہ کیا سی حسی اللہ نعم الوکیل اور شیر سہیل  
 مقدیات کہ رشیدہ الدینانی میں تھے تو گزیر قلم میں اور بعض بنا بر صورت اور تیر کلام لکیر  
 بھی افضل ہو گین اور چونکہ اس میں احوال سوجات کا برہنہ تھا اس واسطے اسکی ابتدا  
 سوجات سے کی گئی ہے اور ذکر اولیا و نکلا اور سوا اخلاط بادشاہان ایران و توران و دروم  
 سندرج و مندرج ہیں اور مفصل کیفیت حال چارہ سال کی شہادت بارہوی ستر سے رائے ہذا تک  
 بیان کی گئی ہے اور نام اسکا ام گرامی پر محدود کہ خورشید جایی ہے اور مادہ تیغ تاریخ جلیل  
 ۱۲۵۴

اور حسین ایک قدر ہی اور چار چاند اور پہلے چاند بن دھوا اور دوسرے چاند بن ایک سو ہی  
 اور اس ضمن میں دوسرے نام اور تیرہ دم ہیں جسے قطب اور آخر میں تیسرے چاند کے تین ہلال ہیں اور  
 چھ چاند کے دو کوب ہیں اور آخر پر خاتمہ اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ کتاب کتاب شہد الذی خلقی حبیب  
 کہ یہ ایک نیا کتاب ہے کلام نام ہے کیسے ہر دو شکل الہم و ملزوم کہ ہیں جو کوئی اس کا مطالعہ کرے  
 جائے کہ اسکو بھی دیکھے اور جو اسکو نظر کیا ہی اسکو بھی ملاحظہ فرماوے تا عجایب انقلابات  
 اور غرائب تحولات سے اس فن شریف کے خوب مطلع ہو گا مقتدر مہ فواید علم تاریخ کے بیا  
 بموجب روضۃ القضا پہلا فائدہ ہے کہ اسکو دریا آشیا کی دو طرح سے حاصل ہوتی ہے  
 عقل سے یا کسی جس سے خواہ اس کے اور بعض محسوسات دیکھے جائیں اور بعض سنے سے  
 معلوم ہوتے ہیں اور جو شہد ہی جائتا ہی کہ احوال عالم کا جیسا کہ چاہئے طریق عقل سے  
 فہم ہا بن بن آنا اور یہ محالات سے ہی کہ ایک بشر جس قدر حد تک بقاعالم کی ہی واقفیت و  
 حالات عالم کے ابتدا سے انتہا تک شاید کرے اور خبر و شر پر اس کے طور پر معائنہ کے  
 واقف ہو پس سہ پانچ احوال عالم و عالمیان کا اور اوضاع و اطوار ان کے موقوف اور  
 غور کرے اور تا مل فرمائے علم تاریخ کے ہی کہ سو اس علم کے اور کوئی علم اس کا مکمل  
 اس امر کا نہیں دوسرا فائدہ علم تاریخ وہ علم ہے جس کی خوشی اور خرمی زیادہ حاصل  
 ہوتی ہی اور کہ درت مطالعہ کی آئینہ سے دل کے دور پر صاحب خود پر ظاہر ہی کہ حاسہ  
 سمع کا اور حاسہ جبر کا اور اس انسانی سے بڑے مرتبہ کے ہیں جیسا کہ محسوس کا دیکھنے سے  
 اشیا کے لطف یا تائیا ہی جس سے سمع کا بھی سنے سے اخلا کے خط اوٹنا تائیا

بلکہ ہر لحاظ اور سوراہہ سے زیادہ ہونا ہی اس واسطے خبر کا دینا اور خبر کا سنا جلد ہی میں  
 داخل اور طالع بنی آدم کے اس حد تک کہ جیسا کہ مثال میں وارد ہی لَا تَسْمَعُ الْعَيْنُ مِنْ  
 نَظَرٍ وَلَا السَّمْعُ مِنْ خَبَرٍ وَلَا الْإِرْضُ مِنْ مَطَرٍ یعنی نہیں سیر ہوتی ہی آنکھ دیکھنے  
 سے اور نہ کان سننے سے اور نہ زمین پانی سے تیسرا فائدہ واضح ہو کہ فن تاریخ کا  
 باوصف مشتمل ہو یہ بہت سے فوائد کے آسان اور سہل ترین دو بے علم و سہر کا ایک  
 حاصل کر نیکو زیادہ محنت اور مشقت نہیں چاہتی ہی اس کا فقط یاد رہے کہ کوئی  
 ہو بے سوا اس کی محافظت کرے گا اور غفل اس کے مطالعہ کا کرے گا اور اپنے مقاصد کے  
 پانے میں پیروی جسد کے ہو بہت حد مطالعہ کو پہنچے گا جو تھا فائدہ جسکو مبادت اس  
 فن کی ہر گز اور مختلف احوال پر مطلع ہو گا ضرورتاً کیا کہ جو امور و احوال و اشیاء کے ہی  
 مختار اور صادق ہی اور جو مخالف ہی مردود و کاغذ ہی مردود اسکو امتیاز حق و ناحق کا  
 حاصل ہو گا پانچو ان فائدہ عقلمندوں نے کہا کہ عقلیت ہی آدم کی بحیرہ اوقات کے  
 پہلو و عقل انسان کی واسطہ سے تجربہ کے کمال حاصل کرتی ہے بلکہ تفریح کی ہی واسطہ عقل کا  
 مراتب ہیں اور واسطہ ہر مرتبہ کے ایک لفظ حاضر سے اطلاق کرتے ہیں انہیں سے ایک  
 ہی اور واسطہ کے حکما بین مرتبہ تھرا ہے میں اول تو وہ کہ ایک شخص کسی امر کو سمجھ کر مارا کہ نفع اور  
 اور کھانڈہ رکھا ہو اور اسوہ کہ دوسرے شخص کو ایک واقعہ میں دیکھا کہ نیک و بد اس واقعہ کا عائد ہو گا  
 یہاں تیسرا وہ کہ احوال پر گزرنے پر اس کے اطلاع حاصل کی اور سنا کر اسوہ سنا دیا و تمدنی کے عطا یا  
 و دنیا کے طریق سمع سے علوم کے پس ان تینوں درجات سے وہ درجہ زیادہ تک پہنچ گیا ہی



کہ شعرات سے اپنی محبت واقع ہو اور جبکہ نقل اخبارات سلف کے اس مترہ پر ہی کہ اس میں  
 ایک شریعتی ہوتی ہے ساتھ مائل معترف ہوتی ہے۔ ساتھ مائل کے طبیعت اس سے منہوت ہو  
 یہ درجہ قائم مقام رتبہ اول کا ہے اس صفت پر جب حکایات شریعتیہ کی اور کاروائی ایک طائفہ  
 کہتے ہیں آئین اور فوراً مطلق کر کے ہے انواع کا دہائی کے کہ سلسلہ اس کے مرتب ہوئے  
 یہاں لکھے گئے اور حسن عاقبت اس کا بیان کیا گیا ہو جو صاحب خرد اور صاحب دین  
 اور کئے ہر دو کی ہے اور جو عاقل و فہم بلند اس کی افتد اور ماکو اور نیہ اور پختہ اولیٰ اللہ الذین  
 هدیت اللہ فیہم اھلہم اقتداء کے عمل اپنا جاری کر گاتو ساتھ جزو عاقبت  
 اور جہی غائر کے ہر دو کی ہوگا اور اس میں اگر ضعف عقل اور سستی تدبیر ایک قوم کی  
 نسبت ہو اور غفلت و نادانی جماعت کی کہ کوشش پائے اور جہاں انجام کی اور بدی انتقام  
 اس میں صاف علی و آئے جو کہ دانا اور ہوشیار ہیں ساتھ حکم فاعث و ابا اولیٰ الاصلہ  
 اس سے اعتبار کرنا ہی اور اس طائفہ اور پیدا ہونے والی اور مضمون سے و ہنس کی  
 بینہ و بین مائشہوں کے پناہ اور امن میں رہا ہی چھٹا فائدہ ہے کہ وہ کہنے  
 ال کو علم تاریخ کے جبکہ سختی پریش ہو یا کوئی حادثہ زمانہ کا ظاہر تو اسکو مشورت  
 ساتھ علماء و عالم کے میسر ہوتی ہے اور ہر امر نہ مشورت کا تو انبیاء عصر سے اپنے ہی  
 اس واسطے کہ اگر اس اول کے جو واقعات انکو مایل ہوئے ہیں خاص مصلحت اپنی جانے  
 ہیں یعنی اپنا مقدمہ سمجھ کر اس میں کوشش کی ہے اور اہل مشورت اس زمانہ کے زمانہ  
 حاضر میں منافع و دوسروں کے نگہ میں رکھتے ہیں اور بے پروائی کرتے ہیں اور یہ بھی ہے

کہ مزاج مردم کا ساتھ خوبی احوال ہے زیادہ مایل ہی نسبت کرتے غیر کے اور یہ حفظ اہل اپنے مشترک  
 امانت دار تو مابہ حفظ سے اور غیر کے پس اس سے ثابت ہوا کہ شورت سابق کی شورت سے  
 حال کے اولیٰ اور انفع یقولہ حال کے جب ہی واقعہ کو کوڑشیں پر اور وہ طریقہ کشف اور کما  
 اس علم سے چاہے کہ کرسے تو نتیجہ تمام عقلا و روزگار کے عقل کا او سکھ و سیاق ہو گا  
 اور سبب تک کہ تہ غوغای و اودت کا لٹ پینے سے و خارج فکر اس کے تمام ہو گا اور کالٹ  
 ہجوم کی آب نایاب سے و ان پون اہل سلف کے لیے فاطمہ سے وہ کا اور کو کسی چراغ  
 بہ انت پر دو سرور کی مہات اپنے سر انجام لے گا اور چکل ہیں بے انصافی کے گردن ترچہ  
 اور یغیوں کھر السعدین و عظیمہ بنوید پس معنی کا ہی شہر کا را سمان رضی اللہ عنہ  
 سائیدہ و خدیفہ کہ انجمن فرمانا معرت علی التحی و السلام کا اس بلعین دلیل ساطع  
 اور حجتہ قاطعہ سائیدہ و فایده آگاہ ہونا سائیدہ علم مارے سے و فی عقل کی اور سولہ  
 فضل کا اور واسطہ صحیح آ اور حسب تہذیب سائیدہ و فایده و شہرہ کے اوقات کرم  
 انکی دیباچہ حکمت کا تھا کیا ہی کہ علم مارے بنوید اور معین سے اس کا بھی سو اسطے کا احوال  
 صحت رکابین خلف کی شاید ہی عدل و داد اور کلا ہی فضل و شہر کی ہی آخروان فایده  
 دل اصحاب باقتہ اردی اختیار کا وقوع تھا یا ایذا و جوارا سے کہ میں سبب اس کے  
 مطمئن اور برقرار رہا ہی سو اسطے کہ اگر قصص سے ملک کے کوئی سختی ایک ظاہر ہو دے  
 فتح اور کشف سے او حکم امید کو اپنی قطع کرے کہو نہ کہ راہ نہ ساقیہ میں اکثر ہو ہی ترے  
 برے واقعہ پیش ہوے ہیں اور بہت تحلیل منہ دکھلائے ہیں اور محض غایت کردگار سے

ساتھ پہلے درجہ گذر گئے ہیں ست ہزار خوش کردار نامہ بنو ہو، یکی از پنج درائے تصور  
 ماست توان فایده ہوتی تھی اخبار و تواریخ سے مطلع اور آگاہ ہوگا ساتھ حاصل ہو مرتبہ  
 خبر و حقائق فایہ او برہر مند ہوگا اور یہ مرتبہ شرف مرتبہ سفیاء و نقیاء کا ہی ہے پہلے درجہ  
 وقت حواشی میں روزگار کے فکر و تامل کر لیا جائیگا کہ حضرات کرام رسل و انبیا کے علیہ السلام  
 طرح طرح کے بلا و عین جو امتوں سے سابق کی ساتھ نسبت انکی پیش آئے ہیں کس قدر  
 تحمل کیا ہی اور طریقہ بر معیار ہر کہ کس کیفیت سے جیل میں اور ضامین خالق کی سطح سے  
 رہے ہیں البتہ جب کوئی محنت رنج و عظمی اور رنج محنت کبریٰ ہیں گرفتار ہو گا وہ بھی بھگر کو  
 ضاکی مضبوط کر لیا اور تسی کو خبر و تحمل کی چنگل میں لا کر جا دے گا یعنی انکے عدل جائز نہ کہیا  
 ان میں شک ہی نہیں کہ جو شخص یہ درجہ میں مجھو کو اپنے برائے ام کر لیا طلبکار رعایت  
 و اربن کا ہوگا اور شقاوت سے شراب میں کی محروم و مامون رہیگا و مامون فایہ حقیقت  
 یہ چند فایہ ہیں مگر اباب کیلج نے مجموع کو ایک فائدہ شمار کیا ہے وہ یہ ہے کہ اسطر  
 شفاطین اور بادشاہان باداد و دین اور ارکان دولت و ایمان مکت کے حسابات کی خبر  
 دیتے ہیں جو مسئلہ غریب و غریب تعلیمات و عجیب تعلیمات کو اس میں شریف کہ ہیں کہ او پر قدرت  
 فایہ حضرت مالک اللہ عظم سلطانہ کے اطلاع زیادہ ہو اور تیغرات حالانکہ ششکان کے  
 جب مذکور جو بن رنجوراحت اور آسودگی و محنت کو استعد ر بقائین ہی پیالہ آئے سے  
 لہا بقال کے مغرور اور توا تر ہوئے سے اوجار کے طول و آرزو ہنودین اور حبس جات خستون  
 اور عادلون کی اور بزرگی و رجاء انکی معلوم فرما دین اور شقاوت متروک و سکر کشون

افتر اسکے گروہ میں معتزین اور کذابون کے بلند کرنے کے تاویل عالم بر ظاہر ہو کہ تالیف ظنان  
 شخص کی بالکل حسود اور زاید ہی اور تصنیف کو کسی سر اس مقابل حبیب اللہ نے اور تالیف کے کوئی بہت  
 ہو گا کہ ترکیب اس فعل و مسم اور گناہ عظیم کا ہو گا اور مشین مجمع بحر فزون الکام عن مواعید  
 کا عباد ایاہ اللہ سنہ دار اور تقدیر تسلیم کہ کہ بعض حکایتا حمد و موعودات سے اس فن کے بہن  
 نودہ علی جو بہت سے فوائد عمدہ بہا کے ہیں جیسا کہ حکایات تواریخ کلید و دمنہ وغیرہ کے  
 کہ باوجود اسکے کہ وہ ساختہ و پرداختہ ایک طایفہ کے ہیں کہ سن والے اور خودہ گروہ بھی  
 برد و اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایک ان تمام سے خارجین سرحد قبول کو نہیں ہو چکا بر نقل اس کی  
 کہہ لئے والی نقد و فایہ کے اور نقد شمار کے ہی جمع کر نہیں تارخ کے جس کے بارہ میں اس نظر  
 کا بیان را انور پر نظر اور نگار کے رہنمائی کے تصنیف کرنا اور ساتھ تالیف کے  
 مشغول ہو نا بر کام ہی اور امر خطیر خصوصاً جمع کرنا اور ترتیب دینا تارخ کا اس واسطے کہ اس کے  
 اس فن کے نظریہ یا کوئی بادشاہان ذوالاقتدار اور امر اکالیہ مدار اور اکابر و شراف  
 اور فضلا و اطراف کے پہنچتے ہیں بلکہ شوقی اور بے ہرہ لوگ ایسے کہ سیاہ سفید  
 اور سفید سیاہ سے فرق کر سکتے ہیں جلد ساتھ دیکھتے اور سننے کتب اس علم کے ثبت کرتے  
 اور مصنف بچارہ تقصی سے مزین تصنیف قد استنبط کے ادنیٰ نقص سے نشانہ تیر طامت کا  
 طوایف عالم و طبقات بنی آدم سے ہو تا ہی کہ یہ شریفین تحریر تارخیں بائی جائیں تو ہو سکتا  
 ضرور کہ خداوند انصاف زبان طعن کی نہ میں کہیں کہ کلام موعود کا ساتھ ساتھ خاصہ کی  
 عطا فرما ہوں اور وہ البتہ شریفین شریف اول تارخ زریں کو چاہئے کہ سالم العبدہ

اور ایک مذہب ہوا سو اس کے بعض مذہب لوگ ایسے گذرے ہیں کہ قصے اور نقلیں پسندیدہ  
 صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم پر مبنی ہیں اور باتیں مشہور و معروف اور مردود و قبول ایفادت  
 اپنے لاکر مردم کو فریب دیا چھوٹے کسی کو اصل مکر و فریب سے انکے اطلاع تھی یا جاننا کہ روایات  
 میں جانتے کہ جنہ گئے محوات نبوت اور حیران سے رسالت کہ ہیں وہ بڑے سے اس اعتقاد است  
 فاسد کہ امت و گمراہی میں بڑے دوسری شرط موعجہ کہ لکے بیان واقع لکے  
 تمام حالات کو قید کتابت میں لاوے یعنی جیسا کہ فضائل اور خوبیاں اور عدل و احسان  
 اکابر و اعیان کے مسلک و تحریر میں لاوے ایسا ہی رزائل اور برائیاں انکی ذکر کر دے  
 جیسا نہ کہے اگر مصلحت کا صریح لکھ دے ورنہ طریقہ سے مکر و گمراہی اور ایمان اور  
 اشارہ کے آگاہ کر دے العاقل تکفیت الامتارۃ بتنی شرط مدح اور <sup>میں</sup>  
 انرا ط و تغلط سے بچا و اجب طے اور مبالغہ کس اور میں جائز نہ کہے اور اگر واسطے پہنچنے  
 نفع کے یا دفع ہونے نقصان کے چارہ ہو تو مضمون سے کلمہ خیر الامور و سطحا  
 کے گذرے اور چوتھی شرط تاریخ نویسی شیوہ سے کلمات اور تصنیف کے خالی اور  
 کوشش کرے تا بنیاد و انکی کلام کی اوپر کلمات وافی اور تقریرات شافی کے ہوا اور <sup>صفحہ</sup>  
 حکایات کے اور صفحہ روایات کے ساتھ نقوش و توجہات یعنی اشارات ظریف اور تقریرات  
 لطیف کے نقش و تصویر و انرا عبارت سلیس سہل الماخذ قریب الغنم اختیار  
 کرے اور رکاکت کلمات اور دناوت الفاظ اور لغات نازلہ اور عبارت مسالطہ سے  
 دوری اور پرہیز لازم جانے تا ہر ایک مرد ظریف بطبع خواص و عوام سے کہیم و ادراکت <sup>میں</sup>

مقامات میں خط و افر اور نصیب دانی سے مخطوط اور پرہ مند ہون اور تالیف اسکی محمود و سیدہ  
 کسیکو مجال رد کرنے اور عیب لگانے کا ہوا اور شیوہ فن یا بیچ سے خصوصیت نہیں رہنا ہی  
 بلکہ جمع غنوں میں جلدی رکھا جائے جو ترتیب و جمع کہ اس روش پر ہوگی آثار اور حکم ہرگز برآوردہ  
 عالم یعنی نشان کبھی فروت و مند میں نہ گئے یا کوئی شستر و کف قانع جو ہو جائے کہ اس  
 اور صاحبان مشہور ہو اور صدق گفتار حسن کو اس سے مشہور اس واسطے کہ اخبار و تاریخ کی  
 اور قصا کے سلاطین کے خصوصاً اکثر ایسے ہیں کہ سند نہیں رکھتے ہیں تالیف کے ائمہ علمی  
 اسپر کر سکیں اور طریق کتب سے بچ شریع کرنے و قانع اس کے امیں سکے ہوں اور اس  
 مورخ متدین اور امین ہو گا اور طالب فضائل و کمالات کو اطمینان ملے گی اس کا  
 جائے کہ ایسا شخص دین کو اپنے ساتھ دینا کے عرض نہ کرے گا اور برائی غارت کی سبب کتب کے  
 اور دہاں عاقبت کا حید سے نشان کے نزدیک اس کے شخص ہو گا اور درجہ انعام و کمال  
 غنت کے ساتھ روایات و حکایات دلپذیر کے چلائی جیسی کرے گی اور حسن کے  
 بطون صحف کو البتہ نقل و ایراد سے اس کے رتبہ و رتہ دینگے اور تعزیر و تامل سے بحالی  
 حفاظت کریں گے یا نشان اس کے آخر الزمان تک صفحات روزگار سے محفوظ ہوں گے  
 اب نادر نگار توجہ برتا ہے طرف مقصود کے مشہور بین الجہو ایسا ہی کہ نصف کرہ شمالی میں  
 جو سیدہ خط و ستارہ سے ارباب تقطیع البلاء نے ساتھ حصول پر تقسیم کیا ہی بہت قدیم  
 ہی اور نام اور نگے کسے اس شوین جمع کئے ہیں سے بلخ دیم روم ماوراء النہر و ہند و ہما  
 ترک چین و ہند و ہما اہل جگرافیہ و رسم ایسے کے جملہ پارچے کئے ہیں قطع قطعہ جہ

کتاب فی الجغرافیا  
جلد اول  
صفحه ۱۵

اور نیوانند کہ جبکہ ہم لوگ کالایائی کہتے ہیں ایک جزیرہ سی سوا آنگے اور نام انکی یہ ہیں  
اشیہ کوآب اور اقیہہ آکر کہ اور ہندوستان درمل اشیہ سی اور اسکے حدود اربعہ سے  
جاکسٹائی تا مار اور ہندوستان کے جنوبی حد کے ہندوستان کی ملک برما اور چائے بحالہ اور حد  
حد طبع عرب و فارس اور کن کامل شریک ہند سی چائے پان سے علمہ علیہ پہلے  
پانہ کے دو شعاع میں ہر دو ملک کے صوبہ کات کا بیان کیا جاتا ہی اور ذکر اسکے ہر چار  
حصوں کا موافق علم حکم انہ اور قطع البلاد کے بھی اوگیا پہلا چلنے صوبہ کات مملکت  
ہند و کن کے بیان میں

جلد اول  
صفحہ ۱۵

دکھ کر

دکھ کر

دکھ کر

دکن	شمال
صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ

شاہجہان آباد	آگرہ	میرٹھ	دہلی
صوبہ	صوبہ	صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ	صوبہ	صوبہ
صوبہ	صوبہ	صوبہ	صوبہ





صوبہ شاہجہان آباد کا بیان صوبہ شاہجہان آباد عرف ہلی جوب  
اندازہ قدیم جملہ تالیفات سے قادر خان منشی کے کہ وہ اس زمین بہت ماہر تھے اوکثر کتابیں  
علم تاریخین سوانحات سے مرند و دکن کے جمع او بیا ایفہ کر کے سرکار نامہ دار میں رقم  
گزارنے میں اور یہ کتاب جس سے رقم لکھنا ہی ۱۲۴۶ء بارہ سو چھیالیس میں تالیف ہوئی ہے

ایک صوبہ

۱۸ نوع کمال

۱۹ جمع کامل

۲۰ علم کرور

۲۱ یک لک

۲۲ بیت دایم

۲۳ دو روپہ

۲۴ لک دایم

۲۵

ایک کرور  
۱۸ جمع کامل  
۱۹ جمع کامل  
۲۰ علم کرور  
۲۱ یک لک  
۲۲ بیت دایم  
۲۳ دو روپہ  
۲۴ لک دایم  
۲۵

شاہجہان آباد	سہرنہ	حصار فریورہ	سہارن پور
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار
سنبھل	ریواری	بداون	نارنول
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار

اور درینولا ۱۲۴۲ء بارہ سو پندرہ جوبی میں ایک کتاب سہی المجمع القاطنین  
جو مختصر الدولہ غوث محمد خان رئیس جادہ نے مع جہد دل طول دعوٰی  
تالیف کی ہے دیکھی تو اس میں یوں لکھا ہے

درس صوبہ اول دار الخلافۃ شاہجہان آباد بارہ سرکار

جوبلی شاہجہان آباد اور تجاور اور بداون حصار داری

سیدان پور کما یون سری گرو خیزہ

ملاوٹ

دوسو انیسویں محال اور آٹھ ہزار پانسو آٹھیا سی موضع تمام زمینیں کروڑ تیرا نو سو  
چھ ہزار پانسو سات بیگہ محاصل کل صوبہ کاسات کروڑ چھست لاک ایکڑ چھ سو  
اٹھارہ ہین معلوم کہ روپے بن یادام جبکہ خانہ صاحب موصوف متاخرین سے ہین  
بوجہ تحقیق حال کے زب رقم کیا ہوگا وائے اعلم بالصواب سمت شرقی صوبہ  
الخلافۃ اکبر آباد سمت غربی السلطنت لاکھوت جنوبی دارالخیراجہ سمت شمالی کوہ  
کما یون طول بوجہ جدول جمع السلاطین مذکور کہ ہے پور کہ کہ وہ طرف صوبہ  
ہی دریا ستلج تک کہ اس طرف حد لاکھوت کی ہی ایک سو ساٹھ کو س اور عرض ریواڑی سے  
کما یون تک ایک سو چالیس کو س جریبی و قبی آئین اکبری میں بھی ایسا ہی لکھا ہے لاکھ  
طول میں پانچ کو س کا فرق ہے آئین لکھا ہے کہ صوبہ دہلی کا طولین لہ ہائے تک کہ وہ کنارے  
دریا ستلج کے ہی ایک سو پینست کو س ہی اور عرض میں کلتر ریواڑی سے کوہ کما یون تک  
ایک سو چالیس کو س اور یہ بھی کیفیت کتاب مرقوم انصدر میں مرقوم ہے کہ صوبہ اندریت کا  
اقلم سوم سے ہی کیفیت سابق میں تختگاہ ہندوستان کی ہستنا پور تھا جو کنارہ پروریا

کے جس وقتیں بہت آباد تھا اس وقت آبادی بہت کم تھی وہاں سے نقل کر کے شہریت  
 میں گناہ جہاں کے سکونت اختیار کی بعد ازاں ایام کے ۱۲۴۴ء چار سو چالیس بت بکرا جیت کر  
 اکیس سال اندر کے نزدیک شہر پہلی آباد کیا خلیج اب تک کہ ۱۲۸۲ء بارہ سو پچاسی ہجری میں ایک کم  
 و بیش ہزار سال ہو آبادی بعد اس کے راجہ پتو نے ظہیر کا ۵۵۵ء بالنواٹھا دین ہجری میں  
 اس وقت کیا ہی سلطان شہا الدین غوری غزنوی سے سلطان شمس الدین التمسک ہاشمان  
 اسلام اوسمیں رہتے تھے سلطان غیاث الدین بلبن نے ۶۶۶ھ چھ سو چھت میں سرور  
 ایک شہر ہاس کیا ہی اور سلطان مغالدین کی عباد نے ساحل پوریا جہاں کے کھلو کر ہی نام  
 ملک سیلا ہی اس سلطان جلال الدین خلجی نے شہر کو تنگ اور سلطان علاؤ الدین نے شہر  
 کو تنگ سیریا اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے ۷۸۲ھ سات سو پچیس میں شہر  
 تغلق آباد اور سلطان فیروز شاہ نے ۷۸۵ھ سات سو ستون میں شہر فیروز آباد آباد  
 کئے ہیں اور سلطان کوثر نے دریا جہاں کاٹ کر نزدیک سے شہر کے پانی جاری کیا  
 اور تین کوں پر فیروز آباد سے ایک کوں تک مع ایک نار بلند جہاں ٹا بلند کیا  
 کہ تاحال کہ پچھرومان قائم ہیں عوام الناس اور کو فیروز شاہ کا لقب کہتے ہیں  
 من بعد سلطان مبارک شاہ نے شہر مبارک آباد پر متحد ہاویں باد شاہ ۹۸۲ھ نو سو  
 جب قلعہ اندرین کا تعمیر فرمایا اور سکنا نام دین پناہ رکھا اور شہر شاہ نے اپنے عصر میں کھری  
 غلامی کو کہ کوں تک سیریا شہر تھا ویران کر کے دوسرا شہر بنا کیا اور سلیم شاہ نے ۹۹۰ھ  
 نو سو نو دین سلیم لڈہ ترمیم کیا کہ وہ اب تک دریا جہاں کے بیچ میں محاذی ارک شاہ جہاں

آباد کے قائم ہے یہ تمام بادشاہ متقل شہر دہلی کے شہرین کے ہیں لیکن بڑے نام سے ہی دہلی کے  
 ہشتہارے اور ۳۰۰۰ ایکڑ زر اراضی میں شاہجہان بادشاہ ہوا اس نے اپنے عہد میں اول حصار  
 محل دہلی کے بنائے تھیں بعد ۳۰۰ ایکڑ زرعات میں جب قلعہ انوار آبادان سے شکست پایا  
 دوسری تاریخ ربیع الاول کی ۱۰۶۳ھ میں تیرتہ میں حکم فرمایا کہ بجا اسکے دوسرے حصے  
 چونکہ تیر کا ساتھ کمال تندرست کے قائم کریں کہ جب تک اطول ہے ہزار تین سو ساٹھ گز اور عرض دو ہزار  
 فضیل کا چار گز اور ارتفاع کنگرہ تک نو گز ہے بعد اس میں ستائیس برج ہیں اور اخراجات  
 صرف اس بنام میں چار لاک روپیہ اور ۳۰۰ ایکڑ زر اراضی میں زرعی دہلی کے شہر  
 بنا کر کے اپنے نام پر شاہجہان آباد نام کیا اور ۳۰۰ ایکڑ زر اراضی میں دسویں شہر مشال  
 جامع مسجد محل تیر کی بنوائی طول اس کا ساڑھے چھ سو گز عرض سات سو گز بادشاہی  
 اور اسکے ساتھ خانے گنبدی ہیں دیوان اعلیٰ حصار کے سعد اللہ خان اور فاضل خان  
 خانہ بانی تمام کچھ بنوایا گیا ہے شہر اور قلعہ اور مسجد اور حمام محلہ ستائیس لاک  
 روپیہ اس میں خرچ ہو کر گیارہویں جمادی الثانی کی ۱۰۶۹ھ ایکڑ زر اراضی میں بدستار  
 ہوئے ہیں تفصیل اس کی یہی ہے و تختہ خاص و عام کے دو لاک پچاس ہزار روپیہ درجیات  
 حمام محل کے چھ لاک روپیہ اور کھانات گیارہویں اور جد عورت محل کے لاک اور دوسرے  
 عمارات و بار اور دیگر کے چار لاک اور قلعہ اور تختہ کے لاک پچاس ہزار روپیہ کے اول  
 بنا قلعہ کی چار لاک روپیہ کے اور میان تختہ کے لاک پچاس لاک بنائے ہیں و اللہ اعلم  
 بالصواب اور مسجد کے پانچ لاک پچاس ہزار اور لاو شاہ جہرور کی اس قلعہ میں سکونت

رکھتی تھی اور شہر اور ملک تخت میں حکومت رکھتا اور گریز بہادری اور کیفیت شہر فیض نگر کی  
 یہ تھی کہ اول سلطان غیاث شاہ غلجی نے ایام سلطنت میں اپنے ہندو ایک جموں سے نواح  
 میں پرگٹہ خضر آباد کے جد آکر کے حد تک پرگٹہ سفیدون کے کہ او سو فو وہ شکار گاہ  
 مقرر تھی اور پالی کا مہر ہوتا تھا پھر دو دفعہ رفتہ رفتہ ایسی خراب ہو گئی کہ حریان نہ رہا بعد میں  
 محمد اکبر شاہ بادشاہ کے شہزادہ الدین احمد خان صوبہ دکن کی مرمت کر کے شہر میں  
 بلادی کی تھی لیکن مانگ عالمگیر کے جب نے مرمت بدینہ تھی ایسے ناکارہ ہو گئی تھی تب  
 چکا اوس کے دوسری ہر سن بارہ جلوس میں طابق الشہر کھڑا ایک سسی کے سفیدان کے  
 زمانہ مذکور تک کہ شہر میں کسی کی ہی چلے جس نے بن اہتمام سے عزت خان کے بنا پانی  
 بعد سے سطح زمانہ اور گٹہ جس کو سولہ اوس کی مرمت کی انتہاد ہو گئی تھی اور جبکہ بنا  
 ہندو کر کی بیچ وسط شاہ راہ بلکہ عام کے ہی دم شہر کے دکانیں مکانات و آئینہ پڑنا  
 کر کے راکر تے تھے ان دنوں بن صلاح سے صاحبان انگریزوں کی پھر تعمیر پائی اور  
 دکانیں اور عمارات توڑ کر بہ طور قدیم آب حبابی ہوا اور سبیل قدیم شہر ہی وہاں بہ  
 مسدود نام ایک مکان ہی اعتقاد ہو گا ایسا ہی کہ بعد مرد ہو کر کے ایک شخص وہاں سے  
 نکلیگا کہ نام اسکا کلیکی اوتا ہو گا اور زبان زد عوام ہے کہ وہ دجال ہو گا یعنی دجال بیان سے  
 ظہور کریگا اور بہ خلاف جمہور ہم مسلمانوں کا ہی کہ خروج دجال کا بندہ دستان سے نہیں اور  
 مرا و آباد شہر ہی کہ فرخ سیر نے عہد سلطنت میں اپنے اقطاع او سپر زیادہ کر کے صوبہ  
 قرار دیا ہے اور سریندر پرگٹہ بن سامانہ کے ویران شہروں سے وہاں کے ہی سلطان

فرزند شاہ نے ۹۰ سال سے ساہیو میں اسکو سامانہ سے جدا کر کے پرگنہ علیہ متھرا لایا  
 شاد موروہ خاگاہ شاہ قبضہ قدس سرہ کی ہی اور ٹانسی میں مزار شیخ جلال الدین علیہ الرحمہ کا  
 اور تہا نیشہ سر کی کہ نام کتاب میں ہندو کی اسکو ناف میں کی لکھا ہے اور چونکہ ارباب شہ  
 کردی شکل تپا میں نقطہ ناف میں ہی اور بیک بہار سے ناف میں کوہ شہرا زاد شاہ  
 ہی اور اس نواح کو ہندو دار تالیکوس تک بزرگ گنتے ہیں کہ پانڈوان اور کورو ان دن  
 جنگ کر کے قتل ہوئے اور شمال طرف پہاڑ کی اسکو کماؤن گنتے ہیں یہ مال سہاگ  
 مشک کے برن اور بیشم کے کیرے و مان پیدا ہوتے ہیں اس صوبہ میں دودریا  
 برے ہیں جو یعنی جہنا اور دوسرا گنگا فقط صوبہ اکبر آباد کا بیان  
 صوبہ اکبر آباد عرف آگرہ بموجب تالیفات منشی صاحب مذکور

یک صوبہ

مال  
 جمع کامل  
 سرور  
 ملک  
 کا دام  
 م

دو گرو  
 لک  
 لک  
 سرکار

اکبر آباد	ماڑھی	آگرہ	تجارہ
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار

ایرج	کالی	ساولان	تفوج
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار
کولن	بڈو	سید پور	گوالیار
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار
اوسٹریلیائی فوج کے ساتھیوں میں غیر دیہاتیوں کو ملے وہم نہ تھا انھوں نے اکبر آباد کے			
جھیلی گروہ	اسلام آباد	پتہ	اور
شاہ پور	دیس	مہرور	موج
کالی	کول		

دیہاتیوں کے لئے اس حال میں بڈو کو جسے تمام نہیں پہنچ کر اچانک ہنگامہ تھا  
 یہ سب کچھ سن کر وہ بڈو کے پاس گئے اور بتائی کہ جسے اس وقت تک نہیں پہنچا تھا  
 نہ صرف اس کے لئے اور نہ صرف اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 تو فوج غلط کیا تم کو اس سے پہلے ایک سو ستر کو اس اور بعض تفوج سے چند دیر تک ایک سو  
 کو اس اور یہ صورت انہیں دم سے ہی کیفیت زمانہ پیشین میں اگر وہ ایک دہ تھا تو ان سے  
 سلطان سکندر لودھی اس کو مکان دلکش پسند کر کے دلا اس سلطنت اپنا کیا اور ایک شہر  
 مطبوع بنادیا یہ بادل گدہ اور بادل کوٹ مشہور رہا بعد مدت مدید کے اکبر بادشاہ نے  
 اسے جلوس والا میں قلعہ سرخ سٹی کے خام اینٹ کا تر شاہو اشکل میں برج چار دروازے  
 اور دھڑکے کہ دھڑکی عرض میں تیس گز اور ارتفاع میں چھ گز پہاڑاں کر کے اتمام سے

ہاشم خان کے مبلغ تیس لاکھ دی چکا خرچ ہی تمام کیا تیرہ کنارہ پر دریا جس کے واقع ہوئے  
 میں آبادی جانب غربت کوں اور عرض میں ایک کوں شاہ جہاں نے سو ستر سو چوبیس  
 کوہنٹ اور بیس کا تہا پین تیس لاکھ دیئے صرف کر کے مضبوط نہ تیرہ سے بنا کیا اور نام سے اپنے  
 دادا کے اکبر آباد نام خطاب کیا اور اسکا تین ہزار گز بناو شاہی ہی بلندی دیوار کی ہے گز  
 میں تین گز آبادی اور شہر کی دو طرف سے دیوار کا واقع ہوئی ہے جانب غربت کی سائے میں  
 اور طول میں دو کوں تک اور باقی اوسط فاصلہ کی آبادی کا دو چوتھ شرق طرف ہی طول اسکا اڑھائی  
 کوں اور عرض دیرہ کوں تک اور کثرت عمارت کی کثرت ہے اور روضہ تاج کے جو حکم والا ہے  
 پایا ہی شرق طرف دریا جہاں پر ہی اور دریا کے کوراس میں ملا ہوا طرف شمال کے جاری ہوئی ہے  
 شاہجہاں کی نواب مختار محل سکیم دھان مدھون میں اور دختر شاہ جہاں اور شاہ کی بھی اسی روضہ میں  
 اور برٹی مسجد جو متصل ہے کہ کسے طویلین ایک سو تیس گز ہے اور روضہ کے طرف میں گنبذ ہیں دو تین  
 گاؤں کی جانب ترے ہیں ایوان اور محراب اسکی گز تیرہ عید میں شاہ جہاں کے درخت پندیر سو  
 تھے سیگري توابع سے بیانہ کے ہی اور اکبر آباد سے بارہ کوں سمت جنوبی واقع ہے سو لہوین سال  
 جلوس کے خود اکبر بادشاہ نے اشارہ سے زندہ لاوا حضرت شیخ سلیم حشتی قدس سرہ قلعہ  
 حصین اور عمارت متین اور ایوان دشمن بنا کر کے اول فصیح سیگري فتح آباد مشہور کیا اور تیار کی  
 شہر عمارت کے فاصلہ فتح پور بہت مانع سال میں جب نور اللہ اشکیا پڑا اس آستانہ میں  
 کجرات جو فتح پور فتح پور سیگري نام رکھا خرچ پندرہ لاکھ روپے لکھا ہی ہیں معلوم شدہ  
 عمارت کے ہیں یا جلد کے نزدیک اس کے معدن سنگ سرخ کا ہی اور درگاہ شیخ سلیم حشتی



قدس سرہ کی اور چکلہ کو الیار کا چارسہ کار کیتا ہی گویا شہر مختصر شہر پناہ کی  
 اچانک شکستہ اور بختیہ اور زارتان سین قوال کا دما پر متصل بقبرہ منورہ زبدۃ العارفین شیخ  
 محمد غوث کو الیار کی سی کی عین میں محمد نکر شاہ کی اور گوالیر نامہ میں لکھا ہے کہ جب  
 تین سو تیس برس زمانہ سے بکراجیت گذرے راجہ صورت میں کہ صورتحال شہر تھا جس  
 برس میں جب ہشاہ کو الیار نام سیدہ جو کی کہ تمام کو پوچھا یا اور لادو خدا دیکھ کر  
 ملک ہریان میں حکومت کرتی تھی سن ۹۳۹ میں سونو جرمین شمس الدین التمش شکر کش کو الیار  
 ہو کر بعد ایک سال فتح کیا کاپی ایک شہر کی جسکو باسیو نے جب عصر میں راجہ ہوج کے  
 قنوج پر فرمان روا ہوا تھا بنا کیا ہے عصری دمان کی مشہور ہے ہریان نظام شاہ نے  
 سات سو تیرہ میں قلعہ کاپی کا نو تیار کیا قنوج مشہور شہر ہی نام اوسکا اصل  
 یں کنیش کج تھا وجہ تسمیہ اوسکا یہ ہے کہ کیتہ ہند میں نابالغ بکرہ لڑکی کو کہتے ہیں کج  
 بمعنی کوزہ پشت جبکہ اوایل میں اوس شہر میں آبادی برہمنوں کی تھی لکھا ہے کہ لڑکی دمان  
 بہت خوبصورت ہوئی تین ایک دن ہوا کا دیو مرد کی شکل سے قنوج ہو کر وارد اوس شہر کا  
 ہوا چنانکہ ان سبکو عقد ازدواج میں اپنے لادو برہمنوں نے نیا اوسنے بد دعا کر کے چلا گیا  
 حکم یہ خانی کے تمام لڑکیاں کوزہ پشت ہو گئیں اوسوقت کے نام اوسکا کیتہ کج ہو گیا  
 رفتہ رفتہ قنوج بکراجیت ہوا راجہ سورج نے اوس شہر کو بکرہ دار السلطنت بنا کیا تھا  
 عصر میں راجہ مال دیو کے صورت آبادی اور وسعت کی پکڑی تھی اور جب پای تخت راجہ  
 بکراجیت کا ہوا بہت آباد ہوا درختہ اشہر ہی ساحل پر دیا جمن کے اوڑھان

ایک مدبر و نام مشہور امراء خودوں کا بی اور مولہ سری حسن بن سید کا جو کھانا مشہور  
 کہ ہوا انہیں محل حلوہ و آغا جانیے ہاں محل سکونت اسکا تھا لیسوا و کا نام اور کچھ  
 پتہ نیا ملک و پتہ چکر کے مالک جو اولیٰ سید جلوسین جہانگیر بادشاہ کے مولہ کے تعزیر کی تھی  
 تیرون سال عالمگیر کے مطابق شہد ایک آرا سی جری کے واسطے تخت پر نہ کر کے فرمان شاہی  
 صادر ہوا چنانچہ اسے نیت و نابود ہو کر اسی جا پر ایک سید علی بن لاک کاس نیر درویش  
 احداث پاشی چھوڑے تھے۔ ان مرحلہ کا قیدی جو اب نگار طلائے بھی رہے کہ سیر سون کے  
 تھے جسے چنان آرا و سکیم کے جو اب کرا وین جی دفن کئے تاکہ اس میں خلائق کے پادشاہ ہوں  
 کہ یہ پیر کا جہن کے عبد الباقی جان حاکم نے دمان کے اپنے عہد میں ایک بڑی مسجد بنائی تھی  
 اکثر تواریخ مشہور ہیں مشہور کے سپاس میں کہ ہر اسی سلطان محمود غزنوی کے مشہور  
 خوشنماری کی اسی اور تمام نجانے جلائے او سوقت ایک جسم سو نکادمان ایسا پایا تھا  
 یہ قلم ہے بادشاہ کے جب اس کو توڑا اور وزن کیا تو اٹھانوہ زری اور چھہ شتال  
 زہ فائس پایا اور ایک پارہ یا قوت کے چار سو چالیس سوخ وزن کا تھا اور کو پامہ ایک قصبہ  
 نامی تواضع اور پھانڈری کو سجا کی مشہور ہے اس قصبہ میں دو قصبے نامی بن ایک شیخ  
 قصبانی اور دوسرے شیخ قنوجی محمد علی خان عرف والا جاہ ابن انور الدین خان  
 آرا کا لی متوطن دمان کے ہیں یہ دو سخی تھے اور داوہ و ہشس انکی شہرہ آفاق تھی  
 مفصل احوال انکا آگے قلمی ہو گا اور کہیں پور ہنورا اسے کار قنوج تہ مرا حضرت زندہ شاہ  
 دار بدیع الدین قدس سرہ کا دمان ہی اور شہر حضرت کا ابو پرہ رضی اللہ عنہ کے

پہونچا ہی دوسو چالیس ہے ایکاشن ریف زیادہ تھا اور خرق عادت سے آپ کے ایک چاند  
سال غائب رہتے تھے اور چند سال عالم ظاہر میں اور جبکہ غیب گہری اسی شہر میں رہی  
ہی مزار بھی حضرت کا وہیں ہی

صوبہ الہ آباد

ایک صوبہ

ماتولف محال

نوبل ٹور

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

الہ آباد جو پور غازی پور بنارس عرف کاسی

جھاوہ کالنجو کوارا نانک پور

اور جو جب تک جدید صوبہ الہ آباد سولہ سرکار الہ آباد مرزا پور غازی پور بنارس  
جو پور کالنجو چار گڑھ مانیکپور رائے چڑھ دوسو چوبیس محال ارا مالیش تین سو  
تیس موضع ایک گڑھ رائے لاک تین ہزار تین سو تریس ایک کل حاصل سینتیس گڑھ  
سات لاکھ ایک ہزار نقد سمیت شہرتی صوبہ بہار عظیم آباد غازی صوبہ اگرہ جنوبی اورنگ آباد  
شمالی اودھ طول جو پور سے کوہ جنوبی تک سائبہ کوس عرض جنوبی بہر سے گنگا کا نام پور تک  
کوس اور یہ صوبہ تعلیم دہم سے ہی کیفیت قدیم نام اس شہر کا پاک اور کرہ مانک پور

اور ان ماکر تہا منشی صاحب نے لکھا ہے کہ جب اکبر شاہ نے قلعہ سنگین دیا میں چلا کہ جانا اور  
 کھلم کھلا میں ہی بیٹھ گیا اور سو نام اوسکا الہ آباد موسوم ہوا پیرا لکھا و جہاں میں قلعہ بنا  
 باہم ملین بہن عرف میں اسکو سستی کہتے ہیں اس سبب اوس مکان کو سستی نام کرتے ہیں اور  
 چشتیہ قلعہ سے کلکرنی دس یا نو کھ سو گز ہیں باس و شان سے تیس اس پر چوڑی اسکا  
 بھی کہتے ہیں اور وہ کنارہ پر دریا لگنے کے واقع ہی ہندو نشان اس جاکو محبتات فطیم کا  
 جانتے ہیں اسکو راجہ سورج نے احداث کیا ہے اور کائناتو سنگین ایک لکھ بیس ہزار  
 پکڑی کوئی نہیں جانتا اور جو پور شہر ہی یا کرا سلا اور شاہ کا کہ آئے ہیں  
 آباد کیا ہے اور نام سے شہر کے کہ تھہ قرا لیں جو نا تھا جو پور نام کہ شہر قلعہ گاہ کے  
 ہی چشتیہ قوم مبدو کہ ہیں کہ اکثر جہاں کو مبدی روعہ جاتے ہیں شہر آکھ سستی  
 اٹھ تو لہی اور شہر نہ سوا پچھن دعویٰ مہدی کا کہ اکثر اٹلی دکن تاریخ دعویٰ کیا  
 حروفین دعویٰ کہ مہدی کے بانی لیکن عدویہ برہمن خا آکھ جیسن کی اس جہاں  
 تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے جب کہ نامہ بکا دعویٰ کیے جاسن تو ان نے ان کا نہی کی  
 تصدیق کی اور دے دکن میں وارد ہو کر بلدہ سید پر واسطے ملاقات رہا اور کیا  
 کرام محمد ملانی صاحب قدس سرہ کے آئے اور بیرون شہر عید گاہ کے میدان میں اور گردن  
 تین چار مقام کے وہ حضرت آپ جاکر چار فرزند من کو اپنے واسطے ملاقات کے بجائے  
 وہ ملاقات کے انکی نسبت خوش ہو اور جب حضرت ہو کر اپنے مقام پر پہ آئے شیخ بدر الدین  
 صاحب قدس سرہ نے والد بزرگوار اپنے شاہ محمد ملانی صاحب قدس سرہ سے

یوچا کہ سید محمد جو پوری اکثر اوقات حالت سعی میں کہنے میں امامہدی یعنی میں مہدی ہوں  
 سچے یار و رفیق ان حضرت ایک زمانہ سر حب نظر میں لیجا کر فرمایا کہ جیسا غوثیت اور عظمت  
 مرتبہ ولایت کے میں مہدیت بھی ایک مرتبہ ولایت کا ہی وہ مہدی موعود ہیں اور سید صاحب  
 شانہ نو سو و س سفر ہجاز میں پہنچ شہر عہدہ کے ترسٹ کے سن میں انتقال کے صوبہ دہ کا بیان

مقبولہ اودھ عرف اجیدا طرف پورب

یک صوبہ

ماہول بحال

عک کرور

والی لک

تلف وام

عک روپیہ

صک

صک

عک کار

آودہ کور کہ پور سروج خیرا اودھ لکیر لکیر

بشر کار سر کار سر کار سر کار سر کار

اور پوجہ پنچ جدیدہ سر کار برابر میں فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں بجائے سروج کے

بیراج لکیر اور محال بھی برابر میں مگر اصل میں تفاوت رقم کا ہی جیسا کہ واضح ہو رہا ہے

اور موضع چین پر چھ سو یکا نوے جلد زمین ایک کروڑ دلاک بیس ہزار تیس سو

ستائیس ہیکل حاصل سین پتس کروڑ پتیا لیس لاک چالیس ام نقد پتیا لیس لاک

پتیا لیس ہزار چار سو تیس ستر فی صد عظیم آباد غری فوج صوبہ اگرہ جنوبی مانگ پور

شمالی کوہستان طول گرگور سے قنوج تک ایک سو تیس کو س عرض کوہ شمالی سے بندہ  
 پور تک قلعہ آلہ آباد ایک سو تیس کو س اور یہ صوبہ اقلیم ادا ہے یہ کیفیت اور عرف  
 اجید یا شہر قدیم ہے کہتے ہیں کہ ابتدا آبادی ہند کی اس شہر سے ہوئی ہے بولہ و  
 منشا اور دارالافتار راجہ راجندر کا بولہ نام حکمران ہند و او کو خدا سے  
 کہتا ہے کہ کو س پر اس کے کیکر دیا کہ جس سے ملائی اور شہر جدید بن لکھا لی  
 کہ یہ دریا ہی کہا گویا واقع ہے ہر بعد ہندو کا یہ لکھنؤ میں طول بن اور شہر کو س  
 عرض میں قنوج کہیں پور پھر ایچ لکھنؤ کہ کنارہ پر کو س کی ندی کہ واقع میں متعلق اسی صوبہ کے  
 ہیں سوا شہر میں خاک چھانتے ہیں سو رہا تے ہیں اور شہر میں تربت حضرت  
 شہر اور حضرت ابوسعید علیہ السلام کی ہے اور بعض قنوج پر ہندو کہتے ہیں کہ  
 کا کہ وہ بعد میں سلطان سکندر لدھی کے تھا لکھا ہے کہ وہ شہر سے ہر طرف کثرت  
 یاد میں رہا عباد کے سبب اور معروف ہو کر ہر دور میں قابل کے تھے اسرار کے  
 پسند خلائق اس شہر میں ہر دور میں شہر کی کنارہ پر دریا کہ جس کے قدیم  
 اور جس جاہر گاہ حضرت سید لا سعود غازی کی ہے چنانچہ ذکر ان حضرات کا ادھکا لکھنؤ  
 عرف لچمن گری شہر کی کنارہ پر کہتی کہ کہ وہ شمال کی طرف سے بلکہ کے گدڑی  
 دمان درگاہ حضرت بہا صاحب قدس سرہ کی ہے اب وہاں اچھی قسند اور اولاد کا ہے  
 جاکي مشہور آخر عبد بن محمد اکبر شاہ کے قاضی محمود دیوان لکھنؤ کے تھے اکبری دروازہ  
 سے اہل نام سے بادشاہ کے تیار کیا ہے یہ شہر دارالوزارت و انجمن الدولہ کا

تھا نصف الدولہ نے کسارے پر دریا کے ایوان رفیع اور مضربا می منبع احد آگئے ہیں گو کہ  
 پورے وسط شہر کے اور دف سے اطراف گیارہ کے چاس کوس کی فست سے متصل کچھ کوہ پڑی کے  
 واقع ہیں نواح اونکی نہایت وسیع جادول کہی مرغ تیر وغیرہ ارزان ہوتے ہیں اور چونکہ  
 غلہ اریزان ہی لکھا ہے کہ نظر کرتے غور شش و پوشش کے فی الجہد مقام سائیش کا ہی اور کہنا  
 راقم کا ہی اردو زبان جواب کمال بلاغت اور وضاحت کے درجہ پر ہی معتبر اسی شہر کی ہی  
 خصوصاً روزمرہ اور محاورہ عورات محالات متعلقاً نواب وزیر کا بلکرو عرف بلکرام قصبہ  
 چش آج جو اومان ایک کنواں ہے چاہ ہمیں نام زمانہ سابق میں نخل نے فوجدار میں اپنی بنا  
 کیا تھا چونکہ ظاہر اسکو غلبہ باشندہ گون پر دمان کے تھا اپنے جانے والے راہ کے جو چیتے  
 ہیں کہ چاہ ہمیں بلکرام کس طرف ہی سبب بغض و عداوت اور تعظی کے نام سے اسکے امالیان  
 دمان کے گالیان دیتے ہیں اور برا کہتے شمس الدین التمش اسلام دمان جاری کیا ہی

صوبہ بہار کا بیان صوبہ بہار عرف پٹنہ

یک صوبہ

باللہ محال

مع جمع کامل

یک کروڑ

امہ لک

ست دہائی

مع روپیہ

صوبہ

سارے

میں





سکیرنگ سے ملی ہو اور کسنگ بھی کوہ شمال ہے اگر نزدیک حاجی پور کے کنگ میں  
 شریک ہوئی ہو اور چالیس کوس اطراف اس کے سالکرام نام پتھر نکلے گی آدمی کی صورت  
 اور پتھر اس پتھر کا وہ ہے کہ ہر روز زمین اس کے تہہ سے اسی ناخود ہوتا ہے جب اس کو تراش لیتے  
 ہیں دو ستر روپے ہر مائش کرتا ہے اس صوبہ میں پانی بہت ہی بنگالہ کا بیان

صوبہ بنگالہ

بیک صوبہ

المانہ محال

جمع کامل

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

لکھنؤ

ناندہ فتح آباد جنت آباد غوث آباد سلیمان آباد

بنگالہ تاج پور بنجہ بارک آباد

باروہ سنار کانون سکھت جاگادون

سراہف آباد گبور الگات بہارن سلیم آباد

اور جو جب خجہ جدید صوبہ دما کا بنگالہ سینٹ سرکار جاگیر نگراوہ سوڑاودی

مرآ کا وغیرہ دو سو تیرن محال ایک لاکھ بارہ ہزار سات سو اٹیس وضعی کل زمین کشتی بن

چونتیس ہزار سات سو چھتر اور دیا تین ہزار تین سو کل حاصل چھالیس کروڑ اٹیس لاکھ

وزیر ایک سو ارٹھ اپاکومت شرقی صوبہ جکنا تہہ دیکھ شور غری صوبہ بہا جنوبی کو ہست  
 اور شمالی کوہ میرک طول بند جیٹ کانوں سے مرا اوکارنگ چار سو اس عرض کوہ شمالی سے  
 مدرات تک دو سو کو اس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہی کیفیت بموجب نسخہ جدید نام  
 اسکانیک تھا نامہ را کہ پیر ایک فرزندوں کے را کہ بنک اسٹا خیابا عرض میں سیکر اور پلہ  
 دس گز بازہ کر او مکانام الی کیا او سوت بنک الی باز ذاق ہوا پیر رفتہ رفتہ بنک  
 یہ ملک دیکھ شور سے متصل کی مئی معتدل طرکم زرع تیرج کی بہت اور دنا کہ باشند اکثر  
 بچیل جاول کیا یا کرتے ہیں اکثر مردم اس جا سیاہ رنگ ہوتے ہیں اور قد میں کوتاہ اس صوبہ  
 دنا کہ جوہر اشہر بہاغات و غلات آواں بہت ہیں اور طرف مئی تقریبی او پارچہ ملل  
 دنا کہ غربتی ہی اور جب کنگار منشی جیسا کہ کو راویل میں دارالایالت اس صوبہ کا شہر دنا کہ تہہ  
 نام سوت و سخت میں چند کو تک آباد یہ ار السلطنت سلاطین اسلامیہ ہی ملک احمد بختیار  
 امر آگاہ سلطان قطب الدین دہلی کے تھا را چون بنگالہ یکم سور کر کر و ام اسلام کا اس ملک  
 دیامی یہ ملک مدت تک یہ عرف سلاطین طریف الملوک کے تاج میں بعد عہد میں محاکمہ راہ  
 منعم خان خاننا کو داود خان کرانی حاکم وقت تھا دیکر صلح کیا اور جب منعم خان خاننا کی روٹی  
 طرف بلد کو بیکر کے ہو جا بجا خاناکہ بنی داود خان کرانی سے اس ملک لیکر داخل ممالک  
 اکبر شاهی کیا اور پیر لنگوٹی را کہ شکل آباد کر کے نام اسکا کو کر کہا تھا باہاں بادشاہ آگ  
 اس جا کی عرض دیکر حضرت آباد موم کیا مگر نایکوں نے سلاطین مئی کے شہر مقصود کو دار  
 حکومت اپنی پیرایا تہا اور عہد میں نام علی گاہ کہ جب ہنران انگریزی سے شکست پا کر فر

لنگہڑی کے آوارہ ہوا تھا ان روزوں میں ان انگریزوں نے شہر کلکتہ کے ایک چھوٹا سا موضع میں  
 سے آیا تھا قلعہ مضبوط و مان باندھ کر دار الحکومت بنایا اس ملک میں ہر چھ سال میں بارش ہوتی ہے  
 جلد زمین کو پانی بہا دیتا ہے اس طرح سال میں دو بار تمام زمینیں خرابا آتے ہیں گڑبڑوں سے گزرتے  
 جانے پاتے ہیں کہ گذر گاہ خلیا کی کو پیڑ سے ہو چونکہ ان گذر گاہوں کو آل کہتے ہیں اور ان  
 اوس موضع کا بہت زیادہ اہمیت ایک ایسا کہ نام اوجھال مشہور ہے میں مرزوعہ اوکی شالی زراعت  
 و مان بہت ہی زیادہ زمین قلعہ کے تمام درختیں ہر شاواہ اور سرکار سہت کو بہا دیتے  
 ہیں یہاں کوئی شہر ہو اور چوب چینی کے درخت و مان بہت ہیں اور سرکار کو بہا دیتے  
 ہیں زمین بہت ہوتی ہے اور سو اس کے کارات مذکور کے نزدیک اس صوبے کے نام  
 ایک جاسی کہ اسکو کانور و دیں کہتے ہیں حسن ظاہر یہ مان کی عورت کا مشہور ہے  
 اور سحر سازی طلسم برداری جادوگری وغیرہ و مان بہت ہی خصوصاً کایا پلٹ حکو  
 مت پاتے ہیں سمجھ کر لیتے ہیں جسکو جاتے ہیں حیوان کی شکل پر متشکل کر کہتے ہیں  
 شمشک انسان بنا کر اپنے کام پر کہتے ہیں اور ہر صبح جانور کر دیتے ہیں اور  
 نزدیک اوس کے ولایت تمام ہی بہت وسیع اور قریب تمام کے ایک ولایت  
 کہ اوسکو مہاجین کہتے ہیں اور شہر سے مسمی ہما یون طالع کہ جو دار الحکومت  
 اوس ولایت کا ہی دریا شور متصل ہے اور چالیس کوس کی فاصلہ ایک نئی دیہات  
 مذکور سے کاٹی ہے اور ہر دو کنارے اوکے پتہ چونے سے بہت مستحکم بنائے ہیں سلطان  
 سکندر رومی انہیں حدود سے اس دیار میں گیا اور سیر تمام اوس ولایت کی کر کے

دوسرا ایک سو اڑھائی سو ایک سو ترقی صوبہ چکنا بندہ دیکھ شور غری صوبہ بہار جنوبی کوستان  
 اور شمالی کوہ میرک طول بند جیٹ گاؤں سے مراد اور کارنگ چار سو کس عرض کوہ شمالی سے  
 مددات تک دو سو کس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہی کیفیت موجب تہجد اول نام  
 اسکا بنک تھا نامہ راہ پیر ایک فرزند کی راہ بنک کے اسٹا خیا با عرض میں گرا ورنہ بن  
 دس گز باندہ کر او مکان نام الی کیا او سو ت بنک الی باز د آفاق ہوا یہ رفتہ رفتہ بنگال  
 یہ ملک دیکھتا شور سے متصل کی مئی معتدل شرم زرع برنج کی بہت اور دناں کھجور کھجور اکثر  
 بھیل جاول کیا کرتے ہیں اکثر مردم اس جا سیاہ رنگ ہوتے ہیں اور قد میں کوتاہ اس صوبہ  
 دناں جوڑا شہر بیانات و غلات دناں بہت ہیں اور طرف مئی تقریبی اور پارہ ملایا  
 دناں خوب تہی ہی اور جب کھانا منشی چاہے کہ راوایل میں دارالایالات اس صوبہ کھانا کھانا  
 نام وسعت اور سخت میں چند کوئٹ آبادیہ اس سلطنت سلاطین اسلام کے ہی ملک احمد بن سید  
 امیر کے اس سلطان قطب الدین دہلی کے تھا راہوں بنگالہ کا مشہور کردار و اسلام کا ان ملک  
 دیکھ ہی یہ ملک مدست یک یہ عرف سلاطین طریف الملک کے تاجی بعد عہد میں محکمہ کراہ  
 منعم طاخاننا کو داود طاخرانی حاکم وقت مہار دیکھ صلح کیا اور جب منعم طاخاننا کی روٹی  
 طرف بلد کو بیکور کے ہی حاجی ناخاکہ کی داود طاخرانی سے اس ملک لیکر داخل ممالک  
 اکبر شاهی کیا اور شہر لنگوٹی راہ بنگال آباد کر کے نام اسکا کو کر کیا تھا ہماو بادشاہ اکبر  
 اس جا کی خوش دیکھ کہ حب آباد ہجوم کیا مگر نایاب گون سلاطین سلاطین کے شہر مقصود آباد کردار  
 حکومت اپنی ہمایا تھا اور عہد میں قائم علی گاہ کہ جب ہیران انگریزی سے شکست پا کر طرف

لکھنؤ کی آمد ہو اٹھان روز و ندران انگریزوں نے شہر کلکتہ کے ایک چھوٹا سا موضع  
 سے آباد تھا قلعہ مضبوط و مان باندہ کردار الحفظ لایا گیا اس میں ہر چھ سال میں بارش ہوتی ہے  
 حملہ نہیں کو بائی پر لیتا ہی اس کا سلاطین کے تمام راجوں میں خیابان آئینہ گرد اور اس کے  
 جانجا باندہ ہیں کہ گذر گاہ خلیفہ کی کو سپر سے ہو چونکہ ان گذر گاہوں کو آل کہتے ہیں اور نام  
 اس کو کچھ بہت دوا غلط ایک ایک کر کے نام اور بحال مشہور کیا ہے میں مرزوعہ او کی شالی زراعت الایچی  
 و مان ہر لی ہے اور اندرون قلعہ کے تمام درخت سبز و شاداب اور سرسبز و سرسبز کو بہار میں  
 ہر پر اور ہر ایک شہر و عود اور چوب چینی کے درخت و مان ہوتے ہیں اور سرکار کہوہ گشت  
 بن ریشم بہت ہوا ہے اور سو اس کے کارات مذکور کے نزدیک اس صوبے کے نام و پ نام  
 ایک جا ہے کہ اس کو کانور و دین کہتے ہیں حسن ظاہر ہے و مان کی عورات کا مشہور ہے  
 اور سحر سازی طلسم پردازی جادوگری وغیرہ و مان بہت ہی خصوصاً کایا پلٹ حکو  
 پاتے ہیں سحر کر لیتے ہیں جس کو جاتے ہیں حیوان کی شکل پر متسل کر کہتے ہیں  
 شمشک انسان بنا کر اپنے کام پر کہتے ہیں اور ہر صبح جالور کر دیتے ہیں اور  
 نزدیک اس کے ولایت تمام ہی بہت وسیع اور قریب اشام کے ایک ولایت  
 کہ اس کو مہاجین کہتے ہیں اور شہر سے مسمی ہما یون طالع کہ جو دار الحکومت  
 اس ولایت کا ہے دریا شور متسل ہے اور چالیس کوس کی فاصلہ پر ایک نئی دیہ  
 مذکور سے کاٹی ہے اور ہر دو گنا دے اس کے پتہ چونکہ سے بہت مستحکم بنائے ہیں سلطان  
 سکندر رومی انہیں حدود سے اس دیار میں گیا اور سیر تمام اس ولایت کی کر کے

ہر راہ دریائے لوٹ آبادی اور حکم سلطان سکندر رومی مذکور کے حکما کی لادشیں و مان  
 ایک پنج تلکسم حبیب کہ پنج ہنک بانیہ کاہو تہی دریا شور پر بنایا ہی اور اس میں ایک کیل اسی  
 لکائی ہی کہ وہ بانی کے زور سے حبیب کہ کوئی درگاہی حرکت کرتا ہی کہ اس طرف نہ آجوں کہ وہ تمام  
 خطر کا ہی آگاہ ہو جاتا ہی تہی کی بعضی کی واسطی سلطان سکندر ہی اور دریا مشرق و جنوب کے خارج  
 گذار ایک ملک ہی کہ جب نام کہ وہ مان بندر لنگور اور مت مائی بہت ہو تہی اور نزدیک اس کے  
 اور ایک ملک ہی کہ اس کو چین کہتے ہیں ایک طرف اسی ولایت کے جنگلی ہی کہ وہ مان یا قوت اور مان  
 معدن ہی اور طلا اور نقرہ اور کدک چیزیں پیدا ہو تہی اور ولایت کو چ سار کہ بائیں مال  
 مریخ کا کہ ہی طول اس کا چھوٹی کوس ہی اس سبب تربت و جھار و طواف آج ہو آگے کثرت  
 مانع اور شکار راغ کی ہی اور اس میں مستہتر گئے ہیں محاصل اس کا دس لاک روپے سالانہ  
 اور ولایت شام کو کوچ شام بھی کہتے ہیں کہ کازن دار الملک اس ولایت کا ہی اور ولایت  
 بیوٹس سر و سر و سر و سر کہ جینڈ لائن کہتے ہیں وہ مان پیدا ہو تہی اور وہ اس ہی  
 مادیان یا کو بجنگل میں رکیتے ہیں کہ جنگلی مانوان پر آوین اور وہ جہ دین پس مان کہ باشندے  
 اگر مادہ ہوتی ہی دوسرے ملک والوں کو نہیں دیتے ہیں اور نہ کلان رس کے دل کا کہ وہ مان  
 کہ بخانوں میں رکیتے ہیں اور مختصر یا بون کو بیخ دیتے ہیں اور موضع کچلہ کہ سا کوں برس  
 قلعہ باندہ ہی متصل اس کے جنگل ہی کچل بن نام بہتر اچھے مائی وہ مان پیدا ہو تہی اور  
 کو بیاد دیوی اور نو تاجا ہی اور اس میں جو کی کہ کہ افسون گری اونکی ہند میں سرودی متصل  
 ماند کہ داق ہیں اور اس کے متصل ایک ولایت ہی درنگ نام لواحق سے ملک شام کے اور اس طرف

دریای پر ہاسرے تلخ می موسوم جدرہ کہ اس میں تین تلخ بہت استوار ہیں اور بخاندی اوس طلعہ کے  
 اوس طرف دریا کے قادی موسوم شملہ اوس تلخ پر ایک کلیسا ہے اور گوامنی بھپار سے رگلاؤ  
 تک پچتر کوس پر ہر پتی ہی دروان سے ولایت ختن تک پندر افرل دار الملک یگو کے راجہ  
 ہی کے رہا اپنے نہیں نسل سے پران دیکھ شہر کرتا ہے ان تمام سے پنج منزل اور طرف کو کوس ہست  
 قادیروپ اور جنگل اور بہار گمال سخت اور دشوار گذار ہیں اور دروان ایک موضع ہے لکھو کرمان  
 خطا کا شمال سے اوس جنگل کے ہی دریا بہر مابعد اوس سمت سے آیا ہے اور مابین اوس کے ایک جزیرہ  
 معور اور مروج کہ نہایت سخت اور خرمی و صفا تقریباً چار کوس تک جھلکا ہے اور آبادی  
 اوس کی ایک سخت جنگل ہیں کہ وہ مسکن مائین کا ہی نام ہوئی ہے اور میوہ اس سرزمین  
 ہی اور تنک بہت کم اور عود کا دھور اس قدر کہ عود معارضہ میں تنک کے دینے ہیں اور دروان دانو  
 مذہب بچن جدرہ اعتقاد آیا اودہ کے ہوجانے ہیں سوا گوشت آدمی کے دوسرے سب گوشت  
 کھاتے ہیں اور بنیر مان کے سب زوحیت روار کہتے ہیں اور کوس ہست نام بروچ سیدہ اور ملک  
 لکھو کرمان بھی عود غرقی اور اسوان مشک ہوتے ہیں اور ہونٹ کے جنگل میں بھی ٹانگ گور پیدا  
 ہوتا ہے اور ولایت رنک اور جدرہ اور گوامنی کے اکثر پہاڑوں میں سنگ پیدا ہوتا ہے اور چاندی  
 سونا دروان کی ریت دیو اور اسطرح دیلا شام کی خاک چبانے سے حاصل ہوتا ہے اوس کے لوگ کئی  
 کہتے اور اونٹ کو دیکھ کر بر اتج کرتے ہیں اور کھوڑے سے بہت رنے ہیں چنانچہ اگر ایک سوار  
 اس میں جملہ کرے تو تیار دالکر ہا کتے ہیں اور گاؤں میں ہاں اہل نہیں ہوتا ایک جانور ہوتا ہے  
 ابلق مانند گاؤں گاؤں اور کہ ہے کہ کہ دود اسکا کھاتے ہیں اور مرد میں کچھ ہنرمند اور

طلسم زانا ہو تو بن بیان تک کہ انکی دانائی کی نقلیں اور حکایتیں ہیں اور سرکار کم کو لعل علیہ  
 ملک ہی اور تصرف سے سلاطین ہند کے باہر اور بقول مؤلف آئین اکبری توابع سے شایع کیا آباد کے ہی اور  
 وہ ملک پہاڑ پر شمالی سمت انصاری سندھ کے واقع جس کا یہ بخارا اور بعض کہتے ہیں کہ مملکت چین  
 خطا بھی دامن میں اسی پھار کے ہی ملی مال ایک شہر ہی بہت آباد کہ وہاں کی بھی خاک ہوئے سے  
 طلاہ حمل ہوتا ہی شغول ہے کہ انہیں پہاڑوں میں کنگارہ سیس ہر مہینہ شہنشاہ یا راجہ ایک  
 شخص معتبر اور معتد سلطان کا تعزیت نامہ راجہ فیالی کے باپ کا مع خدمت اور جواہر اور گہوارے اور  
 تاجی خضو سے محبت بادشاہ کے لیکر وہاں گیا تھا گہوارے اور تاجی تو وہاں کے آدمی راہ  
 سے لگئے اس واسطے کہ وہاں کے لوگ ہندوستان زاکوراہ سے اس ملک کا نصف زمین کرتے  
 ہیں اور اپنی مذکور طرف سے خارستان اور بیابان اور پہاڑوں میں جو گداز کے نہایت محنت سے  
 محنت اور ہمارے بڑی سختی سے چار مہینے بعد گیارہوں میں ہوتا ہے راجہ ایک بلخ میں کہ وہ بادشاہ  
 مارشہ چاند شاہ کے نقل سے آتا ہے کہ کئی کئی سال پہلے سے یہاں پہاڑوں اور پہاڑوں کے  
 کینا ایلچی کا کہ جب وہ دروازہ پر بلخ کے پہونچا کینا ہی کہ دیکھتا ہوں میں ہزاروں روپیہ تو انہیں  
 ہوئے رخص اور سردی میں مشغول ہیں اور روپہ و سگاسن یعنی شگاہ مینا کار کے ایک بڑا  
 حوض ہی دو گوشوں پر او سکے دو درخت ہیں برابر درخت و نبال ابنہ کے چوہل دینا ہی ایک  
 سو نکاحی دوسرا دیکھا اور شاخ پر طوطی کہ طوطی شارق خد کو تر زراغ و زعفران وغیرہ  
 سنو اور چاند کے بیٹھے ہوئے ہیں اور چونچ میں ہر ایک کے فقیلہ شمع کے رخسار رنگ روشن اور  
 دوسری بختلات اور بہاب جاہ و چشم کا بدستور بادشاہوں کے تھا عہدہ دار یا یہ پایہ



اپنے گہرے بونٹھے چوہا ز نام ہر ایک کا لیکر مگر اکرانے تھے جب الچی آگے آیا اعزاز تمام سے ملتا تھا  
 کی اور جب یہ ہو گیا اور آگے آو اور سا فرمایا کہ جہانگیر راہ کی تصدیق بہت اٹھائی الچی نے جواب  
 ایسی دست بخت کدین ہنن آتی ہی حال متحد شاہ شاہ کا بوجہ اسے کہا جہانگیر تمام کو  
 آپ سے شکایت سنانے ہی کہ ہر اور میں رسم حاضر کیا ہے کہ گہر میں جس کی تمام ہوتا ہی اطلاع کرتے  
 آپ نے اس بات میں تاخیر کی کیا یا واقعی ہی تکتیر اپنی زبان سے یعنی نقص سہری ہو کر گروان کے  
 راستی سے سوگند پر راجہ کی معاملہ کرتے ہیں اس واسطے کہ سو اراجہ کے دوسرے کی پیش کار و اج  
 ملک میں ہنن ہی سوگند مبادیو اور گنگا اور رام اور سن کی ہر گز خاطر میں ہنن لاتے ہیں اور جب  
 راجہ کی دو اس وقت راستی پر خرید و فروخت کرتے ہیں صوبہ اودیکے بیان

صوبہ اودیہ

یک صوبہ

نام محلہ

جمع کامل

لکھ کرور

لکھ لک

چھوڑا

مہاروہ

ملک

مہاروہ

مہاروہ

جلوہ بندرک کلنگ کلنگ راجندرہ

اور جو جب سنہ جدید صوبہ اودیہ پندرہ سرکار گنگا تہ بجالا بجیا آباد ملک کا پر  
 سلیم آباد محمود آباد اپنے نکال اودیکے سلیم آباد اس میں لکھا ہی جی جانے دو سو اٹھارہ

محال ایک لاکھ بار ہزار نو سو تریاسی موضع تمام زمین پانچ لاکھ چھتیس نو ہزار  
 اٹھاسی بیکہ اُنٹیس قلعہ محاصل کل صوبہ چالیس کروڑ ایک لاکھ پانچ ہزار ایک سو  
 پندرہ اسی ترقی دیرا شور غریب دکانہ بنگالہ جنوبی بنگالہ شمالی کوہستان طول محمود آباد کے شہر  
 ایک سو بیس کوس عرض کا مہر پستے تاکوہستان سو کوس یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت  
 آب و ہوا یہاں کی ساگر کی اس صوبہ میں آٹھ مہینے بارش ہوتی ہے اور کل ایک مہینہ  
 گرمی باقی مہینے تھنڈا اکثر خشک ہوتی ہے خواجہ سرا اس دیار میں کرتے ہیں اور جو کچھ  
 جدید سیوہ اور پھول اور کپور یا ان یہ اشیاء پیدا ہوتے ہیں اور جو کتاب تیدم بارہوی  
 ہم ہونچا ہی اور دمان لین دین کوڑیوں سے ہوتا ہے جو کھادی دیرا سے ملے ہیں اور شہر  
 پر سو تھم پور میں تھانہ جگناتھ کا ہے جو دیرا شہر پر واقع ہے دمان نرن جگناتھ کی ہوا کو  
 ہی اسکو راجہ اندر من نے احداث کیا ہے اور اسکی بنا کی تاریخ کو چار ہزار سال گذرے ہیں اور متصل  
 اسکے متعدد معابد بنو دن کے ہیں اور ایک تھانہ منسوب آفتاب سے مبارک سا خراج اس  
 اسپر خرچ ہو کر تیار ہوا ہے ملندی اسکی دیوار کی ایک سو چاس فٹ اور چار فٹ ایسی ہے کہ  
 اور صاحب شمع جدید لکھنا کہ جسکی شادی ہوتی ہے تین دن تک دو مہینہ کو حدت میں  
 جگناتھ کی رکھتے ہیں اور یہاں کے ساکن کاغذ کی جا پر پتے تار کے استعمال کرتے ہیں اور حساب  
 اوپر لکھا کرتے ہیں نزدیک اس ملک کے ایک شہر ہی تریاراج کہ عورتوں و بچیوں کی رہائش کرتی ہیں  
 اور تمام کام مردوں کے بجالاتے ہیں اور چھلے اور حکومت کے جاری کرتی ہیں اور باس مہینے  
 ہیں سو آستر عورت نہیں ڈانگتیں اور مرد کیرے عورتیں کے ہیں تہ ہیں تمام جسم کو

ضدل سے راستہ کرتے ہیں اور زور و پور سے پیرا ہے اور ایک ہفتہ بھر میں کئی توہر کرتی ہیں  
 اور طریقہ یہ لکھتا ہے کہ وقت جماعت کے بھی عورتیں اور بھوتی ہیں اور دوسرے کچھ ہیں  
 لیکن جانتے جدید لکھتا ہے کہ کرتی ہیں مگر عین یہ جو کام مردانہ ہی کرتے تھے وہ یہاں

صوبہ

کے

ممالک

مجموعہ

کے

لک

میں

رو

میں

میں

میں

سارنگ پور

جندیری

راپہن

اوجین

بجائے

کا

کو

مانڈیہ

اور جو بہ نسبت جدید چوتھا صوبہ دار الفتح اوجین ہی باراکاڑ اور جندیری  
 سمیت سارنگ پور شاہ آباد کا کلاں روضہ میں سو نو محال برابر اٹھارہ ہزار  
 چھ سو اسی موضع ایک کروڑ اسی تیس لاک چھ سو ہزار پانچ سو تیس گنگہ کل  
 حاصل ہیں تیس کروڑ نو لاک ستر ہزار یہ بھی برابر لیکن مقررہ روپیہ ایک سو  
 لاکھ انہی کے فی روپیہ چار دام آئے گور سینٹا لیس لاک سین ست ہزار چوبیس گنگہ  
 رونا کی جیسی ہی موجب اصل کے نقل کی گئی ہے اور سمت شرقی مانڈیہ ٹپری طرف  
 صوبہ اورنگ آباد کے اور غربی احمد آباد اور جنوبی قلعہ زور اور شمالی اجمیر

مانان گڈہ سے انوارہ تک دو سو چالیس کوس اور عرض چندیری سے تانڈر بارڈو تنوین کوس ویر  
 صوبہ دوم سے یہ کیفیت اچھین قدیم شہر ہی تختگاہ راجہ بکرماجیت کی اور راجہ ہرنری  
 وغیرہ بھی سکونت رکھتے تھے اُسوقت آبادی بہت تھی دریا شیوہر مانچے سے اسکے جھامپے  
 ہنود کی ہی اور عجیب یہ کہ وہ کہہ کو یہ موج دو کی مارتا ہی آدمی برتن بھر بھر کر لاتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ اوجھن جو قدیم شہر تھا سطح سے آبی کے زمانہ سلف میں تہ والا ہو گیا پہلو میں اسکے  
 دوسرا شہر آباد کئے ہیں مقلد مولف مولف غنہ کا یہ کہ حالت تحریک اولیٰ برتن حفرت میں نکلتے  
 ہیں راستی پر اس کے معاینہ کو اسی ویسا ہی اور بوجہ شہر جدید اوجھن قدیم شہر کنارہ سپراند کے  
 واقع ہی ہوا تختگاہ ہو راجہ بکرماجیت راجہ ہرنری وغیرہ بھی ہیں سکونت رکھتے تھے  
 دارالحکومت مالوہ کا یہی شہر تھا اکثر اُسوقت اہل علم و ہنر کا مسکن تھا معاہدہ شہر خانے  
 ہنود کے بیان ہشتیر ہیں اور اب علاقہ میں مہاراجہ سندھیکے ہی اور چندیری بڑا شہر قدیم  
 قلعہ شکیں رکھتا ہے اور سوچی مالوہ میں قصہ کی کنارہ پر دریا سوارندہ کے اور منڈو بڑا شہر  
 بارہ کوس پر دو قلعہ اس کا ہی سالبا دار الملک سلاطین طایف الملوک طلی کارنا اور  
 دمار قصہ کی زمانہ سابق میں تختگاہ راجہ قنوج کا تھا اور اندور شہر ہی قدیم مسکن مرہٹہ ہولکر کا  
 جیسا کہ اوجھن مسکن سندھیا مرہٹہ کا اور بیہ مال شہر ہی دار الملک افغانان کا متصل اُس کے  
 تالاب ہی اور شہر منڈو میں فرار اولیا خواجہ خانوں کا اور عید الہ اخباری عید بیت

### صوبہ اجمیر کا بیان

صوبہ اجمیر اس کے ملک مار وار کہتے ہیں

مک صوبہ  
مالک محال  
رہنہ جمع کامل  
صوبہ سرحد  
نے لکھا  
دام  
مصر روپیہ

مک کرد  
عزت  
سوانح مختصر راجہ

اجیر	چمپور	رنتھور	جودہ پور
ناگور	سورجی	بیکانیر	

صاحب کتب جدیدہ بیان سرکاریں و محض بیکانیر کے سانچانہ لکھنا ہی اتنا فرق ہی محال  
ایک سو تیرا سین مطابقتی اور موضع سا تہہ ہزار تین سو پانچ اور کل حاصل پچیس کدور  
جسے ہزار چھتہ حاصل میں اس صورت کے تفاوت نہیں ہی اس سے جانا جاتا ہے کہ مراد مؤلف  
ہندو کی بھی ان رقومات سے دام ہی مگر عجیبی روپیہ چار دام میزان برابر نہیں  
ہوئی نہیں معلوم کہ صاحب کتاب نے کیا جانکر لکھا ہے اگر برابر کیجے الغیب اللہ  
ایا بھول دام میں ہی یار و پیوں میں قصور عاف ناجار بموجب اصل کے نقل  
کی گئی اور سمت شرقی اس صوبہ کا اگر آبادی اور غربی و شمال پور صوبہ دارالامان  
لہان اور شمالی شاہجہان آباد و جنوبی دارالفتح ادجن اور طول بنانیر سے ماسا کا تہہ اور  
میرک ایک سو اڑسٹ کوس اور عرض حیرت بانوڑہ تک ایک سو اٹھارہ کوس اور یہ صوبہ کلیم  
دوم سے ہی جبکہ پائیں زمین کی چھوڑ دی ہے شاید سو پچھی نہیں کیفیت راجوڑہ  
اور ماروار لقب اس ملک کا ہی اسو کہ یہ سر زمین ماروار میں واقع ہے سرودہ سٹی

اس ملک کی مشہور ہے اجیر قدیم شہر صاحب سنجہ جدید کا قریب ہے شہر بنالیا ہوا راجہ  
 آج کا بنیادی اوس شہر کی درمیان پہاڑ کے واقع ہوئی ہے اور زمانہ سابق میں سنگت کے  
 اوس پہاڑ کو کوہ میر کہتے تھے اور جبکہ بانی اوس کا راجہ اپنے نام اوس شہر کا اجیر قرار  
 من بعد محمد اکبر بادشاہ نے شہر پناہ آورد و سہ مکانات بنوائے ہوا و مان کی پاکیزہ  
 ہے اور یہ شہر دار السلطنت راجہ پتور اکا تھا اور بوجہ یہ کہ کتاب مولفہ کے شہر کو  
 متصل قلعہ پٹیلی کے حملہ محذات سے راجہ پٹیل کے بلندی پر کوہ دستور گذار کے ہے اوس پر دکان  
 میران حسین خٹک سوار کی ہے کہ آپ سادون اور اہل قراہت سے محمود غزنوی سلطان کے  
 بنے اور ومان کی حکومت ان کے اختیار میں تھی رفیعہ اور ان کے فارغ انکو شہر کیا ہے اوس  
 اجیر میں مرار مبارک حضرت خواجہ عین الدین چشتی قدسہ کا ہے اور بقول نسخہ مرار  
 انکا تالاب پر چھالیہ کے ہے آپ وہیں کہ اول اولیادون سے ہند میں تشریف لائے ہیں متصل  
 تالاب ہے اناسا کر نام جو شہر قلعہ ہے کہ اگلے زمانہ میں سردار دھاکا راجہ اول تالاکا بنے ہیں  
 نو شہر و اعاد کی کیلا تا بنا موضع سیوسہ میں اقامت کرتا تھا اس وقت کو اسکی سیوسہ بولتے ہیں  
 ہونا ہے بھی قوم سے سیوسہ ہیں اس ملک میں اکثر گریستان ہیں پانی کم ملتا ہے صوبہ گجرات کا

صوبہ گجرات

کے صوبہ

ماملت محمد

مصلح کامل

مصلحت

مصلحت

کے کور

کے کور

کے کور

## لوحہ سرکار

احمد آباد پیش کجرات بہرونچ برودہ

مادوب جاپانیر کودیرہ سورپہ اسلام مکروٹالار  
 اور بوجب نسخہ جدید صوبہ احمد آباد نو کٹر کجرات جاپانیر رسول مہبہ اسلام امام بونچ  
 سورت وغیرہ ایک سو ستیسی محال اس نزارین شستر موضع تیرا بند تمام زمین ایک کٹر در  
 لاک پچاس نزار ایک سو چونتہرہ سیکہ کل تمام ستاون کروڑ ستر تیس لاک نو نزار ایک سو پچاس دام  
 ستر ترقی صوبہ دار السور و بریا پور خاندیس فری سری وار کہ ساحل پر دریا شور کے جنوبی کٹر  
 بایں شمالی حامد پور اندور لول حدود بریا پور سے دور کا تک تین سو دو کوں عرض جہ پور  
 تا بند روئی دو سو سولہ گونس اور یہ صوبہ یکم دوم سے فرین پاشور کے کیفیت اگلے زمانہ  
 نئی نگاہ اسکا پٹن اور چندری اور جاپانیر نقاد سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی  
 آہستہ سوار بن سریر آرا ہو اگلا رہ سہرہ سار سہی کے قلعہ متین اور شہر خوش آئین طرح دہر  
 احمد آباد نام کیا پانچ شہر وچ اور چاکا مشہور ہی اور تین کوں پر احمد آباد سے بیسویہ قصبہ  
 دلکش اکثر لویا خصوصاً مہار قلعہ عالم والد ماجد شاہ عالم محبوب عالم کا اسجا جی چنبا پنجم  
 ذکر ان جناب کا ایسا اوس نواح میں کای خوب پیدا ہوتی ہی اور بوجب نسخہ جدید دار الحکومت  
 اسکی احمد آباد آباد کی ہوتی احمد شاہ بادشاہ گجراتی کی ہی کثرت باغات اور میوہات وغیرہ  
 کی ہی اقلہ جیہ کہ لغت کنجا وغیرہ بہان حد سے زیادہ ہی حرنہ و فروخت زر و جواہر  
 اور مردارید کی بہت ہوتی ہی مناج اور خاتم بند خطاط لکاش برہسم کے صنایع اہل ہنر

پہنچنے کے یہاں رہتے ہیں لکھا ہے کہ احمد آباد کی بستی مع برمانہ اشپی کو س تک ہی ہزار  
 مسجد ہی اور مسجد وسیع طول میں ایک سو گز اور عرض میں اُنہائے گز ساڑھے تین سو ہی  
 ہیں تیس ستون لعل پتھر کے ہیں معبد سو منات کا اور تیرت ہیا دیو اور نروانہ کی اسی صوبہ  
 گجرات میں ہی اکثر آدمی دھان غریب خوا اور خلیق مزاج خدا پرست ہوتے ہیں اور خواجگاہ  
 اولیاء اللہ وُن کی یہاں بکثرت ہیں جاپانہ پہاڑ پر خوب قلعہ ہی آدہ کو س بلند اور  
 سورت نامور بندر سے ہی اور چند بندر دوسرے توابع سے اسکے ہیں دریا بستی نزدیک  
 اوسکے گذرتی ہی اور سات کو س پر دھان سے دریا شور سے ملی ہی یہاں ایک طرح  
 طرح کے ملتے ہیں خصوصاً چکن کیرا اوس سرزمین میں ہوتا ہی دریاں مشور اور نند  
 ایک آباد کوستان ہی اوسکو بگلانہ کہتے ہیں اور دریا نرند اپائین سے اوسکے گذرتا  
 اور وہ کباری دریا میں ملتا ہی اور سرکار سورت ملک جداگانہ ہی قدیم الایام  
 تصرف میں سلاطین ہمنہ دکن کے تھا اور چونکہ گدہ سنگین قلعہ ہی سلطان محمود گورکھ  
 بعد محاربہ اسیر معروف ہو کر نزدیک اوسکے ایک قلعہ احداث کیا ہی اور آدہ کو س  
 سو منات سے سببا لکانام ایک مکان ہی کہ دھان کنارہ پر دریا سستی کے پیریل کے  
 جھاڑے شکاری کے گاہ سے تیرا پون پرشن جی کے لگا ہی اور کچھ ایک جداگانہ ولایت  
 عرض و طول اسکا دو سو چالیس کو س اور وہ مغرب و یہ سندھ کے ہی شتر سنگ تیا ہی دکن  
 بہت جوتی ہیں اھہ گھوڑ اتاری گجرات کا مشہور ہی و پیش سے بڑا وہ ملک سو کو س میٹھے  
 ام کی چھاڑی ہی اور انجیر اور انگور بہت ہیں۔ صوبہ ہمنہ اور سندھ کا بیان



صوبہ ہندوستان

یک صوبہ

موصوف محال

نقشہ کرور

والہو ملک

معت دامت

معت دامت

عبداللہ

عبداللہ

عبداللہ

عبداللہ

کے نام سے  
کے نام سے  
کے نام سے  
کے نام سے

اور نسخہ جدید میں نام صوبہ کا ہندوستان ہیکر لکھا ہے اور نام سرکار کے یہ ہیں جو علی ہند  
اور حواہنکان اور حاکمانہ اور تحصیل آباد اور محال برابر ہیں اور موضع ایک ہزار تین  
بیان کئے ہیں اور بند پانچ اور ایسا لکھا ہے کہ دفتر شاہی پر کاغذ اس صوبہ کی  
پیش کاہنیں ہونچا اور محال میں فقط الوف میں اختلاف ہے تین ہزار لکھے ہیں  
اور ماہ میں ہوا و غیرت این نو اور حاد میں نو دامت زیادہ کئے ہیں سمیت فی صوبہ آباد  
کے مکران جنوبی دریائے شمالی ہیکر طول ہندوستان ہیکر اس کی مکران مکہ دو سو پچاس کوس اور  
پر ہند سے بندر کے تک سو کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت اس ولایت  
زمانہ سابق میں برہمن آباد نام ایک شہر بہت بڑا تھا گاہ تھا جس کا نسخہ جدید لکھا  
کہ دمان اولاد نے بنی تمیم انصاری کی پانچویں سلطنت کی ہے قلعہ میں اس کے ایک ہزار  
چار سو برج تھے بعد اسکے اودہ پور دار الحکومت ہوا اس ولایت میں کان رنگ اور  
لوہ کی جابجائی اور اکثر عورتیں اس ملک کی دین ہوتی ہیں اور ہولیت اور  
طرح کے خصوص انہ خویہ نامی اور نسخہ جدید میں ہے کہ قسم رنگین تہا اس میں ہوتے  
اور نیچا نول اور بجلی کی پیدائش بہت ہے یہاں سنہ ساکار اور انک اور راہ اور تل

دیگر تیس کو جس کا فاصلہ پر اس صوبہ سے جمع ہو کر دریا شور سے ملے ہیں اور کتابت میں یہ بھی  
 لکھا ہے کہ بعض مرد بھی اسے فسانہ و سنون سے خواص شیاطین کے پیدا کرتے ہیں نظر انکی بدیہی ہے  
 کہ نگاہ کرتے ہیں کلیجہ او کا کھال لچکاتے ہیں اور وہ سداک ہو جاتا ہے اور تلوار وغیرہ سے  
 نہیں ٹپٹھہ مکان ہی منسوب دکان سے نزدیک دریا شور کے اور کسٹریسیٹان کنارہ پر دریا  
 سندھ کے حدود ملنے سے واقع ہے ٹپٹھہ اور کچ مکران شمال و یہ بہاروں کے ہی کہ جسیر و ناں کے  
 رئیس کی نگاہ ہے اور ہر ایک ان مقامات سے موطن ہستی بہاؤ نگاہی اور سکر سے بھری  
 اور امر کوٹ تک ہر قسم کے مردم سے آبادی سب خوف راہ کے سادہ و خشکی سے شہین جاتے ہیں  
 دریا شور سے تمام اجناس تجارت کے کشمیرین بار کر کے لاتے ہیں صوبہ لاہور کا بیان

صوبہ لاہور عرف پنجاب بلا قید سرکار کے نامی مکانات لکھے جاتے ہیں

یک صوبہ  
 پانچ محال  
 جمع کامل  
 و عجب کرد  
 یک لک  
 اسی نام  
 مقرب روپہ

عبداللہ  
 صاحب  
 لاہور و قضاوی ملکوں

قلعہ سیالکوٹ امر کہ بہین پتیا کہ دکان دزیر آباد کہ دکان بکرات سام در  
 رنجیت سنگہ چاواوی اسد ان قبر ہیرا اور راجا  
 رہا تھا انگیزہ کی ہی کی ہی

اور بموجب فتح جدید السلطنت لاہور پانچ کلاہ و دایہ جائید دریا ہی دریا جوی  
 سندھ جگہ مومن دس پر گئے کا کٹر وغیرہ تین سو یکا و تین ہزار دو سو چھپن موضعی سوا

دو اب تمام زمین دو کروڑ تالیس لاکھ تین ہزار و سو چھپن ہیکہ کل حاصل سودا و آب انست  
 پینٹ لاک انیا کی ہزار نو سو ستتر اوم اور ایک کروڑ چھپن لاک انچاس ہزار سات سو  
 ایک اسی نقد شہر قتی شہر ند غری دارالامان ملتان جنوبی دیپالپور شمالی کوستان  
 کشمیر طول دریا ستلج سے ریاستندہ تک ایک سو اسی کوس عرض پاپو سے تا کوہستان  
 سینٹ لیس کوس اور یہ صوبہ اقلیم مردم سے کی کیفیت بوجہ کچھ جدید یہ صوبہ پچاس مشہور  
 اس لئے کہ اس میں چھ دریا پانچ دو آہین جیسے دریا ستلج اور سیاح اور سیاح اور بہشت  
 اور سند ساگر اور بعضے راوی کہتے ہیں اول ام لاپور کا لوہا دریا منسوب جو پندرہ  
 کا تھا یہ صوبہ اول حکومت میں سلاطین ملتان کے تھا اور قبض و تصرف میں سلطان محمود  
 غزنوی کے آیا ملک یاز کے سپرد ہوا تب قلعہ گندہر دیار راوی کے اس میں پایا اور گنہا  
 منشی صاحب کیا ہے کہ اول دارالحکومت اس ملک قلعہ سیالکوٹ تھا اور یہ گنہے بیت  
 گر پڑا تھا بعد میں سلطان محمود غزنوی کے انتہام سے ملک شاہ لودھی کے کہ نسب اسکا  
 سلاطین غور و خراسان کو پہنچا یہ محمد و احدث پایا اور بلوہ لاپور اترتیس سال دار  
 اسطاعت اولاد سلطان محمود غزنوی کا رٹا دے کے بعد مدت تک تاارخان کے امرا تھے  
 یہ لودھی کے تھا دارالحکومت اپنا کیا دے کے بعد کامران مرزا جو خلف محمد بایزید شاہ کا  
 تھا اسنے اس شہر میں اقامت اختیار کی یہ تھا اسکی آباد کیا ہوا پھر محمد اکبر بادشاہ نے  
 اس شہر میں قلعہ متین اور شہر پناہ احدث کیا ہے پھر عالمگیر نے ایک مسجد عالی بنا لی  
 کہ پانچ لاک روپیہ سے زیادہ بہرورنے اس میں صرف کئے آخر محمد بن تصرف میں راجہ

بخت سلسلہ کے آبا اور اب تحت حکومت ملک جہان پناہ الحکمدہ کے جس کو سن پراس سے پشالیہ کی  
 قصہ و گفت رام دیو فرید نے کہو پریل کے شہر آئندہ سو ستیر ہی اوٹھو آیا دیکھا ہے اور رام دیو  
 جب فرید اسلام سے مشرف ہوا ان روز جب ہم پشالیہ طغیانی سے پالی کی کہ ایک وقت دیکھا سچ  
 سے دریا سے جناب تک تمام زمین ڈوب گئی تھی مدت تک ویران رہا راہی پوچھ چلو ہیں اس کے  
 طرح آباد کی دلی جبکہ پشالیہ زبان پنجابی میں معاوضہ کو کہتے ہیں واسطے تبدیل چاک یہ شہر پشالیہ  
 موسوم ہوا اور جبکہ رائے گورنر ہم سے پتہ کے تھا اور یہ فتح ہوئے ترقی نیک کے مسلمان ہوا اور  
 اسکی بہتیاں بولتے ہیں بعد کے شیخ الشیخ کروری نے احداثات مانع سے اور عمارت آباد کی کہ  
 اسکی رونق بخشی ہے اگر جسے اس نواح میں باعث بہت ہیں لیکن مانع شعلہ ماہ و شلالا مار سیک  
 خوب و مرغوب ہوئے ان فرات اولادوں کی بہت ہیں اور نزدیک اسکے دکان پور ایک مکان  
 کہ بلال لعل اسکا سکونت رکھتا تھا اور بارہ کو سن پشالیہ سے کنارہ پر دیکھا اوی کے  
 اور ایک ٹھکانے کے اسکو ڈیرہ بولتے ہیں بابا نایک مرشد قوم سکھوں کا نام لکھا تھا اور وہ خطی  
 کہ شہر آئندہ سو سی میں چ زمانہ سلطان بہلول کو دی گئی یہ تو مذہبی را کو لاد میں پیدا ہوا تھا  
 عہد پرورد خانہ کے درویشان کو دہی ملازم سلطان بہلول کے تپا پس ترک کو کری کر کے مانہ جو گون  
 صحراورد کے سیاحی میں عمر بھر مردم جاہل عوام پر اعتقاد لائے معتقد و کوا اسکے سکھ  
 کہتے ہیں اور کہہ کی معنی شاگرد پیر پشالیہ نو سو ساٹھ میں چ عہد سلطان سیم کے وقت پشالیہ  
 جیسا کہ شہر انجانی میں گذرا سو دہرہ ایک قدیم نصیر علی مراد خانہ جانی نے متصل نصیر  
 کے ایک شہر موسوم ابرہیم آباد نام سے اپنے ریکے آباد کیا ہے وہ اب جوڑت نصیر میں کہ عہد میں

اکبر بادشاہ کے چند دیہات پر کنہ سے سیالکوٹ کے علیحدہ کئے تھے جب بدادلیا شاہ دولا نے  
 اوس راجین تمامت اختیار کی تالاب کو گئے اور مسجدین احادیث میں خصوصاً بی بی بیلا کا بند بنایا  
 زیاد آباد کیا ہو کہتے ہیں کہ وہ حضرت خزانہ غیب پرست میں رہتے تھے اس لئے داد و دس بہت کرتے تھے  
 مسجدین اور خانقاہ اور پل اکثر تھا احادیث میں دوسرے کھنڈاں بیسی میں جناب کی رحلت  
 چونکہ یہ ولایت پانچ ندیوں میں واقع ہے اس واسطے کہ پنجاب کہتے ہیں اور اس صوبہ میں  
 قعدہ اولادیا شاہ جی میں بدادلیا جی کبار سے مودت میں آکا ذکر فرمیں کہ بہت پرست  
 جو حسن میں اولیادون کے متضمن ہوتا فی الحقیقہ وہ زمین اولیا خیر ہے اور غرض ایک تہہ حسن  
 اور سرور سرائی ومان کی مشہور کنارہ پر اب بہت کے چار کوس پر پارہ میلا ہوتا ہے ومان  
 راجا کی بی بی نزدیک جبکہ سہلان کے کنارہ پر ندی مذکور کے مسکن مسماہ ہیر کا تھا کہ وہ عاشق  
 رانجیا کی مشہور بی بی دریندی کو سہلان بہت سے ایک عرض میں نکلی ہے اور شہر میر کے بازار میں سے  
 گزرتی ہے کہ بابا سچا اور سچا پل بند ہے میں اور سرد و پکھلی سے دریا کشن کشن اس ندی میں آکر ملتا  
 اور مان سے بیابان اور اٹھائی کو جودار لایا ہے سرگردہ کہو گردن کا پو پو تختی ہے اور ہیر پور و جہلم  
 اور ندانہ اور سرائی اور ہیرہ اور خوشاب نزدیک قصبہ جنگ سہلان کے اب جناب سے ملے  
 اور پانچ دریا جہلم کی دریا سندھ موسوم ہیں اور کینا ہے پروردگار سندھ کے ایک کا قلعہ ہے اور سیمت  
 درمیان ہندوستان اور ابلستان کے برزخ ہے جسے حدود ہندوستان کے ومان سے ہے کہ  
 اس طرف مسکن افغانو نکاہی اور اس طرف طرق اطوار زبان ہندوستانی کی یہ ولایت  
 پانچ سرکار پانچ دو اب نام سے پنجاب کے مشہور ہے صوبہ ملتان کا بیان

صوبہ ملتان

مکہ صوبہ

محکمہ

مجمع کامل

لئے کمر

لئے

صفت دام

معد روبرو

صفت

معد روبرو

معد روبرو

بیگر

دیپال پور

ملتان

اور بموجب نسخہ جدید دارالامان صوبہ ملتان پانچ سرکار جو علی ملتان وزیر آباد و  
 اینا نوے محال نو ہزار و دو سو ستاون موضع تمام زمین چوالیس لاک پچاس ہزار و دو سو  
 چھ بیگہ کل محاصل پچیس لاک و سیاسی لاک بیانوے ہزار چھ سو ستتر اولم سمت فی ہر  
 اور ایک غریب کچکران جنوبی سورکوٹ شمالی لاہور طول چار سو کس عرض تین سو سات  
 کوس اور یہ صوبہ اقلیم سوم سے ہی کیفیت صاحب نسخہ جدید لکھنوی یہ قدیم شہر  
 تمام دریا پنجاب کے دریا سے بیاس سے اس شہر کے کنارے ہیں اس نواح میں قلعہ ایست  
 کے بنے ہوئے ہیں یہ ملک اول تصرف میں راجگان دہلی کے تاروان حکام سندھ کی چند  
 رہی یہ تصرف میں غزنویوں کے آیا بعد منوالدین سام دایان ملتان باج گذر سلطانین دہلی کے  
 رہے اور وقت میں محمد اکبر بادشاہ کے داخل صوبجات ہندوستان کا ہوا اور بعد خطاط  
 پانے سلطنت ختمائوں کے تصرف میں افغان صدوزائی کے آیا ان سے راجہ نجات سنگ نے

چین لیا اب قبضہ میں لکر انگلیز باد کے ہی حضرت شیخ بہاوالدین زکریا اوسید جلال بخاری  
 اوسید صدرالدین اور حضرت شمس تبریز وغیرہ قدس سرہم بہت دلیا ہستہ اوما اس میں  
 نشی جی نے کھیا کہ اس ملک میں گرا بہت اور بارش کم ہی اور سہ ماہی بہت ہوا اور غریب کو  
 بلوچوں کے دامن میں اوس طرف دیرا سنے کے خواگاہ سلطان سرور رحمۃ اللہ کی ہر کرامات انکے مشہور  
 ہیں اور شہر پاک پن میں عرف ابو دین درگاہ حضرت شیخ ذریہ شکر گنج کی ہر قدس سرہ یہ ملک عبد  
 دین سلطان علاء الدین انی کے تصرف سے انکے حکم قوم نگاہ سے متعلق ہوا یہ سلطان حسین نگاہ  
 اپنے عصر میں کرو دے مانوٹ تک جاگیر واسطی ملک سپہا وغیرہ کے قوم بلوچوں کے وہ مکران اور  
 سے نزدیک دسکے آپو پچا تھا مقرر کی جنوریہ ملتان کے بکر نام قلعہ اور دریاں سیوی اور بکر کے  
 ایک جنگل کشادہ کی جہاں دیو پو نہیں تہے تہے گرم ہوا بہتی ہی جبکہ ملتان لاہور قبضہ میں  
 راجہ رنجیت سنگھ کے تبار و اج اسلام کا حضور اذان کا دنیا مطلق ممنوع تھا کا حال معلوم  
 نہیں

## صوبہ کشمیر کا بیان

صوبہ کشمیر طاقتور سردار

لکھنؤ  
 نقیہ  
 جم کمال  
 راجہ کرور  
 صاحب دام

لکھ  
 راجہ

اور جو بختہ جدیدہ جو کہ کشمیر سری نگر گیارہ کار کشمیر کامریج تبت گنتو پرتگیزی عہدہ پختہ  
 باغچہ زرا ایک موہاون موضع کاغذ تمام زمین پیمائش اس صوبہ و قریب زمین ہونے کا فقط گنتی  
 اراضی خاصہ کشمیر کی گیارہ ہزار تین سو ستاون بیگہ ہی اور پگلی کے ایک ہزار چار سو چھ  
 کل محل چتیس کروستیانوے لاک گیارہ ہزار تین سو ستائیس دھام نقدی چوتیس لاک اٹھ  
 ہزار نو سو تریس دھام سمت شرقی دریا جناب غری کوہ کلان اور دریا کشنک جنوب  
 ولایت سکھان شمال تبت خرد طول دریا کشنک سے ایک سو تیس کوں اور عرض  
 کوں یہ صوبہ اقلیم صوم سے یہ کیفیت موجب بختہ جدیدہ صوبہ بابین پٹارون واقع ہے اس  
 میں سردی بہت ہے برف اکثر برستی ہے اور موافق لغتار منشی صاحب دار الملک اس ولایت کا  
 قدیم سری نگر آبادی اس کی چار فرسنگ تک ہے دیباہٹ اور مارو دیو دیہات اس کے  
 گذر تاسی اس اہل علم و تہذیب تہ ہیں لوگ یہاں کے کاریگر کثرت باغی کی ہے یہاں میں بوی بہت  
 ہوتی ہے یہاں کے چشموں کی تاثیرات عجائب غرایب شمشیر بیان انواع و اقسام کا ہوتا ہے  
 شال دو شایہاں کے کاریگر خوب بننے ہیں ہشتہ بیان کے تمام گہ لکیر کھانے ہیں اس ملک  
 دیوار کی رسم نہیں ہے اور چھت کے لالہ ہوتے ہیں ہمارے موسم میں جب کہ ہندی منظرہ کرتے  
 اور ایک طرف اس پر گنہ کے بیگ مٹی ہے اور موضع میں پورا کشمیر میں رخفران تہ ہیں آخرا فروری  
 میں کرم پیلہ اس تواجین ہوتا ہے راقم نے بھی اس شہر حیدر آباد میں ان کی رون دیکھا ہے تو  
 کہا ہے لال کاغذ پر انہیں رکتے ہیں وہ انڈے دیکر جاتے ہیں اول بار ایک ایک کڑے پید ہوتے  
 یہ دوڑے ہوتے ہیں تا جو شیش کے پیٹ میں سے انکے نکلے ہیں اپنے پر لپٹے ہیں پھر انہیں پر نکلے



بہن نرماہ اسپین ملے بہن اندھے دیبا شروع کرتے بہن ہر لہن تب آتی ہی اس کی اذیت سے رحمان  
 بہن عیش دنیا کا واسطہ ان کے چھ کتاب لکھتا ہے کہ بعد حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کو نبی  
 اور اولیٰ امت مرحومہ سے قدم بخورما اس دیا کے ہوسے مگر سید علی ہدیٰ اس زمانہ میں کہ وہ ایک دکان  
 نام دیوید ہوا تھا کہ اکثر خوبصورت عورتوں سے اگر ہم بستہ ہوا کرتا تھا خلقت تمام ملاں ہی سعی  
 سے ان سیدز کو اگر کہ وہ فعل ممنوع اور وہ ظالم کیشیں مقتول ہوا اور تنجانہ و سکا اندھ لہم پایا  
 چنانچہ خانقاہ ان زندہ اریا کی تاحال موجودی اور آثار تحت حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہی پائے  
 یہ ملک چار ہزار سال سے تھرخین راجگان ہند کے تہا سہ سہ سات سو بیس بہن شاہ میر نام ایک  
 تہا نوی ایسے سینہ دیو جہ راجہ دیا نکاتا اوسکا نوکر ہو کر برہمہ رتی حاصل کی انہیں دنوں میں لکڑی  
 بھی کہ نوم چکو نکا ہی ولایت سے دار و شہر ہو ایسے سات سو چوہا سپین رنجو نام شاہ  
 جیت کی جیت سے اگر کشمیر کا ملک ماہ سے آفتاب پرست کھارون کے اپنے تھرخین لایا اسپین دیو  
 تھوڑی جیت سے طرف کنواری کے بیلا گا اور بعد اٹھ مہینے کا وہاں طرف ہندوستان کے جلا دھیان  
 کوہستان کے آٹھ راہ اسی برف پری کہ تمام جیت اوسکی مع راجہ ہلاک ہو گئے بعد اسکے رنجو  
 چند سال تک ملک کشمیر پر بادشاہی کی اور شہ میران کو پیشہ اپنا قرار دیا اور جب رنجو گذر گیا  
 کوہتہ زین بری بہن اوسکی تخت نشین ہوئی شاہ میران نے اعلان دارکان سے موافقت پیدا کر کے  
 فوت و ملت خوب حاصل کی اور کوہتہ زین کو حوالہ نکاح میں اپنے لایا ایسے سات سو ستیا  
 میں تخت سلطنت پر شہر کے جلوس کیا اولاد اوسکی چند سال بادشاہی کی آخر کار یہ صف شاہ  
 ۹۳۲ نوستویس بہن شامل امرا کے اکبر کا ہوا اور جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہو گئی بعد عمر محمد شاہ

خجانی کے تسلط میں سلاطین افغنہ درانیوں کے راجہ قبضہ میں راجہ خجانی کے ایجنٹوں نے

## کلاب شنگہ کے تصرف میں ہی صوبہ کابل کا بیان

صوبہ کابل

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

اور سخی جدید میں نام سرکاروں کے یہ لکھے ہیں کابل قندھار غور بند غزنی جلال آباد  
 باجوہ پشاور لغمان و غیرہ آریائیس محال چتیس آریان ہر تو لغمان میں جسے محال اور  
 اب الہامی کہ کوہ ضلع کو کہتے ہیں تمام زمین شمار او سکا نامعلوم کل محاصل تیس چوبیس  
 لاکھ آہستہ ہزار اور نقدی چالیس لاکھ تین ہزار نو سو ست شرعی دربار نہ غری غور بند  
 جنوبی تو لغمان اور قتل اور کر دیہ شمالی اندراب اور بدخشان اور بند کوہ طول دریا سنگ  
 سے ہند کوہ تک ایک سو پچاس کوں اور عرض فراہغ قندھار سے خجانی تک سو کوں اور  
 صوبہ ہندوستان میں اقلیم سوم اور چارم سے ہی کیفیت یہ قدیم شہر ہی قلعہ استوار کا  
 بنا کیا ہوا ایشنگ بن تو برین فریدون کا ہے اور آبادی اس کی وقت تک مولف غنہ دہزار  
 برس سے ہی حال میں بائیس سال اور ہوئے ہوئے اور ایک اسکا یعنی چوٹا سا قلعہ جو قلعہ  
 ہر کے درمیان ہی ایک پیٹری بریج کے دامن سے کوہ بتی جس کو صغار غنائین کہتے ہیں

کہتا ہوں اور امن میں اس کے الٹ سے دلہن کے اسکو بچا لے گئے ہیں دکن میں اور نو گھوڑی  
 جوطرف بلخ کے واقعہ پر یہ اس کوہ کے رگیزہ پر پہلے سکو ریک روانہ کیے ہیں کہ امین اور <sup>نظارہ</sup>  
 دوہل کار گیزہ سے نکلتے ہوئے یہ تو مان بندہ پر شکر تو ان کے ہی اور عدد بلخ کی سر محکم  
 اور تو مان خیمہ کے درمیان آگ سے اگلا لوگوں کے ہی اور ہوا نسو صوبہ اگیتا ہی کے صوبہ کابل میں  
 برآمد ہوا ہے جس میں جو سہم کر امین سردی ہوئی ہے وہ ہوا معتدل ہے اور بسبب قوت نائے  
 کثرت باغیچہ کے پل پر پانچ سو و آفاق ہیں یہ جاتھ گاہ اولاد جو یہ کی تھی چاہے کثرت باغیچہ  
 و عمارت عمدہ یہاں کی تو یہ گئے ہوئے بار و ہما لون اور اگر چہ جاکہ و جہ سلاطین ہو یہ  
 اس کا بلخ موجود ہیں اور قریب اور مرزا ہندول خلف بار و محمد حکیم مرزا خلیفہ ہما لون کے  
 میں ہی یہ اخطا ط سلطنت ہو رہے ہیں کہ تھوڑے نا در شاہ را بچہ گاہ احمد شاہ درانی کے ہوئے  
 شاہ مذکور کی زمانہ ہی ہر دو محمد خان مسلط ہوا اولاد خان مذکور کی ہی میں صوبہ بلخ  
 مسلمان ہیں ہندو بیت کم اور بجز زبان فارسی یا افغانی کے سب سے کوئی نہیں ہوتا تو ان  
 غزنین کہ اسکو زابل کہتے ہیں وہ اول زمانہ میں تھگاہ خراسان کی تھی خصوصاً باسی گشت  
 سلطان ناصر الدین بیکتیکین اور سلطان محمد غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری کا کہ  
 ان کے کا ضحاک تازی کو پہنچتا ہی کہتے ہیں کہ غزنین مبارک جا ہی خواجہ حکیم  
 سنائی کی اور بہت اولاد اللہ و خان مدفون ہیں اور کثرت برف اور شدت سردی  
 اسکو برابر تہیز اور سمرقند کے نشان دیتے ہیں اور تو مان کوہ کدہ یہ تمام عالم کے رہنے  
 کی جایی اور تو مان مندر اور رو علی سنگ بندہ پر کا فرستان کے ہی اور تو مان

شکستہ واکھڑے زمانہ میں جو سیاسی نام مشہور تھا اور داروغہ نشین اور سکاٹینہ پورے زمانہ میں محمد اکبر  
 بادشاہ کے شہرہ جلال آباد احدث پایا اور کوہ کافران و مان سے نزدیک ہی اور تومان بحجہ ہزارہ  
 کا شہر کے ہی ہر قلعہ و مان کا حاکم کے رہنے کی جا ہی اور پٹاٹھو باہین قلعہ بحجہ راکے واقع ہیں  
 مسکن انخانوں کے ہیں اور طول نومان بحجہ پچیس کوس عرض دس کوس اور نومان سوادہ طیف  
 کا شہر کے ہی اور قصبہ منگل پور اوس نومان کے حاکم کی رہنے کی جا ہی اور طول چالیس کوس ہی اور  
 پندرہ کوس تمام اہل شکر یہاں کے پٹیان یوسف زائی ہیں اور نومان بکرام مشہور شہر کا طرف  
 ہندوستان کے ہی اور اس نومان میں ہنگاہ انخانانہ ہند کی ہی اور پٹاٹھو شہر قدیم نر ونگہ  
 کہہ ٹی کے ہی و مان سابق میں ایک معبد جو گویو نکا تھا عہد میں شاہ جہاں بادشاہ کے مہندم ہوا اور  
 بکٹ طرف ملتا کے واقع ہی و مان کے رہنے والے بہت پٹیانوں کی قوم سے ہیں اور سمرقند و بخارا  
 یہ دو پر گئے مشتمل پنجاب میں ہیں اور فریا کو تومان کہتے ہیں نہیں معلوم یہ کہا لکھا ہی لیکن برہان  
 راقم کو ثابت ہوا ہے کہ توں شوکانوں کا ہر تاسی اور طرف کا ایک کے منسلک لوگ رہا کرتے ہیں اور ان کے  
 انہیں اولاد جغتائی جان چنگیہ خاک کے کہا ہے اور پٹیان لوگ اصل میں ہندی ہر اہل اولاد یعقوب مسعود  
 کی محلہ برادرین یوسف علیہما السلام ہیں اور افغنیہ بناریا بزرگوں کی قوم ہذا کے ہاٹی اصفہان کے ہیں  
 حضرت محمد علیہ السلام کے تھے سو اسیے انہو افغان کہتے ہیں اطلاق لفظ پٹیان کل زمانہ سے حضرت  
 انبیاء خلاصہ کا سبب جناب تھلا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی سبط سے کہ جس نے  
 الرشید جو کہ جد اعلیٰ ان لوگوں کے ہیں ان کے جنگ میں فتح مکہ کے خالد بن ولید کے ساتھ جو ہم قوم ہیں  
 الرشید کے تھے اور بعض کہتے ہیں برادر ترات نماہان عمل میں لائے خطا سے گیارہ سے حضرت فتح پایا

اوجھان عبارت اس لکڑی سے کشتی کہی کہ جس پر بد کشتی کا ہوتا ہے پھر تغیر کر یہ بیان  
 طول اس صوبہ کا انگ بنارس سے ہندو کوہ تک دیرہ کو سہی اور عرض فرما غنہ قند  
 سے جھان ہر ایک سو کو س سمت شرقی اسکا دریا سے سندھی اور غربی غیر ادھی  
 اندر اپنی جھان اور ہندو کوہ اور جنوبی قریل دکاشو دکراریہ تو ماند تک نصرتین باد  
 دہلی کے تھا جو ضعیف ہو جا سلطان کے دہلی قوم پر قرار پایا صوبہ قندمار کا بیان

صوبہ قندمار

یک صوبہ  
 نع کروڑ

عرب  
 مس  
 سب تومان

عرب  
 مس  
 مس روپیہ

چونکہ اس صوبہ کو صاحب نسخہ جدید مجمع السلاطین کامل میں شریک کیا ہے چھوڑ دیا سو اعلیٰ کعبہ  
 اختلاف پالکے میں نہیں آیا اور اسے یہ کیفیت کچھ نہیں لکھی تھوڑا سا احوال حکام کا لکھا ہے  
 بیابان ہاں اس معلوم ہوا کہ ہندوستان کے کس صوبہ میں اور صوبہ قندمار داخل صوبہ کابل ہے  
 کیفیت ہیبت کہ جب ملک بن مراد ملک دشتی میں مسند خلافت کہ ملکاً غصوا عبارت اس سے  
 ممکن ہوا اور حجاج بن یوسف ثقفی ظالم وزیر اور سپہ سالار اسکا تواریا عا والہ بن کو کہ دو  
 اور شہزادہ اسکا تھا بہت جھیت دیکر بہرام والی خراسان قندمار پر پہنچا اسنے وہاں کہ  
 شکست پائی پھر بعد چند سال کج حلال الدین بیابرام مرحوم کا جاہر باب کی تخت خواہ  
 وغیرہ قندمار پر مسلط ہوا محمد علاو الدین باریک دست لشکر سے ملک خراسان وغیرہ پر آیا

اور خوش کر کے بعد جنگ عظیم مارا گیا حجاج بن یوسف غضبناک ہو کر ایتکین کو ولایت خرسان  
 وغیرہ پر روانہ کیا وہ جنگ شدیدہ کے بعد غالب آیا اور سلطان جلال الدین حسن شکست فاش پاکر  
 مع چھوٹے بھائی کمال الدین محمود کے آوارہ دشت حرمان کا ہوا ایتکین نے چال خرسان کی  
 سلطنت کی بعد اکا بیا سبکتگین ہوا اسے تین سو ایتکین کے علاوہ تین سو تین سو تین سو  
 راجہ چیل کو عاجز اور زبون فرمایا اول شخص ملک ہندوستان میں رواج اسلام کا آغاز کیا اور  
 مینا کی ڈالی سبکتگین ہی اس طرح سبیل طبعاً حبیب کہ رشید الدین تغانی میں گذرنا عمل اہل اسلام  
 جلا آیا اس سلطنت کے انہیں اولاد عالمگیر تھی بابر کی بی بی اب حبیبار سے عمل سلطانیہ ملکہ انکھند کا  
 انشاء اللہ تھا ذکر کیا جا گا شعاع دوم صوبہ گجرات کن کے بیان میں بعض کا قول ہے اس کے کن  
 اسو ایتکین کے یہ جنوب روئے ہے واقع ہے اور کن زبان میں منہ کو کہتے ہیں اور یہاں ہندو  
 زبان میں تسم پر کثرتی مرہٹی تلمی ضایہ صوبہ اورنگ آباد اور برار اور خاندیس میں زبان مرہٹی کا  
 اور صوبہ بیدار اور بجا پور میں کثرتی اور صوبہ فرضہ بنیاد حیدر آباد میں تلمی اور بولفارچ کلان  
 ابراہیم محمد قاسم فرضہ ایسا کہتا ہے کہ مرہٹہ اور کٹر اور تلمی تلمی میں دکن میں اور کٹر  
 ہند بن حام بن نوح علیہ السلام کا اور انہی میں امیون کہ اولاد سے یہ ملک سامی اس کے سامی  
 زبان میں تسم پر کثرتی لیکن اب مانہ کثرت سے تلمی کے مسلک لوگ ہندی اور دوزیا بولتے ہیں مگر  
 اور دوزیا اسی میں جو پر کوئی بولنے اپنے اپنے حوصلہ موافق بول لیتے ہیں انہیں شعرا ضیہ اور  
 اور دوزیا لکھنؤ سے خاص ہے ہوتا ہے لوگ بھی سیکھتے ہیں شفقت اور دوزیا میں اور حیدر  
 اور کے اطراف جو انہی میں خصوص بجا پور میں دکنی زبان ہے دے لوگ اپنے روزمرہ موافق

زمانہ میں کتابیں نظم و شعر لکھی ہیں انہیں ولی اور راجہ یہ شاعر و قصیدہ تھے اب چونکہ لوگ بیان کے  
 اردو نہیں جانتے پرائی کی زبان پرستے ہیں مگر اب کے شاعر بیان کے چونکہ بہت شعرا ہند کے بیان آئے ہیں  
 ان سے صحبت رہی ہے اور وہ ان میں متہدین کے دیکھے ہیں اردو سیکھتے ہیں اور بیان کے استاد بن گئے ہیں  
 کرتے ہیں لیکن عجیب بات ہے کہ بعض قابل بیان کے لفظ فارسی عربی گفتگو میں ملائے ہیں اور شہر کر کے  
 نہیں جانتے کہ یہ کمال عیب ہے نامہ نگار تین تیس سال سے درپہلے اصلاح اپنی زبان کے ہی ملکہ  
 اسی میں ایک سالہ لکھا ہے کہ بھار آمد دوسروں کا ہوا وراثت و تذکرہ کا امتیاز پیدا کریں اور  
 حرف و کی بطور استعمال کریں اور قدیم زبان منگنی مرہٹی کنڑی ہندو لوگ کہا کرتے ہیں اس کو ب  
 جیو جاتے ہیں اور بعضی بلکہ پیشہ کے مسلمان شاگرد پیشہ کے لوگوں کو جو کوئی نہ بڑا سبک لیتا ہی  
 بہت حقہ جانتے ہیں ان زبان بیان کی بہت درست ہوئی ہے اور آئندہ توقع ہے لیکن مشکل یہ  
 کہ زمانہ لکھنؤ کی زبان رفتہ رفتہ متغیر ہوئی جاتی ہے گو اب ثابت درجہ بر فضاحت کے ہے  
 نہیں معلوم آگے کیا ہو اور صوبہ بیدر وسط دکن میں واقع ہے خصوصاً شہر بیدر کا اگلے زمانہ  
 تحکیمہ راجوں کی تھی گویا وہ ناف دکن کی ہے سلاطین ہند نے ہی وہیں سکونت رکھتے تھے اور  
 راجے پانچ اول بابا واجد اور راجہ کے تھے جس وقت کہ بکراجیت نے سلطنت پائی کشن را  
 کو فوج کثیر دیکر واسطے تیغ دکن کے روانہ کیا وہ شیور پر غالب آیا اور اس ملک پر تسلط  
 اولاد اس کی دیر نہ رہی کہ سلطنت پر اس ملک کی کامیاب رہے اور دکن تیغ منگلی کا کچھ  
 سا غلبہ پر تاراج ہو گیا کادہ پای تخت انکا شہر منم کندہ اور درنخل تیار یا لیکن اصل میں  
 مستقل رہے اس ملک کو وہی تھے کہ مذکور ہو پای تخت انکا شہر ہی مگر تھا جب حسن

کامیابی پہنچی نے جہلازم سلطان محمد تغلق شاہ کا تہا زور طالع سے سات سو پینتیس ہجری میں سلطنت  
ملک دکن کی پانچویں راجہ یہاں کے مہر و شکست پائے الحمد للہ دواج دین اسلام کا دکن میں  
شیخ ہوا شرح اس کی مہر و شکست میں ہو گئی اور تمام دکن میں جیسے صوبے ہیں

ملک دکن

۱۰ صوبہ  
۱۱ اسلامیات محمد

۱۲ جمع کامل عبدالکبیر

۱۳ ع کروڑ

۱۴ ص لک

۱۵ ص لک

۱۶ ص لک

۱۷ صوبہ

محمد آباد بیدر فرخندہ بنیاد حیدر آباد خجستہ بنیاد اورنگ آباد دارالظفر بنیاد

صوبہ

صوبہ

صوبہ

صوبہ

برابر

فاندیس

صوبہ

صوبہ

صوبہ محمد آباد کابیان

صوبہ محمد آباد بیدر محاطب طفر آباد

یک صوبہ

۱۸ ص لک

۱۹ ص لک

۲۰ ص لک

۲۱ ص لک

۲۲ جمع کامل





کہتے سنہائی تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ خراجچہ و کاوان کہ ذکر اوسکا آویگا اوس سرزمین میں غفران  
 اور دوشے میں حاصل کیا تھا کہ میں اب بھی اگر کوئی غفران لونا جاتا ہو تو شاید ہوگی اذریہ  
 کہ خوب کہ اس سرزمین میں پستھیں کہ نہیں ہوتی یہاں تک کہ پانوں آدمی کے اوسم حیوانوں کے  
 اس قوم میں گل آلودہ نہیں تھے اور آب دھوا اسکی خرابی و معتدل بہتر آب ہوا سے اور ملکین اس  
 ہی آم و انکا خوب و زمین ٹھہا ہوتا ہی اور جھاڑ و مان لگا و پانی سچے اور آگے ہوتا جاتا ہی  
 یہ بد و ہمیشہ از اسطنت و کن کے رہا ہی بہ ہمنوں کی کتابوں میں دکن کے پانچ ہزار برس کے  
 جو زمانہ کہ میں تالیف ہوئیں میں اور موصف تاریخ فرشتہ کے ترجمہ اوسکا کی ہی لکھا ہے کہ دکن کے  
 راجوں از اسطنت شہرید تھا ملک مرہ اور کتہ اور تنگ اور کرناٹک کے قلمرو میں تھا خصوصاً  
 بیہم کہ شجاعی و سخاوتیں چند اکتا تھا بلکہ ایک لڑکی منی نام کہ تھا اوتہ  
 حاکم مالو کا عاشق ہوا تھا و انسان اسکی شیخ فیض فیاضی نے مذہب منی میں انکی شیخ  
 لکھی ہی و اسجن کی ہی ہی بعد مرد ہو کر راجوں دکان اثر نہا اور ایک کتاب تاریخ لکھی میں  
 لکھا ہے کہ کیدار بیری نام راجہ آجما کا ہم عصر راجہ پر تاج در کا تھا پانچ سو چوبیس  
 سلطانہ کا راجوں پر دکن کے غالب وقت میں سلطان شہاب الدین غوری کے یہ ملک  
 میں سلاطین اسلام کے آیا خصوصاً سلطان محمد تغلق نے قلعہ دیویر عرف دھار انگر کا مضبوط کر کے دو  
 نام رکھا اور مقہر سلطنت اپنی کیا اور بعد چندے وہ تو گوات کو چلا گیا و کردن سے اسکی سلطنت  
 حسن کانوی ہمینی کہ اوایل میں یکہ صدی نصیب کرتا تھا طالع ہایوں کے زور سے ملک دکن پر  
 استقلال ہم ہو چایا اور بعد قتل و تہب عمار الملک تبریزی کے کہ وہ داماد سلطان محمد کا

شہر بیدر میں تھا سلطان پاکر ۲۵۰ سائے سو چھپسین بیچ نواح دولت آباد کے تخت نشین ہوا  
 اوشہ ہلکے گرنہ کو کہ اوایل میں بعض محالات اس کے جاگیر میں تھے نیک جانگر باجی تخت ایسا کیا ملک  
 اور کو اس بیچ دوسرے محالات کہ ہر ایک پین تیس لاک ہون کا ملک تھا اور کل کے راجہ سے سخر کیا  
 اور بعد اس کے بعض قلعے اور دوسرے مکانات بجا لکر کے راجہ سے لیا دایرہ اس کے ملک گیر کارور  
 وسیع تھا پس احمد شاہ دلی بہمنی بن داد شاہ بن سلطان حسن کانگوی بہمنی نے بیچ ۳۵۰  
 پین کے قلعہ اس بیدر کا اس میں اطراف قدیم قلعہ جدید کے احداث کر کے باجی تخت گاہ  
 قرار دیا اور احمد آباد بیدر نام رکھا دو قلعہ ارگ چار ہزار گز مکسری اور بھٹی دیوار کی بندوبست  
 پین خدمت میں بن اور بھٹیمہ بیدر کا یہ ہے کہ پانچ ہزار برس آگے وہاں ہنس بن تھا جسے  
 راجو بن ہنس بن کو قلع کر کے طع سمورہ کی دلی شہر کہ کسری زبان میں بیدر کی لکری کو کہتے  
 ہیں بیدر نام سے شہر جو اور تیار پنجو شہر میں لکھا ہے کہ راجہ بیدر نام راجہ بند کا تھا اس کے  
 اپنے آباد کیا اور بعد میں سلطان احمد شاہ بہمنی کے احمد آباد و اور بعد میں سلطان احمد شاہ  
 بہمنی کے محمد آباد بیدر جو اور عمارت نہ رسہ کی کہ اس ملک میں بہت عالی جہان سے محمودان  
 خواجہ جہان کے یہ ہیں مرد نیک ہے ادھامیدہ سے موصوف اور دلا ویش علم و حلم میں یگانہ  
 بارن سال تک امرو زارت سے بادشاہان بہمنی نزاو کے معور ساتھ کمال تہتال اور نیکیا کے رہے  
 لاکھون روپی خلق کو بخشے آخر وقت سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی نے کہ سوائے شش صوبہ دکن  
 نصف صوبہ گجرات سے کہ عبارت بند صورت وغیرہ سے ہی فیار دہیہ بار الی ملک اور سے اور  
 انی صوبہ بنگالہ سے خراج ہر سالہ مقرر کیا تھا ماضی کے پراہل غرض کے ۸۵۰ آٹھ سو چھپسین نقل کیا

رہتا تھا قبل منار بن اوس کی پوری اور یہ مدرسہ میں تیس برسین تیار ہوا اس میں ایک سہ  
 اور ایک نام اور ایک قصہ متعدد خانے میں دو فیاضیت ملنے اور کام چینی اور کاشی کا اور سیر عجیب  
 چند دیہات وقف مصارف طلباء اور علماء اور لنگر اور اخراجات اوس کے لئے چاہا تھا کہ مولانا جلالی کو  
 شہر حاکم سے طلبہ کے دمان رکھے اتفاق شریف اوری ان جناب کا ہونا ہزار ہا روپہا سلوک مولانا  
 موصوف سے کیا ہی محنت وہ بزرگ جامع علوم تھے ایک کم ہزار کتاب لکھی ہیں اس میں نام خواجہ کا  
 اور وہ عمارت ایسی بنی پائی ہی کہ ہزار سال میں شکست نہ آئی کہ حکمت الہی کیا تھی معلوم نہیں  
 برس بعد عالمگیر کے وقت ایک ہزار چھیٹھ میں چونکہ انار بارو کا اسکے کوٹھے میں رکھا ہوا تھا صد کے علی  
 ادا کیلئے مع ایک منار گر پڑا اور کئی یونین تاریخ مصفا کی یہی ستاوا آٹھ سوادی جو مشغول راوی ہیں  
 درجہ شہداء دیکھو پوچھتے ہیں امام و علی کے مولوی حسین مدرس صاحب دل تھے ان بزرگ شہر شہس  
 دو تین دن قبل اسکے اکثر اہل یون کو دمان کے اس حادثہ سے خبر دے رکھی تھی اور احوال ہمیشہ کا  
 اقم نہ رشید الدین خانی کہ آیا ہی طاعت تکرار کی کیا ہی صوبہ فرخندہ بنیا دحیدر آباد کا بیا

صوبہ فرخندہ بنیا دحیدر آباد

کے صوبہ  
 اسماعیل محمد  
 مصباح جامع کامل

لے گورو

محمد  
 محمد علی محمد

لے محمد  
 سے تفویق

تفویق دوم تلبات

محمد سرکار

تفویق اول

محمد سرکار

محمد معروف گولکنده بیوتیگر او دگر تمکانه پالم

جندک کولاس جلدیو سرایور

ابگندل ملنگور جنکلی میت سروده پلمی

رام گیر گهن پوره سرنامل دالکونه

گولکنده رونکل دنداسی ترجمانی

یا نخل کیم میت چنچاور دور واره

مصطفی نگر دقتی نگر کجی چندرگیری

بندر خجلی پن رام چندری

نظام پن دیلور

کان الماس جفله

نورانی سوم کرناک حیدر آباد

سدهوت کورم کنده

کیم گنجی کوٹ

کوٹ

۱۲  
تسخیرت مراضی اسکے علوم پو لکھیا کی کافده اکاد قہر شاهی بر پنه ہو کا تمام زمین تین کردار  
لاک یکا و ن بزار یکا انت خفله کل محاصل ایک ارب نو کردار اربار لاک پینا لکس بزار چھے سو  
۱۴  
ستر اودام ستر شرتی کرناک غری بزار یا تان چند بی یونا شمالی دارالخیرہ طری ل ایک سو

دس رجب سے دقیقہ عرض سولا درجہ پندرہ دقیقہ اسنے ہاں کو سن چور کو بوجہ جگرافیہ کے درجہ  
 کہے بن طول تو واقعی کتا بوین ریاضی کے ایسا لکھا ہی فی خط یعنی ایک سو دس درجہ  
 اوپر دقیقہ ایک دقیقہ کا فرق ہی مذکور عرض ہے و اتنا درجہ چار دقیقہ ہی یہ صوبہ دکن میں  
 اول سے ہی اور کہنا منشی جی کا کیفیت میں اسکی ایسا ہی کیفیت تو اربع ٹنک میں لکھا ہی کہ  
 دار الملک اس صوبہ کا اوایل میں ہم کتہہ بنا اوروہ ایک دریا صوبہ میں آگے تقریبی برگر راج  
 بنا کہ وہ برگر وارون کے قوم کا راجہ بنا اس صوبہ میں تیسرا دریا بن راجہ کہہ کہ قلعہ بنا  
 محلات سے اسکی اور اصل نام اس قلعہ کا کنہا تھا صاحب فصیح بقا قندمار ہوا دار الملک  
 کر کے تہریجی راجہ کی ملک دکن کی کہتا بنا اور راجہ کہہ بیٹا ہی راجہ کہہ سین کا اور راجہ  
 سین نواسہ ہی راجہ کہہ بن کا اور راجہ کہہ بن بیٹا ہی جی پال کا اور جی پال بیٹا ہی  
 اند کا اور راجہ اند بیٹا ہی راجہ آتنگ ہیج کا اور راجہ آتنگ ہیج بیٹا ہی راجہ سومند کا  
 سومند بیٹا ہی جی بھارک کا اور راجہ جی بھارک بیٹا ہی راجہ کہہ کر کا اور راجہ کہہ کر بیٹا ہی راجہ بنا  
 اور راجہ بنا ہیج بیٹا ہی راجہ جی جی کا اور راجہ جی جی بیٹا ہی راجہ جی جی کا اور راجہ جی جی بیٹا ہی راجہ  
 اور راجہ جی جی بیٹا ہی راجہ جی جی کا اور راجہ جی جی بیٹا ہی راجہ جی جی کا اور راجہ جی جی بیٹا ہی راجہ  
 تین ہزار ہندو یعنی قاعدہ نوشی کا کہتا تھا اور کنگا کے طرف چلے گئے کہ وہ آری بنا کر رہا تھا کنگا  
 جمعیت سے اوپر تاخت لایا اور تمام موشی کہ مال کرو مارو پکا ہوا ضبط کر کے کنگ کو لے گئے ستون  
 جو سنا فوج عظیم سے غارم ملک کنگ کا ہوا اور جا کر قلعہ کو محاصرہ کیا مگر بہت جلد ال دنا کے  
 شکست پا کر مراجعت کی یہ راجہ کنگ کا اسکے سر پر تاخت لایا اور قلعہ قندمار کا محاصرہ کر کے

بعد جنگ غالباً راجہ دیوراج سوم قتل ہوا مسماہ سربال دیورانی و سکی بیٹو غنیمت کے ہاں  
 ہم کدہ میں آئی اور سر راج راجہ سے سر کر وارون کی پناہ چاہی لنگ کا راجہ خبر سن کر  
 پر آبا و مجاہدہ کیا ہم کدہ کا راجہ عاجز ہو کر لگا اگر رانی بہانہ دی تمہارا اندر شہزادوں کے غلام کریں  
 پھر گنجائش کے لیے جب لوگ لنگ کے کدہ میں آئے اور جستجو کی اور کھانچا اور پھر اس کے  
 پچھانے اور گرفت کر کے لنگ کے راجہ کو اس بیگ تمام برہمن بہت مجموعی سے دھال کے ماتہ کرتے ہوئے  
 نغان سے شکرین لنگ کے راجہ کے آئے اور شور و غوغا کیا مایہ بیدادی وادی ظلم و ستم ای  
 لنگ کے راجہ ای ہمارا راجہ سپاہی لنگ کے ہمارے ایک برہمن کی لڑکی کو اغوا کر گستاخ کر  
 لے آئے ہیں یہ شکر لنگ کا راجہ تعجب اور کہا کہ اگر یہ عورت لڑکی تمہاری بیٹی ہے برہمن  
 ساتھ لنگ کے پاس میں چھوڑنا میں برہمن واسطے پہنچے کے ہمراہ اس کے کیا ناکا کے راجہ  
 اور ہر ملک کو پہنچنے اور اپنے ملک کو چلا کر اٹھا کر دگا اس راہ کو میں نے حاصل  
 تھا بعد کدہ مذراہم حل کے کدہ میں مادہ ہوسر مانام برہمن کے گھر میں اس کے خبی لڑکا پیدا ہوا  
 نام اس کو دگا کا جب نام اس برہمن کے مادہ ہو دگا کا جب لڑکا پیدا ہوا اشار شد اور پھر  
 نامیہ طال ہے اس کے ظاہر کے رسم پر پختگی عمل میں آئے دانشور ادیب و دانشمند استادوں کے  
 سپرد کیا وہ تہوڑی فصاحت تہوڑے دنوں میں تمام علوم سے ماہر ہو کر مدد اور حمایت سے حقیقی  
 ملک بخشنے والے کے سر راج راجہ پر کر وارون کے غالب آبلکہ ہم کدہ مع مصافحہ اس کے  
 پیدا اور سر راج راجہ کو کو دل اور امر اباد جاگیر کر کے اس طرف روانہ کیا اور اپنے کدہ دوست  
 ہر برہمن ہم کدہ میں تخت سلطنت پر جلوں کیا اور فوج بہت اکٹھی کر کے لنگ کے ملک پر

چڑائی کی بعد جنگ متواترہ کے گنگ کے راجہ کو جان سے مار کر اسکے بیٹے کو دمان کے راجہ پر قائم کیا  
 اور تین کروڑ شہ قی خراج لیکر بہت مال و غنیمت سے ہم کندہ کو معاودت فرمایا اور چھ سال  
 سلطنت کے بعد آخر وقت پدم سین نام و خیر کو اپنی جا پر بیٹھ لاکر آب اجل ہو خود سے گذر  
 مسند پدم سین کے چتر سرس راج کیا پھر اس کے بعد پتر راج بھی رانی مذکور کا قائم مقام  
 ہوا اس نے چھ سال بعد سر پرز سن راج ایجا نگر کے راجہ پر چڑائی کی جو ٹپائی کی غالی اور  
 خراج اس لیکر ننگہ کو مراجع کیا چھ سال بوجہ لی مقاصد کے گذر آ کر چھ سال  
 ہوئی وہ مو اسیا اور سکا ہونگ مل جانی میں باجیا ہوا پھر بھی بوجہ سال بہت لیکر سرس راج  
 ایجا نگر کے راجہ پر گیا اور سکو خوب تان لایا پھر کیا باج خراج لیکر پھر اوولیس راج کر کے اس  
 فانی سے گذر پھر ہونگ مل جا پڑے باج کے بیٹھا اور کنگ کے راجہ پر خوب کشی کی باج و  
 لیکر لوٹا اور چھ سال سلطنت کی جب مر گیا کاکت پور راج جانی میں باجیا ہوا پھر عظیم  
 شان ہوا اول اس راجہ پر کنگ کا راجہ آیا اور قلعہ کو گیر لیا کامل رسالہ محاصرہ رہا آخر کاکت  
 پور راج غالب یا کنگ کا راجہ ہوا اور اس نے تعاقب اس کے ملک پر گیا اور باج و عراج لیکر پھر  
 آئے چار سو دو سو چوبیس تان لایا اور فی سمت اللہ کی غنیمت کے بیٹھے ہم کندہ میں ایک یوں تھا  
 اس دہول میں زمین کے اندر سے پارکس پھر نکلا پھر دراصل حفاظت اس کے قلعہ و محل کا تیار ہوا  
 پھر روزی دیرہ سیر کا سونا خالص ملائے لوہے کا اس پتھر سے حاصل ہوتا تھا اور یہ  
 سخاوت ہمیشہ ہر روز وہ سونا ذرا اور مسکین کو خیرات کرتا تھا بلکہ ہر روز کثیر اور مبلغ خط  
 اپنے وقف بن کر کرتا تھا چھ سال بعد بیٹا اور سکا رو دہم راج نام اسی یوں میں پارس پتھر کے



دغا سے راجہ کو مار دالا حدت اسکے راج کی بہتر سال پہر راجہ رو درم راج چاہین پیدہ اس وقت  
 راج کی جہاد یو راج سب سے اسکا کہ قانون میں نہیں تھے سرور کو درم فریت لاکر رو درم راج کو قتل کیا  
 بیٹے کو اد گنیت دیو راج نام باکی جا پر قائم کر کے آپ کا پر دار بنوا اولوہ دیو گیکر عینی دولت آباد پر  
 چڑھائی کر کے مارا گیا راج گنیت دیو راج یہ خبر سکر قطعہ دیو گیکر پر ایغا کر کے بعد مجاہدہ عظیم راجہ کو مانک  
 بدلیہ چھوٹا مارا اور لڑکھو اس کی رو درم دیو نام عقد ازدواج بن کر پھر اور بیعت کوٹ قطعہ  
 درنگل کی تعمیر کی اور سو دیو تاکہ مرید سو اکا ہتا اور کو وزیر کیا اور سو ایک شخص متراض بنا کہ وہ تمام  
 داروں کی جگہ پر بندہ لیکھ واریو بنوا اس کے اختراع پایا ہی اور اس کو سو ناہتہ سوامی کہتے ہیں پس راجہ  
 گنیت تاج شہ دکن میں چند دیہات واسطہ یادگار بننے کے گھن پورہ نام آباد کئے بعد سلطنت  
 اٹھاون سال کے شہرت ناگو اور موت کا چکھا چونکہ اس راجہ کو فرزند نہ تھا مگر ایک لڑکی ہو گئی تھی  
 نام رو درم دیو بی بی فہرہ اس کی شوہر کی جا پر بیٹہ کر صلاح دیتے سیو دیو نام وزیر کے انتظام امور  
 سلطنت کا کرتی تھی زمانہ میں اس کے درنگل کو سون گنا آباد ہوا ہتا رو درم دیو بی بی اطراف  
 اس کے سات کوٹ بنا تھے کلکوٹ اپنے رہنے کے واسطہ اور ہوجی کوٹ غلابی رہنے کے واسطہ  
 اور وسط میں ہر دو کوٹ کے ہوتے کوٹ ایسے سا کوٹ تریٹہ تھے دور باہر بلکہ درخت  
 خوکات کے آم و غیرہ نصب کر داتھے خلقت کے ساتھ سکی بہت کرتی تھی خاص عام کو انبال  
 کہتے تھے یعنی ہماری مان اس واسطہ چند دیہات انبال نام سے اور ہر موضع رو درم نام سے ہر ملک  
 دکن میں احداث کی تھی کہ تاحال یادگار ہے بعد چند سال کے موٹھا بنی تھے اس کے بعد عقد ازدواج  
 بین دہرم دیو سپہ جہ راج ہم قوم اسکے تھی فرزند طالع بلند ۵۹۷ مائو سستیانو ۷ میں

پنجشنبہ کے دن بھی لوگوں کو آفتاب اور شتری برج اوجھن ہے مولد ہوا نام اسکا راجہ پرتاب دور  
 رکھا رو در دیوی نے اسیر و اسرا طفل کوخت سلطنت پر لگا کر رسم عیسوی و سک نام سے ادا کی اور  
 صلاح سے بود تو تا وزیر کا نام اس طفل کا راجہ پرتاب و زندہ راج مقرر کیا جب دولہ کا ہوا  
 رسم جو بکلی عمل میں آئی بعد چندی مکتب میں داخل ہوا سبب پڑسا اور رکاوٹ طبع کے  
 بتوری فرصت میں تمام علوم جمیع فنون حاصل کئے اور مستعد کھلائی دیا پھر جب <sup>۱۶</sup> سال ہوا  
 تقریب حبس مہینت مانوس مکر علیہن آئے یہ راجہ عظیم شان ہوا اور چند دہائی اور فصیح پرتاب  
 نام اپنے نام پر آباد کیا یہ راجہ کنگش سخی باذل ہوا اطراف ممالک پر ہم کر کے بیٹے لنگہ  
 ملک کو گیا وہاں تائبہ عینی سے غالب آیا اور تین کروڑ شہر فی حراج لیکر پیرا اور تمام ملک اس  
 اپنے اختیار میں لایا اور بنارس عرف کاسی کو تسخیر کر کے جاگیر میں رہا کہ دیو کچھو رہا  
 راجہ ایسا گنگا راجہ مطیع و فقار و سکا ہوا اور ملک پیا رنگ قبضہ اقتدار راجہ پرتاب و ملک  
 آیا پھر سوئے ملک طرف گیا اور بندہ کا ملک کید رہیدری راجہ و ناک اند کر کے اکبر  
 اور ملک مرید اور صوبہ کجرات تصرف میں اپنے لایا من بعد پورب کے ملک پر دور انعام  
 ممالک پر اس طرف کے دریا کنگ پیا کر کے حد تک اساعمل کیا اس کے بعد مشرق و شمال کی سمت  
 اس ملک میں قلعہ پرتاب گیری کا احداث کیا اور بوا جھن سیم مود کھانے کے متصل پکیاں کے  
 پہونچا وہاں چٹا مکہ لاکھوں روپیہ صرف کر کے ایک یول اسجایا کر کے جو کسیر ۱۴ میل کے پنے  
 اس لئے معاوضہ میں اس کے تالاب پکیاں کا بنا فرمایا واضح ہو کہ تالاب پکیاں کا بنانا جھن پکا  
 بچہ ہی پکیاں کے نظیر اسکا ملک کن میں دوسرا تالاب بنی اور ایک گڑھی اسجا تیر کر کے

ورنگ کی جانب جاتے دیکر راجہ اندیو بھائی اور سکا کہ ساتھ نیابت کے ورنگل میں تپا پانچ کو سٹح  
 جمعیت استقبال کو اگر بھائی کو اپنے شہر ورنگل کو لیکھا چھ سال اور سکا داغ سے گزرا نیابت کے  
 بادی پادہ ورنگل کی طرح جمعیت گری کہ جنگل اور صحرایہ نام اور قصر اور ایوان و محل اور مکان اور  
 مہر وغیرہ غنا کے پانچ لاکھ پانچ سو تیرہ سو سو تریس زمامہ میں اور ایک لے شمار کیا تھا پانچ لاکھ  
 سو اور کس ملک پیادہ اور پچیس ہزار تالیس میں اور کس فراہم آئے تھے القصر اور چار بارہ  
 جاہ و یکت چشم و خدم میں مملکت دکن میں عیدم المثال تھا آخر اجا اور حرفیات اور سکا گرو بازو  
 تپا کہ شرح سے اس کے باوجود تصور سوامی اور نیکہ بنادی اور سکی مشہور کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حسن و  
 اوسیلہ و اسطیسہ کی خدایت کے مہربان ہو کر ایک عظیم الشان مملکت برسیا اور سیک ذات  
 راہ و غریبا کہ جس کے گہر میں جہد سونہر سا ہونا ملک گہر کا مختار لیکن راستہ اور دو تھانہ اور منزل  
 زوال کا سونا و جو کہ گہر کے برساتھا داخل خزانہ کیا اور صدر اوت کی شہر کا ہونا اور سکل باشکی کی  
 گہر میں غلوٹے سونے کے جس کے قطرات قطر کے ہونے میں پانی کے ساتھ مثل دونوں گرتے تھے کہ حالت  
 اور گہر کے پانی و ان کے کہو کہو میں کھوٹے وقت ایک دو غلوٹے پاتے اور رستی پر سات گواہی دیتے  
 بن شاید اب بھی بھین آخر کا جب اچھے سنہ کہ بالکرتی میں ہونا تہ سوامی نام ایک شخص مٹاؤں  
 وقت کا ہی علاج سے بعد تو ماوریر کی کہ وہ ریدہ اسکا تھا ہونا تہ کو دورنگل سے طلب کیا ریدہ ہونا تہ  
 رالابھو لکائی مذہب ارادہ کا اختیار کیا ارادہ اوکو کہتے ہیں کہ لنگ و زنگ ہر دو باندہ ہیں  
 اور جو ہر دور کے ہونا تہ کو دکن دیس نے کرنا لنگ کے ملک میں ایک موضع معتبر تعمیر کیا  
 ہوا اپنے نام سے دیکر اس طرف رخص کیا القصر اور چار بارہ رسا تہ حصول جمع مقاصد کے

ممتاز اور عظیم تمام امور اسطفت کن و غیرہ ملک مذکور میں استقلال رٹا اور جب ایسا کہ منزل میں ہے اور  
 عہد سے راجہ مادہ ہوشیار کم و بیش ایک سو سال گذرے تھے ایک دن کو ملاطبت سے یار کے ہونے بنا اور  
 پدیس پیر کا نرمارا راجہ پرتاب درخت آواز والے دریا کے رشتہ الٹی پر چھٹی ہوا فریب کے دور کا راجہ  
 دیو گڑھ کا قید میں راجہ پرتاب دیکر آیا اور مجھ دور محل کے قلعہ میں بہت بڑے اجڑے منظر بھی آئے  
 قلعہ میں تھے یہاں اوکا جھیل سے بغیر بکھرے محل کے قلعہ میں آیا اور زن و بچہ کو راجہ دیو پر آکر کھانے لگا  
 اپنے گھر لے جا کر گیا اور آپ بلوہ دیلی کو سلطان شہاب الدین غوری کی اس جاکر شہر آرا اور دارا راجہ پرتاب  
 رو در کا ظاہر کیا اور پھر لٹا اور کھایا اسلحہ سے عرض کیا کہ سلطان دیلی نے ملک غوری خان کو فوج  
 سے واسطے تھیلے کے مامور فرمایا راجہ روہیر دار ہو کر جمع کرینہیں لشکر کے مشغول ہوا تمام راجہ داروں کے  
 جیسے کہ پارسی راجہ اور کیدار بیدی اور راجہ مرہند اور راجہ کنگ مع فوج شاہی و محل کے قلعہ سے  
 شمال کے آئے اور راجہ تربت راجہ پھالکر کا اور دوسرے راجہ اطراف کے امداد اور کمک کو اسکے دربار میں  
 راجہ پرتاب درخت راجہ پرتاب نے بہت جمعیت قلعہ کی گاہری لڑائی کے بعد کہ وہاں تک پہنچا وہاں و سلطان  
 ہوتی رہی ملک غوری شہید ہوا فوج شاہی شکست فاش پاکر طرف دیلی کے پہنچی سلطان  
 دیلی نے یہ بات سنا کر بار دیکر فوج سنگین سر کر دی سے ہلول خان کے معین کیا ہلول خان قلعہ میں  
 اور قلعہ منہاں کر کے دکن میں آیا اور قصبہ راجہ کی سواد میں قرار پکڑا راجہ پرتاب وہاں سے  
 مطلع ہو کر پیر ساوینا فوج کثیر سے کیا جنگ عظیم سے ملاقی ہوا آخر کار راجہ پرتاب سے نایا خان جدید اسیر  
 شاہی کا ہو کر قید میں دیلی کو روانہ ہوا سلطان پٹنہ کے پیشکش اور تقرر کر دیا باج و خراج کے مع  
 سہو دیو اور رانی سمیت اوکی چوڑیاں راجہ پرتاب روہرہ ٹائی یا کر دکن کو اپنے ملک میں



## عرب سرکار

دولت آباد	احمد نگر	پٹن	شوالا پور
پیر پینڈہ	بیت	جالندہ پور	سنگینہ
فتح آباد دمارور	جینہ	ملکو کن	جوار

اور جو جب فتح جدیدہ صوبہ اورنگ آباد اپنے سرکار اورنگ آباد دولت آباد احمد نگر جاتے  
 شوالا پور اسلام آباد جینہ فتح پور پٹن اسے جینہ فتح پور ایک کار کیا اور اورنگ آباد اورنگ  
 باقی اصل کیا چھوڑ دیا اور شی جہا نے اورنگ آباد کو ترک کیا سو اس کے بارے میں عرضی رقم پٹن  
 جیسا کہ ظاہر ہے ایک سو اسی کی محال پانچ ہزار نو سو چوبیس موضع نام زمین دو کروڑ چھ لاکھ ستر ہزار  
 نو سو چوبیس گنے کل حاصل ایک کروڑ باسٹ لاکھ اسی ہزار ضلع ایک سو اسی موضع شریفی موضع  
 احمد آباد یہ عرف مظفر آباد غری تعلفہ جالندہ دارالظفر جالندہ دارالسر و میر تانپور جالندہ  
 دیوال پور ایک دیرہ سو کوئی عرضی لاکھ باسٹ لاکھ سو کوئی عرضی ایک سو کوئی عرضی ایک سو کوئی  
 دکن میں ہی کیفیت اس صوبہ ملک مرہٹہ یعنی میں پٹن زمانہ میں نظام شاہی کے صوبہ احمد نگر و راجہ  
 جب فتح جدیدہ لکھنوی زمانہ سالی میں نام اکابر نوکڑہ بنا اور عہد میں راجہ سوچ کے دیوار کیا  
 کر کے پھر فتح الدین جرنال شاہ خزانہ دہلی نے تمام دکن کو فتح کیا نوکڑہ کو دولت آباد نام  
 اور دارالسلطنہ اپنا فرمایا بعدہ جنوب متوجہ دکن کی اورنگ آباد عالمگیر بنا کر کوہنجی  
 نزدیک جالون موضع کٹر کی بنیاد رکھی اور اٹھتے ہیں ایک شہر سیاحانہ نظامت اور انتظام  
 آباد کر کے نام اکا خجہ بنیاد اورنگ آباد کیا سوہ پٹن کا ہوتا ہی مگر نیشکر کمال نازک دور

شیرین اور نرنگ اور طبرستان اور کلا اور ناریل اور کور اوپا اور پنج گتہ بن واضح ہو کہ  
 دولت آباد ایک سنگ ہی تراشیدہ و نعل کشیدہ اور اس کو ایسا تراشایا کہ صفائی سے اس کی  
 پائون پرندون کے پرتے میں ارتفاع اور اس کا ایک سو چالیس گز بن خندق کی عمیق تیس گز بن سنگ خارا  
 پائی ہو جائے ہیں کہ تو قلعہ میں کہا ہی سے حصار کہ مثلش نذیر و کس + بود قلعہ دولت آباد  
 اور یہ قلعہ قدیم ہے کہ ابتدا اس کی کوئی بن جانتا بعض کہتے ہیں کہ شہر صابھی ہی کہ بلقیس معنود حضرت  
 سہیلان علی نبینا و علیہ السلام کی اوس بجائی آگے اسکے تصرف میں راجگان دکن کے تھا مگر حصہ  
 اس کا اس قدر استحکام نہ کہ اس کا ہرقدر رفتہ رفتہ اس قدر محکم اساس ہو انشی صاحب کی کتاب میں  
 لکھا ہے کہ سلطان محمد تغلق شاہ نے خندق اس کی گہروائی ہی اور نام اس کا دولت آباد رکھا اور  
 دارالملک پائی کیا تھا دور اس کا پانچ ہزار دھڑ ہی عجائبات سے داران کے رؤفہ تنوہ ہی کہ مرآت  
 بہشت سے دیا دانہ کے اس جا میں اور بزرگ اسکے زریہ رخشن میں اور بزرگان میں محمد بن نظام  
 الدین  
 اولیا احمد سرہ کے حکم سے ان حضرت کے دکن میں اگر بیان ساکن ہو ہیں متصل اس کے ایک  
 ویرانہ عبورہ نام اس کا جس کا نگار این عجیب تصویرین نفس کین میں کہ وجہ حیرت تاشا  
 ہی سند سات سو دو ہیں جب سلطان علاء الدین خلجی نے بادشاہ ہند کے رام دیو سے جنگ کر کے  
 اس کو شکست دیا اور قلعہ مذکور پائان گہات تک تصرف میں اس کے آیا رواج دین اسلام  
 اس ملک میں شایع ہوا ہے چنانچہ رشید الدین خانی میں گذر اس قبضہ سلاطین بہمنیہ کا رہا  
 بہر حسب طوائف الملوک ہو گئے اور ملک احمد بھری فرزند نظام الملک بھری نوسو بن اسم  
 سلطنت  
 اپنے براہ اطلاق کیا سجا باغ نظام شاہی کے قلعہ احدث کر کے احمد نگر نام رکھا اور پانچ تخت ایسا

ہر ایسا کرنے لگا کہ چاند پی پی نے جھگڑا اور الہیہ الدین جانیں گدرا جھگڑا سلطنت سے  
 نظام شاہی کے مایوس ہوئی گویا اطلال اور فقرہ کے توپ بیکہ نظر کرتے اور فیض عام شکر مخالفوں کے  
 سارے قلعہ ستارہ کا اس ملک میں محدثات سے ابراہیم عاوشا کے ہی کہ ۹۳۵ ہجری میں تیس سال  
 کو پہونچا اور قصبہ پونا کا محدثات سے پونا راجہ کے ہی اور ایل احمد بن سلطان محمود شاہ بہمنی نے  
 دار الحکومت بنا لیا تھا یہ سبب ہے قوم مرہٹہ کہ اس ملک کی وسعت بکری شہر عظیم ہو اور  
 نسل سے ساہو جی ہونے کے ہیں اور سب ساہو جی ہونے کا چتر کو کہ وہ سیوسیدہ ہیں  
 پہونچا ہی اسکا حال یہ ہے کہ ساہو جی ابتدائین کو نظام شاہ کا ہو اور پونا و جو یہ مال لیا جائے  
 یا یا یہ فوت ہو ایسا اسکا سیوانام قائم مقام باجیا ہو اسوار و بارو سے چونکہ وقت میں  
 سلطنت سلطان نظام شاہ کی ضعیف ہو گئی تھی چند محال تصرف میں اپنے لاکھ لاکھ لاکھ  
 ایک سو آٹھ ہجری میں گدرا اور سیا اسکا سینیا بجا بیا کے تمام حکومت کی قبضہ اختیار میں اپنے  
 مدت دس سال کا مراہ رنا اور ۱۱۱۱ھ ایکہ لاکھ سو آٹھ ہجری میں غرضان دکنی جو حکم عالم گدرا  
 سربراہ کے اپنے سینیا اسوقت حالت میں بادہ عیش و نشاط کی باغین جو جو خوش سرور تھا  
 گرفتار ہو کر قتل ہوا مینا اسکا راجہ ساہو خرد سال تہا چند رعایا عالمگیر کی راجہ سے رسید  
 چائین اپنے باجیا ہو اور احمد بن ساد آبارہ کے سیدہ خوتہ اور سیدہ مکی دکن کی حامل کر کے  
 براہ حسن بختی کے دہلی کو گیا اور بعد برہم ساد کے ساد کے کے پورہ کے کو آیا اور ۱۱۱۳ھ گیارہ  
 ترست میں گدرا جملہ بردانوں سے اس کے بالاجی بشو ناتہ قوم سے برہم دکن کے  
 یا بعد فوت بشو ناتہ کے باجیرا و مینا اسکا جلیے پورا و سکی جب قائم ہوا اسے اولاد کو برا



ساہو کے ستارہ کے تلوہ میں خبہ کر کے خود مختار ہوا اور اپنے تین بندت پر دھان نام کیا بلکہ راجہ  
 رنجا نامی سے اس کے تھا جو ماہیر گیا تھا اور درہم ہمارے نام کو دھان مارا اور محمد خان گنیش کو شکست  
 فاش دی آخر کو آجوا خانہ درہم گیارہ سو اٹھائیس تلوہ نام سے باجیراؤ کے  
 اور پچھلے گیارہ سو پچاس کے ہوا بل پر نو اب میر و آصف جاہ بیاد مغفور سے خوب دلہ کیا آخر کار  
 ہوئی باجیراؤ گیارہ سو تین تلوہ میں کنارے دریا زبدا کے فوت ہوا بالاجی راویا اور کھانا  
 مدنی کا ایک بیانی تاجپانچی نام میا اور کساد سیو بیاد و کار پر داز بالاجی کا ہوا بالاجی گیارہ  
 گیارہ سو پینسٹ تلوہ میں جو بے سند غاری الدین خان بہادر کے تمام خاندان کا ملک اور بعض محلات  
 خجستہ بنیاد کے تفریق میں اپنے لائے پر بعد بالاجی کے برہا اور بالاجی اور سیو بیاد گیارہ  
 سو چوبیس تلوہ میں مارے گئے بہت فوج اس جنگ میں قتل ہوئی کہ سنو زبدا گری کر مشہور ہے اس کے دوسرے  
 بالاجی کا ناراین راو سرداری پر مشہور ہوا اور وہ تقریباً بارہ سو تلوہ کا ملان راؤ آخر کو مرض  
 بگد سے گیارہ سو چھیالیس تلوہ میں گذر گیا تلوہ راو عرف گھوڑے دم سے ساڑھے تلوہ  
 پر قائم ہوا کار پر داز جو راج کے تھے جب اسے خائف تھے اور چونکہ زن ناراین راو کی حاملہ تھی تو لڑکا  
 انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ گیارہ سو سیاسی میں سوای ماہ پورا ہوا بعد ازاں بعض کتبے میں کہ  
 لہ بھار زگر کا تھا سردار نے اس کو فرزند ناراین کا مشہور کر کے پونہ کے راجہ کا جانشین کیا نا پونہ  
 کار پر داز اور کھانا ہوا عہد میں اس کے ایک لڑکے دو سو نو تلوہ میں سفر کر کے پر نو اب غفراناب سے  
 نظام الدین خان بہادر سے مقابلہ ہوا آخر صلح قرار پائی مشیر الملک دیوان حضور تھیکہ ہو حضرت تو  
 آنا تو شریف لڑا اور دسے پونا کو راجعت کئے بعد تین سال کے سوای ماہ پورا جو حیت پر

دہلی کے کر کے مر گیا بعضے کا پر داز راج کے خصوصاً اپنا پھر نوٹس سوا باجراوین کیونکہ راو کو راج  
 پونا کے بھلایا بعضے سردار کو مثل بول کر اسے ہمارا سپہ راضی ہو جائے کہ جوئے بیانی کو امرت  
 سبلاہین اس اختلاف میں رہائی مستیر الملک کی ہو گئی راجہین پونا کے پراختوار اپنا پھر نوٹس  
 انگریزی سے جسے اتنی قبول کر کے امداد و اعانت پر سو اٹھی باجراو کے لایا اور سو کو وغرہ سے نکلے  
 کیا پس پھر نوٹس انہی دنوں میں اہل طبعی سے مر گیا من بعد چند سال تک دہلی افسر انگریزی  
 جوت راو کو لکراور دولت راو سے دیکھ کے سختی سے جکڑی یہاں تک کہ سنہ ۱۲۲۶ھ کے اردو ستوں  
 جوت راو کو لکھ سے ستائیں فوت ہوا اور سوائی باجراو استقلال تمام سے راجہ پونا کے سلطان  
 چند کیمابین پھر انگریزی اور اٹھ باجراو کے سنہ ۱۲۳۰ھ کے اردو ستوں میں اتفاق آیا اور دوسری  
 مہل سائے دشمنی کے ہوئی جیسا کہ تفصیل شدہ الہ نیما میں لکھا ہے باجراو طرف ناکہ بیاہ  
 اپنی اور اس باجراو سے بیسیں راجہ انگریز کا ہوا تھا باجراو دہلی بھی اٹھ کی بنا کو اعجاز  
 شکست کھائی پونا کو دین غر افسر انگریز کا ہو گیا جو کوئی شکست دہلی سے دہلی سے ہو گیا اور کابین

صوبہ بجا پور مخاطب از نظر

بک صوبہ  
 قصبہ جامعہ کامل

دو کروڑ

لکھ

تھو مالک

۱۲

ریج سرکار

سے تفریق

تفریق اول صوبہ بیجا پور	دوم کرناٹک بیجا پور
رے سرکار	سہ سرکار
بیجا پور	ناگوندی
حسن آباد بھکرگہ	محمد نگر انیکہ
امتیاز گڑھ ادونی	مصطفی آباد داکوئی
اعظم نگر بھاکپور	مرتضی آباد مرج
فیروز نگر راجپور	بنجیا پور
بنجیا پور	بنہ شاہ درگھنہ نالہ
توکل	مدگل
راہبان	مصلح
اسعد گاہ و انکلوچ	خاری پور
نندرک	

تفریق سوم بلا قید محالات و کثرت کے  
 جو بیچ تصرف زمیندار اس سرنگ پٹن کے ہے  
 اور جو بیچ نہ جدید تھ سرکار بیجا پور مصطفی آباد شاملی نربہ اور غیرہ دو سو بیچا سنی محال  
 گیارہ ہزار سات سو چھپن موضع تمام زمین دو کروڑ گیارہ لاک چھپن ہزار سات سو بیچا سنی محال  
 کل صوبہ جس کروڑ پٹ لاک نو سو ہزار پٹن سو ستر ارب پٹن تمام سمت شری گڈر گہ غربی کوکن  
 جنوبی کستان شمالی اورنگ آباد طول ایک سو پانچ درجہ عرض تیس و قید انتیس درجہ یہ صوبہ  
 اقلیم دوم سے ہی کیفیت پہلی دارالحکومت اس صوبہ کی شہر کوکی پٹن ہا اور زمانہ  
 بیجا پور ایک قصبہ تھا کہ یوسف عادل شاہ بود و باش شہر کوکی پٹن کی ترک کر کے قصبہ بیجا پور  
 میں سلطنت اپنا گیا تھا اس لیے بیجا پور شہر عظیم ہوا اور بادشاہ موصوف نے ۹۰۰ نو سو  
 میں ایک صدارتی اور پتہ سے بنا لیا تھا اولاد اسکی قریب و سو برس اس جگہ ہی اس واسطے آبادی

شہر پچا پور کی کمال کو پونجی اور ۹۶۳ء نو سو چوہستہ بن اسماعیل عا دشاہ ایتھام کنوڑا کے قلعہ پچا پور  
 کے اور پندرہ سال کے مدت میں تمام کیا اور علی عا دشاہ نے ۹۷۹ء نو سو پچترہ بن کنوڑا خان کے  
 باغین کہ وہ ایک کدہ پی پچا پور کی کدہ پون سے ہی جلوس کر کے جاوے جس مکان کو اپنے برسرہ جانا کو  
 قلعہ احداث کیا وہ شاہ پور نام سے موسوم ہوا اور کنوڑا خان نے جن روز دن فوج نظام شاہی کو شکست دیکر  
 منکوڑا گھاٹ تک تعاقب کیا تھا وہاں خطہ دلتی اس ملک کے ایک قلعہ دار اور بالائے نام بنار کے آرام کو  
 اور قلعہ ادھو پکا قلعہ حصار کے آس پاس گہرے چھانچھوٹ میں اولادہ تعزین ایجا گڑ کے راجہ کے قلعہ ادھو  
 ایتھام نام ایک گڑ ان راجہ کو چند سال تک حکومت اس ملک کے اپنے اختیار سے کرنا پڑا پھر علی  
 عا دشاہ ہوا اس نے تعزیت سے خانہ گڑ کے خالی لیا اور قلعہ قلعہ گڑ کے بنایا ہوا راجہ علی کام پور کا  
 نزدیک کے ۹۹۹ء نو سو چھیانوین علی عا دشاہ نے ایک قلعہ حکم بنار کے شاہ درگ نام کیا اور  
 محمد عا دشاہ نے ۱۰۲۳ء ایکڑ اتر تیس میں ایک طرف جو بیار پور کی کے پاس گڑ بلند سے بلند کر  
 دوسری سمت پر جو فین نشین تیار کیا اور نام اوکھانیانی علی کہا برسات میں جانی کو طغیانی  
 ہو جاتی ہے طر آبشار کی ادبھی ہو کر آگے نشین کے گرتی ہے موجب حیرت تماشا بنو کا ہو جاتی  
 قلعہ گلبرگہ کا تعزین دکن کے راجہ کے ہوا عہد میں سلطان محمد تغلق شاہ کے جاگیر ہو کر  
 حسن کنوی بہمنی کو ملا اور جب بہمنی مذکور بادشاہ ہوا اس کا کو مستعد جانکر دار السلطنت  
 اپنا کیا اور ۱۰۲۸ء سات سو اٹھالیس میں حصار اوکھانچھوٹ کر کے باہر قلعہ کے شہر عظیم بنایا  
 سات گنبد سات بہمنی سلاطین کے ایک قطار میں ایک شہتہ پر نور یہ شہر کے ایک گولہ انداز کے  
 فاصلہ بردر گاہ حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی قدس سرہ کی متصل مخدوم پورہ کے ہی صوبہ پچا پور کا

جنوب دریا سند سے ملا ہوا ہے اور ہند کو وہ اولکون اور دھارجل اس صوبہ کا ہے اور دھار  
 اول نصرفین پونا کے مشرق میں ہے تباہسرا انگریزوں نے صلح سے کڈاشت مہری سو باجیراوی لیکر قلعہ ارس  
 ومان کے تین برس کی بڑے کو ششمن لیلیا اور ملک ملیا بھی داخل اس صوبہ ہی اور اس صوبہ میں شہر  
 دارالملتک اجیہ ایام قدیم کا تھا اس وقت کہ سو آبادی کتبائے عصر میں سلاطین اسلام ویران  
 اپنے بچے ہو گیا ہے لوگ پتہ دیتے ہیں کہ وہ شہر اس جگہ تھا اور تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے اول جو شخص  
 فتنہ ملک ہند میں ڈالا اور بد سہری کوراجوں کے پائے تخت فوج کے رواج دیا کشن راچی جو راجا  
 کرناٹک کا جد ہے راجہ جہن کہ وہ ہمعصر ہے کا تھا خروج کر کے سیورہ حاکم کو اس کے دکن سے  
 اپنا اسکے بطناً بعد بطناً مدت زمان حکومت اور راہگی اس دیار کی قبضہ میں اپنے رہتے تھے  
 خزانے ان کے خزان سلاطین راج مسکون کی برابری کرتے تھے سلطان علاؤ الدین خلجی دہلی نے  
 ارادہ اخذ کیا کہ اگر تین بار دھول مسند راجہ پر کرناٹک کے چٹائی کی باج و خراج نیکہ پر  
 اور مسند کشن کے آٹھ کا جد بانی شہر جاکر کا ہے سلطان محمد غازی بہمنی جاکر  
 کشن جو کہ خوشہ پر کو غارت کیا تمام بچانے مسارا اور ایک سنہرے ابٹ سو نکا مرصع کا ٹوڑ کر  
 عارتین لے گیا یہی مجاہد شاہ بہمنی نے بھی فوج کشی کر کے وہاں کے راجہ کی ریکو عہد کا حین اپنے  
 لایا اس طرح سلاطین بہمنیہ دنا عہد کرتے رہے آخر الامر سویرا نام جو حاکم اس جگہ کا تھا فوت  
 ہوا ایک شخص راج نام بہموم اسکا تھا دوتخانہ پر راجہ موتی کے متصرف ہو کر دوسو گون اسکے  
 ایک عہد دوسرے کے بھٹلایا یہ تخت سلطنت سے اپنے خلع کر کے خود اور ملک کشن ہوا اور ایک  
 لڑکی سیورای کی جہاد کا حین اپنے لاکر مالک وہاں کے راجا ہوا جبکہ راجا مالک کی فوج

کہتا تھا اکثر ملک پر سلاطین اسلام کے نام پر ظلم کا دریا کرتا تھا عظم شاه اور علی عادل شاہ  
 اور برشاہ یہ سلاطین اسلام متفق ہو کر ہر ایک شہر سے پیش آئے ۲۷۰۰ فوجی بہترین وقت  
 تمام لشکر کو قطع ہو کر یہاں سے قتل عام کر دیا اگر ان کا شیریں چاگلو می دہ نہ مطلق ہو کر ڈالا اولاد  
 اخلا داد کی بطور زندان کے قصبہ لانا گنید میں جو دی جاگہ پر گذر اوقات کرتے ہیں یہاں  
 عادت ہوں قصبہ اختیار میں سلاطین وہاں کے آجا چکے ۹۰۰ فوجی لکھنؤ میں کئے عادت  
 مع کلید قلعہ کا پور کے ملازمین میں عالم گیری اگر قلعہ ہوا صوبہ خاندیس کا بیان

خانہ سیس مخاطب صوبہ دار الشہر در برہما پور

یک صوبہ  
 لکھنؤ محفل  
 صوبہ جامع کامل  
 درویش  
 آباد عظم  
 شہر کار

شہر کلکتہ بیجا پور گہ گون کالہ

منہ آباد ٹانڈہ

اور شہر جدید میں ایک سو تیرا کھالی بن ہزار تین سو انچالیس موضعے کا قصبہ جہاں اس صوبہ کا  
 دفتر پر نہیں ہو گا کل حاصل ہوا ایک سو چھترہ لاک بیانو سے ہزار سمت شرعی صوبہ برار قلعہ  
 غری صوبہ ادین مالوہ جوئی حالہ شمالی مالوہ طولی نکاڑوں سے ہو بندہ سے انگل احمد آباد  
 شہر کوہن عرض کلہر و تعلقہ برار سے مال سارونک پچا کس یہ صوبہ تعلیم دوم سے ملک کن

میں واقع ہیں کہنا منشی صاحب کا یہ حکم سرحد اس صوبہ کی سطرت اب نہ رہا کہ جو مہین ہند  
 دکن کے بزرگ ہی اگلے زمانہ میں عالم نشین و مالک قصبہ تباہ تباہ اور نام اسکا اور سو خانہ بس  
 وہ سب کے انی غلہ اور جاذبات کے ویران ہو گیا تھا پھر راجی علیخان فاروقی نے آباد کیا ہی اسی  
 واسطے خاندان نام ہوا ذکر اور سکار شید الیٰ علیٰ میں گذر اکیفیت نسخہ جدید میں کیفیت اس  
 کی یوں کر لکھی ہے کہ یہ شہر قدم پر اس کے پائنتی کے بازار دو طرفہ آبادان ہی عمارات  
 چتہ پھولی پہل سستان کے دربان مت اور ادبی اسجا نے غلبہ شہر میں صندل کے جبار اور  
 چانولی کے کہتے دربان اور سی کلانوتی وغیرہ تمام تمام کے کپڑے ومان بہت تھے  
 محسبہ شاہ کے دو تین خانہ سچ جاگیر شاہ زادہ انبال کی تھی عالمگیر کے زمانہ میں یہ ملک  
 ملک کو طابرتان ملک آبادی اور زمین اسکی زیادہ کوشش کی نام اور سکار پور کہا  
 اور قلعہ سیرا جہ نگر کہ بہت مشہور قلعہ راج میں بہت خلق ہیں اور قدم کتاب میں اس قلعہ  
 کے جابا خانہ کیس نام خط سار میں نام اس کے دور میں دلا کو تہ دانہ کا تھا ان روزوں  
 میں اس میں اگر کئی سیانی تھے کہ نام اس کا پیرہ ہا جوئی پر چھڑکی ایک قلعہ جو ملک تہر تباہ کرنا  
 رہا خستہ کیا تھا کہ ملک بہت تباہ تھا اسطے محاجون اور خوجون کے مقرر کیا تھا ہر روز طعام  
 پختہ تھا اور سالین کو دیا تھا جب سے بلوا اگر دربان جمع ہو گئے وہ قلعہ نام سے اس کے  
 اس کا پیر نام ہو ا پیر انوہ عوام سے مخفف ہو کر نام اسکا قلعہ سیر قرار پایا اور اس کا پیر نام اور  
 قدرت دینا کی بہت رکھتا تھا لکھا ہے کہ ہزار ہا بار غلہ کے اور کئی ہزار مویشی  
 فروزیک اور سکے تھے اور راجی علیخان فاروقی سے اس قدر اتفاق رکھتا تھا کہ سلطان فرور شاہ

دیلی میں خبر اسکی سنکر بار راجی علیخان پر فوجیں بھیجیں کہ اس کے قتل کے لئے اس کو قتل کیا  
 اس پر اسے قتل کے لئے نظر بنا کیا گیا اور محضے جانیر رکھا گیا راجی علیخان مرو سے آسا اہر کی لیت کے لئے  
 رہا تھا کہ راجی علیخان بعد حکومت ۲۹ سال کے ۹۰ برسوں ایک بن ہوا ایسا اسکا نظیر نہ  
 قائم مقام ہوا تھا ۹۰۲ فوسو دو میں آسا اہر سے پیغام کیا کہ ان روزوں میں مجھے مخالفوں سے  
 دولت کے طرح فراغت کی پڑی ہے کیا اچھا ہو کہ عیال و اطفال و مرد و زن کو میرے قتل کے بعد  
 دیوے آسا اہر والی قوت اور قدیمی اتحاد پر قبول کیا نصیر خان نے دوسو ڈولیا تیار کر دلائل  
 پر دلائل میں دوسو ڈولیا تیار کر کے پیش کیا کہ اگر اس طرح کے ہی اور ایسے دلائل آگے بھیجے گا  
 باہر کو دے آسا اہر کو مار ڈالوں و بچہ کو لو لے کر اس کے گھر کے قتل کے لئے قتل کے لئے نصیر خان  
 نے واسطے دے اس کو سخت چاہا کہ اول قدم مبارک شاہ بن الحق تہسیرہ کا کہ وہ ان روزوں  
 رخصت منورہ میں دوق اضرائیجے ارزا کی کہیں پہر میں داخل ہو دولت آباد سے بلوایا جائے نصیر  
 لائے اور اس طرف رو دینی کے لئے ذل کرے فرمایا کہ مجھے حکم عید کا اس طرف کو نہیں ہی تم اپنے  
 شکر سمیت اہر اگر ملو بادشاہ کیا خدمت میں حاضر ہو حضرت فرمایا کہ جہاں تمہارا شکر آتا  
 یہ جا آجی دکنش اور مقام خوش ہی بیان ایک شہر اسم شریف سے سیر کر کے برہان پور  
 یا برہان آباد نام اور ایک شہر بیان چکا کہ میں مقام کیا ہوں تمام سے سیر کریں گے اور شاہ پور  
 ہی نصیر خان جب الحکم حضرت کے ۹۰۲ فوسو دو میں دوسو شہزادہات گئے ہیں اور لکھا ہے کہ شمال  
 طرف اس صوبہ کے شہر ملوہ اور دریا کریدہ ہی اور جنوبی رخ پر صوبہ بنیاد اور نگ آباد کوہ  
 سبب اجل پر اس صوبہ میں بایان کیا ت فردا پور اور چاندا اور پور اپر دوسرے قلعے واقع ہوئے



بن اور کوہ ہند یا جل عرض میں چالیکوس مابین دریا ستی اور یامزہ کے ہی اور طلیس سلسلہ  
 اوسکا دریا سے کلر سورٹ کے شروع ہو کر خادرسوناگری صوبہ بنگالہ کو پہنچا ہی اور بھارون میں  
 زمیندار کو پیشہ بنا کر نہ تھے بعد اسکے بھیل لوگ اور نیر غالب آکر شرف ہوا ہے ہوا اس صوبہ کی د  
 معتدل ہی کشتہ دار اس ملک میں خوب ہوتی ہیں سخت غلہ کے مثل جو بار اور بعض طنائی زلزلہ میں بار  
 آئے ہیں اور وہ بعض خوشی جو کہ اسے نازک اور خوش مزہ ہوتے ہیں کہ مزارع اس قسم میوہ کے شمار کرتے  
 اور پیل عرف غلام پڑھ نام کرتے ہیں چاول جو یا بیکلہ و رال نور کی مالیدہ ہوتی ہیں اور دو طرح کے وقت  
 سائبہ بنگالی ہیں اور پھل بھل خصوصاً اسے علی ہذا نور خالی کہ سائبہ یہ بھی کوئی میوہ ہے یا فاطمہ  
 ہیں اور پائیا لنگیری ارزان ہوتے ہیں اور انکو سیدانہ یا کھانیت عمدہ مشہور ہے لوگ وہ دور  
 بطریق تحفہ کے لیکاتے ہیں شہنشاہ بدہر مانپور کی حاکم نواب مغفوت ماب کے <sup>۱۷۸۱</sup> سن لکارتے  
 انکا تیسین سپاہی ہی اور کوڑا رہ سکا گاہ اگلے تلجداردن کی اور جاگیر ہے اشکا چار دیو  
 کی طوائی واقع ہے اور نواح بنگالہ میں مسافر کو دشوار گزار قلعہ اور چند چاروں کی جیل ہوتے ہیں  
 احد یہ تہر دن کے پونچھے میں علاوہ اسپر مزاحمت مایون کی ہی اور جنوب سمت اس کے کابلکو کی  
 واقع ہے اس سرکار میں قلعہ بہت مضبوط ہیں جیسا کہ ملیر اور بولہ اور شکا اور بول اسیر وہ تائبہ  
 زمیندار اس کا ٹکڑا اگلے زمانہ میں سلاطین کو انکو باج و خراج دیا کرتے تھے اور خاندان کے حکام ہر دیکھتے  
 سب اس ملک پر چہرے چائے کی کرتے تھے سولہ سو سال جلوس شایجانی کے شاہزادہ اور گزرتے صوبہ  
 دکن نے فتح کر کے بنگالہ کو ضمیمہ خاندان کیس لیا ہی اور مہر چینی شہید اور اسکا کادہ اولاد سے راجہ چندر پور  
 تبا اور راجہ راجو مارو اور کچاچا تبا تھا اور ملک فوجین رما کر تبا تھا و طلیس اس کے پرکرنہ سلطان نور

او کو رحمت فرمایا اور رانم کر مضافات بجلایا گیا کہ کسی بعد فتح کے یہ سویم دیو کو جو دلا  
 مہر جی مذکور کا یہ عنایت ہو اس سال بسال اس نے ہندوستان پر و خزانہ بانی میں شکستیں کیا کرتا تھا اس کا گذر  
 کہ کوئی دل و غل صوبہ لویکا تیار کیا گیا ہو دریا نرند اور نرندیک نے ہندوستان پر و خزانہ بانی میں شکستیں کیا کرتا تھا اس کا گذر  
 کہ داخل صوبہ خاندیس کا ہو اس کے کالہ سے نظام شاہیہ کے عہد احمد نرند سے تعلق رکھتا تھا یہ زمانہ  
 جہاں شاہ کے چورنگہ اکثر ملک کا محض برائیا محرومان نے قلعہ کالہ کا ایک زکر کئی میں مع آئینہ پر  
 دوسرے داخل ملک شاہ کا کیا اور نرند بار قبل کے تفرغین خاندیس کے راجہ کے تباہی کے تصرف میں  
 سلطان گجرات کے راجہ نے بعد سلطان محمود گجراتی نے کر عہد میں اپنے چچا سلطان بادر شاہ گجراتی کے میران  
 محمد شاہ فاروقی کے قید میں تھا اور بیٹے سے شاہ فاروقی نے مذکور کے جو میران مبارک شاہ نام تھا عہد  
 ہا کہ اگر میں بگڑا ہو گا تو قصبہ نذر باقیں دو کا خاندیس سلطان محمود بادر شاہ ہو آئینہ  
 نوسو سی میں قصبہ مذکور میران مبارک شاہ فاروقی نے مذکور کو بخیا پس صوبہ خاندیس جسے اختیار میں کیا  
 راجا شید الدین خانی میں گذر اپہر شہ میں بیچ تصرف کر بادر شاہ آیا اور بعد زانیان  
 سلطانین دہلی کا ہو اخصراً سنہ ۱۳۲۲ گیارہ مئی میں برائے نوراد قلعہ آسیر حکومت آسیر  
 آسیر شاہ کے آسیر عہد میں صلابت جنگ کے خاندیس تفرغین بالا جی راویہ پر دیا پونا اور کار  
 کے سدا ہو ہاد مرید کے جانا رانا اور اب قلعہ آسیر کا تخت حکومت جہان انگریز یاد کے  
 ہی اور برائے نوراد مضافات خاندیس تفرغین سندھیامرید کے صوبہ برار کا بیان

یک کرد  
 رعیت  
 ملاقات ۱۲

صوبہ ہند  
 یک ضلع  
 ہندوستان  
 جمع کا مل

## سبع سرکار

بالا گھاٹ	پایان گھاٹ
حدہ سرکار	شاہ سرکار
یاہتری	باسم
کلم	کبر
نیپال مابری	نرنالہ
ماہور	نونار
مکھ	اسلام گدہ عوف گدہ
سپر	سپر
مالک درک	بالاپور

کیفیت برار ملک وسیع تابع و کن اقلیم دوم سے ہی اول نام او کا در دست تھا اس واسطے کہ  
در انامور یا گاہی اور نٹ کنڈ کو کہتے ہیں اور یہ کنڈہ پروردگار کے واقع ہی اس نام اور کھانج  
شہریم ہی جا را جہر یا جیت اور راجہ ہری کے حکومت کی ہی دیکھ رہے تھے اور ان کے  
اور آسودہ اور عداوت اندہ دیور سے در آہستہ ہول سہوہ اچھا خوشگوار عداوت اپنے بازار و طرف  
نظم نگین لکھی کہ اس صوبہ میں ایک کنوان ہی کہ اس میں آتھوں وغیرہ جو گرتا ہی تھے جن جاتا  
اور روزانہ ہی وسط میں اس صوبہ کو کہ ندا سے جو نزدیک جام کھری کہ ہی دس کو س سے بھی  
زیادہ اور چٹالی کے منج سے نکلی ہی در نٹ کو کھاجینی کنڈہ دو قسم بر ہی بالا گھاٹ اور  
پایا گھاٹ بالا گھاٹ کو کہ سببیا چلی اور پائین گھاٹ دامن کو مذکور کا سبب نہ تک  
اور نرنالہ کلاور کا ویل گدہ کلاور کو کہ ہندیا چلی کے واقع ہی اور گنگ کو گندی بھی بالا  
گھاٹ سے گزرتی ہی اور دریائے پائین گھاٹ سے اور جو بار کہ کون اور بودا ہر دو

نذر کے سبب اجل کے بھارت سے نکل کر کٹھ سیونہ اور نیچے سے نواح ظفر کے ہوتی ہوئی دیکھ  
تصنیعی اور پرکٹھ سپر کی گنگ سے ملے ہیں اور پین کٹھ بھی دھول کا فونگ کے متصل کہ مذکور سے جاری ہوئی  
ہی امر دینے سے سکارت کر لوریا کم ہوتی ہوئی ایک کس پر باہر موضع ترک چاند اک طرف سے  
حیدر آباد کے گدڑنی چلو در گنگ میں شامل ہو کر پورنا تاپی سے ملتی ہوئی ہی اور دوسری بہت  
نڈیان اس صوبہ میں ہیں اور بالائی کی نڈی میں ملحق طرح کے پتھر پتھر ہیں تاپ ہو اس ملک کی  
پسندیدہ ہی اور پھول خوشبو کیونکہ ارغلہ بہت اور چاندل یا کیرہ اور روغن جہاں کا پتھر روغن سے  
کلاویشن یعنی پتھر کے ارنہ کہ وہاں سے کول لیکے اطراف جانب کو جاتے ہیں اور پتھر میں ان کی دودھ  
پتی ہے کہ نامہ میں لکھا ہے ملکہ کی نواح میں ایک دریا ہے کہ مغربی چین کے ایک پتھر کی  
جو کہ پتھر جو جاتی ہے تعلقات بہت ارنہ اور جن کہ پتھر اخبار کے قسم کیا ہوئے پتھر کو سنگین  
اکثر خوراک عوام کی کاٹھا گوشت اور تیل اور قوطی اور کوندہ انہ میں جنگلی ماتی ملے ہیں اور براری  
نوی ہوتی ہی اور پھر کہادی انجنگا نون میں خوب پتے ہیں اور لکڑی ساگون کی اور پتھر  
یہاں کا خوب ہوتا ہے جاسی تحت اس ملک کا بلدہ الیمو ح اور دھتھرہ قدیم ہی وریان اور  
نڈیون ساپن اور پچھن کے اور وہ دونوں نڈیان رو پورنا سے ملتی ہوئی ہیں اور پچھن  
سہ کار پتال باری کے جو سری وغیرہ پتال گرہین واقع ہے پچھن میں تھانہ دھن میں پتھر کے  
اکثر زمانہ والوں نے بنائے ہیں اور موضع اجنہ بالاکیات پرورد اور کے نواب غفر تاپ نے  
۱۵۰۰ گیارہ سو اکتالیس میں آباد کر کے نام اور کا نظام آباد کیا اور پتھر ملکا پور آباد کیا  
ملک بزرگ جی کا ہی اور پچھن کہ لہ کہ ایک بڑی مسجد کل پتھر کی ہے اور پچھن اور کے

ایک تالاب اور نل دیو کا نوین میں جس وقت تالاب کو کہہ جاتا ہی نظر وں نام نہ ہوتا ہی کھسول کا  
لاک روپ تک حاصل ہوتا ہی اول زمانہ میں ہر سنگ نام زینہ اور کوہ کا سلاطین ہر شہ کو خراج دینا ہوا بعد  
چند ہر سنگ شاہ حکم نے مانو کیے ہو کو قتل کیا ہی قلعہ کا وں کا سلطان احمد شاہ ولی بہمنی نے  
ہوا یا ہوا و قلعہ نہ مال کو تویر کیا و خضہ روہن کہہ ایا گیا ت کا مجتہد سمورہ س ملک کا ہی ہر جوہ  
علا دشا یوں کہنا اور جب محمد اکبر بادشاہ نظام شاہ یوں بر غالب آیا یہ صوبہ داخل ممالک محمود سلاطین  
تجوید ہوا ہر سنگ گیارہ سو چھتیس میں ہوا ریختہ کتاب آصفیہ بیا در سات آ بارہ ہر غالب اگر جوہ  
اور نام صوبہ دکن کے زیر حکومت ہے زمانہ گوجی ہر سنگ مرہہ ٹانگو کا مکا دار سجا کا ہا کہنے  
کہ عہد میں فقو آتا ہے ہر نظام علی خان ہمارے چوہا ہی دمان کی وصول ہوئی تھی جب وہ تباہ ہوا  
ناپو نام تعریفیں فرما انگریز کی گیا اور ہر اسلام حکومتیں میان اچھا ہی آیا سو ان صوبہ کے صاحب  
لشہر حدیث ایک صوبہ اور لکھا ہی جب ایک ذکر ہوتا ہی یعنی صوبہ تارہ کدہ متعلقہ دکن آمدی اس  
اور پنج اکٹا جیب کا دشا ہی سے متعلق تھا اور قدر سے خارج اسوا کے تفصیل کی اور گنتی کلرات  
معا لاد مرادضا دار اضی دیکھ کر کی پاشی ہن گئی اور سو آ آ د صوبہ دیوہی کا جی ضرور والا یں تھا  
کہ آدہین ہی حاصل ہوا اور آمدی آئی ہی لکھا ہی اقلیم ہندو کی تمام ہس صوبوں سے زمانہ میں  
اکبر بادشاہ آمدنی سے کل صوبوں کی مبلغ چھانو کر روپ داخل خزانہ بادشاہی ہو تھے میزان  
جمع سرکار تمام صوبات ہندو کی دو سو چاس کلہ میزان جملہ محالات تمام صوبجات کی  
ستیا نو ہزار ایک سو ستیا سی محال میزان کل مرادضا تمام صوبجات ۲ دلاک ستیا نوے ہزار آٹھ سو  
انیس ۱۹ کل مرادضا تیرہ کر ڈر ستیہ لاک تیریا نوے ہزار آٹھ سو چاس کلہ میزان کل محال

نواب جو پستہ کروڑ سیسائی ملک نو دہزار چار سو پانچ سو دس عرض تمام ملک ہندوستان کا شمال کوہ  
 ہماوٹن جنوب حیدر آباد تک دکن کے تختیاں ایک ہزار پانچ سو کو س طول جمعہ ملک ہندوستان کا مشرق  
 ہو کلی ہندوستان سے غروب سورج ہندوستان تک تختیاں دو ہزار کو س اور پوچھ کتاب جہاں الہام  
 جو ترجمہ انگریزی کتاب کا ہے یہ بھی واضح خاطر ناظرین ہو کہ جگرافیہ والے اہل فرنگ کے ملک  
 ہندوستان کو چار حصوں پر ماٹ دیا ہے پہلا حصہ وہ ہے جو گنگا اور ان ندیوں کے جو  
 جو اس کے مغلوں پر واقع ہے اور اس میں جسے صوبہ بن بنگالہ بنارہ آباد آودہ اترہ دہلی  
 اور دوسرا حصہ ہندی کے اطراف میں اور ان ندیوں کے گواشی میں جو اس میں بنی ہیں  
 اور اس میں شاہ صوبہ بن کشمیر کل قندھار ملتان سندھ اجمیر مالوہ تیسرا حصہ وہ جو گنگا اور سندھ  
 اور کشکے مابین ہے اور اس میں پانچ صوبے ہیں گجرات خاندیس برابر اوڑیسہ سرکار دہلی جو تھانہ  
 وہ ہے جو کشک کے جنوب سمت ہے اور اس میں چار صوبے ہیں پٹنہ پورنواہ گولکنڈہ کارناتکہ تیسرا حصہ وہ جو کشک  
 یعنی کوکن اور سیکنڈ اہل جگرافیہ دکن کہتے ہیں اور یہ بھی جانا چاہیے کہ اب ہندو دکن میں دس  
 بیت آباد ہیں ہند میں کلکتہ اور دکن میں بمبئی چنانچہ راقم نے انگریزی اخبار مطبوعہ شہید آباد  
 اٹھتر میں دیکھا ہے کہ سلطان سرکار مرہٹوں نے کھلت کو کسان بٹین اور عرض کلکتہ قباہیں  
 چھوٹے قباہیں اور عرض بمبئی کا اشارہ دیکھ چھوٹے قباہیں نامہ گارنار یا تانہ اور صوبجات دکن کا  
 مدخل و مخارج عبد السلام کے دوسری کتاب کے بیان کرتا ہے من بعد بعد ہر ایک صوبہ دوسرے  
 جو ہیں صوبہ بن بامیدیکہ واقع ہے گدازس کرچا تعداد صوبجات دکن مع مدخل و مخارج  
 اہل اسلام فقط ملک قریب و نیم کروڑ کے جو تصرف میں سلطان ابوالحسن عرف

تانا شاہ کے تہا افضل اور کے محاصل و مخارج کی یہ ہے

نقل جمعہ

صوبہ وکرا پٹیا و حیدر آباد ۱۱۴۹ گیارہ سو ستیا نوے مین

جہاں عہدے

مف جمعہ دی

لک

۱۱۴۹

جہاں عہدے

۱۱۴۹

۱۱۴۹

دو کسور

۱۱۴۹

۱۱۴۹

سرکارات

یک کسور

لک

۱۱۴۹

۶

سرکار خشتہ سرکار بیدک سرکار کوکاس سرکار نشتو

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

۱۱۴۹

سرکار ایگندل	سرکار درخشل	سرکار کیم میه	سرکار دیو کینده
رعك	رعك	رعك	رعك
رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
سرکار پانجل	سرکار مصطفیٰ	سرکار بیونگی	سرکار اکبر
رعك	رعك	رعك	رعك
رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي
۱۳	۱۵	۹	۱۲
سرکار کوئل کنده	سرکار گین پوره	سرکار مرقیٰ	سرکار بچلی پن
رعك	رعك	رعك	رعك
رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي
۱۴	۱۲	۱۲	۱۲
سرکار نظام پن	سرکار راج بندری	سرکار دیلور	سرکار سیکا کول
رعك	رعك	رعك	رعك
رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي	رعك حاجي
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
الاس			
سرکار کال			
رعك			
رعك			



طرف کرنا کنگ بینی آرکات

لک  
لک  
لک

مقاله

دو کسرور  
لک  
لک  
لک  
۹

پیشکش بادشاهان هند و متصدیان

متصدیان

پیشکش بادشاهان

مرک  
ریت

لک  
لک

تخواه داران دیوه

خواجرات بادشاهان سلطان

یک کور  
لک  
لک  
لک

لک

سخنی بینی سید خط دیوه

سواران

مشابه طوائف دیوه

خانه

ساعت نف

صفت نف

لک

لک

لک

صفت باجوار

لک

لک

لک

لک

لک

لک

لک

لک

۹

لنگر کندوری و غیره تو پخته فرنگ تتواه شعلی سلطان

لک عت ح لک لک لک لک

درو انعام در شاه خج کندین کلمات در پادشاه برین مکتوب انعام شعلی و شیان

لک لک لک لک لک لک لک لک

شعلی نه درو شیان انعام دیو لیا عیدی محلیا خج عا شور خان

لک لک لک لک لک لک لک لک

لک خان امانین پنا جاسوس بغیر کاره تو کران قلجیات معاهد مردم بجا پور

لک لک لک لک لک لک لک لک

معاهد مردم را جبراً سبزی محلات

لک لک لک لک

باق

لک لک لک

او بعد میں اورنگ زیب بادشاہ کے تمام مواضع صوبجات دکن سے کہ قبضہ اولیاد دولت  
شاہی کا ہوا تھا جلدہ حاصل چے صوبوں کا بموجب کتاب سوانحات دکن یہ ہی

لے صوبہ  
مفت  
رکب سرکار  
مفت  
مستعمل کامل

رکب سرکار  
مفت  
مستعمل  
۵

صوبہ اورنگ آباد مجسمہ بنیاد

صوبہ خانہ نیس

رکب سرکار  
مفت کامل  
رکب سرکار  
مفت کامل  
مفت  
مستعمل  
۵

صوبہ مجسمہ آباد بیدر

رکب سرکار  
مفت کامل  
رکب سرکار  
مفت کامل  
مفت  
مستعمل  
۵

صوبہ دارانظریہ بجا پور

صوبہ فزخندہ بنیاد جبر آباد مع تعلقہ کرناٹک

بالا گناٹ و پلیمان گناٹ

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

اور وقت میں نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر کے بجا پور سے اکثر محالات سیرنگ پٹنم وغیرہ تک اور صوبہ  
جبر آباد سے اکثر محالات کرناٹک وغیرہ تک سوا واضح پندرہ کروڑ روپے بمقتضیٰ زمینداروں کے لگے  
ہے جو باقی ترشہ میں اراکین دست اصفیہ کے ادا م اللہ و ابقاہ آئے ہیں تفصیل انکی یہ ہے

لئے صوبہ

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

صوبہ خاندیس

صوبہ منجستہ بنیاد اورنگ آباد

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

لئے سرکار

مع کامل

۹

۱۰

صوبہ بہار	صوبہ بہار
عکس سرکار	عکس سرکار
مفسر کامل	مفسر کامل
یک کروڑ	یک کروڑ
لک	لک
لک	لک
۶	۶
صوبہ دار الطوفان پٹنہ	صوبہ درخندہ بنیاد حیدر آباد
عکس سرکار	عکس سرکار
دو کروڑ	دو کروڑ
لک	لک
لک	لک
۱۰	۱۰

بعد ایک صوبہ کا دوسرے صوبہ تک جیسی کہ کوس کی پیمائش سے جو واقعہ کی حالت  
 بیان واضح ہو کہ جیسی کہ کوس کے معروف پاؤں دو کوس پانچین ابتدا صوبہ دار الخاں شاہجہان  
 آباد سے شلا صوبہ مستقرہ خلا کر آباد اگر وہ تک سید رہتہ سے چائیس کوس در صوبہ خیر احمد  
 اگر کہ راہ سے ایک سو تھائیس کوس در دیواری کی راہ سے پچاس کوس اور صوبہ دار الفتح اودھ  
 تک ایک سو پچاس کوس اور صوبہ آہ آباد برگ تک ایک سو اٹھ تیس کوس اور صوبہ اودھ  
 ایک سو چوبیس کوس اور صوبہ بار عظیم آباد سینہ دوسو تیس کوس اور صوبہ دہلی کہ بنگالہ تک  
 چار سو اکیس کوس اور صوبہ اودھ سینہ تک ایک سو پانچ کوس اور صوبہ احمد آباد گجرات تک  
 دو سو پانچ کوس اور صوبہ دار السلطنت لاہور پنجاب تک ایک سو پانچ کوس اور صوبہ بنگالہ تک

چار سو ایک کوس اور صوبہ شیرنگ ایک سو چالیس کوس اور صوبہ دارالامان ملک ایک سو پچیس کوس اور  
 صوبہ دارالملک کابل تک دو سو پچیس کوس اور صوبہ خجستہ بنیاد اور تک آباد کن تک دو سو چشت  
 کوس اور صوبہ دارالسر در بانیور خاندن تک دو سو پچیس کوس اور صوبہ ہزار فتح پور تک دو سو پچیس  
 کوس اور صوبہ محمد آباد و سید مظفر آباد تک تین سو چوبیس کوس اور صوبہ دارالحیدر آباد و کن تک  
 تین سو چوبیس کوس اور صوبہ دارالظفر بجا پور و کن تک تین سو چوبیس کوس اور دارالخلافہ اکبر آباد  
 طرف بالا چوبیس کوس ہے جس کا مذکور ہوا اور طرف یمن اجیہ چوبیس کوس ہے اور اوجین ایک سو  
 اکاد کن کوس ہے اور الہ آباد چوبیس کوس اور وادہ ایک سو دس کوس اور پٹنہ ایک سو چالیس کوس اور بنگالہ  
 یمن سوا تھتر کوس اور وادیہ پانچو چالیس کوس اور کجرات دو سو پانچ کوس اور لای سور  
 ایک سو پچاس کوس اور تھپہ چار سو پچیس کوس اور سیر دو سو اس کوس اور ملتان دو سو چوبیس کوس  
 اور کابل تین سو اٹھ کوس اور اورنگ آباد دو سو کوس اور بانیور خاندن ایک سو اٹھ کوس اور ہزار و دو سو  
 کوس سید رتن سود کوس اور حیدر آباد تین سو پچیس کوس اور بجا پور تین سو ساٹھ کوس اور دارالخیر  
 طرف بالا شاہ جانا تریا کی کوس راکر آباد چوبیس کوس اور طرف یمن صوبہ ہزار و تین سو پچیس  
 اور الہ آباد ایک سو تھپہ اور وادہ ایک سو چوبیس کوس اور پٹنہ دو سو تھپہ اور بنگالہ ایک سو اٹھ کوس اور وادیہ پانچو  
 کجرات ایک سو گیارہ اور لایور گره کی راہ سے دو سو تھپہ در سید رتن سے ایک سو اٹھ کوس اور تھپہ چار سو پچیس  
 دو سو چوبیس کوس اور ملتان دو سو چوبیس کوس اور کابل گره کی راہ سے تین سو چوبیس کوس اور سیر دو سو  
 اور اورنگ آباد دو سو پٹنہ بانیور ایک سو تھپہ اور ہزار و دو سو گیارہ اور سید دو سو  
 اور حیدر آباد تین سو تھپہ اور بجا پور تین سو گیارہ اور دارالفتح اوجین سے طرف بالا شاہ جانا

ایک سو چھانو کرا آباد ایک سو کاون اجیر نوٹیا کو اد طرف پائین وغیرہ آله آباد دو سو پچتر اودہ دو سو  
 پینہ تین سو اکیس بجالہ پانسو اکتیس اودہ پچتر سو اٹھانوے گجرات ایک سو بیسی لاہور تین سو  
 پینہ چار سو پچتر سو سی ملتان تین سو ستر کا بل چار سو اکتیس اورنگ آباد ایک سو تیرا برمانیور  
 سین ستر ارسنیا ویدر ایک سو نوٹیا ویدر آباد دو سو تیس پچا پور دو سو چودہ حوالہ آباد  
 طرف شاہی آباد ایک سو تیس کرا آباد چوریا نوٹیا ویدر اجیر ایک سو پچتر اوجین دو سو پچتر طرف  
 پائین وغیرہ اودہ چپین پینہ چوریا نوٹیا ویدر دو سو بیسی اودہ تین سو اکیس گجرات دو سو نوٹیا  
 لاہور دو سو چار بیس پینہ پانسو چار بیس شیرین سو بیس ملتان سو تیر کا بل تین سو چتر  
 آباد تین سو بیس برمانیور دو سو پچتر براتین سو دو ویدر چار سو چار حیدر آباد چار سو بیس پچا پور  
 حوالہ سے طرف بالا شاہی آباد ایک سو چوٹ کرا آباد ایک سو دس اجیر ایک سو چوریا نوٹیا ویدر  
 کیٹ آباد چپین اد طرف پائین وغیرہ صوبہ مذکور سے پینہ ایک سو بجالہ دو سو بیس اودہ  
 چار سو گجرات تین سو ویدر لاہور دو سو پچتر پینہ پانسو چار بیس شیرین سو بیس ملتان تین سو  
 کا بل تین سو بیسی اورنگ آباد تین سو بیس برمانیور دو سو اکیس براتین سو اکیس ویدر تین سو  
 حیدر آباد چار سو اکیس پچا پور چار سو ویدر صوبہ پینہ سے اطراف بالا مذکورہ شاہی آباد  
 تین سو کرا آباد ایک سو اٹھانوے اجیر دو سو پچتر اوجین تین سو اکیس ایل آباد چوریا نوٹیا ویدر  
 اور دو سو طرف جواٹ بجالہ ایک سو بیسی اودہ تین سو اٹھانوے گجرات تین سو برمانیور  
 تین سو اکیس پینہ چوریا نوٹیا ویدر شیرین چار سو اٹھارہ ملتان چار سو اٹھارہ کا بل چار سو اٹھارہ  
 چار سو نوٹیا ویدر تین سو بیس براتین سو بیسی ویدر چار سو نوٹیا ویدر حیدر آباد پانسو بیس

جی پور سوچوہ صوبہ داکہ بنگالہ طرف بالا مذکورہ شاہجی آباد چار سو اکیس اکبر آباد تین سو ستتر  
 اچھا چار سو گیارہ اچھین پانسیس الہ آباد دو سو سیاسی اور ۲۸۲ سو ستتر پٹنہ ایک دھرم پوری اور اطراف مختلف  
 الہ آباد ایک سو ستتر گجرات پانسیس لاکھ پور پانسیس پٹنہ دو سو پانسیس شمشیر جیسے سو پانسیس  
 پانسیس چھابلو کابل جیسے سو پچھن اور گلابا جیسے سو چھ برہان پور پانسیس پٹنہ برہان پور پانسیس پٹنہ  
 جیسے سو تین حیدر آباد سو اٹھ پچا پور سو دو صوبہ اودھ اس صوبہ سے اطراف مذکورہ بالا  
 شاہجی آباد پانسیس اکبر آباد پانسیس اچھین پانسیس اچھین جیسے سو اکیس اچھین جیسے سو اٹھ پانسیس الہ آباد  
 پانسیس اکبر آباد چار سو پٹنہ تین سو اٹھ پانسیس داکہ ایک سو ستتر اور اطراف مختلف پانسیس  
 لاکھ پور جیسے سو چھابلو پٹنہ جیسے سو پانسیس کشمیر سات سو چھ پٹنہ سات سو چھ کابل آٹھ سو  
 اور گلابا سات سو پٹنہ برہان پور سات سو پچھن برہان پور سات سو پچھن پٹنہ سو ستاون حیدر  
 آٹھ سو اٹھ پچا پور آٹھ سو ستتر صوبہ احمد آباد گجرات اس صوبہ کے طرف بالا مذکورہ شاہجی آباد  
 ایک سو اٹھ پانسیس اکبر آباد دو سو پانسیس اچھین پانسیس اچھین پانسیس الہ آباد دو سو پانسیس  
 تین سو پٹنہ بنگالہ پانسیس اودھ آٹھ سو پانسیس اور اطراف مختلف اس صوبہ کے مثلاً لاکھ پور  
 تین سو چھ پٹنہ تین سو پچھن کشمیر تین سو پانسیس ملتان چار سو چھ کابل چار سو چھ اور گلابا  
 دو سو چھ برہان پور ایک سو اٹھ پٹنہ پٹنہ ایک سو اٹھ پٹنہ حیدر آباد تین سو دو پٹنہ  
 دو سو چھابلو لاکھ پور اس صوبہ کے طرف دلی مذکورہ گجرات تین سو چھ جیہ گندہ اودھ  
 جیسے سو چھابلو بنگالہ پانسیس پٹنہ تین سو اٹھ پٹنہ اودھ دو سو اٹھ الہ آباد دو سو ستتر پانسیس  
 تین سو اچھا پور اس صوبہ کے دو سو اٹھ پٹنہ اور گلابا سے دو سو اٹھ پٹنہ اکبر آباد ایک سو چھابلو

شاہجی





انتیس گجرات چار سو چھت اودیسہ سو پندرہ بجالہ چہ سو چھن پٹنہ چار سو اٹھارہ اودہ تین سو  
 ۳۸۸ ۴۱۸ ۴۵۵ ۸۱۵ ۴۴۴  
 اٹھاسی الہ آباد تین سو پندرہ اوجین چار سو انت اجیرا گڑھ کی راہ تین سو پچتر ادریدہ پٹنہ سے  
 ۳۴۲ ۴۵۹ ۳۴۵  
 ستر اکر آباد تین سو انتہا بجالہ اودہ سو چھن اور ادرق مختلف تین اورنگ آباد بانسواٹھاسی  
 ۳۴۰ ۳۰۸ ۲۳۲ ۵۲۸  
 دو سو چھاسی برابر بانسواٹھارہ اچھو آباد بیدر چہ سو اٹھارہ حیدر آباد چہ سو تیس بجالہ چہ سو  
 ۲۸۹ ۵۱۵ ۶۱۸ ۴۲۰ ۶۲۷  
 چوبیس صوبہ اورنگ آباد اس صوبہ سے کابل طرف بالا مذکورہ بانسواٹھاسی جیسا کہ گذرا ملتا  
 ۱۶  
 چار سو انتیس کشمیر چار سو اچاس پٹنہ چہ سو پچتر لاہور تین سو انتہا گجرات دو سو ادریدہ سات سو  
 ۴۲۹ ۴۴۹ ۶۴۵ ۳۴۹ ۲۰۰ ۴۶۶  
 چھت بجالہ چار سو ساٹھ پٹنہ چار سو تیر اودہ تین سو انتیس الہ آباد تین سو تیس اوجین  
 ۴۴۰ ۴۰۹ ۳۲۹ ۳۲۲  
 ایک سو اٹھارہ اجیرا دو سو پندرہ اکر آباد دو سو تیس شاجان آباد دو سو چھت  
 ۱۱۸ ۲۱۵ ۲۲۰ ۲۶۷  
 اور اطراف مختلف مثلاً برانپور اکاون برابر اکیسی بیدر اکیسویں حیدر آباد اکیسویں بجالہ  
 ۱۰۲ ۱۳۲  
 اکیسویں تیس صوبہ میرانپور اس صوبہ دار السور سے طرف صوبجات مذکورہ اورنگ آباد مثلاً  
 ۱۴۷ ۱۴۰ ۲۰۰  
 جیسا کہ مذکور ہو اکیسویں چاس کابل چار سو چھاسی ملتان تین سو انتہا و کشمیر چار سو ساٹھ پٹنہ  
 ۱۵۰ ۳۸۹ ۳۹۸ ۴۶۰  
 چہ سو تیس لاہور تین سو ستاون گجرات اکیسواچاس ادریدہ سات سو چھاسی بجالہ بانسواچھن  
 ۶۲۰ ۳۵۴ ۱۲۹ ۴۸۵ ۵۵۵  
 پٹنہ تین سو تیس اودہ دو سو اٹھاسی الہ آباد دو سو پندرہ اوجین تین سو اجیرا اکیسواکر گڑھ  
 ۲۸۸ ۲۴۲ ۶۴۰ ۱۴۱  
 اکیسواٹھارہ بجالہ آباد دو سو تیس اور اطراف مختلف مثلاً برابر تیس بیدر اکیسویں حیدر آباد  
 ۱۴۸  
 تین بجالہ اکیسویں تیس صوبہ برابر اس صوبہ اس طرف مذکور برانپور اورنگ آباد یکاون  
 ۱۵۳ ۱۳۷ ۳ ۱۶  
 کابل بانسواٹھارہ ملتان چار سو تیس کشمیر چار سو تیس پٹنہ چہ سو تین لاہور تین ستاون  
 ۵۱۶ ۴۲۴ ۴۳۴ ۶۵۳ ۳۵۴  
 گجرات ایک سو اٹھاسی ادریدہ سات سو چھن بجالہ بانسواچھاسی پٹنہ تین سو تیس  
 ۱۴۹ ۴۵۵ ۵۸۵ ۳۸۴

اودہ دوسوا کھارہ الہ آباد تین سو دو و اوجین ستیا نوے اجیر دوسوا ایک کرا آباد دوسوا تین شاہجی

آباد دوسو چھین اور باقی ادھر ادھر بیدر دوسو باست جدر آباد ایک سو تریکی بیجا پور ایک سو پستتر

صوبہ بیدر اس صوبہ منظور آباد سے اطراف مذکور برابر دوسو چھت برہانور ایک سو تین اورنگ آباد ایک سو

کابل چھ سو ستر ملتان پانچ سو ستر کشمیر پانچ سو اسی تین سو چھت لاہور چار سو اسی گجرات

ایک سو ایک سی اور دیہہ سو ستان پنجالہ چھ سو تیر مانوے پٹن چار سو نو مانوے اودہ چار سو دس

الہ آباد چار سو چار و اوجین ایک سو نو مانوے اجیر دوسو ایک سی کرا آباد تین سو دس شاہجان آباد

تین سو تینا لیس اور اس طرف کو حیدر آباد ایک سو دس بیجا پور فقط ایک سو چھت حیدر آباد ایک سو

اطراف مختلفہ مذکورہ بالا میں بیدر وہی ایک سو برابر ایک سو تریکی برہانور ایک سو تین اورنگ آباد

کابل چھ سو تین ملتان پانچ سو اسی کشمیر پانچ سو اسی بکرت سو تین لاہور چار سو اسی

گجرات تین سو اودہ تین سو اسی پٹنہ پانچ سو اسی اودہ چار سو اسی لیس

چار سو چھت اوجین دوسو چھت اجیر تین سو ستر اکرا آباد تین سو تیس شاہجان آباد تین سو چھت

باقی بیجا پور غیر مذکور نامعلوم صوبہ بیجا پور اس صوبہ دار الطرف سے جدر اطراف لاندہ کو پستتر

حیدر آباد نامعلوم جیہ کہ گذر ابید منظور آباد ایک سو فقط برابر ایک سو پستتر برہانور ایک سو تین

اورنگ آباد جیہ کہ فقط کابل چھ سو چھت ملتان پانچ سو چھت کشمیر پانچ سو اسی تین سو چھت

سات سو اسی لاہور چار سو تین گجرات دوسو چھت اودہ تین سو تیر پٹنہ پانچ سو اسی

پٹنہ پانچ سو چھ اودہ چار سو پندرہ الہ آباد چار سو تیس اوجین دوسو چھ اجیر تین سو لہار

اکرا آباد تین سو سولہ شاہجان آباد تین سو سات الحیدر کہ احوال صوبہ کابل حیدر کہ پونچاب

اور ایسا یہ تاریخ کا یہ کہ بعد جو کجائے کے احوال حکام سلاطین کا لکھے ہیں اور محمد کا قسم فرشتہ نے  
 احوال اولیا و صالحین و سوانح فرما دیوں کے تحریر کیا لیکن چونکہ اکثر فرمانروا اور حکام تابع باطنی  
 راجے تھے اسلئے کہ کالیاب جو ہیں اور اکثر یہ زکوہ اراپے اپنے وقت تھے لہذا یہ ہیں اور  
 اور حقیقت میں بادشاہ بھی ہی کردہ کے لوگ ہیں بقول قابل سے لگا بادشاہ و مہاراجا  
 ان کے مکار برخلاف احوال بزرگان دین جو اقلیم ہندوکن میں جو ہیں یہ رقم کرنا ہے من بعد حالات  
 رواجوں امیر تیر کو رگمان سے مع ایرا و تو ران دروم ہندوکن و غزو جو جو کہ ہم عصر جو ہیں کیا  
 کر کیا ان رائے کا دوسرا چاند نعت عظمیٰ اور عظیم کبریٰ معنوی اور تہ اچوہ جانو اور ان کے سامنے  
 اور ہیں ایک ضوی اور دوسرے ضو ہندوکن کے اولیا و لوگ بیان میں اور ہیں دو نور میں مہشی  
 قادر خان اپنی کتاب میں کتب معبرہ سے یوں زبتم کیا ہے کہ حضرت بار سوائے و سوائے اسلئے  
 خاتم النبیین ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دلت سے جبریل علیہ السلام کے نعت باطنی اور ضوی  
 عطا فرمایا اور چونکہ ان جناب کو چار خلیفے چار احباب کیا رضی اللہ عنہم ہیں اور دوسرے ہر ایک حلیفہ  
 متعدد خلفا ہیں اور کے طریق اور اور ملکوں میں شایع اور راج ہیں اس دیار میں جو چار پیروہ  
 شہر میں سلسلہ اور نکاسیہ حضرت شاہ اولیامرشد الاقفا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچا ہے  
 اور حضرت کو سو احسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چار خلیفے ہیں کہ ضوی لوگوں میں چار پیروہ کہے ہیں  
 ایک علی قزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر اپنے کنارے آب خرات کے آواز طبل غرا کا سنکر کوچا کر  
 کیا اور قوی سائے والوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور جو لوگ ان جناب کے خلاف پر ہیں  
 نہ ان میں جنگ ہی بغور واسط حضرت حضرت علی کے متوجہ ہوئے اور انشا و حرب شہادت پائے

اس واسطے نہ کہ کیا گیا، عَاشَ وَحَیْدًا مَاتَ شَهِیدًا اور دوسرے قاضی ابوالقاسم  
 شریح بن مانی رضی اللہ عنہ اِذَا دُرِّکَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ اَبُو شَرِیْحٍ مِنْ  
 اَصْحَابِ عَلِیٍّ تِسْعَ سِتِّیْنِ کِیْلٍ بن زیاد بن تہبک رضی اللہ عنہ آپ نزدیک اربا حدیث کے ایسے ثقہ  
 ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب اُن جناب پر علوم ارباط ملے جو شکر کرتے اور موج مارتے  
 نزدیک کِیْل رضی اللہ عنہ کے تشریف فرما ہوتے اور رازیا فرماتے جو تھے شیخ ابوعلی بن حسن بصری رضی  
 اور چودہ خانوادہ کہ مشہور ائمہ مردم پرندہ کو ہیں شیخ حسینی رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے ہیں  
 جیسا خلفاء راشدین حضرت سالت پناہ کے فیض اکثر اس دین خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 جاری ہوا ایسی ہی خلفائین شاہ ولایت کے بھی تمام مخلوقات جو تھے خلیفہ سے اُن جیسے ہر منہ ہو  
 ہیں شیخ ابوعلی بصری رضی اللہ عنہ کہ دو خلیفہ مشہور ہیں ایک حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دوسرے  
 شیخ ابوالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ دوسرا آفرشتہ جو سے چودہ خانوادہ نکلی ہیں ان میں سے نو  
 خانوادہ نکلا وہ شیخ حبیب عجمی کو سو پختای اور پانچ کا سلسلہ شیخ ابوالواحد بن زید کو آٹھ  
 اس میں کو دو نور پریم کرتا ہے پلانو نور نو خانوادہ کن بیان میں جیسا طیفور یا کرخیا سقطیا سندیا  
 گا دریا ہو سیاہ و سیاہ ہر دو یا کیفیت ہر ایک بزرگوار کی پہلا خانوادہ جیسا ہی آوردہ طلوع پر  
 کہ عربین دیکھتے تھے اخلاک عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک نام محمد تھا اور دوسرے محمد بن جعفر عبد الرحمن  
 بن عوف کہتے تھے ہر دو بزرگوار عالم اور متقی اصحاب الناس تھے جو بوق شوق کشف باطن کا ہوا مرید  
 حضرت حبیب عجمی کے جو اگر غلت اختیار کی حکم سے مرشد کے غارین جا کر مجرود اور مفرد سادہ ریاضت کے  
 مشغول ہو بعد ایک ہفتہ کے ایک چہولہ یا دوسرے سے انظار کیا کرتے تھے بارہ برس اس رنگ پر

کوہ مدکورین سے بدین یا چار ملک پانچ ہفتہ کے گیس یا میوہ چکی کہا کرتے تھے اور ان کے خوش  
 سحر کرتے تھے اور اگر کسی کو جامہ پہنا دیا تو فقر کو دیتے تھے اور کونجیا لیتے تھے اور خانوادہ  
 طیفور پانچ لقب حضرت بایرید بطامی دس سرہ کا ہی لگا لگو طیفور کیا کرتے تھے آخلفیہ عجیبہ رحمۃ  
 اللہ کے ہیں بائلی عمر دیرہ سو برکی تھی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے دیکھا تھا اور حضرت امام جعفر صادق  
 رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کرتے تھے مگر تربیت اپنے حبیب عجیب سے پائی ہی جا رہا دی شاہ طیفور  
 مرید ہو اور اپنے تین طیفور کھلائے دے چارہ ہیں شیخ مسود شیخ محمد شیخ ابراہیم شیخ  
 شیخ مسود شک پارہ کی گدڑی اختیار کی اور شیخ محمد نے فرقد ہزار مینی اور شیخ ابراہیم نے مربع  
 اینٹ کا فرقد اور شیخ احمد نے زرد اسکا معنی بھی پارہ پارہ کتہ جامہ کا بتایا تیرا خانوادہ کر خیاک  
 حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ سے اور شیخ عارف کرخی قدس سرہ خلیفہ داد طامی حلیفہ  
 قدس سرہ کا کہ ہیں اور کرخی ایک محلہ ہے اب دین کہ آپ دمان شریف رکیتے تھے بعض مرید آج کہتے  
 اپنے آبا و اجداد کی ترک کر کے کرخی کہلائے اور گردار چوڑ کر غولت قبول کی نوز موفت سے  
 انکار روشن ہوا عرض سے فرشتہ کھل گیا نظر آنے لگا جو کوئی مرید انکا ہوتا ہی اول ہوتے  
 سے دل اویسا لیتا ہی جو چھا خانوادہ قطیہ کی حضرت شیخ سری سقطی دس سرہ سے ملتا ہی آپ  
 حلیفہ معروف کرخی کہ ہیں اور سلطان جہدین تن ابنا ملوک سے تھے مرید حضرت شیخ سری سقطی قدس  
 سرہ کہ ہو یہ پرستہ تن حایم الدبر تھے اور توح برگر قبول کرتے تھے تین چار دن بوجہ انظار کرتے  
 تھے بالچون خانوادہ جنید یا بی اول حضرت شیخ جنید بنہادی قدس سرہ کے دو شخص مرید ہو سید  
 خد شکار کی جو خلافت بائیں اور فرقد درویشی کا طامی لقمہ نکاتہ چالیس روز رہے

افطار کرتے لکھا ہے عیسے ایک فرشتہ آدمی کی صورت کا شیر کا تہین لے ہوئے آسمان نیچے آنا  
 اور کہتا کہ زمان ملک انسان کا ہی کا درویش تین قسم ہی میری عزت و جلال کی افطار کرو کہ لا  
 یا کل ولا یشریب لا ینوم صفت میری ہی میری ہی ذات ہی کے نوم و قضی سے پاک ہی ہرگز گردن  
 میں انکے لانا نہ پکاتے تھے۔ لوگ صاحب فقر تھے اگر کوئی فتوح عیسے ہم پہنچتی فخر و غرور کا کہلا دیتے  
 تھے کوئی محرم نہ جانتا تھا اور آواز غیب سے آتی تھی کہ واسطے طعام کے فکر نہ کرو چھٹا خانوادہ چہا  
 محاذ زینابی اس خانوادہ کے لوگ دودھ سے خواجہ سے ملتی ہوتے ہیں مہ انکے سلطان ابو اسحاق  
 گادرونی ہی کے وہ امیر گادرون کے ہیں بادشاہی چہور کر مرید خواجہ عبداللہ حنیف رحمہ اللہ  
 کے ہوئے خواجہ اکثر فرماتے تھے ای اسحاق تجھے میں نے دین وہ فیاد و نعمت علم بلند کراد  
 روزیات تک رہتے تیرے صاحب جلیل و علم ہونگے طریقہ انکی روشنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ خلوت میں  
 اشتغال کیا اسکا عظیم اور بات اللہ پر بنا ساتواں خانوادہ طوسیہ خانوادہ میں دھڑ سے خواجہ  
 بعد ادی کو پہنچتا ہی فقیرانیکہ باجا زامیر کا اور آگ سنتے ہیں اور ذکر ملی کرتے ہیں اور جو خیر شہر سے  
 پہنچے اوکو غنیمت جانتے ہیں جو کچھ آوے خوش کر جاتے ہیں چون و چرا میں نہیں پڑتے کہتے ہیں یا خضر  
 خضر بخشش اس خانوادہ کی بریں کا فرا و زہر و غنی بر علیہ السلام پائی ہی آسمان خانوادہ فردوسیہ  
 دھڑ اس خانوادہ کا بھی خواجہ حیدر آتھ کہ پہنچتا ہی آتھ اس خانوادہ کی سہروردی سے شیخ  
 نجم الدین کبریٰ فردوسی رحمہ اللہ اور شیخ علاء الدین طوسی علیہ الرحمہ یہ ہر دو بزرگوار سہین  
 اخوت رکھتے تھے مجاہدہ و ریاضت میں کامل ایک ہفتہ بعد جنگلی گہاں یا مان بے ہنگ سے افطار کیا  
 کرتے تھے تین یا چارے اور جیسے نظر کرتے تھے حق کو پہنچا دیتے تھے یہ ہر دو عاشق رب جلیل ایک روز

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو جیسہ درہ کی آئے اور قلعہ کی کہ ہم اور ہمارا کام غایت پہنچا ہی مجاہدہ  
 میں تمام عمر اپنی گذاری ہو نہت ہر عضو کا بندہ نہ کیا گیا تھا شیخ ضیاء الدین جنہ انہ کہ میں بھی اسی  
 میں گرفتار ہوں اور چلوں تم خون آدمی شیخ وجہ الدین علیہ الرحمہ سے رجوع کریں کہ وہ مشرق سے فرستے  
 سیر کرتے ہیں یہ سب حضرات دین مرید شیخ وجہ الدین کے ہوں اپنے شیخ علاء الدین کو خلافت  
 دے اور فرمایا کہ تم اپنے طوس میں جا کر رہو اور ہندوگان خدا کی دعوت کرو اور شیخ نجم الدین کا نائب ہو  
 شیخ ضیاء الدین کے سپرد کیا ضیاء الدین چونکہ آپ بھی خلافت سے مانور تھے ستائیسے بعد خلافت سے  
 شیخ نجم الدین کو اپنا خلیفہ کر کے فرمایا کہ تم فردوس کی مشایخ ہو ابہ افروسیوں کی بیان سے  
 نوان خانوادہ سپہروریدیہ میں واسطہ سے خواجہ جنید کو پہنچا ہی اور دعوتِ سلطنت سے شیخ  
 وجہ علیہ الرحمہ کو کہ آپ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کہ ہیں شیخ ضیاء الدین ابو جیسہ بارہ سال تک ارادہ  
 اٹکے ساتھ ہی زلفش کو اپنے پانی دیتے اور تین خدمتہ کیا تے بنے اور بعد ارادہ چالیسوں پانی پیتے  
 اور تین خدمتہ کیا کرتے تھے مدت تیس برس تک آپ سوہن اور منہ قبلہ سے ہنیں ہمیں  
 منہ قبلہ کر رہے ابجا علم کمال پر ہمارے اپنے عرش سے ٹری تک سیر کرتے تھے دوسرا روز  
 پانچ خانوادوں کے بیان میں اور وہ پانچ خانوادے عبد الواحدین زید کے یہ ہیں زید یا علیہ السلام  
 ہر ہر جمعیہ کیا کیفیت ہر ایک بزرگوار کی پہلا خانوادہ زید یا ہی زید یاں پانچ نہ تھے  
 ابنا عبد اللہ بن خوف رضی اللہ عنہ سے ہر ایک حافظ کلام اللہ اور عالم بدر کمال شیخ عبد  
 الواحدین زید نے ایک کو خلاف عنایت کی طریقہ او کی درویشی کا بہ تھا کہ ریاضت اور مجاہدہ  
 آبادی میں ہنیں کرتے تھے اور کوسو ہونہ کو یہاں تک کہ سانس چھو کہ ہنیں ازار پہنچاتے تھے اور



مشغول حق را کرنے شہر قریب میں بنیں آئے گھر پھر کر نہیں بیٹھتے اور جو بچہ دینہ جامہ سے بنیں  
نکالتے اور اسل دنیا کے گرد نہیں پھرتے اور اگر کوئی نفع لے آتا قبول نفوائے فقروں کو دے دالتے  
اور پوشش ان کے زندہ یعنی جامہ کہنے یا پلاس اور نیا کپڑا نہیں پہنتے بعض بچے چاروں کے ملا کر زندہ  
کو دہری بناتے اگر کسی جنگل میں کوئی انہیں پکڑ کر غلام کر داتا دم ہمارے خدمت واجب کر کے اگر  
بیخ و بالتا دل سے اکراہ نفوائے کسی شہر کو مرید کو نہ لے گا اور اس شخص کو جو حافظ کلام اللہ ہو عالم ہو  
اور صلاح و مجاہدہ کیا ہو اور بچل بکھڑا اور بچا گئی کا خون میں اختیار کیا ہو اور پنج طریقہ  
اب تک جاری ہو دوسرا خانوادہ عباسیہ کے شیخ فیض بن عیاض کو پونچھائی اور طریقہ اولی  
کو ہمیشہ رہنا اور مجرد رہنا اور دن و فرزند کرنا ہمیشہ سفر میں رہنا جامہ سیاہ پہنا رہتے کہ چند بچہ  
ہوئی اور ہا یعنی اس کو جو کردار اعلیٰ نماز کے خرقہ بنالیا اور کسی سے سوال نہ کیا اگر بے طلب کسی چیز  
پے کیا دن و رات فاقہ کرنا تمام شب زندہ کرنا اگر یا خون رہنے ہو صبر کرنا انتظار کرنے دن بھر کے ساتھ  
کرتے اور خلق سے آئینش فرکتے اور اگر کوئی مرید ان کا ہوتا اول تجرد اختیار کرنا جو کچھ کہ ملک میں  
نفاذ و سکین پریم کر دیتا دن و فرزند دن کو خدا کو سوچ کر حق کی طرف رجوع ہوتا تیسرا  
ادھم یہ ہے سلطان ادیم ملجی سے غلامی طریقہ انکائی ہے مجرد رہنا نہ پہنا سوا اور حرمین ذکر جلی کرنا  
طرح کسو سے کرنی جو یہ یہ بغیر طلب ہے پونچھ نفوا کو دنیا طفیل سے نفوا کے آب بھی دین لقمے  
کرنا اسل دنیا سے آئینش نہ کرنی جو مرید ایسا ہوتا اپنے دل کو محبت سے دنیا کے پاک کر کے نفس کو  
اول ملج کر لیتا جو تھا خانوادہ پیرامی سلسلہ ان کا شیخ ہریرہ بھری کو پونچھائی اور طریقہ یک  
شہر و دیہات میں بنیں رہتے جنگل میں رہتے بن گہاں سے جو جنگل کہاں رات دن باوجود ضرورت

نما خضو دل سے پڑتے گرد اہل دنیا کے نہ پیرتے اور قیوم بھی قبول کرتے چار بلکہ پانچ روز انظار  
 کرتے جو مرید انکا ہوتا یہی روش قبول کرتا یا پھر خانوادہ چشتیہ کی وحشت فارسیں ایک موضع  
 خراسان کے مواضع سے سلسلہ چشتیہ کا شیخ منشا دعلوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچائی اور بعد انکا  
 شیخ ابو اسحاق چشتی قدس سرہ ہیں کہ آپ شہر چشت سے بغداد میں جا کر رہے شیخ منشا دینوری  
 ہوئے شیخ نے پوچھا کہ نام تیار کیا ہے عرض کی ابو اسحاق چشتی فرمایا کہ تم خواجہ چشت ہو سلام مبارک  
 ہے اور خلافت دی خرقہ پہنایا اوس دور سے خواجگان چشت ہو گئے یہ مانع نہ تھے اپنے خواجگان  
 چشت کہتے ہیں اول ابو اسحاق چشتی دوسرے خواجہ احمد چشتی تیسرے خواجہ محمد چشتی چوتھے خواجہ  
 نصیر الدین ابو یوسف چشتی پانچویں خواجہ قطب الدین مودود چشتی ششم لہ اسرار ہم طرہ انکا یہ  
 شہرہ قریمین رہتے خلق کو دعوت کرتے تاکہ اوہن خدا کے طرف لایوں اور گرد دنیا کے نہ تھریں  
 یہ لوگ ریاضت مجاہدہ میں رہتے ہیں صحبت غریبوں سے رکھتے ہیں فقر و فاقہ کا کھانا نہیں راک  
 سنتے ہیں اہل سمع کو دوست رکھتے ہیں اپنے پیرو نکاح و عس کرتے ہیں غنی کو فقروں پر جان بچاتے  
 طعام کے بعد کھاتے ہیں آپ لوگوں کے غائبہ وہلاتے ہیں جو چاہے کہ مرید انکا ہو چاہے کہ اکل  
 نفس کا اور تصفیہ دل کا حاصل کرے بعد مرید ہو حجاب بیان اور کھادئے السلام علی  
 صَنِ اتَّبِعَ الْهَدَىٰ واضح ہو کہ سو آج چودہ خانوادہ کی اور خانوادے دوسرے بھی ہیں  
 جیسا کہ قادریہ کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جاری ہے اور بڑا نامور تصوفی  
 بہت مشہور تھے حضرت کا ربیع الثانی کی گیارہویں تاریخ ۸۴۰ھ چار سو اکتالیس میں حصہ لیا  
 اعمال سے بغداد کے روز پنجشنبہ ہوا اسی عرشہ اکیانوے سال اور وفات روز پنجشنبہ دینی گیارہویں

ربع الثانی ۵۳۲ھ یا ۵۳۳ھ عری شہ بغداد میں ہوا یہی فرار کا اہم ترین منظر تھا جو جانیان کا  
 ہی دستگیر فاسی محمد بن علی بن علی القبا کا ہی دوسرا شکار یہ کہ عید اللہ شاعر علیہ الرحمہ سے نامور ہوا  
 گو ایاری دور دورہ اکثر بزرگ لوگ اس خانوادہ کے نامی ہو ہیں طریقہ اور خاک و طیفہ اور اور اس قدر  
 اسماء الہی کا ہی شیر اطمینان کہ حضرت جمیع الدین زندہ شاہ مدار رحمہ اللہ سے آغاز ہوا یہی کرم  
 جن غلظہ کو اپنے سر پر کرنے اور اجازت دینے سے منع کیا تھا بلکہ فیض پناہ سے سبک کر لیا لیکن خفا و سہری  
 جابون سے مضطرب نہ ہو کر سلسلہ سہری مریدی کا جاری کئے ہیں اور طیفہ سے ہزار کروہ ہیں عاشقان  
 خادمان دیوان خان اس خانوادہ میں بھی اکثر حسب کشف و کرامت ہیں جسب کہ ذکر او کا چھلا میر  
 اولیا و سید گیلان میں ارباب تاریخ نے اسب حوالہ قلم کیا ہے کہ اولی ملک ہندوستان میں عبداللہ اسلام  
 جو شہہ چار سو میں ہوا ہے جسب کہ رشید الہ نیما نہیں گذرا اور شاہ عبداللہ صاحب بھی بیان کیا جا چکا  
 حسب باطن بطویل حضرت سالار جو دغازی اور میرزا فنگ سوار اور حضرت خواجہ محمد بن الدین حسینی کے  
 ہوا یہی قدس اللہ اسرار ہم پہ اس ملک میں جناب سالار مسعود غازی عرف جب سالار علیہ الرحمہ  
 فرما ہو کہ میں سالار جو دغازی قدس سرہ کا بیان سالار جو دغازی خلف سبہ سالار امیر شاہو این  
 عطا راہہ علی کے ہیں کہ سلسلہ شریفان جناب کا محمد خیف ابن شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ  
 پر پختا ہے واضح ہو کہ جب مظفر خان حاکم نے ہرز کے حوادث سے روز کار کے پریشان ہو کر قلعہ  
 اجیر میں پناہ لی رہندار سید کے چاہے کہ اسکو بدر کرین خد متین سلطان غزنوی کے عرض کی  
 سلطان نادر شاہ کو بیت جمیع ہمراہ کر کے نوین مارچ دی گئی کی شہہ چار سو ایک  
 عری ہوی میں نواحی قندار سے طرف اجیر کے گزرا کیا امیر صاحب گئی اور فتحیاب ہوئے

اوس قلعہ کو جس مضافات اس کے قبضہ میں لایا اسی نام میں تولد سال اس جو غازی قلعہ اجیرین سے فتح کیا  
 صبح صادق وقت اول ستارے آفتاب کی گیسویں شعبا العظمیٰ چار سو پانچ میں ہوا ہی نام صلی میر خود  
 اور سنی اور توحیدی میں اس کے پر حکیم اور دیا جھڑسان میں جب سالار بعض جاغزی میں اسی اور بعض مقام میں  
 بالیہ سیال اور بعض دیستان میں بالا پر کتبہ میں اور تپ جیسے بند و تیز کو پونچے ساتھ ایک جماعت جیسے  
 جو انان نو خستہ کے موصات ارادہ سے دربار میں سلطان محمود غزنوی کے تشریف فرما ہو کر تروا رہے  
 اور خدمات نمایاں طور میں لاکر مرقعات سلطانی کہ ہوئے پھر چند روز بعد طرف سہی کے لشکر کش ہوئے  
 اور بہت سے جنگ جہال کر کے کو مال سپر راہبیاں کو کہ وہ زندہ کاراجہ تامل کو پوچھا تمام ملک  
 تقریباً لایا ملک کمال معلوم ہوتی سے ہر چند کہ سب حلق پر بھی ہی آپ تخت پر نہ بیٹھے مگر خطہ سلطان محمود کا  
 روداد یا پھر کئی روز کے پر سالار سیف الدین محمود کو اپنے بیت لشکر دیکھ کر طرف ہر وچ کے روانہ کیا  
 بصوف دان جا کر درج شہاد نکالیا کہ درگاہ مبارک کے انکی دان ہی سے مدد کے حضرت طبرف  
 ہر وچ کے لشکر کش کے تیرے ہر شرک و مان کے هجوم اور غلبہ لاکر انکو شہید کیا لیتے ہیں آپ نے  
 قبل میں دن شہادت کے آپ طعام تک ترک فرمایا تا اور شہیدہ میں حق کے زندہ کالی ابد کا کسب  
 کرتے تھے جو بھی تاریخ کے جسک چار سو چارچہ میں لشکر میں سے راہبیری اور سپہ سالار ایک  
 تیرا اگر ایک ملک مبارک پر کھجرات سے اس کے ایک غش ناری ہوا سکندر دیوانہ لشکر حضرت کا زانو  
 اپنے کرنا ہوا تھا کہ وہ حضرت عالم قدس کو روانہ ہوئے بیت عالی بارگاہ اور لقب بعد شہادت اچھا  
 سلطان شہید ہی نکلیا کہ جو کوئی ہندوستان میں شہید ہوتا ہی لقب سے آپ کے مامور ہوتا ہی  
 اور یہ بھی قلم بند کیا کہ خواجہ حسین الدین جشتی قدس سرہ ہر اک مرد اہل طلب کو حوالے

روح بفتح سالار و غاری کر کے ہیں نیاز اپنی قسم کند و جی جاہر بن تمام ملک ہند و دکن  
 میں ہو کر تہی ہادی اعلیٰ تو نگہ مسکین سب کھاتے سیر جو ہیں یہ بھی آج ایک فیض جاری ہی  
 بیان حسین خٹک سوار قدس سرہ کا بیان کہ میں اس گروہ بانگ کو کہ نام آج حسین مشید ہی  
 آپ سادات اعلیٰ کا اہل ہند کے ہیں سلسلہ اراد نکالنا و اجداد اپنے ائمہ اہل بیت سے رکھتے ہیں  
 اور واسطیہ احوال کے کہ میں اہل دنیا کے صحبت میں اغیار کے رہ کر کمالات معنوی کرتے تھے اور آپ  
 غلام باطن میں نے نظروقت تھے اور موافق سنت اجداد انیت سے جہاں سلطان معز الدین سام  
 عرف شہاب الدین غوری کے ساتھ وارد ہند ہو جب سلطان نے ہندوستان کو فتح کیا  
 اور سلطان قطب الدین ایبک کو نایاب پناہ دہلی میں قائم کر کے طرفہ لاغزین کے محرم کی میرا  
 حسین کو حکومت اجیر کی کہ وہ پخت را پتہ ورا کا تھا متعین کیا آپ جب اجیر کو پہنچے  
 وہاں خواجہ بزرگ معین الدین جو مہر مدنی شریف فرماتے تھے آپ کے ایک بیت محبت ہم پہنچی  
 بلکہ گرامات محترمانہ ہو کر تہی آپ اسی دیار میں سکونت فرماتے کہ خدوفا سلطان قطب  
 ایک کی یکایک پہنچی بہ شرک اس نواح کے کہ آپ سے عداوت دینی رکھتے تھے اور فرصت کا وقت ہوتا  
 تھے اوس مقام میں کہ لشکر حضرت چوگا گاہ پر اطراف میں نواحی اجیر کے تھے اور آپ جب  
 آدھو سے قلعہ اجیر پر کہ اوسکو ڈھ بھٹکی کہے ہیں شریف فرما شرک لوگ نازد مور و مل کے بھوم لاکر  
 ہیکو مع جمیع اصحاب حضور پناہ آپ کے اوس شہیار یک میں شہید کیے صبح خواجہ بزرگ اپنے مریدوں  
 شریف فرما قلعہ کے ہو کر نماز جنازہ ادا کر کے ہندی برہمن کی مدد اصحاب انکے دکن کے شہادت  
 دیکھنے میں نہیں آیا لیکن پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ آخر سلطنت میں سلطان قطب الدین کے ۹۰۳ سنہ

جسے سو تین چوبیس ہزار سو و گیارہ سال کا ہوا تھا۔ اہل بیت کے ہر ایک پر بطاف جان دیا گیا کی حضرت خواجہ حسین  
 الدین حسن سجوی ہندو لی عطاء رسول قدس سرہ کا بیٹے تولد ان جناب کا درجستان اصل  
 سیستان ہی مردم کو دمان کے شہر کی کہتے ہیں مگر اس کا سجوی ہی اور نشوونما اچھا دیا خواجہ حسین  
 جب والد بزرگوار آئے مسمی خواجہ غیاث الدین حسینی حسینی رحلت فرما ہوا آپ سب سے بڑے کا تھے  
 حسن اتفاق ایک دن آپ شغل سیر باغ تھے اور بن حکیمی ملاحظہ کر رہے تھے ناگاہ ایک عورت اہم  
 قندری نام وار ہو خواجہ اور بن ایک چارٹے لائیا یا اور ایک ٹوٹے لکھو کار و بردار تھا  
 ابراہیم قندری نے تھے کچھارہ کہ حکیم نے پکلی کہتے ہیں بعل سے نکالا اور دانتوں سے چاب کر مانتے  
 اپنے ہند میں خواجہ دانی ریاجو دے کے نور دلیں خواجہ کے چمکنے لگا اس وقت ملک سب اس وقت  
 فقر اگر کے مسافرت اختیار کی بدھ میں سچ ملائیت خواجہ عثمان مار دلی قدس سرہ حاضر ہوئے خواجہ  
 عثمان نے غلامین لیا مرید کیا وہ ہمراہ اپنے محل حادموں کے کچھ شریف کو لے گیا اور جن میں ان کے دمان عائی  
 دمان کے مدینہ طیبہ کو پہنچے دمان عالم اردو احسن ملازمت میں حضرت سالت پناہ صلعم ہو چکا یا  
 اور خلافت سے ممتاز کیا دس برس بعد ستر سے باز اگر بعد اذین وارد ہوا اور دو سال پہر سفر کیا  
 دس برس پہر مسافرت میں گذرے دوبارہ پہر بعد اذین شریف لے آؤ گوت اختیار کیا جس سے  
 برس تک اہل علم فقہ کیلئے رہے تب عصا اوصلوا اور خرقہ خلافت کا غایت کر کے اسی مقام کیا  
 اور خدا کو سونا غرض حضرت خواجہ حسین الدین قدس سرہ الساجی باون برس کی عمر میں خرقہ خلافت  
 سے رف ہو کر ارادہ حیات کا فرما انسانی سیر جب آپ قصہ جیلان میں پہنچے حضرت غوث الصمدی  
 محبوب جانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حضرت رضی اللہ عنہ محترمہ ان سے کہتے تھے

تا حال خانقاہ خواجہ صاحب صوف کی اس مقام میں ہی واضح ہو کہ جبکہ خواجہ غلامانی ماری  
 عالم اربعہ میں ملازمت حضرت خواجہ سردار کائنات علیہ السلام والحق کے مشرف کر دیا پیگاہ  
 والا سے حکم ہوا کہ واسطے فتح ہندوستان سلاطین اسلام کی تائید کے لئے اجیر کو جلاوڑ ارشاد  
 کیا کہ ایک جوئے اعلیٰ مبارک کا اور ایک خرقة ملائے محراب میں محفوظ و امانت ہے اور روانہ  
 خواجہ بدینہ مورہ کے دمان سے نعمت اعلیٰ اور عطیہ کبریٰ حاصل کر کے چالیس فقروں سے  
 روانہ اجیر کو جب گروہ انکا سامانہ کو پہنچا اہلی دمان کے خواجہ کو خوانی تصویر پر ملے رہا  
 پتہ پورا کہ مانا و سکی اور چال جوگی نے جو علم نجوم و سحر سے دستا کر کے مان کو راند کر کی لکھ گیا  
 اور اپنی اطراف ممالک میں روانہ کی تھی بہت اعزاز و اکرام کے خواجہ دمان کو ہنگوہ دن  
 شہر میں آئے حوالی میں ایک درخت تھا سایہ دار کہ دمان اونٹ رکھ پتہ پورا کے بٹھا کرتے تھے  
 دمان اترنا چاہا شہر مانع ہو گیا کہ یہاں اونٹ کھڑے کیجئے ہوئے ہیں اونٹ نے  
 خلیفہ اونٹن کی ہوگی آپ کو فرمایا اونٹ نے بھیجے رہے دو اور آپ دمان کے حکمران کے پاس گئے  
 تالاب کے آرام پکڑے دمان نے فرمائے کا ٹکڑے تالاب میں ڈال دے اتفاقاً دم اسکی ایک  
 برہمن نہا تھا سر پر کے چار پڑی وہ رام رام پکارتا ہوا نکلا پتہ پورا سے مستغنی ہوا فریاد کی  
 زائد کو خزاں کی تشریف آوری کی سنکر تامل کیا جب برہمن ادہ تمام ہونے پر بچھو اور اصرار کیا  
 خواجہ صاحب کے پیغام کہلایا کہ لینا پانی آپ کے ہمراہوں کا تالاب لانا ساگر اور حوض پل سمندر سے  
 روح نافرستی ہمارے مقوم ہونے کا ہی آپ نے عتقا فرما کہ تہوڑا سا پانی ابرقی میں ملے  
 اور درویشوں سے فرمایا کہ جسکو پانی مطلوب ہو اس سے لے لے اور تالاب لانا ساگر اور حوض

پہل سمندر سے کام نہ لے حکمت الہیہ جو جہت پاتے تھے لیتے تھے وہ پانی چاہی کہ کام نہ ہوتا تھا اور تالاب  
 انا سا گر کا اور حوض پہل سمندر بالکل خشک ہو گئے بلکہ تمام بادلیان سوک گئیں یہاں تک کہ دود  
 عورات کی چہاتوں میں زنا فریاد آہ و فغان کی مٹائی تھی اور بی بی العیض العیض الخیر جمع  
 پکارنے لگے تب آپ سے سب جمع ہو اور یہاں پر پایا کہ سید و مسلمان تمام بالاتفاق پانی حوض  
 اور تالاب سے لیا کریں آپ نے رحم فرمایا حکم کیا کہ پانی ابرقی کا ملائین ڈال دو محدود کے  
 اور تالاب بھر گیا بالیو نہیں بھی پانی آیا دود بھی چہاتوں میں اوتر اور اوت جیہاڑ سے  
 ہوئے تھے اور نہ لے سکتے تھے ظاہر غایت کی پانی مانے پتھر اکی سے کو منے کیا کہ زہرا ان فقروں  
 گستاخی نہ کرتی ورنہ دولت دیر نہ بر باد ہوگی سلطنت جہت جاگی ہے کہ کو بھی متاثر ہوتا مل فرمایا  
 تکلیف سے بھٹے بھٹے کے چارہ کا اس امر کا اچال جو گی سے کہ وہ ایک کا فر ماضی اور سحر پایا ماضی  
 اور سکا تیار حضرت کی وہ سعی کرتا رہتا پتھر تار مایکین جیسے سواد سکا کی کارگر ہوا اللہ سکا سے  
 سے خواجہ صاحب کو اسپر غلبہ زیادہ قایل ہوا اور شرف اسلام کا پایا آپ دفعتی افزا شہر کے ہو پتھر  
 سے پتھر اکایہ حال ہو احو کوئی اگے آئے یہی کہنا یہ طرح اس شہر سے جا دینگے خواجہ نے  
 سکر فرمایا کہ میں راجہ پتھر کو زور پتھر دکان جو چہ سلطان شہا الدین غوری آیا اور اس  
 پتھر کو شک دیکر کہیر کر لیا سلطنت ہند کی تمام تہذیبیں اہل اسلام آئی خواجہ صاحب بلند  
 آجہ میں تو وطن اختیار کیا بعد چند دوی بیان ایک مسما دی بی عصمت بنت سید و جہا الدین عمیر  
 حسین خٹک سوار اور دوسرے مسما دی بی مت اللہ کو کہ اپنے ملک نظام حاکم تھے ملتان کے درہ  
 ان حضرت کا تھا آئندہ راجہوں کے اس دیار کے دار الحکومت لاکر نذر گزارنے تھے بہتر و بخواب فرمایا



پہلی بی بی سے تین فرزند ہو ایک شیخ ابو سعید اور دوسرے شیخ خوالد بن سیر شیخ حمام الدین  
 دوسری بی بی سے ایک فرزند مسمی گیدو دراز نقل ہے کہ ایک روز خواجہ فرمایا کہ بعد چند روز  
 عالم بقا کا سفر ہو گا شیخ علی بخاری کو حکم ہوا کہ مثال یعنی فرما لکین قطب الدین بختیار کاکی روٹی  
 جاوین کہ مقام ملی مقام ادنکا ہی بعد ہنہ قطب الدین بختیار کاکی روٹی کا پکر کلاہ اپنا سر پر کیا اور  
 مضلا اور ایک کلام اللہ اور وہ عصا شیخ عثمان ہارونی کا اور عین مبارک اور عین عطا فرمایا اور  
 کہ یہ امانت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نزدیک میرے تھی میں تمہیں ہی اور شہر دیا  
 بختیار کاکی تو سیکارہ مرد آریگا اور داع کیا لکھا ہے کہ قطب الدین روانہ ہو کر دلی کو پہونچے  
 برس روز بعد خبر سنی کہ خواجہ عین الدین چشتی روز نہ چشتی جگہ پہونچے سو پہونچے عین خوالد عالم دین  
 ہو تا رخاں حضرت کی کسوئے کپی بی ع سہلہ دویا د عالم بود و عمر شریف بقول اصح  
 ایک سوات برس بعض زیادہ بھی کہتے ہیں اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
 يَحْزَنُونَ۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کا پناہ حضرت خواجہ قطب الدین کو  
 بختیار اس واسطے کہتے ہیں کہ اولاد سے خواجہ حبیب احمد بختیار کہ ہیں کہ والدہ انکی لبیب بضاعتی کے  
 مصروف کہ ایک مرد شیرانی کے حاکم کیا تھا جبکہ قدم مبارک سے انکے گہر اُس مرد شیرانی کے دولت  
 اور فرزند زیادہ ہو اوشے نام انکا بختیار کر کے ساتھ ایک مرد شیرانی کے متاہل کیا اور قصہ  
 اوشے مصاف بعد اسے موطن سیدہ احاف نام ایک شخص بزرگ کا ہے کہ وہ دہان سے افغانستان میں  
 اگر دختہ سے ایک شیرانی کے منسوب ہوئے تھے صلب انکی خواجہ حبیب پیدا ہوئے اور جب وہ اپنے  
 وطن کو لوٹ گئے مادر نے خواجہ حبیب کو ایک مرد شیرانی کو دے ڈالا جبکہ گذرا نسب نامہ خواجہ

قطب الدین ابوسعید احمد بن خواجہ کمال الدین موسیٰ بن خواجہ محمد بن خواجہ محمد بن خواجہ ابوسعید  
 اوشی تاحترامین شہید ملا رضی اللہ عنہ آپ در زاد و لی بن لکھا کہ امام حمل میں دسی  
 تہجد کی نماز کے وقت والدہ کے شکم میں جنین کر رہے تھے آواز نماز کی آتی ہوئی والدہ کو سنا بھی دیتی  
 تھی ولادت پہلی نصف شب کو دوشنبہ کی اور ایک روایت میں دوشنبہ کے دن چودھویں تاریخ <sup>الاولی</sup>  
 کی شنبہ ماہ سنو اللہ ہجری میں ہوا دسدم ایک نور تھا آفتاب کا کہ تمام حجر کی روشنی کر دیتا  
 آپ سجدہ میں جناب ربی عز اسمہ کے پیدا ہوئے ہیں اللہ کا ذکر کرتے تھے آپ چار برس  
 چار مہینے کے ہوئے والدہ نے خواجہ معین الدین حسن بخاری پائل بھواریا ان حضرت قطب الدین قاضی  
 حمید الدین ناگوریکو کہ وہ قبضہ ناگور سے بوجہ ندادا تھے کہ اسی وقت طرفہ العین میں  
 قبضہ اوشمین آئے ہو تھے واسطے تسلیم کے سونیا قاضی صاحب نے ایک تختی پر بسم لکھا چا  
 قطب الدین کے کما شجران الذی اسری بعیدہ لکھو قاضی نے کیا دانا نصف قرآن ہے تنہا کہان  
 یاد کیا کہان نے میری نصف قرآن پڑھا ہی میں نے زبانی ادائی سنکر یاد کیا ہی پھر چار  
 روز کے عرصہ میں شبانہ پڑھ لیا میں بید ہو کر دلوں میں تمام علوم عربیہ سے ماہر ہو گئے  
 ایک روایت میں پچیس برس کے ہو کر اور بوجہ ایک روز کے ہوا کہ بوجہ آغاز نبوی تھی کہ  
 آپ ملازمت میں خواجہ معین الدین حسن بخاری کے حاضر ہوئے ہیں اور مسجد میں امام ابو اللیث کے  
 شہر بغداد میں ٹوپی چہارتہ کی پائی بیعت سے شرف ہو بعد چند نے حلب الشامیہ حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ہدیہ میں ساتھ عطا فرمودہ و کلیم افواض حامدہ و تاج  
 دوز سے معطلانہ ممتاز ہو کر اور لکھن جناب کو کاکلی اس واسطے کہتے ہیں کہ ادایل میں

رعیت و خاشاک کبھی کبھو تنگی بددہ دہلی میں ہو جاتی تھی تو ضرورت کے وقت ایک حرم ان کی تھی  
 کہ وہ شرف الدین نام ایک بقال مسلمان ایک ہمایہ میں تھا اور کسی عورت کے ہم سنگ قرض لیا کرتی تھی  
 ایک دن زن اس بقال کی گستاخ ہو کر کہی اگر ہم تم میں ہوں تو نوبت تمہاری ہلاکی کو پہنچے  
 حرم نے جناب کی اس بات سے خفا ہو کر غصہ کیا کہ بار دیگر کسو سے دام نہ لوں گی یہ باجر حضرت بہ  
 ظاہر ہو حضرت نے سر جو میں جناب کے ایک طاق تباہ اس کے طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جتنے نان  
 تجھے منظور ہو اسے کھکر اس طاق سے لے لے جو جب حکم کے خواص نے ماہہ ڈالار کے بسم اللہ کی  
 اتنے پائے کہ سب کو تقسیم کیا اس دن سے یہ عمل ہر روز جاری ہو اس صورت اس کی کاک کی  
 ہتی اور قبل اسکے چند بار خواجہ خضر علیہ السلام نے بھی کاک ان حضرت کو عطا کیا ہے اور کاک  
 خطائی کے ہوتے ہیں بادشاہ دربار کے فرد گاہ ہر ایک ایک بار جد جہد حاضر ہو تھے اور آپ بھی  
 ایک بار اسطے سندھ قطمہ زمین کے حسب الطلب مرث کے دربار میں بادشاہ کے تشریف فرما ہوئے تھے  
 مجر د سننے خبر کے کہ آپ وئی افزا ہوئے ہیں سلطان شمس الدین تخت سے اویٹ کر پادہ استقبال کو  
 آیا اور ان حضرت کو اعزاز و کرام سے لیا کرتی تھے پر تھلایا آپ خدمت میں کھڑے ہوا اور معاً  
 سندھ لکھنؤ و حوافر کے خشتک ہوئے تھے کہ ہر سے اپنی فرین کر کے نظرمین ان حضرت کی  
 گذرانا اور ایک خلعت طلائی پیش کیا بلکہ ایسا لکھا ہے کہ قدموں پر گرا اور حضرت کے بعد کئی روز کے  
 ایک وقت فرصت پاکر قاضی سعد اور قاضی عماد کے یہ دو قاضی بددہ اس وقت پہنچے بادشاہ کے  
 کہ سماع اپنی شرع شریف میں حرام ہی و تطہ الدین نے اسے اختیار کیا ہے انہیں جا  
 سزا ہو اور دوسرے دن اس کے آپ ان جناب کے ملنے کو گئے آپ بشمول سماع کے تھے

قاضی کیا کہ سچ حرام ہی مخصوص مرد اور دفاسق کا اور سلع است و سالہی حاجہ ۱۱۶  
 رخصت اور سکے پیرانی الحال دکی داری نکل آئی اور فرمایا کہ اؤ انہو حرام نہیں تم بھی سوچو کہ تم چند  
 روزین معزول ہو کر رہا جاؤ گے جیسے ہو رہے اور اگر گئے لگے حبثا شہر سیم کی انکے قلب ہوئی پش  
 ہو گئے بعد تو رہے عرصہ کے پشیم آئے گستاخی سے توبہ کی عذر چاہا جب برو باد نہ گئے اور یہ  
 قصہ بیان کیا بادشاہ اور زیادہ تر متعجب ہوا چند روزین کی تعصیر منسوب کر معزول ہوئے  
 اور بوجہ ان جناب کے مار گئے کہ انہیں ادسوت کی خبر دیتی ہیں کہ آخر میں احکام الہی ان  
 احکام کو پہنچا تھا کہ ہمیشہ اپنے سے بچ رہتے تھے اب گئے وقت نماز کا آتا موزن ان کی خبر نہ تھی  
 کہ کوئی خادم اگر ملاقات خبردار ہوتے اور آواز باگ کی سنکر متوجہ طرف عبادت گاہی ہو دیر  
 و ایضاً دین ادا کرتے اور پیرایا عین سوز و محو ہوتا شیخ ذریہ شکر گنج فرمایا کہ پانچ  
 تاریخ محرم کی شب ۱۳۳۰ جیسے سوئیں ہو میں ذکر جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہوتا تھا جو کہ ہر جمعہ  
 اوکے ایسی چاہی ہوئی کہ دونوں آنکھوں کو خون روان ہوا اور اوکے یہ نوبت پہنچی کہ سر میں سے  
 بیو بنے لگا ایک شبانہ روز یہ حال رہا بعد اسکے جب اللہ عز و فرمایا کہ اب وقت وداع کا چھ روز  
 رہا ہوں اور مجھ کو نصبت کیا کہ تم قصہ ناسی میں جاری ہو اذ فرأى بئسئى قسبت  
 پردہ میں چند روز اس حال میں دم و سپن کو دنیا کو پہنچایا اور بارہویں تاریخ رجب الاول کی کہ  
 عرض شریف حضرت خواجه دہ عالم مدد کا تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ علی بنی خواہر زادہ  
 مدین چشتی کہ اگر مجلس سیم کی ہی اور قال یہ سب گارے تھے ہستار سنا ویرات ہر دمان  
 ان نشان دیگر آتے تھے چنانچہ تسلیم ہر زمانہ اعیان دیگر آتے شیخ استغراق میں تھے



اچھی سروس کی علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی دیکھا میں کہ پیرا عظمت و جلال میں وہ جب مجھے دیکھے اپنا ہاتھ  
 دئے اور کہے کہ آج حکم جین کنار میں آسٹھا بہت لطف فرمایا اور میں جن روزوں مسافر  
 سیتا تھا تہا شیخ اور حکمرانی رحمۃ اللہ کو دیکھا ان جناب نے ہی مجھے آغوش میں لیا اور کہا کہ آ  
 میری سعادت اور بخار میں جب شیخ سیف الدین ماجری علیہ الرحمہ کو پایا اپنے بغور میں  
 اور فرمایا کہ یہ کو دکشا شیخ روزگار ہو گا اور کالی کالی جو کاندہ ہے پر تھی نکال کر مجھے دکا  
 ملتا گیا نیائی بہاوالدین ذکر ما علیہ الرحمہ سے ملاصاف کیا آئے تو جہا کہ قدم تمہارا کیا ان تک  
 پر پنجابی بن گیا ہانک و جس کو سی پر کہ میں بیٹھا ہوا تھا وہ روان ہوئی تب بہاوالدین کو  
 فرمایا کہ تم نے طرف نیک ہو چکا یا چ نکوہ حضرت اول کو جب فرمودہ والدہ کے سیاحت کو نکلے  
 تے جہم آسٹھا ہوتی ہی تے چاروں گنا گنا تے بارہ برس بعد جب گئے آئے والدہ نے  
 "ایک دن سر میں کنگی کی یا لون کے تو تے وقت شیخ نے لہ آہ کہے مان فرمایا فرما الدین جب تے  
 پتے توڑا چاروں کو کہا نصیب ہوئی ہوگی مگر آپ سفر فرما اور ایک لکڑیا کردہ سر ہندہ مثل  
 قرض نان کیت پر باندہ لیا اس میں پر کہ انفس کو ڈارس دین جواب بارہ برس ماسطرح گذارے  
 اگے مان گئے آئے اور حال اپنا بیا کیا مان فرمایا تم نے کہا کہ انفس کو وعدہ پر مستند رکھا اور اس لکڑی  
 پر پنجابی تیسرے بار آئے پر سفر کیا ایک جنگلہ ایران میں بین ہوئے اور رسک پاؤں اپنے  
 مضبوط باندہ ہے اور ایک چاہ میں کوس اپنے تئیں لٹکا دیا جانور آئے اور اعضا مبارک آپ کے  
 کہا گئے ہانک کہ ایک کو آیا اور چاکا کہ انہیں ان حضرت کی چرچے سے محال ہے خواہ تہ دوسرا  
 برا کلا کرتے کیا یو جگ جگ کیا یو کس \* دونین مت کیا تیریا دکن کی آس وہ کو آ

اوسوقت ندا حق تعالیٰ کی آئی کہ فرید کہے وہ ہوئے حضرت لکھا جو فرید کہے وہ حسد اگر س  
 اس بات کی تین بار تکرار ہوئی اوسوقت کی مناجات بحوالہ دعوات ہوئی طفیل سے خواجہ کے  
 مستمندوں کی مقرون اجابت ہوئی تھی اور یادوں انکے غیب کے کھل گئے آب پائین جاہر سے  
 عوطل کھا کر جب کھانے پر آئے رب مبارک تر و تازہ ہوا نورانی چہرہ تاباں مثل آفتاب کے نور  
 ہوا پریشان سے چلے تائبہ برس تک مجاہدہ کیا تائبین بولے اب احتجاجِ حشر کی بہن حق تعالیٰ  
 فرشتے واسطے تعلیم کے بھیجئے بیان واضح اوسکایہ ہی کہ ایک اونٹ جنگل میں چرتا تھا چوہے نے  
 اوس سے کہا ای نادان مھو اگر دی خود سری ہو پسندی خوب نہیں اونٹ نے بات اوسکی خاطر  
 میں نہ لائی ایک دن سری اوسکی مبارکی کسی بطنہ خاردار درخت میں جا پھنسی اونٹ حیران  
 عاجز ہوا چوہے نے جو دیکھا حال پراو کے دم لایا جھار پڑ پڑ سری مبارکی دانتوں کا شادی  
 ہو گیا کہ آئندہ ہر جو کسم چھوڑے اونٹ نے اقرار کیا خود پنی سے باز آیا خواجہ نے ملاحظہ کیا  
 عبرت ہوئی جانا کہ بے مشد کچھ نہیں ہوتا تلاش میں تھے کہ حالت مراقبہ میں جناب سالک تاب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا دیتے ہیں یا عالم نام میں بشارت ہوئی کہ دہلی شہر میں بختیار  
 دہشی پانی جاو مرید ہو آپ مقام سے اپنے چلے پانچویں ماہ رمضان ۸۸۳ھ پانسو چوبیسویں  
 بروز دوشنبہ خدمت میں پہنچے کلاہ چار ترکی پایا اوس روز قاضی حمید الدین ناگوری اور لانا  
 علاؤ الدین کرمانی اور سید نور الدین مبارک اور شیخ نظام الدین المودیدیہ بزرگوار حاضر تھے  
 لکھنوی کے تین دن مجاہدہ میں مقام خواجہ کا مرتبہ اعلیٰ تر ہوا اور سرگنج ایک واسطے کہتے  
 ہیں کہ آبِ جلدہ دہلی میں نزدیک غربی دروازہ کے پندرہویں ایک برج کے تشریف رکھتے تھے

ایک وقت خدمت میں رشک کی چار رات انباری تھی اور بس بٹن کچھ بھی ہو گئی تھی اور پست روز کے  
 صابم تھے پاؤں پہلا زمین پر گر پڑے ہوئے سے غش آگیا پیش ہوئی جو منہ میں آگے گری تھی شکر  
 ہو گئی کچھ بلیج بھی کئے بعد افادہ کے جب حضور میں پہنچے مرشد نے قسم فرمایا اور کہا کہ تم شکر خواہ  
 ہو تے تھے اچھا لقب شکر گنج ہو اور ایک روایت ہے کہ ایک بار تین دن کچھ نکلا سب سہاگے غش  
 کئے روٹی لادی اپنے کھائے ہوش آیا پھر تین دن اسی طرح نکلیا اور وقت افطار کچھ طعام  
 بھی پیا یا جب پھر رات گزری ضعف غالب ہوا النفس الحرج الحرج کئے لگا خود مائے انہی غش  
 خدا نہ دیکھیں تجھ کو کچھ نہ دو نکال غش ہوا زمین پر گرے حالت پیشین چند سنگیر مزید آگے آگیا کہ  
 منہ میں ڈالے قدرت خدا شکر ہو گئی پھر دوسرے ہاتھ سے چند سنگیر آگیا کہ منہ میں ڈالے وہ بھی  
 شکر ہو گئی جب ہوش آیا خیال حلال و حرام کا خاطر میں گذر اٹھا کہ رامہ سے نکال دے الیہ رات تو گزر گئی  
 جب مولہ خدمت میں مرشد کے کئی اور حالت شکلی عرض کی فرمایا وہ حلال تھا اچھا ہوا جو ساتھ اس کے  
 اٹھا کر آیا اور ایک نقل یون ہی کہ ایک سو اگر چند بار شکر کے لیجاتا تھا اپنے دو چاکیا ہی اوستے  
 نکالے خراج کیا نہ ہو گا وہ شکر ہی نہ ہو گئی سو ڈالے عاجزی بجا ت کی اور کہا کہ شکر ہی  
 خواجہ نے فرمایا شکر ہو گئی پھر شکر ہو گئی دوسری نقل یہ آپ ایک وقت مسافر تھے چند کرانیوں کے  
 جو جے لوگ ایلچی سپاری جو روجہ کرانہ کے لیجاتے تھے خواجہ نے دو چاکیا میں کہا ہی دے دے  
 کنکرے پتہ دے میں خواجہ نے فرمایا ہو گئے کنکرے ہو گئے کرانی جو جو جے کہو کنکرے دیکھے حیران ہو  
 زمین پر ڈال دے اور کمال عاجزی اور گریہ وزاری سے پیش آئے آپ فرمایا کہ تھیلو نہیں  
 ڈالو فرمان کا آتے دو کنکرے بہ جنس اصلی ہو گئے تھے کہتے ہیں تھے اس کے زمین پر یہ اثر



پیدا ہوا ہے کہ تمام کنگرو مان کے ایلاچی ٹونگب خور سپاری کی شکل پر چلے ہیں اور تیرے انکے طاری  
 باقی ہی السی نقلیں آپ کے کشف و کرامات کی متعدد ہیں اور بڑی کتابوں میں مرقوم ایک نقل اور یہ بھی  
 ہے کہ جب خواجہ حسین الدین سی تشرفیہ زاد ہلی کے ہوئے قطب الدین بختیار کاکی سے پوچھا کہ میں ہم  
 عرض کیے نہ فرمایا کہ سچہ اتمی تمام عالم میں فرید ہی ہے یکہ اور یگانہ زمانہ اور بہت لطف فرمایا  
 نہیں معلوم کیا لفظی لکھنوی اور سکائیے تباہا اور لکھنوی قطب الدین بختیار کاکی نے پھر دوبارہ  
 اسی طائفہ کو سر پر شمع فرمایا پھر دونو حضرات شیخ فرید کو جو جہین ہی کہ تعلقین درما اور جو کچھ کہ  
 سنا و یاد واضح ہو کہ وقت ان جناب کے خدام رو برو ایک کاشیہ کے کالائے اور در سے موئے منتظر  
 میں ڈالے حضرت کہی نصف کہی ثلث اوسین فست کرتے قدرے آپ نوش فرماتے  
 اور قیہ کیس کو بھی دے ڈالے وہ جو بیجا طاوت کو تیرے سیم کی پابا پھر دمان چرب کئے ہو  
 لائے آپ ایک ٹکڑا اوسین کے لائے باقی ماضی پر فتم کر دیتے پھر دسترخوان چنا جاتا ہر قسم کا  
 طعام جو بکھا میں آپ کھاتے مگر وقت انکا معمول وہی تھا جو مذکور ہو اور یہ کچھ بعد  
 مرید ہو اور خلافت حاصل کرنے کے ہی وہ قبل اسکے ایسی ہی ریاست شاہ کواری کی ہی جیسا کہ  
 صدر میں گذرا اور وقت رشد انکے و داع آخرت ہو آپ انسی میں تھے اس وجہ سے کہ سر بجا  
 نام ایک شخص معتقد ان حضرت کا تعبہ مذکور میں رہا تھا اشتیاق آپ کے قدمیت زدکم تمام کرتا  
 پس خاطر اسکے دمان تشریف لائے تھے بعد افعال رشد کے دہلی میں آئے دستار اور کلاہ  
 چارتر کی سفید جامدہ اور سجادہ عصا غلین جو میں ماضی حمید الدین ناگوری سے لے اوتین دن  
 پیر کے گھر میں رہے پھر انسی کو مراجعت کی دستار اٹھایا یہ تاکہ آپ شہر شہر پہنچتے تھے اور پھر

لوٹ کر انہی میں آیا کرتے تھے جو ان کیسے اپنا قبیلہ کیا شہر دہلی میں آئے وہاں کوکثر ان کی دعوت  
 کرتے بلکہ ایک اور قبول میں تردید ہوئی وہاں سے اوٹ کر نشان آئے شیخ شہاب الدین ذکر کیا نے شیخ  
 صدر الدین فرزند کو اپنے مع غلبین آپ پاس بھولے آپ وہاں سے اوٹ کر گئے کہ شیخ شہاب الدین  
 ذکر کیا مرشد شیخ سعد الدین کے ہوں اور کہا کہ شیخ شہاب الدین ذکر کیا سچ کہتے ہیں اور ان کا بہت  
 ریت ہے کہ کہا شہر میں رہنا کام مرد و نکاح نہیں چہرے ارشاد دوا الدین کا کی مرشد کے مقام پر وہ میں  
 قرار پڑے اور فرمایا کہ یہ محل ہمارے رہنے کے لائق ہی اور جس سے کوئی بچا نو برس کی ہوئی شہر  
 ہا بخون محرم کو نہایت سخت پر غالب ہو گیا غنا کی جماعت گزاری بعد پیش ہو گئے ایک ساعت  
 کہ سے پر جب پیش آیا تو چہرہ نما غنا کی بڑی مریدین غرض کی کہ ان جناب پر ہے کہا کہ ایک بار  
 اعادہ کرنا ہوں کون جانے کی کہا ہونا ہی اور پیش ہو گئے پر جب پیش آیا تو چہرہ نما غنا  
 غنا کی بڑی لوگ بولے کہ آپ نے دوبارہ ادا کی فرمایا کہ ایک بار اور پر شہا ہوں کون جانے کی کہا ہونا ہی  
 اور پیش ہو گئے پر جب پیش آیا تو چہرہ نما غنا کی بڑی مریدین غرض کی کہ ان جناب پر ہے کہا کہ ایک بار اور  
 پر شہا ہوں کون جانے کی کہا ہونا ہی اور یاسی یا قیوم زبان مبارک سے ارشاد کر کے جان بھی نسیم  
 ہوئے سب مسکن آچکا دفن ہو یعنی جہان آپ شریف کہتے ہیں وہیں جہاں العوام فرزند حضرت  
 شیخ نظام نے دفن کیا سید من اللہ حسینی قدس سرہ اپنے ملفوظ میں فرماتے ہیں خواجہ حضرت  
 پر شخص دولت مال کو قبول کئے نظام الدین اولیا ہیں اور جو شخص کے انکار کئے شیخ عزیز نگر گئے ہیں  
 بنا آجائے کہ میاں سے اوس پر دہائی کے دولت و اقبال ہر دو غلام ان جناب کے ایسے ہوئے کہ  
 بعد چند وقت کے فی زمانہ اولاد ارشاد سے انکی ملکہ طہارین مقبول خدا انام جنت مقام

محمد فخر الدین خان نواب شمس الامام اباد را کبیر د و تمسیدون دکن کے مقدمہ اور اقامتہ دکن کے پیشوا  
 ہو کر بھضہ نقالی د و فرزند ان کے جانشین اسی فرو تیکن سے ہیں اول شمس الامام ثالث محمد  
 رفیع الدین اباد اور دوسرا قدار الملک قار الامام محمد رشید الدین خان بہادر زادہ اللہ تعالیٰ  
 شانہ بلکہ اوں کے زیادہ اوں کے نیر کے جو خورشید جاہ خطا محمد محی الدین خان نام عرف شہلی صاحب  
 ابن افتہ ار الملک قار الامام اباد و محدوح راقم اللہم زدداد سے بھی سوار تہ میں ہیں اول  
 وہ سکندر بہادر کو نواسے ہیں اور دوسرا یہ کہ حال حضور فیض گنج جو سلطان دکن صاحب مودین اللہ  
 صاحب ادوی انکی جاہ کا حین ان کے ہی اور ایسے نور عینا شہ گاہ رسا کہ ظل اللہ نے جمع جہلات  
 ماہی مراتب غرہ سے بمابھی فرمایا اور جاہی کے خطاب میں تو اپنے برابر کیا الطاف سے اللہ  
 جل شانہ کے یقین ہی کہ شان و شوکت اور یہ جاہ و مکت اسطرح روز افزون و تیرک سلا  
 باکانت رہی سلطان الشیخ خواجہ نظام الدین اولیاء دکنی قدس سرہ کا بیان + حضرت  
 خواجہ دکر اللہ بالخر نظام الدین اولیاء مرید اور خلیفے شیخ فرید شکر گنج کے نام صلی جانا محمد  
 علی البخاری ہی آپ ساکن بداون کے ہیں والد زرگوار ایک بخاری تھے اور نام انکی والدہ ماجدہ  
 بی بی زینب اور جد مادری حضرت کچ خواجہ عربہ بھی شوطن بخاریہ کے تھے باپ نانا آپ کے  
 پروردگار بخارا اور ماور النہر سے اگر مملکت ہندوستان میں بلکہ لاہور میں سکونت رکھتے تھے  
 اور دونوں صاحبالاتفاق گذران کرتے تھے حضرت شیخ نظام الدین بداون میں پیدا ہوئے والد  
 ان کے صنوس میں تھا کئے نظر اشفاق سے نانا کے پرورش پائے اور جب آپ چار سال کے ہوئے  
 مادر نے مکتب میں بھیج دیا کلام اللہ اور کتب دوسرے یاد کئے یہ یک روز مان نے ایک ستارہ ہوا

چار گز پہچو آیا مولانا علاء الدین اصبولی استاد نے دستار کاٹا ہوا صاحب پرستیاہ قدس  
 تعریف سے آپ کے زیادہ ہوا استاد نے دیکھا بیت دعا کی پہر واسطے تحصیل علم کے بدلہ دہلی میں آئے مقامات  
 ضروریہ شمس الملک محمد الصدور سے تحصیل کئے علم حدیث پر کیا کردہ علمائین مجاہدہ عشرہ جو خطا محفل  
 اشتہار پایا بیس کی عمر میں اوس مرتبہ کو پہنچے کہ کسو کو مجال مقاومت کی نہی انکو شوق  
 مرید کا ہوا ارشد کی تلاش میں تھے حقائق ابو بکر نام ایک خطاط ملتان تازہ وارد ہوا اعلیٰ الملاقا  
 اسے کہا کہ ہاں والدین ذکر یا ولی کامل ہیں اور جو دہن میں شیخ فرید بھی ہے جس کا دیا و مکمل ہیں  
 بچہ دہن کے شوق وصال کا ہوا ہوا شیخ نجیب الدین کے روانہ ہو چار شنبہ بندہ چون ۵۵  
 چھ سو پچپن میں ملافت حاصل کی اوس وقت کلاہ نعلین چوبی عصا اصلا اس خلافت کا  
 ہوا اور زمانہ کہ ولایت ہندو کی تھی دیکھا ہو چھ سید کے تجوید وان کے اور چھ باب عارف  
 شنبہ کو سلمی کے اور دوسری کتابیں شیخ فرید کی پر ہی لکھ سکے عرض کی کہ اب تعلیم اپنی ترک کرنا ہو  
 شیخ نے فرمایا میں تعلیم سے منع نہیں کرتا ہوں فقیر کو قدرت علم کی چاہیے اور یہ ارشاد کیا کہ انھوں  
 میں نہ ہنا اور بد اون کو بھی بخانا مگر دہلی جو کہ مردم دانا کے خوبرو ہیں ازار بند کو اپنے محکم  
 باندہ ہنا اور دانا نجات یو رہیں آبادی کم ہے اور سجا سکوت اختیار کر فی نظام الدین کے عرض کی  
 حکم ہوا یہی دل بجالاؤ گا کچھ ہو گا ازار بند دور رہتی رکھی کہو لو گا شیخ نے فرمایا دیکھا  
 نہیں کرتا ہوں عقبی سے باز نہیں رکھتا ہوں اور حضرت دی اثنار راہ طی منازل اور قطع مراحل میں جو  
 حکم پیر جمال الدین تالیفی ملاقات ہوئی اونہوں خلافت نامہ دیا اور یہ بیت پر ہی بیت  
 خدا جان را خدا اسپاس کہ گوید سپردہ بگویشناس پس اُن سے عرض ہو کر دہلی میں آئے

وہاں ایام ہوگا جیسے غیاث پور پورچہ وہاں رونق افزا ہو دیکھ چھوٹا سا موضع دیرا ہی تھا  
 کہیں لکھنؤ دن گذرے پیر الدین کے قبا دیرہ غیاث الدین بلخان نے جو جلوس اپنے موضع مذکور میں  
 کہ نام اصلی سکا کو کھڑی تھا اور غیاث پور شہر کے کنارے دریا کے قعر اور جھار چند بنوا شہر  
 مسجد جامع تیار کی پھر تو غیاث پور میں ابنوہ کو نظام الدین اولیا پالنے لگے آپنے چاہا کہ وہاں سے  
 نقل مکان کریں ایک جوان نماز کو آیا اور کہا کہ اول شہر ہونا پھر خلق سے اجتناب کرنا مناسب ہے آپ  
 آپنے خیمہ عزم کیا کشف و کرا تا کی نقلیں آپکی بہت ہیں منجہ انہیں سے یہ ہی خسرو خان آپ کے  
 ہاتھ پر توبہ کی بعد چندے یاروں نے چاہا کہ اوکو مجلس شرب میں کہنیں جب پیالہ شرب کا  
 ہاتھ میں خسرو خان کے دباوہ چاہا کہ منہ سے لٹاؤ خواجہ کی صورت نظر آئی کہ انجی دانت میں پکڑی،  
 خسرو خان نے پیالہ ہاتھ سے ڈال دیا استغفار کیا نقل ہی دوبارہ ہوا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ادسکی  
 تنخواہ کا کاغذ تم ہو گیا ہے آجے اگر دیرہ دیا اور فرمایا کہ اسکا حلقہ آدھ گیا اور کٹ غنیمت کہ برات  
 کم ہوئی تھی جلوالے آیا مراد حاصل ہوئی دوسرا بار ادسکی شخص آیا اور کم شدہ حاجت اپنی طلب کی  
 فرمایا حاجت خلا بیت عزیز و غریب حلوا لے آئے جاکر حلوا اسی کاغذ میں لایا کہ حسین حاجت کی  
 لکھی ہوئی تھی حلوا اور کاغذ اس کے حوالہ کیا حضرت فرمایا ایک سلطان قطب الدین دہلوی نے  
 خدمت میں حضرت کی کہلایا اگر آپ غڑہ ماہ کے روز مجھے اسطے تہمت کے آوے کیا اسے ساتھ کر دینا  
 کہ یادگار ہے حقیقت چاہے دیکھا فام لوگ سلطان کا کہنا یاد دلانے فرمائے اور سکا تو سر  
 کاٹا گیا پھر عدنان کے وقت جبرائیل کہ خادموں نے سلطان کے سر اور سکا کاٹ ڈالا اور حرم کے  
 ادسکی غارت کر لگئے اور سلطان غیاث الدین کو بھی حضرت سے کہ ورت تھی واسطے تخفیف

جاء و جلال کے حواجر کن الدین ملتانی اور احمد جام کو بلوایا تا انکا اعزاز بہت کرنا بتاؤ نیز دیکھو احمد  
جام کو ایک روایتاً الفکہ المکوت باو شاہ سفر سے مراجعت کرتے ہوئے اسد راہ مصاحبوں سے کہا  
کہ اب داخل دہلی ہو کر نظام الدین کو اخراج کرنا تو آپ نے فرمایا ابھی دلی دور ہے اور سوقت سے  
لفظ زبان زد خاص و عام ہوا چل کلام جب سلطان قریب دلی کے آیا سنگ لان اجل کل سپر اور گرا  
اور وہ ہلاک ہوا لکھا ہے آپ پاس فتوح غیب کی نبی آتی تھی اور مہلچ آپکا بہت گرم تھا طعام پر روز  
اسقدر تیار ہوتا تھا کہ تمام فخر اور سائیں دہلی کو انکھ کرنا تھا شہر بیک کئی ایسے پانڈا اور گھوڑے  
ہوئے کے باور چنانچہ سے آپکے نکلتے تھے سلطان حسن کنکوی ہمینی کو سلطنت دکن کی عطیات سے زبان  
مبارک حضرت کے ہی اگرچہ آپکے مربو اور خلیفہ بہت تھے لیکن مخصوص اونیکے دو بزرگ  
امیر وادرا حواجر ابیضر الدین چراغ دہلوی اعظم خلفا سے آپکے ہن غرض جب عراق کی چوریانوے سال  
آٹھ ماہ کی چوٹی بول دغا لٹھا آپکا بند ہو گیا اوس کرب میں چالیس تک آپنے کچھ لکھا یا سن لکھ  
اقبال سے کہ خدمتی آپکا تھا فرمایا کہ نقد و اجناس سے ہمارا جو کچھ ہے لے آؤ اور سب بانٹ دیا  
پھر بقیہ خاص جام کا طلب کیا اوس میں ایک ستار ایک پیرین اور ایک نعلی بائال خلافت کا  
مولانا برغان غریب کو دیا اور دکن کو رخصت کیا اور ایک ستار اور ایک پیرین اور ایک نعلی بائال  
الدین امام کو عطا کیا اور طرف گجرات کے روانہ فرمایا اور ایک ستار ایک پیرین ایک مصلیٰ اور لکائن  
شرک بھی کو اور زانی رکھا اور شیخ فیض الدین کو کچھ نذایا تا تک کہ جب دین چار شنبہ کا آیا بعد طلوع  
آفتاب کے اور ایک روایت میں ہے کہ بعد نماز ظہر کے شیخ فیض الدین کو بولا کہ خرقة اور مصلیٰ اور عیسا  
اور سچ اور کاس جو بی اور نعلین جو تبرکات کو دے کہ مرشد سے ایکو پہنچے تھے تمام سپرد

کر کے فرمایا کہ تم دہلی میں رہو اور نماز عصر کی گزاری ہو وقت نوکائے آیات کا کہ ستر وین رجب الثانی  
 ۲۵ سنہ ۸۰۰ میں ہم حجاز تھے ہو لکھا ہے کہ ہزار اولیا کی روزہ نگاہ سے انکے اور فاسی و فاجر  
 سے روزہ نگاہ سے اولیا ہوتے تھے خواجہ محمد اودھی عرف خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کا  
 مولد تھا خواجہ کا بلکہ دہلی میں پچاس برس کی عمر میں آپ کو خلافت حضرت شیخ نظام الدین اولیا  
 عنایت کی آپ نے حیرت و کی استصواب اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو آبادی کو چھوڑ کر یہ ضل اند از عباد  
 ہی محل میں رہو مشغول عبادت کا ہوں حکم ہوا کہ جنگل کو بنجاؤ آبادی میں ضل خدا وقت کر دھت  
 نظام الدین نقل آخرت دے گا آپ انکی جا پر دار احوال ولایت دہلی کے ہو اور چراغ دہلی اس واسطے  
 لقب ان جناب کا مشہور ہوا کہ ایک روز مکہ معظمہ میں شیخ عبد اللہ یعنی قدس سرہ نے فرمایا کہ تمام  
 مشائخ دہلی کے ملائی جو ارجمت ایزدی کے ہو اب شیخ نصیر الدین غنیمت ہیں کہتے ہیں کہ سلطان  
 محمد تغلق باوجود ہونے اس مرتبہ کمال پر آپ کو ایذا دیتا تھا سفر میں ہمراہ رکھتا تھا اپنا جامہ لڑکھاتا  
 اور بوجہ صیت شدہ کے رخت پہنچتے تھے تحمل کرتے تھے سوا عبادت کرنا حق کے اور نماز گزارنے  
 معبود برحق کے آپ اگر کسی طرف توجہ فرماتے تھے گوشہ قناعت کا باہر نہ آتے تھے اچانک نام افضل  
 اتقان تہادق ارتحال اپنے وصیت کی کہ سید محمد گیسو دراز غسل دیوین اور خرقہ شیخ نظام الدین  
 پہنچے ہو پچاسی محلہ قریب رکیکو دفن کر دو آپ مجھ دیتے اور شیخ زین الدین علی خلوتین آپ کی  
 حاضر رہا کرتے تھے ایک مذہب بعد نماز ظہر کے بیٹھے ہوئے تھے اور زین الدین حاضر تھے عین  
 حالت اشتغال ناگ نہ رہے نام ایک قلندہ خلوتین در آیا اور چہری سے جو کچھ اس کے ہتی  
 زخم کاری تن مبارک پر پہنچایا آپ استغراق میں تھے خبر نہ ہوئی جب خون جاری ہوا اور

نادران سے بیکر نکال لوگ مطع ہو جائے کہ اسکو پکڑیں مارین حضرت نے منع کیا اور بس تنگ سفید  
 اس قلندر کو عنایت کی کہ وقت چہری مارنے کے ازار اسکے ماتہ کو پہنچا ہوگا تب شبہ اٹا ہوگا  
 رمضان ۱۰۰۰ شمسو سن خراج عالم قدس کے ہو جو حبیب کے خدام نے بلدہ دہلی میں بد  
 کبائیس برس ارشاد میں گذرے عشرت لعل بیسی سال کتب معجمی میں لکھی کہ ایک بادی بادی ہو آری  
 سمیت نفع راکر تا اس مرض میں مدت تک ایذا دیتا رہے آخر کار روز شنبہ پندرہویں  
 سنہ سنہ الیہ ربیع صحت ہو پختہ کو تذکرہ لکھو اگر اس پر حادث مبارک سے کیا شبہ  
 یحییٰ بن رمضان رحلت و ماسد نقلا کا آئہ واسطہ ہو کہ خواجہ حسن بھڑی امیر المومنین حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچائی ۹ اخیر و قدس سرہ کا بیان ۴ آپ براہ سے ملے کہ بن ایک والدہ  
 لاجین انہ کہ سے لاجین کے تھے برسیل تفرج مزاج جب ہندوستان میں تشریف لائے بلدہ  
 بتالی میں متابل ہو پیر بلدہ دہلی میں رہنا اختیار کیا وہاں اپنے دو فرزند ہو ایک امیر خسرو  
 اور دوسرے کسٹ معلوم لکھا کہ جب امیر خسرو پیدا ہو امیر لاجین والد ایک ایک فرزند میں پیدا  
 ایک نور دیک ایک زبہ مجاہدین عشق آئی کہ کہ حاجدین مشہور اور پڑوسین انکے رہے تھے  
 لے آئے وہ بزرگ اس مولود کو دیکھا کہ یہ انوری اور خاقانی سے بھی سخن آفرینی میں قدم  
 اٹکے ہو گا جب آپ چار سالہ ہو والد گذر گئے ماہو آپکے امیر تھے ساعی تربیت کے ہوئے  
 آپ حد بلوغ سے متجاوز ہو سلیقہ شعر گوئی کا حاصل کیا کہیو کہیو شعر کہے خدمتین نظام الدین  
 اولیاء گذر آئے خواجہ نے ایک روز فرمایا زبان فارسی میں کہو تب سے فارسی کہنے لگے بہت  
 سے اشعار غریب اور ایک سالہ علم شہر اور صلح میں اسکے تالیف کر کے خدمتین گذرانا



پر ایک قصیدہ معین لکھا حضرت قبول فرمایا حمیرہ کا ارادہ صادق ہوا پھر یہ سو مرتبہ نسبت  
 پیدا کیا محرم راز اس مابین پر ایک قصیدہ اور تصنیف کر کے گذرانا حضرت خوش ہو کر فرمائے  
 کیا چاہتا ہے عرف کی شیرنی کلام کی چاہتا ہوں حضرت ایک طشت شکر کا زہر چارپائی لکھا ہوا تھا  
 منگو اگر سر پہ تار کیا اور تہوڑی سی منہ میں ڈال دی انہر او سکا پیدا ہوا آپ کمال شیریں کلام جو  
 بعض کہتے ہیں مکہ کہلایا بعض کا مقلد ہی عابد بن اپنا عنایت فرمایا یہ روایت قوی ہی ضابطہ  
 حمیرہ فرماتے ہیں سے خوش آمد کہ من را عطا دھمیرہ کریم حق دست آن دستگیرہ من از کعبہ  
 دامن یافتہ کرین گوشت آب یافتہ قطرہ کران دروا اکلم و تطلم در اجیت اکلم و آب است  
 بادشاہوں کی خدمت کئے ہیں سلطان غیاث الدین بلبن سلطانہ الدین کی قباد سلطان حلال الدین  
 سلطان علاو الدین سلطان قطب الدین غلی اس سلطانہ کتب کی صلہ میں جوئے سپہ نام نام سلطان  
 کے نظم کی تھی مائی کے قدر برابر دیا تاج و سکودرن کیا موزی میں من بخت شاہجہانی ہوا جانی  
 نکاتہن سے مراد کر شصت بالا گشت ہمیش شان والا گشت ہشت اکون اقبال حمید  
 نوازندہ قطب عالم مرا پنا کسی شخورد زینون کہ از فیل بایست و رش فرو و اور سلطان  
 الدین تغلق شاہ اس سلطانہ آپ بہت سلوک کیا ہی تعلق نامہ اپنے سلطنت میں نام او کے لکھا ہی  
 سلطان محمد او کے عہد میں چند ماہ تشریف فرما تھے کہ سات سو انتیس حج میں روانہ دار السور  
 مستغرق رحمت و غفور ہو کر اربابا بلدہ دہلی میں پائین مرقد مرشد کے ہی امیر علاو الدین جو  
 ملازم و مقرب بادشاہ کا ہوتا مقبرہ تعمیر کیا ہی تاریخ رحلت ابکی طری شکر مقال اور عدم التلک  
 اس کے سات سو چیس موئے ہیں اور وہ زمانہ سلطان محمد کا نہیں جلوس اسکا انتیس ہی اللہ علم

بہاوالدین دکر یا قدس سرہ کا بیٹا و سلسلہ کے زکات و خیراتی کو پہنچا ہی جد بزرگوار کے  
 عیاشہ قریشی اول ملک معظلم سے مسافر ہو کر خوارزم کو تشریف لائے پھر وہاں سے بلقان میں آکر مقیم ہوئے  
 اجسام الدین نام کہ وہ باشندہ ترند کی تھے اور وہ صد سالین جنگی خان کی وارد ہستون ہو کر قلعہ  
 کوٹ کر وہیں جو قریب بلقان کے عود غزنوی نے قبل ضبط کر کے سندوستان کے ناکیا بنا سکوت رکھتے  
 تھے دختر سے انکی نکاح کیا یہاں ایک فرزند علیشاہ کو پیدا ہوا چونکہ وہ ملیح الوجہ تھے نام کو لو  
 دہ الدین رکھا یہاں دہ الدین کی دہین کی بی بی اور ولد شیخ بہاوالدین کا بھی شہر بلقان ہی  
 جو شیخ بہاوالدین سادہ ہو باپ نے وفات کی شیخ نے اول قرآن حفظ کیا پست برس  
 خراسان میں دہسٹک علوم کرم سے من بعد اسکے بخارا گئے وہاں سے کہ معظلم کا سفر کیا اور وہاں  
 سے مدینہ منورہ آئے پانچ برس جو ارین مزار پاک جناب سالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 جب یہ شرف حاصل ہوا بیت المقدس کو واسطی زیارات ابنیہ علیہم السلام تشریف لگے من بعد  
 آئے خدمتین شیخ شہاب الدین سید وردی کے ست روز میں کہلا کر کہ وہاں سے رخصت کی اور  
 قطع منازل کر کے پھر بلقان میں رونق افزا ہو گئے تاکہ بندگان خدا کی سیدایت کی سلف  
 غیاث الدین تغلق نے آپ کے وصف حمیدہ سنئے معتقد ہوا راہ چرخ دیکر دہلی کو بولا لاہور و فی  
 ہوئے چاکہ سمورہ دہلی میں بود و باش کریں جاگیر واسطی مدد و محاش کے مقرر کی آپ نے قبول فرمایا  
 پھر بلقان کو لوٹ آئے وہیں وفات کی مزار شریف ایک مملکت میں ہے اور سلسلہ خلافت بارہ  
 واسطی ہو کر خواجہ حسن بھری کے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچا ہی شیخ صدر الدین  
 امدادی بن شیخ بہاوالدین دکر یا کا بیٹا ہے چونکہ شیخ بہاوالدین موصوف کے ست فرزند تھے

اور مال بہت بروکات سے اُن جناب کے حکم شریعت غواسو کے اسباب و اجناس کے ساتھ روپی نقد  
 شیخ صدیق کو میرا ملی اپنے اسی روز شب میں فقرا پر قسمت کیا اور مدت تک مسند ہدایت پر  
 متمکن رہے آخر عمر میں خرقة خلافت شیخ شہاب الدین سہروردی کا اردو سر تبر کا جو قبلہ گاہ شیخ  
 بنیاد الدین کے ایک پوتے نے فرزند ارجمند شیخ رکن الدین ابوالفتح کو مرحمت فرمایا اور چائین  
 خلیفہ اپنا کر کے ستر سال سوسا ہجری میں غری رحمت الہی ہو کر شیخ رکن الدین بن شیخ  
 صدر الدین کا بیٹا شیخ بہت عظیم القدر تھے علوم معقول و منقول سے بیروہ کامل کہنے تھے نظر  
 اپنے جبر زگوار کے تھے عقل ہی اکثر و زیادہ الدین جاری رہے شیخ رکن الدین جہاں سالہ  
 جاری رہے پھر رہے تھے چھ ایک دستار واد احمد کا ادھار کر سہروردی شیخ صدر الدین قبلہ گاہ نے  
 آواز دیا کہ اسی رکن الدین نے ادبی فکر گیری اور شیخ ہاد الدین فرمایا اسی صدر الدین منع منکر  
 استقامت سے سہروردی میں دستار واد سے بخندادہ دستار ویاپی بندہ مواضد و قیاس کیا  
 ہوا تیار و جلوس سجادہ پرنسائی کے اوکو سہروردی کا اور خرقة جو شیخ شہاب الدین سہروردی کا  
 ملا تھا بنایا اور سجادہ نشین کیا چونکہ جناب کو کوئی فرزند نہ تھا آخر عمر سجادہ اور خرقة ایک برادر  
 زادہ کو عطا فرمایا لیکن مجروحہ اولیامین لکھا ہے کہ شیخ رکن الدین کو فرزند بنے بعد مرگنے  
 متمکن ہو اور بارہ پشت تک سید جاری رہا نام جس کتاب کے شیخ نجم الدین علاء الدولہ  
 سمنانی قدس سرہ کا بیٹا یہ حضرت کمالاقت سے اپنے تھے مرید اور خلیفہ شیخ نور الدین حبیب  
 الرحمن سمرانی کے سلسلہ الکی بیعت کا شیخ نجم الدین کبریٰ کو پہنچا ہے آپ عہدین سلطان محمد  
 خدا بندہ ہے کہنا آگیا اسی کے زمانہ خلفا عباسیہ کے بعد دریا در گردہ صفویں اور صفویوں کے

فاعظم برائے ہندوستان جنگ ہوئی تاشہ ہزار آدمی طرفین سے مارا گیا اوستو خدا بندہ حکم کیا کہ نام  
 خلفائے ہندوستان اربعہ کا خطبہ سے نکال کر نام دوازہ اربعہ طاہرین علیہم السلام کا شریک کریں جب علیؑ حکم  
 لیکر اصفیٰ کو آیا دنان ایک شخص دانشمند تھا اوستے فتنہ آغاز کیا چاہا کہ یہ حکم جاری نہ ہو اسے خلعت خدا  
 باشندگان اصفیٰ کو بہت خراب ہو چکا علاوہ الدولہ فرماہیں کہ مجھے ایک روز راہ میں وہ شخص ملا میں نے کہا تو  
 دانا ہو کر یہ کہتا ہے ہر پار کر رہا ہے مجھے نہیں معلوم کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے کونسا نام خدا اور رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خطبہ میں لیا ہے ہر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوئے جب ان کا صدیق کا  
 نام شریک نکلتے اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اون دونوں خلفوں کا ذکر خطبہ میں فرمایا  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہو کر چنانچہ رضی اللہ عنہ کس کو کا نام داخل کیا بعد اسی کے خلافت  
 ہی امیہ کہتا آئی یہی دستور جاری رہا مگر جب عجمی ہوئے چاہے کہ اس نام خطبہ میں ہو علما  
 اور عقلتوں نے مشورہ کر کے کہا کہ اول نام خلفاء اربعہ کا لیا جائے بعد سلطان کا تا حلیاتی عیب  
 تب خطبہ ثانیہ پڑھا دے بولے خطبہ ثانی بوقوف خطبہ اولیٰ پر گفتا کہ وہ کیا خبر ہو کہ نام دوازہ امام  
 ہوں گے یا کہ ہائی یہی ایک تعلیق ہے جب حکم عجمیوں کے تین سو برس کے ذکر خلفاء کا را کو دوسرے  
 واسطے دفع فتنہ کے دوازہ امام کا ذکر ہوا ہو کیا حاجت یہ ابداً اہل تنبیہ کی ملک پر امن ہی عمر  
 علاوہ الدولہ کی ہر سال وفات اکیسویں تاریخ سلسلہ ہوتی تیس چالیس احمد فاعلی قدس سرہ کا کیا  
 سید فاعلی یہ فرزند بن ابوالحسن فاعلی کے سید احمد رفیع صاحب مقامات اور صاحب تعارف تھے  
 ہزار آدمی خدمت میں ان کی تربیت پکا اور عادل حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ہیں خود خلافت کا  
 عید تھا قادری سے پایا سلسلہ انکی جیت کا خواجہ جنید بغدادی کو پہنچتا ہی وفات انکی رو پر ختم

بنیون ماہ جمادی الاول ۸۳۵ھ یا ۱۴۳۱ھ یا ۱۹۱۴ء حضرت ایک گروہ علیحدہ ایجاد ہوئے  
 نیز ان کے گزرتے ہیں جیتے ہیں ضرب جسم پر کرتے ہیں ۹ عبد اللہ شطاردس سرہ کابیان ۱۰ بیرون  
 کابل اصل صوفیہ شفاعت تھے ایک سالہ شغل شطاردس نصف فرمایا یہ سلسلہ بن طیفریک تھے  
 لیکن گروہ شطاریہ اس خضر اعظم پاپائی شطاردس ایک علوم باطن سے صاحب ہر خسرہ نقل کرتا ہے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نزل علم الشطار قبل القرآن فی صدری فو قفقت حقیقۃ  
 الانشاء من الاول الی الابد متفق علیہ آپ ملک پور پست شطاردس اسم شری فی شریہ شطاردس  
 پست کا یہ کسی راہ کار کا خسرہ ۱۰ تم اپنے کام پر امور سلطنت کے مشغول رہو میں کسی کام پر  
 ہوں پس انکو حالت عجیب ہوئی ایک جوان بادشاہ کی مجلس انی کر رہا تھا نگاہ کی رومال تانبہ اس کے  
 گر پڑا پیش ہو گیا جب ہوشین آیا بادشاہ مرید ہوا و ان سے مالوے کو گئے بادشاہ و ان کا  
 بہت اعزاز و اکرام کیا شہر مند ابن انکو لاکر کیا مدت تک ہدایت کرتے رہے اور محمد غوث گیلانی  
 اپنے سلسلہ میں بعض کہتے ہیں عبد اللہ شطاردس اولاد سے شہا الدین سہروردی کی بن سلسلہ خلافت  
 نو واسطے ہو کر بایزید بطامی سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچا ہے اور بعض کا منقولہ یہ سلسلہ  
 ایک اراد کا پانچ واسطے سے نجم الدین گری کو پہونچا ہے چونکہ وفات انکی شہر مند ابن جوئی  
 مرزا قلندر مند ابن سید سید یک چشتی قدس سرہ کابیان ۱۱ و غرما بایا آپ درویش صاحب  
 حال تھے مرید سید یار اللہ بنیرہ سید محمد گیسو دراز کے ایک دن سید محمد نے سید یک سے پوچھا کہ تم  
 کسی پر عاشق ہو چکے اپنے پہلے توشیہ انکار کیا ہے عرض کی کہ ایک بندہ وانی پر عاشق ہوا تھا  
 میں اس کے زنا کر لیں باندہ بخانہ میں پرستش کی سید محمد نے کنارہ میں لیا مجھ میں کینچ کر لے گئے

ارشاد فرمایا آپ مرید کامل ہو یا کچھ امتین بہت مشہور و معروف ہیں + شیخ پیاری قدس سرہ کا بیٹا +  
 آپ خلفائے شیخ حاجی چراغ بندہ کہ ہیں اور مرید شیخ رکن الدین کے مرد باکرامت صاحب بابرکت  
 تھے قرباب آہل برگہ علم پورین قریب ہر ایچ کے ہی + قاضی عبداللہ بن ناگوری قدس سرہ کا بیٹا +  
 نام اوں کا محمد بن عطاء اللہ محمد و البخاری سی جامع علوم ظاہری و باطنی کے ذوق سماع غالب ہر ایک تھا  
 شیرازین میں لکھا ہے کہ والد آپ کے سلطان مغز الدین سکم وقت میں جب بخارا سے وارد دہلی کیے  
 ہوئے تھے یہی ہمراہ قبلہ گاہ کے تھے جب اللہ تعالیٰ آپ کا فیاضی ناگور کے ہوئے تین سال بعد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہن دیکھا کہ آپ اپنے طرف پہلا تھے ہیں صبح تھوڑا اختیار کیا مسافر ہو بغداد کو  
 تشریف لے گئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی ملازمت میں ہوئے مرید ہو ایک سال خدمت  
 میں رہے تربیت پائے کئی کلمات کیا دولت سے خرقہ خلافت کے پہرہ مند ہو فیض پایا اوس زمانہ  
 میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہی بغداد میں تھے خدمت اوں کی پہی تھا کمال محبت و عقدا کے  
 شرف ہوئے ہر طرف مدینہ منورہ کو توجہ کی ایک سال دو مہینے عزم روضہ مطہرہ کے مجاورہ کی پہرہ مختارہ  
 آئے ایک اومان مجاورہ کی بہت سے اولیا کبار کو پایا نعمت حاصل کی یہ کر کے پور زمانہ میں  
 سلطان شمس الدین التمش کے دار الخلافہ دہلی میں تشریف فرما ہو صحبت میں خواجہ قطب الدین بختیار  
 کاکی کی رہے جتنا دعات پر دو حالین ان کے جدا ہوئے چنانچہ مزار پر دو بزرگوار کا ایک جابی مسجد پر  
 مرید کا چیمہ دھلم ہو کر مدینہ الدین زندہ شاہدار کو ہو چکا ہی + حضرت بدیع الدین زندہ شاہ دار  
 قدس سرہ کا بیان ہے آپ اس قدر شمس سے ہیں اولاد میں صحابی رسول تعقبو صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ رضی اللہ  
 عنہ کے منہ جبار میں مواضات و مضافات سے حلب کے متولد ہوئے ہیں شاہدار کا لقب ہی اور کنیت

ابو محمد نام بدیع الدین شیخ علی شاہ غفر ربہ شریک گلابی میں ہے اس عصر میں شاہ نام شاہ تہا جس  
 زانوئی ہو ہی سبب کے شاہ راج الدین نام شہ سے سلطان کے حضور دربار میں آئی گواہ کے فہم کرانا میں  
 طرح سے غالب آئے مگر تیس سلسلہ پری مرید کا ترک کیا بعد مرید کے دو سیر جاسے کسب لاکر کے خانوادہ کو  
 نام سے ایک رواج دیا پہنچ آئے وہاں سے حبشہ راہ باطنی خواجہ معین الدین کے لیور میں قاضی تہل کے  
 مدت عمر اپنی دو سو باون سال کے تھی آپ چند سال عالم حاضر میں رہا کرتے تھے اور چند سال غائب  
 شجرہ زندہ مدار کا شاہ طیفوشہ اور معین الدین ہی اور سی سقلی اور خواجہ معین عرفی اور خواجہ داؤد  
 بلانی اور خواجہ حبیبی سے جس کو پہنچائی اور نسب میں شریک سے ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور نام  
 بی بی حاضر خاص ملک بنت حاد بن محمود بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قمر الدین بن طغور بن خواجہ  
 بن شمس الدین بن عبد الجبار بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد القی آئے فرمایا جو کہ یہ نسب جانا اور یاد کے  
 میں عالم باطن سے مدد حاصل اور کا ہو بکا شیخ صفی الدین حنفی قدس سرہ کا بیان کہ کتب معبرہ میں لکھا  
 کہ آئین سلطنت میں نسل سے نو شہرہ دہا کی ہیں ہمیشہ منصب دلی میں تشریف رکھتے تھے علم و فضل و کمال  
 باطنی میں نانی حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تھے کمال اور کمال نصیحت سے ظاہری پر بوجہ حکم جناب التما  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم روایا میں ریاضت نہ کہنچی اولیا کامل ہو آخرت شیخ اسماعیل کو قائم  
 انبار کے عالم تھا کو نقل فرمایا اور قبضہ دلی میں مدفون ہو و حسین مخدوم جیانا جاکشت الشہید  
 جلال بخاری قدس سرہ کا بیان اولاد جناب کی عنہ سائہ سی ساجوی ماہ شعبان عین اب کی آئین  
 ہوئی ہی آپ تختستان روڈ گار سے ہیں علوم ظاہری و باطنی سے کامیاب و فقرو استغناء میں بغیر تمام  
 امور صوری و معنوی میں قدم اتکا مہارک بر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہا واد آپ کے

وہ بھی سید جلال نام اہل شہر بخارا سے ملتائیں وادہ ہو کر شرف ارادت و صلاح سے شیخ بہاوالدین  
 ذکر یا علیہ الرحمہ کے شرف ہو پھر ان جناب کی رخصت لیکر قصبہ اوجہ میں سکونت اختیار کی وہاں جب  
 متاہل ہو گئے تو فرزند نامدار آپ کے وجود میں آئے سید احمد کپڑ سید بہاوالدین سید محمد پڑ سید احمد  
 جب سن بلوغ کو پہنچے اور ان سے دو فرزند بنے نظر متولد ہوئے فرزند ثانی سید جلال الدین  
 المعروف مخدوم جانیان صاحب اور چھوٹے سید صدر الدین المشہور شیخ راجو قتال جنگاؤں کا راجا مخدوم  
 جانیان پڑ سحر زندیہ والد بزرگوار سید احمد کپڑ کے ہوتے شیخ راجو قتال ہریہ اور خلیفہ حقیقی بنائی  
 جلال الدین حسین کے واضح ہو کہ سید جلال الدین حسین نے اول خدمتیں رکن الدین ابو الفتح بن شیخ صدر  
 بن شیخ بہاوالدین ذکر یا کے رہ کر تربیت پائی اور ان سے خدمت پیراں سپرد و رکابینا اور  
 انعام شیخ واسطی زید احمد بن الشرفین زاد ہما اللہ شرفاؤ قدر کے نکلے آسمین اکثر شیخ وقت کو پایا  
 ہر ایک استفادہ حاصل کیا پھر مکہ معظمہ میں امام ابو عبد اللہ یعنی معتقد بن شریعہ مکہ کا مسافر  
 اکثر تہجد میں ملاقات حاصل کی واضح ہو کہ آئے الکلیاس شیخ سے ملا جو خدمت خلافت و خانوادہ کیا یا ہی اور سیر  
 والا الکلیاس کہ تین مشائخ صاحب ارشاد نعمت یا طینی حاصل کی یہی خدمت اجازت کا نام ہے سے اپنے ہنسنا  
 سلطان غلج شاہ نے خدمت فقواد خانقاہ محمدی کی جامع پس موضع وجہ اخراجا انکے مقرر کر کے ایک سپرد  
 کیا تھا چونکہ انکو شیخ رکن الدین منشا ہے امور کی ہی اجازت کی علم میں شیخ نصیر الدین چراغ و سلوی  
 کی قبول کیا ایک روکا کو چمک آپ روضہ مبارک میں شیخ بہاوالدین ذکر یا کے جا کر چونکہ عبد اللہ بن عبدی  
 آوار کیا کہ پہنچے تھے مخدوم جانیان نام بخارا پر دھین صدیق کئے وہاں بھی یہی ماجرا گذر پھر روضہ میں  
 شیخ رکن الدین کے حاضر ہوئے آج بھی یہاں ہی ہوا ہے یہ لقب آجکا قرار پایا کہتے ہیں علاوہ الحق



بنگالی نے وصیت کی تھی کہ نماز جنازہ کی محفوم جہانیاں گذارینگے کوئی سبقت کرنے نہ تھا کرنا مجھ کو  
 اونکے جرات تھے کہ محفوم جہانیاں پاک مشافعت پرین قصہ اوجہ دوری کیا آئینگے اسی بات میں تھے  
 کہ آپ سوچئے اور نماز ادا کی پھر چند بنگالہ میں رہے شیخ نور قطب عالم فرزند علاؤ الحق کی تربیت کی  
 شیخ انواع نوبت ایثار کیا من بعد آپ شہر جو پور میں آئے سلطان ابراہیم شرفی نے مع جمع سردار  
 ایمان سلطنت کے بیعت کی گئی ہزار آدمی درید ہو کر ہر گجرات کو تشریف لائے سلطان گجرات  
 مع جمع اکابر اپنے پالاک پاپا یہ مشہور ہے کہ آپ جس فقر سے مدد کرتے تھے لغت سبک لیتے تھے  
 بعضے کہتے ہیں پہلی ملاقات میں اسی آمیزش کرتے تھے کہ وہ دریش بد متوجہ اور بیقرار ہو کر لغت  
 اپنی آپ پر تصدیق کر دیتا ہوا ستر برس آپ زندہ رہے میں انتقال انکا دسویں ماہ ذی الحجہ ۸۶۷  
 آٹھ سو چھیالیس میں روز چہار شنبہ کہ روز عید قربان کا تھا اور عید میں سلطان درشاہ بادشاہ  
 دہلی کے بلکہ اوجہ میں سوا سی ہزار مبارک انکا خط اوجہ میں ہی اور بہ شریف انکا بارہ واسطے  
 حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی اس طرح حلال بخاری المشہور محفوم جہانیاں چل  
 گئے بن سید سلطان سید محمد کیر بن سید حلال بخاری اول بن سید حلال سرخ نا آخر بارہ واسطے  
 شیخ سراج الدین سوختہ قدس سرہ کا بیان آپ کا لالہ دلایا تھے اول خدمت میں محفوم جہانیاں کے  
 رہے تربیت پائے وہ لوگ جو علم ظاہر کہتے ہیں امامت پر شیخ کی انکار کرتے تھے محفوم سکس فرمایا کہ  
 شیخ سراج الدین جینک کہہ کو آئندہ سے اپنی منہ دیکھتا ہے بکیر تحریر میں کہنا نماز نہیں پڑھتا  
 مراۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ جب شیخ بیع الدین ہر فرسے کا پی کو آئے اور ترفی پائے اس وقت <sup>شاہ</sup> قادر  
 بدو تون سے سلطان فرزند دہلی کے حاکم کا پی کا تھا اور مرید شیخ سراج الدین کا آرزو سے

ملاقات کی بدیع الدین پاس آیا خادم کہے کہ اس وقت فرصت نہیں آتی ہے و یا آپ کی کہیں جو کہ بعض  
 حرکت ان کے خطاب پر خلافت شریف کے تھے ابا غرض نے قابو پا کر غرض کی زندہ شاہد راسوا ایک جو کہ  
 ملاقات میں بن سلطان کو غیرت آئی حکم کیا کہ زندہ شاہ مدار ملک سے میرے محل جاؤں آپ نے دعا کی  
 تن پر قادر کہ چپا کر گئے گرمی سے حرقت کی بیٹا ہو اشیخ سراج الدین پیر رحیم کیا یہ نے خرقہ  
 اپنا اوتار کر اود کو پہنا دیا تنکین دی یہ خبر مداحین اشیخ فرمایا اشیخ الدین کہوں نہ جل گیا  
 فوراً ان کے جسم پر آبلے نکل آئے حرقت سے اوسکی جان بحق تسلیم ہو اس سبب سے ایک خوش  
 کہتے ہیں شیخ راجو قتال قدس سرہ کا بیان + آپ نے خرقہ خلافت کا پیر والا قدر سید احمد کبیر  
 برادر بزرگ مخدوم جہانیا سید جلال بخاری کی پایا بی تاہوں نام ایک بندہ مخلوق سے سلطان فیروز  
 کے حاکم خطہ اوجہ کا تبا بعد اسکے جب آپ کسی تقریب دہلی کو آئے وہ مسلمان ہو آپ نے نام اود  
 عبداللہ رکھا مدت بعد ایک وقت تکبر سے رو برد آیا شیخ راجو نے غلام تیر سے دیکھا باؤں کے  
 فریاد کی جلا جلا لوگ شکریہ بانی دالے سود مند ہو ایک ساعتیں ملاک ہو گیا آپ زمانہ میں  
 فیروز شاہ کے تھے عہد تک سلطان مبارک شاہ بن مسند عالی خضر خان کے مسند سجادہ پر تنکین رہے  
 جب آپ نے وفات پائی اوجہ میں دفن ہو اسی صدر الدین فرزند ان کے بھی قصہ اوجہ میں مدفون ہیں  
 وفات اپنی شب شنبہ سوہوین جمادی الثانی کی ۷۲۷ھ سے سو ستائیس زمانہ میں مبارک شاہ بن  
 مسند عالی خضر خان ملک سلیمان کے بی + خواجہ عودیک مدثر بن ہانی + آپ الملک اول کا عصر  
 میں نام محل شیر خان اقربا سے سلطان فیروز شاہ کے مدت تک لباس اغنیائیں اہل دول تھے  
 یکسبیک جذب حق کا دلمین سما خد متین ایک فقیر کامل صاحب دل ہوئے چندے اود کے معتقد

ہے پہنچ رکن الدین بن شیخ شہا الدین امام مرید ہونے میں خواجہ چشت کے لکھا ہے کہ آپ  
 خلفاؤں سے پر طریقت سلطان الشیخ شاہ نظام الدین اولیاء بن اکثر حالات سکین رہا کرتے  
 تھے انہوں نے انکے سے ایسے گرم بکلمے تھے کہ اگر کسی کے ہاتھ پر گر جاتے تھے ہاتھ جل جاتا تھا تصنیف  
 آپ کے بہت ہیں دیوان اشعار کا اپنے بموجب ارشاد خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے لکھا  
 تمام اقسام کے کلمات لطیف اسمین مذہب ہیں یہ ایک فرداوسکی ہی سے رفت نہ ہو  
 جذبہ صفائے ۹ چونکہ ہمارے دوست ابو باز ہمارے دانشمند و جلد اشعار سے ان کے جو طریق مناجات  
 یہ دوست آخر کے ہیں سے مراد رؤیت ویرانہ یارب و بحق نبی زود گردان سیر و انا الحق کائن  
 اقصم و جو تصور قبرس گردن مظہر و چنانچہ ہمارے گزرا ایک روز تھا وہی آدمین را کو فاش کر دیا  
 ظاہر کے متفق ہو کر آخر سلطنت میں فروریہ قلعہ فیروز آباد کے کتے کتے کہ جنوں ندی کے اعضا کو انکے ٹکڑے  
 ٹکڑے کر کے پانی میں ڈال دے بعد اس واقعہ جانوروں کے ہر چند کہ مرید جمع ہو کر پانی میں جلا لیا تھیں  
 حوٹاں کی وٹاں تو پتہ نہ لگا بعد بہت تردد کے تمام اعضاء مبارک بچے خاص مجرہ نظام الدین اولیا کے  
 کہلو گئے ہی پر چوب پر چوبوں کے دافع ہی ایک فراہم سکے سب سے بچے گئے اور مجاہدوں کی جو کتا  
 کہ دلیں ہی ظہور میں آئی مشاہدہ سے شاہ شہید جو طلب میں مطلوب کے معلوم ہو تفصیل اس کی یہی  
 کہ ایک جامع مسجد میں خواجہ محمود یک اور سید محمد گیسو دہا زہر دور جہاں تھے بچے تھے جماعت  
 کی تیار ہوئی جو میں امام مسجد بیکہ بخیر کہی اغوا سے نفس مار کے شیطان کے طرف سے خیال خاطر  
 گذرا کہ آج ایسے دو بزرگوار میری اقتدا میں ہیں اگر یہ ٹکڑے میرے حق میں کسی میرا شاہ سے کہیں  
 تو میری سات بیٹیاں ناکتہ زہن انکی شادی ہو جائیگی مسعود کے کشف باطن سے پایا اور

باور بند کیا کہ اسی نام مسجد یہ وقت عبادت الہی کا ہی خیال فاسد تیری خاطر میں گذرنا اختیار ہے  
 پاؤں تلے ہی بعد ادا نماز جو تمام عام خلائق اس کلمہ کو کلمہ کفر اطلاق کر کے اتفاقاً غلامی کے محض قتل پر  
 خواجہ مسعود کے لکھا و شہادت اپنی تعریف باطن سے دریافت کر کے ایک مرید گانہ سے اپنے  
 السادات سید صیف پیدائش کی کہ جب ظاہر کے لوگ ہجوم کر کے قتل کریں اور عشاء کے  
 آج جنابین والدین دیکھ کر اسی پر شرم ہو گا اور وطنی کر گیا کہ تمام شہر غرق آب و ہوت خلقت مضطر  
 ہو کر تھے رجوع کر گئی اور علاج چاہی کہ تم اس وقت بشرطیکہ حاکم یا خاں کی اپنی جو صاحب جلال و عظمت  
 خاں کشمیر کو کہیند اس اس عشق کی کا نون باطن میں اس کے متعلق ہی عقد ازواج میں دیکھو اور ظاہر  
 معلوم ہے اس میں یہ جہت یہ کہ تمہیں دیتا ہوں اب جن میں والدین یا سب ٹکڑے اس میں جمع ہو کر  
 بیجا نیکی کے گناہ پر دفن کر دینا جو شش میٹھ جائیگا خلائق شہر کی غرق ہونے سے امن یا نیکی عرض  
 بعد ازاں کہ مرید اپنے متوجہ مسجد ہوئے اور یہاں کہ دعویٰ ہمارا طائفہ ظاہر پرستوں سے نہیں  
 ہے کہ یہ فی الحقیقت کور باطن چشم با بینا بین مگر اس سے جو اہل باطن مختار ہیں اور دیرہ دارانہ قتل  
 ناحق جائز رکھا اونسے کلام ہی اس واسطے کہ اس میں بین چٹا پر امام کہرا تھا دینے کے اس کے ساتھ لڑکوں  
 کی شادی کے لئے بس کرنا ہی کہہ دو اور دیکھو عرض جب کہ الی لکھا ہی اور سرزمین کا داکہ است نثار  
 تنگ رنجیکہ اس دینہ میں تھے پس فیما بین سید حنیف اور سید محمد گیسو دار کے کہ ہر دو  
 صاحب دل تھے چند کلمات خلاف ظاہری پر نزاع وقوع میں آئی سید حنیف بولے اولاد آپ کی  
 دنیا دار ہو گی اور سید محمد نے فرماتے کہ اولاد تمہاری نزدیک ہے کہ مراد نہی کی چاہیچہ انکے ہر  
 بزرگوار سے اکثر سخن پر ایک کا دوسرے پر ظاہری اے ربلدہ بیدار میں یہ ضابطہ مقرر ہے کہ جو مردم

اولاد میں سید محمد گیسو از حسینی کے ہیں روضہ میں السیدہ اُمّ البنین جاتین اندیشہ ہی تھیں کالی  
 اور عوام الناس کی رسم جس روز کہ السیدہ اُمّ البنین کی زیارت کرتے ہیں اُس دن واسطے زیارت و  
 منورہ السنّ حسینی نہرہ بند کی خدم سید محمد گیسو دراز کے ہیں جاتین مگر دوسرے روز اور ہجرت  
 سحر و سحر کی ایک بیرون مقبرہ میں قریب مقام خواجہ خجّیا کالی کے ہی خدم و شیعہ اخوی را جگری قدس  
 سرہ کا کیا نام اصلی ایکامشیدی جب آپ شرف ملازمت و ارادت سے مخدوم جانیان  
 کے شرف ہو و حضرت کمال لطف سے آپ کو اخوی فرماتے تھے اس لئے اس لقب سے مشہور  
 ہوئے آپ قوم افغان سے ہیں وطن اصلی موضع ایرابوس احوال پر گزریا بار کٹر آودہ سے  
 واضح ہو کہ جب آپ مرتبہ کمال کو پہنچے الہام غیب سے جساوی لا تنوح میں ہو اور دامن خلقت نے  
 ارشاد کیا اسے مستقر ہو مزاج سکوت تنوح کی پکاحی تبار جگری میں کنارے پر دریا سے  
 کنگ کے ایک گوشہ ویران بنا جا رہے اُجاسی شہرت اپنی بہت ہوئی خواجہ جہان کو نظر  
 قبول سے جناب کی سلطنت جو پور پر ترقی ہوئی شاہ نظام شہر شاہ کو شیعہ اخوی کے ہنے ذوق سماع  
 قدس سرہ کو بہت تہا یا نہ کہ ایک وقت موسم میں ہوئی کہ کہ ہا مثل نور و ولایت ہی استماع  
 سماع و لغو سے حالت وجد میں مستغرق ہو کر تین روز تک ان لوگوں میں وجد کرتے رہے اس پر شہر و  
 عرفا ہو اتمام خلق شہر تنوح کی جمع ہوئی آپ اختصار طبع چاک ہوا ان کے ہوئے غبار یا ہوا  
 ماضی نفعی مناجات نے فتویٰ تہذیب کا لکھا محض قتل و ابیہ سے تیار ہوا مگر سید مخلص جب کی بہر  
 مکر نے ہر کہ دس حلقہ اکابر علمائے اسلام فرمایا کہ ہم گرفتار انفس کیا مجال جو مزاج احوال و  
 حق کے ہون وہ کاغذ سے سید محمد کی سکار نام مدعی طرح طرح کی ملائین گرفتار ہو پس

صاحب ترقی کرنا ہی لکھنا ہی کہ اولاد عیون کی اجتناب و بیعت بجا نہیں مانی کہتے ہیں  
 مذکورہ حالت شیخ غنی کی روشنی میں تاریخ سوال کی کہ بن ایک بیٹا واقع ہوئی پھر روٹ لگی اور  
 نوکر کرنے کہ افسوس یہ مرد عمارت محفل کہ روز بخشن وفا کی مخدوم نے کفن سے سر نکالا اور کہا کہ ای  
 بیٹا آج کا روز اگر نزدیک ہے مخسوس ہی تو ہم کل مرینگے پس چار شنبہ گیارہویں کو آب و پروردہ  
 سن وفات نظر میں نہیں آیا لیکن آخر سلطنت میں سلطان ابراہیم شرقی کے حیات سے جو کہ  
 آپ لاولد تھے خواہر زادہ شیخ نور الدین ولد قیام الدین ساکن موضع ایراموہن کو فرزند کی جگہ  
 تربیت کی یہی جانشین ہو پھر اوہن اولاد بیت ہوئی شیخ سلیم جی قدس سرہ کا بیان ہے  
 شیخ سلیم بن بابا الدین اولاد سے شیخ فرید شکر گنج موضع سیکری میں تھے اکبر بادشاہ جب وافر  
 عمر میں آپ کا عقد ہوا آپ کو اس موضع کو آباد کروا دیا بادشاہ نے آباد کر کے نام اوکا فتحپور کیا  
 وفات آپ کی سنہ ۹۷۹ھ نو سو نوایس میں ہی اور مدفن فتحپور سیکری میں حضرت بندہ کی شاہ نظام قدس  
 سرہ کا بیان ہے آپ مرید سید نور حضرت راجے کے ہیں جو خلافت کابلیہ سے بندہ کی شیخ مخدوم  
 جو پوری کے پنا آپ قطب وقت تھے فرقہ عادات اجنبیہ اظہار الشمس میں آپ فرزند شیخ عثمان کے ہیں  
 ولادت آپ کی سنہ ۹۷۹ھ میں کہ وہ زمانہ سلطان سکندر لودھی کا تھا قصبہ اینٹی دوکر کے ظہور میں آئی آپ  
 ایک سی برس آپ قیامت سے ہیں کمالات میں جناب کے لکھنا ہی کہ بہت ہیں اور وقایع نو سو ایک کی  
 سلطنت میں جلال الدین اکبر بادشاہ کے ہوئی یہ یادہ تاریخ کہ اوکا دھوپورت اور دوسرا شیخ جانی  
 مگر عدو اول کہ نو سو تیرا سی ہیں اور دوسرے کے نویسی دانہ اعلم شیخ معروف جو پوری قدس  
 سرہ کا بیان ہے آپ شہید شیخ سے ہیں اور یہ مولانا امجد الدین شیخ جہاں پاد دریا ضا

او صاحبِ دوق و حالاتِ مریدوں سے اونکے دو جہانپور جو پہن ایک شیخ احمد زین جو نو پور میں  
 بڑے عالم اور زاہد کمال متوجع تھے اور دوسرے شیخ بندکی شاہ نظام اسٹینہی بھی مرید انہی جناب تھے  
 یہ سب کچھ جفا قدس سرہ اور انکی اولاد کا کیا ہو چکا ہے اُن جناب کی محض قتل شیخ انھی کا موقوف  
 رہا تھا جبکہ گدراوسم شیخ انھی نے حق میں اپنے اور انکے فرزندوں کی دعا کی تھی کہ دنگان منجلی  
 صاحب کا تاقیام قیامت کرم رہے ہمیشہ صحت میں سلاطین کے معزز اور مکرم رہے سلطان سکندر لودی  
 اور سلطان ابراہیم لودی سے دوستی پر اپنے بٹھلایا کرتے تھے بعد وفات آپ کے فرزند سید عبد الغفار بھی  
 اکابروں کے عالیشان ہوئے اور اُنہی پر اردو و اسلمہ مدعاں آپ کے مقرر تھے بلکہ قنوج سے تھے یفلاک  
 قصبہ پٹن اپنے باشندگی اختیار کی پھر میر صدر جہانپور میر صدر الدین بعد کم کے رہنے والی سید کیا  
 کمالا انکے بھی مشہور ہیں آپ عیدین جہانگیر بادشاہ کے جانشین صدر الصد و تمام ملک تھے قند  
 شریف جناب قصبہ پٹن میں رہا تھا انکی سب سے اعلیٰ ایک زراعت کی سب سے بہترین فرزندوں آپ کے  
 سب کمال اور پختہ سجاد و سخاوت و صوفیہ فہم پرست شاہ جہان نے نوبت اور خطاب  
 مرتضیٰ خان دیا تھا میر صدر الدین اولاد سے کمال ترندی کہیں کہ وہ حادثہ میں ہلاک و خان کے  
 ترند بہر علی کو اپنے بے علاؤ الدین بھی میر صدر کمال کو بہت اعزاز و اکرام سے رکھا پھر قصبہ پٹن  
 وطن اختیار کیا اولاد سے انکی میر صدر الدین و ولد قنوج جو ہیں شیخ ضیاء الدین بخشی قدس  
 سرہ کا کیا ہو بزرگ کے تخت سے وارد ہونے کو کہہ دیا وہ میں رہے شیخ جہانپور سید ابو  
 جب سن تیرہ کو پہنچے علم و فضل میں مہارت عظیم ہم پہنچائے خدمت میں شیخ فرید کی جڑ پوسے  
 سجادہ نشین قاضی حمید الدین ناگوری کے تھے شہرہ اراد تھا حال کیا تفضلاً انکے بہت ہیں

جیہ کہ ملک سلوک اور طوطی نامہ یہ کتاب مشہور ہے راقم نے دیکھی ہے اسے ساسو کا کوین و  
 پائی بد اوین قریب قصہ شیخ بدر الدین صاحب لایت کے مدفن ہو یہ قطعاً ہے ہی قطع  
 بخشی خیز بارمانہ بازو در خود رانہ سخن است ۳ عاقلان مان چنین گویند ۴ عاقلی با  
 ساختن است ۵ شیخ شرف الدین بھی میری حدس سرہ بیان ۶ آپ مرید اور خلیفہ شیخ نجیب الدین <sup>زبانہ</sup> دردی  
 ہیں واضح ہو کہ قصہ نیر میں ایک بزرگ ہے بھی نام باب شیخ شرف الدین ہے کہ واسطہ ملاقات انکے جایا کر  
 ہے وہ انکی تعظیم کیا کرتے تھے ایک دن یہ بزرگات جو گئے وہ بزرگ نے تعظیم کی اور فرمایا کہ میں جسکی تعظیم  
 کرتا ہوا ہوں اب شکم مادر میں ہوں کیا ہے کہ والدہ شیخ کی بیوضو ایکو دو دینے تھے جب بزرگ ہو  
 جا کشف و کرامت ہو اور جب بکیر نہ آیکو ہو مان کہا جاسے کہ انہیں پرورش کیجے اور آپ  
 رخصت ہو کر دہلی میں آئے طاعت میں شیخ نظام الدین کے پوئے اور ایک ساعت میں پانہ ان  
 رخصت کیا یا اور قصہ پانی بت میں اگر شرف سے شہ شرف بعلی قلندر کے ممتاز ہوے حواری  
 ایک بہت ہیں دفاتر و چشمنہ چھی شوال کی ۸۲۷ ساسو کی زمانہ میں فرو شاہ کے قبر شریف  
 جناب کے دہلی میں ہے شمس الدین پانی پتی حدس سرہ کا بیان ۷ دے جاب مرید اور خلیفہ شیخ  
 علاء الدین صاحب کے تھے غایت مجر دے لکس قلندرانہ جو می پنے رہتے تھے سلسلہ لکھن  
 علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچنا ہی مدت تک دیار ترکستان میں رہے کب علوم کیا جب کشف اوسین  
 نپایا دیار ہند میں آئے پس قصہ کلبر کہ میں خدمت میں شیخ علاء الدین صاحب کے پوئے مجر د شاہد  
 حال کہ شرف بر کھ شرف بروج شرف ہو شیخ نے آخر عمر میں خرقہ خلافت کا اور نعم باطل جو  
 شیخ فرید نگر گنج حدس سرہ سے پائے تھے شمس الدین کو بخشا اور کیا باخدا اکاچا ایا ہی کہ تم



یانی پت میں آرام پکڑو غرض کی دمان بوعلی قلندر ہیں جو کما تم حبیب ایک وہ دمان برزینیک موضع بود کمر  
 کو حبیب جائینگے او کی عمر تمام ہو چکی تھی سلسلی ہوا شہرت عظیم یانی حبیب ولایت ہو نوین شعبان کو  
 وفات کی قرآن حبیب کی قصہ یانی پت میں جارا و احباب کی ہی حسن و قانا معلوم لیکن ہم عصر حوائج و ہلوی  
 کے عہد میں سلطان فیروز شاہ نے بین شیخ جلال الحق یانی پتی قدس سرہ کا بیان دیا و حضرت  
 مرید اور خلیفہ اور جانشین شیخ شمس الدین ترک کہتے تھے شیخ صاحب کا چند واسطے اسرار الہی  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچا ہی ایک روز عین جوانی میں لباس فاخرہ پہنے ہوئے علماء  
 لگائے ہوئے عراقی گھوڑے پر سوار راہ میں چلے جاتے تھے یکایک گاہ شیخ شمس الدین کی آواز  
 بری کشف باطن کے کچھ گھوڑے سے بچے آئے قد پر گرے اسباب و املاک جو تھاتا راج  
 مریدین کیا نعت سرفراز ہو بعد کمال اس پید کیا کہ شیخ احمد عبد الحق مرید شیخ کے ہوئے  
 تیرہویں تاریخ ربیع الاول کی عصر میں سلطان محمود بن فیروز شاہ کے وفات پا کر قصہ یانی پت میں مدفون  
 ہوئے شاہ شمس الدین بوعلی قلندر قدس سرہ کا بیان آپ قلندر مرتبے کے روحانیت  
 خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی تربیت پاشان رفیع حاصل کی مشہور آفاق ہو مستانہ دوش  
 ہمیشہ غریبی کو یاد دہان کرتے تھے فیروز شاہ بہت متفقہ انکا ہوا نقل ہی کہ جب ایک خواجہ سرا  
 حاکم یانی پت کا ہوا خلق نے جو بہت سے اس کے استغاثہ حضرت یاس لایا اپنے سلطان فیروز شاہ کو  
 نام لکھا اس مضمون کا شہنشاہ دہلی را اعلام انکہ ظلمی پیش بریدہ و پس دریدہ بختی خداوند ایمان  
 اگر بجا او دیگرے فرستے ہتر والا بجا تو دیگر میرسد سلطان فیروز شاہ بجز مطالعہ کا خواجہ سرا  
 مذکور کو معزول فرمایا اور حضرت عذر دیا آپ اکثر یہ شعر فرماتے تھے سے کرشنے دست و پد

وصل از غایت شوق و تاقیامت نشود صبح میدان ندیم و آج صبا و آسنا یک تہ ظاہر ایک لڑکے  
 پر حلو اوروش کی عاشق تہ حبیب شمس الدین و مان آئے اور ایک دوار کے ساتھ بیٹھے آیت کشف باطن پایا  
 اوستو جو جیسے باہر آئے حلو اوروش کا لڑکا مزاحم ہوا آپ و کامین پر ارہ نہیں سکتا ولایت بیان کی  
 دوسرے ہوئی حلو اوروش کی لڑکے کا کہا وہ کوئی کرات انکی محبت دکھلا داور تم جیلا جاتے ہو میں بھی  
 تمہارے ساتھ چلتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دیکھ ایک شخص چلا اور رہے ہو فلانی جا کر پیچھے ہیں اور شیر شہر کے  
 انکے ہیں جیسے حلو اوروش نے یہ حالت دیکھی ہوا شہنشاہ کے ہوا آپ کو دیکھ میں آ رہے اور وہیں انتقال  
 فرمایا  
 حضرت شیخ احمد کنہر گجراتی قدس سرہ کا بیٹا آپ مرید اور خلیفہ اور انشین بیک اعلیٰ مغربی کے  
 و قاضی کے بہت چلنے والے رہا کنہر کے بعد چند روز قصہ کنہر سے پہلی کو آئے پھر دہلی سے غلکہ بارہ برس  
 سیاحی کی جو میں شریفین زاد ہما اللہ شرفا و قدر آگئے آستانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 او ر نو انش تمام پائی و مانے پھر پھر پہلی آئے شہنشاہ آئہ سو ایک چوبیس ایتھو دہلی میں جب  
 محمود پر غالب آیا ملاقات کو شیخ کی آیا اور عقدا تمام سدا کیا تو حضرت سیدہ اپنے فرما کو لیکر  
 شیخ احمد شاہ کو اس نواح کے ملاقات کے بعد چند سال کے ولایت گجرات کو پہنچے جو کہ سندھ و  
 بادشاہ آگے سے اعتقاد تمام رکھتا تھا و رود محمود کو اپنے غنیمت جانا حاضر شد ہوا و درجہ اعلیٰ تو  
 بلکہ ترالدین کہ اس کو شہنشاہ گجرات کہتے ہیں اختیار کیا اور جب سلطان احمد تخت بہر آجلو کی مرید شیخ احمد کا  
 ہوا اکل شہر پائی خرافات بہت ظہور میں آئے سلطان خزانہ آپ کے کنارے آب گرمی کے  
 آستانہ سو فرما دیا ایک شہر آباد کر کے احمد آباد گجرات نام رکھا جب عمر انکی موصی گذری  
 تہن میں رحمت حق سے ملای ہو مرد اپنی قبضہ سرگنہ میں متصل احمد آباد گجرات ہی محمود اولیا

تاریخ تولد لفظ قطبیت عمر محمد قطب اولیا تاریخ و قیام کو بعد دہرین صحیح و آسان کی دعا ابلی محمد بن  
چودھویں ماہ دیکھ ۹۸۷ھ سوا چالیس ہجری محمد شیعہ کیر قدس سرہ کا بیان و آپ لادین محمد بن  
ناگوری کی ہجری سرشتہ اراد تھا آپا و اجداد سے ہی مع رشق اور ذوق سماع کا بہت ہوا ایک روایت  
کہ حیدر مخدوم چاہتا ہے کہ ہجری بعد و قیامت کے متعدد نسخے عوارف کے راجو قتال سے پر ہے خوب  
کشف کمالات کیا مجموعہ علوم ظاہر و باطن کے بے سبب تفرقہ اندازی کا کارنا کوہ سکوتان سے نکل کر  
ولایت گجرات کو تشریف لادوان ساکن ہو مسجد بیہ کر پھر پرمایا کرتے ہئے ملک بخت کہ اعلم  
اعراض سے سلطان پیکرہ کے تھا آپ پر اعتقاد لایا میر ہوا اور سب آسائیں محبت کا سلطان کو  
سو نیکر یاد خدا میں مغول ہوا درجہ تکمیل کو پہنچا محمد شیعہ کیر اور ملک محمد بختیار کی احمد آباد گجرات میں  
زیارت گاہ ضلانی کی ہی و شاہ قطب عالم گجراتی قدس سرہ کا بیان و آپ مرید اور خلیفہ بدر گوار  
سید احمد الدین محمود بن محمد و چاہتا ہے سید عالم جاری کی ہیں بموجب ارشاد باطن کے وطن اصلی سے  
کہ شہر اوجہ ہی نامہ میں سلطان احمد بن تاتار خان سلطان مظفر کے ولایت گجرات میں آئے چونکہ فرم  
وہاں کے مشائخ سید عالم جاری کی ہئے قدم کو آپ کے غنیمت کیا جانا خدمت میں اگر حاضر ہو سلطان  
بھی کمال اعتقاد سے شرف ملازمت حاصل کیا شیخ احمد کنہیو ہی ان روزوں بقید حیات ہئے  
درمیان ہر دو بزرگوار کے صحبت مجتہمانہ بغایت رہے ولادت قطب عالم کی چوتھی ماہ دیکھ ۹۸۷ھ  
سات سو نو ہجری عمر شریف ستیا کی برس چار ہئے وفات گرامی روز یکشنبہ ماہ دیکھ ۹۸۷ھ  
سویکان کتابین ایسا ہی لکھا ہی ہن معلوم کہ عمر ساہنے کی تہی با وفات ۹۸۷ھ آہ سو سترہ  
مدفن احمد آباد و شاہ عالم محبوب عالم قدس سرہ کا بیان و آپ فرزند دہلی قطب عالم صاحب

مصروف تھے آپ کو بیان منجھ گیتے تھے نام شاہ عالم لقب محبوب عالم الحنی کہ آپ محبوبوں کے ہوتے بعد  
 وفات پیدر والا قد قطب عالم کے سید برہان الدین مسند ہدایت پر ممکن پوچھا شاہ عالم صاحب نے  
 شیخ احمد کھٹوسے بھی نعمت پائی ہی خوارق عادت ایک بیت میں چانچو کا حال سا فرلوگ جان  
 آدمی نیازاں حضرت کی قبول کر کے سوار بدرفہ کے ہمراہ لیتے ہیں خدا کے فضل سے جو تہ خوف ہے  
 امن و امان گذر جاتے ہیں یہ شہرہ آپ کی کرامت کا حال یک طاری ہے تو شاہ عالم کا نوین ذی وحدۃ  
 آئندہ سو سترہ ہجری میں ہی عمارت سال ستائیسے نوون سال وصال دم صبح شیشہ بدین جادی الثانی  
 شیشہ آئندہ سو اسی ہجری میں عشق کے تارخے وفات کی عمر قد پاک مطابقت کا احمد آباد کے گرجا  
 ہر سیدیم الدین قدس سرہ کا کیا ایک سو سیدیم الدین بدافنی کہتے ہیں تمام سادات پر گئے بدافنی اور  
 ایک میں ایک فیاضین کے سب کو اسل تصوف کے کرتے بنے کامل دریدہ دکن سید طلال بخاری کے بیچم  
 شیخ افی را جلیہی سے مصاحبت تھی اصل سادات تہذیبی میں جو ہر اشارہ مخدوم حنیف  
 جو سپرین نوکر سلطان ابراہیم کے ہوئے سلطانیت اعزاز و اکرام کرتا تھا آپ شیعیت و بزرگی میں  
 ممتاز تھے سلطان عادل قاضی کے بادکن جو اعمال پر گئے سہو کی ہی نامزد کیا میں شہر مذکور میں  
 باون ہزار بیگز زمین بطریق انعام سوا جاگیر کے ارنائی کی مرقد آپ کی قبضہ بدافنی میں زیارت گاہ خلائق کی  
 اوقیہ مذکور اولاد سے آپ کی مامور شاہ کرک مجذوبہ حمۃ اللہ کا کیا شاہ کرک مجذوبہ  
 وقت میں مرشد شیخ اسماعیل قریشی سہروردی کے شاہ کرک مجذوبہ اجازت مرشد کے قبضہ کرے میں  
 رہتے تھے غلبہ حال سے طریقہ طاعت کا اختیار کیا ہمیشہ دیکھنے کو نظر خلائق میں شراب پیتے تھے  
 مگر بے اختیار اس خوارق عادت اظہار پتے آدمی ہر طرف سے منہ رجوع کا انکے طرف

لائے تھے اور وہ مستقر بنے کیونکہ ہوا شہرستانہ کہتے تھے یہ پت غزل کے انکی ہی سے اندر طلب و  
 جرم دانہ شدم بہ اول قدم آن بود کہ بجائے شدم بہ ملک علاء الدین کہ داماد اور برادر زادہ سلطان  
 جلال الدین خلجی کا بیٹا اس زمانہ میں حکومت کر رہا تھا اس کی سلطنت ہند کو پہنچا مگر مبارک  
 کرہ میں واقع ہے اور آپ صاحب سلطان الفتح خواجہ نظام الدین اولیا ہیں ؟ عیدین جنتی دہلی سے  
 کا بیٹا ہے آپ فرزند کن شیخ و انبال کہ ہیں اور عرفاً پکا مولانا عودا آپ خلیفہ شیخ نصیر الدین خواجہ  
 کے تھے لہذا آپ کا حضرت عباس بن علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچا ہی علم ظاہر ہیں مصنف وقت  
 اپنے حیدر تصانیف سے ایک ایک مرآۃ الاسرار سے وہ جامع جمیع تذکرہ اولیاء اللہ ہی تو لہذا بجا  
 نوین تاریخ ربیع الثانی کی ستھ ہزار پانچ ہجری سے زمانہ سلطنت اکبر شاہ کا مذکور ہو  
 عرف دہلی میں اعلیٰ رکھ لکھنؤ سے واقع ہوا ہی آپ فرماتے ہیں میں نے اول چند احکام مذہبی شیخ  
 شریف کے سیکے ہر چند ہمراہ قبلہ کے طریقہ پر گری کے کہ حجت بائیں کی عین دیا گیا اس پر کسی عمر  
 ہی کہ عشق مجاز میں گرفتار ہوا اس شانہ کی سوئی چار پانچ برس لکھا انہی میں ریاضۃ  
 مجاہدات کہے حتی کہ باطن میں مقام شریعت میں اہل صفائی بائیں حیدر عشق حقیقی کا غالب و اہد  
 برس حیدر باہر شاعت میں خواجہ کا چند کتب و سلوک کیا یہ ذکر ۱۰۳۵ ہجری میں اس کا وقت میں  
 جانا بادشاہ کے پیش شیخ جلال قدس سرہ کا بیٹا مگر خلفا سے عید القدوس لکھنؤ جنتی حبیب  
 حقایق کے ہیں حلیت اپنی ۹۹۹ سو اسیا نو میں عمر شریف انہر سال فرار مبارک ہوا تیسرے  
 و شیخ وجہ الدین قدس سرہ کا بیٹا آپ علوی نژاد ہیں توطن گجرات مرہ شیخ محمد غوث گوایا  
 کے صاحب تصانیف صاحب حاشیہ بیضاوی تفسیر قرآن مجید کی ہے اور خوشی تلویح جو علم

اصول میں اور شرح و اضافہ و تصنیف قاضی شمس الدین دولت آبادی کی اور جامعہ شرح منہج  
 اور ایک سالہ حقیقت محمدیہ میں اور شرح جام جہانما اور شرح کلیہ مخازن تصنیف سے آپ کی ہر وقت جانب کی  
 ۹۹۸ھ نو سو اٹھایا نوین واقع ہوئی ہوا و مرقد احمد آباد گجرات پر شیخ نظام ناز ولی فاروقی حشری  
 قدس سرہ کا بیٹا و آپ پر شیخ فاروق حشری کو الیاری کے ہیں ۹۹۸ھ نو سو ستیا نوین وفات  
 ناز ولی مدفون و شیخ عبداللہ نیازی سہروردی قدس سرہ کا بیٹا و آپ دل میدیہ مذہب سے  
 مکہ کو پہنچے دین کی سند لی اپنے عقیدہ سے ہر کر کامل ہو تصانیف آپ کے بہت ہیں جیسا کہ ترتیب  
 ابنی و مرآۃ العفا و طرہ اقصیٰ و فہرستہ و شیخ عبدالحق فاروقی کا بیٹا شمس قدس سرہ کا بیٹا  
 آپ نے شیخ عبدالقدوس کنکوی کے ہیں شاہ کھلی میروام الدین جو پوری سے صحبت نبی و وفات  
 ایک ہزار ست سو بیس سال محمد باقی کا بیٹا و سلوی نقشبندی قدس سرہ کا بیان و آپ  
 مرید مولانا خواجگی ایک کے ہیں اور سیر بن شیخ احمد فاروقی کے صاحب مکتوبات شام رباعیات  
 مفتوحات اسرار الحال ایک ہزار بارہ سو بیس و شیخ عبداللہ بٹہ قدس سرہ کا بیٹا و آپ کا بارہ واسطہ  
 حضرت غوث الاعظم کو پہنچا ہے پندرہ سو یک سو تین ملحدین خدا کی اجازت سے ہندو کو اپنے صحبت  
 میں اکثر شاخون کی رہ کر کمال علم صورت و حسی جامع کیا موضع ہمدین کے نواح سے وہاں کے  
 اقامت کی جماعت کثیر مرید آپ کی ہوئی روز جمعہ یونین ربیع الاول ۱۰۳۸ھ ایک ہزار تیس میں جلّت ذرا  
 موضع مذکور میں دفن ہو سکھو فی سہر مد علیہ الرحمہ کا بیان و آپ اوایل میں یہودی تھے تورات  
 انجیل یہ دو کتابیں نوک بنایا دین جسے شرف اسلام کا پایا اکثر علوم میں توغل کر کے جامع  
 غریب کے ہو اوجب ولایت سے ہندوستان میں وارد ہوئے شہر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کی

ومان عشق ایک ہندو سپر کاہنہ کہ ہندی محاورہ میں اس گروہ والوں کو بابا کہتے تھے لباس پانچاشارا کیا  
 نام اس شخص کا ایک مصرعہ ہے کہ راقم کو ابی چند یا ویر تاج کیسے پوچھا ہے خدایت کیست ای سرمد دین  
 ویر جو ابین کیا ہے تمہید انم اویہ چند آیا غیرہ پیر جب مشہور ساتھ الحاد و زندہ کہ ہو گا آغاز جلو  
 میں عالمگیر کے مشنہ ایکوارا نیا نوے ہجرت میں فتویٰ شریعہ شریف کے قتل ہوئے کہتے ہیں ارباب شریعہ  
 سوال کیا کہ کلمہ طیب کی موت تو ہے یہ بولے کلمہ میں شیطان قوی ہی چونکہ نام قاضی عصر کا قاضی  
 قوی تھا فتویٰ قتل کا کیا رہا جسکے گلا کاٹا گیا و سدم لالہ الا اللہ کہتا تھا اور تن سے صدا  
 محمد رسول اللہ کی آتی تھی چونکہ شاعر خوش فکر تھے اکثر رباعیاں مشہور ہیں جن میں ایک کے یہ شعر ہیں کہ  
 جسے اگر داری تم شوخی کہ با ما یار بود قصہ کو تہ کر و در نہ درد بسیار بود بعضا شعر غم و دلیری  
 نہ ہند پیر و دل پر و انکس نہ ہند ۴ عمری باید کہ یار آید بکار و دین دوست کہیں نہ ہند ۵ محمد ترک  
 از ولی کا بیا ۶ محمد ترک الشہور ترکاں شہر پیرا نجین سے اس دیار کے ہیں مرید خواجہ عثمان ماروئی کے اصل  
 سرسائی مان کے دیار ہندوستان آئے قصبہ مارنول میں اس کے عوام ادنیٰ ترک و ترکاں کہتے تھے  
 پہلے صدر اس کے اگر ایک جوف ہر او تر سے پیر آباد میں آئے مرد سولہ تھے حضور سے شہول یا خود  
 رہا کرتے تھے ہرگز میل طرف فرزندوں کی نہا کیسکو واسطہ بیعت ماتہ نہ تھے موافق رسم عادت  
 سنا نجین کیسکو مرید طالب کرتے تھے کہ طبع خلافت سے اختلاط فوماتے افرادوش زندگی کرتے  
 تھے بے اختیار آپ غرق عادات بہت ظاہر ہوتے تھے آخر وقت کفار فجار کے ماتہ کئے ادا  
 اسلام میں چونکہ اوس قصبہ میں بہت تھے اور مسلمان تہوڑے اور وہ فرصت دیکھ رہے تھے عید کے  
 دن ایکبار ان پر سے بہت مسلمان شہید ہوئے شیخ محمد ترک بھی درجہ شہادت کا پار دوست کے

ساتھ بیکرنگ ہو اور بعض مذکور فون آپ معاصر خواجہ بزرگ ہیں شیخ بدر الدین علیہ الرحمہ کیا  
 آپ مرید اور خلیفہ خواجہ عثمان روٹی تھے قصہ دہلی میں تہ خاک تودہ میں میر حسین قسری مرکانیا  
 آپ بھی مرید خواجہ عثمان روٹی کے تھے خواجہ انکا قبضہ بانیہ شیخ حاجی حبیب الرحمن سرہ کابلیا  
 مریشہ قارون کے ہیں اور وہ مرید عبداللہ شطار کے سرفہرست کیا ہی عصا ہاتھ میں مصلیٰ کند ہے  
 گشت کرتے تھے بہت ضعیف البنیات تھے اور جب هجوم خلافت کا شیخ باہر بیٹ ہو اور اکثر لوگ  
 ہاتھ سمیت کا طلب کرتے تھے چونکہ شیخ ابو الفتح فرزند شیخ قارون کے تھے نزدیک آئے گئے اور ان کے  
 خلافت کی تا آرزو کی خاطر سپر فرزند کی ہوا و طریق یہ ایت کا جاری کیا شیخ محمد عورت الیاء  
 حدس سرہ کابلیا آپ مرید حاجی حبیب کے ہیں سابق قلعہ کالج میں ریاضت کر کے دعوت سما  
 بیت کرتے رہے آخر کار بکت سے ان کا حکم اخذ و قسط کامل شاع دنیا سے پایا شہر ام جاہ  
 حرم کی نصیب آپ کے ہوئی شیر خان متعقد تباہیوں بادشاہ ہی بہت ارادت رکھتا تھا  
 لکھا کہ آپ شیخ عظیم القدر ہیں علوم ظاہری اور باطنی میں یکساں وقت ۹۴۰ھ میں طویل عمر میں  
 علم ہدایت ملنے کیا ماور شیر خان کی کو مرید انکی ہی چونکہ استاد عاقبتین بیٹے کے چاہی بکت  
 انکی دعا کی جہاں بادشاہ پر غالب آیا شیر خان کا شیر شاہ ہوا اور آخر عمر میں کسی سے ضما میں  
 آئے اور شیر شاہ کے رنجیدگی ہم آئی آپ جلاوطن ہو کر گوجرانہ کی طرف روانہ ہو لکھا کہ مرید  
 شیر شاہ فرخ شاہی متوض ہوئی جب سپاہ فریبخت کے پہنچی آپ تنگ ہو کر فرماؤ اقل  
 کام شیخ سران کردہ تعرض پر وہ کے جہاد سے جد ہو گئے اور آپ کے چلنے کے لئے کراچی کے  
 معجزہ سے سند کو نہیں ہونا بعد جب اکبر شاہ مسلط ہوا یہ گجرات سے گواہ آئے بادشاہ



۹۲۵ نو سوئیٹا لیسین مرید شیخ کا ہوا حلت جناب کی گزشتہ نو سو انتہر اور پچھتر سو تین سو چھی  
 چھ سو تین سو ایک عام محققہ شاخص فی القوال فی حق انکے عام سیر فی نعمہ پر دانی بن گیا  
 عہدہ اسے دینے سے تو اکر شاہ کا ہوا ہی ۴ میان شیخ میر ہی قدس سرہ کا بیان ۵  
 ایک سند سے لقا علیہ شکار کہ بن آپ سے روحا کال خرقہ خلافت کا پائے ہیں ایک  
 میر سید علی قوام لکھا کہ کمالات انکے اظہار الشہین بہت سے لوگ انکے ارشاد پائے اور یہ  
 پنج موضع جو بنوکر سر ایدرین آسودہ ہیں اور دوسرے شیخ ابو الفتح مرت بن قاضین بد بزرگ صاحب  
 سجادہ پور لاہور کے بنے حال چکا تو یہ تپا بہ شیخ ابو الفتح سے دو خلیفے صاحب تصرف جو ایک شیخ بدول  
 دوسرے محمد غوث کو الیاری کہ ہم مرید اور ہم برادر ہی شیخ ابو الفتح کے بن پر محمد غوث کو الیاری کہ  
 دوسرے آید ہائی اپنے مرید شیخ حرمیہ کہ ہو اور شیخ حبیبہ شاہ دارن کے بن مگر خلافت شیخ ابو الفتح  
 نے کو العبد نے سجادہ اپنے قید گاہ کے تھے اسے لی تی چھو لکھا کہ وہ جنادہ قدم توکل اور خود  
 کا فایم کہ تیر سال سنا کہ عینی شیخ ابو الفتح اور شیخ بدول جو دوزگوار بالانفاق  
 ریاضت مجاہدات شاکہ کہنے کے فتح باب جو امجادہ مشاہدہ سے ملا سحر تصرفا اور خرق  
 عار اظہر ہیں آئے کہ ہا یوں بادہ اعتقاد لایا اور مرید شیخ بدول کا ہوا اور جب تک آپ حیات رہے  
 کہہ خلل سلطنت میں سیایوں کے نہ آیا لکھا کہ جب مرزا ابراہیم ہائی ہا یوں کا باغی ہو گیا بادشاہ  
 شیخ بدول کو واسطہ نصیحت کی جو ایا مرزا آمد کرنے اغوا سے بعض کے شیخ کو شہید کیا وہی خیر  
 شہادت شہید تاریخ شہادت اکی ہوئی ۶ میر سید محمد علیہ الرحمہ کا بیان ۷ آپ مرید اور خلیفہ  
 محمد زک کو الیاری کہ بن جامع علوم ظاہر و باطن تھے ۸ نو سو سی بی بی وفات اکی ہی

شیخ عبد الغفور قدس سرہ کا بیان ہے آپ یہ اور حلیہ سید محمد و محقق کے ہیں کمال مرد متراض سائے  
 بر سکی نہ تک رضی کی حتی کہ مجاہدہ آپکا شاہدہ بدل ہوا اس لئے تین سو روپے فانی ہونے لگی  
 قدس سرہ کا بیان ہے آپ وہی پٹاشا ہو خیل میں بزرگ صاحب قصبہ گیلو پر گئے ملتان سے چالیس کوس  
 ہریان سکونت رکھتے تھے خانوادہ میں سپہر و رنجی سلسلہ آپکا عظیم ہی اسل نواحی اطراف تمام مرید  
 معتقد آپ کے وہ چٹانیاں صاحب حالت سبحانہ الہ تعالیٰ اپنے وقت تھے انکے توجہ میں خلائق کو فیض عام  
 پہنچتا تھا فرزند آپ کے قائم مقام ہیں شیخ محمد بن قدس سرہ کا بیان ہے آپ غوث زمانہ کے تھے نسل کو وہی  
 پٹاشا کے ایک رو کا ذکر ہے کہ ہزار رو سے گھوم رہی تھی آپ اتفاقاً او سکی کرشمیں آ گئے چونکہ حکیمی کو  
 محض کہنے ہیں کہ ماسی او سکی آسپا ہی سیدن سے نام آپکا جن ہوا بڑے شیخ عظیم الشان صاحب  
 جذبہ ہیں جو کہتے تھے ہوتا تھا حور ارق آپ سے بہت ظہور میں آئے ۴ ملتہی قتال قدس سرہ کا بیان ہے  
 آپ فرزند سلیمان داتا گنج بخش صاحب وجد و حال علامتیں شہباز تھند کی جا کر نسبت کی مرید  
 کامل ہو گئے ہیں سلطان سکند رو دہلی نے ایک وقت بہت روپی اور ایک گھوڑا عوامی ایکوندہ بچو  
 اور چھانچے و سہ روپی سات دئے اور گھوڑا بھی دے کر کے بندگان خدا کو کھلا دیا ملازمت سلطان  
 نے اگر عرض کی کہ حضرت دو گھوڑا بہت قیمتی ہے بادشاہ نے طلب کیا ہی تب آپ ایک حوض کے  
 طرف شاہ کو گھر کا اس حوض میں جاو اپنا گھوڑا پہچان گئے لو جا کر کہا دیکھتے ہیں ایک طویل ب  
 کہ وہاں بہت گھوڑے عوامی بندھے ہو ہیں اور بادشاہ کا گھوڑا بھی موجود ہے پہچان کر لے آئے  
 بادشاہ کو عقائد کمال ہو انہو زہ حوض قصبہ لہر میں موجودی کو طویل بنا گئے ہیں اسکو ملتہی کے  
 گھوڑو کا طویل کہتے ہیں ۵ خواجہ خضر رشیدی قدس سرہ کا بیان ہے آپ بہت بڑے مشائخ تھے

دو قسم قرآن شریف یا النور نماز نافلہ سو فرض و واجب کے و ظہر و عصر یا کچا کھانا و سوت  
جو لوگ مکہ سے آئے تھے کہتے تھے کہ ہر دفعہ نماز جمعہ کے وقت مسجد پر احرام میں دیکھا ہی بالاکنارہ <sup>نہ</sup> بہرین  
کہ وہ کوہ سلیمان سے غلیبی پتھر آگیا ہی دیکھا ہی کہ ایک کوہ پہنچا ہمیشہ ہر اسوار کا ہوا چکی جب  
کہ کسی آدمی میں منشا کہ اس کا درمیان آتا ہی اور اقرار اور بر سو گئے کہ سوتا ہی ایک چلو پانی اور کا  
تے میں جو جو ہا سوتا ہی غل غل بیت اور کایت جاتی ہے تصرف احوال جاری ہے و خواجہ سپہ کاؤن  
علیہ الرحمہ کا بیان ہے آپ عہدہ و سلطان حق سے ہم عصر یہ جلال نگاری ہیں علم ظاہر و باطن کے ممتاز <sup>ایک</sup>  
عالم مرید اور عقیدہ کے ایک تھا مقبرہ جہان کا قدوہ گو الیاء میں ہی تھا خواجہ سلیمان قدس سرہ کا بیان ہے  
آپ مرید شیخ ساد الدین ذکر کیا کہ میں شیخ نظام الدین اولیاء فرمایا کہ وہ جہاد لایت ایک روز کی نقل  
کر کسی میں جاری تھے انسا راہ ایک مسجد جس التفاق اُس میں گذرے کہ وہ وقت نماز کھاتا ہوں نے  
کہیں کہی عجب کی ہوئی آپ بھی شریک تھا سوئے نماز تمام ہوئی آپ امام ماس گئے اور کہے ای خواجہ  
جوت نے نماز شروع کی جو کہ میں بھی حاضر تھا شریک ہوا تو اول بیان کے پہلی کو گیا و اماں ایک عابد  
حزینہ پر بیان رہا بیان سے وہ عابد سلطان کو لگیا و اماں بھی وہیں آیا جو کہ میں آقا کی پشت  
کی ہتی پیچھے پیچھے میرے حیران مانا آخر نماز پوری ہو پٹیا ہو اگر دن بچے کر لی بابا کپور رحمتہ اللہ  
بسیان ہے اصل شہزاد آگیا کالیسی ہی جب کسی مرد باضہ کے طرف سے قاضی کی ہوئی گو الیاء میں آ رہے  
بیان دروازے منہج کے منہج ہو اور دل اہل عالم کا رجوع اکثر حالت استغراق میں رہا کرتے تھے مگر  
واسطے بعض خواجہ طبعی کے قدرے افادہ ہوتا تھا چند روز بعد کہ قسم خوب بات کہلاتے تھے اور  
اجناس لباس اس قدر بر موافق ستر عورت کے اتھا کرتے تھے جانتے نفس قیمتی اگر کوئی

لادیا تو کسیکو بخش دیتے تھے اغیا کو اپنے پاس راہ دیتے تھے سکون سلسلہ کا شاہ مد کر پور تھا  
 جس میں کر کو پور پنج بہت سے اسرار سے خبر دیتے رہتے تاریخ وفات انکی کو پور مجھ کو بعضے علما نے یاد ہے  
 ۹۱۰ھ و خواجہ شیخ حسن محمد فرب قدس سرہ کا بیٹا و بیچ اوایل کے قصبہ ریڑی میں رہا اور دہلی میں  
 سیر کر فی یہ دستور اپکا تا اور چونکہ شہزادہ سلطان سکندر لودھی عالم طفولیت میں وجاہت اور طاقت  
 رکھتا تھا باطنی تشنگی اور پس رکھتے تھے شہزادہ خفا ہو کر قید کیا دوسرے روز دیکھا تو بازار میں ہر روز  
 پین ایک وقت ایسا ہوا کہ شہزادہ محل میں آیا دفعتاً خواجہ حسن نمودار ہو کر آیا کہ بیان عرضت تم کیا  
 آئے کہا مجھے روکنے اور منع کرنے کی طاقت کسی دربار اور کسی صاحب زمین شہزادہ نے حکم کیا کہ نہ  
 ایسی ہی میں چونکہ وہ خود مختار و نگران انکی پیکر کر جیسا دی بعد ایک عرصہ کے جب کہا چور و اپنے  
 سکرالانو سے عرق کے چہرہ پر اور کچا اثر یا کہین دلخ سو خلی کا نمایان ہوتا تھا اور چور دیا  
 و میان سرد و فرب قدس سرہ کا بیٹا و آیت ام مقام میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے صاحب  
 سکروندہ میں رہا کرتے تھے علم کثیر جو جانتے تھے جیسے شہزادہ نے قلعہ دہلی کو خواب کیا بچہ دسے  
 اس خبر کے غائب ہو گئے ہر کسی جانشان غلام و ابو الفیت بھاری قدس سرہ کا بیٹا و آپ شہزادہ شیخ حاجی  
 عبدالوہاب کے بن اوایل ترین جن کے کتب خانے بچوں سے زیادہ سبق لینے اور یاد کرتے اور کہتے جو  
 جلد آگیا اولی ہند میں مسلم باد کے کہا ہی اکثر کتب متہ اول سے عبور کیا تا اوج بہ بالغ ہو  
 جذبہ پیدا ہوا بعد چند جس روز نون بابر بادشاہ ولایت سے ہند پر آیا ہوا سلطان ابراہیم  
 بانی پت پر لڑائی ہوئی آپ بھی ساتھ خاص ہوئے کہ بارہ ہزار ہوئے جنگ کر کے شہید ہوئے  
 اور وہیں مدفون و مولانا واعظ اور شیخ عبد الرحیم کا بیٹا و آپ متاضی اور محمد عیسیٰ سالک رحم

مجذوب تھے تمام عمر ریاضۃ دجاہ میں گذاری اصل باور ابوالنہر سے تھے سابقہ میں الشیخین میں تھے  
 ریاضۃ دجاہ اور عبادت کرتے رہے زمانہ میں سلطان ہندوہی کے ہندوستان میں آئے صحبت میں اکثر  
 مناخین کے رہے ۹۹۷ھ نو سو ستیا نو میں حلت کے قرب انکی نزدیک جزیرہ شیخ الدین کے ہی محلہ  
 رحمۃ اللہ کا بیٹا قوم سے اہل بواہر یعنی بہوڑوں کی قوم سے ہیں میں گجرات کے تھے جس زمانہ تعالیٰ  
 علم و فضل بخشا حرمین الشریفین کو جا کر علم حدیث کی تحصیل و تکمیل کی شیخ علی نقی سے صحبت رکھتے تھے  
 وطن اصلی کو آئے بعض رسوم یعنی کہ اس قوم میں تھے اسکو چھوڑ دیا اکثر قوم کو شیخ پر لایا علم حدیث میں  
 مستد و تالیف کے از اجداد کتاب مکمل شرح صحاح سبھی مجمع البحرین اور ایک سالہ مختصر تصنیف میں اسما و رجال کی  
 ہی اور خطبہ میں برکت کے تعریف شیخ علی نقی کی بہت کی ہے حدیث دفع کر نہیں عت اہل بدعت کی کہ اس  
 میں تھے کرتے رہے کیونکہ کیا پانک کہ آخو کارانہ سے ان کے ۹۸۷ھ نو سو چھیالیس میں  
 شیعہ کو شریعت شہاد کا کیا ۹۸۷ھ سید فتح الدین صفوی علیہ السلام کا آپ جامع عجیب ضلیل و کمال  
 و نسب ایا کر ام کو اپنے بچے کہ تمام علماء اور حکماء و اعیانہ کے ہیں مولد و شہاد کا شہادہ اول مع مبارک  
 حرمین کے جا کر وطن کے جو زمان گجرات سے عمر میں سکندر دہلی کے اہلی میں تشریف لائے سلطان  
 اچھا بوجہ حکم اس کے اگر وہ میں رہنا اختیار کیا اکثر سلطان کہا تھا جو کوئی آرزو دیکھے جا  
 بارک حضرت علی علیہ السلام کی کرنا ہو حال با کمال رفیع الدین جہاد دیکھیں ۹۸۵ھ نو سو چھیالیس میں  
 وفات پائی جو شیخ محمد الدین مداری رحمۃ اللہ کا بیان ۹۸۵ھ درویش رہا حضرت صاحب دوق و حاصلہ میں  
 آپ سے درویش کم ہوئے اگر وہ میں وطن قبول کیا تھا قبر ہی وہیں ہی دفن ۹۹۹ھ نو سو نوایاں ہو  
 شیخ اسماعیل مداری کے مرید انکے تھے وہ شہنہ بلوہ دہلی کے تھے ۹۸۵ھ درویش رہا رحمۃ اللہ کا بیان

یہ دونوں باہمی تھے بزرگ قرآن خوان زین الدین قرآن شریف پڑھتے مگر پڑا کرتے تھے جلالت  
 ادب کے قدر برابر رکھتے تھے شکوہ قرادست وقت انداز سے خواب کے رسی گلین ڈال کر گڑی سے جھٹ باندھ  
 دیتے تھے غلو نیند کا ہوتا ہے جب تک جاگنا گندہ نہ بن مضبوطی جاتی آپ جاگ اُٹھتے جمعہ کی رات سہ ماہین  
 ایک ٹہنی میں کی بولی پکیتی تھی کہ ہر جاوے گا داندہ پراچے کے قلع ہوا اللہ احد پڑتا جاتا تھا اور ہر کوئی  
 تقسیم ہوتی تھی ہر دو ہزار دو کو آرزو شہادت کی تھی چنانچہ وزیر الدین ہر اہل سلطان ابراہیم لودھی کے  
 نو سو تیس ہن شہید ہوئے ان کی تصویبات میں ہی ہر اہل شہید سلطان ابراہیم لودھی کے وہ  
 سلطان شہید کر شہر کی کتابی اور شیخ زین الدین کو ۹۳۱ھ نو سو تیس ایک غلام ہر دیکر مارا مارا  
 جانے پر حوض شمس کی بلکہ دہلی میں ہی لاخو لہجہ سب سے علیہ الرحمہ کا آیت طاع علوم  
 و طریقت تھے مرید اور شاگرد خواجہ حسن نگر کی ایسا اسال کی عمر میں دس انواع علم پڑھاتے  
 تھے مولانا لولہ اور شاہ احمد مرقدہ ناگوہ میں ہی ان کے قاضی محمد الدین بن قاضی تاج الدین افضل  
 قاضی شمس الدین سیستانی اولاد امام محمد سیستانی صاحب فقہ صاحب امام اعظم ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ  
 تھے چھ سو تیس شہر صفو کو ۹۳۱ھ نو سو تیس ہن خواجہ کا دریا اور شیخ حسین نگر کی رحمت کا کیا  
 آپ بابر کے تھے مزاج میں بشارت دھوی مرد شیخ کبر کے ولایت گجرات میں مدت خدین ہر کی رحمت  
 ہر کوئی دینی تحصیل کر کے وطن اسی کو پھر آئے سب ابا ماجدہ کیا برہنہ مجاور شہر خواجہ حسین  
 مرچ ایک تفسیر قرآن کی تسمیہ نور الہی اور کئی رسائل و مکتوبات آپ سے بنی نقل کے سلطان غیاث الدین خلجی  
 بادشاہ شہر حضرت عظیم پید کیا تھا اکر ان حضرت کو منہ میں طلب کے اپنے قول کیا پس  
 ایک بار دہی مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کشتو سلطان پاس لایا لوگ بولے اگر خزانہ کو

مبارک کی تیغ حسین کو پہنچی تو یقین ہی کہ یہ خبر وہ سن کر واسطے زیارت کے ارادہ کرینگے سلطان نے  
 حکم دیا کہ سمع کے توفیق سے وہ دیار مندو کے ہوا بادشاہ گیا استقبال کیا شہر میں لاکھ بہت سا  
 زلفہ تعدد تکالیف نذر کئے اپنے ذائقے انکار کیا اور جب دیکھا کہ مزاج فرزند کامیل ہی اس معنی کو  
 پایا اور کہا کہ لو مگر وضات میں صرف کر داس جہت سے روضہ برائے اور آپ کے پیر شیخ  
 کبیر کے عمارت عالی بنایا ہی ہے شاہ میان خا جو رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ ایک واسطے سے  
 مرید سید محمد گیسو دراز کے ہیں کامل درویش شہر مندو میں ہے عراقی ایک سو بیس برس کی تھی شہر جو ہے  
 عاشورہ تک اعتکاف کرتے دروازہ حجرہ کا بند کئے سو مدت چھ مہینے تک بے آب و طعام بیٹھے رہتے تھے  
 اور جب دن باہر نکلے گا ہوتا آدمیوں کو روہر و آنے سے منع کرتے اس واسطے کہ جو اقسوت متقابل ہوتا ہیں دن  
 تک بیہوش رہتا لکھائی ایک تافضی و مانگے کر اوہیں اس کے انکار متقابل ہو ہی جا آئیں گے  
 ہشتا، حلال گوانی رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ مرید شیخ پیر کے ہیں کا سلطان قوت سے تھے جہاں تصرف کرتا  
 اصل انکار کرتے ہی گوشت کھال میں تخت پر بیٹھ کر حکم کرتے تھے جیسا کہ بادشاہ بیٹھے ہیں اور حکم کرتے  
 ہیں اس امر سے گوشت بادشاہ کے مراحین تو ہم آدا کرتے سے غرض گوہن خاطر میں اوسکی دفعہ عدا  
 ہوا اسنے ایکو شہید کر دیا لکھائی کے حقیقی خاتقاہ میں در آئے اور خونریزی شروع کی جہدم  
 سر پر سر کے مٹی ہی ہاتھ بیا تھا کہ تھے اور جب تلوار آپ کے سر پر گئی تھی بار خایا ر حاقو مانے  
 اور اسی کلہ چٹا جی تسلیم ہوا اور یہ بھی لکھائی کے جب سر آپکا زمین پر گر اللہ اللہ کہتا تھا سید الدین  
 عبد الرحیم کا بیان ہے والد آپ کے سید نام ولایت خراسان سے ہندوستان کو آئے اور مدینہ منورہ میں چلے  
 دیلوی کے ہو جو کہ مشرب کباب قید و بند تھا علانی نہ کہتے تھے شیخ نے خود خلافت کا

دنیا بطریق امانت رکھا اور کیا کہ تین ایک لڑکا جو کا سید الدین نام یہ فرقہ او سکودینا اور خلیفہ ہمارا ہے  
 بعد چند سید علی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اس مولود کو جب برویشیج کے لایا فوایا کہ یہ لڑکا وہ نہیں ہے  
 گو کہ یہ بزرگ و مسعودہ کی تعریف و ثناء کی ظہور میں آئی فرمایا کہ ان یہ وہی لڑکا ہے سید محمد الدین نام  
 رکھا اور جو خلافت کا دیا اور تاتہ امانت کا سید محمد گیسو دراز تاتہ میں دیا خد تین انگلی تریست پائی  
 اور جب سید محمد گیسو دراز بعد رحلت پیر کے تقدہ ادہلی کے ہو سید محمد الدین تب بھی حاضر خدمت  
 ان حضرت کے رہے اور جب سید محمد گیسو دراز دکن کو تشریف لائے سید محمد الدین کو بھی لے گئے  
 کیس پس بوجہ حکم کے قریات ملک آپ وہیں رہے قبر انکی جو زمین شیخ نصیر الدین دہلی کے ہی ہے  
 سید اضر بن سید محمد الدین علیہ الرحمہ کا بیٹا ہے آپ سماع اور ذوق اور حالت فقر و فاقہ میں طریقہ پر  
 حنفی کے مستقیم تھے باؤشاہ مند و کا معتقد ہو کر ایک بار بہت روپے بھجوائے اور طرف مند و  
 ندوم سمیت لزوم کی التماس کی آپ نے قبول کیا اور روپے پیر دئے وفات آپکی زمانہ سلطنت میں  
 سلطان ہلول لودھی کے ہوئی آپ کثیر الاولاد تھے اکبر اولاد سید روح اللہ اعیان وقت سے  
 سلطان سکندر لودھی کے تھے نطفات اور طہارت اور طاعت میں پس موصوف اور معروف مولانا  
 عمر واعظ رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ مرید شیخ نظام الدین اولیا کے ہیں مزار آپکا شاہ پور کالی میں  
 ہے شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح قدس سرہ ہیں وطن اصلی آپکا  
 دہلی اول حبیبیت کر کے پھر وطن اہلی کو آئی صاحب ذوق و سماع تھے بار بار مجلس میں نصیر الدین <sup>حوائج</sup>  
 دہلوی کے حاضر ہوتے تھے سماع کرتے اور رقص فرماتے روضہ الخاقیم دہلی کی فنائین قریب ہے  
 پہلی کہ وہ بنا سلطان محمد عادل شاہ کی ہے شیخ ابو کریم کتاب فیضیہ بال علیہ الرحمہ کا بیان



آپ اوتھیں تھے خیار الدین شمسی اپنی کتابیں جو ملک بلوچ نام لکھتے ہیں کہ جب شیخ ابو بکر بیارہو  
 اور میں عیادت کو گیا دیکھا کہ بروقت یہ نظم پڑھ رہے ہیں سہ قالم جو عبارت آیا میں دتو  
 اس کے ایک نشان پر خبر دو شیخ اب الدین حق کو علیہ الرحمہ کا بیان ہے آپ فرزند شیخ خوالدین زاہد  
 ایکوی کو اسو حکم تھے ہیں کہ سلطان محمد بن تغلق نے لقب ایسا عادل کیا تھا آپ نے حضور میں اس امر سے  
 کیا اور کیا کہ میں ظالم کو عادل کہوں گا سلطان محمد نے ایکو قلعہ سے بچے پکوا دیا قبر انکی بچے اوس قلعہ کے  
 ہی شیخ محمد خوالدین زاہد علیہ العرفان کا بیان ہے شیخ اب الدین حق کو آپ بھی بزرگ تھے  
 زمانہ میں سلطنت سلطان فیروز شاہ دہلی کے تھے قبر انکی دہلی جدید میں طرف فیروز آباد کے ہی  
 ہے شیخ جلال الدین تبریزی علیہ العرفان کا بیان ہے آپ کل اولیاس تھے مرید شیخ ابو سعید تبریزی کے  
 بعد وفات ہر کی خدمت میں شیخ شمس الدین سہروردی کی رہے قبر انکی بخاری میں ہے شیخ اب الدین  
 کا بیان ہے سید العارفین سید علی بخاری اولاد سے سید جلال بخاری کے ہیں عالم سیاحت میں جب  
 کہ آرا تھکا سندھ میں ہوا تمام سندھ ہی مرید و متبع بن گئے تھے جن برس آپ وہاں رہے لاکھوں  
 آدمیوں کو مرید کیا تھا اکثر حاصل کئے اور جب ارادہ وہاں سے معاد و تھکا وطن مایوف کو فرمایا وہ  
 قوم جہالت تھے نہ فرائض اچھا اپنے پرنا گوار دیکھا ایک دن قتل کر کے وہاں رکھا کنبہ بنا کی روئے کو  
 آپ کے زیارت گاہ گردنا ہی سال عرس کرتے ہیں شیخ العارفین سید محمد جتادیس سرہ کا بیان ہے آپ  
 اولاد سے احمد جام مدینہ کے ہیں جو بزرگوں سے امر ابو نوح خانی کے تھے پیدائش سید محمد صاحب  
 اکبر میں دیجی سنہ ۷۹۱ھ لکھنؤ چتر پور میں روزِ پنجشنبہ بلدہ دہلی میں ہوئے ہی عقیقہ کے دن تمام  
 اہل باحضر وے شیخ باہر نیکو چپ اللہ حاجت فدا تشریف لائے بعد فرائض طہار کے یہ طفل

اولیٰ مکمل ہو گا چنانچہ روز بروز بزرگی طویر میں آئی ہوز نو برس کا تھا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو خواہین  
 دیکھا کہ ایک شعلہ نور کا ایک سر پہرے چمکے رکھتا ہے جو اسکے نیند میں حال تغیر ہوا اور وہ لچو دیکھے گہرا ہے  
 مردم از باب جمع ہو سید الفاروق بعد کے چوتھے شمعین آئے ہر ایک کو تسلی دی بعد اسکے اپنے شوق  
 دیکھنے جمال خضر علیہ السلام کا عالم بیدار میں ہوا تلامذہ میں تھے ایک سال کا موضوعہ نور نگہ راہنہ کہ  
 ہر کے سن میں بختیہ ملاقات میرا آئی حضرت خضر نے اقرار کیا کہ جب تم یاد کرو گے مجھے پاؤں کے کس  
 اوقات تھا خضر کی حاصل ہوتی تھی باجانب کے نوکر عالمگیر بادشاہ کہ تھے جب سفر دکن کا پیش ہوا  
 پہنچے براہ پدے تھے ہر منزل پر کیفیت آگے کی بیان کرتے تھے اور دوسرے روز دیا ہی معائنہ  
 تھا مردم شکر کے تجویز کرتے تھے ایکو والد نے چودہ سال کی عمر میں نوکر عالمگیر کا کردار دیا تا اذانیں  
 میں پردہ انگلی باریابی کی ہوئی تھی لیکن ایکو انکار تیار بار داری خوش نہ آتی تھی حتیٰ کہ جب والد کو  
 اپنے صوبہ داری امن آباد کی ہوئی آپ بھی ہمراہ امن آباد کو آئے اور اجازت ترک لے کر ظاہری کی  
 چاہی آدم کو پھر والد نے پروا کی نہ لیکن حکم ارادہ العارفين کا طوفان اللہ کے تھا  
 بعد بہت بگڑنے کے باگ ضاکی رست ہر ضامن فرزند کے سو پنی پروا کی نہ فرسید کیا ہر جب  
 قتلہ گاہ انکے ہاتھ سے کفار کے شہید ہو آئے دیلی میں اقامت قبول کی گراہل دینا چاہتے  
 ہئے تمام امرا و زرا اکثر حد متین ابکی حاضر رہے تھے آپ اصلا قیام نقراتے تعظیم مذیتے تھے  
 یہ لوگ مادی و برہمیتھا کرتے تھے فضائل اور کمالات سید العارفين کے اور کشف و کمالات  
 نقیبات خرق عادات و تصرفات کے بعد میں آخر عمر میں ایکو ہماری جس بول کی ہوئی  
 روز شنبہ گیارہویں جمادی الاول ۷۵۰ھ ایک ہزار ایک سو ستاون میں نفع اور در شکم

میں آغاز ہو لوگوں نے عرض کیا حکیم علوی اس عصر میں لہذا اطباء ہیں اگر حکیم ہو تو حاضر ہو کر دیکھا جائے  
 میں تمام عمر میں کیوں علاج نہیں کیا خاطر سے تمہارا دو ایک جانی ہی عرض کیا کہ تیرے بڑے بھائی آپ نے فرمایا  
 حضرت دوسری عدلہ السلام کو جو وقت در اندیشہ میں ہوا تھا بخانہ باریک سے ارشاد ہوا کہ قلعہ دھرت کا پتہ استعمال  
 کرو جو چند صحت بھی بار دیگر پہرچے دہو اسی پتہ استعمال کیا انہرے بھائی کے عکس اسکا ہوا اور ان  
 آیا اسی موسیٰ تاثیر اشیا کی موقوف ہمار حکم برپا کیسوں میں تاریخ ماہ منہ کی گرائی شکم کی بڑھ گئی  
 ہر روز شد زیادہ ہوتی تھی غنیمت طرف سے ابا اکل نہ ہی پہر نوین دن اسہال شروع ہوا باوجودیکہ  
 چالیس رست دن پہرین آئے تھے جس لہر دفع ہوتا تھا آخر کار روز و شب دوم جہادی تھی مٹا دیتے تھے  
 خود اس کے اپنے واسطے وضو کے باطل ہے یا ماصواک کی بعد فراغ وضو کا تہ پہر لہنے کئے دو گہری  
 دن باقی تھا کہ داعی حق کو لیکر کیا صبح لوگ شرف تجلیہ و تلمین سے فخر انگیز ہو کر دوسرا  
 بعضی اولیاء کو کہ کیا نہیں آسین تھے قطعتاً پہلا قطب صوبہ بھار پور و گڑک کے اولیاءوں کے  
 بیان میں پہنچے سراج الدین جنیدی اور شیخ برہان الدین دولت آبادی کا بیان واضح ہو کہ  
 جیسا اول سلاطین اسلام سے سلطان علاء الدین کا کھوی پہنچی تخت سلطنت پر مملکت کن کے جلوس  
 فرمایا پہلے لیا داندے سے اول شریف فرمایا اس دینار کے حضرت شیخ سراج جنیدی اور شیخ برہان الدین  
 ہیں جس کا تہا و سابی تاریخ خورشید کا کہ کھوی پہنچی نہ جلوس فرمایا اول یہ حکم فرمایا کہ تاریخ  
 ہونا اور چاندی سونے شیخ برہان الدین کی جو دولت آباد میں ہیں واسطے نزدیک روح نظام الدین  
 اور کیا فقرا اور ساکین کو پوچھا دین اور بٹا اسکا سلطان شہزادہ ہمنی مرید شیخ سراج جنیدی کا ہوا  
 اور یہ بھی کہتا ہیں تحریر کے سلطان وقت ہم بلیم بن منزل پر شیخ سراج کی گیا دعا و خیر کی التماس کی

اور جب وہاں سے ساتھ فتح و فیر فری کی پیر تمام غلام صاحب ہزارہ مجاہدہ خد متین شاہ سراج  
 کی روانہ کئے کہ سادہ و شایخین اور مالکین و محققین قسمت کریں آپ نے لیا اور ہم کی اور رو  
 حید اتفاق سے علما اور شایخین کے مسجدین گلبرگہ کی گئے اور ساتھ حضور قلب کے ناز ادا کی اور  
 واسطے فتح و نصرت شکر اسلام و سلطان عالی مقام کے فاتحہ پڑھا اور سلطان جب راجی بھاگلپور  
 فتحیاب اور بلدہ حسن آباد گلبرگہ میں لوٹ کر آیا دوسرے بار پیر ستر پیشہ سراج الدین کے گیا اور  
 کہ دعا خیر انکی یہ محققین مبارک ہوئی انتقال شیخ سراج کا نو سو و نو ہجری میں پنج عہد سلطان محمود  
 بہمنی جو اسی یہ سلطان تھے سلوک حسن کرنا مارا مرض موت میں واسطے عیادت کے آیا اور دن  
 زیارت کے در شریف پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھے خیرات کی گنبد شریفہ انکا شہر گلبرگہ میں رودھ شیخ  
 نام سے شہر ہے اور نامہ انکا عہد مناف کو پہنچا ہے جو نہ میر صاحب قدس سرہ کا بیان ہے  
 آپ بنا پر سے شیخ سراج چند کی ہیں اور کیا مکمل ہے صاحب کتاب بیان احوال شیخ محمد جو جو پکا لکھا  
 اور اب بعض جاننا شیخ فرشتہ کا دیباہی میں قلم انداز کیا اسوے کہ لا حاصل ہے وہ جو مشہور ہے کہ وہ  
 انکا کہتے تھے کہ جس ایک نہ تیار نہ ادا ہے جو اسی بعض بزرگوں نے اور کی تاویل کی ہے کہ قصد  
 اور انکا اس قول سے یہ بنا کر میں ہدایت کنند ہوں نہ ہندی جو جو رضی اللہ عنہ رودھ نور شیخ  
 میر صاحب کا متصل رودھ شیخ سراج کے پہلی راسکو چھوٹا رودھ شیخ کا کہتے ہیں اور یہ بھی واضح ہو کہ  
 عرش محمدی ترش سال کی تھی انتقال انکا شہر دہلی قلعہ شاہ نوسودہ ہجری میں جو اسی  
 حضرت خواجہ سید محمد یوسف الحسینی بندہ نواز گیسو دہ از قدس سرہ کا بیان ہے کتب معتبرہ میں لکھا ہے  
 اور محمد بن ابی الحسن جنیدی بن سعید بن واسطے فتح دہلی کے ہر اس آئے تھے جو مکہ اور سوقت

فتح ممکن نہی آخر الامر شہادت پائی مرد کم و نامک صحن میں یہ سجدا یا رکعت کی اس ولا داری بلکہ مذکور  
 موطن ہوئی اس میں میر شریف عرف سید راہن سید خدیتین سلطان الاولیاء نظام الدین بدوینی  
 سید کے بیٹے پھر یہ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے بیٹے اور کھلات دینی صاحب کے بیٹے  
 راجے کو دوسرے مولیٰ سید خیم الدین عرف سید چندا دوم سید محمد عرف خواجہ بندہ نواز بلغوظین  
 خاں کے کہ مسمی طابع الکلم کی کنویر نے ایک محمد نام اور کوچ کیا ہی سہا لکھا ہی کہ جاب چل میں تھے  
 والدہ اپنی زاری کیا کرتی تھیں بیوفات و خیر کے اور کہتی تھیں کہ یہ شکم مبارک ہی ادا لڑکی ان  
 بی بی کی جانی رہی آپ و ماہین کہ یہ سخن میں شکم میں مادر کے سناتا اور چاہتا تھا کہ کون ای مادر  
 الہی کو چارہ نہیں لیکن وہ مقام سکوت بنا خاموش رہا تو لہ اچکا چوتھی تاریخ جب شہادت  
 میں جرمین ہو اسی قدم میں شہادت لڑم آگے جان کو منور کیا اور جب انکی عمر پانچ برس کی ہوئی  
 بدر بردار شہر دہلی سے بیسویں شہر رمضان المبارک ۸۲۷ھ میں جو چیس جرمین کے بیٹے سلطان محمد  
 تغلق کے روانہ ہو کر وارد کن ہو چار مہینے راہ میں گذارے پچھنٹھ شہر دین عوم الحرام ۸۲۷ھ  
 میں جو چیس جرمین شہر دولت آباد کو پہنچے شہر کی عمر میں آپ حافظ قرآن ہو کر نوے ماہ رخصت  
 کے رکھے ماز جب شہر برس کے ہوئے وہاں سے تاحد العمر کہ ایک سو پانچ سال کے ہوئے کبھی کوئی فرض  
 فوت کیا اور جب پندرہ برس کے ہوئے صرف بخو تمام کیا تمام عمر درس جاری رہا ہانگ کہ جمیع علوم  
 پرہ اندوز ہو جب اس میں آوان میں بدر والا قدر سید راہن سہا عالم جاودانی کے حلت فرما ہو کر  
 دولت آباد میں ہو والدہ اپنی دکن سے ونگ ہو کر مع برد و فرزند بہر وطن کو اپنے خوشہر دہلی میں  
 کئے ان تعلیم کرنے اور درس دینے میں علوم کے مشغول تھے اور بموجب فرمانے والد

بزرگوں کے ہر سال میں تین مہینے ماہِ جب اور ماہِ شعبان و رمضان کے روزے اور مہینے میں تین دن ایامِ البیض کے رخصت  
 کرتے تھے اور نمازیں پنجوقت کی تسبیح سن اور افضل اور سوا آٹھ چار چار شوق اور تہجد وغیرہ کے وقت گزارتے  
 تھے جب تیری تاریخ کی سترہ سات سو چھتیس حج میں خدمت سے خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے  
 مشرف ہو حضرت شیخ نے فرمایا کہ خواجگان ہمارے دلوہی روزے ہنیں رکھتے ہیں ہمیشہ روزہ  
 رکھا کرو آپ اختیار فرما الحاصل شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی نے سید محمد مدہ نواز کو دعائے پھر بانی  
 اور کمال حکمت عرفان آہستہ آہستہ تربیت کر کے نہایت درجہ تکمیل اور ارشاد کو پہنچائے کہ مقبول  
 و عالیا کے ہوئے شہرہ کمال کا عرصہ عالم میں جا بجا ہو امراء الاسرار میں اخبار الاخبار کے نقل کرتے  
 ہیں کہ انکو سید محمد گیسو دراز اسو اٹھتے کہتے ہیں کہ ایک روز شیخ نصیر الدین محمد دودھی ارادہ سے کہیں جاتے  
 بالکی میں آنے شیخ بعض دوست مریدین بالکی کو پیر کی کندہوں پر اوتار لیا سید محمد بھی حاضر تھے  
 اور گیسو آپ کے لائے بسبب درازی کے بالکی میں اوجھ رہے آپ بی بی عاتق ادب اور استغراق  
 غرضی علی کے توجہ طرف سلجھا اور نکالنے اور کے نکلے اسی وضع پر فتا بعد قطع کے ہو چلے گئے بعد جب  
 شیخ کو اس بات پر خبر ہوئی خوشحال ہو صدق عقیدت اور سن ادب پرانے آفرین کہے  
 یہ بیت اس وقت زبان سے ارشاد کی سے ہر کو مرید سید گیسو دراز شہد وادہ خلافت کے کو اختیار  
 شدہ اور سید شرف جیالگیر معانی نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ سادہ گیسو دراز ایک قوم ہی تھے  
 عالی کے مملکت سید محمد گیسو دراز کا انکو پوچھا ہے اپنے لقب گیسو دراز نہایت عین ہنیں پایا ہے بلکہ  
 یہ لقب ان کے بزرگ جو سادہ اولایت تھے اور غامی غرض سید محمد گیسو دراز جو چالیس سال کے ہوئے  
 آثار کشف ربوبیت کے ظاہر ہونے لگے مردانِ غیب اہل اوتاد اور خواجہ حضرت علیہ السلام سے کرات و

مرات ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے تو مدارج عالیہ کو فائز ہو کر صحبت انام سے قطع کیا اور اہل طہام  
 نامہ دھویا اور صف کہ قوت شہوت باؤ اطر کہتے تھے فرماتے تھے کہ لذت صحبت زنا کی کیسی اور کس قدر ہی  
 میں نہیں جانتا شیخ علاء الدین لارے انصاری کہ دو کیدل و یکجہانکے تھے استرخا سے والدہ  
 ماجدہ اور حضرت کی ایک کینہ کہ خرید کر یکم بستر کیا دس سال آپ کے ہم بستر رہے پھر چالیس برس کے  
 میں دختر منظر مکرہ بی بی رضا خاتون بنت سید احمد بن مولانا جلال الدین مغربی خواہید ابو الیاس  
 عیسیٰ عاتقہ سے نکاح کیا ہوا اور کتاب سیر محمد میں لکھا ہے کہ آپ حضرت محمد کی سورت از ربیبہ و منجیل  
 نواح زندہ تھے اسی برس میں ستر وین ہجری الاول شمسہ آئندہ سو ایک ہجری مع عیال و طفل  
 ارادہ سفر کر کے دہلی سے نکلا اور گتہ البیار میں پہنچے وہاں سے بعد تعلقین کفار اس ملک کے بیا  
 آئے اس مقام سے بھی کوچ کر کے انبیرہ میں تشریف لایا یہاں خود میر سلیمان خلیفہ شیخ  
 الاسلام کامرید ہو اہر حیرت میں منزل کی من بعد چند ہی میں اوتارے پس ماہودین رونق افزا  
 ہو گئے سبے پروردہ پر عید الفطر الیہ میں نزول اجلال فرمایا وہاں چند مقام عمل میں آئے  
 اور ماہ ذی قعدہ میں کنہات نزل و مقام انسا ہوا وہاں طغوسا نے سبت کی اور شیخ عمر ولدہ شیخ  
 سعید پیر حضرت علاء الدین لارے انصاری کا ہتھکڑیاں طغوسا پر کثرت ملاقات حاصل کیا  
 اور کنہات سے پروردہ پر اگر خرید کیا وہاں سے جادوئے سلطان ہو گئے ہو دولت آباد پہنچے  
 سلطان فیروز شاہ ہمنی گلبرگہ سے نذر نمایا نقد جس سے خد تین حضرت کے روانہ کیا اور سید عا  
 تشریف اداری کی گلبرگہ میں کی بعد ازاں زیارت والدہ بزرگوار اپنے مکان داروین تشریف آندا  
 کر کے سلطان فیروز شاہ نے وہاں دوبارہ نذر بھیجی اسی التماس میں کی شہر گلبرگہ میں کی واضح ہو کہ علاء الدین

لارٹے انصاری لکھتے ہیں کہ اور دوسرے میں قبل کے وفات کی ہے اور جسے اللہ میں مذکور ہے کہ ایک  
 زبیر انکی مکرور خطا ہی بالاکیا و مار و پر برآمد ہو کر لکھتے تھے کہ لاؤ جب اللہ کو نیا نگاہ بانگیا زیارت  
 لارٹے انصاری کو فرمائی میں بعد ارادہ ہوا کہ تاکہ ہر سکر زبیر سلطان اور سلطان فرور شاہ ہمینی کی انی اور  
 عرضہ مشعل قدم مہمیت لروم شہر گلبرگ میں مسجد عبد العزیز شہری عرف قاضی رحیم اور مولانا  
 مغل الدین صدر العہد کے ہونے تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ سلطان ہر دو مغلیہ کا واسطے درخت  
 ان حضرت کے رونہ کیا دے ہر دو بزرگ جب خود میں حضرت کا حضور اور طے ایسا اعتقاد ہم ہونا چاہتے  
 دست یکتہ ترک علانی کیا اور خدا سے بادشاہ کی بازائے استغفار و اعراض کی تعلقہ ملے جسکو  
 حضور کا چاہے ارزا و فرماؤں بادشاہ تعجب و احباب گلبرگ کو آئے سلطان فرور شاہ کو فرور آباد میں تہا  
 کو آیا چاکر کوں استقبال کیا اور از اکرام تمام شہر میں لایا ایک مکان اچھا بہرہ وسیع اور زلج متعلک ہو کر  
 کے واسطے سکونت آپ کے مقرر کیا مگر آخر کار سب عوام کا بکریہ ہو کر فرور آباد کو چلا گیا اور رہا  
 اور یہ بھی تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ جب مزاج سلطان کاراد اعتدال کے متحرک ہوا فرور آباد کے  
 میں آیا اور بالابام قلعہ مذکور کے متصل خانقاہ بندگی مخدوم کے جو ابگاہ مقرر کیا ایدن متصل کے عذر  
 ہو کر فرمایا کہ خانقاہ بمباری متصل خانقاہ میری دیہر دن کو دمان ہجوم غلامی کا ہوتا ہے غلام ہمارے  
 شکر خواہے غلامی آپ خانقاہ سے بلکہ جارہیں یہ کہا اور سزا دل میں مکرالہ علاج آپ خانقاہ سے  
 کلکہ مشرق و طرف روان ہو خانقاہ عرف سلطان احمد ہمینی برادر فرور شاہ کا مخالف ہائی کے جو کہ  
 اتفاقاً دست رکب یا خیف آدمی متہیہ جو اور آپ کو دمان جناب آپ کی آرام گاہ ہی شہر کو کہا آپ  
 اور کا تمام مکر اور بنائی پٹانے کمال عاجزی اور لجاجت سے محسوس کیا کہ سید بزرگوار ہیں



ایک کوس پناہ دے دو جا کر اترے ہوئے ہیں وہاں سب فریدانے جمع ہو کر متعرض ہوئے چاہتے ہیں کہ  
 اس کا ایک ٹکڑا وسط سکونت سید بزرگوار بنا کر بن کرین تمام ملک کے اپنے باہر خلیجیں چونکہ رہنا اور نکاح  
 برکت ہے امید ہے کہ پروانگی ہو یا شاہ چیلے ہو یا خانخانانے مخفی رہی ہو اگر ایوان نیابت زنج  
 تیار کروا کر گذرانا چاہیے تا حال موجود ہے اور عہد سلطنت میں اپنے ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر  
 کر دی وہ بھی حال تک جاری اور موجود ہے اور اب اس کے حصہ ہو کر نصف خرچ میں چھوڑ دینے کے  
 اور نصف دینا متفرق مصارف میں بڑے روزانہ خاص حضرت کے بعد اس کے چند سال گذرے سلطان  
 فریادہ بھی کو ہم راجہ ایجا نگر کے دربار میں ہوئی تھیں حضرت کی آیا اور دعا فتح و نصرت کی  
 جابی آپ دعا کہ اس غریب شکست تباری یک چند روز توقف کرو فریادہ شاہ کو غنیمت سمجھا  
 کیا کہ مجھے ارقد مدینہ اوس تیار اتفاق مقابلہ اور جادو کا اثر ایسا دین میں ہمیشہ مغرور و منصور  
 بار بار اسی مقابلہ سے فرار اختیار کیا ہے مجھے جنگ اور کبابازی طفلانہ ہی بقول شخص زہد را گیا  
 زہد بخندہ خاطر خواست کہ مقام پر اپنے آیا اور فریادہ کا تہیہ کیا پر قلعہ یا نکل میں اگر تین سال دیا  
 جاؤ گی کی کہ بہ سزا نکل کر مدت تک شہر رہا اور جب مقابلہ کیا ایجا نگر سے کیا بعد جنگ عظیم کے  
 اس ایجا نگر نے ہریت کہا ہی اس سلطان فتحیابے اراکین یا نکل میں آئے رو برو حضار مجلس کے  
 اس کا کیا کہ وہ سید دہلی واسطے تو شکست کی خبر دی تھی بخلاف اسکے بیچ اسے ایجا نگر پر  
 فتح پائی اب جو اس مغرور مراجعت کرتا ہوں گلہ کہ میں ہو چکا کہ سید کو اخراج کر دینا ہوں  
 یہ سخن شہسوار بابا تہیہ گلہ کہ میں حضرت کی سماعت میں ہو چکا آپ فرما کہ اگر اتنے جل شانہ کو پشیمان  
 سخن کا نظریہ تو ضرور سلطان فریادہ شکست کا قدرت خدا کہنا درویش صاحب دل کا

اوسے دو دین روئے کوئے فوج متفرق اپنی لٹا کر کے ہر مقابلہ پر سلطان کو مایا کر کے دوزخ میں قلعہ کیا  
 شک فائش نصیب فرید شاہ کے ہوئی اس قدر کہ پانچ مل میں مجال توقف کی نہ پائی تباہ حال سے داخل کلکتہ  
 ہوا چونکہ آخر عمر میں اس کی شکست پائی کوئی سے خجالت کے چار سو امدت تین برس تک چاری نے  
 اس کو پایا چاہا کہ یہ مرض مرض الموت ہی شاہزادہ حسن خان نام فرزند کو دی عید کر کے اول نذر  
 بہائی کی اپنے جو خان طنان نام سپاہی تمام امر او اکابر کی نذرین شانزادہ کو دلو این علما و  
 سادات و شائخین کو واسطے فاتحہ خیر شانزادہ کے در خواست کی تمام حاضر ہو لیکن نہ کی بخود میہ  
 چمکے دو روز تشریف لائے دو تین روز انتظار کر کے خود شانزادہ حسن خان کو نزدیک حضرت کے  
 ہوا ایک واسطے اسکے فاتحہ خیر کریں آپ نے کہا کہ جب تم مالک تخت دکن کے ہو اور فرزند کو اپنے ولی عہد  
 کیا ہی مطلقہ کی حاجت کی کیا ہی مکرعین الملک و معین الملک یہ بروئے عطا بادشاہی دار حاکمیت  
 شانزادہ کی ہوئی ہتی طرف سے سلطان کے پر بچید جو اور جہاد و استبداد کا زیادہ حد سے  
 گذر حضرت فرما کہ سلطنت دکن کی تقدیر میں نام پر طاقتور کے معین و مقرر ہوئی ہی سہی  
 واسطے دوسرے کے لا حاصل ہی غرض شانزادہ نے وہاں سے پے نیل مقصد و معاودت کی  
 سلطان اس سے بہت رنجیدہ ہوا تب عین الملک و معین الملک سلطان سے کہے کہ خان خانان  
 جبکہ ساہیادہ الہام سلطنت کار بای عہد او سکاد لیں مرگم جا کر کیا ہی بدون قتل ہوئی الیہ کے  
 در شکی بندوبست شانزادہ کی ہوگی استغفار خان خانان کا خطبہ پڑھایا اسکے ماری کی تدبیر خان خانان  
 یہ بات سن کر آدمی رات کو سویر اپنے علاو الدین نام مخفی خدمتین حضرت کی لیا ماجر سے آگاہ کیا  
 بند کی بخود فرما کہ نہایت ہار اپنا اصلاح سنیں چند باہر جا رہو میر بعد کئی دنوں کے چلے آنا یہ فرمایا

اور دستار کو اپنی دو گڑھے کر کے ایک سر پر سلطان کے اور ایک سر پر شاہزادہ باندھا مرض کیا  
 خانہ کا نام الما طلب احمد شاہ بہمنی دہان سے متعلق کو اپنے لیکر تار کی شبیہ یا سر پر گلہ گاہا اشارہ  
 ایک سوداگر سے کہ طالع سلطان کا اوج ترقی پر ہوا ملا تھا ہوئی دسے کہا ہر ہمایہ اس بلوہ میں  
 بعض واسطے تقویت آپ کے ہا ہراہ ہوا نواح کلیان میں اگر گہوے خورے مرد و جمعیت قلیل  
 کئے عین الملک و عین الملک فوج شاہی سے و بنال احمد شاہ کے ہوئے پانچ جے ہینے چار ہی میں  
 تلنگانہ کی تک و دور ہی آئیکر زد و پھر کے وقت سلطان احمد شاہ زیر سایہ ایک درخت کے  
 سوراہتا قیلو زمین شکر خراب کے تباہ کہ دفعتاً خواہ میں دیکھا کہ ایک روشن ہینے سر پر ایک چادر کی  
 کلاہ رو برو آئی پہلے تو مبارک باد سلطنت کی دی پھر ظاہر کیا کہ تخت آئندہ ولی نہ کرنا کہ اس فقیر کو  
 بیجا ہی اور ایک تاج دیکھا کہ اس کا یہ تاج دوازدہ تری واسطے تیار ہو یا ہی اور فرمایا ہی کہ  
 سلطنت دکن کی احمد شاہ کو مبارک سلطان احمد شاہ بجز داس معائنہ کے بیدار ہو اور ملک التجار  
 اور شاہزادہ علاء الدین کو جو سر مانے سچے ہو تھے اکامہ کیا یہ خدا ہو اور کہے کہ سلطنت ہمارے  
 گلہ آئی گلہ کہ کو چلنا دینان سے چلے عین الملک اور عین الملک بھی اگر داخل گلہ کہ ہو دوسرے  
 روز سلطان فیروز شاہ کہ یہاں شد یہ تباہ لکھی میں سوار ہو اشارہ دادہ خنخان کو ماتی پر بٹھلا کر  
 ابنوہ مقابلہ پر سلطان احمد شاہ کے آیا اتفاقاً عین کارزار میں فیروز شاہ کو نشانہ مزاج پر زیادہ  
 ہوئی سو موصو غشی لگا مالکی گستاخ کہ عین الملک اور عین الملک طرف ملک گلہ کہ کہ رو آئے  
 فوج سلطان کی خیال سے اس بات کہ سلطان فیروز شاہ کا انتقال ہو گیا یہاں ہو کو ملک گلہ کہ میں در آئے  
 اس عرصہ میں بالکی رقع خوش فیروز شاہ کے وسط دروازہ میں قلعہ گلہ کہ کہ ہو بخوبی نبی کہ سبب

شہزادہ شکرین اور دام عام خلافت کے لیے ہوا کہ فریاد شاہ کا غشی ہو نہیں آیا پوچھا کہ یہ غما کیا ہے  
 مقربوں نے بجا عرض کیا فریاد نے کہا اب سلطنت قبضہ اختیار میں احمد شاہ کے گئی عین الملک اور  
 عین الملک نے ہر چند عرض کیا کہ اوپر تلو گلبرگہ کے بروج دبارہ کے گلبرگے ہو کر توبہ و تفتک سے سلطان  
 احمد شاہ کے ساتھ جنگ کرینگے فریاد شاہ فرمایا یہ تدبیر خام ہے مصلحت یہ ہے کہ احمد شاہ کو بولا کر  
 اور سلطنت اور سکونت دین اور ملتہ شاہزادہ کا اوسیکہ ناہیہ میں دونوں اور تم سکواؤ کے حوالہ  
 کروں تا مروجہ جان بخشی تہارا اور اسکا پوس بولایا اور اسپی علیاں دو نو بیانی معاہدہ کئے  
 ایک حضرت دامنین بیٹے فریاد نے احمد شاہ کو تخت پر بیٹھایا اور شہزادہ کی نذر دلو اسی  
 ہاتھ میں ہاتھ دیا بعد دو غلامان خام کار کو سپرد سلطان کیا اور آپ بعد دین دن کے عالم  
 بقا کو روانہ ہوا احمد شاہ اور شاہ متعل ہوا اور شاہزادہ حسن کو فریاد آباد وغیرہ جاگیر کر دی  
 شاہزادہ تہ العمر جاگیر مذکور میں رہا اوس حاشی پر قناعت اختیار کی عمر عزیز کو بغیر تمام گدرا بعد  
 سلطان احمد شاہ کو سفر ملک ہار کا پیش ہوا تین سال اس میں گدرا اسی ایام میں قلعہ کا دیل نا  
 بعد ازاں فرمایا تلو ترنگہ کی مرمت کی دمان خبر حلت حضرت بندگان محمد سید محمد کیسہ و رازی کی سنی  
 افسوس کیلئے اتمہ موجب بندہ و حزن حاضر سلطان کا ہوا جب دمان سے پہر گلبرگہ کو آنا ناگوار جانا  
 شہر سید گودا سلطنت مقرر کیا قصر عالی تیار کر کے دمان رہنا اختیار فرمایا اور قلعہ سید کا بنوایا  
 عمر شریف حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی کی ایک سو پانچ سالگی تھی سترین و بیقعدہ ۱۰۲۵ھ آئندہ سو  
 پچیس بجے ی روز و شبہ وقت اشراق رحلت فرمایا جو حرف محمد دوم دین و دنیا میں تاریخ و فاقہ  
 ان حضرت کی ہی بعد و سال کے تیسری گنبد مبارک کی شروع ہوئی آخر عمر تک سلطان

احمد شاہ دلی کے تیار کی گنبہ کی سوتی رہی بعد کے سلطان علاء الدین فرزند سلطان مغفور کے  
 اتمام کو پہنچایا چنانچہ مدت ست سالین مع کنگل اندر گنبہ مذکور تیار ہوا بعد مدت سلطان  
 اب اس وقت شاہد شعلہ گنگل کنگل باہر کروایا اور سلطان محمود عادل شاہ بجا پوری کے  
 جدید ۵۵۰ سالہ ایک سو اسی سالین میں بلند کیا اور قدیم کلکس کنگل سید محمد اکبر کے گنبہ پر چڑھا گیا  
 ایک مظلوم مخی امام محمد باقر بن زین العابدین سے حضرت امام حسین شہید علیہ السلام کو پہنچا دیا  
 سید محمد اکبر عرف بڑا علی علیہ الرحمہ کا بیان ہے آپ سے فرزند حضرت بندگی محمد دم خواہ نہ ہو  
 قدس سرہما بن محمد اگرچہ لے ایک بار دہلی میں ہوا لیکن اس روز ابدال و گنہ گنہ کے آئے  
 بنے اور یہ جنگل سے بنی اسرائیل کے لاکر دے جب بزرگ ہو علوم معقول و غول کے عالم ہو  
 شہر دہلی میں ہو اور ابتدا حالین جب خضر علیہ السلام سے ملاقات کی خضر کا کہا جاتے ہو یہ کئے  
 مقصود اور اس کا نہیں جرم سے جاہون پس کو نہ چاہا اور عرض ہو خواہ فرماتے ہیں کہ محمد اکبر اگر  
 فرزند میرا ہوتا میں ابرہہ کی کش اور کا ہوتا کوئی مرید بہتر رشد سے ہوا اگر دو شخص ایک شیعہ قطب  
 بخشا کا کسی آشی خواہ حسین الدین حشری دس ترہما سے دوسرے محمد اکبر کے سے نفرت خلافت کی انکو  
 صلہ گاہ سے اپنی ملی ہی واضح ہو کہ ان جناب نے اللہ آئمہ گبارہ ہجری میں جب محمد اکبر کو خلیفہ کیا  
 سنا کہ برپا لایا افسوس کہ بعد ایک سال کے ایسی بیماری ہوئی کہ ہر روز صلا پتے تھے چاہتے ہوئی  
 تھی اپنی آواں میں عالم رویا میں سیدۃ النساء العالمین حضرت علی بی رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ سیدہ  
 وہ نہیں عہدہ خلیفہ قدس کی فراموشی کا دیا جاتا تھا جانے میں نہیں جانتا تھا ہوسکے وہ کنگل  
 عشر کے اور ابیر الحنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسکا کہ ستم میں اور شیعہ فرید شکر گنج بھیمان

ہین داتہ علم ہوگا جب حال اوس ویکانہ شیخ بندگی مخدوم سے ظاہر کیا وکے ہرگز قبول نہ کر دیا  
 کہا کہ قبول کر چکا بندگی مخدوم فرما جانا میں کہ تمہیں میرا گے جانا ہوگا پس روز چار شنبہ دسویں شیخ  
 انسانی کی سترہ آٹھ سو بارہ میں حلیت و کمانہ کی مخدوم کہتے ہیں کہ میں اپنی عمر میں دو آدمیوں کو  
 غسل دیا ہوں ایک خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اور ایک محمد اکبر کو شہر گلبرگ میں پانچ روزہ مبارک  
 بندگی مخدوم گتہ آچکا ہے کہ اپنے روبرو بندگی مخدوم جاتا کر دیا تا اور بندگی مخدوم ہر چار  
 کو واسطے زیارت قبر شریف کے جابا کرتے تھے کتخدا ائی محمد اکبر صاحب کی ملک چھوٹے  
 حاتم خاں عطاء الدین غلجی سے ہوئی تھی ان کے ایک فرزند وجود میں آئے تھے سید صغیر اللہ نام  
 ملقب صغیر اللہ دکن بیگ اب اپنی وقت تالیف اخذ صاحب سجادہ روزہ کلا حضرت بندگی  
 مخدوم صاحب کے تاحال جو سجادہ نشین ہیں اولاد سید صغیر اللہ صاحب کی ہیں حسین شاہ ولی  
 اور شاہ راجو صاحب عبدی اولاد محمد اکبر کی ہیں چچا بھائی ہر دو بزرگوار کا رستم طراز ہوگا  
 سید محمد صغیر عرف لہر احصا علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ باپ کے بندہ میں لہر اچھوٹے کو کہتے ہیں اور  
 آپ چھوٹے فرزند حضرت بندگی مخدوم صاحب موصوفے ہیں سات برس کی عمر میں وفات پائی  
 کہ میں نور آہی کو دیکھتا ہوں ہمیشہ سوئیں راکر تے تھے گھوڑے پر پالکی سوار ہوتے تھے  
 کتخدا ائی آپ کے گہر میں سید علاء الدین اکبر سید اجل و بلی کے ہوئے تھے جب ایام رحلت آپ کے قریب  
 تھے سید مدد اللہ عرف شاہ قبل اللہ خلف ارشد کو اپنے خلیفین طلب کر کے جہاد انکار تعلیم  
 فرمایا کہ کس سے بکھو وہ عرض کئے کہ ابوالفتح سے کہوں کہا کہ ان دنوں علاء الدین گلابری کے  
 فرزند ہیں حضرت بندگی مخدوم صاحب نے ہی ان سے اخفا کیا تھا آپس کیسوں کا بیچ ماہ محرم کی

سند غیر مرقوم رحلت فرما ہو فرزندوں اور مریدوں کے ایک گنہ خاص سلوین مرقود والد کے  
 مریدوں کیا ہے سید محمد زبیر اللہ عرف شاہ صغیر دکن میک بن محمد اکبر عرف بڑے صاحب بن حشر  
 بندگی محمد قدس سرہم کا بیان ہے آپ عالم دنیا دارین تھے کاسر سے سلطان احمد شاہ ہمنی  
 کوئی ترار ہو اور ان کے رسالہ دار آسودہ طالع غشت کالی کے ساتھ گزرا کرتے تھے جب بزرگوار  
 آپ حضرت بندگی محمد دم رحلت کئے سید صغیر اللہ بیدرین تھے چچا ان کے سید اصغر حسینی سند  
 سجادگی پر جلوس کئے اپنے ساتھ دو پاد بزرگوار اپنے محمد اکبر حسینی کے کہ وہ بڑے تھے دعویٰ خلافت  
 دی سجادگی کا کیا مگر وہ دلیل سے دعویٰ ان کا پیش رفت ہوا ایک محمد اکبر و برو والد  
 بزرگوار کے رحلت فرما ہو تھے از رو فتویٰ شرع شریف کے لایورت کے ہو دوسرے حضرت بندگی  
 محمد دم کے وصیت نامہ میں سید اصغر حسینی کے ایسا نسخہ فرمایا تاکہ اگر صغیر اللہ علاؤ اللہ کوئی  
 بادشاہی ہارک کرے تو دست بیعت کا مردم سے لے کر جب چچا ان کے سید اصغر حسینی بھی  
 رحلت فرما ہو کر سلوین مرقود شریف والد بزرگوار کے دمن ہو اور سید ندیم اللہ حسینی عرف  
 سید قبول اللہ حسینی سند نشین سجادگی سید صغیر اللہ نے یہ خبر بلکہ بیدرین سنی تمام  
 اپنی ہمراہ لی اور ارادہ سے القلاع استخوان عم بزرگوار اور غل سجادگی سید قبول اللہ حسینی کو  
 جبہ کی قائم باندہ کرائے چونکہ سلطان علاؤ الدین ہمنی محقق قبول اللہ حسینی کا تباہی باجمعی صورت  
 نہ بکری مگر بعد انتقال سید قبول اللہ حسینی کے سید اصغر عرف میان نتھ بڑے فرزند سید قبول اللہ  
 حسینی کے ذریعہ سے چچا صاحب سید من اللہ حسینی کے واسطہ پر سجادگی کے قائم ہو سید  
 صغیر اللہ حسینی دکن یک بعد جبہ پر جمعیت اپنی لیکر کلہ کہہ گئے کو آئے اور محاصرہ کیا اور سوقت

آخر کار ایسا ہوا کہ تولیتِ روضہ منورہ کی علاقہ میں سید خیر اللہ صاحبِ موصوف کے رہے اور امرتسار کی کامیابی پر مسلم و برقرار ہر دو صاحبِ شریعت سے کار بند روضہ منورہ کے جو بن سید صاحبِ گوشتی مدت تک سابقہ کام دل کے گداز کی پسین کی دولت میں سید خیر اللہ صاحبِ دکن میک تھائیون ماہِ لقمہ سہ

اصل طبع سے گداز کے محمد سید خیر اللہ دکن میک محمد اکبر بن حضرت بندگی مخدوم کی اولاد کا بیان ہے  
سید خیر اللہ حسینی آپ شہسوارِ فرزندِ سید خیر اللہ کے بن روزِ انتقال پدر و الاقہ کے جانشین تولیت  
برضہ سید اصغر حسینی عرف میان تھے کہ وہ بین چاہتے تھے لاکھ اپنے قبہ گاہ سید خیر اللہ دکن میک  
پہلو میں مرقہ شریف حضرت بندگی مخدوم کے دفن کئے سید خیر اللہ کو چھری بین حق سید خیر اللہ حسینی  
یعنی دفترِ محمد صوفی منسوب تھی اسے تو اولادِ نبوی ہی مگر محلِ ثانی سے دو فرزند اول سید خیر اللہ  
جانشین تولیت سید خیر اللہ ہو بعد چہ تولیت سید خیر اللہ معزول ہو کر روایت قاضی  
شیخ ابراہیم ملانی یہ امر سید بن اللہ حسینی ابن محمد صوفی کو موسس و امیر عبد بن سلطان  
ہمینی کے سید خیر اللہ صاحبِ موصوف سید عبد المجید بن سید محمد بن سید بن اللہ حسینی کے ہمراہ کام میں  
تولیت کے شریک و انباز ہو موسس سید خیر اللہ حسینی کا پندرہویں ربیع الثانی کو مقرر تھی  
سید خیر اللہ کی اولاد کا بیان ہے سید خیر اللہ کو ایک فرزند ہے میان سید خیر اللہ غریب کا تھائیون ماہ  
شعبان کو ہو کر ثانی کے ایک فرزند ہے میان سید خیر اللہ ثانی فرزند میان سید اللہ اپنے تین فرزند  
اول بڑے محل سے سید خیر اللہ ثانی اور دو سب چھوٹے محل سے دو فرزند پنج حسین شاہ و چلی  
آبادی کے ذکر انکا اوگچا چوٹ شاہ راجو پچا پوری جہ امجد شاہ راجو حیدر آبادی کے ذکر انکا اوگچا  
محمد اصغر حسینی بن حضرت بندگی مخدوم کی اولاد کا بیان ہے محمد اصغر حسینی عرف امیر امیر امیر



خواجہ بندہ نواز محمد گیسو دراز کے ہیں جیسا کہ گذرا لکھو وقت انتقال سفر زنتیہ سے سیدہ اللہ  
عرف سید قبول اللہ حسینی دوسرے حصہ اللہ سیر میں اللہ حسینی تھے شاہ عین الرحمان پانچویں  
اللہ حسینی کہ ذکر ان کا صوبہ محمد آباد بیدین آویگا چیتے شاہ اللہ ساتویں اللہ اللہ قدس سرہ  
پسندیم اللہ حسینی کا بیان آفرینے زند اولین قبول اللہ حسینی کے ہیں کہ آپ شہر کے تھے  
کہ اوس سن میں انکو ورسنا کہ راجہ بالو اور واسطی ملاقات حضرت بندگی مخدوم صاحب کبیر کی  
پیت پر سوار اور نور اسانک مانہ میں لے ہوئے میں اب جیت ایک یوار پر چڑھ گئے اور اسکو  
اشارہ کیا قدرت خدا وہ اپنی جاسے سلی اور چلنے لگی شور و غل ہوا راجہ باگ سوار غریبہ گلہ کہ  
عید گاہ مکائیے تھے یہاں سکر کوٹ گئے اور پسندیم اللہ سبک جلال پیرا پے اویسوفان  
پسندیم کو یہ واقعہ کہیں نے لکھا ہے اللہ سوسرہ چرمین ہوا ہی مولانا جلال الدین مغربی  
علیہ الرحمہ کا بیان ہے ایک مضمون المحکم میں بتا رہی ہے اعتقاد اوس کتاب پر بتا آج دسوا حکم  
جہان بندہ اور پیر ویر نہ ہے ایک مضمون کی بیت لکھا کہ سائبہ لکھی ہے مانا بندگی مخدوم صاحب  
ہی کے میں کیا مال دیکھے سائبہ ہاں ہی کے سوسرہ چرمین مولانا جلال الدین خوالیل غول و غول  
کہ لائے تھے یہی کہ سباحہ مانا جو کار مولانا صاحب مانہ پر حضرت خواجہ بندگی مخدوم کے بیعت کی  
درجہ کمال کا یا بابت لوگ آپ معید ہو عمر طبعی کو ہو بکر رحلت فرماے شاہ کمال  
الدین بابائی حمد اللہ کا بیان ہے اب مرد مجروحان گرد تھے اکثر تنہائی کو قبول کیا تھا  
صحیح ہے ام کے خسر زعفران شہر حاکم میں رہتے تنہائی کو بزر سلطنت سے ہفت اقلیم کی  
جاتے تھے انکو روز الہام عیسیٰ ہوا ای کمال الدین جاسو کا دید و زیادہ اس سے خود پسندی

متکرب خدمتین جلال الدین مغربی کے آئے اور بیعت کی نعمت سے خلافت کی سرفراز ہوئے  
 عالم کو ہدایت کی جوت موعود ہو نیا انتقال فرمایا میری حب شمس العشاق نور اللہ  
 مرقدہ کا بیان آپ مرید اور خلیفہ شاہ کمال الدین سیابانی کے تھے جو تحصیل کمال کے مرشد  
 مرض ہو کر بجا پور گئے وہاں جا کر تالاب پر شاہ پور کے اقامت کی وہیں تباہ ہو گئے وہیں  
 وہیں دفن ہوئے شاہ برہان الدین جامی واضح التدریس کا بیان آپ مرید اور خلیفہ  
 قبلہ گاہ کے تھے ابراہیم عادتہ ثانی پچا پوری بہت معتقد آچھا تھا مراد شریف انجا بجا پور  
 تھا وہاں الدین اعلیٰ اسکند اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیہ السلام کا بیان آپ مرید اور خلیفہ والدین  
 برہان الدین جامی کے ہیں لکھنؤ کے آپ بڑے اولیاء مکمل تھے عہد میں آئے بعضی ناوان میں کوئی آید  
 حاکم وقت سلطان سکند عادتہ شاہ کہ نوجوان تھا مزاج کو اس کے حضرت گشتہ کیا دے ہر خدمت  
 میں حضرت کے کچ بختی کرتا تھا حضور صلی علیہ وسلم کے جامع مسجد میں جو رکعتیں پڑھتا تھا  
 آپ صلی علیہ وسلم کے پرتادار نگاہ کے کہ وہ مرید آئے تھے رکبتار تالاب شاہ پور کے اور قادر نگاہ  
 کو فرمایا کہ جاو رہیہ سجادہ جو کند ہے پر ہی پانی پر بچا کر چلا آوے بے دوسو سطح آب پر مثل  
 روی زمین چلے گئے اور سجادہ آب عمیق پر بچا کر دہل آئے لکو کیا ضعیف بچا پور گئے شاہ  
 واسطی دیکھنے اس تماشے کے حاضر تھے اپنے ہر ایک سے فرمائے آو چلو جماعت نماز ادا کریں  
 کہہ کی مجال نہ ہوئی آپ گئے اور سجادہ پر کھڑے ہو کر دو گانہ عشق کا پڑھ کر چلے آئے اور باد  
 کہا کہ خبردار چہ نوری جاہر دوسرا آیا ایسا ہی ہوا اسی جلد میں عالمگیر بادشاہ آیا اور سکند عادتہ  
 ماخوذ اور ممالک بجا پور سحر عالمگیر بادشاہ کا ہوا انساب امین الدین اعلیٰ کا رند مظلوم بن سید علی

بن حضرت زین العابدین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچا ہی علاؤ الدین اللہ علیہ العلو  
 لارے صاحب انصاری عطا اللہ تربتہ کا بیان ہے آپ اولاد سے بزرگان انصاری کے ہیں اور میان دہلی  
 ہم عمر حضرت بندگی مخدوم بڑے یار وفادار ان خاں کے عہد طفلی سے بہت بگاڑتے اور بڑا کرتے  
 محبت نامہ میں ملفوظ سید اللہ حسینی کے مرقوم ہے کہ شیخ علاؤ الدین ایام جوانی میں عاشق ایک عورت  
 تھے گیارہ برس تک سرور گلہ میں اویسی جانے اور بندگی مخدوم کو ساتھ رکھتے اگر قابو پاتے اندر  
 جاتے ورنہ تمام شب اوسکے گہر کی گشت کرتے اور بندگی مخدوم ایک مسجد میں کہ رو بہ دروازے  
 بہتی تمام شب اس میں شغل عبادت خدا ہوتے بارہ سال بعد ایک ات ایسا اتفاق ہوا کہ معشوقہ  
 مذکورہ لارے انصاری کو لکڑی سے مارنا شروع کیا پانچ مار مار کر اسے کھینچ لیا اور بوجھاری  
 ہو احباب پر آئے بندگی مخدوم نے پوچھا یہ کیا حال ہے کیا ایسا میرے چہ ہو بارہ برس بعد یہ دولت  
 حاصل ہوئی بندگی مخدوم بولے عاشق عورت کا ہوا ہی شیخ کہا ہیں صانع کو مضوع میں دیکھنا ہوں  
 جس کہتے ہیں کہ لارے انصاری جن روزوں میں وہ سال تھے حضور میں والدہ حضرت بندگی مخدوم صاحب  
 جاکر اپنے کو فرزند اودھا کھلایا اور مع بندگی صاحب کی بھارتی تھے کھٹ مین باہم اتفاق جاتے تھے  
 اور بعض مواقع میں لکھا ہے کہ لارے انصاری مرید الدین چراغ دہلی کے تھے اور بہت صحبت میں شیخ  
 مخدوم کے پائے کہتے ہیں دس بزرگ مع لارے انصاری ہمراہ بندگی مخدوم کے تین شیخ نظر الدین چراغ  
 دہلی کے آئے اور کہتے تھے شیخ فرما کہ اسی شیخ بندگی مخدوم جو کلمات عرفان کے کہ ہر روز میں سکتو  
 غنیمت کرنا ہوں تم اوں دس آدمیوں کو جو ہمراہ تمہارے ہیں سکھلاؤ اس کے معلوم ہوا کہ علاؤ الدین  
 لارے انصاری فی الحقیقتہ تربت یافتہ بندگی مخدوم کے ہیں اور اسی کا لکھا ہے کہ لارے انصاری

۹۱ء سات سواکٹ ہجری میں دہلی سے دکن کو آئے اور قصبہ الہمدین ساکن ہو اور گنبد و خانقاہ

زندگی میں اپنے بنا فرما کر ۸۷۷ء تا ۸۸۷ء ہجری میں خرامیدہ عالم قدس کو ہو اور سی گنبد میں

مدفون ہوئے ۹۲۷ء ایک ہزار ایک سو چوبیس ہجری میں میر بدر الدین حسین خان بن علاء الدین خاں شہر

حاکم نے ان کا شاہ نعمت اللہ دلی کو پہنچا دیا جب وہ عامل اس نواح کے ہوئے ان کا خانہ بختہ مقابل

دروازہ درگاہ ساتھ نعمت دوست کے اور احاطہ قدیم کو جو گل و سنگ سے بنا از سر نو آباد کیا <sup>گاہ</sup>

فیض با درگاہ لٹا لے انھاری کی مطاف ضلانی کا ہی شیخ علاء الدین گواہی دیتی ہے <sup>مرد</sup> ان کا

کابیان ہے آپ خلیفہ حضرت محمد دوم بن مردانہ ہے تحصیل علم طابری کی حضرت فاضل علیہ العہد

کی بی بی ابتدا اور حال کار میں سلطان محمد کے تردد کرتے رہے اور ایک تو بیت قصہ گواہ کیا کرتی کی

تبی اور خیل خانہ کثرت سے نزدیک آئے ہاں نوی درگاہ بہت رکبت تھے جب خدمت میں بندگی

مخدوم کے حاضر ہو سب ترک کر کے فقرا اختیار کیا اکثر بیمار و مہین گواہ اور بہانہ ان کے آوارہ رہے

ہمیشہ روزہ رکھنا شعار کیا ہاں شہر شوال میں تین روز افطار فرماتے تھے آخر شعبان ۸۷۷ء

ایک ہجری میں بندگی مخدوم سے خلافت پا کر گواہی میں مشغول کیا اپنے چوبیس فرزند کا کی

اگر سکونت کئے اور وہیں قبل چارہائے کے خبر وفات کی دیکر ماہ محرم ۸۷۷ء آئے سو چوبیس ہجری

رحمت حق سے بے درگاہ موضع ہرٹا پور مضاف ثوراپور صوبہ پنجاب میں مطاف عالم و عالی کی رہی

اٹالی دہان کے بند و سلمان معتقد ان کے ہیں و شاہ چندہ حسینی رحمۃ اللہ کا بیٹا ہاں آئے

حضرت نے کی مخدوم کے تھے درگاہ ایک کی کو بی بی مضاف صوبہ پنجاب میں ہی بعض سلاطین عادل

شاہیہ جو زمین درگاہ شریف ایک مدون میں اسی جا رہے حضرت کی درگاہ کا سایہ گنبد بر <sup>طین</sup>

مذکر کی پرتابی اور سلطانین مذکرہ کا سایہ درگاہ پر اُن حضرت کی ہنس خوشی کا لگا ہوا  
 کرتا ہوگی والدہ کا نام بی بی فردوس ہے اور بقبرہ بی بی فردوس کا شہر سید مرین ہی انکو چار فرزند  
 ہے بطن سے مخدومہ جهان سید محمد عرف سید نور عالم اور سید احمد عرف شمس عالم اور سید عبدالرحیم  
 اور سید منشی بقبرہ اُن پر چار بزرگن اور نکاشہ سید مرین نزدیک جدہ کے ہی شاہ چند اسادات  
 صحیح النسب زیدی ہیں ان کے نکاشہ تالیس اسط سے حضرت عون صدیقی محمد بیانی کو پوچھا

وہ اس سے اسرار ہم دوسرا قطب و صوبہ خجندہ بنیاد اولیاؤں کے بیان میں و سید محمد عرف سید

والدہ ماجد حضرت خواجه بندہ نواز رحمہ اللہ کا بیان ہے سید محمد عرف شاہ راجہ قتال آب شاہ

دہلی کے ہیں باشندہ شیخ پور کے کمال منشرع و متوسع برے عالم نہایت زاہد کاتب صاحب

اہل باطن کو بی فرض سنت نفل آپسے فوت ہوا آپ سید صالح النسب زیدی ہیں بلکہ دہلی میں

الاولیاد اولی کے ہو کر گرفتار ملن حاصل کیا اور خود خلافت کا امیر الدین محمود ادیبی عرف نصیر الدین

براع دہلوی سے پایا بعد مدت بوجہ حکمرانہ کے ارادہ سے زیارت مزار آوا اولیا و روضہ منورہ کے

مع بر دو فرزند یعنی سید نجم الدین عرف سید چند اور سید محمد عرف بندہ نواز حسینی

دکن کو آئے اور روضہ منورہ میں دولت آباد کے ساکن ہو تھانف سے آپ کے تحفہ الفحاح

مشہور ہے کہ اسط فرزند ارجمند بندہ نواز حسینی کے تصنیف کئے تھے ۳۲۷۷ء میں جو تیس جزیں

مطابق حق سے ہر گنبد مبارک آباد دولت آباد میں ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ گنبد پر سے اونکا

بندہ ہنس اور تار باز سے بچکر نکل جاتا ہے اگر اگر اور انود مذکر ہے ہو کر گر جاتا ہے بلکہ

صاحب کتاب نے کہ حکمایہ منتخب ہی السیای لکھا ہے کی حقیقت راقم نے جو سنی ہے

کہ کسی وقت ایک کبوتر کو طائر کا سکارا اوسپر پڑا تھا کہ جانورون کو اپنے پچانے کی عقل  
 میں کان کہیں ایسا چشمہ ادکھا دیکھا مانتا ہو یا مراد ہو اتر اڑکتے ہیں اور ہر رخ نہیں کرتے  
 البتہ چند روز ان ایام میں نگہ رہے ہو گئے وہی ملت مشہور ہو گئی نسبت شاہ راجہ صاحب کا  
 رشید مظلوم بن سید علی بن زین العابدین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچا ہی چاہیہ کتاب  
 نسبت صاحب سال مات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت آدم علیہ السلام تک یوں سخن  
 سنا کہ حضرت علی فرزند ابیطالب کے ہیں اور ابیطالب بی بی عبد اللہ کے اور عبد اللہ والد مبارک حضرت  
 حلاجہ کو یوں کہ اس مقام پر لکھا ہی اقم نے بھی اتباع او کی کر کے سعادت حاصل کی ہے نسب نامہ  
 برگزیدہ خدا محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن  
 ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک  
 بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ہاشم بن  
 بن یامین بن اودبن اودبن حمیشع بن بنت بن ہمد بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام اور  
 بن تابخ بن عالج بن مافور بن غایر بن فالج بن عبدود یعنی حضرت ہود علیہ السلام بن ارمحہ بن  
 سام بن نوح علیہ السلام بن لکھ بن قسح بن اصفوخ یعنی حضرت ادریس الشی علیہ السلام  
 بن ہارون بن ہمالیل بن قیمان بن الوثرہ بن شیبہ بن حضرت آدم علیہ السلام یہ سب صحیح  
 آدم اکاون واسطے ہوئے حضرت شیخ برہان الدین غریب برہان الدین اولیاء قدس سرہ کا بیان  
 آپ حیرانوق و شوق پئے طرف سماج مزاج غلو کے درجہ پر مایل تباہ فساد کرمان مثل امیر خسرو اور  
 امیر حسن اور دوسرے خوش طبع اسیر محبت ایک بے خلفا سے شیخ نظام الدین اولیا کے ہیں

لکھا ہی کہ جب حضرت شیخ نظام الدین اولیاء نے اینٹیں دکن کو حضرت کیا رہنے پناہ میں پر کھلے عرض کی  
 کہ جب میں وہاں گیا تو مردم کو اس مجلس کے کیا ہوا غلام شیخ مراقبہ میں ہو اور بعد ایک زمانہ عجیب  
 سے سنا لکھا کہ میں اس مجلس میں یہ چار سو آدمی ہیں تہین عطا کیا ہر عرض کی کہ طاقت جدا  
 حضرت کی نہیں پاتا ہوں شیخ غبار دیگر مراقبہ کیا اور فرمایا کہ تم جہاں ہو وہاں ہمارے اور ہمارے  
 حمایت نہو گا پس شیخ برائے الدین نے چار سو فقیر دن سے حبیان شیخ کے دولت آباد میں اگر مقام  
 کیا لوگ وہاں کے معتقد آگے ہوئے فتوح حد سے گذر ابھت آسودہ حال رہے وہیں موسیٰ وہیں  
 بد فون ہو یہ سب بزرگ لوگ روضہ منورہ کے عہد میں سلطنت سلطان محمد تغلق کے تشریف لائے  
 ہیں اور تاج محل حسن کا نکو پی ہنسی شہسوار سوسنا لکس برائے الدین اولیاء نے حیات تھے  
 شاہ شجاع الدین المشہور زر زری زرخش قدس سرہ کا بیان مشہور ہے کہ آپ بیاضی برائے الدین  
 اولیاء کے تھے شیخ نظام الدین اولیاء سے خلافت نادر مصلیٰ اور عشا و خلعت درویشی کا پایا  
 شیخ نے واسطے ارشاد خلافت دکن کے تعین فرمایا اور روایت دوسری میں مشہور ہے کہ وقت  
 راہگی سات سو رہ کو اپنے کہ بعض انہیں سے پاکلی نشین تھے ہمراہ آگے دئے اور زر زری  
 زرخش جو آپ کو کہتے ہیں اسکی دودھ میں ایک تو یہ کہ ہر شب چھوہ میں آگے ایک دستار ایک قبا  
 ایک کمر بند زین غیب سے حاضر ہوا کرتا اور جب آپ واسطے ہجہ کے اُدھتے خادم قبائے وزیر  
 چہرہ سے نکال کر خیاط کو جو اس وقت حاضر ہوتا لار یا دہ جب ایک استین اسکی کتر کر  
 مات کی استین لگا کر دے دیتا آپ دھو سے فارغ ہو کر اسکو پہن لینے نماز ادا کرتے پس  
 مبارک سے خدام اس لباس کو ادا کرتے اور صبح نکلتے اسکا متواض سے کتر کر ماسکین کو

دے دیتے اندازہ اسکا یہ ہے کہ چار انگل کانکر اجلا یا چار توں چاندی یا پئی اور دوسرا  
 وجہ بن ایسا لکھا ہے کہ سنہ ۱۲۰۴ء بارہ سو چار ہجری نزاع اکین تھوٹا ہوا خاندان دیکھ غرض کی  
 ہم میں تا وطقت غارت گشتی کی بہن ایک روز زمین کچھ ہمارے واسطے ارشاد ہو کہ تا ہلکا خاتمہ جو رہیم  
 دیکھ مبارک چہوڑ کر کہیں چلے جائیں صکت آئی درون سے سنگ فرسک جو خوشی گاہ میں جا جا  
 ہو تھے چاندی کی مینھن نکل آئیں کہ ہر ایک چار چار پانچ پانچ تولی کی بہن خادم کات لیکے اپنے اپنے  
 حصہ پر جیاب لیا ہوا دوسرے روز وہ نعرہ شنوٹا کیا ایسی سلسلہ جاری رہا تاکہ کہ کراہا  
 انداز میں سے ہوئی ۴۰ زین الدین علی المشہور شاہ زین الحق زین اللہ مرتبہ کا بیان بعض سیرت  
 شاہ زین الدین علی خواہر زاد شیخ نضر الدین چراغ دہلوی کی میں عظیم اللہ محمد لہ اور محمد  
 عمر غزیز کو اپنی ہمیشہ برضیاد میں بہ العباد کی گوارے آید یہ اور خلیفہ شاہ برہان الدین اولیاء کے بعد  
 رحلت جانشین مرشد کے جو سلاطین اطراف معتقد آئے تھے خصوصاً سلاطین ہندیاں تحصیل سلطان  
 محمد شاہ ہمنی بن سلطان علاء الدین حسن کا ملوئی ہمنی اور نصیر خان فاروقی بن راجی علی خان لکھنؤ  
 حضرت کے کنارہ پر رود ہستی کے شہر آباد کر کے ایک کا نام نامیہ مرشد برہان الدین اولیاء برہانپور کے ایک  
 نامیہ حضرت کے آئندہ سوا یک میں زین آباد مرزا کی روئے منورہ میں سال وفات معلوم ہے محمد  
 اور نگاہا میں محمد کا بیٹا کچھ اور کچھ بلکہ مذکور میں مشہور ہے اب مرید اور خلیفہ بابا مسافر تھے کہ  
 انکا شہر رنگ آباد میں مشہور ہے شاہ محمد دتہ تعال عاقبت محمد مرشد بابا شاہ مسلو کے سچا  
 شریعت کے پیروں کے قریب پچاس سال کے فساد شیعہ کا بجا یا طریق اور کچھ رنگاروب دل و دینار تباہ  
 حاکم پیش تجارت اللہ تعالیٰ برکت دی تھی کثرت سے دولت جمع کی تھی اور جو خارج سے آتا تھو



صادر رکھا کرتا تھا عالم عالم دلون کو دام میں جین جین کے کینچا تھا ایسی تر و خصلت تھی کہ کسی  
 جیل انکا قیام قیاد فتر و روزگار پشت رکھا عمارت ایکہ شیریں کی اور نیر اور حوضین اور پل تمام  
 خستہ و پر داختہ تھا کہ ہیں سبہ ایکہزار ایک سو پچتر ہجری میں روز چار شنبہ وقت شرف واقعہ انکا  
 ہوا ایسے گھوڑہ گنبد شاہ مسافر کے آپ فون میں اور احوال شاہ مسافر کا راقم نہیں پایا صاحب کتاب  
 کسی اور ہی کتاب کا احادیث ہے کہ وہ نہیں پائی غلام علی آزاد سے وفات تاریخ انکی یہ ہے  
 حقائق مرتب فیض محترم و غلام منت و در فردوس آسود و خرد فرود تاریخ وصال و مسافر  
 یکاڑہ شاہ محمود سید غلام حسن شاہ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان و نسب انکا حضرت  
 شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پہنچا ہے صغیر ایک سید محمد اسحاق صاحب بغداد  
 بند کو آئے اور وہاں سے مشغول سیر دکن کے ہو اور ظاہر قلعہ خیر میں اقامت کی سید غلام حسن  
 وہاں متولد ہو وہیں نشوونما پایا اور جب الدانک سید شہاب الدین سیر کان و ارد احمد آباد  
 گجرات ہو خدمت سے شاہ علی رضا بن فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی کے  
 نعمت باطن کی فراوان حاصل کی اور گجرات سے عطف عثمان کر کے شہر اورنگ آباد میں آئے وہیں  
 اعتبار و اقتدار ارزانی فرمایا چونکہ اقبالند تھے جس مجلس میں امیر دکن ہو یا فقیر دکن جاتے میر مجلس  
 بیٹھتے لوازم تعظیم و احترام کے بجالاتے تھے دوسری تاریخ جلدی الاول کی ۱۰۷۰ھ کے بعد دوسری ہجری  
 روز جمعہ قبل عز کے صلت کی روز شنبہ قریب مسجد خانقاہ اپنے کہ رو برو تیار کر رکھے تھے مدخون ہو  
 میر غلام علی آزاد نے تاریخ صلت یوں سلک نظم میں پروسی ہی قطعہ سید عقدی غلام حسین  
 کرد صلت بخت المادی ۶ سال تاریخ او خرد فرمود ۶ درجہ شان رفت زبدۃ الفقراء

دے دیتے اندازہ اسکا یہ ہے کہ چار اکل لاکھ چار سو تالیس چاندی یا سنی یا اور دوسرا  
وجہ میں ایسا لکھا ہے کہ سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار سو بی نواد و کھن قحط بواحد گاو و گاہ غرض کی  
ہم میں تا وہ طاقت غارت گشتی کی بہن ایک دو روز میں کچھ ہمارا واسطے ارشاد ہو کہ تا ہلکا فائدہ ہو رہا  
دگاہ مبارک چہوڑ کر کہیں چلے جائیں حکمت الہی درون میں سنگ فرس جو خوشی دگاہ میں جا کیا  
جو تھے چاندی کی یمنین نکل آئیں کہ ہر ایک چار چار پانچ پانچ تو لہ کی تین خادم کات لیکھ تھے  
صحبہ جو جیٹ لیا ہوا دس سو تیس روزہ فقرہ نہ تو کیا ایسا ہی سلسلہ جاری رہا تاکہ اگر  
امرا نانی سے ہوئی ۴ زین الدین علی الشہر شاہ زین الحق زین اللہ تربتہ کا بیان ۶ بعض سپہ سالار  
شاہ زین الدین علی خواہر زاد شہنشاہ فیروز الدین چراغ دہلوی کی میں بس عظیم اللہ ہو دہندہ اور موحد  
عزیز کو اپنی ہمیشہ مرضہ یا دین بہ العباد کی گذارش آید رہا اور خلیفہ شاہ برغان الدین اولیٰ کے بعد  
دولت جانشین مرشد کے جو سلطان اطراف معتقد ایک تھے خصوصاً سلاطین ہندستان بالتحفہ سلطان  
محمد شاہ ہمنی بن سلطان علاء الدین حسن کانگوی ہمنی اور فیروز خان فاروقی بن راجی علی طبرستان  
حضرت کے کنارہ پر رودہستی کے شہر آباد کر کے ایک کا نام نامہ مرشد برغان الدین اولیٰ کے برائے ہو کر رہا  
نامہ حضرت کے آئندہ سوا ایک میں زین آباد مرزا کی روئے منورہ میں ہمالی دھام معلوم ہو شاہ محمود  
اورنگ آباد میں قیامت محمود کا بیٹا و کچھ اور کابلہ مذکور میں مشہور ہے اب مرید اور خلیفہ شاہ مسافر تھے کہ  
انکا شہر اورنگ آباد میں مشہور ہے یہی شاہ محمود بعد انتقال عاقبت محمود مرشد بابا شاہ مسافر کے شاہ  
مستحق کے بیٹے کے قریب پکا پسال کے نقارہ شہی کا بجایا طریق او کا خیر و انگارہ و بدل دیا تا بہ اس  
حاکم پیشہ تجارت اللہ تعالیٰ برکت دی تھی کثرت سے دولت جمع کی تھی اور جو خارج حکم آتا صرف

صادر و رکاب ہوتا تھا عالم عالم دونوں کو دام میں جینے کے لیے چاہتا ہی تھا و خلق اللہ کے کسی ذکر  
 حیل انکا تاقیام قیاد فتر و رکاب پشت رکھا عمارت ایک شریف کی اور نہاد و حوضین اور پل تمام  
 خشتہ پرداختہ خاب کے ہیں ۵۰۰ ایکڑ ایک سو پچھتر جرمین روز چار سہ وقت شرف ادا تھا ایک  
 ہوا ایسے صوفیہ گنبد شاہ مسافر کے آپ فون بین اور احوال شاہ مسافر کا تم نہیں پایا جا سکتا  
 کسی اور ہی کتاب کا احادیث ہے کہ وہ نہیں پائی غلام علی آزاد سے وفات تاریخ انکی یہ ہے  
 حقایق مرتب فیض محترم و در عالم رفت و در فردوس آسود و در فرمود تاریخ و مسائل و مسافر  
 یگانہ شاہ محمود و سید غلام حسن شاخ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان و نسبہ کا حضرت  
 شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پہنچتا ہے معقرب ایک سید محمد اسحاق صاحب بغداد سے  
 ہند کو آئے اور وہاں سے شمول سیرکن کے ہو اور ظاہر ملخصہ میں اقامت کی سید غلام حسن  
 وہاں تیرہ سو میں نشوونما پایا اور جب الدان کے سید شہاب الدین سیرکنان وارد احمد آباد  
 گجرات سے خدمت سے شاہ علی ضامن فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی کے  
 نعت باطن کی فراوان حاصل کی اور گجرات سے عطف عنان کر کے شہر اورنگ آباد میں آئے وہاں  
 اعتبار و اعتدار ازانی فرمایا چونکہ اقبالند تھے جس مجلسین امیروں کے ہوا فقروں کے جاتے میر مجلس  
 بیٹھتے لوازم تعظیم و احترام کے بجالاتے تھے دوسری تاریخ جمادی الاول کی ۷۰۰ گیارہ سو چتر جری  
 روز جمعہ قبل ازیک رحلت کی روز شنبہ قریب مسجد خانقاہ اپنے کہ رو برو تیار کر رکھے تھے مدفون ہوئے  
 میر غلام علی آزاد نے تاریخ رحلت یوں سلک نظم میں پروسی ہی قطعہ سید مقدی غلام حسین  
 کرد رحلت بخت المادی ۶ سال پہلے لو خود فرمود ۶ درجہ ان رفت زبدۃ الفقراء ۶

اعداد میں کے غلطی پرین معلوم کیا گیا ہے شاہ علی ہنری اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان ہے  
 آپ نے کری کیا کرتے تھے آخر کار زندہ روزگار کر کے حرمین شریفین گئے وہاں کہ رحمت کر کے سجاوہ پر  
 شیخ کے جلوس فرما کر بسا عالم کو گردیدہ اپنا کیا تکیہ بنایا سچا تعمیر کی تھی لائی اس واسطے ہنری ہشتون  
 پس گیا پرین رضا شاہ گیارہ سو چتر چری تکیہ بنو جہا عالم کے چوتھے فروریہ جو جس  
 اپنے مدفن اُن جناح کا ہی میرا اولاد محمد رکاز تاریخ انکی اور سید غلام حسن کی یکا کپی ہی قطعہ  
 آن سیدھی پرت سالک و دان شاہ علی کہ برود فرزند و تاریخ حال انکا گفہ و ہمالہ و  
 فوت کردند و صحیح ہے حکیم میرانشاہ کیلانی رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ نے توش اور نور فضل علی  
 پے انبار اور فت حافظہ حد فہم میں ممتاز تھے جو نے کفایت و کمالات کا محفل سب میں شان جی  
 بادشاہ کے کیا بادشاہ اور فرمایا اعزاز و اکرام کیا سک طارنون میں انتظام دیا تعلیم اور رنگ  
 زیب کیا سپرد کی پس عالمگیر جو نے سطح نظم دکن کے ملوہ پر کرائے چونکہ میر صاحب معروف ہمراہ تھے  
 اورنگ آباد میں پہونچ کر انہیں ایک ذرا کٹ میں کہ اس وقت عمر جناب کی اسی برس کی زیادہ تھی  
 میرا فانی سے گذرے و شیخ بدین شطاری رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ اولاد شیخ عبد اللہ شطار کے  
 ہیں زمانہ میں سلطان سکندر لودھی نقارہ شجیتہ ارشاد اپنا ملبہ اور آئینہ اطریق پر شطاری کے  
 مریدوں طالبین کو تلقین کیا کرتے تھے کہ وہ مصاف پر دکن کے متصل کو کن فون ہیں اور وہ کوہ  
 پٹ ہیں پناہ مشہور ہے شمس المیر علیہ الرحمہ کا بیان ہے درگاہ ابکی قصبہ مرج میں ہی آپ  
 درویش پر صوفی اور ذہنی قصبہ عجیب آپ سے نقل کرتے ہیں اصفون وغیرہ میں نام انکا اتروئی  
 کہتے ہیں شیخ صلاح اللہ بن عرف شیخ سید علیہ الرحمہ کا بیان ہے درگاہ ابکی متصل قصبہ کے

شہر غارتہ لٹریفلا ہے کہتے ہیں ایکی دعا ہے راجہ پونہ ہمارا گیا نقل ہی فقرا ہر ایسی  
 ایک ہمیشہ گائے دج کر کے کیا کرتے تھے ایک دن پستار اسکے قوم ہندو سہافہ حضرت کے آستانہ  
 پوت اور پراون چند گایوں کے ایکی جائے رکھ کر فرمایا کہ اٹھ صکت آئی سے مادہ گاؤں زندہ ہوں  
 اوں ہیکر چلی گئیں ماہ شجاعین دنیا سے نقل مکان عقبی کا فرمایا قیر شریف ایک پونہ میں ہی ایک عالم  
 یا پند و مسلمان عقدا در کہتے ہیں جب ہمیشہ دمان گاؤں ہوتی ہی عمل میں مرہ کے بھی ہما  
 اسل کر کی تھی پتیسرا قطب و بعضے اولیا صوبہ خاندیس و پونہ کے بیامین و شیخ عیسیٰ  
 رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ شیخ عیسیٰ سندھی ہر پانچویں کہتے ہیں اجداد کے سندھ میں توطن رکھتے  
 مرید شیخ محمد شکر عارف شطاری کے ہیں اعداد تصانیف ایک بہت ہیں جیسی کہ تفسیر انوار الاسرار  
 اور مجمع البحرین اور عین المعانی اور روضۃ الحبیبی شرح اسماء الحسنی و فوات ایک بلکہ شہر بہار  
 میں بیچ اسلہ ایک ذرا کہتیں ہجری کے ہوتی ہی شیخ فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ کلیا و آخلف شیخ  
 عیسیٰ رحمۃ اللہ کے ہیں محدث جہا علم اہل فضل و کمال مدت تک بلکہ بلکہ ہر پانچویں جادہ ہر ارشاد  
 سکر فرمایا ہے نغم اراد کا ترجمہ قلوب طالبوں کو یا کتاب فتح المصلوۃ اور فتوح الاوراد و تصانیف  
 جناب کے مشہور ہیں آخر کہ معظمین جا کر اوس مکان مقدس سے جو زمانہ نہنگاہ آخرت کے ہوئے  
 حضرت شاہ برہان راز الہی قدس اللہ اسلہ کا بیان ہے آپ ترک علیاتی و درک حقایق اور کہتے  
 کمال میں یگانہ عمر کے تھے خرقہ خلافت کا شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ سے پایا تھا اور سلسلہ خلافت اور کلام  
 سبطامی سے امام جعفر و صادق رضی اللہ عنہ کو پہنچا ہی اور نگہ رب بادشاہ ہنگام شہزادہ  
 دوبارہ اعلیٰ ملاقات جناب کے آئے آپ جاسے نہ ملے اور فرمایا ایک نصیحت کرتا ہوں میں گوش جان سے

اسے سنا جائے کہ بعد میری طیفہ میری اولاد کے لئے مقرر و عین مکرنا ہے اگر کسی اور در راق  
 حقیقی بنیاد پر پیش مخلوق نہ لایا کہ کندہ دست دراز و سمنہ ایکڑا تر کیا میں وہ جتنا ستودہ  
 سنا نصف ماہ شعبان کو اسی سال کی عمر میں اصل حق ہو مدفن بنانورین ہی شاہ بہکاری جیسا  
 روح اللہ روح کا یا آپ دست درویش تھے ظاہر اخراجاتی وضع باطنین نور تجلی سے چون شمع اکثر  
 جوتے تھے ہوتا تھا چونکہ درگاہ جناب کی شہر بنانورین مطاف جہان و جانیہ کا ہی یہ سال  
 عرس بکثرت ہوتا ہی اور نماز مغرب کی کنرے نہ تھی بکثرت اتمام سے ہوا کرتی ہی صاحب کائنات  
 باپ سے نقل کرتا ہی کہ ایک بار اس اتفاق سے ان کے سر پہ کئی نماز کی ریگستانیں آ رہی تھیں کہ کثیر سے  
 ہتی ناگاہ طغیانی ہوئی چنانچہ تمام مردم تماشائی ساحل پر چند کمال بندی اور ارتفاع پر تھے  
 ہو کر باگ اور منتظر تھے کہ غازی بھی شاید مضطر ہو کر ذرا اختیار کریں مگر وہ گردہ پر کونہ اصلا دوڑ  
 اضطراب کے ہوئے جیسا کہ تشہید اخیر میں بیٹھے تھے بلکہ دعا و مانورہ پر ہی اور باستعمال تمام  
 دیگر کتب پیچھے رہے فرمان الہی سے طغیانی آئے گی کی لکڑ گاہ سے نمازوں کے بہار اور جب وہ  
 نماز و دعا سے فارغ ہو کر اوٹے کنارہ پر ساحل کے آئے فارغ ہو کر سلامت نکلے پھر ہندی نے  
 طغیانی کی کہ برابر دو نوپاٹ پر آئے یہ بات کمال تعجب حقایق اور موجب انفعال احوال اور سبب  
 اہل اسلام کا ہوا سبحان اللہ فضائل نماز اور عبادت الہی کے اس زیادہ ہیں جو شہر محمد قادری  
 بنانورین طیفہ کا یا آپ کمال شروع اور ترقی اوس عمر کے تھے اور ب ارادہ آپ کا سلسلہ قادریہ  
 ہی عالمگیر بادشاہ قبل جلوس کے نظر عنایت حاصل آپ پر کیا تا حکومت میں بادشاہ کے اکثر  
 بلائیاب بعض بعض سفین رنق رکاب شاہی رہے بیچ او اواخر کے بلدہ برمان یورین

اقامت کی اور بدوشاہ خاں آگاہ اوقات باقی فرما دیے کہ درپیش ایک ہزار سی ہجری میں عالم  
گردن کو بدورد کیا و شاہ نعمان علیہ الرحمہ کا بیان و حصہ مراۃ الصفا لکھا ہے آپ فرزند خواجہ حافظ  
ہیں وارد ہند ہو کر قلعہ آسیرین راکرتے تھے قبر انکی مین نزدیک قلعہ مدکور کے ہی اور انتقال خواجہ حافظ  
۹۲۳ھ ش سویا کو شہر آسیرین واقع ہوا ہے کہ خاک مصلی شیر زمین ان جابجا ہی لفظ خاک مصلی

کی ایک حدیث تاریخ و قاضی صاحب کی ہے مستغنی عن التوفیق شیخ عبد اللطیف نور اللہ روحہ کلین  
آپ علم دینی اور روحانی سے بہرہ وافی رکھتے تھے امر معروف نہی منکر میں مبالغہ فرماتے تھے سوا  
زیرِ محرم کے خاندان دوسری سہن کی کو کو پاس اپنے کم راہ دیتے تھے اکثر راویہ مسعودی میں راکرتے  
ہے اور متوجہ نذر وغیرہ لیتے تھے طوق پیری مرید کا جاری کیا ایک گروہ کہ وہ خود جس کی تھی وہ  
کہلاتے عالمگیر بادشاہ جن روز دن نواح دکن میں تھے پشتر بانپور آپس آیا کرتے تھے اور آپ  
اکثر کلمۃ الخیر حقین کو کہا کرتے تھے اور عابدین اسوار کرتا تھا و قاضی صاحب نے ایک ہزار سی ہجری  
ہجری میں سوا دہ بانپور میں دفن الخاں شہید تیم حسرت اللہ کا بیان و بلوہ بانپور میں شاہ تیم حسرت  
موجود ہے کہ شہادۃ اللطیف صاحب لکھا بنا باکر کے رہتے تھے چونکہ وہاں بحظ بڑے عجب حق کشوں  
اور بنگ خواروں کی اپنے تکیہ میں جمع ہوئی تھی اور شاہ عبد اللطیف اس صحبت غلیظ سے ہمیشہ ملو  
رہے تھے ایک دن عالمگیر بادشاہ ملاقات کو شاہ عبد اللطیف کی آئے شاہ عبد اللطیف اس کی  
باش کی اور کہا کہ یہ تکیہ مسعودیوں کا ہے میرے تکیہ کے خالد و عالمگیر بادشاہ واسطے تجربہ  
و آزمائش کے تکیہ میں شاہ تیم کے آئے اور پانی اوس طرف سے کہ حسین گمان بنگ کا تھا چاہا تمام  
باسن دود سے بھجے ہوئے باٹے عالمگیر بادشاہ نے عد کیا اور دوسرے پھر متعرض کسی امر ہوا

شاہ تیم نے حق میں شاہ لطیف گبدگاہ کی کہتے ہیں اسی سبب سے مرقد شاہ لطیف کی نمایاں بنیں  
 و حیات کیلانی رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ چند خانقاہ پاس تھے پہر ابوالفتح کیلانی نے اکبر شاہ کا نوکر  
 کروادیا برہان پور میں ایک مسجد عالی اسی بنائی گئی کہ آج تک حیاتی مسجد مشہور ہے میر صاحب صفائی  
 رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ نے نہ میں اعلیٰ حضرت فردوس اشیا کی کہ ہندوستان میں آئے تو کرہو  
 خدمت دیوانی بخشی گئی و قلعہ گاری کی کرتے رہے پس سنہ ۱۰۶۴ھ ایک روز چوٹ میں بلدہ برہانپور میں  
 ہستی کا باندہ اور دانہ ملک بھاگے ہوئے شیخ فضل اللہ رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ فرزند و بیٹ  
 حضرت حدیثی اکبر رضی اللہ عنہ کے میں مولد انکا احمد آباد گجرات ہی آئے جو انہیں مخدوم بھی کہتے تھے  
 اجازت کا پاس نہ ملے بارہ برس تک صحبت میں شیخ علی کی گدہ پر وطن کو آئے تباہیل چوہدر  
 بارہ برس و ستر شیخ حبیب الدین گجراتی سے توجہ تحصیل علوم کے لیے برہانپور کو وطن اپنا کیا سنہ ۱۰۲۹ھ  
 ایک روز انہیں میں عالم بھاگو تشریف لیگئے شیخ پورہ میں برہانپور کے آباد کیا ہوا ایک ہی مدفن میں  
 مدت عمر چھ بیس برس و غیر الدین متوکل رحمۃ اللہ کا بیان ہے عرف آپ کا شاہ باجوں جی برہانپور  
 ہی آپ نہایت متوکل تھے حیات ہوئی جو مکان میں قدر احتیاج سے زیادہ ہوتا تھا سببوں پر تقسیم کرتے  
 حتیٰ کہ بانی و موقوفہ ہی اوس سہرہ رکھتے کہ جعفر نماز کو تہجد کے کفاف کرے اور اغنیاء کو مجلس میں اپنی  
 راہ نہ دیتے تھے ممکن تھا بجا برہانپور ہی قاضی نصیر الدین رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ صاحب فضل  
 عصر تھے جو مدت طبع میں کمال تباہ و سالیں جس مقدمہ میں کہ داخل کرتے تھے جلد ہو پختہ ہوتے مطابقت  
 کے جیپ کرتے تھے جو جس بنا کرتے تھے لکھا ہے کہ ہر مجلس میں قاضی شیخ علیم اللہ سے کہ وہ  
 اعلم العالما اسی عصر کے تھے اور حاضر آگے ہوتے تھے جب اتفاق مباحثہ اور مذاکرہ کا ہوا اکثر اوقات



یہ غالب ہے چونکہ قاضی صاحب حدیث کو ترجیح قیاس پر دیتے تھے بلکہ فحوا کلام سے اپنے انکار قیاس کا  
 پایا جاتا تھا اور حدیث علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل کو موضوع کہتے تھے شیخ علم اللہ باوجود دعویٰ کے  
 فتویٰ آپ کے مارنے اور جلادین کا لکھا اور حضرت ابراہیم سو احمد فضل اللہ اور شیخ عبد الحسیب نے اس کے نسب میں  
 کر دین لیکن تا مل ان پر دو بزرگوار کے محضر سید انہیں آیا قاضی صاحب کو حضرت جان کی نہ پہنچی پس  
 اکبر آباد میں جا کر ملازمت اکبر بادشاہ کی وسیلہ سے آصفیہ کے حاصل کی بعد چندے برہان پور میں آکر  
 بقید عمر کو صرف کیا اس کے ایک روز کے بعد انتقال گئے ۴ حضرت سین غریب نواز علیہ الرحمہ کلبیان  
 واضح ہو کہ سید سین غریب نواز <sup>دلی</sup> دراز دین اولیاد مسافرین میں کیا دھرم شجیت ہے بس  
 عظیم القدر عالمی مرتبہ ہندوستان طرف ان کے رجوع تین لاک سے بھی مرید زیادہ اس احسن ہے  
 اور بہت انہیں سے در ولایت سے نفیض اور کامیاب قاضی رہیں گے آپ اولاد صحیح النسل حضرت  
 عزت الصداقی محبوب جانی رضی اللہ عنہ بنے ایک نور علیہ السلام محی الدین کو عالم رویا میں حضرت محبوب  
 سبحان رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ بابوش رہو تم کو غریب حق کا فرزند دلی کامل بخشیا کہ  
 عالم کو راہ حق پر دلالت کرے سلام محی الدین جب بیدار ہوئے شکر خدا کا بجالایا اور منتظر ہے  
 کہ بعد چندے آپ تولد ہو لیکن بعضی اعضاء میں مولود مسعود جب استخوان بنائے بہت ملول ہوئے  
 چونکہ ستارہ عظمت و جلال کا جبین نور آگین سے ان کے چمکتا تھا حضور میں آثار رشد و فرائد کے واضح  
 و واضح ہو ایک عالم عظیم ہستائے فیض شان مطاف جہان و جہانیا کا ہو اکتے میں فتوح انگی اس  
 حد کو پہنچی تھی کہ جلد حضار مجلس کو آب طعام پہنچاتا تھا انیس بار کچھڑی مچولی اور ہوا سے  
 اطمینان و انضافات اور نیازات کے تیار ہوتے تھے عجب طرح کی برکت تھی کوئی ہو کا نہ جانتا تھا

سوا اسکے کوئی محتاج پختہ اور بہت کم غالی نہ پڑتا اور سپاہی سا فوہ پر رو کر اسے سعی و سفارش  
 کلمہ الخیر سے محروم نہ رہتے تھے کشف باطن اور صفائی قلب سے علوم و تدوین الہی کمال کہتے تھے  
 اصغیر و فرہان مرید پونا و مالوہ و گجرات وغیرہ کے مطیع و منقاد اور سرشتہ رسل و رسل کا  
 رکھتے تھے انامیان ہندو دکن اعلیٰ دینی تمام و آہستہ اعتقاد سے سلسلہ مریدی اور خلفائیکہ جلد سے  
 واسطے ہو کر ابوسعید الفتح بعد اسی حضرت عوث الصدیقی رضی اللہ عنہ کو پہنچائی انکو ایک ہی  
 فرزند تھے مدد بادشاہ نام و بارہ برس کے سنہین لاؤ لہذا کئے اور وجہ انتقال کی موزوں ہو  
 لکھی ہے کہ مدد بادشاہ جبکہ وہ عید رضا سے درجہ ولایت کا پہنچتے عالم خود و سالکین نظر آوار  
 و کرامات کے ہوئے اس واسطے حضرت نے سچا نام کہ ووزندہ رہیں پس بعد وفات حضرت کے بیانی  
 انکے سیدہ اللہ عرف شاہ ڈولہ بن سید غلام محی الدین جانشین ہوئے وفات جناب کا  
 متحقق ہوا ماہ ربیع الثانی عصر میں نواب صفیہ بیاد رطاب شہزادہ کے جہان فائیکو بدو دیا  
 راہی عالم بقا کے ہوئے زمانہ جناب سلطان العارض برٹان الکاشین مادی این تین سیدہ  
 بن سید غلام محی الدین شیر سوار بن سید عبد اللہ قادری بن سید عبد الرحیم قادری بغدادی  
 شاہ ابوالحسن در بن ابن سید شاہ عبد الرؤف جرجانی ابن سید صفی اللہ قادری ابن سید خالد بن  
 ابن سید شاہ ابوالحسن مدنی ابن سید علی شاہ قادری ابن سید احمد مددی زندہ دل بن سید اسم  
 ابن سید ایضاً قادری ابن سید محی الدین ابی نصر قادری ابن شاہ عبد الرزاق قادری ابن حضرت  
 صمدانی محبوبی رضی اللہ عنہ ابن سید ایضاً بنگالی دو بن سید عبد الجلیل کھیری رائد بن سید محمد  
 بن سید اود بن سید محمد سہی بن عبد اللہ بن سید موسیٰ الحجون بن عبد اللہ محضی بن حسن المثنی

بن حضرت ابی موسیٰ بن امام ابی محمد نا حسن رضی اللہ عنہ بن حضرت ابی موسیٰ بن امام ابی محمد نا حسن رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بن عبد بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف سیدہ اللہ عرف

دولہن علیہ الرحمہ کا بیان ہے آپ بعد انتقال برادر کے جانشین ہو مدت تک ہدایت کی آخر کار بغوی

کلی نفس فی القیۃ الموت خرامان جنت المادوی کے ہوئے تاریخ وفات نامعلوم شاہ عبد اللہ بن

اللہ عرف شاہ دولہن رحمہما اللہ کا بیان ہے جب آپ جہان خلا قبلہ گاہ ہو مصر و ہدایت خلق اللہ

ہو ایک چارمید و معقدہ لکھا تھا تصرفات و حیرت آمیز آپ کے مشہور عالم ہیں اور جو ان عنایت ہی

اس قدر وسیع تھا کہ کوئی حاضر مجلس محروم اکل و شراب نہ تھا تا جب کہین سوار ہو پتہ

نعر او انعام ہر گاہ کہ آپ ہوتے تھے اور بیعتی اور حلی اخلاق اور صلاحیت مزاج میں

شہرہ آفاق کہتے ہیں ایک بار تشریف فرما ملک تنگ ہو کر حبیب ابی غفر اناب میر نظام علی بن ابی

منصور ملاقات مل کی ایک شخص کی رہائش کر کے مرثیہ از محمدی کو پہنچایا باوجودیکہ وہ عالیجاہ

راستہ رہے آپ اس نواحین پر چلے بغیر اوٹے اور طرف مذربا کے چلے گئے اور جو چند زمین

فرمایا پسندیدہ حضرت اللہ کا بیان ہے آپ دوسرے فرزند شاہ دولہن کے ہیں صلح اور تقویٰ سے

ارستہ اور زبرد و دروغ سے پیرا یا میں برس سن میں حسن ظاہری میں چہرہ ایسا سادہ کمال حیات

و بلاحت کے سوز و مانا ہوا سنہ ۱۲۲۰ اکبر اردو سو برس بچہ میں قصہ نذر بار سے وارد ایچہ ہو دیا

سے ہوا میردن کو کر کہ عنایت کو طرف حیدر آباد و معطف فرمایا مغلیہ میں مرد عاشق و دہار

فیض انار کے اغوار و اکرام حویلی میں بدیع اللہ خان جو مغلیہ میں واقع ہی لا اوتار تمام خلفائے عمائد

کمال ہم پہنچا استاذ انکار مطاع عالم و عالیاں کا جو اندک مدت میں فتوح ہزار مار و بی کی خصوص

طرف سے بلکے محلات حضور کے محل ہوئی چھ شنبہ طرفہ اردام خلق کا ہوتا تھا مثل عرس در کاموں کے  
 رقص و ال جج ہوتے تھے کچاں سے یک سیاہی راضی کہ سکندر جاہ بناد عطر اسہ مرقدہ و اطلالان  
 شریف لاکہ ہمیشہ رہنے کو حیدر آباد میں ملالہ تمام فرمایا اپنے عذر پیش کیا اور ساتھ حصول مقام  
 کامرانی کے مرضی ہو من بعد اکثر امر پر مجب ہو لیکن اپنے قبول کیا ہزار دن مرید تھے اور غنیمت  
 سفر آخرت کے ہو گئے کرشمہ و کرتا مانگے جاری ہو ناگاہ مستامیوں تاریخ ۱۲۲۶ بارہ سو  
 چیس میں کوچ طرف وطن کے فرمایا اور بعد دو سال کے ۱۲۲۹ بارہ سو اسی میں رخصت فرما اور  
 قبہ نذر بار میں مدفون ہو نسب نامہ ایچا سید جی صاحب بن عبداللہ صاحب بن عبداللہ  
 برادر حضرت تیسین غریب نواز بن سید علام محی الدین قدس سرہم چوٹھا قطب  
 بعض اولیا صوبہ ہار کے بیان کہ رحمن شاہ دولہ قدس سرہ کا بیان کہ آپ  
 بلدہ الیچوڑ میں صاحب کشف و کرامات ہیں عرس جناح اردام کثیر سے ماہ ربیع الاول میں  
 ہوتا ہی لطف و تماشا کے چیراغان عرس شریف کا مشہور چوٹھا قبل گاہ نے مراسم کے بھی وہیں  
 ۱۲۴۳ بارہ سو ترالیس میں انتقال کیا یہی مزار انکا بھی صحن میں درگاہ فلک شہادہ جناح  
 قطب جلیل شاہ اسماعیل محمد ملانی صاحب قدس سرہ کا بیان کہ قبہ پاتہر میں درگاہ شریف انکی  
 زیارت گاہ وضع شریف کی ہے آپ بید میں شریف فرماتے عبادت الہ ایکویت مجب ہو کر وہاں  
 طلب کیا رونق افزا ہو پاتہر میں رکھا وظیفہ اور یومیہ مقرر کیا دعا انکی عبادت نظام شاہ  
 غالب آیا اور جب مظفر و منصور ہوا اعتقاد کمال حاصل کیا نقل کی کہ آپ حسب معمول عید کے دن نماز  
 کو قبہ نہ کوڑ کی جلورین ہو یکایک بابا بنگالی نام مجذوب کے ساتھ کشف و کرتا مشہور

وہ بھی ہے اور سجادہ برکات اوشاکر کنارے والی جانب دیکھ کر آئے اور آئے ہو کر کیا ہے  
 بخالی یہ حال دیکھ خلافت کو تم قہار زیادہ ہو آپ جس وجہ و حال جس حال ذی اہل حافظہ  
 مع ہفت قرارت و وعدہ روایت خوش الحان مودود تھے مشرع متوہج قریب بقال انکروز  
 پست غلام کا اوشاکر ایکجا پر کہے اور کیا کہ یہ جاگیری قبر کی ہی ایسا ہی ہوا بعد چند رمضان کا  
 چاند دیکھا جو گنگہ قہر مہسوی کو آئے فرمایا کہ یہ وداع آخری ہی اور یہ روزہ و نماز و تراویح  
 اس وقت آپ صحیح المزاج تھے حتیٰ کہ ختم کلام شریف کیا پس اسی ماہ میں تبرہ میں مضافاً  
 رحلت کی عمر معلوم ہوئی مگر سن کہول کو پہنچے تھے و یا پانچواں قطب و بعض نے چھواں  
 کے بیان میں و سلطان المہاجر سیّدہ خلیل اللہ جہتی بت سکن رحمہ اللہ کا بیان ہے  
 خلف سیّدہ نعمت ولی کرمانیکہ میں جہانگیر فرشتہ لکھنوی کے جب سلطان احمد شاہ بہمنی سب  
 دہر اس فریاد شاہ برادر اپنے آوارہ کوہ و درخت کا تاج بچہ ہنس کے اونہیں ایام میں خواب  
 کہ ایک فقیر تاج و آوازہ ترکی ہاتھ میں لئے ہوئے آئے ہیں اور کہتے ہیں سلطنت تجھے مبارک نعمت  
 دی کرمانی تاج پہنچا دی اور مردہ سلطنت کا ریاضی خیر جب سلطان موصوفت تخت دکن پر کام وادھا  
 خواجہ بہنواری جہنی سے بہت ارادت رکھتا تھا نوز سفر ہر امن تہادت تین برس تک اوسی  
 طرف رہا اس عرصہ میں ارتحال اُن سید بزرگوار کا عرصہ ظہور میں آیا بہت ملول و محزون ہوا اور  
 افسوس کے میں توجہ طرف حیف دنیا کے رہا اور ارادہ سے اسے سید بزرگوار کے محروم اب  
 کامل کہان پاؤ گناہ مغمور گاہ نے عرض کی کہ اندون میں سیّدہ نعمت اللہ ولی کرمانی ولی کامل  
 بن طلب کیا جائے جب درخواست کئے آئے نہ آئے مگر تاج و آوازہ ترکی ملا قطب الدین کے حوالے

اور کیا کہ یہ امانت سلطان احمد شاہ کی ہی سکو پہنچا دو جب بیان آئے اس وقت بادشاہ ایک سے  
 چوترہ پر بیٹھا ہوا محلہ سواروں کا دیکھ رہا تھا جو بین نظر سلطان کی درویش پریری ملک التجار سے  
 یہ فقیر جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اگر تاج دوازده تری او کے پاس ہی پیش کیے ہی اس شایعہ فرزند  
 آیا سلام کیا اور کیا کہ تعجب میں کیا ہو میں وہی درویش ہوں جو عالم رویا میں آتے دیکھا تھا اور وہ  
 سلطنت کا سنا اور تاج و سرکہ نعمت اللہ دلی کا ہمارا رکھتا ہوں ضد و قین حاضر ہوا  
 چوترہ پر سے کودا فتنوس ہوتا تاج لیا چونکہ نعمت اللہ دلی نے اپنے ماتہ سے نامہ میں خطاب  
 اسلاطین شہا الدین سلطان احمد شاہ دلی ہنمینی لکھا تھا حکم فرمایا کہ بالا و منبر اور فرامین کے ہی  
 عبارت نام لکھا اور پیر تارین پر اوسے سال ارسال دلا احمد کی التماس کی چونکہ سوا ایک فرزند  
 شہید خلیل اللہ کے آپکو دوسرے تھے جدا کیوں انکی شاق جانکر مرزا ضیاء الدین نور اللہ بن شاہ  
 خلیل اللہ پوتے کو روانہ دکن فرمایا جب وہ اگر کنار پر باجری نہی کے اوپر بادشاہ جمع شاہزادہ  
 بہمنہ اجا کر شہر احمد آباد سید رہن لایا اور چہان کہ ملاقات ہوئی تھی ایک قریبہ مع ایک مہی بنا کر کے  
 نعمت آباد نام اوس قریبہ کا رکھا اور نور اللہ صاحب کو بیٹی اپنی دیکر داماد کیا اور جو نعمت اللہ دلی کے  
 جیسے لڑکے آتے سو جو پس چہرین قصبہ ٹامان میں درویش حیات کی خدا کو سونا شاہ خلیل  
 بھی ہمراہ محمد دم زادہ اپنے شاہ حبیب غازی اور شاہ حبیب ثانی وارد دکن ہوئے عجب داد  
 کہ اسی روز نور اللہ صاحب نے انتقال فرمایا بادشاہ نابرجہ و تکفین باپ شہر کے آیا اور خلیل  
 صاحب کو اعزاز دکر ام سے ہمراہ شہرین لایا مرید ہوا خلا پائی شاہ حبیب اللہ کو دامادی اپنی  
 اور حبیب اللہ کو دامادی سے شاہزادہ علاء الدین کے تختی فرمایا جا تا تھا کہ جائیداد اسطے صرف

شاہ خلیل اللہ کے مقرر کرائے قبول کیا سلطان نے جو نیر سے عقلاء عصر کی قصبہ سبزم مع مضافات  
 انعام میں تقرر فرمایا بدلیل اس لفظ کا ثابت ہو کہ وہ انعام نہ بلکہ ایک زمینداری دہان کی  
 تصرف میں اولاد ان سید بزرگوار کے باقی رہی اور جہاں تاریخ فرشتہ لکھا ہے کہ شاہ خلیل اللہ انعام و  
 فراوان سے کامیاب ہو کر تقضی المرام روانہ وطن مالوف ہو اور بعض ہر ایوں نے توفیق حاصل کی  
 شاہی نہیں فوت ہوئے مگر منشی جی قادر خان صاحب کہتے ہیں کہ سواد دکن ہی میں  
 رہے اور یہیں سے جو بیویوں کے ساتھ فلان طرف عالم قدس کی رحلت کی درگاہ ایک  
 شہر قریب ایک کوس پر رسید واقع ہوئے سپر گنبد بنا ہوا ہے اور ایک چوکندہ کی شاہ روضہ  
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبنی ہوئی ہے سلطان علاء الدین نے اپنے تمام  
 بیویاں نسب شدہ خلیل اللہ حسینی سے نور اللہ بن نعمت بن بریجہ اللہ پر چند و خط  
 امام زین العابدین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہنچائی اور جو پیری مرید کا جو حسن  
 امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و اعظم السلاطین شہاب الدین احمد شاہ ولی ہنری مرحوم مغفور کا بیان  
 ہے کہ کتاب لکھا ہے اگرچہ سلطان ظاہر بن سلطان جامع مالک دکن کا تھا لیکن در باطن مرتبہ سے ولایت کے  
 کامیاب وجود اس تمام مکتب شاہی اور شوکت جہاں لکھا ہے کہ دو شانہ معاش وجہ حلال  
 سلطان کا کاتب پر نہ نقل مشہور ہے کہ ایک دن ایک فقیر آیا اور کہا کہ سلطان کا طعام خواہ  
 کہتا ہوں بادشاہ نے فرمایا کہ ہر روز مبلغ میں مہر کئی ہزار آدمی رنگ رنگ کی نعمت سے  
 پہنچے ہیں تجھے بھی پروا لگی ہے جا اور اپنا مدعا یا جسم کا طعام تو جا ہیگا خواں سالار بادشاہی  
 دہلیا کر دینا کہا نہیں اب جو کیا ہے میں آج مجھے اس میں سے دلوانا جام تسمیرہ البیڑ ہو

ناجا سلطان اوشا اور شکوی والا میں جا کر ادبی پروٹی جو کی اور سو کہا ساک اس پر کہ کبر جو ادبی  
 فقیر متوجہ رہے جو اور کیا یا و پس کیا بادشاہ پوچھا کہ سائین جی خاصہ کہاے کیا بادشاہ نے  
 جو بیکو بھو یا کوئی کیا لکھا بادشاہ فرمایا نفس مارہ تیرا بھی لگ تھکشی ہی اور بطن میں روانہ کیا  
 اور الوان نعمت کا مختار فرمایا جو یہ چاہے اسے دلوا دیا کرو مرید شہادہ خلیل اللہ شہر شکن  
 تیا خلا اور اجازت اُن جناب سے پائی تھی ساری عمر میں سو ایک خاتون کے وہ بی بی مادر سلطان  
 علاء الدین کی تھی دوسری عورت کو زہن کیا اٹھائیسویں ماہ جب <sup>۸۵۹</sup> شہر سوار تیس ہجری میں  
 گذر آگئے سلطان کا شہر ویرہ بدہ سید کے ایک کوس کے فاصلہ پر اور مرشد کا روضہ بھی وہیں پر  
 زب سلطان کا بہرام کو پہونچائی اور بہرام نسل کیانی ہی اور شجرہ سلطان کا جو گندہ میں بخت طلا  
 لکھا ہی اس طرح کہ سلطان احمد شاہ ولی الہی مرید اور خلیفہ شہادہ خلیل اللہ کا اور  
 شہید اللہ بن نعمت اللہ ولی کے اور وہ مرید شیخ الشیوخ عبداللہ یا فعی کے پیر پانچ واسطہ ہو کر  
 شیخ احمد غزالی پس چہ واسطہ ہو کر خواجہ حبیبہ بعد ادبی پس سی سقلی پس خواجہ شہر و کرخی پس  
 داؤد طائی پس خواجہ حبیب عجی پس خواجہ حسن بھری پس امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی <sup>۸۵۹</sup> السیادات حنیف صاحب رحمۃ اللہ کا تیار آپ یہ صحیح  
 ہیں طفلی سے طفلی اور سایہ مکرمت میں خواجہ سعد دیک مرشد کرہ کرکات حاصل کئے اور شہادت  
 وراثت کے بلکہ محمد آباد بیدین اگر ساکن ہو سلطان احمد شاہ ولی دکنی آپ سے سلوک عقدہ رکھتا  
 نہ تین آیا کرتا یا آپ ہی اکثر اوقات سلطان کے گہرایا کرتے تھے اسی برس کی عمر میں اجل طبعی سے  
 بند ہوئے ورنہ خنبہ شہ ۹۷۰ نو سو ایک ہجری میں حلت فرما <sup>۸۵۹</sup> ابو الفیض سید من اللہ حسینی بن سید اصغر



بن اصغر سید بندہ نورانیؑ سرکہ کا بیٹا ۹ واضح ہو کہ شاہ من اللہ حسینیؑ آپ بخون فرزند محبت  
 اصغر حسینی عرف لہر احساہیں پیدا و خلیفہ پد ریز گوار کرتے اور عید خود سالی سے متابعت سید ندیم اللہ  
 برادر بزرگ کی کیا کرتے تھے پوری مدت میں علوم ظاہری اور باطنی سے ماہر ہو گئے ہیں کہ آپ اس طلب  
 خلا و نعمت باطنی کے منت بیانی کی مثل بندہ کا نہ عقیدت شریعت زیادہ حد سے کرتے تھے یا نہ کہ جب  
 بیانی حیرہ میں شغول یا خدا کے ہوتے تمام شوق و ارہ پر چوہہ کھڑے رہتے اور وقت حاجت کے اشیاء  
 ضروری یا محتاج حاضر کرتے تھے ایک مدت اسطرح گزری ایک دن سوا میں شاہ ندیم اللہ کی پیادہ  
 جاتے تھے کاٹنا کھ پائیں یہاں جب کہ پشت پاسے نکل آیا شاہ ندیم اللہ نے سنکر پلنگ اور چادر اور  
 اپنا واسطی استراحت کے بچوائے آپ پاس اس کے پلنگ و فرش سر پر اٹھا کر نام لیکھا وں پر  
 رہے اور پان کا اوکال منہ کا جو رخ پر باندھے کبھی بچوایا تاکہ گئے سید ندیم اللہ کو سنکر رحم آیا  
 فرمایا کہ بابا من اللہ تمام نعمت تو لینے چاہتا ہی اور کچھ بھی واسطی میری اولاد نہیں چھوڑتا پس فرمایا کہ  
 میں نے تمام نعمت تجھی کو دیا صلا عطا کی ان آواں میں سلطان علاء الدین بہمنی بن احمد ولی بہمنی کہ مرید  
 ندیم اللہ حسینی کا تاملہ سید من حضرت کو طلب کیا اپنے عزیز ملایا کہ اسے دنیا اگر دینہ بجنم زحمت  
 میں سنبھالےم حتا توکل پائی خوشی، جب اللہ سے گذرا من اللہ حسینی کو مع متعلقان روانہ کیا فرمایا  
 میری جائے تصور کرد سلطان نے استقبال کیا لایا ایک مکان میں رکھا چند ہاتھ واسطی مصارف  
 انعام کئے اکثر اوقات خدمت میں آیا کرتا کرتا تھا آپ دوبار واسطی عبادت کے چار میں سلطان کی دربار  
 شریف لائے دفع اول موضع زرنال واسطی مصارف کے انعام پایا بار دیگر خلعے زر نقد سلطان  
 کیا گئے ہیں جب ندیم اللہ حسینی عرف قبول اللہ حسینی سولہویں ربیع الثانی کو ۸۵۲ھ آہ سو باوین

خزان عالم قدس کے ہوئے برہنہ اپنے انکے سید محمد صغیر عرف بیان پٹنہ واسطے خلافت و سجادہ  
 نشینی کے خدیتین علم بزرگوار کے محمد بابا دبیر کو آئے جتیب بدہ کے عید گاہ پر آکر اوسے حضرت  
 من اللہ حسینی استقبال کو عید گاہ تک لائے اور برابر زادہ کو ساتھ لئے ہوئے وہاں حضور سلطان  
 کے آئے عند الملاقات حضرت چاہی سلطان نے قبول کیا پس فرض ہو کر گلہ گر کو تشہیف ارزا  
 رکھے بعد زیارت ہم کہ سید محمد صغیر کو مرید اور خلیفہ کر کے سجادہ نشین و ماخا فرمایا پھر  
 مراجعت کر کے دبیر کو چلے آئے آب کشف و کرامات میں یکائے عصر تھے ایک دوز و دہشتین  
 ایک اہل قرابت سے اُن سے چھے فرزند سید احمد اور سید کلثوم اللہ اور سید گدائی اور سید  
 کرامت اللہ اور سید محمد اور سید کلان اور دوسرے یازن منکوحہ سمات بی بی نعمت ثبت  
 خواجہ جہان گادان المسمی خواجہ محمود وزیر اعظم سلطان علاء الدین اُن سے ایک فرزند  
 شمشیر اللہ اور شمشیر اللہ کو ایک فرزند سید بن العابدین وہ لادلوخت ہوئے پس  
 دختر سے خواجہ جہان کی اولاد نہ رہی اور چونکہ خواجہ جہان کو سوا ایک دختر کے کوئی فرزند نہ  
 رہا نسل خواجہ جہان کی قطع ہوئی اور سید من اللہ حسینی کی چھٹی بی بی الاول اللہ سے ہوئی تھی  
 ہوئی تھی پھر حضور کا لکھی کی سمت تین شرق و جنوب متصل حصار قلعبیدہ کے بی بی خدیجہ فرزند کے ایک شاہ  
 حسینی نام سجادہ پر تولیت درگاہ کے قائم ہوئے اوہیں ایک فرزند ابو الحسن آدم الفقہ نام ابو الحسن کے  
 ایک فرزند شاہ ابو اللہ پیر شاہ عبد بن اللہ کو تین فرزند اول سید عبد القادر عرف سید بیان جہا  
 دوم علی قلی ثانی سوم کرم اللہ اب اللہ سید عبد القادر کی سجادہ پر درگاہ کے جمال ہوئے  
 اولاد شاہ علی کی قصہ کو میرین مرغ نشین چار بابا بش اور شاہ کرم اللہ جہا کی اولاد کا حال کچھ

صاحب کتاب نے لکھا نا معلوم : شاہ راجہ جہان شاہ کا بیان : نام صلی علیہ الصلوٰۃ و الفاضل اچا  
 مشہور اچساکن گلبرگہ شریف والدہ برگوار اور برادر نامہ دار ایک کٹر سلاطین بہمنیہ میں تعلق جانی  
 سے مامور تھے بعد کے آپ ہی علقہ موروثی پر کام وارسے فراہم فرور شاہ بہمنی کے رشہ تمام کے  
 عام فاضل متبحر مرتبہ امارت میں اوقات گرامی غت سے بسر کیا تھے جب خواجہ بندہ نواز حسینی  
 رونق افروز آئے تو سلطان نے آپ کو مع خواجہ احمد دبیر یعنی منشی سرکار واسطے وارقت  
 و اخلاق اور علوم ظاہری و باطنی کے پیشوار و انہ کیا اول ملاقات میں بر محبت کی دلکشی  
 کی جب تک حال پنے میں مشاہدہ کیا دو نوجوان انکھوین دیکھا ہی دیکھ فوراً برادر برگوار  
 عہدہ سے اپنے دست بردار اور دولت مریدی سے کامیاب ہو کر سلطان کو عرضی کی کہ ہم  
 قسمت ازلی اور بخت ہمایون لم یزلی کے احراز شرف ارادت و خاد بندگی مخدوم صاحب کا  
 اختیار کیا ہی و اسکی تعلقات و دیوی کی منظور بنیں طلب کیا عہدہ ہمارا حکو ماہیں رحمت  
 سیر محمد بن لکھا ہی کہ حضرت خواجہ بندہ نواز نے وقت اخیر تیرہ آدمیوں کو شرف خلافت  
 شرف فرمایا ایک ایسے فاضل اچا صاحب ہیں کہ آپ نے ۸۲۵ھ آئے ہو چکیں جو بہمنی مرتبہ خلافت  
 کا حاصل کیا وقت انتقال حضرت کے شریک تجیز و تکفین ہئے بعد چند عراق سے مرشد کے  
 مضطرب ہو کر گلبرگہ سے جلا رہے نقل مکان کا فرمایا سبب و فرشتہ تاق سلطان احمد  
 بہمنی کے بلکہ سید مرین تشریف فرما ہو و مان سکونت اختیار کی سلطان اکثر خدمت میں  
 آیا کرنا بتا بعد احمد شاہ کے علاو الدین شاہین پدرو اس سلطان نے یہ دستور باپ کے  
 سلسلہ ملاقات کا جاری رکھا اور جب سید من احمد حسینی بن سید محمد صغیر بن بندگی مخدوم



اور تھانہ میں اسے اعلا علی خطاب کیا سا پر دم درگاہ سے تھار اور منصب والا سے  
 جملہ ملک سے یہ یہاں ہو چو کہ خدمت تاشا بستہ اور ترزوات نمایان اور سلطنت کے ادا کئے  
 عصر میں اپنے سلطان محمد شاہ لشکری پہنچنے کے چند منصب ادا کر کے مخاطب خانچان کیا  
 اور القاب عیس کریم مسند عظیم ہمایون اعظم صا قلم مخدوم جانیان محمد سلطان صفحہ  
 شامیر الامرا ملک یاب خواجہ عماد الدین محمود مخاطب خواجہ چانکاوان قرار پایا دہلی  
 موار شغل و تمام قسم سے اپنے شرف نامہ و ادعی خاص اپنی ذات کے اور دس ہزار دوسری  
 یکہ نامہ یاد روزگار طرف سے بادشاہ کے ہمراہ تھے مولد آچاکاوان اعمال سے گیلان کے حکمران  
 اقائم سبعین ساتھ افطاکاوان کے ایک دن قصر پر قلعہ محمد آباد کے مجلس میں محمد شاہ لشکری  
 بیٹھے تھے یکایک پنجے سے محل کے ایکادہ گاؤں نے فریاد کی کہ سونے حصار مجلس سے کیا ای صفحہ  
 شامیر بادہ گاؤں کا کتبی ہی آئے کیا وہ کتبی ہی کی ای محمود گاؤں تو جس سے میری یکہ میں مجلس  
 کہ آ رہا ہے سلطان محمد شاہ کو یکہ بنات پسند آیا قلعہ مار کر بنا ہر چند کہ آپ بھی شریک مجلس بنا  
 اس وجہ سے ملکہ زبا ایک بہت تعریف کی اور شکر خدا کا بجالایا اور ایسا فرمایا کہ مجھے سلاطین  
 ماضیہ پر نخر ہے کہ ایسا خواجہ بندہ میرا ہی کی یہ دولت کیاں رکھتے تھے اوسے آواں میں سلطان  
 حسین مرزا بادشاہ دارالملك برات کا سید کاظمی کو بھجوا کر عماد الدین محمود خواجہ کو طلب کیا  
 چونکہ بادشاہ رخصت ہندی پر چلے آئے کاظمی کو مع تحف و ہدیہ باروانہ کر کے عرضہ مخدوم کا  
 لکھا اور سلطان کے الطاف پر درشن کا غیر کیا صفت سخاوت کی ذات میں خواجہ کی بھر پوری لکھا  
 کہ کوئی بلکہ کوئی قریہ رنج مسکون کا باقی نہ رہا کہ انعام خواجہ اہل کو دمان کے نہ ہو چکا ہو ساتھ

کمال حسن خلق کے مردم روزگار سے زندگانی کرتے رہے اور نہایت شگفتگی خاطر سے سلوک ہوتا تھا  
 خواجہ کا تہا آنا رحیلہ اوراد صاحبیدہ خواجہ کے دکن میں بہت ہیں از انجلہ قمرہ کی بلدہ بید  
 کہ رہنا تقبل نہ تاریخ او کی ہی انواع علوم عقلی نقلی خصوصاً ریاضی و سوقت موافق ادب سوا  
 اسکے نظم و نثر شعر گوئی نشان پر داری سیاق و سباق حساب انہیں نے نظیر و انباز روزگار اپنے  
 تہ خط سیاق خوب لکھ جاتے تھے رسالہ روضۃ الانشا اور دیوان اشعار الکیا ہی کے موجود  
 بعض بعض کی مکرراً قلم نہ نہیں دیکھا ہمیشہ افاضل عصر کو خراسان و عراق کے تحفے ہوتے  
 پہنچا رہے اور سلاطین خراسانی غایانہ الطاسے یاد کرتے تھے اور مولانا عبد الرحمن جامی  
 بیشتر کتابت پہنچا کر اظہار نیاز کرتے رہے مولانا ہی موصوف ہی وجہ اخلاط و انکیا کرتے  
 بلکہ حضرت جامی نے ایک قصیدہ بھی نام سے خواجہ کے الکیا ہی آخر کار فتور سے مفسر ہون کے کہ وہ لوگ  
 کاغذ بہری خواجہ کا پہنچا موافقت رائی اور ایک حضرت منیر شاہ کے گذرانا پس ناہتہ سے  
 سلطان محمد شاہ لشکری کے مقبول ہو شہادت خواجہ کی مقامات اجندی پر پانچویں صفحہ  
 آئندہ سو چھپاسی میں ہوئی ہی لاس کو دمان لاکر بنو برویہ بید کے پر و فتح دروازہ میں  
 تالاب کی کہ بنا کیا ہو خواجہ کا ہی دفن کیا گنبد عظیم تعین ہوئی تھی کسٹو عصر میں علی برید کو ڈالی  
 رفقہا چہ ترہ پر قبہ واقع ہے مدت عمر آئندہ سال سے سال فرتش کر کے پس بگوئے بگنہ محمود  
 شہد شاہ فتح اللہ صاحب مقبول اللہ رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ باشندہ ملتان کے ہیں  
 میں سلطان علاء الدین بہمنی کے مع فرزند شیخ ابراہیم وطن مالوف سے اپنے روانہ ہو کر شہر  
 میں تشریف لائے چونکہ مس تہ تین برس بعد انتقال فرمایا پس بالالکات پر پانچا سن ایک

وضع میں ان مدفون ہوئے حضرت معانی صاحب الموم شیخ ابراہیم علیہ الرحمہ ولد شاہ فتح اللہ  
 صاحب موم کا بیٹا آپ نسبت پر پیر کار علامہ و دیگر کار بھی عالم تبحر فاضل حمید انواع و مقام  
 معلوم میں یکائے عصر بعد انتقال والد بزرگوار کے عسبیت معاش رہنے سے دکن کے برداشتہ خاطر ہو کر  
 بھاجپور میں سلطان فرمایا کہ اگر کچھ کفاف مقرر ہو تو رہنا فقیر کا اس مملکت میں ہو سکتا ہے ورنہ  
 مسافرت اختیار کرنا ہوں کہ سوا مع احوال تک پہنچا یا جو ایک زمانہ معتد بہ بیت و عمل میں گذرا  
 و فقہاء جو دین جامع مسجد پر قلعہ ارک کے کہ اس دربار عام تو رہا تھا ایک نسخہ تالیف کیا ہوا اپنا  
 ہونچے آئے نہ دیوید ہوا شاہ قدردان ملاحظہ کر کے پسند فرمایا اور اس کا کمالی حق جو ایک خطبہ  
 کر کے آؤ شیخ ابراہیم رضی کی ایسی کہ بادشاہ و صوفیہ فارغ ہوں روات قلم کا غدر رحمت ہو  
 خطبہ تصنیف کر دیا ہی اور غور قید کتابت میں لاکر گد رانا علاو الدین کتا رجہ اس جیت بھی  
 عربی میں داخل خطبہ کے اس کے نامہ تار سخت نہادی بر خاک عاقبت خاک شدہ خلق  
 ہر و میکہ زندہ آئے اس وقت ترجمہ کر کے خط سلطان لایا شعر الذی لا یضع قد  
 علی الرحمہ حصار تو بامیر علیہ الاقدار سلطان بغایت خوش ہوا چاکا کا  
 فرمانے آئے و شد دربار کی رہنے بھی جیت علاو الدین ہو سلطان با تو سپہ اسکا جانشین ہوا  
 آپ صحت اسکی اجتناب کر کے خانہ نشین ہو جب وہ بھی ہو سلطان محمد شاہ شکر ہی سر پر  
 سلطنت پر بلوس فرمایا واسطے تربیت اپنے طلب فرمایا آئے اسے اور اس کے بھائی کو تربیت کیا  
 ایک دن قاضی کنیر لہ برگندہ میں ہو نزدیک شیخ ابراہیم کے آیا اور سہانہ کیا کہ قاضی القضاۃ  
 اس شخص کو تصدات موروئی سے تغیر کر کے یہ خدمت اپنے داماد کو دیاجی اگر آپ مجھے

اپنی میرا پر قائم کر جس نجات عظیم ہو گا اپنے قاضی مذکور کو اپنے مکان میں اتار دے جو کہ قاضی القضاۃ کے  
 جاکر سناؤں کی قاضی قضاۃ کے ہاں عرض کر کے مذکور کے دو بیگنے دوسرے قاضی کو دینا تو قاضی نے بیگنے  
 میں چرہ قبول کیا پھر دوبارہ بھی اسی تقریر ہوئی رہتے سوم پہ گئے اس دفعہ اور ایک امیر بھی قریب  
 سلطان سے ہمراہ تھے چار پر گئے دینا ہوں مگر داماد کو تو غیر کر نہیں سکتا البتہ غضب لیا کہ میں تین بار  
 کہا خاطر میں ہمارے نہیں آتا ہی سہی بعد اکتاہوں اور برہمت کی اسی شب سلطان کو خیال ہوا کہ  
 قصائد کا سرنگ ہے کسی مرد مہندین کو سپہ دیکھا جائے او خلعت لیا اس امر کا قاضی نے شیخ ابراہیم کے  
 زینت دینے تفویض کیا جائے علی الصبح وقت برآمد ہو کر طلب کیا لوگ ہو کر حلیہ بنوایا منظر تاج و حسن کے  
 کہ سلطان وقت برآمد ہوا بیت آدمی حاضر دربار ہو مجھ دوپہنچنے کے ماتہ پکر کر کیا کہ ایک تاج میں کہنا ہوں  
 بشرطیکہ آپ قبول کریں کہ آسمین تین فرخا یہ میں ایک تو خوشنودی خدا اور رسول پر ہی کی دوسرے  
 آرام و جنت خلق اللہ کی تیرا احسن آنگہ اور مجھے یہاں تک بچد ہو کہ شیخ سے عہد و پیمان میکر فرما  
 کہ تعلقہ قاضی القضاۃ کا قبول فرماتا اپنے ابا کیا سلطان نے کہا عہد ہو چکا میں اب کرنا عہد نہیں کیا  
 امر اکا ہم گراہ اسو حنی کے ہیں آپ نے قبول فرمایا بادہ آہستہ سند لکھو اگر میرے اپنی مرزبان فرما  
 اور شیخ صاحب کو دیکر شریف فرما محل ہمایوں کا پیشینے کہا کہ میں دیکھ قاضی کو لے کے خدا آیتا ہے التماس  
 کیا تاہم حضرت میرا دعوت کے آئے تعلقہ قاضی القضاۃ کا اس بندہ کو تفویض کیا قاضی کو لے کر طلب  
 کر کے اس وقت قضاۃ میں چرہ کی مرحمت کی انتقال آپ کا توین ماہ ربیع الثانی ۹۷۵ھ میں آہستہ  
 چوٹن میں ہو اسی حضرت قدوہ السالکین ربذہ العارفین جناب ربانی شیخ ملتانی شریف قادری  
 رحمۃ اللہ کا بیان ہے واضح ہو کہ بشارت آپ کے ولادت با سعادت کی حضور غوث صوفیاء محبوب سبحانی نے



عالم مثال بن شیخ ابراہیم نام قبل گاہ کو آپ کی یہی اس طرح کہ وہ جتنا ضعیف تھے عین  
 شیخ ابراہیم تین ایک فرزند ولی کامل ہو گا کہ فی الحقیقت وہ میرا فرزند ہے شیخ ابراہیم اول  
 فرزند ہوا احمد صاحب جوان ہوا قابلیت رکھتا تھا شیخ ابراہیم مولیٰ خاطر ہو پھر دوبارہ خواب ہوا  
 کیا دیکھتے ہیں کہ وہی خواب حضرت غوث صمدانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ وہ فرزند جو میں نے کہا  
 آپ جو دین آئیں گے وقت صبح اڑو آج اپنی استفسار کیا ایک انیس ظاہر کیا کہ بن حمل تین ہفتے کا  
 رکھتی ہوں آپ نے کہا اس کی حفاظت کر دے مولود مسعود ولی بارگاہ آلہ ہو گا دوسری زوجہ والدہ  
 احمد کی تین حد بلیگی چونکہ اس کو منظور ہوا تھا کہ کی طرح اسقاط اس شکم کا ہو جائے ایک دن  
 ماتہ غضب کا پیٹ پر اس زن عالمہ کے مارا معلوم ہوا کہ اس کے اسید در پیدا ہو کر میرا  
 شیخ ابراہیم اس سے خبردار ہو کر جو کیا در کم نہوتا آخر کار جیٹ دھو کر بانی مائیدہ الام  
 ہوا عبدایام محمود کے ۸۶۲ھ میں موافقت ہجری میں آپ تولد ہو محمد نام رکھا یہ لقب آقا شمس  
 الدافع شاہ دہلوی شریف القادری ہوا کیا کہ روز میلاد آپ کے شیخ ابراہیم کو غیب سے ندا  
 دی کہ اسی نعمت شادی کا سنائی دیا حیرت ہوئی کہ کیا ایک شخص نے آواز دی کہ اسی شیخ  
 رسول ہوئے میرے فرزند بلند مرتبہ کے ساکن عالم بالا کو خوشی ہوئی یہ آواز اس کی ہی  
 شیخ نے شکر خدا کا بجالایا نقل چونکہ ان روزوں خلق خدا اطمینان سے پائو شاہ کا لان بتی  
 شیخ ابراہیم سے استغاثہ کیا آپ نے اشارہ فرزند کی طرف کیا لکھا ہے کہ آپ اس وقت تین برس کے  
 گوارہ میں تھے تین مرتبہ یہ کلمہ ہایون مات ہایون مات فرمایا مجھ دایوان سے  
 سلطان کے غلام دیکھا کہ سلطان ہایون مو القتل بعد چند سے سانچہ گذشتہ کے ہنوز

آپ صغیر تھے کہ شیخ ابراہیم کو عالم طفولیت میں کوئی احوال پہنچا کر تھا تھا دفعتاً شیخ حسن  
 بگاریے آئے بہت لوگ براہ انکے تھے باہر بلدہ سید کاوترے آکھو بلوایا عظیم کریم کی اور  
 کہ عالم رویا میں سلطان الاولیاء غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے امر کیا ہے کہ ملیک شیخ محمد کے  
 وفات کی یہی وہ غم و الم میں ہے تم جاؤ اسکی تسلی کرو اسلئے میں آیا ہوں یہی مدد کیا نعمت ہے  
 ذخیرہ اندوز فرمایا اور روانہ ہو پھر موسم کہولت میں ایک رات خود آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
 عنہ کی صورت میں اگر مطلق اجازت ہی اور سائیدہ ارشاد ہدایت کے رہنمون فرمایا نقل بعض کے شیخ  
 و سہلوی دولت آبادی شادی آباد منڈو سے دو آباد کو اکوڑنا خلا کا درجہ خاص یعنی جتہ ملدوس  
 حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جو کرسی پر کسی دہن پہنچا تھا نہ وہ کہ شیخ کے بیٹے لایا اور ملدوس  
 لکھا تھا کہ یہ حضرت الیہ السلام ہیں روانہ کی یہی اللہ تعالیٰ مبارک و ساز دار کرے نقل سید محمد  
 جو نیو کی اپنے کو سید کا کہلاتے تھے خواجہ تاحال ایک کردہ آقا سے یہی کہتے کہ انکی قبول کیا ہے  
 کہ فرمایا یہ سچ ہی میں شہر سید رہیں آئے اور باہر شہر کے عید گاہ پر آئے چہ کہ انہیں  
 ملاقات کی یہی چونکہ اپنے تو قعات اختیار کی یہی قدم گوش غزلت سے میر نکیتے تھے پر جیافر زہد و نکو  
 روانہ کیا بعد ملاقات سید محمد نے جو سوال کیلئے جواب دیا یا ہر سخن میں کشف ہوا کہ سید محمد نے  
 آفرین کی اور کہ تم فرزند انکے اسقدر مرتبہ بزرگی پر ہو سچان اللہ والد ہمارا کہ جس پر تھیں کے  
 ہو گئے جب بعض ہو کر آئے شیخ بعد اللہ کے حاضر خدمت ہو کر پوچھا کہ سید محمد جو یہ وعود اپنے کو  
 کہتے ہیں یہ سچ ہیں یا دروغ اپنے اندر نہ مانہ فراموش کیا گیا نہیں گردن نکادی پس سر اٹھا کر فرمایا  
 قطب غوثیت ابد الیت اور تازہ و عجم ہمارا مل و مقاماتے لایت کے میں ایسی ہی مدیت بھی ایک

مقام اولیا و کامیابی سید محمد و قس پرین سکرین اپنے تئیں کہتے ہیں اس وجہ سے ہمدی ہوی ہمدی  
 موعود رضی اللہ عنہ نہیں نقل آئیں صاحبزادہ ارباب کشف یقین شیخ بدر الدین حمزہ بن  
 حضرت آئے دیکھا کہ آپ رو بفرمادے اور ایک عورت کہنے جا رہی تھی کہ میں  
 سچوہ داخل ہوں اور کدو سیاہی لیا کرتے اور قریب کرنا تہہ مارا وہ تو غائب ہو گئی مگر ایک  
 پارچہ کہنے جا رہا کہ اس کا آئینہ آیا شیخ بدر الدین حضرت سے پوچھا کہ یہ کاشا تہہ ہوا جو پیر  
 آئے فرمایا وہ دنیا کی تہی تھی مجھے قبول کرو اور آئینہ ریش مبارک پر کر لیا کہ کاشا تہہ پناہ اور سل  
 علی نبیاء علیہم السلام نے اس کو قبول کیا ہے بن توفیق سے جہان آفرین پر کر قبول کرو گا اور  
 فرمایا کہ جب زندہ ہوں میں اور وہ ایک جانو گے اور تین اس قدر چار چار دھڑلے روزگار  
 کافی ہے اس کے شیخ بدر الدین کو اس قدر فتوح اور اقتدار دنیا کا حاصل ہوا کہ لاکھوں ہون  
 شرف نازیک اور کس جس ہوا امیر بزرگ الی بدر اور قطب الملک والی ملک مقہ شیخ بدر الدین  
 تھے ہزاروں دیغوں دند کر رہے تھے اقتدار دنیا کا اور فرغت معاش کی بہت رکھتے تھے نقل  
 امیر بزرگ ابن قاسم بزرگ نے استصواب شیخ بدر الدین صاحبزادہ کے پیغام کیا کہ باپ کا ماسم بزرگ باری  
 صحت کی یا نہیں شیخ بدر الدین بہت ادب کرتے ہو کر چسپاں فرما شفا ہو گی تاہم اس  
 سے نہ پائی بعد مدت پہر اس طرح بیمار ہوا شیخ بدر الدین پوچھا آپ فرما اس بات خاں ہو گی پھر  
 آپ کا سلاخ ہو گئی آپ شیخ بدر الدین سے فرمایا کہ واسطے باپوں خاطر تمہارا رشتہ و راز مارا  
 عزائم یہ صدمہ مجھے پہنچا نقل بعد اسکے جب باری قاسم بزرگ کی حالت سکرانے پہنچی اختیار کا کانا  
 امیر بزرگ کا تھا کہ بعد کے سلطنت برادر بزرگ جہانگیر کا ہو گی اور تم گرفتار ہو گئے تہہ میں

ہو گئے بلکہ جاگیر کی مجلس سے ہو کر یہاں باہر نکل جاوا میر برید علی سے اختیار خان کی معیت میں داخل ہوئے  
 ہو کر خاص غنیمت کہ اسکو باغ دستی گئے تھے جا آئے احسن فی اوسے دن شیخ محمد ماسانی صاحب نے  
 در سے باؤں کے منسل ہو کر واسطے میر باغ کو رکے تشریف لائے امیر برید اسوقت اسے شیخ بدر الدین کے  
 احوال پر حضرت کے کہلایا حضرت فرما شہرہ جاحکم سے اللہ تعالیٰ کے سلطنت یہاں کی جدیہ باب کے  
 نجی کو ہو گی امیر برید نے نظر ہو کر متوجہ شہرہ برید ہو اچو کہ مردم اس دولتانہ کے امیر برید سے موافق  
 قوج قوج کر کے گرویدہ ہو امیر برید بہت شان و تجل سے داخل شہر برید ہو اچو رات ہوئی قاسم  
 فوت ہو احوال اتفاق کر کے صبح اسے بجا پہنچا لائے اور چنانچہ خان کو دستگیر کر کے اسے سونپا  
 سلطان محمد شاہ پہنچی حضرت وکالت کا امیر برید کو بخشا یہ واقعہ سن کر سو دس بیچ ہو اچو  
 نقل ایک دن امیر برید حضرت کی ملاقات کا ارادہ کیا یہاں امان اللہ کو کہ ایک تر دیکھوں امیر کے  
 تھے شیخ بدر الدین یاس روانہ کیا اسے کہلایا کہ حضرت سے عرض کریں کہ امیر برید آنا ہی کلام ہے نیازی کے  
 زمانہ نہ لاویں کہ بادشاہوں کو بے نیازی فقروں کی ناپسند ہے شیخ بدر الدین جب رو برو آئے  
 اور چاہا کہ عرض کریں آپ کے کشف باطن سے پایا اور فرمایا کہ امیر برید آنا ہی مان ویسے بائیں کر دے  
 کہ جس سے وہ معتقد ہو اب تو ہو گا جو حکم خدا کا اور خدا رسول کا ہی بیان کرو چنانچہ اسے میں بھاری  
 آگئی آپ جیسا بیٹھے تھے جاسے نہ پہلے اور چند آیات و حدیث حقاقت میں دنیا کی اور دنیا کا  
 مسئلہ کیا ہی اس بائیں چڑے کہ امیر برید آبدیدہ ہوا اور جب عرض ہو کر باہر آیا کہ کچھ چاہو و حلال  
 حضرت کا دیکھا میں جبکہ کہ رو برو بیٹھا تھا تب میں جانتا تھا کہ میں بادشاہ ہوں بلکہ یہ سمجھتا  
 تھا کہ کہیں بندگان سے ہوں بقتل ایک دن کچھ عرصہ تک آپ ستمناہ پر غائب ہو گئے

جس ساعت پیر شیخ فرما دیکھا تو حسین مبارک اپنی فانی سے تری مریدین حاضرین نے تاج لکھ  
 رکھی بعد مدت ایک مرید آیا حضرت کو گدرا نا جب کہ باجوہ تفسا کیا اسنے کہا میں سفور دنیا  
 جہشتی میں کہ سوار بنا نا گاہ وہ عرفی ہو گئی میں اوست حضرت کو یاد کیا فوراً آپ موجود ہوا درنا  
 میرا پکار کر کہنے لگا کہ کیا کر دیا نقل جانا چاہئے کہ حضرت سید محمد گیسو دراز نے کتابا بی بی جیدہ علیا  
 حالات اسرار ولایت لکھے تھے حالت سکرین شیخ خانخانام ایک فاضل کہ معلومہ طاہریہ بت کیا  
 اول علم باطن سے غافل سید الوالحسن اولاد سے مخدوم معلوم کیا مجاہدہ پیش آیا اور کہا کہ اگر صل اس عقدہ کا  
 اعطاء ہے کہ کما تمنا کردا دیر آیتا سید الوالحسن اسے عاجز آئے تخریج رات جد بزرگوار کو خواہ  
 دیکھا کہ آپ غرنا میں نزدیک میرا در شیخ محمد منانی کہ جا کہ حل اس مسئلہ کا ہے اور کئے ہو کا صیغ  
 الحول آئے مقدمہ بیان کیا آپ یعنی شیخ منانی حساب از روایات وحدیث حل او کا فرمایا  
 شیخ خانخانان قابل ہوا اور اعتماد لایا نقل ہے شیخ السید سے ۹۳۲ نو سو تین تیس میں کہ ان  
 روزوں سلطان باد گرجائی توجہ ملک دکن کا براتیا آپکا مزاج ساتویں جادی فی کو سب غلیل  
 کہ چودھویں ماہ مذکور کو آثار رحلت نمایان ہو تمام فرزندوں اور مریدوں عرض کیا کہ ہکو وضع  
 ہیں ایک فقرہ لشکر کا دیر امتحان حضرت کی امید ہے کہ آپ جتنا بار سنا سے عرض کریں اور حیات  
 زیادہ فرماؤں سب بوجہ انکا حد سے طول ہوا آپنے مراقبہ فرمایا بعد اچکے اوشاکر کہا انی علت عمل  
 الخ صدیق الیمینی تحقیق میں عمل کیا میں عمل صدیق یمینی کا یعنی شیخ صدیق عمرانی در آنجا  
 میں بھی کیا حضرت کو صحت ہو گئی اور تین مہینے سولاروز زندگانی کی نقل جیادشاہ گرجا خانے  
 ملک کو باز گشت کیا ماہ رمضان السید میں پیر کسل طبیعت میں اپکی شروع ہوا آپ فرمائے مجھے

عالم بالا پر بجا بن اور رواج طاہرین اولیا دکا ملین کی واسطے دواع میری اتنی بہت بابر  
 پر ہے تھے مہ ما بفلک بود ایم یار ملک بود ایم بنابر ہانجا ویم منزل ما کبریا تمام اعزاد  
 ملاقات کے لئے کہ اس با بھی آپ جناب ہی سے سوال کریں اپنے دامن آگے سبک پھیلا یا فرما  
 کہ اب مجھے معارف کو کہ دوست میرا بھی چاہتا ہی سب فرزندوں اور مریدوں سے دواع چاہی  
 اور ستائشوں تاریخ رمضان کی وصیت نامہ لکھ کر سب کو مخلص فرمایا پس جب ماہ حرام  
 رمضان کے تمام کئے نماز عید کی گزارنے اور تمام شب کو حکم دیا کہ عید کریں اور فرمایا کہ تم سناؤ گا  
 خاک نیم اوٹھاؤ واجب احتیاج او کی نرمی اور سب کو دواع آخر کیا اور جنی تھا کو سوچا ہے رو فکر  
 شغل اور بحر کا شغف مشاہدہ میں ترقی ہو پیش آئے کہ لا انا اولیاء اللہ لا خوف علیہم  
 ولا هم یحزنون گوشت پوشین پہنچی روزِ شنبہ غرہ شمال روزِ عید الطرقت سے پہر  
 یک نہنگاہ قدس میں حراٹا ہوئی مادہ تاریخ ہوئی گشت واصل ترکیب الکی ضعیف البدن  
 اثر اللون اور وسط الف سوز الوجہ نصیح اللہ علامہ زنا اہل و جا حب عطف و صلاح شیعہ بد  
 کہنے میں آپ کفر چاہا پول ڈال کرتے تھے بعد تعال معلوم ہوا کہ وہ مقام قبر کا ہی اسیر کعبہ بنا یا  
 یہ بھی لکھا ہے کہ بعد من مد تک جو کوئی اپنا کان تربت بر اپی رکھتا تھا اور انا اللہ کی سننا  
 نامہ ایجاد و سوسطون سلطان شہاب الدین غوری غوری دہلوی کو پہنچا ہی اور تاریخ فرشتہ بین  
 نہ زمانہ سلطان شہاب الدین کا ضحاک تارنگو پہنچا ہی اور تاریخ حاج جانی والے نے نسب شہاب الدین  
 کا تاریخ خورن سے دینا چارو پور سلطان ہرام بادشاہ ملک غورستان کو اور دماغ آرائیس  
 واسطے ضحاک مار لک کہ جسکا بیٹا شاہ نادر میں ہی پہنچا یا ہی پہر چار واسطے سے حضرت

نوح علیہ السلام کو کہ آپ باپ بچوں با بیچھا کہ بہن عہد و عین تہتر سال الیٰ کو پانچ فرزند ہوئے محمد و  
 شیخ ابراہیم المعروف محمد و محمد جی قادری دوم قطب الحلیل شیخ اسمعیل کہ ذکر او خاصو بہ برادرین لکھا گیا  
 سوم شیخ اسحاق صاحب جام شیخ بدر الدین چہم شیخ فخر الدین کہ آبا منور سن میں انتقال فرما

۴ شیخ ابراہیم المعروف محمد و محمد جی الدین قادری رحمہ اللہ کابیان ۵ آپ مرجع الالتقا  
 شفیع الاصفیا اکر اولاد حضرت محمد ملتان جی صاحب رحمہم بہن علم و فضل میں بے نظیر و لا یت  
 بہن ممتاز ظرف کسی سلاطین عظمیٰ انعامات کیا سلطان ابراہیم قطب شاہ لکھی باریز ارہار غزو  
 الحاج سے واسطے دیدار کے لکھا قبول فرمایا آخر اورو کمال اعتقاد کے کفش پائی طلب کیا کہ شہر

اپنے رکھے یہ ہی نظر ہو افرمایا کہ ہم فقیرین مبارک لئے اہد برس ہی دعا کرین نقل ہی کی ایک دن  
 آپ مشغول و طیف تھے اور راکاشو جی کر رہا تھا اسکے طرف دیکھ کر ہون فرمایا مجھ و دیکھا کہ اس لفظ  
 وہ بچہ گمان او کسی روئے لگی اور گریہ و زاری کرنے آپ اس کے لطف و شفقت و شکر قدم فرمایا  
 اور بالین پر جا کر دست مبارک سر پر کیا فرمایا کہ اوتہ اپنے گہر کو حاجی و او ہلا و میرا ہمارے گلا

کندہ اسی آئی گلہ گہر کہ میں جو بھی ہی چونکہ زنجیر محرمہ ایک موضع مذکور میں تہیں آپ جیسے منہ و ان سے  
 او جیسے منہ منہ میں جہ المافکہ کشیدہ میں را کرتے تھے جب اللہ بزرگوار اپنے چہ چہ کہ اس میں  
 دمان کم کرل میں رہے تو ایک سالہ تصیف کیا ہو اپنا گذرانے چاہیے غرض سات دفعہ  
 تصیف کئے ہو سچا ہے گذرانے سوا اسکے اکثر نسخہ جات تصانیف سے آپ کے میں وقت چلتے  
 نزدیک پہنچا شیخ جمال برادر زادہ کو کہے کہ مجھے بیٹلا دو اور ذکر جلی شروع فرمایا لفظ اللہ  
 دلبر ہی قوت سے ضرب کیا اور اسی وقت واصل ہوئے شریف قوسال سن ۹ وفات

نو دہترانچ دوسری وال مرید ایک اکثر سبب و حال ہوئے ہیں خافہہ جو تعلقہ بدر میں بہم خانہ سدر  
 مشہور ائمہ کے ہی اور اس میں تبرکات سے حبیب مبارک بابتہ بدو س ناص حضرت پیر و سنگر  
 اعظم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ جو استصواب بہاد الدین انصاری کے پوچھا تا یا زہم شریف میں عرک  
 ہوتا ہی دہام تمام ہوتا ہی شیخ اسحاق قطب الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ سیوم  
 ملتانی صاحب مرحوم کے ہیں آپ تہ کمال اکرام و احترام کے تھے اور بدیدہ مہابت و جلالت اچکے تھے  
 تہا لکھا ہی آپ جس جانور پر نظر حلال سے دیکھتے ہوتے ہو کر گر جاتا اور جس آدمی کو نظر سے دیکھتے تھے  
 مست ہو جاتا اور جس جہاد پر کہ نظر ثباتی تھے اسکا سب جہر جاتے تھے اور جس پہل پر کہ انکے پر جاتا  
 اوسوقت گر جاتا تھا باوصفہ اسکا سکر یہ کہ ذرہ خلاف شریعت کا نغماتے صورت و سیرت  
 مت تمام والدہ عالیہ کے تھے شریف آبکانایت یکا سال رو برو ہوا دون کے گہار میں شوال کو  
 رحلت فرمایا اور پہلو میں گنبد والدہ زکوار کے جانب شرق مدفون ہوئے قطب اصلین شیخ سدر الدین  
 رحمۃ اللہ علیہ آپ چوتھے فرزند محمد ملتانی صاحب شریف القادری و معروف کے ہیں قبلہ گاہ آپ کے  
 منقول ہے کہ جب فرزند میرا بد الدین پیدا ہوا میں نے حضرت محبوب سبحانی مدس سرہ کو اوس دم واقع میں دیکھا  
 کہ آپ فرماتے ہیں اے ملتانی تیرے گہریدہ فرزند مسعود پیدا ہوا ہے نام اسکا جبہ اللہ رکھنا مجھ بیدار  
 ہوئے کے بن مجھ میں گیا دیکھا کہ وہ کوکب دلت کا طالع ہوا ہے ایک صلوة کا عین کہی جانا کہ یہ  
 میرا اعظم نشان ہو گا چنانچہ بعد بلوغ آپ زیادہ اوس سے زیادہ ہو نقل ہے کہ ایک بار  
 آجہا المسمی اسمعیل وغیل فقیر و غنا غلام لائے گئے گیا اور زرا و کھانچے صرف میں لا باعدہ  
 ملت چاہی اس وقت میں بیانا سے ضیافت کے حضرت کو بلایا اور اس کے وقت عالم



تیسائی میں چند لکڑیاں لکڑ مار کر زمین پر گرادیا اور دو چار فوج گزرائے ضرع ہوئی رزم کاری نہ آئے دجنا  
 کہ روح پاک ایک خزانہ روضہ خست کی ہوئی ایک باولی میں ڈالکر فارغ کھا کر چلا آیا کرم سے اللہ ایک  
 پتھر پر کہ باولیمین کسی طرف سے نکلا ہوا اتنا ناف برابر باولی میں اوپر جا کر ٹپے ہوئے مصلحت جان  
 او دہر سے گدڑ ہو او دیکھا کہ آپ کو ہی میں کمر برابر باولی میں استقامت سنگ لاخ کی  
 پاؤں استوار کر کے کھڑے ہو گئے کمال گھوڑے پر سوار کر کے گھر کو پہنچایا سب تباہ تھے  
 پوچھ کر سنے ایسی ہی ادبی کی ہی آپ نے گر نام اوس بد انجام کا ظاہر کیا یہی فرمایا کہ جو کچھ کہ  
 ہوا بھگتے ہو او اللہ ایک خواب میں دیکھا کہ حضرت ملتان صاحب موجود فرما میں کہا سوتلی  
 ہی او بے بد راہین بیٹے کو تیرے اسمعیل و غیل نے باولی میں ڈال دیا یہی اس سب معلوم ہوا کہ  
 جبارت و گستاخی اسمعیل و غیل نے کی یہی لوگ طرف کے پکڑنے کو دوڑے اور مار بیکار ادا کیا  
 آپ نے محض کہا پہنچایا خلق کثیر بادشاہ دشمن سیر ہو گئے میں ارادہ قتل کر رہے ہیں شہر سے نکل جا  
 جبکہ شاہ عالم کی پاؤں چلے گئے پکڑی ہوئی ہتی کچھ بنوا آخر گرفتار سلطان ہو اپنے چانا کہ  
 نزدیک بادشاہ کے جانا شفاعت کرنی چھوڑا دینا بادشاہ نے خبر سنکر جلدی سے قتل کو پہنچایا اُمیر  
 لاکھون ہونڈر گز رستا تھا اور جب آپ کو لکھنہ کو آتے تھے لاکھون ہون مول تیا کہ ابراہیم  
 قطب شاہ گدرا نیدہ کرتا ہوا رہے کہ استصواب آپ کے دماخیر سے شاہ ابو الفتح حضرت محمد متلی  
 جب موصوف کے بادشاہ مملکت تلنگ کا ہوا تھا اور ہوا اسکے پارچہ و خوراک ہوا دیوں کا تعلق  
 والیوں کو آپ کے کاسے قطب شاہ کے ملا کرتا تھا اور وقت خست مبلغ نمایان معمول تھا کہ آپ کی  
 کرتا تھا اور جب سید رہن آتے تھے امیر بریدہ کو کٹا نہ پیش نہایت دولت عظیم آپ پاس

جمع ہوئی تھی اس سے کہ بارہ گنہ چھوٹی کل دنیا کا ایک ماہ نامہ آیا تھا جس کا گذر چند وقت ہی گزرا تھا  
تقلیداً ایک بہت بین و اخیر علیہ سے برود کے زبان مولی ہو گئی کہ باگہ نکلتے تھے اور ادو و تالیف لہند  
اور آواز پر تھے مگر پرنے میں قرآن و صلوة کچھ نقصان نہایت بنایت ضعیف و ناتوان تھا کہ بغیر  
و شش کیسے اوٹھ سکتے تھے الا جب ت غار کا آتا تھے غار کا نزدیک تخت کے رہتے تھے آدم  
بلا موت خود بخود اوتھے اور اس تخت پر آتے غار گذرانے اور جب فارغ ہوتے فرش پر نہ  
حتی کہ مرید اوٹھا کر لیجاتے تولیت روضہ پدر بزرگ کا ایک پوتی جب مرض شدید ہوا اس وقت  
لہجہ ماہنامہ میں لکھا کہ اللہ اللہ کا زبان پر جاری کیا اسی شان میں مبارک طرف عالم بالا بالائے  
ذکر کرتے ہو طایر مرغ انکا طرف و صحت کے پرواز کیا مدت عمر نو سال ۹۸۱ سو ایک سی میں  
اشہدین زعمیہ اس عالم سے تنواری ہو فخر الدین علیہ الرحمہ کا بیٹا ہے آپ فرزند کبر محمد ثانی  
جس کا مصروف کہن ایام صغر ستین متعال فرمایا وجہ اسکی یون نقل کرتے ہیں کہ ایک لڑکا فرج اربا  
ہم بازی اچھا بنا بعضا آہی فوت ہوا اپنے یاد کیا معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے آپ نزدیک گئے اور کہے  
کہ اوتھ اور آسا تھ میرے بازی کر بفرورہ انا ہوا ہوا اقبلہ گاہ اپنے اس چیز دار جو بظنیر سے  
فرمایا کہ بدل اوکے جائیزی زرگی اوی عت کوج فرمایا ہ سیدہ عیسیٰ جفا قادی گھوڑاری  
رحمۃ اللہ کا بیان ہے روایت ہے شہر ہے کہ آپ سے فرزند کلہ علا الدین یمنی میں نوکر تھے ایک لڑکی  
برہمن کی مہا میں آپکی بیٹی طفلی سے وہ خدمت میں آپکی آیا کرتی تھی جب بڑی ہوئی حسن نکالا  
وصف جمیل اور کما محل امین گیا ایک دن پڑھا مندی ناما کے لوگ سرکاری درائے اور آؤ  
کئی محل سلطانی میں لیک عورت محل چاہا کہ رت انواع حمل کرانایہ سے آہستہ کر کے نظر میں



ایک ہزار تیرانو سے بحری پالیاجا نامی کشتی کا سر و فتح دروازہ ہی جو در و در و در کے اکٹروں کی کشتی  
 تیار کی ہوئی تھی اوس میں زمین ہو کر عقب پر گنبد کی کشتی باقی تھا حضور پر نورؐ کو ان ناصر اللہ  
 نغیر منزل نہ بنوایا گنبد کی رحمت کی بھینک بار کی چونہ کروایا جس سال نوائے انتقال فرمایا  
 کام بھی اوسکا تمام پایا کتاب سیر محمدی میں نہ نامہ شاہ راجو صاحب کا ایسا لکھا ہے سید راجو  
 حیدر آبادی بن سید احمد بن شہد صیغہ اللہ بن سید راجو صاحب پوری برادری حقیقی حسین شاہ علی  
 شاہ یوسف صاحب آبادی حیدر اللہ کا بیان ہے تواریخ قطب شاہی میں لکھا ہے کہ اول سیاہ گریں  
 پتہ آٹھ سپان روزگار شہ سوار علم شمشیر بازی اور تیر اندازی اور بعض سر و کمر میں جو کار  
 آمد بادشاہوں کے ہیں استاد سلطان محمد قطب شاہ بدر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے تھے  
 فراغت سائنس کی بہت رکھتے تھے صحبت میں ارباب کمال کے ہمیشہ کسب علوم تصوف کا کرتے  
 تھے صاحب خارق کادامہ عورتوں کے اٹھنے ایک ہزار اٹھائیس میں رحلت فرما دیا تاریخ  
 دروازہ بر مقبرہ کے یہ ہی مصرعہ شریف الدین یوسف مقل جی دہشتہ بین تھادوت  
 یہ کاتبوں کی لیاقت ہے و مرزا محمد یونس حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ و اولیٰ اعلامی ہمایونی  
 اسے آبادی نے سنواری محمد علی قطب شاہ کے تھے اور سلطان عبداللہ قطب شاہ کے بقیہ حاشی  
 چنانچہ سنہ ایک ہزار بیس بحری میں سنہ اول جلوس سلطان محمد قطب شاہ کے تھے  
 اصحیٰ کی لکھ کر نظر سے گزرانے نظم و با محبت باز بستہ عید و میان تہی و کشتہ جامی نام  
 جامان توئی و خستہ جام کینہ یکس جانفشانی تازہ است و عید سلطان و عید قربان نوی  
 سنہ ایک ہزار و بیس بحری میں تاریخ تولد عبداللہ قطب شاہ کی کا محض جاہل لکھی فقیر طبع آد آگے



انھوں نے تعلیم فرما او کان پڑ کر کہا اذکر سنا علمک یعنی جان رجو کہ میں سکھایا شیخ تمام  
 جو سکھاتا تھا کیا فرمایا کہ بالفاظ عمری سکھانا نظر سے غائب ہو گئے پس شیخ کو جیل میں آئے اور بدلت  
 میں متحول ہو کر شیخ ابراہیم سیہام یعنی تیرگر گو لکندہ رحمۃ اللہ کا بایا وہ اپنے اپنے اپنا ترک کے کہ متین  
 شیخ محمد ملتانی کی آئے مرید ہو چکے رہ کر واپس گو لکندہ ہو من بعد اشتیاق سے لقا شد کہ  
 جب کہ لکندہ سے بیدار ارادہ کیا انشا دراہ دیکھا کہ حالت مستی میں شب مرت کاٹا رہا ہوتا  
 جب اس حالت سے افاقہ ہوا مطلع راہ کیا دین دن جبہ قلعہ بیدارین داخل ہو دیکھا کہ نماز میں  
 مشغول ہیں جو مراع نماز گزرا یا کہ دیکھا تو نے مجھے صورت سے کہ دیکھا تو اور فرمایا انھوں نے بقلبت  
 یعنی ہوا تو اپنے الدین اور یہ میری زندگی ملک کسی سے سکھانا پشیدہ محمود او ایاحید آبادی  
 اللہ کا بیان وہ آپ سادات صحیح النصب عوی ہیں ہندوستان سے پچاس فقیر برادر ایک تشریف فرما  
 دکن ہو کر واپس ہو کر مولانا شمس الدین حسینی عرف شمس لاکہ و جناب سجادہ نشین اور ولاد  
 شاہ خلیل اللہ بن شکر بن نعمت اللہ کہ تھے ملازمت محال کی مدت تک عمر عزیز فرزند لکندہ ایمن  
 پطیر مرید کیا پایا اجازت پائی اور تین سال میں کمال حاصل کر کے چلا کشف و کرامات ہو کر  
 ولایت پہنچے اور جو ارشاد مرشد بلکہ حیدر آباد میں آئے چند سکھیں شیر دہا بندے پر پہنچے جسے  
 ہوشن آئے اس پر جو باہن جو غریب بلکہ کسی کہ اب چھلڑا ایکابی آئے جو کہ فرج غیب سے  
 تھے تیار ہیں قصر دہم کو گنگا کے شہر ہو اور ایک مکان پنج محلہ نام تاکا جب عالم طرک کے جو  
 ہوا پشیدہ راجہ صاحب کو رنگ باطل ہوا چونکہ ان روز دن ابو الحسن شاہ بادشاہ مرید کا  
 اور وہ ذات خود طرف بنا کر گنبد اپنے مرشد کا مصروف ہو کہ سماردن اور فردردن کو

دست مزد الصداقہ مزدوری میں مسجد اویلیا پاس ہے لہذا تھا پر چند کہ وہ ادھر رجوع تھے  
 بناسا زمین گنبد شاہ راجہ صاحب کے سنن جا تھے مگر مردمان بادی ہی حکم سے بادشاہ کے چکر آکر  
 لیجانے تھے رات کے کاریگر کم ہونے تھے تعمیل میں تعطیل ہوتی تھی شاہ محمود اویلیا دہن  
 راتوں کو طلب کیا اور یہ حکم دیا کہ بڑے بڑے طرف گلی روغن کچھ سے بہر کر روشنی کر دیں چند  
 تعین فیض کوہ کی اس طرح کرتے رہے مزدور شاہ سے بیداری شب اور شفقت روزانہ نکٹھان  
 ہو کر واسطی تیری گنبد شاہ راجہ صاحب حاضر ہوتے تھے اکھاڑ کرتے تھے سید صاحب اس بات اطلاع  
 پا کر بادشاہ سے کہلائے کہ خیر یہی روغن کچھ کی بلکہ سے موقوف ہو سنا دی ہو کہ  
 کوئی تیل زیادہ احتیاج ضروری سے خریدے اور پیچھے واؤ دین سے زیادہ نہ بچیں اس سے  
 محمود اویلیا کو روغن کا میسر ہونا دشوار ہو احکم کیا کہ بانی محمود باولی کا بطریق روغن کے  
 میں بہر کر روشن کریں حکمت الہی اور فیض زبانا کا استغاثہ آب مذکور کے مشعل و چراغ روشن  
 ہونے سے رات کو کام چوہلی کا جاری بنایا راجہ صاحب معطل رہے کام اپنے مقام کا طبع طرح کے  
 حیل سے پیش آتے تھے ایک دن شاہ محمود اویلیا نے زبان صیف نشان سے فرمایا کہ حکم سے خدا  
 کام اس چوہلی کا معطل رہ گیا بلکہ کام گنبد کا تمام ہو گا کہ وہ اس عالم سے توار ہی ہو اور مردانہ  
 آخر کار جو کیا تبادیسی ہو شاہ محمود درویش عظیم القدر تھے جب سائبہ رحمت حق کے گنبد کو  
 تیار ہو چکا تھا وہیں اسے فرمایا اب تک فرار شریف اس کوہ پر مظاہر ظاہر کا ہی شمس  
 عرف شمس سولایں سید شاہ محمود اویلیا رحمۃ اللہ کا بیان ہے سیدہ محمود اویلیا جب ہی بنار پر  
 حسب الارشاد مرشد لکھتے مستقر حاصل کئے جیسا کہ گذرا اعتقاد راجہ فرمایا ایک مولود مسعود

آفتاب بنی طالع ہو امام اوس مولود کا مرشد کہ نام پر شمس الدین شمس لاریکا الحی و واقف  
 تھے جس پر شکر کو پہنچے مقتدر و پورے بعد قتلہ گاہ کے جانشین ہو کر ہدایت و ارشاد میں طالبوں اور  
 مریدوں کے بہت چرچا کی اور خلائق کا عالم قدس کے پورے انکی بھی وہیں ہی شہید علی رضا حسینی بن سید  
 شمس الدین عرف شمس لاریکا بن شہید محمد و اولیاء صراطہ اللہ کا بیان و آپ عمر میں اپنے کامل وقت  
 سے مشہور نام اور آپ انواع عقل و ادب جو جس سر کے متصف تام تھے بزرگی و احترام میں  
 سلاطین و روزگار بس عظیم الشان کہ ایک عالم مقیم و مہاجر پابھی و تاجر سے مطمع و معتقد  
 جیسا کا تھا اہل میں آپ سب سستی اور سر کے چشم ظاہر میں عین خلائی کی محمول ساتھ دیوانگی  
 زمان حیات میں والد ارشد کے چند سال مجوس و مقید رہے نواب غفر انام میر نظام علی بنیاد کو  
 آپ سے کمال اعتقاد تھا اور آپ بھی بحسب باطل نائید و امداد اور اعانت و دعا دلی  
 میں معروف تھے ایک آپ مادیہ رکھتے تھے کیت رنگ میاں قد چار شانہ بی بی نام جب  
 اسپر سوار ہوتے وہ بڑے بڑے دشوار گزار ٹیلوں اور پہاڑوں پر ایسا کہ بکری <sup>جانی</sup>  
 وغیرہ بھی جاسکتی اور جب حیدر آباد میں آئے خلق امیر گولہ در رکھتے ہوئے خاص  
 میں دورے فی الحقیقہ جلوس اور کا مثل بادشاہوں با مہابت و صلابت کیے جاتا اور سی  
 شہرت رکھتے تھے کہ اگر کوئی مرد باوجود دور سے رو برو کر دو دیا آیت قرآنی آیت پڑھتا  
 آپ توجہ ہو کر نظر عنایت دیکھتے سر ایک شہر جس کے تھے پہنا پوشاک سبز کا اور ملنا عطریات  
 کا پسند خاطر تیار لگ بیت سنتے تھے رقص بھی دیکھتے تھے اگر کوئی خوش آواز منقبت  
 پڑھتے تو سماعت لے تھے نقل تھی کہ جناب غفر انام علیہ الرحمۃ والرضوان سفر کبیرہ میں



سنگ مرثیہ کے متوجہ اہل بیرون تاریخ ماہ شعبان کی سنہ ۱۲۹۹ بارہ سو نو ہجری میں ناگاہ اُن حضرت برغیہ  
 سرکار کا ہوا جو شش رستی میں واقع ہے اور شہر کبھی چار رو پرباغ کے متصل کو مذکور شوق تمام اہل  
 تہہ اور ہر روز بروز خادم باپنی سیجا کرتے ہیں کتبہ قلم کر کے زمین پر ڈال دے بعد بوجہ پوشین آئے  
 محبت لوگ باعث اود کا پوچھ کہ انہیں جانتے تھے کاج سر ہزار آدمیوں کے کجا لیا جنہ آئی کہ اوی  
 تاریخ شاہ شکر فروری امر کار مرثیہ سے ہوا لیکن بہت حیرت گزری القہر سیویں تاریخ رجسبارہ  
 پندرہ میں جب مزاج شریف کلمہ ہوا صحت فردی ادا کر کے اکیسویں کو ماہ مذکور سنہ  
 روح پاکیزہ وار کر نیوالا روزہ خجنان کا ہوا اسید احمد نام فرزند ان کے جابر انکلی جاننیں ہو وہ پی  
 جوش کر سے خالی تھے پشاد شاہ برہنہ صاحب قدس سرہ کا بیان ہے بعض سپہ سالار کہ آیت مجرور  
 دستا نہ تھے صحت میں طلب حسین شاہ ولی کی حیدر آباد میں بیچ عہد محمد علی قطب شاہ کے آئے  
 اس گاہ کی او ترے جگہ اسی کو شہر میں آئے راہ میں ماہیہ بھلا کر کھڑے ہوئے کو کسی شخص  
 کہ ماہیہ میں رکھ دیا تھی بند کر کے چلے جاتے فرد گاہ پر کوئی آپکو طعام پکاتے اور کچھ کہتے  
 کہیں نہ کیا حالت مستی میں اکثر گنگے رہتے تھے مگر جب اسطے کہ اسی کے شہر میں آئے لنگی بازہ  
 قوی ہیکل زور آور و خور و دو بوجوں تاؤ دیکر چڑھائے کہنے قطب شاہ کو تمنا ملا کہ اسی ہی  
 قبول کر لے جو کہ وہ بہت معتقد تھا اکثر اوقات آیا کرتا تھا نقل ہے کہ ایک دن وزیر نے عرض  
 تمنا و لاد کی و کتابوں فرمایا روزہ کو اپنی ایک رات مجھ یاں بیچے وزیر نے قبول کیا جس  
 آپ اور روزہ وزیر کی حجرہ میں باہم ہو وزیر نے رشتہ صبر کا توڑ کر روزن سے دیکھا کہ روزہ  
 لنگ بر سوئی ہی ایک لڑکا ہلو میں آگے لیتا ہوا و دی راہی مجرور گاہ وزیر کے درگاہ

روضہ گریہ و زاری باہر آئی اور فریاد کی کہ ابھی طفل میرے کنار میں تھا ناگاہ مر گیا چونکہ لاکھ حاضر تھے  
 آپ غایب بنا جا پھر و تکفین کئے روز سوم واسطے زیارت اس کے ناگاہ حضرت پرہیز گار صاحبہ اس  
 وزیر طعن و تشنیع کر کے فرمایا میں چاہتا تھا کہ تاقیات دو اولاد تیری عرصہ چھائیں جادو ان سے  
 تو انکے احوال صبر و تاجیر کیا ہے آپ صحت کی پلومیں اسی طفل کے دفن ہوئے روضہ میں تین قبریں ہوا  
 مر اثر شریف کے ایک قطار میں ہیں طفل و ما و طفل اور نیز فقط عقی نے یہ احوال تو سہا بنی کے برگزیدہ اور  
 بوجہ مقامات ارباب تواریخ سلف کے بتا کر انہیں نگار اس زمانہ کے درویش اس دیار کے جو دیکھے اور  
 انکا سنایا سب رقم کرتا ہے و حیدر آباد کے باقی مشائخین مسافروں و اہل سلوک و ارباب عبادت  
 و حال کا بیان و واضح ہو کہ زمانہ خرد سالی سے مادہ نگار کے کوئی برگزیدہ ولی کامل نگاہ پر نہیں آتا نہ ہندو  
 سے خبر آتی ہے نہ یاد کیلائی دیتے ہیں رنگ زمانہ کا دیکھ کر انہوں نے اختیار کیا ہی سچے حق و عبادت کا  
 نہ ہدایت کا مگر چند مجاہد جو راقم نے دیکھے ہیں اسمائے مندرجہ ہیں مشائخین مشائخین  
 بیان بلکہ ہیں دو خانہ اہمیت صحیح الشب و اللاد و ما مشہور ہیں اولاد حضرت پیر و سنگر غوث اعظم  
 قطب الاقطاب محی الدین محبوب بھائی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حضرت موسیٰ حنا  
 قدس سرہ قادری کا جداد امجاد میں جناب کے بہت حضرات جہا تعرف ہوئے ہیں خصوصاً حضرت پیر  
 محی الدین ثانی قدس سرہ حضرت کو چار فرزند تھے علام علی شاہ صاحب قادری و موسیٰ قدس سرہ  
 جانشین و سادہ خلا راقم پر بہت عنایت رکھتے تھے فدوی نے بیعت کی تھی اور ایک شہسوی حسب  
 الامنیہ و جناب مریم عیسیٰ علیہا السلام کے احوال میں تصنیف کر کے گزرا فی ہی انکو اول جانشین قرار  
 کیا مافطرتی بعد اصرار برادران اور جہا اہل قرابت و مریدین اس عہد کے کہ شہر صاحبان اللہ

تعالیٰ اسل وہ کلام میں گہرا باب بارت کے بجائے کلام صاحب کو کہ اس میں ناخوش ہونے دیا جامہ  
 رکھنا قبول فرمایا دوسرے قادیان شاہ صاحب سوم جس نے بیادہ حبس نہایت و تجزیہ کیا کلام میں شایع کیا  
 قامت پرانے قطع ہوا تھا نہایت زیب تیا تھا چارم شاہ صاحب ارباب دمتند و خد شکدار برادر  
 نرگوار جو کہ غلام علی شاہ صاحب کو فرزند بھی اپنے برادر جو کو خلیفہ کیا تھا مگر ایک خیر اور سی <sup>شاہ</sup>  
 صاحب کو دو فرزند بھی ایک غلام لطیف صاحب بیت صاحب جمال وہ نوجوان سجدہ میں نماز کے دفعتاً  
 پیشین <sup>یہاں</sup> اٹھ اٹھ دو مہینے صاحب مدظلہ تاحال سکھ میں بہت خوش اوقات پر ایسے بزرگوں کے  
 اوپر ان صاحب کو دو فرزند ایک مرشد صاحب دوم مرتضیٰ صاحب حضرت غلام علی شاہ صاحب بعد  
 اپنے دختر کو مرشد صاحب نے منسوب فرمایا تھا بعد انتقال مام صاحب کہ وہ بھی لا ولد تھے روز سوم  
 بعد فاتحہ فرقہ خلافت کا ایسے کلین ڈاکٹر مرشد صاحب کو پہنا دیا اور سادہ بر خلافت کے ممکن کیا  
 مرشد صاحب ۱۲۰ بارہ سی سات میں صدمہ سے بیضہ دیا کی کہ خزانہ غلبریں کے ہوئے اور وقت  
 رعت برادر جو مرتضیٰ صاحب کو خلیفہ کیا اس سلسلہ صیبت کا اون سے جاری ہو گئے روز چہ ثانی مرشد  
 صاحب کین عالم میں فرزند پیدا ہوئے بعد پونچھ سن تیر کے شاید مقدمہ پیری مرید کا اوں  
 طرف رجوع کر گیا دوم حضرت نور الاصفیٰ صاحب قادیانی انار اللہ بر بانیہ اجداد اجداد میں اپنے <sup>عالم</sup>  
 ہوئے میں صاحب تصانیف عمدہ خصوصاً مولانا مولوی قمر الدین صاحب بیت کتابیں لکھی ہیں خصوصاً  
 در الکیر متین تفسیر دایہ کریمہ آیہ تطہیر دایہ تخییر آپ بھی بلکہ میں بڑے عالم سے کلام  
 انجاسند تھا حدیث شریف ماہ ربیع الاول ماہ ربیع الثانی ماہ محرم الحرام میں خولی <sup>سان</sup>  
 فرماتے ہیں خدمت میں اسل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت عقدا رکھتے تھے ایکو

ایک خلف ارشد ہیں مسمیٰ نورالحسین صاحب قادری النخاط و جنگ در الدولہ ہا عالم چل عامل  
 شغل خلیفہ شفیق موصوف نام صاحب بزرگانہ سے اپنے شاعر خوش فکر خلوص قادر ہندی فارسی  
 دیوان تیار کیا تین فرزند ہیں کلان سید حبیب قدرت جنگ و سلی صبی اللہ سلطان یار جنگ  
 نور الاصفیٰ صاحب سید کلیم اللہ خان بہادر اور مولوی رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ آباد کا رہنے والے  
 قیام بلوچین میں فرمایا کہ کسی کہی رونق افزا ہو اگر تہہ راقم نواز سے اگلے سنایا کہ آپ قانع  
 اپنے کیا کہ اب جوع طرف دیکھ کر دن یا دنیا کے نفس ملہنے کا طوف دین کے کعبہ گئے حج کے سنا دی

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي  
 وَادْخُلِي جَنَّاتِي ۖ كَيْ تَمُوجَ فِي مَعْنَنِي ۖ فَمَا كُنْتَ بِتِلْكَ أَمَّا مُنْذَرَةٌ  
 بلوچین رہ کر روانہ ہو اور سیرط انتقال فرمایا بہت بزرگ منش تھے متوی شریف پرمایا کر  
 تھے اور سید اللہ شاہ صاحب نقشبندی طریق ربیعہ کے شیخ احمد سہروردی الملقب بالام ربانی مجدد  
 رحمۃ اللہ کے بہت متشیع تھے توجہ دو دریدین کو توجہ فرماتے تھے وضو سانچ سے وقت پر نماز پڑھتے تھے  
 نے اونکو دیکھا ہی بعد انتقال دو خلیفے ہو مولوی عثمان ولایت اور سکین شاہ صاحب دکنی ابن  
 محمد حفیظ استاد سیف جنگ ابن امجد الملک بہادر مرحوم بہ تونزہ ہیں مولوی عثمان صاحب نے  
 رحلت کی قیام مقام اونکے فرزند مولوی سلطان علی استاد صاحبزادہ غفرانغاب میر شاہ کے ہیں  
 قبل انکے شہید کر کے تمام صاحب خوف شیخ جی حالی صاحب حال رونق افزا بلوچ سے خزار کا  
 اردو باز ہیں جی بعد انتقال ایک ارباب جمہور انج رکا ہے محمد شفیع خان نام مریدوں کے  
 جناب کے انکی چار پوتے اور جب محمد شفیع صاحب بھی ہو خواجہ میان اونکے فرزند ہوئے

ابن ابی نجیحہ ۱۲۱۲ ہجری ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوئے جو کتب کثیرہ سے مستفید ہوئے اور جامعہ علمیات حضرت شاہ  
 قاسم صاحب سے سیکھے اور ہمیشہ زاد جانشین ہوئے جو کتب کثیرہ سے مستفید ہوئے اور جامعہ علمیات کا کمال ہی  
 اور کمال حضرت کے ذہنی معاشن ہیں اور یہ لکھنے کا شغف تھا حافظ شجاع الدین صاحب بزرگ تھے  
 اور صاحبان کے بیان سے خارج ہیں باوجود انہیں طالب علم سا کہیں محتاج ذات بابرکات سے انگلی مستفید  
 علی بن ابی طالب والے صاحب بزرگ کہ برائے پور سے تشریف فرما ہوئے تھے کہ سب میں غلطیاں کرتے تھے  
 نیز وہیں جا کر انتقال کئے علماء و خط سے اہل بیان مولانا مولوی حیدر صاحب مرحوم لکھنوی عالم نے نظریہ  
 صاحب تائید و اعطاف کو یاد دلائے و خط کا انبر تائید اس فن میں بدیہی رکھتے تھے حضور نبی کی نظر اجائی  
 نبی قدس تعالیٰ اور مولود خاوند میں اچھے بندے و اچھے مولوی امام رحمہ فرما کر کہ  
 شبہ تخلص اور کوشوق کامل مولود کا ہی عشق حبیب الودود کا بھی آفرینی میں استاد ہی تائید و اعطاف  
 عام حافظ مولوی شمس الدین فیض ابن مولوی محمد امیر الدین ابن مولوی محمد رحمۃ اللہ خان پیمان آبادی  
 دام خصوصہ زبان اسی فصیح کی کہ انہیں فصیح بہتر ترجیح صحیح ہی باوجود انہیں موصوفی مشہور  
 عالم معقول و معقول فن ریاضی میں دسگاہ تمام حافظ قرآن بہ اتحار آبدار طبع اور مولوی صاحب

تباری زم زم میں حج ادا کر چھوڑ آئے جاتے ہیں	رہن درسمان کے بیٹھے طالب ملاتے ہیں
انہیں کھانے پر جو شہید و گہرا پنے جاتے ہیں	گھر کا جلد یہ کج گہریالی بجاتے ہیں
دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ کبھی کبھار نہ بتاتے ہیں	قسم غیب کی وہ الوہان بجاتے ہیں
خطا کرنے کے شائبہ تو کرد و زلف مشکین کی	ابھی ہم اس کے مشکین بازہ کر کوڑے لگاتے ہیں
کیسا نام تک لیتے نہیں ہیں درو کوہ میں	تماری زلف و رخ کے نامیرم مالک کہاتے ہیں

<p>             تیری تلوار کے پانی میں ہم غوطے کھاتے ہیں              خدا کے گہر میں بھی یہ لوگ صوابتیں بناتے ہیں              یہ تار میں فلک کے کب کیسے تانبہ آتے ہیں              تو ہم بھی درہم داغ دل سوزا بناتے ہیں              جناحِ بندِ مصری دکان اپنی برٹاتے ہیں              مگر برا میری قبر برسونا چراتے ہیں              برہنہ دیر میں بیٹھے ہو گیسٹا ہلاتے ہیں              دو تفسیرِ نثار پوری میں کپاک فعل لاتے ہیں           </p>	<p>             ذرا سے گزر جا تو دے اک تانبہ پیر پانی              بیتِ بچہ ہیں اللہ اکبر سب حرم واسطے              نظارے دور بھی خوب ہیں ان ماہ رویوں کے              دل گل خوردہ عاشق کا جو لے لوادے پونے تم              سچے ہیں بن سوز کر جلوہ گر بازار میں جسے              طلائی حسن واسطے بھی زیارت کے لئے آئے              کیا ہی ہم نے رام اس بت کو اپنے دل کا مندر              ذرا پر بنے تو در قرآن تم انتم سکاری کن           </p>
<p>             ذرا ہونے تو دو انکے خط و لک کہیں سستے              سچ و خضر کو ای فیض ہم سستہ بناتے ہیں           </p>	
<p>الغیت</p>	
<p>             بیت چو کاٹری میں نے خطا کی              حقیقت کہل گئی ما دشتہ اکی              نظرب آگئی قدرتِ خدا کی              ہوی ایشہ معنی اینسا کی              کئی میں نے تلاش اپنی خطا کی              قسم میں کہا کہ کہتا ہوں خدا کی           </p>	<p>             راجہ ٹوہ میں برسوں خدا کی              میرے انکے ہوئے جب چار آنگین              اماں شاتلیوں کا میں نے دیکھا              جو دیکھا دیدہ حق بن سے یرسو              راجا کو سون خدا سے دور افسوس              نہیں ہے عرقِ موجود کوئی           </p>

<p>سنی ہے چسپی جیہ کی کیا نی          حرم میں ہوں تصور ہے بتوں کا          بلی کیکر بلا میں پس گئے ہم          وجود غیر ہے صرف اعتباری</p>	<p>حکایت بھی ہی ویسی ماسوا کی          ہوا کعبہ میں آئے دوار کا کی          نہ سوچے ابتدا میں انتہا کی          جو سنی ہے دو سنی ہے خدا کی</p>
	<p>میرے آنکھوں سے کر نظارہ امی مضی          ہر اک صورتیں ہے معنی خدا کی</p>
<p>رید مخ ہوں مجھے کیف و کم سے کام نہیں          کلام ہے تو وجود و عدم کے باب میں ہے          ہمیں اشارہ چشم تباہ سے مطلب          دسوں مقولہ سے باہر ہے یہ قول حسن          دہن کار از یو جو کا فخر رازی سے          طالعہ میں ہیں تجرید کے جو عاشق وضع          دمان تنگ یہ کہتے ہیں پستیان حکما          دو کبا بیان کریں گے نتائج تصدیق          ہم اپنے قول یہ برہان سلی لاتے          سایل حکمہ کا جو رہا ہے قبح          ہے ہر وہ التجری تمہارے انکے دین</p>	<p>میرا کلام ہے یہ فلسفی کلام نہیں          آئینا میں اصلا مجھے کلام نہیں          ابو علی کے اشارات سے بھی کام نہیں          بلند عشق سے بالا کوئی مقام نہیں          دو مقدمہ میں نہیں میرا کوئی امام نہیں          زبان بہ کلی و جزئی کا انکے نام نہیں          یہ نقطہ قابل تقسیم و انقسام نہیں          جنہیں تصور سادج میں دخل تمام نہیں          مگر وہ شوخ مہندس فراز نام نہیں          ہنوز صدرہ پیر ہی یاد نے تمام نہیں          ہیں تو اس کی تحریر میں کچھ کلام نہیں</p>

<p>             ایشایہ اکہون سے کرتے ہیں ثابت و سائر              گواہ ہیں میرے دعویٰ کے جملہ آفاقی              بیان کس سے کریں خط جام کی تشریح              دوہشکے کہتے ہیں کبک درمی سے چلتے ہو              ہر ایک نوع سے ہے فوق جنس کا رتبہ              فروغ داغ جگر شمس بارغہ بین کیاں              رکھے مسلم اوسط سایل سلم              ہے انقلاب سے کون و فساد کے پیدا              کریں نہ بحث عقل و نفوس اشراقین              مباحثہ سے ہی کیا فعل و انفعال کے کام              کلام آچکا معقول ہے مگر اسی فیض              مشاعرہ کے موافق بھی ہو غزل ارشاد           </p>	<p>             بلند بام سے اونکے فلک کا بام ہنیں              بیاض صبح ہی افونکی چہری میں شام ہنیں              ہمارے میکدہ میں مولوی جام ہنیں              یہ خاصہ ہنیں قطعی و عرض عام ہنیں              دو خاص ہی ہنیں جو خاص تخت عام ہنیں              خلاف اسمین ہنیں ہے کچھ اتہام ہنیں              ہیں خیال رخ و زلف بام و شام ہنیں              قیام و بر کو اک حال پر دوام ہنیں              ہیں جواہر و اعراض سے تو کام ہنیں              مقام وصل ہے یہ بحث کا مقام ہنیں              سمجھ لے ہر کوئی شاعر یہ وہ کلام ہنیں              حضور آپ کو کیا خاطر عوام ہنیں           </p>
---	---

### ایضاً

<p>             درِ معان ہے تکلف کا یہ مقام ہنیں              دیکھو مصحف رخ تیج کینچے کہون ہو              جناب قلم و کعبہ یہ مرثیہ سنئے              شبیہ قامتِ موزون سے ہے سہی لیکن              ہیں گے اوگ سے می غم ہنیں جو جام ہنیں              مہر جب ہے یہ ایروہ صیام ہنیں              دو چار دن سے اوہون نے لیا سلام ہنیں              تیری لنگ ہنیں شمشاد میں خرام ہنیں           </p>	<p>             درِ معان ہے تکلف کا یہ مقام ہنیں              دیکھو مصحف رخ تیج کینچے کہون ہو              جناب قلم و کعبہ یہ مرثیہ سنئے              شبیہ قامتِ موزون سے ہے سہی لیکن           </p>
--	--



خلالِ روزانین چمکہ دیا تھا کل جسے	بشریک کجفہ میں آج یہ غلام بنیں
سوار کے وُو رہے اختیار میں کبوتر	سمندِ عمرِ روان کے لئے لگلام بنیں
شراب پینے سے کبوتر منع کرتے بھوکہ	جنابِ رندِ جوینِ اقصا سے کام بنیں
درِ مغن سے جو بیتِ الحرم کو اوٹہ جاؤں	خطیبِ شہرِ بنین میں کوئی امام بنیں
عبثِ جناب و خطا کی فکریں بنیں	یہ شعر میں میرِ منطق بنیں کلام بنیں
کر گیا قتلِ حیاں کب تک اہی فلک بس کر	دیارِ ہند یہ کچھ سوادِ شام نہیں
طلبِ دن دیت اسی بے نیاز میں کس سے	قتلِ بون مجھے قاتل کا یاد نام بنیں

کلامِ اوٹلی کمر میں ہی لاکلامِ ایفیض

دماںِ تنگ میں اذکے مجھے کلامِ بنیں

اور شاہِ خاموش جہاں سا کو میں خواجہ بندہ نواز کے متعلقوں مکہ مسجد میں رہتے ہیں لوگوں کو  
اوٹلی ذاتِ فیضی اور شاہِ نور الدین جہاں قادری حضور نے اون سے بیعت کی یہی مجاہدِ  
اولِ عہد میں عفرات آباد کے مجاہد سے اکمل شاہ قریب دروازہ پل اور داودِ مستان  
اور شاہِ جبار و جہاں شاہ علی بندہ برادر امرا شاہ متصل تالاب بود کے صاحبِ باہن  
دروازہ تالاب دسیر پورہ ایک خود دروازہ ہے کہ وہ اپنے نام سے بودیلے صاحب کی  
کہہ کی کہ مشہور ہے یہ باندروں شہر اور باہر مستعد پورہ میں جانب مغرب حسینی بلا شاہ  
وقت میں مغفرت منزل کے رواق میں بادشاہی پل کے ریا کرتے تھے اب حال میں  
سیانِ حیات شاہ ساکن کہہ کی دسیر پورہ قبر بیرون شہر احمد علی شاہ ساکن سارٹھ

مراد از دون بلده حراج علی شاه ساکن تھانہ غور میں پالی ریا کر رہا کرتے تھے پہلے کے ایک  
 دو لوگ وقت عینا ساکن بلو خانہ بدایح الی کا جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم جیم  
 بازار فرید و جلہ سوال انکا مادہ ہونے سے دستوں میں سپاہ قرا کی اندر و شہر قریب دوا رہ  
 پانچ ہی میر تواب یہ بھی ساکن بازار فرید وں جاہ ایک ملکی میں رہا کرتے تھے لوگ بدو و اکثر  
 کمرے ہو کر تھے آگیاں ان محسن دین تھے ایک وقت حضور میں نوا نوا الی دلیا کر آئے تھے  
 سچ شوال کو وفات کیا یہ خلفت ہوا جازہ کہ تھی سلع الدین جیسا ہلایا کھانا کھا کھا  
 لایا چوکر جسنی شاہ کے تھے مستعد پورہ میں لیجا کر وہیں دفن کیا سال عرطی وقت  
 ہوا اگر تابی سلیمان معروف تنگ شاہ تنگ اور آئے کسو کو تر دیکھنے نہ تھے گڑھے  
 پسند خاطر اگر کوئی لاوے قبول کرتے تھے حضور نور نوا نوا الی دلیا ہوا ملاقات کئے  
 تھے زہر مار و بلو خانہ نے ایک برہمن کے کو دیے دئے اور ضایہ کر چلے کیوں نہ قریب  
 ناگل جیسا کہ رہا کرتے تھے یہ لفظ تنگی ہی ایک اعلیٰ کا پیر میں مان ناگلی پوجا جاتی ہوئی  
 اسی نام سے مشہور ہو گیا میان مدار ایک بار میں نور اللہ کے رہا کرتے تھے وہیں ہوئے  
 سوال کہا نیکو دل میں ساکن دروازہ ٹکسیف جنگ مرحوم فاضل شاہ ہندی ساکن باغ سار  
 خواجہ بیگ سکن عقب پرانی جو علی خواجہ صاحب ساکن باغ زیبا کراستہ اولہ یہ سب ایک  
 غفران منزل تو انکا حالہ اولہ یاد کرتے کراستہ قوی مکیل تنومند سرخ و سفید حالت جد  
 اول نگاہ و نمائت کہ ہون پر لگا ہوئے پہلے تھے ہر حضور اعلیٰ نوا نوا الی دلیا ہوا دار نے  
 اوہیں سواری پیدل دیکر محمد ار فرمایا کیرے پئے سواری میں حاضر رہا کرتے تھے

رہے تھے وہیں انتقال کئے وہیں دفن ہوئے حال حضور خلدائے ملکہ کے وقت میں تھے شاہ امام پورہ  
 میں ساکن جب وہ گورہ محمدی شاہ عرس ربیع الثانی میں ہوتا ہی مگر آشاہ قفل شاہ اینٹ شاہ  
 موشاہ سلیمان شاہ نیل شاہ دتاشاہ ہشیرہ زادہ فاضلہ بارادین ہاراج کی بیوی پشگل  
 ملنے پہنچا امام علی شاہ محبوب علی شاہ دتاشاہ موتی شاہ دوجی شاہ خواجہ صاحب پیر اشک شاہ دور  
 میں حضور علی عرف بزرگی کی پیدائی محاش سیکڑوں روپے ماہوار پاتے ہیں وکلا سکے  
 حاضر رہے ہیں چونکہ نامہ نگار سابق اسکے رشید الدیکانی میں احوال حمد حکام اس دیار کارا جیائے  
 اور بادشاہان ذوی الاقدار اسلہام اسد اکورون اور پانڈون سے غریب اور غریبوں کے  
 دامن حکومت کو دیون علی ہذا فاروقی اور نیز بدستور سوانحات سلاطین دکن کے بہمنی نظام شاہی  
 عماد شاہی بریک قطب شاہی مع فراروایا سندہ کشمیر و تبت و کابل و لاہور و گجرات و غیرہ  
 بیان میں لایا ہی عرض اس کہ جسے آگاہ کرنا سوا شجرہ حال کے سندہ بارہ سو تیس  
 اور آخر کار چونکہ سلطنت پاکٹی ارباب اسلام سے اولاد پر امیر عمیر صاحب کو گنگا کی قرا پائی  
 اور تا حال اسی خاندان سے منسوب ہتی چنانچہ بابر بادشاہ فاتحہ دولت سے بہادر شاہ فی خانہ  
 سلطنت سے آباد ہوئے ہیں واقعات و مایات سے سلف کے اغراض کہ ابندہ ایسا کی فقط اسلام سے  
 موصوف سے کتابی و ضمن میں کے احوال سلاطین ایران و توران و روم کا اور سما و سوات حکومت  
 فرما دیا اٹھ سنی کی بھی زمانہ حال تک مذکور ہوئے تیسرا چاند امیر تیمور اور اس کے برادر  
 اسکا کرام تا حضرت آدم علیہ السلام اور اخلاق ذوی الاحرام تا زمانہ اختتام کے بیان میں اور  
 آخر میں تین ممالک میں ہوا ان کا کرام و احاد ذوی الاحرام اور ان کے اسامع اسم والدہ ماجدہ



برلاس منع ہی تم لاس کا اور وہ بیاسی قاجلی بیامہ سپہ سالار برتا تھا پھر خان بن قبل خان کا  
 اور وہ بیاسی تونہ خان سپہ سالار قبل خان اور قویہ خان کا اور تونہ خان بیاسی بایستقر خان و آخر  
 کہ قبل خان اور قاجلی سرد و فرزند تونہ خان کے تھے قبل خان کی اولاد بادشاہ ہوسنی اور لاد  
 قاجلی کی دزیر و سپہ سالار امیر تور اولاد قاجلی کی ہی اور چنگیز خان اولاد قبل خان کی بایستقر خان  
 بیاسی فایز خان کا اور فایز و حاجب بایستقر خان مسند پر خانی کی نمکین ہو کر ساتھ عدل و انصاف  
 اور ملک گیری کے مشغول ہوا اور فایز و خان و بیاسی و توین خان کا اور آٹھ فرزند دوسرے  
 دو توین خان کو جو بھی یعنی ہاسی فایز و خان کے اپنے اور مان کو انکی چلامر کو قلم سے اولکن کی  
 جان کا مار ڈالے فایز و خان اور دو چھیرے بیاسی اور کے متفق ہو کر عرصہ خون اپنے ہاسیوں اور  
 قوم سے لیا اور فایز و خان و مان و دوسرا اور دو توین خان بیاسی تو قاضی کا یہ دلیعہ اپنے باپ کا  
 بعد وفات کے مدت العمر جانیابی کی اور بوقاضی بیاسی نور بخ خان کا یہ بھی بعد پر اپنے مادام  
 الحیات بادشاہت کی اور نور بخ خان بیاسی سمات القوی کا پس جہنم چنگیز خان کی  
 اور جہانم صاحبہ امیر تور کو کا خان کا یہ بادشاہ تمام ترک و تاتار کا ہوا تھا اور مستما القوی  
 دھڑے چوٹہ بادر کی اور زور دیون خان کی کہ وہ فرمانہ اپنی قوم کا تھا بعد وفات شوہر کے  
 لہو سے نور کو کہہ کے کہ قدرت الہی سے خلق میں آؤ فرو ہوا تھا طالع ہوئی اور تین فرزند ام  
 جینی زنجراہن سے ہی اور چوٹہ بادر بیاسی علیہ و رخاں کا کہ وہ بعد پر سیر جانیابی کا  
 ہوا تباہ علیہ و رخاں بیاسی نخلی خواجہ کا کہ وہ نسل قنان کی زمانہ میں نوشیروان کے  
 کوہ اور کنہ قن سے سین سینے آتا تھا اور وہ کوہ مذکور میں ہی تھیں و حاکم اپنی قوم کا تھا یہ

منکلی خواجہ بیاضی تیمورتاش کا اور تیمورتاش اولاد سے قنان کی ہے کہ یہ لوگ بھی کوہ ارض قون میں  
 رہا رہی کرتے تھے اور قنان بیاضی ایلمخان کا بیفہ السیف سے جنگ مغل و تاتار کے اور کیفیت اس کی یہ  
 کہ پہل خان اور ایک ہائی خال زاد اسکا گمور خان نام جنگ سے ہائے کہ ہو افغان و خزان چان بچا بنے  
 کے لئے کوہ مذکور میں اگر سکونت اختیار کی چونکہ ازواج بھی اپنے ہمراہ رکھتے تھے وہاں قنان کو  
 اولاد پیدا ہوئی اور وہ لوگ دینار برس تک اوس بھڑ میں رہے پس ایلمخان بیاضی تنگر خان کا کہ وہ  
 بادشاہ مغل کا تادل اوسے جنگ کو نور تاتار کے فتح کیا ہنگامہ ہو کہ وہی شکست بیاضی کے تمام  
 اسے قتل ہو گیا فقط ایک سپہ سالار ایلمخان باقی رہا کہ وہ کوہ مذکور میں جا کر چھپ رہا پس  
 سے قنان خان ابن ایلمخان کے قریب دو ہزار سال کے وہاں رہے جیسا کہ گذرا جبیت  
 ہو گئے وہاں سے نکلے اور ہر چار طرف راہی ہوئے اور تنگر خان بیاضی منکلی خان کا کہ وہ ایک  
 دس برس تک بادشاہ مغل کا تھا اور منکلی خان بیاضی یلدر خان کا کہ وہ بعد پر جب یہ آرا ہو  
 نام اور میں اپنے آبا اور اجداد کی ستودہ خطابت مشہور ہو اور یلدر خان بیاضی ہی خان کا کہ  
 وہ بھی بعد پر مسند اس سلطنت مختلفا تھا ہو کہ مدت العمر کامران رہا اور اسی خان بیاضی  
 کس خان کا اوسے ہی بعد اپنے باپ کا بادشاہی کی اور کس خان بیاضی آغوز خان کا کہ اسے  
 عید میں اپنے تائبہ سے خیل خواجہ وزیر کی شہر برس بادشاہی کی جولے راغوز خان بیاضی  
 کہ وہ عظیم بادشاہ تھا تھا اور بہت خود مند خدایرست جیسا کہ جمشید اپنے زمانہ میں ہوا اکثر ملک  
 ایران اور ترکستان و روم و فرنج کے اپنے قبضہ میں لائے تھے اور قرا خان بیاضی منکلی  
 خان کا کہ وہ بھی طای بر باب کی بادشاہ ہو اخلق کو اسودہ رکھا اور کہہ قراقم میں بہت عمارت

ناکئے اور خان شاہی الیچ خانائی کا کہ یہ چشمہ قوم مغل کا بہت ملک کیر اور عادل تیار الیچ خان  
 بیٹا کی کوٹان کا یہ حد سے زیادہ سختی تھا عہد میں او کے ترک لوک ست و لا عقل ہو گئے تھے اور  
 او کو دو پسر تھے اور کوٹ خان بیٹا دی بلخان کا اور دی بلخان بیٹا بیٹا الیچ خان کا کہ باپ نے  
 الیچ خان کو ضعیف دیکھ کر رو رو اپنے جانشین کیا تھا اور الیچ خان بیٹا ترک کا کہ وہ آخر عمر  
 میں باپ کے تحت پر جلوس فرما کر ساتھ کمال عقل و داد کے سلطنت کی اور ترک بیٹا بیٹ  
 کا کہ تمام ترک اور مغل اولاد یافت کے ہیں پہلا بادشاہ ملک مشرق کا یافت ہی لکڑی  
 اور پوس کے گہر کی بنا لیا اس اور بارہ کا پینا اختراع یافت کا ہی نک یافت کے زمانہ میں  
 نکلا ہی اور ولادت یافت کی حد تک حضرت نوح علی نبیہ علیہ السلام کی ہی درودہ جناب بعد  
 طوفان ہرستہ فرزندوں کو اپنے تین طرف روانہ کرکے یافت کو ملک توران اور سقلاب اور  
 چین عنایت کئے اولاد یافت کی اس ملک میں شایع ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام فرزند  
 ملک کے اور اولاد العزم دم کہ بعد ایک ہزار دو سو چھ سال دفات حضرت آدم علیہ السلام کے خلق کو  
 خدا پرستی کی دعوت کی عمر حضرت نوح کی ہزار برس اور بعض روایات سے اس سے بھی زیادہ ملک  
 لاک اور المک اور ملک اور ملک ان سب نام ملک کے ہیں اور ملک بیٹا ہی موسیٰ کا عمر ملک  
 ایک سو چالیس سال اور ملک کے باپ کا نام موسیٰ بن اخنوخ عمر نو سو نو سال اور حضرت  
 اخنوخ ملقب ادریس بن بردع ہے سو پین ست آپ استاد جمیع علوم کے تھے اور برد  
 فرزند ہمائیل کے نو سو دو برس یا نو سو سا تہ اور حضرت ہمائیل فرزند قیستان کے  
 عمر چھ سو چالیس یا نو سو چوبیس سال یا تیرہ تالیس یا آٹھ سو یکا نوے سال اور قیستان

فرزند بن اوش کے عمر نو سو بیس یا چالیس سا تہ سال در اوش فرزند بن شیت علیہ السلام  
 عمر چھ سو سال یا نو سو بیس برس و حضرت شیت فرزند بن آدم علیہ السلام کے عمر نو سو بارہ سال  
 اور ابوالبشہ آدم علیہ السلام گینہ الارک تک پہنچے مرقولہ دار بال عمر نو سو سال قد ابکسا تہ کرکا نظفہ  
 ایک کیس مرد اس کو تین پیدائیں اور ایک رو برو چاہیں ہزار اول و چھاد و جو دین تے اور اس  
 والدہ ماجدہ کا مکینہ خاتون اوقب امیر کا امیر گور کا صاحبزادہ اور جد گور کا بی کی جیا کہ  
 اد صاحبزادہ نظر کرے طالع ولادت کے اوکیت ابو المنصور او نام علقا الدین تاج ولادت کجا  
 رات پچیس شہر بجائی ۲۶ ست چوبیس مکان ولادت قطعہ الکش کہ شہر بزرگ شہر  
 تاریخ جلوس چار بار ہویں ماہ مبارک خراج در ہفتصد ہفتاد و کرد جلوس و قدیم مصرعہ  
 مکان جلوس ام البلاد علی و کلا و دوی الاحرام و وزیرای عظم کا بیان  
 چار وزیر خضر پیلادیز یعنی مدکار بہات اور معاملات مملکت اور رعیت میں اور تحقیق  
 معمری اور خراجی ولایت اور تحصیل مالیات کی متعلق اوس سے دوسر اور نیز مذکور دار  
 اوسو متعلق سیاہ اور انکی خواہ کا تیسرا وزیر ہو کہ واسطی اور بادی و جوانی اور باد  
 کے اور تمام مقدمات اموال غایب اور فوتی اور فزاری اور نکات اموال ایہ کان ورونہ کان  
 اور مویشی علف خور اور آنجو متعلق اوس سے اور وہ جو اوس مد اخل سے جمع آوے ضبط کرے  
 اور وہ جس قدر کہ اموال غایب اور اموات کا ہو و لہو نوں کو جو بچا دے اوچو تھا وزیر کا رفاہ  
 کہ مد اخل اور مخارج مملکت اور خزانہ اور جمع بہات کی خبر داری کہ حکومتیں وزیر سرحدات  
 حالہم کے کہ ضبط کرنا شہر معلما اور علی کا عہد سے سے ایک ہو کر سے بسی یہ سات وزیر



تابع دیوان بیگی کے کہ بند و بست تمام مہمات مالی اور ملکی کا استصواب سے دیوان بیگی کے سر انجام  
 دیکر عرض کریں مراد دیوان بیگی سے بیان و کیل اور نایب مہمات یعنی مدار المہام سلطنت  
 اور ترک تہذیب میں یون مذکور ہے کہ سلطان نے یقین کرنے دیوان بیگی کے عرض بیگی معین فرمایا  
 کہ تمام اسباب رعیت اور ادوا و امور کا اور جو مہمات کہ فیصل باوین اور سر انجام کو پہنچیں عرض  
 کرے یہ حکم ہو کہ منشی جو محرم اسرار سلطنت ہو مقرر کریں اور مجلس لیسندون کی تدارین کہ نوبت  
 جو کہ مہمات اور معاملات دیوان اور مجلس منشی جو من لکبر نگاہ کہیں اور جو جو کا اور مالی  
 اور قیام اور حادثی کہ دفعہ میں آوین قلمند کر کے جو کہ کہ عرض ہو لکبر داخل دفاع کریں  
 واضح ہو باوجود درکار کا مقدار اور امر آنا مدار اور متصدیان دوی الاقدار کہ کہ سر انجام  
 مہمات و محلات کا عرض کرتے ہیں اکثر مقدمات میں حضور صاحب معنائی اور ادوا و امور میں کہ  
 ظل سبحانی بنفس نفیس توجہ نفیس احوال کے ہوتے ہیں و برکبان محرم محرم کا بیان و  
 اول عمل خاص سلطان میرہ امیر حسین میرہ امیر فرغانہ اور کشتہ ہوئے امیر کے حوائج اسرار  
 سے ملک خاتم دختر قران سلطان خان اور الواس اغا دختر بیان سلسلہ ذرا اور اسلام آغا دختر  
 خضر مسوری اور طغتا ترکمان خاتون اور دشتاغ دختر امیر الدین اور توامان آغا جہات محل  
 اولاد امجد کا بیان و کل چار سپہ جاگیر مرزا احمد شیخ مرزا امیران شاہ نیک مرزا اور ایک دختر  
 سلطان محمد محرم محرم محمد بیگ ابن امیر نوشی واضح ہو کہ جاگیر مرزا ایام اوایل میں سلطنت  
 بد بزرگوار کے ۷۶۷ھ میں سوچتہ میں رھلتی تھی چونکہ جاگیر مرزا کو وقت انتقال دو  
 فرزند تھے اول محمد سلطان کہ او سے صاحب قران نے اپنا ولی عہد فرمایا تھا فساد کردگار

۸۰۵۔ آٹھ سو پانچھن اٹھائیس سال بعد کہ وہ تودار بقا کو ارحال کیا دوسرا پر محمد بعد برادر کے  
 امر جلیل القدر ولیعہد یگانا میراؤ کے قرار پایا اتفاق روزگار وہ بھی بعد جدا ہو کر دوسرے  
 سال ۸۰۹۔ آٹھ سو نوین ماہ سے ایک امر لشکر کشید ہو امر شیخ مرزا دہ بھی  
 وقت حیات باپ کے ۹۹۔ سات سو چھانوے میں اس جہان سے درگزر اسبب بقا  
 اوسکا یہ ہوا کہ وہ النگ میں قلعہ خرمائی کے زمانہ تھا کہ ایک تیر بالا د قلو سے اگر  
 شاہ رگ پر مرزا کے پونجا اور غور مرزا شہید ہو ایران شاہ احوال دولت شمال ایران  
 اگے چل کر فریسا ہو گا شاہ مرزا ایشا پیرا دہ ابتدا سے بعد گستر شرع ہو رہا نہایت دہ  
 مکرم علی کی اور اقصا غایت کو تعظیم شایع کی فرما تا تھا ۹۹۔ ست سو نوین ماہ میں صاحب  
 حکومت خراسان کی تفریض کر کے خدمت کیا تاج حضرت پیر والا قلعہ کی ۸۰۸۔ آٹھ سو سات  
 سبب مرزا سپہر سلطنت کا ہوا اور گو ابتدا میں برادر زادوں کے اطراف و جوانب ایران  
 تودار کے راتا سلطنت کے بلند کئے تھے مگر محاربا سے پیش آئے مگر وہ سب پورے عرصہ  
 میں مطیع و متقا ہوئے اور شاہ مرزا تمام ممالک ایران و توران پر کہ جس قدر تصرف  
 صاحبقران کے ہوا استیلا پایا اور تین بار ارادہ سے استقبال فرما ہو سفر ترکمان کے کہ بعد  
 صاحبقران آذربایجان پر استیلا پایا تھا لشکر کش ہوا تیسرے مرتبہ چونکہ مرزا ایشا پیرا  
 مرزا پورق خان کا اسنے اطاعت قبول کی اور حاضر خدمت ہوا حکومت آذربایجان کی اوسکو  
 فرمایا اور بہر طور صاحبقران کے حکومت فارس کی مرزا میر محمد بن عمر چانگیر مرزا ہرادر زادہ پر  
 اور اصفہان مرزا دستم علی شیخ مرزا پر مسلم رکھا اور سیدان مرزا اسکندر بن عمر شیخ مرزا کو

مستقل فرمایا بعد چند مرزا میر محمد تومانیہ سے بعض ملازمتوں کے مار گیا اور دو بھائی اس کے مرزا  
 رستم اور مرزا بابائی قزاق تہمین جنگ کرتے رہے اور مرزا اسکند چند ماہ میں مخالفت  
 بعد انہدام کے شکر سلطان سے قابو میں جو برادر رستم مرزا کے آیا اس نے اول تو آنگھوں میں  
 سکند مرزا کے میل کھچا اور بعد قتل کر ڈالا پس شاہ رخ مرزا نے ولایت فارس کی ابراہیم سلطان  
 فرزند کو اپنے شفقت فرمایا بالحدیث الیسیال شاہ رخ مرزا بعد بد بلا استقلال بادشاہی کی اور بعد  
 طبعی موت سے سترہ سال کے مراحض زندگانی سے دارالبقاعین نزول فرمایا اور بعض نسخہ میں ایسا  
 مذکور ہے کہ احمد نام ایک شخص نے جامع مسجد میں برات کے چہری بدن میں شاہ رخ مرزا کے ماری  
 اور وہ اسی عتسین ذالہ شربت حیات جاودا نکاح کیا کونے یہ رباعی تاریخ وفات میں کہی گئی ہے  
 سلطان جہان شاہ رخ زمان مظہر بود در مقصد و نفاذ و نہ آید مظہر بود در مقصد و نفاذ و نہ آید  
 در مقصد و نفاذ و نہ آید از در غور و نگاہی کہ جب صاحب حق رحلت کی وقت انتقال  
 اوس شاہ جہم جاہ کی اولاد و اسباط سے بعد ذکر و انات چون آدمی موجود تھے ذکر  
 سینہیں ادین سے دو بیٹے تھے اور انیس پوتے اور پندرہ بیٹے ایک خواہ اور انا  
 سترہ ایک دختر اور اسی پوتیان اور اسی بیٹے پوتیان و ایران و توران و روم کے بادشاہوں کا  
 بیان جو محاصرہ کے تھے کتاب سیدی خانیں لب التواریخ اور مجالس المؤمنین کا لکھا ہے  
 کہ بعد میں امیر صاحب قرآن کے کوئی پادشاہ ایران اور توران و روم میں سوا صاحب قرآن کے نکھا  
 کہ یہ سب صاحب قرآن کی بیٹی مگر ایک جماعت کہ بعد رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے سر خلافت اور رسالہ سلطنت پر جلوہ سر کیا ہی مجمل بیان اس گروہ کا

زمانہ تک صاحبقران کی یہی واضح ہو کہ اللہ یار وہ جو ہی سے بھرت سرور کا تاحلی اللہ علیہ وسلم  
خلافت اور پھر رضی اللہ عنہم تیس بن تک خلافت فرمایا پر بنی امیہ سے چودہ شخص ایکایک نوے سال  
تک حاکم ہوئے اول معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور آخر مروان پر بنی عباس سے تیس  
بن ابی سفیان تک خلافت کئے اول ابو العباس عبد اللہ ملقب بفتح کہ زوال العباس کا  
تین واسطے سے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو کہ وہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پہونچائی ۳۲۲ء ایک سو تیس بن سریر مولا کو زب و زنت بخشا اور بنی امیہ کا استیصال کیا  
آخر حاکم بنی عباس کا معتمد باللہ تھا کہ ملا کو خان بن تولی خان بن جینگہ خان نے فتح کشی کر کے  
معتمد مع چار پر معتمد کشید کیا اور طبقات سلاطین جو جو کہ باہکدار تھے اور خراج دینا  
بنی عباس کو قبول کیا تھا اور مملکت ایراق و تھان میں بیج عبد عباس کو حکم الی کر رہے  
گیا رہ طیف بن بطلان طایر بیان چھ نفر چھ بن سال کہ اول حاکم الخاطا بن حسن معتمد اور تیسرا  
صفاد یا یعقوب بن لیث غزہ سے نفر چھ تیس سال تیسرا اسمانیان نو نفر ایک سو دو سال کہ اول زمان  
امیر اسماعیل بن احمد بن احمد بن سامان تھا اور آخر حاکم عبد الملک بن یوحنا بن یوحنا نو نفر کہ ذکر انکے اول  
زمان رود کا سامان سلاطین بنکد زب تم ہو گا یا یوحنا غوری یا یوحنا غوری چھ سو سال اول حاکم  
الخا علی الدین حسن بن حسین کہ نسل سے بادشاہ غور کہ تھا اور سلطان مغز الدین غوری کہ احوال  
سلاطین ہند میں آجکے سو اسی چھ سال بریان انیس نفر ایک سو ستائیس سال  
اول حاکم الخا بنو نہ کہ وہ نسل سے ہیرام گور کی ہا سا ہوان سلجوقیان سو لافتر ایک سو  
ایک ہزار سال اول حاکم الخا طول بیگ بن میکائیل بن سلجوق کہ نسل او کا چوبیس واسطے سے

افراسیاب کو جو تھپائی اور بعد اسکے نسل سے انکی بددقت نے ملا دوم وغیرہ میں سلطنت کی  
 اہوان خوارزم شاہیان نو نفر ایک سو آٹھ سال دل حاکم انکا خوشگین غریبہ کی کہ وہ  
 غلام ملک تھیں مملوک سلطان ملک شاہ سلجوق کا تھا اور اسکو خوارزم شاہ کہتے ہیں  
 ذال نائیکان یہ تین شعبے ہیں نسل سے غلامان ملک شاہ سلطان مسعود سلجوق کے  
 دسواں ہستائیان کہ انہیں ملاحظہ کہتے ہیں آٹھ نفر ایک سو ستر پر ایک سال اول  
 انکا حسن صلاح ہی کبار اہوان قراقلایان قراق اور حاجیہ وغیرہ دس نفر جیسی سال پس جب  
 دولت بنی عباس کی بنیاد کو پہنچی ۶۵۲ء ہے ستر بن سال میں ہلاکو خان بادشاہ مغلی کا  
 حکم سے بیانی مسکو خان کے ایران پر آیا اور طائفہ ملاحظہ اور اسعد کو قتل عام کر کے دہان سے فرم  
 سنج عراق دے گئے بعد اذ کو گیا اور بعد بحارہ مکر کے جہد نہیں متھم بانہ خلیفہ عباس کے  
 پہنچا اور وزیر کے خلیفہ عباسی کو مع چار خلیفہ کے ۶۵۹ء ہے سو جہن میں مقتول کیا  
 اور ابتدا سلطنت جنگر خان کی ۸۹۹ء یا نسو نو یا نو سے ہی اول اعداد اولاد سے ایک سو  
 کہ سلطنت کئے ہیں حمد انیس نفر میں اور مدت سلطنت ایک سو چاس سال پس سات سو  
 چاس میں سلسلہ اولی دولت کا قطع ہوا اور بعد اسکے ملازمان سلاطین جگیزیہ سے چھ نفر  
 حکومت و سلطنت کو پہنچے اول چوپایا دوم ایلیکانیا سوم ابواسحاق چارم نظریا پنجم  
 شوکیا ششم سریدار یا پس چود طوع ہو میر دولت و اقبال صاحبقران کے نام شہد  
 خاندان متعدد کے متعدد ہو اور ملک مال نے جہد خانو دو کی طرف دومان صاحبقران کے  
 رجوع کیا و بادشاہان ہندوستان کا بیان و واضح ہو کہ سلاطین اسلام سے اول چوند

میں کھارے جہاد کیا امیر ناصر الدین سکنتگین ہی کے اسنے سن ۶۱۷ھ میں سلطان غلام ترک نژاد  
 بلند کئے اور ۳۲۱ھ میں سوسہتر میں طاعون کا چوڑا لگنا ہی کے سلطان غلام ترک نژاد  
 اسی گین کا بیٹا اور اب گین ملوک امیر منصور سامانی کا تھا جو اسحاق ساتھ نیابت امیر منصور  
 کے حکومت کو غزنین کے چوچا حکومت کا ساتھ کی امیر ناصر الدین کے سپرد کی اور بعد ابو اسحاق  
 کے جب کبھی وارث اس سے نہ راعیت نہ تابعیت امیر ناصر الدین کی اختیار کی پس محمد انتقال  
 سلطان ناصر الدین کے بیٹا سلطان مرحوم کا سلطان محمد سکنتگین اوس سال  
 قائم مقام بدو ہو کر اکثر ہندوستان پر چڑائی کی بیشتر تھانہ خراب فرمایا اور ملک  
 یادمان مسجد بنا کی بیان تک ۳۲۱ھ میں وہ بھی باطیستی کی اور تباہی کے بارہ نفر  
 اولاد سے اسکی سلطنت کئے پس ۵۵۵ھ میں سوچین میں ہمال دولت غزنویوں کا انقطاع ہوا  
 مدت سلطنت انکی ایک سو ستیا سی سال بعد اسکے سلطان مغز الدین غوری کے شہسپا الدین کر  
 اشتہار رکھتا تھا اسنے ہندوستان کی حکمرانی کی مادہ تاریخ وفات اسکا صاحب السریع  
 بعد اسکے جب کبھی وارث اس خاندان سے نہ راعیت نہ تابعیت امیر ناصر الدین ایک کے مشہور ملک بخش تھا وہ  
 ہوا غلاموں اور امیروں وغیرہ سے اتباع سلطان مغز الدین کے آئندہ نفاذ ہے سو نو دھڑ امور  
 کے مودائے ہر سلطان جلال الدین خلجی نسل سے خلجیوں کی کردہ داماد چنگیز خان کا بتا جا رہا  
 بہمان سلطنت کے روائے اور سلسلہ خلجیوں کا منقوض ہوا اس بعد تغلق شاہ تخت پر ہندوستان کے  
 ۳۲۵ھ سات سو اکیس میں جلوس کیا اور ۳۲۵ھ سات سو پچیس میں رحلت فرمایا بعد اسکے  
 سلطان محمد تغلق شاہ بجای بدروسادہ نشین ہوا اور ۳۵۵ھ سات سو پچیس میں

بعد اس کے سلاطین دکن میں بیا کی گئی پس فیروز شاہ برادر راؤہ تغلق شاہ کا اسی سال یعنی  
 ۷۵۵ھ ساتھ سوچین میں جلوس فرمایا بعد فیروز شاہ کے وفات فیروز شاہ تاریخ رحلت اویسی  
 چار ہفتے بیٹے نوے فیروز شاہ کے سلطنت کو پہنچے اور گزرے محمد شاہ بنیرہ ثانی فیروز شاہ کا  
 ۷۹۶ھ ست سو چھیانوے میں جلوس فرمایا تاکہ کہ سچ عہد کے آئندہ اہم سوا یکمین صاحب  
 دہلی پر آیا محمد شاہ دراز کر کے گجرات کو نکال گیا صاحب قانچن مردم شہر کو امان دی اور قندہ کو  
 مراجعت فرمایا سلاطین دکن کا بیان واضح ہو کہ اول دکن میں سلطان علاء الدین حسن  
 کانکو کی ۷۵۹ھ ست سو آٹھ میں سیر سلطنت پر بھیجا بعد اس کے سلطان محمد شاہ بن سلطان علاء  
 حسن کانکو ہی پہنچی پس مانج نفردوسہ مجاہد شاہ داود شاہ محمد شاہ سلطان غیاث الدین  
 سلطان شہر الدین آئندہ سوک سلطنت کرتے رہے پھر سلطان فیروز شاہ بن داود شاہ بنیرہ  
 سلطان علاء الدین حسن مذکور کا لڑا آسوان داود شاہ سلاطین ہمنہ کا تہا آئندہ سو میں  
 فرمایا ہمالک فتوح اور تاریخ فتوح کا بیان پورا اور الہیہ خوارزم ترکستان عراقین خراسان  
 آذربائیجان اور تمام بلاد روس اور مقلات اور گرجستان اور آرمینیا اور شروان اور طبرستان  
 تمام دارالفر فارس اور کرمان اور یازندران اور بصرہ اور خوارستان آئندہ دہچھا اور بیت قلاع  
 کہوئی اور زمازوایون کو ان ممالک کے خالاکر حکومت اپنے بیٹے پوتوں اور مردوں کو تفویض کیا  
 اور ۷۹۵ھ ست سو اسی پر نو میں سچ ملک اصفہان کے سبب کرشی اور عدم اطاعت مردم دنان کے  
 قتل عام کیا اس میں ستر ہزار آدمی مقول شمار میں آئے اور ۷۹۵ھ ست سو نو پر

باغ میں شاہ منصور کو بیچ بلدہ شیراز کے قتل میں لاکر آل ظہری حکومت کو کھال الا اور شہسوار  
 ایک میں رہا سندھ سے جو بھوکیا اکثر بلاد ہندوستان کے فتح کر کے سندھ آئے سوتیں میں جلب  
 اور دمشق اور ولایت شام تھریض لایا اور امراد شام کو جو قید میں تھے قتل کو پہنچایا اور  
 بعد ازیں بسبب میں مخالفت کے کہ مردم سے دینا کے ظہور میں مائی ہی خوب قتل کیا پس آئندہ سو  
 چار میں یدرم بایزید سلطان مردم کو دستگیر کر کے ساتھ شہر مملکت مردم کو مشغول ہوا اور  
 دیر بر سر کے اوس مرزدوم میں رہا طفل کے بلدہ کئے حتی کہ سلطان مردم بایزید نے بیچ  
 شہ آئندہ سو بیچ کے دفائی اور بادشاہ مصر بہت سارے ساتھ نام گرامی ایہ کہ بار  
 خدمتین سال کیا پس میں الشریض میں خط اپنے نام مبارک لکھوایا اور سندھ آئندہ سو  
 میں راہ نشا پور ماوراء النہر کو پہنچا دین سے حدیں عظیم کے ارادہ جہاد بلاد خطاک کیا تھا کہ  
 شہر ملک دار لقا کی پیش ہوئی حاصل الکلام صاحبان بہت عظیم الشان بادشاہ ہوئی  
 سلطنت بہت عظیم پر تسلط پایا جو کہ باج و خراج قبول کیا باقی راہ جسے کسری کی متاصل  
 جسے انقیاد اور کیا سر بلندی پائی اور جسے اطاعت کی سیٹا کو پہنچا و یدرم بایزید سلطان  
 مردم کا احوال و کلبا ہی کہ یدرم شہسوار سوتیں میں تولد ہوا اور شہسوار سوتیں میں تخت  
 نشین بعد چودہ سال سلطنت کے شہسوار کی عمر میں شہسوار سو بیچ میں بیچ جس صاحب قوتان کے  
 برکت کی واضح ہو کہ یدرم بایزید خلف سلطان امرا کا ہی اور سلطان امرا شہسوار سوتیں میں  
 تولد پایا پس شہسوار باست میں تخت سلطنت کا آراستہ کیا بعد اکیس سال سلطنت  
 کے بہر تھتر سال کی عمر میں شہسوار سوتیں میں شہسوارت پائی اور



سلطان مراد خلع سلطان اوز کا ہی کہ وہ ۶۸۵ھ میں سوچکا میں پیدا ہوا اور ۶۲۷ھ  
 سات سو ستائیس میں جلوس کیا پچیس سال سلطنت کر کے سنہ ۶۶۲ھ  
 سات سو باشت میں ودعت حیات کی خالق کائنات کو موبنا اور سلطان متوفی پسر  
 سلطان عثمان کا بیٹا ۶۳۵ھ میں سو پتالیس میں قسم ہستی کا عالم وجود میں رکھا  
 ۶۴۵ھ میں سو اٹھتر میں سیر سلطنت کو جلوس سے فریق کیا بعد ہ اپنا بیس سال  
 سلطنت کی پس اٹھتر سال کی عمر میں ۶۷۷ھ سات سو ستر میں بساط حیات کو طی  
 کیا اور سلطان عثمان پسر آوز طغرل بن سہب خان کا ہی کہ لب اسکا ۶۸۵ھ واسطے سے  
 باجین خان کو پونچتا ہی اور منتہا ہوتا ہی ساہنہ ترک بن یافت ابن نوح علی بنیا و علیہ السلام  
 کے مذکور کی اجداد اوز طغرل کے سابق میں ترکستان سے خروج کئے تھے پہر دمان  
 سے خوسان اور عراق کو آئے اُس ملک پر قبضہ کر کے دمان رہے تھے جب چنگیز خان نے  
 خروج کیا اور دم آوز طغرل بن سہب نے سلطان علاء الدین سلجوقی سے کہ او سوقت  
 وہ روم کا بادشاہ بنا ایک مکان کی واسطے بود و پاش اپنے اسند عاکی اور ساتھ جیل و شوم  
 اپنے اوس مکان میں آکر اور تر اور و کار بہ سلطان کے شکر تانا را اور کفار ہستبول سے  
 رفاقت سلطان کی دی پس سلطان نے بعد فتح بعض اضلاع واسطے سلاق و قشلاق کے  
 اور طغرل بن سہب کو تفویض کئے پہر جب سلطان نے وفات کی علاء الدین تانی اوسکی جا پر ہوا  
 اور طغرل نے بی جلیت کی بیٹا اور سکا عثمان ۶۷۸ھ میں سو اٹھتر میں قائم مقام بدیر جو علاء الدین  
 تانی نے عثمان کو واسطے تسخیر کسی ایک قلعہ کروانہ کیا اور بعد فتح کر کے قلعہ مذکور کے ساتھ

عطا و طبع علم اور خیل و حشم کے خیر از فرمایا اور قلعہ بھی عثمان کو دیا مگر بوجہ ستارہ سب تو بیوں غروب  
 اور روم میں کوئی اور نہیں سے نہ رہا اور سدم تیر قبائل سلطان عثمان کا مشرق و جزو سوم روم  
 کے طالع ہوا اور الی یومنا ہذا سلطنت و مائیکہ قبضہ قہندار والا میں سلطان عثمان کے باقی ہی اسی  
 واسطے سلاطین روم کو عثمان جو کہ اور عثمان کو کہتے ہیں نہ یہ بات ہی کہ وہ اولاد سے حضرت  
 امیر عثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ہیں یہ مدت عمر گرامی سلطنت سے غلط کامیان  
 مدت عمر صاحبقران کیتی ستان کی ستر برس گیارہ ماہ ہیں اس میں سرائی مدوام کہ ستر  
 صد اعظم قرآن مجید و درتہ سلطنت میں تیس سال گیارہ ماہ پانچ روز و سوائے عہدہ کہ مدد عہدہ  
 لا الہ الا اللہ کا ہی سبب انتقال و مکان حلت و مرقہ منورہ کا بنا و سبب انتقال دل تیر  
 او چند امر اضنیضہ جمع آئے تھے احواف شہید یعنی چکی طاری ہوئی ساتھ روز صبا قرآن  
 آہوں شکوہ نماز شام آفا جیسا تاب عمر گرامی کا مورضو امین گیا تاریخ وفات شہید  
 شہر وین شعبان سے شہید ہوتے کہ عالم پرورد و مکان حلت خط انوار کہ سر قند  
 و مان چہتر فرسخ ہی وقت غریب شہر خطا و صحن اور جہاد کفار میں دیا کہ قند منورہ شہید  
 ہی جلال الدین میر شاہ پسر سوم امیر تمور کا بیان و اسم گرامی اور کنیت اور لقب نام جلال الدین  
 لقب میر شاہ بن امیر محمد کنیت نہ ارد اور تاریخ و مکان ولادت اور جلوس ممیت مانوس تاریخ  
 و مکان و تاریخ جلوس و مکان ولادت نام معلوم و کلاذ و الاحرام روز راعظام کا بنا و  
 جمع شہادت سلطنت اور امور و کالت و وزارت کے قبضہ اقتدار میں ابو بکر مرزا تھے پر دکیان  
 محترم عدد و نام ان کے نام معلوم بقول صاحب کتاب لکھے ہوئے کہیں دکیلا ہی نہیں دے

اولاد امجد و پانچ ایسے بزرگ مرزا عمر مرزا حلیل سلطان مرزا سلطان محمد مرزا سیور مرزا اور  
 بعضے نسخہ میں چل مرزا چار دوسرے نام معلوم کیا ہے کہ خلیل سلطان مرزا بعد جعفر کے سرفراز تھے  
 سبھا تمام ولایت ماوراء النہر اور ہندوستان کی اپنے ضبط میں لایا اور سرخ مرزا نے بھی وہ تمام ملک  
 اوس پر تسلیم کیا چار سال سلطنت سے اوس کے گزرتے تھے کہ امیر خدائی داد نے کہ وہ ایک  
 امر گبار سے سلطان کے ہوتا سلطان کو بکر کر حبس میں اور شمع جہا خان بادشاہ مغلستان کو  
 طلب کیا جب شمع جہا خان حدود ماوراء النہر کو پہنچا وقت ملاقات بندگان خدائی حکم سے  
 شمع جہا خان کے امیر خدائی داد کا کلات کر نزدیک شام مرزا کے روانہ کیا پس سلطان  
 خلیل مرزا حبس خلاص کر کر نزدیک شام مرزا کے پہنچا شام مرزا نے حکومت اور اذکار بجا  
 کی اور رحمت کی اور ایسا ماوراء النہر پر مرزا انج بیگ چھوٹے بیٹے کو اپنے معر کیا وفات سلطان  
 خلیل مرزا کی ۱۱۷۰ھ آٹھ سو چودہ میں ہی اور ولادت ۱۱۵۶ھ سا سو چھیسی میں اور عمر مرزا کے  
 صاحب خان نے اپنے عہد میں حکومت اور بایجان کی عمر روم تک اوسے سونہی تھی بعد رحلت  
 صاحب خان کے سلطنت کو اوس بادشاہ کی قرار دیا اور ساسی ابا بکر مرزا کو کہ وہ صاحب خان کے وقت  
 حکومت عراق کی کرتا تھا کسی پانہ سے نزدیک بیٹے بولا کر فرستے گرفتار کر لیا اور قلعہ میں سلطان  
 قید کیا کسی ایک شہر کو حکم دیا کہ جا کر ابا بکر مرزا کو قتل کرے ابا بکر مرزا نے پیش دستی کر کے  
 اوس کو مع شخص دسہ مار کر حبس بابر آیا قلعہ اور شہر کو لے لیا من بعد نزدیک قلعہ گاہ مرزا  
 میرانشاہ بن تیمور شاہ کے خراسان کو گیا اور جمعیت شہر فرام کر کے تخت پر بٹھا اور عمر  
 کہ وہ تعاقب کے ابا بکر مرزا پر شکر کشی ہوا تھا بعد جنگ وانیہ نام کے اپنے تین مرزا

شاہ رخ پاس پہنچا یا شاہ رخ مرزا نے اسکو حکومت سے استرا با د اور مارندہ ل کے معز کیا پس کچھ  
 تقویت پیدا کی تھی کہ شاہ رخ مرزا بھی کسٹھی اور بغاوت اختیار کی اور فتنہ آہستہ سو فوہین بعد  
 مقابلہ کے زخمی ہو کر طرف سمرقند کے فرار کیا فوجدار نے اس طرف کے پکر کر و برود شاہ رخ مرزا  
 کے لیے آیا شاہ رخ مرزا نے جراح واسطے معالج کے متعین کر کے فرمایا کہ ہرات کو پہنچا دو چونکہ  
 قضا و انگیر تھی اتنا راہ مر گیا اور ابابکر مرزا بعد ہر میت دینے پر اور عمر مرزا کے آذربائیجان میں  
 جلوس کر کے فرار ہو سف خان ترکمان سے دونوں جنگ کئے اور شکست پائی تیسرے بار فتنہ  
 آہستہ سو دس مین مرزا میر شاہ موصوف جنگ گاہ مین تابتہ سے ایک غلام مارا گیا اور آذربائیجان  
 تمام تصرف مین فرایوسف خان کچھ آیا ابابکر مرزا کرمان کو جا کر حاکم سے وہاں کچھ آہستہ سو گیارہ  
 جنگ کر کے گشتہ ہوا ایران و توران و دروہم بادشاہوں کی بیان جو معاہدہ میر شاہ ابن ہجرت سے +  
 ملک ایران و توران مین عثمان رخ مرزا ابیہ جہارم جہاندران کا تاجا کھ محل سان اسکی سلطنت کا  
 گذر اول احوال ولاد اسکا اس طرح ہے کہ شاہ رخ مرزا کو پانچ بڑے اول الخ یک مرزا کہ  
 ماوراء النہر اور ترکستان کی مسوالتیں سے تھی چنانچہ احوال مرزا کا بعد اسکے آب کا دوم  
 ابو الفتح سلطان ابراہیم مرزا مدت بیس برس ملک حکومت فارس کی کرنا مارا تابتہ مین با یکہ ۸۳۰  
 آہستہ سو اٹھتین مین وقایہ پائی اتنا و محدثات اسکے شیراز مین بہت ہن اور انصع المورضین  
 بنی الدین علی یزدی ۸۲۵ آہستہ سو اٹھتیس مین ایک کتابسمی طوفانہ جہ الحکم سلطان کے  
 ترتیب بکر نام سے اسکے لکھی سی سوم بائی سفر مرزا وہ بھی ایام حیات مین با یکہ ۸۳۰  
 آہستہ سو تیس ہجری کے شیرعہ ہرات مین گذرا آب سی تاریخ وفات مین اپنی عایدہ حقین با یکہ



خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچایا اور جدہ و بالک راہ کے امر اوکے سلاطین علاو  
 الدولہ خلجی اور سلطان محمد شاہ تغلق فرمان فرما دہلی کے بنے اور ضعیفی المذہب پس ملک راہے کو  
 شش ماہہ سواٹھ بیطرف سے خیر و شاہ بادشاہ دہلی کے حکومت خاندیس کی سپرد ہوئی  
 اور شش ماہہ سوین اندر خان سپر ملک نے بعد پر حاکم ہو کر شش ماہہ سو کے زیادہ میں خطبہ اپنے  
 نام کا کیا اور شہر بن پور بنامیا میں بعد بارہ لغزان سے مدت دو سو سال تک کہے زیادہ امور سو  
 خاندیس کی سلطنت ہو گئی پس عہد میں محمد بادشاہ کے ایک ہزار آٹھ سو تین قادیان کا اور  
 شہر بن پور فتح ہو اور بہادر خان فاروقی امان پور سعاد طارت کی محل کی و دیگر ممالک معوضہ  
 اور تارخ فتوحات کا بیان دیکھا کہ طارخان دولت دلی تخر مملکت کے بنے زمانہ میں صاحبان کے  
 حکومت عراق اور عجم اور دہلیا جان اور دیا بکر اور شام کی کہتے تھے اور جب صاحب قون متوجہ  
 ہندوستان ہوا یہ ممالک ستر عہدہ میں مرزا میران شاہ کے رہے اور بعد میں صاحب قون کے  
 ہندوستان سے مرزا میران شاہ شکار گاہ میں گہوڑے پر گرا اور قورخان قتل میں اوکے را  
 پایا اگر حکم کے موجب سیاحت یا جاور ماتا تہا صاحب قون یہ حرکات ستر حکومت ممالک نہ گورہ کے  
 معزول کیا مدت عہد مدت سلطنت کا بیان مدت عمر مختصا اکیس سال قری اور سلطنت کی تہی جوتہ  
 اوکے شمار میں آتی بہ سبب انتقال اور کان حلیت اور قد منورہ کا بیان بہ سبب انتقال محاربہ میں  
 بہر ایوسف خان ترکان کلکھ گھوڑہ خون سے شہادت کے سر خودی داریں کی جمع کی اور صاحب  
 جمیع الطین لکھا کہ بیماری سے بخیر کی مو آنا رخ وفات چوبیسویں ذی قعدہ شش  
 ماہہ سو دس کان رحلت جالی سرورہ تہر تہر قد منورہ غیر معین کو ی کبیر مبتلا بیتے



قاضی زادہ دہلی در ملا علی قوشچی شایع مجیدہ و حیات الدین جہتیدہ و معین الدین گمانی کے اپنے سپرد  
 کاشان سے سمرقند کو لایا تھا شمالی قسطنطنیہ میں مشرق میں صیدنا کی پوری بھی واضح ہو کر ریح حید  
 کہ فی زمانہ ملار استخراج کا وسیع مصفا سے الگ ہو کر ایلیا کی حالت شایع فرما  
 کہ جب مرزا علی والدہ بن بانی سمرقند ابن شایع مرزا ہرات میں تخت سلطنت چلوں گا الگ  
 بد ایک چھاپلا والدہ کا تیار علا والدہ سے صلح کر کے دو سو سال او سپر آیا اور مرزا علا  
 بعد چنگیز کے استر آباد میں رہ کر برادر اپنے مرزا ابیر کے گیا اور بار دیگر نہ دولت کا کیا  
 باقی تمام عمر تک اس طرف سے اس طرف کو اور اس طرف سے اس طرف کو آتا جاتا رہا آخر کار  
 ۷۰۰ھ آئندہ سو سال تک رہا پر یہ مقدم کم سفر و اس کون کا ہو اور الگ ہو کر ابیر  
 علا والدہ کے ہرات میں اگر تخت پر بٹھا اور جب ہرات سے جھٹ کر کے الگ ہو کر ابیر اور  
 الہ کو آیا مرزا ابیر کو مراد زادہ دوم ہرات پر تعریف ہوا اور ۱۰۰۰ھ آئندہ سو سال میں  
 سلطنت ہرات کے جلوس کیا بلکہ سبائی و سکا سلطان محمد کے سلطنت عراق و فارس کی رہتا تھا طبع  
 حسان کی مرزا ابیر سے شادعت کی اور مکر محاربا سے پیش آیا لیکن آخر کار ہاتھ سے مرزا ابیر کے  
 ۱۰۲۵ھ آئندہ سو چوبیس قتل کو پہنچا اور مرزا ابیر سلطنت حسان پر منتقل ہوا اس میں مرزا  
 عبد اللطیف بیٹا الگ ہو کر مرزا کا باپ سے باغی ہو کر صد و ستر قند میں جنگ کیا چونکہ غالب آیا بلکہ  
 ہو کر ہاتھ میں عباس نام ایک شخص کے دیا اس نے قصاص میں اپنے باپ کے الگ ہو کر ۱۰۳۰ھ آئندہ  
 تریں میں قتل کیا چنانچہ کسوفہ تاریخ مہی عباس گنت ولادت الگ ہو کر ۱۰۶۶ھ آئندہ  
 سو چھیانوہ میں ہوئی اور مدت سلطنت اس کی سمرقند میں اکیس برس اور مرزا عبد اللطیف



بعد شہزادہ بایک ہرجہ کہ مادر او انہر میں درجہ کو بادشاہ کے پوچھا مگر چونکہ قبل قتل کرنے بایک  
 مرزا عبد العزیز نام بھائی کو بھی اپنے جان مارا تھا وہ خون کے طرف تھے عرصہ سال کا لکھنجا کہ بایا حسین  
 نوکر کے بایا بھائی کے سہواری ایک تیرہ سالہ مارا کہ وہ تیرہ نقل پر عبد اللطیف کے اگر لگا اور وقت  
 اس گروہ نے جو اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا سر پر ہوا دھوس کو اس کے تن سے جدا کر کے  
 شہر میں لانا پیش طاق بدستہ بنالغ ملک مرزا کے لٹکا دیا تاریخ میں اس واقعے کے مطابق  
 دفعہ اول خوب کیا ہی بایا حسین بکشت اور ملک دوم میں جیسا کہ گذر اسطرح خلف ایلدیم  
 کہ قبیلہ کے سال کے ۱۱۶۷ آئندہ سو لایین استقلال بایا اور ۱۱۷۲ آئندہ سو چوبیس میں دارالافتا  
 کی بعد کے سلطان اور خلف سلطان محمد کو جلوس فرمایا اور وہ ۱۱۷۵ آئندہ سو چوبیس میں اس  
 جہان سے گذرا ہندوستان اور دکن کے بادشاہوں کا بیٹا جو صاحب سلطان محمد مرزا کے  
 تھے ملک ہندوستان ملکہ دہلی میں کہ محمد شاہ پرتو فرشاہ کا تاج اسے ۱۱۷۵ آئندہ سو  
 چودہ میں حادثہ تعاریض کا جسے اپنے خالی کی سلسلہ فرزند شاہ کا اقطاع بایا بعد اس کے  
 ۱۱۷۵ آئندہ سو ستترہ میں خضر خان ہوا تین افراد لاد سے اس کی سلطنت کے پس عبدین  
 علاء الدین کے چوتھا اسطرح خضر خان سے کہنا تھا ملک بلول نام لودھی بیٹا محمد مراد دکن خضر  
 اور سارکٹ کے تاجا بنی ہلی کا پورا ۱۱۷۵ آئندہ سو چوبیس میں خاندان خضر خان کا معدوم اور  
 اس کے بیٹے کا گذر سلطان فرزند شاہ آئین سلطان بھینہ کا تھا بعد اس کے اس کا حضرت  
 سید محمد بندہ نواز گیمو دراز قدوسی سترہ اور تاجہ غنی حضرت شہ نعت اللہ ولی عبد الرحیم کے  
 خاندان اسم مخاطب احمد شاہ بھائی سلطان کا ہوا اور سب سلطنت کو پہونچنے احمد شاہ کا

ذکر میں اولیاد کی کہ گذرانا پنج فرشتہ میں لکھا ہے کہ سلطان احمد شاہ ہمیشہ ایک موضع آباد کر کے  
 اول نام اور کا خانہ پور کیا کہ بناؤ کی بادی کی قبل سلطنت اور پڑی ہتی مگر اسنے رونو بخشی  
 اور محاصل اور کامع نواح دفعہ مدینہ طیبہ کیا رسول آباد نام رکھا اور قلعہ بیدار آباد کر کے تخت  
 اپنا قرار دیا ورنہ قبل ریاست سلطان احمد شاہ کے پائے تخت سلاطین ہمیشہ کا جس کا محلہ گرتا کہ بنا گیا  
 سلطان علاء الدین حسن کا نکوی ہمیشہ کا ہی چنانچہ ذکر اسکا جو بجا کے بیان میں گذرا  
 واضح ہو کہ اصل میں قلعہ بیدار کا قدیم بستی ہی چنانچہ نامی رہے کہ گذر کے باجگذا اور حکوم راجہ بیدار  
 تھے مگر چونکہ سلطان احمد شاہ ہمیشہ نے آبادی اسکی زیادہ کی اور دار السلطنت اپنا قرار دیا احمد  
 نام ہوا ہا ممالک مغتصر اور تاریخ فتوحات سلطان محمد مرزا سرحد فتوحات غیبی کا کتابا مگر کوئی فتح  
 مسبر نہ ہوئی و مدت عمر گرامی اور سلطنت سرحد سلطنت و مدت عمر نامعلوم سلطنت تو پائی ہتی جو  
 میں آتی و اسباب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان حلیت اور مردہ منورہ اسباب انتقال کا حاضہ  
 جیسا کہ تاریخ وفات اور مکان حلیت نامعلوم مردہ منورہ سرحد ہا سلطان ابو سعید مرزا کا بیان  
 اسم گرامی اور کنیت اور لقب اور آسای سامی والدین ماجدین نام غیر مشہور لقب ندارد  
 کنیت سلطان ابو سعید مرزا اولویت ولہ اول سلطان محمد مرزا اسم نامعلوم تاریخ و مکان  
 ولادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ و مکان ولادت آٹھ سو تیس شہر ماوراء النہر میں تاریخ  
 مکان جلوس ششہ آٹھ سو پچپن بلوہ فاخرہ بخارا میں و کلائی ذوی الاحرام دور اعظام  
 نامعلوم کہ اسم و کالت اور رسم و زارت سے کون کون عہدہ مبارکین منعلق و ممتاز تھے مگر حاضہ  
 اجماع السلاطین والاکتبا ہے کہ ایام و زارت سلطان ابو سعید مرزا کا فرزند و نسل سلطان کے

تیار دیکان حرم محترم عدد و سہمی نامعلوم اولاد و امجد نو پسر سلطان محمد مرزا سلطان محمد  
 مرزا سلطان محمد مرزا عمر شیخ مرزا سلطان ولد مرزا انجیک مرزا سلطان خلیل مرزا شایخ  
 مرزا اور بعضے نسخ میں کبارہ پسر سلطان مرزا سلطان عمر مرزا پادشاهان  
 این قوم دروہ کامیاب جو معاصر تھے و ملک بزرگ و خراسان میں مرزا بابر بیامرزا ابی  
 تاج شیخ برکہ مذکور جو اسی آئند سوترست میں خود سلطان ابو سعید مرزا و ان ملکوں پر تسلط پایا  
 عراق و فارس و کرمان اور آذربائیجان میں مرزا اجا شاہ بن قراوق خان ترکمان تاج مرزا علا و والد  
 بن مرزا بابی سوتر مرزا ابن شایخ مرزا بابی مرزا بابر کا علم استقلال کا خراسان میں  
 بلند کیا مرزا بابر فارس سے خراسان کو آیا اور مرزا علا و والد فرار کر کے خراسان سے عراق کو  
 بعد اسے غیبت میں مرزا بابر کے عراق و فارس و کرمان آئے آئند سوترست میں چھ تفریق اجا  
 بن فرایو خان کے آگے آتے و سوترست و سلطان آذربائیجان کی رکتا تھا اور مرزا بابر سات برس  
 خراسان استقلال پادشاهی کی اور آئند سوترست میں چھ مشہد مقدس رضوی کے حلت  
 فرمایا بعد اسکے مرزا شاہ محمد بن مرزا بابر سرسلطنت پر بیٹھا چھ بابی اور سکامرزا  
 ابراہیم اور اسے مقابلہ کیا وہ آستر آباد کو بیٹھا اور مرزا ابراہیم تعاقب کے آستر آباد کو پوچھا  
 کہ قضا آئی ہے مرزا اجا شاہ بن فرایو خان ترکمان کہ وہ یہی ارادہ خیر خراسان کا کر کے  
 ترکمان سے غلاتا ہوا حد و آستر آباد میں آکر نزل اجل کیا پس بردخسار دو چار ہو گئے فیما بین جنگ  
 ہوئی بعد کوشش بہت مرزا ابراہیم غبار کیا پس مرزا ابراہیم اور مرزا محمد دیر بردو چھ رہے  
 ایک ایک طرف کو نکل گئے حتیٰ کہ آئند سوترست میں ہر دو نے وفات پائی

اوسے تاجن سلطان ابو سعید مرزا بھی عزم خیر سے خراسان کے ہرات کو آیا تھا اور گریز دیکھ کر  
 عزم شاہ مرزا کو قتل کیا تا بہشتی اجاڑو عیش ہو کہ ماوراء النہر کو نہر لٹ گیا بعد ازاں سائبان  
 عزم رزم مرزا جیسا کہ مرعات پر آیا لیکن فیما بین ہر دو معالجی ہوا کہ خراسان سلطان ابو سعید مرزا  
 تسلط رہے اور عراق مرزا جیسا کہ سے خانہ ۹۷۲ آٹھ سو چونتیس میں سلطنت خراسان کی  
 سلطان ابو سعید مرزا کو ملی اور ملازم اوسکے غنیمت و کامل وغیرہ کو بھی سحر ہوا اور مملکت میں  
 کوشش ہو مرزا علیہ اللطیف کے مرزا عبداللہ بن مرزا ابراہیم سلطان بن شاہ مرزا ہوا  
 ہنوز تک اس سلطنت کو اوسکے نگذرا تھا کہ سلطان ابو سعید مرزا ۹۷۵ آٹھ سو چونتیس میں پناہ  
 سقند سے آکر اوسے جنگ کیا مرزا علیہ اللہ قتل ہوا اور سلطنت ماوراء النہر کی سلطان  
 ابو سعید مرزا کو ملی مملکت روم میں سلطان محمد ثانی خلف سلطان مراد کے ۹۷۵ آٹھ سو چونتیس میں  
 سر آرا ہوا تھا اوسنے عہد سلطنت میں اپنے متعدد مدد سے اور سجدین اور دارالخانیہ کا  
 فقط بادشاہان ہندو دکن کا بیان ۶ ہند میں جیسا کہ گزرا ملک بلول برادر زادہ سلطان  
 لودھی کا ۹۷۵ آٹھ سو چونتیس میں متصرف ملی کا ہو کر سلطنت پر بٹھا اور بعد اٹھتیس سال کے  
 ۹۹۴ آٹھ سو چوبیس میں ارادہ سحر آخرت کا فرمایا دکن میں سلطان علاء الدین بن احمد  
 دسواں بادشاہ ہمنی کا سلطان محمد شاہ لشکری کہ وہ تیر ہوا بادشاہ سلاطین مذکور کا تھا  
 اور شمیمہ میں ہمنی کے خلاف بعض کہتے ہیں کہ سلاطین ہمنیہ اولاد ہمنی بن اسفندیار کے  
 ہیں اس واسطے انہیں ہمنی کہتے ہیں اور جو تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ عہد میں  
 سلطان محمد تغلق کے کانگوی نام ایک برہمن منجم تھا کہ حسن نام ایک شخص نوکر اس کا ہوا

یک روز منجھدیان ہو کر خوش حیلہ اپنے قریک فرمایا جس نے ایک دیگ سرخ کی دمان کی سرزمین میں  
 پائی جس میں کم و کاست برہمن کو لادیا برہمن نے مجھ میں حضور میں گدڑانی بادشاہ خوش ہوا اور اس کو دخل  
 اپنے ملازمین میں فرمایا بعد کچھ فوج ملکی بیگماہ سلطان سے دکن کو روانہ ہوئی جس میں اس باہ  
 میں ایک تیسرا امر الکی فوج کے لوٹ جائیو روبرو سلطان کے سستی اختیار کئے طرح  
 کے تیلے اور بھانے بنانے لگے حاصل یہ کہ خوف سیاست سے سلطان کے ڈرے اور بغاوت کو  
 شہر آنا کر کے اسمعیل غ نام کہ ایک امیر عدہ تہا معزالیہ کو سلطنت پر آمادہ کیا ابجد اسمعیل غ نے  
 سلطنت کو مستعد کیا سلطنت نام سے حسن تجویر پائی جس نام کو برہمن کے خزانے نام کا فرمایا  
 اس طرح برہمن نے قبل اسکے مردہ سلطنت کا دیگر اقرار اس امر کا لیا تھا حسن نے وفادارت عمر  
 گرامی و سلطنت سے عطا مدت عمر تحینا ترالی سال قمری مدت سلطنت تحینا اٹھارا  
 سال انتقال اور تاریخ وفات اور بھان حلت اور مردہ کا سال انتقال چونکہ اذن حسن  
 ترکمان نے مرزا جانشاہ ابن فراہیو سف خان ترکمان کو کہ ان روزوں عالم آذربائیجان کا قتل  
 کیا تھا سلطان ابو سعید مرزا نے آخر عد میں اپنے اوسپر فوج کشی کی اوسے ہر چند دواڑہ صلح کا  
 مارا سلطان نے خاطر میں لایا جس صلح سے نامید ہوا ہر چار طرف رہنے بند کئے رسد کو  
 روکا اردو میں سلطان کے خط شد یہ ہوا سلطان برادر دین کو اپنے فوج دیکر مقابلہ کو روانہ  
 کیا دارلنوک پر تیرت کیا کر دہیں آئے سلطان راضی صلح ہو کر مان کو اپنی ہیجوا یا اسم  
 قبول کیا پس سلطان نے صلحت یہ جانی کہ ارادہ کو چور کر آپ کی طرف نکل جانا چاہئے یہاں  
 ریحون نکل جاسلطان کے اور ہراذن حسن ترکمان تو بجا پر سلطان کے اگر ا اور بیٹا

اور سلطان سے سلطان کو دستگیر کر لایا گیا ہے کہ بعد تین دن کے سلطان کو تائبہ میں یادگار مرزا سیرہ  
 کر چنا و بیگم جو حرم محترم شایخ مرزا کی بیوی سیرہ کیا آئے تھیں انہی دایہ گوشت و بیگم کے قتل  
 فرمایا تاریخ وفات بادشہ جون جب ۱۲۸۵ھ آئے سو بہتر کا قتل تھا سلطان ابو سعید مکان رحمت الی  
 اور بیل ہر خدا و راہ و انتہر و عمر شایخ مرزا کا بیٹا و اسم گرامی و سامی سامی والدین نام عمر شایخ مرزا  
 انبیت بن سلطان ابو سعید مرزا اسم والدہ معلوم تاریخ مکان ولادت تمام سعاد و جنوں احوال  
 ماہوس تاریخ ولادت ۱۲۸۵ھ سوسائید مکان ولادت بلدہ سمرقند تاریخ جلوس ۱۲۸۵ھ سو بہتر  
 مکان جلوس شہر اندھا کہ پست تخت فرغانہ کا ہی اور مراد مورخان کی ملکہ عات سے مخدہ افغان اور  
 اور دوسرے ملا مع توابع و لواحق نجد مملکت ہند و کلاذ ملی الاحرام و در عظام و اخیرہ کو کھانا  
 و زیورہ العیام جمیع ہتھیار دیکنان حرم محترم و جدید جسے اول سماء قلعہ خا فام و خیر و حسن خان  
 بادشاہ خلعت لگا کر خاتم مذکور کا تیرا واسطہ سے چنگیز خان کو پہنچایا اور دوم سماء فاطمہ  
 سلطان بیگم بی بی ایک امر آقہ محل سے سوم سماء غنیمہ بی بی اور چارم سماء آغا سلطان بیگم اور  
 پنجم سماء محمد و سہ سلطان بیگم اور ششم سماء اوس آغا اولاد امجاد سیر اول بابر مرزا دوم  
 مرزا سوم ناصر مرزا چار و خیر اول سماء خاترا دہ بیگم حرم محترم ابو الفتح محمد شیبانی خادم مرزا نو  
 بیگم سوم یادگار سلطان صاحب سنیہ سلطان بیگم و آغا جو کہ بابا مرزا اور خاترا دہ بیگم پر دو بطن واحد سے  
 قلعہ خا فام کے ہی اور چہا گیارہ مرزا بطن سے فاطمہ سلطان بیگم کے اور ناصر مرزا اور میر بانو بیگم بطن سے  
 غنیمہ بی بی کے اور یادگار سلطان بیگم بطن سے آغا سلطان بیگم کے اور سلطان رضیہ بیگم بطن سے محمد و سہ سلطان  
 بیگم کے خیر بی بی بیگم مرزا و زنی افزا سیر بر جہان بانی کا ہوا اور چہا گیارہ مرزا نے ۱۲۸۵ھ کبارہ میں

رحلت کی اور ناصر مرزا احمد الی سکا معلوم ہوا صاحب تاریخ کبری لکھتا ہے کہ شاہ اسماعیل صفوی دہلی فرما  
 ایراک حاج علی جانگیر کا بلند کیا اور بلدہ مراد شاہ جیسا نکا اپنے قرضین لایا خود و حرم و حرات خانہ و حکم جو حقیقی  
 میں بابر بادشاہ کی بی بی کے مروجین ہی کمال اغوار و احترام سے یکم و صوف کے نزدیک بابر بادشاہ کے  
 روانہ کر دیا بادشاہان ایران و توران دروم کا بیٹا جو معاہدہ خراج مرزا کے ہے ملک خراسان  
 سلطان حسین مرزا باقر ابن مرزا منصور بن مرزا باقر ابن شایخ مرزا ابن امیر خوراک وقت تھا اور  
 سلطان حسین کا طرف سے والدہ کے بھی امیر خوراج جو ان کو پہنچا ہی سوا کہ جدہ مادی سلطان  
 حسین کی دختر ادی یعنی نوسہی میر کی بی بی و ولادت سلطان حسین مرزا کی ۹۲۲ھ آہستہ آہستہ  
 بیالیسین ہجری ابتدا جو انہیں تین سلطان ابوسعید مرزا کی تاجید سے طاعت میں فرما بابر  
 بن مرزا امیر خوراک خراسان میں رہا بعد وفات مرزا بابر اور ظاہر ہو چوچ و مرج اس طرف کے  
 کسری آغاز کی اور حاکم سے استراہاد کے کہ وہ طرف سے مرزا جانشان بن یوسف نرگان کے تھا  
 جنگ کیا اور کم او کو مارا استراہاد پر آپ قاضی و متصرف ہوا اور جب سلطنت خراسان کی  
 ابوسعید مرزا پر قرار پای سلطان حسین مرزا دس برس تک جادہ پیمایاوت کا رٹا اطاعت  
 اختیار کی اور بعد وفات سلطان ابوسعید مرزا کے ۹۳۲ھ آہستہ آہستہ میں زور بازو سے ناکجا  
 سلطنت پر خراسان کے مستقل ہوا لکھا ہے کہ ایام دولت میں او کے خراسان ایسا آباد ہوا تھا  
 کہ ہرگز نسل و نسل ایسی نہ ہوا تاجید میں او کے ہر طالب علم شہر راہ میں جمع آئے تھے کہ وہ پاس کی  
 انعام سے بادشاہ کے ہے اور عمارات بہت ہے کہ شوالے توفیل اور توصیف اور عمارات کی بہت  
 لکھی لیکن خورج سے صاحب کتاب کے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ کو دیکھ مزاج تھا اور طبع طبع طرف

کہو تر بازی اور دراج وغیرہ کے غلبہ تھا لیکن راقم کو کیا سوچتا ہے کہ یہ شغل دن بھر میں دو چار  
 گھنٹے ہی واسطے تفریح مزاج اور امالہ طبعیت کے امور مملکت ہو اس تعذیر پر یہ لوگ اپنے کو یہ توہین  
 حکمت ہی محال العشق تصنیفات اور کے ہی اور کہنا سیر انبیا و الیکما ایسی کہ او سنے  
 سلطنت کو سنا نہ نبوت کے جمع کیا تھا اور کتاب سیر اولیا اُسین ایسا مرقوم ہی سلطان  
 اعلیٰ مزاج تھا اور طبعیت سلطان کی بہت بلند تھی نظم و شعر کمال پر دور کیا تھا اور آخر تیسرے میں  
 چند سال چونکہ سبب خالی کے قدرت زقار کی برہمی تھی سواری گھوڑی کی نکر کنا تھا امیر  
 نظام علی شیر کہ بہت سے علماء و فضلا اور شعرا اکثر تصنیفات اقسام نظم و شعر سے اور کے نام پر  
 کہے ہیں جیسی کہ جواہر التفسیر اور تفسیر حسینی اور سیر روضۃ الاحباب اور معارج النبوة کہ سیر  
 معین کی ہے اور شواہد النبوة کہ مولوی حاجی قدوسی شرو سے ہے اور تاریخ روضۃ الصفا وغیرہ کہ بہت سے  
 رعیت عالی قیمت اور میر جہان میر کے مرقوم ہو ہیں لیر الامرا اور مدار المہام سلطان حسن  
 مرزا کا تہذبات میر شیر علی کی شہسہ آئینہ سوچا پس میں چوٹی ہے اور وفات ۱۰۹۰ ہجری  
 جسے میں اور فردا میر علی شیر نے ہی ترکی اور فارسی زبان میں چند کتابیں تصنیف کی ہیں جیسا کہ  
 نوائی اور دیوان نواشی اور یوسف زلیخا اور شطی الطیر لغت ترکیں اور سوا اسکے متعدد کتابیں  
 لغت فارسیں مصنفات سے امیر محمد کی ہیں اور عراق و فارس وغیرہ میں ابو النضر حسن بیگ  
 کہ دبار بکر میں حاکم تان علی بیگ بن زعفران بیگ کہ وہ سمرقند میں ہزارہ کا صاحب جہان کے  
 تان بن خلیف خان بن حاجی بیگ کہ اپنے اق و اربا نیند رہے بھی کہے ہیں واضح ہو کہ یہ سب ہی  
 شخص کی جسے قتل کے ابو سعید مرزا کو کہ وہ جنگ میں اور کے ماتہ آتا تھا اور حسن بیگ نے



بعد تین دن کے ابو سعید مرزا عجوب کو یادگار مرزا کے سپرد کیا تھا کہ وہ بنیہ گوشت و گوشت حرم  
 خانہ سعید شاہ مرزا کا تھا کہ وہ ماہیت سے سلطان ابو سعید مرزا کے کشتہ ہوئی تین سلطان ابو سعید  
 مرزا کو قتل کیا جیسا کہ مذکور ہوا جس بگ ۸۷۲ھ آٹھ سو پتہ تین سر پر مرزا اچھا شاہ کے  
 اور مرزا اچھا شاہ مقتول ہوا اور جس بگ تخت پر بیٹھا اور عراقین اور فارس اور کرمان اور آذر  
 باجان و قزوین و لایا بعد کے ۸۸۲ھ آٹھ سو بیس تین حلت کی بیا اور کا خلیل سلطان قائم مقام  
 پدر جو کرچے میں سے سرسلطنت کی اور بھائی سے اپنے بھائی کر کے مارا گیا اور بھائی اور سکا  
 یعقوب بگ بجا اور اسکے تخت پر بیٹھا اور وہ ۸۹۶ھ آٹھ سو چھیانوہین رخت بستی کا باندہ  
 بعد اسی ستر مرزا بن یعقوب بگ تہ سلطنت کو پہنچا اور اسکو سب بغاوت اور جنگ و جدل  
 فیما بین امریکہ الکا عرصہ بچا تا کہ رستم بگ بن حسین بگ سربراہ ہوا اور ملک توران میں  
 بعد سلطان ابو سعید مرزا کے بیا اور سکا سلطان احمد مرزا اور بے تائیس برس کے سرسلطنت کو  
 وجود سے اپنے مرزا رکھا اور ۸۹۹ھ آٹھ سو نو و نوہین وفات پائی بعد بھائی اور سکا سلطان  
 محمود مرزا و بیٹے سلطنت کر کے برابر ۹۰۹ھ نو سو تین تحت سلطنت سے قدم تختہ تابوت پر رکھا  
 اور ملک روم میں جیسا کہ گذر اسطفا محمد ثانی کہ وہ بعد طے کرنے باون مرحلہ مرحلہ عمر ۸۸۶ھ  
 آٹھ سو چھیائی میں اس جہان سے گذر ا بعد اسکے سلطان بایزید خلف اسطفا محمد ثانی اسی سال  
 فرمایا شاہ اسماعیل عبدین اسکے ملک روم پر استیلا پایا اور ۹۱۴ھ نو سو تیرا میں سلطان دست  
 قدرت کو با یک باندہ کراپٹات نے اپنی جہوت کہ حاصل کی ہی آئندہ مذکور ہو گا و بادشاہان بہ و  
 قابیان و جو عمر شیخ مرزا کے تھے ہندوستان میں بعد ملک بیلوک بیا اور سکا نظام خان

۱۹۴۰ء آٹھ سو چوبیسویں جلوس کیا اور مخاطب سلطان سکندریہ والوں میں سلطان محمد شاہ  
چودھویں سلطان بنیہ کا ۹۹۰ء آٹھ سو نو دہائی جلوس فرمایا اور کثرت و مال و اختلال امور  
میں آگے نمودار ہو چنانچہ پانچ ہزار مائوں اور غلاموں اور نوکرانے اجداد اسکے ہر ایک نے نقد  
ہستہ دار اپنے چند اسلحہ کی المینہ کیا جیسا کہ واضح خاطر عالم ناظرین ہر عام اول نظام  
ملکہ حسن صاحبہ کی ایک آخری مخاطب نظام الملک جری ہوا یہ برہمن نژاد ایک نگر کا بیٹا نام اصلی  
تینا بیٹا آٹھ اربعہ میں سلطان احمد شاہ بنیہ کے محاربا ایجا گریں یہ ہو کر آیا پس ملک حسن  
ہو کر ملک میں غلام بنیہ کے مشتم ہوا اور برہمن امارت کو پہونچا اور جب ملک میں  
میں سلطان محمد کے حسب فرمان مارا گیا بیٹا اور سکا اور نظام الملک جری کا ۹۹۰ء آٹھ سو نو  
پانچ میں داعی سے فرمان فرمائی کے بغاوت اختیار کی اور قلعہ احمد نگر کا نام سے اپنے بانی حسن  
اقبال و مدبیر قلعہ دولت آباد کا مفتح ہو گیا خاندان اسکا نظام شاہیے اختیار پایا اور قلعہ اولاد  
اور کی ایک سو پندرہ سال اور سلطنت نمودائے دو مرتبہ عشاہ و ارباب سیر و عبادہ کو  
ترک لکھے ہیں لیکن جتنا تاریخ فرشتہ نے ایسا زب قلم فرمایا ہی اصح یہ ہے کہ یوسف عادل شاہ  
خاندان سلطان محمد بنیہ جیسی جیسی کے خرد سالین یوسف کی والدہ اور کی جب اندیشہ سے اور  
یوسف کے خردار ہوئی خفیہ ایک غلام گرجی شاہ اور ہم سن یوسف کے اور خفیہ طغویہ کر کے  
بزرگ کیا اپنے دیکھا اور یوسف کو ساتھ زرد جو ہر ایک تاجر کو کہ وہ سکن شہر سادہ کا تاجر  
تاجر طر کو بعد تربیت و در یوسف کو بند و تائین لایا اور ملک میں غلام بنیہ کے دخل کیا آٹھ  
مدت میں مرتبہ امارت کو پہونچا اور ۹۹۶ء آٹھ سو چھیانوہ میں سکا اور بن کے خطبہ اپنے نام کیا

اولاد سے اس کی سزا تفریک سو نیا نوے سال اور سلطنت کے مودا لگے اور یہ بھی تاریخ مذکور میں  
مذکور ہے کہ ایک وزیر یوسف غلام شاہ امر ہے اپنے شاہ ورہ کر کے ان الفاظ سے کہ میں اوایل سن  
تیرہ سے مرشد صغی قدس سرہ کا ہون چاہتا ہوں کہ مذہب اختیار کروں <sup>۱۱</sup> سو گلوہ میں خطہ  
بطریق مردم <sup>۱۲</sup> مایہ پڑوایا اہل خاوی کی کہ جمال طریق مذہب سے ایک دوسرے کام نہ کریں <sup>۱۳</sup> ممالک  
مفوضہ مع تواریخ فتوحات و ملازمان دولت تاشکندہ شاہ حنیہ اور ہرام جو نصرین اپنے  
تے اوی برشا کی اور ساتھ بجز ملک کے متحول ہو بہ مدت عمر گرامی سلطنت سر عظمیٰ  
مدت عمر تحینا انجالی سال قریب مدت سلطنت تحینا چہیس سال و استبارت و تاریخ وفات  
مکان رحلت و مرقد منور <sup>۱۴</sup> کہا انتقال تو یہ ہوا کہ بام بر کوتر خانہ کے واسطے تفریح مزاج سے  
طیران کوتر کے برآمد تھے کہ دفعتاً عمارت اہلی اور حد کے اس کے شہباز روح بر فوج اویس عالی  
مقدار کا بام کوتر خانہ سے اوج گرا عالم علوی کا ہوا اور ساتھ مرغ اوی اجوش خسار قدس  
کے ہم آشیانہ تاریخ وفات در دو شبہ چوتھی شہر رمضان کی ۸۹۹ <sup>۱۵</sup> آیتہ سو نو یا نو مکان رحلت  
معلوم ہوا مرقد منورہ بلکہ فرغانہ <sup>۱۶</sup> بابر بادشاہ کا بیان <sup>۱۷</sup> اسم گرامی و کنیت و اور سامی  
والدین <sup>۱۸</sup> محمد بن طہر الدین لقب محمد بابر شاہ کنیت غیر مضبوط بہت ابن عمر شیخ مرزا اسم والدہ  
قتلہ بخارا غلام اکبر نامہ میں یہ مذکور ہے کہ اولاد عالی نژاد کو صاحب جوان عجب بابر شاہ کے مرزا  
کہتے تھے بابر شاہ نے فرمایا کہ اپنے تین بادشاہ کہا کریں جب سے بادشاہ کہلاہیں تاریخ ولادت  
تمامی سعادت جلوس انبال مانوس تاریخ ولادت ششم محرم ۸۵۵ <sup>۱۹</sup> آیتہ سواٹھیا کی کا قیل  
سے جو ان ششم محرم زاد آٹھ شہ مکرم تاریخ مولد ششم آٹھ ششم محرم <sup>۲۰</sup> اور غریب اتفاق سے

اوس تاریخ میں یہی کہ شش محرم کے چھ حرف ہیں اور لفظ شش حرف میں بھی تاریخ ہی اور  
 چونکہ اہل جہاں شش کو جزینکو جانتے ہیں عدو لفظ جزینکو کے بھی ہوا فی تاریخ کے ہی مکان  
 ولادت شہید ماوراء النہر تاریخ جلوس روز شنبہ پانچویں شہر رمضان ۹۹۲ھ آٹھ سو  
 بیانوے مکان جلوس بلوہ اند جان اور وقت جلوس عمر گرامی گیارہ برس آٹھ مہینے وکلا دی  
 الاحرام اور در آئے نام کا بیان : ایر نظام الدین خلیفہ وکیل السلطنت اور شاہ منصور  
 سلیمان مرزا اور خواجہ گلابیک و دو ملکات پروکیان حرم محترم کا بیان : ماہیم بیگم سلسلہ سے  
 شعیب نیشاپوری المعروف مرزا عالم و عالیان کی کہ اعیان خزائن سے تھا اور سلسلہ سے سلطان  
 حسین مرزا باقی بھی نسبت کرتا تھا اولاد امجد و کابیان حیدر پسر ہمایون مرزا عسکری  
 مرزا کامران مرزا ہند دل مرزا سے دختر گل چہر بیگم گلبدن بیگم گل رنگ بیگم ہمایون مرزا تخت خلا  
 جلوس ہمایون سے زینت بخشا اور عسکری مرزا بعد کمرار و حیات و مخالفت برادر بزرگوار کے  
 آخر کار بیت اللہ کو چلا گیا اور راہ میں مدینہ سکینہ کے داعی ہی کو کہنے والا لیک کا ہوا سیاہی  
 کامران مرزا بھی بعد کمرار یعنی ذی و کچول ہو کر خدمت سے برادر کے خدمت چاہی اور بعد شرف  
 ہونے زیارت حج کے ملاقی رحمت ہی کا ہوا اور ہند دل مرزا او سوقت کے کامران مرزا شکر ہمایون  
 مرزا کے شیخون گرا ہوا شہر کے درختی برادر بزرگوار کا ہوا اوس راہ میں شہید ہوا تاریخ اس وقت  
 کی شیخون کہی ہی عسکری مرزا سے ایک دختر کامران مرزا سے ایک پسر تین دختر تھے ہمایون شاہ  
 دو فرکیان کامران مرزا کہیں بی عام سے اپنے نسبت کر دی اور دختر عسکری مرزا اور ایک دختر کامران  
 مرزا کی دو بیوتون کو عارف الیہ تمام نظام اعلیٰ نے کو بی فرمایا چو بادشاہان ایران اور توران

اور دوم کابلیہ جو مختار بادشاہ کے تھے ایران خراسان میں سلطان مرزا بائی قراکوہ قاسم اللہ کی  
 ۹۱۱ء نو سو گیارہ میں فیروز زندون مومی الیہ کے وقت انتقال و وفات تھے بدیع الزمان مرزا  
 بظفہ حسین مرزا بعد باپ کے پر دوشرکت سے تخت سلطنت پر بیٹھے و ایک سال سلطنت سے  
 ایک گزراشتہ یانی خان ازبک نے ۹۱۳ء نو سو تیرا میں جنگ کرکائن و دوفراوردون کو منہزم کیا <sup>برایک</sup>  
 و مین سے جد جد سے طرف ٹھکر چلا کیا اور اپنے اپنے وقت پر قضا کی عراق و فارس میں  
 جیسا کہ گذراستم بیک بعد قتل او کے احمد بیک بنیرہ حسین کا بعد کشتہ ہوئے اس کے دولت نے  
 و ق قویون کی منہ طرف انھرا ضری کے لایا حتی کہ آفتاب دولت سلطنت شاہ اسمعیل صفوی کا طالع ہوا  
 اور تمام ملک ایران کا ابوالموید اسمعیل صفوی کے قبضہ اختیار میں آیا تو شاہ اسمعیل کا ۹۱۴ء  
 آٹھ سو بیانوین سیس نو سو چھ مین داعی سے جیاگیری کے خروج کر کے عراق و عجم و فارس کرمان  
 دیار بکر یہ تمام تصرف میں اپنے لایا اور ۹۱۴ء نو سو چودہ مین بغداد کو راجہ علی نجف شہزاد و جزیرہ عراق  
 عرب مفتوح اور طبقہ مشغہ کو مستاحل کیا اور ۹۱۶ء نو سو سولہ مین جبندہ اطراف ممالک خراسان کے  
 جبندہ کیا حاکم نے مازندران و گیلان و شیراز و غیرہ کا شہ طاعی کاروبار شل و حلقہ بند کیا  
 زبور گوتش کیا اور ۹۱۷ء نو سو اٹھارہ مین مرزا ابابکر خلف عمر شیخ بادشاہ کو کابلی مدافعت <sup>صفوی</sup> شاہ  
 شہزاد سے ولایت حصار و خیابان و سمرقند کو متصرف ہوا اور ۹۲۰ء نو سو بیس مین شاہ صفوی مرزا نے  
 وفات پائی اور تاج خلافت کا سپر شاہ طہما خلف سلطان متصرف کے رکھا اور ملک توران میں  
 بالیقمر مرزا اور سلطان علی مرزا ابرو و پسران سلطان محمود مرزا ابن سلطان ابوسعید مرزا نے بعد  
 مانکہ مگر مزاحمت کی یہاں تک بالیقمر مرزا اثابہ سے سلطان علی مرزا کے منہزم و مقتول ہوا پس

شیبانی خان اور ایک قصد سے شیخ ماوراء النہر کے آیا اور جہاں کو فتح کر کے سمرقند پر محاصرہ کیا اور سلطان  
 تہی نور کو اس امر اور اسکے لالچ دیکر بلایا اور جبہ طے سے قابو لین کے لئے قتل کر دیا اور سمرقند پر قابض  
 و متصرف ہوا بعد ازاں اسل سمرقند نے غیبت میں شیبانی خان کے بابر بادشاہ کو طلب کیا اور سمرقند میں  
 ملا و تدارک شیبانی خان جو سنہ ۹۰۱ء میں سمرقند کو آکر محاصرہ کیا اور بابر بادشاہ خانزادہ سلیم ہمیشہ کو  
 اپنی دمان چھوڑ کر فرار کر گیا بعد اسکے چونکہ شیبانی خان محاربہ میں شاہ اسماعیل کے شہید ہوا بادشاہ  
 اعانت سے شاہ اسماعیل اور کوشش سے قوم قریش کے سلطنت کو ماوراء النہر کی سوچنا من بعد عبد اللہ  
 ازبک نے بعد تکرار محاربات سمرقند پر اپنے تعزین لایا اور سلطنت نے ماوراء النہر کی  
 خاندان سے صاحبقران کے طرف خوافین ازبک کے انتقال کیا اور بابر بادشاہ نے ارادہ طرف کابل کے  
 فرمایا واضح ہو کہ ابتداء شکر کشی خوافین ازبک کی داعیہ سے سلطنت کے محمد ابو الفتح شیبانی خان سے  
 بحریم محترم او کی خالہ بابر بادشاہ کی بی بی اور بعد وفات اسکے خانزادہ سلیم ہمیشہ بابر بادشاہ کو  
 بھی عقد ازدواج میں لایا تھا اور ابو الفتح محمد شیبانی خان بیادقی سلطان ابن ابوالخیر خاں کا بیٹا  
 جو جی خان بن چنگیز خان کی کہ سلطنت و قباچ اجداد سے اسکے متعلق تھی بعد شیبانی خان اور  
 النہر کو اگر ملازم سلطان احمد مرزا بن سلطان ابوسعید مرزا بنیرہ راہ صاحبقران کا ہوا اور بعد  
 وفات جدہ پیران سلطان ابوسعید مرزا کے سلطان علی مرزا بنیرہ سلطان ابوسعید مرزا کو مار کر  
 ۹۰۲ء نومبر چارمین سلطنت پر ماوراء النہر کی ستولی ہوا اور ۹۰۳ء نومبر تیرہمین بعد سلطان  
 حسین مرزا بن بایقرا کے مملکت جو خان پر استیلا پایا اور ۹۰۶ء نومبر سولامین جسد و مرد میں  
 سادہ شاہ اسماعیل صفوی کے محاربہ کر کے مقتول ہوا بعد کو حم خان بن ابوالخیر خان

چچا شیبانی خان کا بلدہ ماوراء النہر میں سلطنت کو پہنچا اور وہ ۹۳۶ء نو سو تیس میں طرماہی  
 لپیٹ کر راہی ملک عم کا نو اور دم میں سلطانا میرزہ کا احوال میں عمر شریف کا گذرا ہوا بیان  
 ہندو کن کا یہاں جو محاصرہ پر شاہ کے تھے جب کہ بالائد کو یہ واسطی سلطان سکندر کے اسنے  
 قریش برکس سلطنت کی اور ۹۳۳ء نو سو تیس میں اسن ازغانی سے کوچ کیا بعد اؤ کے  
 اوسکا شیہ ابراہیم دس سال کے ۹۳۲ء نو سو تیس میں چچا عالی بانی پٹ ساتھ کرات بجاتا  
 بارشاہ کے مع تمام اپنے مخصوصین اور سفیداروں کے کارزار میں قتل ہوا اور سلطنت دہلی کی سلسلہ  
 افغانہ تو دہلی کے طرف اویا دولت بار ماہشلہ کے منتقل ہوئی اور دکن میں احمد شاہ بندہ پروا  
 بادشاہ سلاطین ہند کا رئیس و محروس کام برید کا تبار کس حکم ات کے یہ سولہواں بادشاہ ہی  
 سلطنت باقی را اور دہلی عہد میں قید سے برید مذکور کے جب فرار کر کے بجا پور کو روانہ ہوا  
 دہان سے احمد نگر کو نزدیک بران شاہ نظام شاہی کے گیا اول تو وہ مکر و نفاق سے پیش آیا مگر آخر کار  
 اسنے چلی ساری محسوس رکھا تا یہاں تک کہ بقولے مسوم اور بدایتے باجل و عود ۹۳۷ء نو سو  
 چونتیس میں راہی عالم نکا ہوا بعد اسکے جب آقا دولت سلاطین ہند کا غروب کیا کوکب  
 کاش زق سے پانچ خانہ انک طالع ہوا جیسا کہ سابق اسکے منجد احوال و خانہ ان کا گذرا  
 اور سلسلہ باقی تین خانہ ان کا یہی سوم قطب شاہیہ کہ اول محمد علی قطب شاہ ترکمانوں سے  
 بہار لوی ہدانی کے عہد جوانی میں ہمراہ بدر دکن میں آیا اور سک میں غلامان بہمنی کے لوگوں کو کر  
 معین خدمت محل کا ہوا اور جب تنخواہ اور جاگیر تنخواہ اسل حرم کی اوس سے مغضوب ہوئی قرار  
 واقعی بند دلت کیا اور بعد منتظم ہونے سلطنت احمد نظام الملک بھری وغیرہ اور تحقیق

زمانِ زمانِ شاہ اسماعیل صفوی کے محمد قلی کہ اپنے بھائی مریدون سے سلسلہ صفویہ کے جانشینا  
 نوسو سولامین تختِ سلطنت پر بیٹھا اور ذات کو اپنی ساتھ لقبِ قطبِ شاہ کے ملحق کیا اور نام  
 اسماعیل صفوی بادشاہ ایران کا اپنے نام پر مقدم کیا اور حکم فرمایا کہ مساجد میں علی روس المنانہ خطبہ  
 عشرہ موافق مذہبِ امامیہ کے پڑھا کرین شاہِ آدمی سلسلہ اور کے ایک سو بیس سال ہوتا سلطنت کے  
 روائے چوتھا عمادِ شاہیہ ابتدا فریخ اللہ اولاد سے کفار بھیجا مگر کے صخرن میں سپردِ فنا ہوا  
 ہو کہ وہ سلاطینِ ہمنیہ اور حکم ضلع برابر کا تھا آؤ فتح اللہ کو موسوم کیا جلیتِ فنا ہوا  
 سلک میں غلامِ ہمنیہ کے مستظم ہوا اور ساتھ حسن مت و اقبال خطاب عماد الملکی اور حکومت برابر  
 فرازی بانی اور نظام الملک بحری نے مخالفتِ ہمنیہ کی اختیار کی فتح اللہ عماد الملک نے بھی  
 برابرین سلسلہ پر جلوس کر کے خطبہ در سک نام نامی سے اپنے فرمایا جس طرح گلشنِ برائی  
 یعنی محمد قاسم درخشہ اپنی کتاب میں دہر بحری کہنے کی سلاطین نظام شاہ کو یہ لکھی ہے کہ وہ  
 ایک دن ہمراہ کسی بادشاہِ ہمنیہ کے شکار کو گیا بتا بادشاہ کسی تقریب سے بحری شکاری جانور اپنی  
 خاصہ کا اوکو عنایت کیا وہ آواز بجا لا کر عرض کیا کہ آج سے سب کو حکم ہوئے کہ بحری کہا  
 کرین بادشاہ قبول فرمایا یہ نظام الملک بحری نام ہوا یا پوچھان برید یہ محمد قاسم برید  
 مگر بحری نرا دی پہلے سلک میں غلامِ ہمنیہ کے مسلک تھا وقتیکہ مرتبہ امارت کو پہنچا ایک دن  
 ناوشانِ ہمنیہ مجبور و محروم و سکے رہے پھر محمد قاسم نے جب ۹۳۲ نو سو دس میں بساط  
 حیات کا اوٹھایا اور سکایا برید نے بدستور پدر تمام امور سلطنت کے نام پر انکے جاری  
 کر کیا یا نہ کہ سلطنتِ ہمنیہ ۹۳۲ نو سو چوتیس میں منقطع ہوئی تب امیر برید نے



ظفر آباد سید بن خطائے نام کا کیا ہے نذر خاندان سے اس کے مدت ایک سو تیس سال اور بدلتے  
 کچھ کم اور اس ہنگام حکومت کے زوال کے اور مقروض و معدوم ہوئے ممالک معقودہ اور تواجیح فتوحات و سرحدیں  
 فرغانہ جہان نصر خیم اور لیا دولت کے تابعہ شدہ نو سو دس میں کا بل اور ۹۳۳ء نو سو بارہ  
 قندھار قبضہ تصرف میں آیا پھر پندرہ ظفر بکر نے ۹۳۲ء نو تیس میں سلطان ابراہیم  
 سلطان سکندر دودھی سے محاربہ کر کے کامیاب ہو کر اکیلے سے وقت و روز ماہ سال ابن ظفر  
 فتح بود و جو و مفت جب ۹۳۳ء نو تین تیس میں رانا سے کہ وہ مشہور عمدہ میدانوں  
 ہندوستان کے تاجرب لڑائی پڑی نصرت پائی چنانچہ فتح بادشاہ اسلام تاریخ ادسی ہی  
 بس صوبہ ملتان اور دار السلطنت دلاہور و دیر ملکہ پنجاب دہلی اور آلہ آباد اور آگرہ اور جوہر  
 اور اودھ اور بہار اور مالوہ یہ جملہ بلاد مشہورہ ہر اٹھ سالانہ سلطنت قبضہ کیا اور ۹۳۴ء  
 چوتیس میں قلعہ گوالیار کا اور لکنؤ اور ساہیوال اور ریتھور اور کاسین اور جندی  
 ملکہ چند حکام و مان کے تمام گھاٹ رو کے فتح معنوج ہو چنانچہ فتح دار الحربہ تاریخ  
 اس فتح کا ہی طابا جائے کہ ابتدا و ظہور اسلام کی ملتان میں ملاد سے ہند زمانہ سے حجاج  
 بن یوسف المعروف حجاج ظالم کے ہوئی ہی ہر ۹۳۴ء آٹھ سو ستالیس کی مملکت ہند میں  
 دہلی کے رہی بعد چھ بتر نے چالیس سال دہلی میں حکومت کی ۹۳۲ء نو سو تیس میں عمل  
 بابر بادشاہ نے فرمایا دوسرا ملک شرقی کہ عبارت جوہر سے ہی ابتدا خواجہ سرور نام خواجہ  
 محمد شاہ بن فیروز شاہ کا کہ سلطان ناصر الدین نیرہ فیروز شاہ نے اس کو مخاطب خواجہ جہان  
 کیا تھا ہر سال ہند خطاب ملک الشرق کے سرفراز فرمایا ہر ۹۳۶ء سات سو چالیس میں کہ حکومت

حمیدہ بنو حکیم مخاطب بہیم مکانی خاندان و اولاد سے احمد جامی کے کہ اس کے زار بارہ ہیں چلت  
 کہ اولاد امجاد کا بیان دو ہے محمد حکیم اور محمد اکبر ایک خیر نجات الیہم السلام اور نورانی اور  
 بادشاہ بنو حکیمان جو معاصر ہوں شاہ کے پتہ ابراہیم ابو العباس شاہ طہا خلیفہ شاہ اسماعیل  
 انکسار بن علی شاہ اسماعیل کا تیسرا سلطان حضرت سید ابی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الف حیات کو انیس واسطے سے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ وجہ سے ملتا ہے  
 اس پنج پر کہ شاہ اسماعیل کا پانچ واسطے سے سلطان الاولیاء صفی الحق والدین سجاد قدس  
 ہو چکا ہے اور سید سلطان الاولیاء کا پیش واسطے سے حضرت امام ہمام ابو ابراہیم موسیٰ کاظم  
 رضی اللہ عنہ کو ہو چکا ہے اور سید شریف حضرت کا پانچ واسطے سے سید المسلمین خاتم النبیین  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو چکا ہے اور والدہ ماجدہ اسماعیل کی علیہم السلام آغا شہزادہ علیہ السلام  
 بیک اقبال کو کہ شاہ عواقب و فارس کا تیا اور جد پدری شاہ اسماعیل کی والدہ سلطان  
 حمید کی ہمیشہ حسن بیگ مذکور کی ہی سان سے صاحب کتاب ایسا زیب رقم کرتا ہے کہ  
 اب و اجداد شاہ اسماعیل کے ہمیشہ نسبت کے دینے والے تحت ہدایت تھے اور معزز کرنے والے  
 سجادہ خلافت کے اور سلسلہ ارادت اور طریقت شاہ صفی الدین حضرت شیخ زاہد گیلانی  
 سرور کو ہو چکا ہے اور شیخ زاہد سے سید جمال کو اور سید جمال سے شیخ شہاب الدین عسیری کو  
 و زمان سے سہارہ واسطے سے سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی اور زمان سے سری قلی کو  
 اور معزز کرنے والے امام علی موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہما کو واضح ہو کہ اول  
 آزمائی اس خاندان عالی نشان میں تھو جہاد سے کفار جو کس سلطان جنید شاہ اسماعیل نے

کی یہاں رجب مخالفت و دشمنان کے سبب چلے رہے تھے جس کے ساتھ محاربات کے تلافی ہوئے  
 سلطان جنید جنگ میں شہید ہوئے بعد اسکے سلطان حیدر بدر والاقد نے شاہ اسماعیل کے <sup>۸۹۳</sup>  
 اٹھ سو تریانو میں قصہ جہاد کا ساکنان و عثمان و کفر و کس بالخرم کر کے علم توجہ کا طرف  
 بلند کیا و الیٰ شروان بقعہ بیک بن حسن بیک ترکمان کی کہ ذکر اسکا ذکر الملک کی اور ساتھ  
 محاربہ شدہ کے سلطان حیدر سے پیش آنکر عین کارزار میں سلطان کو شہید کیا پس سلطان  
 مرزا اور اسماعیل مرزا اور ابراہیم مرزا پر سلطان حیدر کو یعقوب نے کورنے باوجودیکہ خالی تھے  
 ماموران ہر شہر پر اور کا ہوتا تھا نظر کرنے خستہ دولت و ملک کے قلعہ اصطخر کو جو ابان بعد یعقوب  
 جویہات کی رسم بیک پر دوم نے جس بیک ترکمان ہر شہر اسبان سلطان حیدر کو قلعہ سے نکال کر  
 سلطان علی مرزا کو کہ وہ اکبر اور ارشد اولاد سلطان حیدر کا تھا اس میں ہم پر مقرر کیا کہ ہر شہر  
 میں یعقوب بیک کے جاد چنانچہ سلطان علی مرزا گیا اور باستقر کو مغلوب و مقبول کیا بعد اسکے رسم بیک  
 جرات سلطان علی مرزا کی منوہم ہو کر فکر میں نکست سلطان علی مرزا کی پڑا پس سلطان علی  
 مرزا نے حضرت اور نے حکم رسم بیک کے جمعیت قبل سے روانہ ارسل کا جو اس رسم بیک چار ہزار  
 سوار و اسلحہ تاق کے مامور تھے قریب وصول ہوئے وخواہ محاربہ مانع آئے اور ہمت جنگ میں  
 نہ کی یہی ہے سلطان علی مرزا نے تمام صفوی کر وہ والون کو کہ جلد مرید اس خاندان کے تھے جمع کیا  
 اور شہادت سے اپنے آگاہ فرمایا اور اسماعیل مرزا اور خود کو دلی عہد کر کے تاج اپنا اوکے  
 سر پر کیا اور خارشین بلع کن اور کہا کہ جواغ دولت صوفیہ کان سے روشنی پائیگا علی ہذا  
 جو جو کہ ارشاد آدین میں ہے زبان بر جاری کئے القصہ بعد تمام وصیت کے قدم رضا کا سر کیمین

کارزار کرکھا اور تہہ شہادت کا پایا اور کنگھڑا نین ابو سعید خان بن کوچم خان بعد پسر پسر آرا  
 اور بعد چار سال کے ۹۳۳ء نو سو تیس میں ہوا بعد اسکے عبد اللہ خان بن محمود سلطان برادر زادہ  
 شیبانی خان کہ شاہی بیگ خان اور شیک خان بہرہ و نام شیبانی خان کہ ہیں کہ عرف  
 عوام میں بہت مشہور تھے ورنہ اصلی نام و کا محمد خان ہی اور شیبانی خان اور کنگھڑا ابو الفتح  
 حاصل کلام بعد ابو سعید خان کہ جب سلطنت توران کی قبضہ اختیار میں عبد اللہ خان کنگھڑا <sup>خان</sup>  
 بن محمود سلطان نے بعد جلوس تخت حکومت پر کئی مرتبہ خزانہ پر آنا اور جو بے مغرور <sup>خان</sup>  
 شیعہ کا نکالا لکھا کہ بہت قریب اسیر کر لائے اور علماء و ماوراء النہر سے روایت طلب  
 کی کہ قتل کرنا اور قید کرنا اس قوم گمراہ کا شرعاً حکم کیا ہی جیہ وہ فتویٰ قتل و قید کا  
 دئے پس پناہ مل دے کاشی اسیر کرنے اور مار ڈالنے میں انکے عمر بھر صرف راجہ <sup>خان</sup> عبد  
 خیر الخیر آیا کہ ۹۳۹ء نو سو چالیس میں اس جہان خانی سے گذر اور جو رحمت حق سے <sup>خان</sup>  
 بعد عبد العزیز خان بن کوچم خان نے چچے منیہ سلطنت کی اور ۹۴۰ء نو سو سیستالیس میں <sup>رحلت</sup>  
 فرمایا بعد اسکے عبد اللطیف بابائی عبد العزیز خان کا فرمان روا سلطنت توران کا پوتا اپنے  
 ۹۴۱ء نو سو اچاس میں مح دوسرے خزانہ ملک توران کشتہ طہار پادشاہ ایران سے  
 مصالحت کیا اس قسم پر کہ ماوراء النہر منسوب خزانہ توران سے رہے اور خراسان مشرقی  
 شہ طہار سے اور ۹۵۹ء نو سو اٹھ میں مدان خانی پوتا ابو الخیر خان کا سر قندہ بخارا <sup>علیہ</sup>  
 پایا اور فرمایا ہوا بعد اسکے برکان خان وغیرہ یکہ و تفرق اختلاف و آئنا اور سنچ سے بخارا میں  
 دو سال حکومت کر کے انجام کار فرمان فرمان و انکا پندہ سے ایک خاص اپنے قتل ہو امن <sup>۹۶۳</sup> بعد

نو سوئٹ میں پنج بھار کے خطبہ نام سے یا محمد بن جانی سلیمان کے پرنایا گیا اور ملک روم میں  
 گذر سلطان بایزید کو وہ ۹۱۰ء نو سو اٹھارہ این غصہ سے ناجور داری فرزند کے گذرا اور  
 پندرہ سال سلطنت میں قائم مقام پید ہوا چونکہ یہ دار فانی ہی ۹۲۶ء نو سو چوبیس میں اپنے بھی  
 رحلت کی بعد اسکے بیٹا اور سلطان حلیم اویسی تخت پر بیٹھا ہندو دکن بادشاہوں کا بیان  
 جو حاضر ہمایون بادشاہ کے تھے ملک ہند میں چونکہ شیر شاہ ہمایون کا قوم افغانی تسلط  
 پایا تھا ۹۳۴ء نو سو سیٹائیس میں دہلی کو متصرف ہوا اور ہمایون بادشاہ افغان کو اس کے دوسرے  
 وقت پر موقوف رکھ کر واسطی ملاقات شاہ طہماسب کے عازم ہوا اور شیر شاہ نے میدان خالی  
 باکر علم تسلط کا لہجہ کیا ہارنفر یا لی ایک بعد دوسرے کے انہیں مدت تیرہ سال تک فرمان فرما ہوا  
 آخر الامر سکند شاہ بادشاہ اخیر جو انکا تاج بعد مراجعت کرنے ہمایون شاہ اور اترنے میں  
 شاہ ایران کے ۹۶۳ء نو سوئٹ میں فرار کیا اور دولت افغانہ سے اس کی متوجہ ہوئی دکن میں  
 یانچ خاندان نظام شاہیہ اور عادیہ در قطن شاہیہ و رعاد الملکیہ و ربید نظام شاہیہ سے  
 احمد نظام الملک جو ۱۹ سال سلطنت کر کے ۹۷۳ء نو سو چار میں انتقال کیا اور اسی سال  
 اس کا برادر نظام الملک سربید کو ارستہ فرمایا تا پنج فرشتہ میں ایسا مذکور ہے کہ برادر نظام  
 الملک نے بعد سلطنت میں اپنے رئیس شاہ طاہر کی مذمت سے عیب اختیار کر کے حکم دیا کہ خطیبہ رسول  
 پر خطبہ آغا شیر پڑھیں اور طریقہ مامیہ کو تمام ملک میں رواج دیا ۹۷۶ء نو سو ساٹھ میں جب  
 الملک نے رحلت کی بیٹا اور سکا حسین نظام الملک تخت پر بیٹھا اور عادیہ سے یوسف عادل شاہ نے  
 بعد اسی سال کے سلطنت کر کے ۹۸۶ء نو سو سولہ میں جو فیات پائی خانیچہ شہنشاہ عادل نامہ

تاریخ اور کی تاریخ کی حدیسی سال اسمعیل عاوشہ نے سرسلطنت کو مزین کیا پس کمال خان دکنی  
 کہ درالامام اسکا تابا قوم عربی عجم کو برطرف کر کے منادی کی کہ اس جماعت سے کوی قلعہ بجاوے  
 میں رہے اور پھر اسمعیل عاوشہ اور قیام سلطنت اپنے ہوا آخر کار تبیر سے والدہ اسمعیل کی  
 ایک غلام برکی نرغونہ اور سکومارا اور سلطنت پر اسمعیل عاوشہ سے قتل ہوا اور قطب شاہ سے محبت قلی  
 قطب شاہ کو قلعہ کو لکھنؤ میں بیچ بیچہ نو سو چالیس کے پڑے اور اسکے مسموم کر کے آقا یام مقام پڑا  
 اور ۹۵۰ء نو سو ستاون میں وفات پائی اور بریدہ سے جیا کہ گدرا امیر نرید اور عادی سے ابتدا  
 عزم سلطنت کا فتح عمار الملک کیا بعد ایک بیٹا اور سکاء والدین ۹۲۲ء نو سو بیس میں قلعہ پڑا  
 گیا اور چند اندہ صاحبی کے ساتھ کدہ طوط کے سلاطین بہمن کے قلعہ اور تھا جگہ کر کے ہرا اور قلعہ کو  
 تصرف ہوا بعد بیٹا اور سکاء اپنے تین دریا عاوشہ ملقب کیا اور بجا جہدہ در والی ملک براہ کا ہوا  
 و عمار الملک و تواریخ فتوحات قلعہ ۹۳۱ء نو سو اکتالیس میں مفتوح ہوا اور احمد آباد کجرات  
 مالوہ ۹۳۰ء نو سو اکتالیس میں اور سکاء سندھ فلان میں ۹۳۵ء نو سو چالیس میں جو ہا یون ہا یون  
 کے ایران میں اتفاق نزول اجلال کا ہوا شاہ ظہار نے بعد ادا کر کے اسم مہانداری کے  
 چنانچہ کیفیت اور کمیت اسکی نامہ نگار نے تواریخ میں رشید الدین خانی کے زیر قلم کی ہے ساتھ  
 سوار فزیش مع سرداری شاہ ہلاؤہ جو کہ کدہ سین میں اس وقت دو سال کا تھا ہمراہ رکھا  
 کہ کہ ہا یون کو وداع فرمایا ہا یون نے بعد مراجعت کے ملک ایران سے مع خرچ ترکہاں قلعہ قندھار کا  
 اور تمام قلعے اوس نواح کے تصرف میں اپنے لئے اور متصل اسکے ۹۵۳ء نو سو تریس میں کابل اور  
 بخشان اور دوسرے بلاد موروئی پر قبضہ لیا کالہ ۹۶۱ء نو سو اکتالیس میں عہد سلطان لاہور

وغیرہ ملک پنجاب پر عمل کیا کہ ۹۶۳ھ میں دہلی کو دارا دروغی افغان پرستان  
 ہوا واضح ہو کہ محمد ہادی بادشاہ بوجہ دراد کے قلعہ قند مار کا بعد فتح ملائشا طہماک کو سپرد  
 کیا تا جو چند ملائشاں ہمایون شاہ میر نصرت ہو پادشاہ علی محمد بن محمد اکبر بادشاہ کے ہاں تھا  
 ہو کہ بہادر خان وغیرہ ناو طہماک چھانٹنے کے ارادہ مسترد کر لینے قلعہ کا کٹے قاعدہ ارمان کے  
 اس گمان سے کہ انتظام ہمایون شاہ کو ہمایون شاہ کی بیوی چکی چونکہ سلطان سے اتحاد تھی  
 ہی درباب یقین فوج اور تہیج کر لینے قلعہ کے شاہ طہماک سے عرض کی اس عرصہ میں خاطر جمعی  
 مباد خان وغیرہ سے جو حاصل ہوئی قلعہ دار ند کو رنے غریت تسلیم کر لے قلعہ زبور کی فوج کی چونکہ  
 بات سے خاطر شاہ کی آزرہ ہوئی غلام اور سلطان حسین مرزا خلف ہمایون مرزا ابراہیم زادہ کو  
 واسطے تہیج قلعہ کے روانہ کیا جس میں پونچھ فوج ایراکہ قلعہ استوہم ہو کہ حقیقت غرضت کی عمر  
 کی اچھے ماہر تین جلوس اکبر میں قلعہ قند مار کا حسین مرزا کو تسلیم کر کے خود حضور میں  
 اکبر بادشاہ آیا اور کیفیت جوہر الماس کی پیا اسی نکلی ہی افضل تواریخ سے کہ ہمایون بادشاہ  
 نے الماس پارہ وزن میں ستائیس شتال جو راہوں ہندوستان کے پایا تھا کہ شامت او کی  
 باعث اختلال سلطنت کی ہوئی چونکہ وقت جاغا ایران کو وہ الماس پارہ ہمراہ تبا عند  
 الملاقات شاہ طہماک کو تحفہ گزارا شاہ موصوف نے بوجہ وف اس کو ہرے بیا کو وقف آستانہ  
 رضویہ فرمایا پس سنہ فلان میں کہ جن روز عن عبدالمومن طافران فرما توران بنا جبکہ مغربیہ  
 مشہد مقدس پر استیلا پایا وہ الماس پارہ ایکے تانبہ آیا اور متصل اسکے فتنہ وفا عظیم ملک  
 توران میں واقع ہو اسی کہ عبدالمومن خان اور عبد اللہ طابپ اکابر دونوں جو بعد اسکے

یا محمد مرزا کہ اولاد سے سلاطین جنگلہ نہ کے تباہہ الماس پارہ مکہ دست یار کو حوالہ  
 شاہ عباس کو پیش کیا شاہ مصوف نے امیر بک سوداگر چہری کو دیا کہ اسکو روم لے جا کر  
 بیچے اور قیمت اسکی صد الفد کو سو بیٹے کہ مستحقین کو پہنچا دے امیر بک نے وہ الماس پارہ پانچ  
 ہزار تومان کو بچا لکھا ہے کہ شامت اسکی خاندان کو اس کے ہی خواب کیا اور بعد اسے در  
 ہو کر درجہ اعتبار سے گرا پس سلطان روم بعد حیرت کرنے اور اطلاع احوال اس کے توڑ کر دریا میں  
 ڈال دیا صاحب کتاب لکھتا ہے کہ اس تاریخ سے قیصر روم نے پیر استقام راہ فتح و طغر کا نہ کیا  
 مقہوم اوس الماس کا دو دمان میں اس کے سنو زاتی ہی نہیں معلوم کہ کجا ذکر میں نے رشید الدین  
 کیا ہے یہی الماس پارہ ہی یا کوئی اور ہے اور ایک کتاب لکھا ہوا نظر آیا ہے کہ راجہ بک حیات  
 کہ وہ اولاد سے راجگان گوالیار کے تھا پارہ الماس میں نو متقال تھا بار شاہ کو نہ کیا ہوا  
 اعلم بالصواب میں مظہر الاخبار میں دیکھا ہے کہ اٹا ایک بادشاہ اس ایک ہیرہ ہی چھ  
 انچ طول میں اور عرض میں چار انچ اور عمق میں تین انچ ویت عمر گرامی اور طنت سر اسر  
 مدت عمر انچاس سال چار مہینے گیارہ دن اور بموجب شہ الدین فی مدت سلطنت پچیس سال دو  
 پانچ روز رازا نجد تیرہ سال کے قبل غرمت ایران کے اور دس سال کے بعد عمر ایران کے  
 اور تقریباً دو سال توقف کے ملک ایران میں اسباب انتقال اور تاریخ و مکان حلت و مرقہ  
 اور لقب بعد وفات اسباب انتقال اور تہے ہوئے بام سے کتابخانہ کے پاؤں چوپہ سلا جو  
 نکلی حتی کہ زینہ آفرین یک کسی جا اتفاق قرار کا نہ پکڑا اس عارضہ سے ہمارے شاہ دو چار روز  
 صاحب فراش رہا یہی معتضی لکل آجل کتابت ستارہ زندگی کا اوج حیات سے طرف



حسیضی مہاکے میل کیا تاریخ وفات آخر روز شنبہ بقولے پتر ہونے بقولے پندرہویں ربیع الاول کی ۹۶۳  
 نو سو تیرتھ کا قیلے ہما یون بادشاہ ازہام افتادہ اور مکان جلت بلوہ دہلی یعنی شاہجہا آباد مقہ  
 بھی شاہجہا آباد میں ہی لقب بعد وقت حاجت شہانی تاریخ اکبر میں لکھا ہے کہ ہوا خوان دولت نے  
 اس واقعہ مایہ کوتاہی پوچنے خبر جانشین کو مسند خلافت کے اور جمع ہونے امر کے جو کہ اطراف  
 ممالک میں تھے سترہ روز پوشیدہ رکھا اور اکبر بادشاہ کا بیان ہے اسم گرامی کنیت لقب  
 اسمی سامی والدین ماجدین اسم جلال الدین کنیت ابو الفتح لقب ایام طفولیت فرخندہ ختم اور  
 عبد سلطنت محمد اکبر بادشاہ اہلبیت بن ہما یون بادشاہ والدہ ماجدہ حمیدہ بانو بیگم مخاطب یم بک  
 تاریخ اور مکان ولادت با سعادت اور جلوس قبل مانوس تاریخ ولادت شنبہ پنجم جب  
 ۹۶۱ء نو سو انجاس نم ماقیل سے بادشاہ کے رشتہ مان جہان اکبر شش نام و جلوس لقب است  
 شنبہ روز دوم سال میلاد شنبہ پنجم جب است مکان ولادت امر کوٹ مضافات  
 تہہ سے تاریخ و مکان جلوس روز چودہم ربیع الثانی ۹۶۳ء نو سو تیرتھ کا قیلے کا منجش مکان  
 جلوس حصہ تعلقہ کلا نور صوبہ لاہور سے وقت جلوس مگر امی تیرہ سال اٹھ ماہ ستائیس  
 روز قمری و کلا سے دوی الاحترام دور رازی عظام کا بیان اول یرام خان خانخانان اور بعد  
 کشتہ ہونے خان مذکور کے بیاد خان اور ان کے خان عرف شمس الدین محمد خان اور منعم خان  
 مخاطب بخطاب خانخانان اور خواجہ جہان اور مرزا عبد الریم خان خانخانان کے اول خطاب  
 مرزا خان بیا خلف یرام خان اور خان اعظم کو کا اور خواجہ عبد المجید مخاطب بآصف خان  
 اور مظفر علی مخاطب مظفر خان کہ وہ نو گروں سے یرام خان کے تھا اور مجید مقیم پر دکیان

حرم محترم کا بیعت و مریم الدورانی خدیجۃ الزمانی اور قیہ سلطان یکم حبیبہ ندال مرزا  
 خلفہ بابر بادشاہ اور کچھشتہ ہونے پر ام خان خانان کے سید سلطان یکم کو وہ خواہر  
 زادہ ہمایون بادشاہ کی بیٹی اور حبیبہ مرزا نور دین محمد کی بیٹی کہ وہ خواجہ زادوں سے  
 نقشبندی تھے اور سید سلطان یکم کی گلرخ یکم حبیبہ بابر بادشاہ کی بیٹی کہ جن حیات بابر بادشاہ نے  
 یکم مذکور کو پریم خان سے نافر کیا تھا یہاں تک کہ عہد میں اگر بادشاہ کے بیچ قصہ جالندھر کے  
 ۹۶۵ء نومبر میں شادی عقد کی آئین سلاطین پر انجام پائی تھی لکن تعمیل نہ ہوئی  
 تھی کہ شہزاد خان بہر کی جلوہ طہر کا دیلائی بعد اس وقت تاؤ کا کہ بادشاہ نے یکم مذکور کو  
 عقد ازدواج میں اپنے لایا اقبال نامہ میں یکم مذکور ہونے کی طبیعت تھی اور یہ تمام حویوں کے  
 پر ایہ عصمت زیب آرا شکی رکتی تھی محض یہ بیت اویسی سے کاکلت اس منی رشتہ  
 جان کفہ ام مذمت بودم زان سبب حرف پریشان کفہ ام اولاد امجاد کا بیعت  
 تین پر محمد مراد اور محمد سلیم بادشاہ جہانگیر اور دینال اور دودختر شکر اللہ یکم اور آرام بانو یکم  
 محمد مراد شہزادہ بکھارستان میں پریم دکن میں صفار بانی اور عارضہ حسنا سے رحلت کی اور محمد  
 سلیم مخاطب بکھار بادشاہ شہزادہ اکبر ازجودہ میں زینت بخش سریر خلافت پر اور دینال نے  
 بیچ شہزادہ اکبر از بارہ کے اگسی ہم میں افراط سے حجر خر کے دو بیت حیات کی فانی کائنات  
 بسوینا اور شکر اللہ یکم اور آرام بانو یکم یہ دونوں ہی بعد القضا ایام حیات اجل موعود پر شہرستان  
 محلات کا چکیں عزیزان و توران اور دوم کے پادشاہ بن گائیا جو معاصر اکبر بادشاہ کے مملکت  
 ان میں جب کہ گندز شاہ طہر کے ۹۳۳ء نومبر میں بعد رحلت پدر کے جلوس فرمایا اور بعد ازاں

حوالی پر نور آیا اور عظیم ہائے خجی خان والی توران اور جانی بیکخان اور عبد اللہ خان خواجہ نورنگان  
 کارزار کر کے فتح و فیر دہی بائی اور متصل کے سلطان سلیمان خوند کار روکم کہ دو واسطے تاخت  
 تاراج ایراکے آیاتہا و سکو بھی منہزم و مقہور کیا اور کشتن بغداد اور خورستان کو خوب تہہ کی  
 اور خان احمد گیلانی کو قلعہ میں محبوس فرمایا من بعد گرجستان اور شیروان اور گیلان اور تہہ منہزم اور  
 ولایت قندھار اور زمین دادر اور کرم سیرا اور غلیس تمامی بلاد تصرفیں اولیاء دولت اسکے  
 ۹۸۴ھ نو سو چوبیس سال میر خراٹا روضہ رضوان کا ہوا بعد اسکے بیروم شاہ طہماسب غفر کا اسمعیل  
 اوس سال بیس برس کی عمر میں جلوس فرمایا چونکہ یہ شہنشاہ اور خور زمین بے باک تباہ کمال چنہ  
 سلطنت کو گذرے تھے کہ ۹۸۵ھ نو سو چوبیس سال اول بن اوسکی پری خانم بنت شاہ طہماسب صفوی  
 بعض امرا کو انیا کیا بیس ۲۳ شکوہ ماہ رمضان کی نو دیا پری خانم کین مرزا اسمعیل کے اتفاق کر کے  
 ترکیب میں فلونیائی کہ یہ بر روز تھا در مرزا اسمعیل کا ہوا حکم خانم مذکور کے مرزا اسمعیل کو زہر دیا  
 ۲۳ بیسویں تاریخ جب روز روشن ہوا امرا مذکور نے انتقال کیا اور صبا کتاب خواستے تاریخ عالم  
 کرایا لکھتا ہی کہ اسمعیل مرزا سلطان صفوی کے سنت چاہتا جو کہ اوسے شیخ طریقہ کو علم سے  
 انکے بچت کر کے اوتہا دیا تھا اور شادی کی تھی کہ بعد ایوم جو کوئی رفض کر بگا علم سنت جماعت کے  
 بے تماشائی اوسکو قتل کر نیگے چنانچہ اہل تشیع اوسکو ذر خیر سے یاد دہین کرتے ہیں بلکہ ہر اکثہ ہیں  
 نسب کے قتل کرنے اور زہر دینے کا یہ ہی عین اختیار کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا اور منع  
 کرنا بدعت کا رحمۃ اللہ علیہ اور بعد اسمعیل مرزا کے بیسختن شاہ طہماسب کہ وہ برا بیانی اسمعیل  
 مرزا کا موسوم شاہ سلطان خدائندہ تباہی و ہلاکت برادر اسمعیل مرزا کے سر پر سلطنت کو فرمایا

اور شیرہ کو اپنی جسے اسمعیل مرزا کو ہر دیا تا کہ خون ناحیہ کی گور اس بدبھاد کا تہا بطن ہو کر قتل کیا  
 پس شاہ سلطان محمد خدابندہ نے قریب بارہ برس کی سلطنت کی بعد کے علت سے عدم بصارت کے  
 خلف عالی ہزار اور کاشاہ عباس ماضی اسطے مصلحت مملکت اور صلاح دولت کے حین حیات پر  
 بزرگوار اپنے علم فرمانروا نیجا بلند کیا اور پدر والا قدر زنجی امر سلطنت کا خلف الصدق کو سنا  
 خوشی کے معوض فرمایا اور تاج موروثی اوسکے سر پر رکھا پس دسویں سال جلوس سر نیکو سر  
 شاہ سلطان محمد خدابندہ نے رخت بستی کا جہان فانی سے طے کیا اور ملک توران میں  
 پیر محمد خان اور جو کہ ان روز بن عبد اللہ خان پیر سکند خان نے استیلا یا تا اپنے تین سلطنت  
 برخواستہ کر کے بخارا کو متصرف ہوا پیر محمد خان نے سلطنت پنج پیر قناعت کر کے بعد چند چھ ۹۷۰  
 جو ہر کہ منزل اپنی دار البقاعین کی اور جو ان مرد خان بن کرم خان نے سر قند پر استیلا پایا  
 رئیس الخیر نام پیر اسکادر سے مخالفت کر کے عبد اللہ خان بن سکند خان کو سر قند پر لایا بعد  
 وصول عبد اللہ خان نے جو ان مرد خان کو مقید کر کے قتل کیا اور ابو الخیر کو بھی روانہ ملک عدم  
 فرمایا پس سکند خان پسر جانی بگیاں جو با عبد اللہ خان کا تھا ۹۸۰ھ نو سو ستیسی میں پسر  
 جانی بگیاں کی ممکن ہوا اور ۹۹۰ھ نو سو نو دہمیں طومار زندگی کا لپٹا بعد اوسکے عبد اللہ خان  
 سکند خان سلطنت پر مستقل ہوا وہ مصالحو کے جوانین توران شاہ ایران شاہ طہماسب سے کیا تھا  
 منتفی عبد کر کہ خراسان پر غالب آیا اور ۹۹۴ھ نو سو نو د چہارمین ہرات کو منہر کیا واضح ہو کہ بعد  
 تسخیر ہرات کے عبد المؤمن خان نے خد متین اپنے پدر کی التماس کیا کہ بعد اسکے جو مملکت کہ سعی  
 سے میری مفتوح ہو تعلق میرے رکھے پدر نے قبول کیا پس عبد المؤمن خان نے شکر

شہید قدس پیر گنج <sup>۹۸۰</sup> لے لیا تو سوا اٹھیا تو میں بعد مجاہدہ و جدال و قتال کے مشہد مقدس کو لے لیا اور  
 ۱۰۲۰ء ایک درویش بن پور اور سردار کو متصرف ہوا ان فتوحات سے نجات اور غرور زیادہ ہو گیا  
 مقام عصیان میں آیا جا تا کہ اسکو بھی قید کرے وہ جبردار ہو کر درپے حفاظت پائی اور مدافعت اسکے  
 کوشش کی کچھ فائدہ نہ ہوا حتیٰ کہ اطوار ناہنجار سے فرزند ناخلف کے ملک سر قند میں جا کر <sup>۱۰۶۰</sup> لے  
 ایک ہزار چھ مین اسیر تمام سفر عدم کا کیا مورخوں نے تاریخ اس واقعہ کی قیامت قیام شدہ کہی ہے اور  
 ولایت روم میں سلطان سلیم <sup>۱</sup> کے اسنے <sup>۹۹۹</sup> لے لیا تو سوا انتہر میں شاہ طہار کے صلح کی تیجانیہ الصلح خبر  
 تاریخ اسکی یہی ہے <sup>۱۰۴۲</sup> لے لیا تو سوا پندرہ مین مغزالیہ وفات کی بعد اس واقعہ کے فرزند سلطان توفی کا سلطان  
 سلیم ثانی نے جو سی کا بیس سلطان مراد ثالث بن سلطان سلیم ثانی قیام مقام پید ہو بعد سلطان  
 محمد ثالث بن سلطان مراد ثالث نے زمام سلطنت کی اپنے اختیار میں کی اور <sup>۱۰۲۰</sup> لے ایک ہزار بارہ مین  
 سوا بیس سلطان احمد اسی سال تخت پر بٹھا و آج ہو کہ مصالح نہ کو حیات تک سلطان سلیمان کے  
 بزر قرار رہا پھر سلطان سلیم اور سلطان مراد نے بھی تا آخر عہد طہار کے بدستور جد و پد اپنے عمل فرمایا  
 مگر بعد رحلت شاہ طہار کے نقص عہد کیا پادشاہان ہند و دکن کا پناہ جو محاصرہ کرنا کے تھے  
 واضح ہو کہ عہد میں اکبر بادشاہ کے تمام لک ہندوستان کا انصرف بن اوکیا دولت قاصرہ کے تھا  
 ہند میں کوئی بادشاہ معاصر نہ تھا مگر نواح دکن میں نظام شاہیہ سے جیسا کہ مذکور ہے حسن نظام الملک  
 اور بعد رحلت اوسکے <sup>۱۰۳۰</sup> لے لیا تو سوا پندرہ مین رتضی نظام الملک ہوا اور ملک عماد الملک کا اپنے تصرف  
 میں کیا <sup>۹۹۰</sup> لے لیا تو سوا پچاس تو میں پسر اوسکا حسین نام قلعہ دولت آباد میں مقیم تھا ملک و  
 استعانت سے بعض ارکان دولت کے قید سے نکل کر بے جنگ و جدال قلعہ احمد گریز قابض متصرف ہوا

اور ایکو ان میں خلف فرستے لائون اور نوک خنجر و غیرہ کے خوب نرم کیا اور جب ان شاید سے  
 نیم جان ہو گیا حمام گرم میں ڈال کر سب کر دیا ہنوز ایک سال کا عرصہ نگہ راتیا کش متے اسکی آپنی جادہ  
 بیام عدم کا ہوا اور ۹۹۶ھ نو سو چھیانوین اسماعیل نظام الملک خلف بر نظام الملک سامعی جمیل سے  
 جمال خان دکنی کی جلوس کیا جمال خان چونکہ میدوی مذہب تھا ہرین کے کو چھپایا تھا اسماعیل نظام الملک  
 کو یہی اپنے مذہب لایا اور حکم کیا کہ قوم عرب سے اور زیادہ سے کوئی احمد نگرین نہ رہے اور سیا  
 حکم دیا کہ بعد میں دکن جسکو پادین مارڈالین اور مال و عیال اسکا تصرف میں لادین چھاپ  
 محمد قاسم مولف تاریخ فرشتہ جلد مردمان احرار سے تہا کہ تین سو دو آدمیوں سے نکل کر یہاں پر  
 چلا گیا اور برہان نظام الملک پیر اسماعیل نظام الملک کہ وہ قبل اسکے خدمت میں محسنہ اکبر بادشاہ کی  
 بنا کر منصب پیدا کیا تھا بعد وصول اس خبر کے اکبر بادشاہ نے اسکو حضرت فرمایا کہ دکن کو جا کر جمال خان  
 تنبیہ کرے اور مذہب سلطنت کا بجالا دے بوجہ اس حکم کے چنانچہ برہان نظام الملک دکن میں آیا  
 اور چونکہ پیر اسماعیل نظام الملک مذہب میدویہ اختیار کیا تھا اسکو حکم قتل کا فرمایا اور چھاپ  
 اور جو کہ جمال خان سے قوم عرب پر ہوا تھا لہذا اکل مائیدین تندان برہان نظام الملک نے  
 غلامان حبشی اور دکنی اور اہل مذہب میدویہ پر دو چندہ اور سکا علی کیا اور بعد کامرائی کے شہنشاہ ایکزار  
 تین میں خست ہستی کا لیا بعد اسکے بیٹا اسکا سلطان بادشاہ علی نظام الملک جو قتل احمد نگر  
 میں تہا مگر جب طارمان دولت اکبر بادشاہی شہنشاہ ایکزار دس میں قتل مذکور پر متصرف ہوئے  
 شاہ علی مذکور کہ دسوا بادشاہ اور آخرین صفیہ علیہ السلام شاہ کیا تہا اسیر و مقید ہوا اور بادشاہ سے  
 آئندہ مذکور ہوگا اور قطب شاہی سے ابراہیم قطب شاہ بیانی جمشید قطب شاہ کا قائم مقام برادر ہوا

اور سرکلان کو اپنے توہم سے داعیہ سلطنت کے قطعہ کو لکھ دے جن اہل محسوس بہر سوم کیا باقی  
 آئندہ قلمی ہوگا اور عہد شاہیہ سے جیسا کہ گذرا دریا عہد شاہ ۹۶۷ء نو سو سین ستھیا طبعی  
 اوٹھا یا بعدہ پورے حکمران عہد شاہ کہ وہ نور طفیل تہا نقال خان نام ایک غلاموں سے کہ جس  
 مدد سلطنت کا نہا چندے او سکوتخت پر بیٹھا کر حکمرانی کی آخر کار برہان شاہ مع دونو کر  
 او سکے قلمہ نرناہ میں محسوس کر کے آپ جہند اس سلطنت کا بلند کیا اور فرمایا کہ خطبہ نام سے  
 اپنے پر میں حتی کہ در نصی نظام شاہ شہرت سے خلاص کرنے برہان عہد شاہ کے شکر کش ہوا  
 اور نقال خان کو مع بہر او کے دستیکہ کر کے ایک قلعوں سے تسلیات اپنے ہجو ادیا کہ وہاں سے  
 دار الملک عدم کو پہنچا دین پس سلسلہ عہد الملک کا منقوض ہوا اور ملک عہد الملک کا تصرف میں  
 نظام شاہیکہ آیا اور برید شاہیہ سے بیان اٹھا اگے او گھا پہ ملک مقصودہ اور یوایح قنوجات +  
 واضح ہو کہ شہنشاہین جلوس والا کے قلعہ میرٹھ کا ساہتہ تہامی ولایت کے اور شہنشاہین  
 ولایت کہوڑا کے درمیان دریا سند و تبت کے ہی اور بیجا کرہ اور شہنشاہین ولایت کندہ را  
 اور جوڑا کرہ اور شہنشاہین اٹھارہ میں گجرات اور شہنشاہین میں قلعہ جہند اور ملک جھالہ اور الیس  
 سردی والو کرہ اور شہنشاہین اٹھارہ میں سبیل دہتہ اور ملک سندہ و مالوہ اور شہنشاہین  
 قلعہ ہر دوج اور شہنشاہین کنیرہ اور شہنشاہین تیس میں اوڈیہ اور چونہ کرہ اور سومناٹ  
 یہ تمامی علی الترتیب والی بوجہ ایام ولایالی تصرف میں اہلیان دولت اکبر شاہی کے آئی  
 اور اسی سنہ میں دولت سورہہ پر تسلط اولیا دولت کا ہوا اور شہنشاہین قلعہ خندار کا  
 مظفر حسین مزار کے کہ سبب بکا ذیل میں مذکور ہوگا ناٹیان اکبری کو سو نیا اور شہنشاہین

ملک ہر اس کا متعلقہ دکن اور سندھ کیس میں قائم ماند اور پورنا وغیرہ متعلقہ ہزاروں پستہ لیسیمین  
بلدہ ہر پانچو ماہ و قلعہ سیرا و قلعہ احمد نگر اور مالی گڑھ اور سندھ چیمین قلعہ ترک و قلعہ کاندھار  
اور سندھ سینا لیسیمین قلعہ جودا و قلعہ گو ابر تعلقہ صوبہ پنجاب و سندھ چیمین قلعہ اندا اور ج  
متعلق ہونے قندھار کی تعلقہ سندھستان سے اور سب آئے مظفر حسین مرزا اور سیم مرزا اور سیم مرزا  
سندھستان بن اور سیر دکرنا قلعہ قندھار کا الکر بادشاہ کو جس پنج پر کہ ایسا تو درج سلف رقم  
محبلا موجب سید بخانی کے نوکرین خاندانہ گار کے ہوتا ہی واضح ہو کہ جب شاہ طہماشپ عیدین اپنے مال اور  
قندھار کی سلطنت میں اختلاف ہوا مرزا اور درادہ کو اپنے مفوض کیا تھا بعد جلت مرزا مذکور کے  
خیامین مظفر حسین مرزا اور سیم مرزا اور اختلاف مرزا مرحوم کے نفاق آیا اختلاف ہوا اور اصل طوبہ  
شاہ عباس ماضی کے بعضی غویوں نے ہر دو مرزا دون کو ترغیب کیا کہ ہر اس جو حکم کاہ قدیم خراسان کا ایک  
جلوس کرنا اور وہاں سے سوچ عراق کے ہونا اگرچہ یہ سخن غرض گوینو تھا بسند خاطر مرزا اور دکن کا نقصا  
نہاں لکھا کہ شیاطین نے یہ سخن بطور مذکور اس کے سمیع میں شاہ عباس ماضی کے پہونچایا اور وہ  
اس بات سے متضرر بنا کہ اس زمانہ میں ازبک اور دو کمر افغان کہ معاندان قدیم تھے جب وہاں سے  
دینامین مرزا اور دکن خلاف ہر اس وقت کو غنیمت جانکر ہر کوئی ہر طرف سے حرکتیں کیا اس واسطے  
سہ ماہی جس کا کتاب سید بخانی کا کہ جس کا یہ ترجمہ ہے روہ جو چاہ اپنی قرابت کا خاندان صفویہ سے  
اور خاندان کور کا یہ سے اپنی کتاب میں جا بجا لکھتا ہی واسطے کہ ہم ہونا نام و شاہ انگلیان بھی لکھا ہی  
اور اپنی قرابت کا اظہار کیا ہی نامہ نگار نے ہی ایما کیا یعنی مرزا سیم یک خلف سلطان حسین مرزا  
مذکور ہیں ہر مرزا کہ وہ ہر اور حق شاہ طہماشپ کا تھا سندھ اور سیم جوں کبری مطابق سندھ اکبر



ایک مہینہ ساتھ چھوٹی اور چار فرزند اپنے مع ایک بڑا چار سو جوانان قزلباش کے وطن کو جلال آباد  
 اکبر بادشاہ کے پونچا اور سو گھوڑے عراقی اور بہت سا جوہر اور اکثر تحفہ اور نوادرات بطریق  
 رہ آور کے گزرانے اکبر بادشاہ نے بعد تعظیم و تکریم کے پانچ ہزار بی منصب پانچ ہزار سوار  
 دو سو ستم گز کہ یہ اقصیٰ مراتب عنایت کا تھا اور اس زمانہ میں کوئی اس منصب پر زیادہ سرفراز  
 نہ ہوتا تھا معزز فرمایا حاصل یہ ہے کہ مرزا مذکور مع برادر و ہمراہی قریب بی ہزاری منصب کا میاں  
 دو حکومت صوبہ بلخان اور بلوچستان کی مرزا مذکور کو ملی بعد ستم ایک ہزار تین مین مظفر حسین مرزا  
 کلاہر اور ستم مرزا شہ بیگ خان کو کہ حسب ستم عامر مذکور کے اکبر بادشاہ روانہ کیا تھا اور قلعہ ملک  
 حوالی خان مذکور کے کر کے مع اپنے فرزندوں دو ہزار سوار قزلباش سے انجن اقبال حضور میں اکبر  
 بادشاہ کے آیا اور بہت بڑا مدد گوار قصہ کے اسپان عراقی اور جوہر ثمنہ اور اجناس نفیسہ  
 پس اکبر بادشاہ نے بی بعد لوازم احترام کے بہت ستم مرزا کے منصب جاگیر واسطے اس کے مقرر فرمایا  
 و مدت عمر گرامی و سلطنت سر اسطفت و مدت عمر جو ش سال گیارہ مہینے سات دن قمری مدت  
 سلطنت اکا دن سال و ماہ دو روز و شب و سبب انتقال اس حیان فانی سے اور تاریخ و مکان رحلت  
 و مرتبہ شہور و لقب بعد وفات و اسباب انتقال جب عارضہ نے ذات مقدس  
 میں راہ بانی مزاج کو مرکز اعتدالی سے ہوا رفتہ رفتہ اسپہاں ہوا اطباء علاج سے  
 عاجز آئے اکبر شاہ نے رحلت کی تاریخ وفات شب چارشنبہ بارہویں جمادی الثانی سنہ  
 ایک ہزار چودہ کما قبل تاریخ الف کشند ملایک زفت اکبر شاہ مکان رحلت اکبر آباد جائے مرقعہ  
 آباد لقب بعد وفات خوش آشیانی جیا کہ بادشاہ کا بیان و اسم گرامی اور کنیت اور لقب

اور اسماعیلی والہ بن ماجد بن نام نور الدین محمد عرف شہزادہ سلیم لقب بعد سلطنت جلالگیر بادشاہ  
 بن اکبر بادشاہ اور ابو المظفر <sup>کنیت</sup> والدہ ماجدہ مریم مکانی تاریخ مکان ولادت تاجی سخادت اور  
 جلوس اقبال بانوس تاریخ مکان ولادت روز چار شنبہ ہفتیم یا ہفتم ربیع الاول ۹۷۷ھ نو سو و شصت و  
 باقیل ع و شہوار الحجہ اکبر ایضا گوہ ربیع اکبر شاہ ۷ تاریخ مکان جلوس بیسویں جمادی الثانی ۱۰۱۸ھ  
 اکبر از چودہ نم باقیل ع زور محمد جان شد منور وقت جلوس عرش شریف سینت سال تین ماہ تین روز  
 مکان جلوس بلدہ اکبر آباد و کلائی ذی الاحتمام اور ورک اعظام پیلے میں جلوس والا شریف خان  
 علیہ الصمدین قلم پر منصب و کالت کا قرار پایا اور خطاب امیر الامرا غیاث ہو اور مرزا غیاث بیک مخا  
 اعتماد الدولہ شکر سے وزیر الملک ساتھ وزارت کا مور اور دو جلوسین اور جلیل القدر وزارت  
 و کالت کا جعفر بیک قزوینی مخاطب باصف خان سے متعلق ہوا اور جلال الدین خان مذکور کے حکم  
 ہوا کہ خواجہ حسن ترینی خیل ہما وزارت رہے اور شہزادہ بن رودا کی آصف خان کی ساتھ  
 انابقی بادشاہ زادہ پرویز کے دکن کو مقرر ہوئی پہر وزارت اعتماد الدولہ کو مقرر ہوئی اور  
 سولامین نقال سے اعتماد الدولہ کے خواجہ مذکور پر تقرریا پائی اور ۱۰۲۰ھ دس سی کی سن ضمیمہ نظام  
 صوبہ لاہور کا و کالت اور مدار جمیع مہات کا متعلق آصف خان خلف اعتماد الدولہ سے ہوا  
 وزارت پیور خواجہ مذکور پر بحال واضح ہو کہ مرزا غیاث بیک خلف خواجہ محمد شریف کے وکیل  
 ہوا اور غیاث سے طہران کے سابق سے ذی منصب تک وزیر حاکم خراسان بنے بعد کے  
 خاص وزارت شامی بھی وہاں پائی تھی پر دیکھان عدم محرم کا بیان ہے محل ۹۹۲ھ نو سو و پانچ  
 حبیبہ بیگم اس کی اور ۹۹۳ھ میں حبیبہ اور سینکے پسران دیو کی اور ۹۹۷ھ نو سو

ستیا نوین جسے چرخہ حسن و لذت میں غرق اور لہو لعل میں صلیب بانو مخاطب بادشاہ محل  
 بنت قاسم طاعون ہے اسی سال پٹی جکت سنگد ولدہ لکھنؤ کی اور لہو لعل  
 تقریب سے کہ اقبال نامہ میں مذکور ہے نور جہاں بادشاہ بیک صلیب اعتماد الدولہ جس کا کتاب اقبال نامہ سے  
 یون ریب رقم کرتا ہے کہ انا فاما ارج عزت و اقبال و معاج جاہ و جلال بیک کے ترقی اور بلند تھی  
 تھے ادا نور محل خطا ہے پھر نور جہاں بادشاہ بیک ہوئے تمام خوش و اقربا اور بیکم انواع اراحم  
 و نازش سے اختصاص پائے تھے یہاں تک طارمان اور غلامان اور خواجہ سرایان اعتماد الدولہ کے  
 ہر کوئی منصب خانی اور خطاب سے سرفراز تھا اور دایہ دل آرام نام کہ اسے دو دیلایا تھا صدارت  
 عورت کی طرف اس کے رجوع ہوئی مدد محاش پڑیوں پردہ نشینوں کو کہ رحمت ہوتی تھی صدر  
 الصدور سے اس کی معتبر کہتے تھے غرض سو خطبہ کے تمام لوازمات بالقوہ سلطنت کے  
 بیک سے فعل میں آئے تھے لکھا ہے بیک بہت عالی ہمت تھے جو کوئی پناہ درگاہ میں اس کے  
 نیجا تا تھا کامیاب طالب ہوتا تھا اور اسے علم و رسم سے محفوظ رہتا تھا جو کوئی سیکس کی  
 ہوتی قصود اسے جیسے لطف فرماتے تھے عہد دولت میں اپنے صاحب کتاب لکھا ہے یا نسو  
 بیک ہزار ناکھہ اڑکیوں کی شاوی کر دادی تھی اور بیک موصوف صاحب طبع و ذی تصرف  
 تھی چاہے اقسے میں بالیائے دودامی اور پچ تولیہ کہ یہ قسم سے بارگاہ میں نہ تھا انکار و آج  
 نہ ان لفظوں کو ہمارے کانوں نے سنا فرمائیں اس کی ہی درمہنوار کہ یہ تعارف طبع و عورتوں کا  
 ہی مختص اس کا ہی اور فرس جانہ فی اور حفظ خانہ یہ بھی ختمہ آتا ہے اس کے ہی کہ بس مقبول صاحب  
 طبعوں کا یہ بھی راقم نے سنا ہے کہ سابق میں لوگ فقط تمباکو پیا کرتے تھے ایک وقت

یکم نے قیام کا حکم کیا مابہ خواص کے قتل کے بعد تھے اس طرح تیار کر کے لاکر ایک مہینہ ایک دو مہینہ تک رہا  
 کیا کہ آج اس کا ذائقہ اچھا پایا جاتا ہے کثیر سے دریا کیا جب معلوم ہوا فرمایا کہ تہہ قند اور تہہ شامبو کو  
 ملا کر تیار کرتے اس کا رواج ہوا اور پھر ان کی کایہ بھی بنادیکم کی سی اور ایسا بھی گوشہ زونامہ  
 بک بنی سکے پان کو سب لوگ بغیر چونہ کے استعمال کرتے تھے ایک دفعہ یکم بالائے ہام  
 کپڑی ہوئی تھی اوگال پان کا جو پینک دیا وہ جا رنگین سرخ ہو گئی تگ جو کی کیا یہ کہل ہی  
 پیر کثیر دن خدمت گزاروں کو چونہ ملا کر پان کھلائے منہ سب جا رنگین ہو گیا اسکا بھی رواج سر  
 سے طبیعت یکم کی اور صاحب سخن ۱۰ اولاد ماجا دیا بیان ۱۰ سافر زندیاں ۱۰ سپر حسد اور پرویز  
 اور محمد خرم خطبہ چنا اور جہاندار اور شہیدار دودختر سلطان التا یکم اور بھار بانو  
 یکم خسرو کے جہانگیر بادشاہ نے اس کو شاہ چنا کے والد کیا تھا شاہ مولاجہانگیر مین طارنوں نے  
 شاہ جہان کے خفا کے دار الملک عدم کو روانہ کیا بخش اوس مرحوم کی سادہ کمال تعظیم و تکریم کے  
 میان شہر برہانپور سے نکال کر دفن کئے افسوس ورواں قعدہ کا ۱۰۳۵ھ ایک دن پین تیس مین  
 ہوئے لیکن زمین مین راقم کے یہ مین آنا کہ بڑے کو چھوٹے کے حوالے کی طرح پر کیا اور پرویز عارضہ  
 جسمانی کے راہی دار النفا کا سوا علی ہذا جہاندار نے ہی اس جہان نامی سے رحلت کی اور احوال  
 پین شہر یار کے ایسا لکھتا ہے کہ بعد وفات جہانگیر بادشاہ کے آصف جاہ اور باقی ارکان دولت  
 بادشاہ ہی نے راد بخش سپر خسرو کو وقت مصلحت کے بادشاہی پر برخاستہ کر کے موصنع  
 جبکہ پیش سے کہ وہ مکان انتقال جہانگیر بادشاہ کا تھا عازم لاہور ہوئے اور شہر یار کے لاہور مین  
 تھا بعد محاربہ کے دن سے مغلوب و متحصن اور گرفتار ہو کر کھولی ہوا اولاد مین جہنم و زور مین

فرمان سے شاہجہاں بادشاہ کے سٹہ ایکڑ ارسین تیس ہزار شہر یار کو مع داؤد بخش اور کرٹ سب کے  
کہ یہ ہر دو سپر خسرو کے تھے اور ہوشنگ اور طہر شاہ کو کہ یہ ہر دو ولد دانیال بن اکبر بادشاہ کے تھے  
طرف ملک عدم کے روانہ کئے محض غم مخاطب شاہجہاں زینت افرا اورنگ جیسا بنائی ہوا ذخیرہ  
اور توران اور ردکم بادشاہوں کا بیان جو معاصر شاہجہاں بادشاہ کے تھے ملک ایران میں ابو  
شاہ عباس ماضی کے زمانہ ولادت اسکا ۹۸۸ھ نویسی بھیجی گئی تھی ۹۹۶ھ نویسی بھیجی گئی تھی اس سے  
والد شاہ سلطان محمد خدا بندہ ابن شاہ طہر کے زینت افرا اسیر ہر خلا ہو کر سٹہ سترہ  
میں قلعہ بناؤ اندر سٹہ تیر ہزار ۱۹۸۸ھ میں قلعہ کنجا اور بغلیس اور باب الاہوا اور شاہجہاں  
فتح کیا اور احوال مکتبی کو اپنے وقف حضرات چارہ معصوم رضی اللہ عنہ فرمایا اور بعد ازاں  
صلہ اور کشف اشرف اور کر بلاہ علی کو جو عہدہ میں شاہ اسماعیل کے تفرضین صوبہ کے آئے تھے اور  
رحلت اسماعیل کے سلطان نے اسے رد کیا تھا پھر جلوس میں اپنے عہدہ تفرض میں لا اور بیچ  
توران کے سٹہ ایکڑ ارسات میں عبد المؤمن حاکم قندہ میں تخت پر خانی کے بیٹا اور اعام و اجار  
سے ہر ایک کو بقول الافارک احبار کہ منظر رش کا تہا پاؤں سے کر دیا اور طرب ہواں مغز  
دور ماں اپنے نکالا اور باکل منع قطع رحم کا خیال کیا البتہ جب خان شار الیہ بخارا سے روانہ  
ہوئے انشاواراہ بعضی خیمہ دیکھ کر وہ نامبرہ سے رکن زدہ خاطر ہے ایکڑ از غم سے ہلاک کے دلا  
قتل کا مقول کہ ایک شخص نے بطریق قبیحہ کے بخت سر بریدہ پائی ہی سکا یہ بلایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ  
ایکڑا چھ مین گدرا ہوا اور سٹہ ہو عبد المؤمن کے بیچہ خاکہ اہل قنات سے خان مذکور کہ ہا بخارا میں  
وہاں کو گوئی مسند خانی پر بیٹھایا اور بعض آدمی اور امر اور دولت نے دو ہر سس کے شیر خواہ

بچے کو اس کے قبول کی اس خالین زوجہ نے برادر عبد اللہ خان کی کیا کیا عبد اللہ خان کا بیٹا سزاوار  
 حکومت کی اور اس کو میں ملاحظہ عبد المومن خان کے چچ محل عورتوں میں بالاسی اور محل میں پرورش کی یہی صاحب  
 وہ ان کے وہ البسمین رکھیں گے ہی پس جب الاطہار اس بی بی کے اس طفل خانہ نشین عزت کریں کہ  
 اعینا سلطنت دار کا دلوت عبد اللہ خان ملقب کر کے بیچ میں مستہ نشین کیا اور بہر آیین میں محمد خان  
 سیم خان خلیفہ جانی بیگ خان خاں برادرہ عبد اللہ خان کا کہ چچ زمانہ عبد اللہ خان اور عبد المومن خان حکومت  
 بعض ملاذ خوسان کی کرتا تھا اشتہار سے خبر قتل عبد المومن خان کے مسند خانی پر جلوس کیا یہی رعایا  
 میں افواج شاہ گردن پاس شاہ عباس ضی کی یہی واسطے استخفاف شدہ صدر اور شہا پور کے  
 پہنچتی تھی چونکہ دماغین خان مذکور کے پوٹانی کی جا کی تھی حوالی بلدہ ہرات شاہ عباسی  
 کارزار کیا اور عین محاربہ میں رنجی ہو گیا جنگ گاہ سے باہر نکل کر دیت حیات کی سو پناہ مستی  
 باقی سلطان اور دین محمد خان مذکور کا کہ وہ جنگ گاہ میں ہمراہ تیار ہوا کہ خدمت میں میر محمد خان کی  
 پہنچا اور میر محمد خان ان کو اسکے گرامی جانکر حکومت سرحد کی اس کو اورانی رکھی باقی سلطان کو  
 ایسی ملک سمرقند کی تائید آئی رفتہ رفتہ سلطنت کی پوس اپنے تئیں ساتھ خانی کے ملقب کیا  
 میر محمد خان اس بات سے متوسس و پریشان ہو کر سمرقند پر شکر کش ہوا اس میں باقی سلطان چہ نہ  
 التماس کیا لیکن درجہ پذیرائی کا نہ پایا جب باقی سلطان مصالح سے مایوس ہوا مستعد حال ہوا اتفاق  
 اکثر امرا میر محمد خان باقی سلطان سے مل گئے پس عین محاربہ میں مجروح ہو کر اس درجہ کو پہنچا کہ نہ  
 میں رتھریان باقی سلطان کے گرفتار آیا اور اس وقت حکم سے باقی سلطان کے قتل ہوا اور تئیں ایک ہزار  
 میں باقی خان بیانی دین محمد خان کا مادرا و النہر میں علم استقلال کا بلند کر کے سات برس بعد

۱۱۱۰ء میں جوہر میں راہی عالم بھاگا موابہ اسکے ذیلی محمد خان مسند خانی پر جلوس کیا اور  
 ملک سر قند کا امام قلی سلطان خلف بن محمد خان کو دیا اور پنج دغہ نذر محمد سلطان چھوٹے کھاشی  
 امام قلی سلطان کو عنایت کیا اور وسطے ہر ایک کے اتالیق تعین فرمایا پس امام قلی سلطان نے اتالیق کو اپنے  
 قتل کر کے طریقہ مخالفت کا اختیار کیا دو سال تک دربار ان کے دار مدار تھا مگر کام ہر دو  
 لشکر کا ساتھ دھانڈے کے پڑا چونکہ اوسم امام قلی سلطان طاقت جنگ کی اپنے میں پائی عذر دہائی  
 پیش آیا قضا کر دگا ر ایک شہد دو تین سو رہیں بن سے یعنی کیمت کی کے بچے اور اردو میں دلی محمد خان  
 کے جاہل سے شور عظیم اڑا دلی محمد خان تصور شجوں کا کر کے ایک طرف کو چند معتمدوں کے اپنے  
 کماڑہ کر گیا جلد ہی لشکر کے سر پر رہے دلی محمد خان کے پونچے اور اوس کو نیکے بار کلاہ میں امام قلی  
 سلطان کے آئے سلطنت کی نسبت دلی محمد خان بعد نظامہ کرنے انجن حوادث کے عادم  
 ملک ایوان کا ہوا اور ملک روم میں جیساکہ درخام یا یا سلطان احمد چہرہ آراشاہ سلطنت کا  
 ۱۰۲۶ء ایک ہزار چھ سو تین وہ نو ذار الف کا کو روانہ ہوا اور اسی سال سلطان مصطفیٰ نے حکومت کو  
 مرنے کیا لیکن بعد تین مہینے کے دست بردار ہو کر سلطنت سے درگزر فرمایا اور سلطان عثمان اوسکی  
 جائی پر بیٹھا علی انقلاک وہ بھی ۱۰۲۸ء ایک ہزار اکتیس میں موابہ کے پھر سلطان مصطفیٰ بن سلطان  
 محمد تہ دوم تخت پر جلوس کیا مگر اجل نے مہلت نہ دی بعد ایک سال موالیہ ۱۰۳۰ء ایک ہزار تیس  
 میں رحلت کی پس سلطان مراد رابع بن سلطان احمد موابی آئندہ وہ بند دکن کے بادشاہوں کا بیان  
 جو صادر جانشین بادشاہ تھے تمام ملک ہندوستان کا تصرف میں ملان مان چائیکیری کے ہاں مگر دکن میں  
 نظام شاہی سے اگرچہ کوئی نسبتاً فقط ملک غیر غلام حبشی بجا پوری کہ وہ عہد میں شاہ علی

نظام الملک کے اپنے کو مدارالمہام کیا تھا قلعہ دولت آباد کو دارالامارت اپنا قرار دیکر قلعہ مذکور کو راجہ  
 کے تھرمین رکھتا تھا اور عادت یہ تھی کہ گزرا اسماعیل عادتاً شاہ عہد میں اٹھ لاری کے کہ  
 راجہ لاری کرنا ایک معارکین متحدہ کام برید کو حالت تی میں ویشی خواب میں چار باسی سمیت  
 اوشاکر نزدیک اسماعیل عادتاً کے لایا راجہ کا نام برید نے درمط غلطی اپنے قلعہ بدر کا پیشکش کیا  
 اسماعیل عادتاً نے یہ قلعہ ایکو غایت کیا اور ۹۳۱ھ نو سو اکیسھین جلے کی واضح ہو کہ اسی سال ابراہیم  
 عادتاً خلع اور حکامین سرپرست ہو کر اس نواحین جو زمانہ علف سے یہ عادتاً کے کہ وہ  
 اس سلاطین عادتاً یہ کامی نہ ہو کر ارباب شیعہ کا رواج دیا یہاں سلاطین صرف ہدایت اور جلالت  
 فیض ہو کر مذہب اہل سنت و جماعت اختیار کیا اور شیعہ میں اسکے سنی مبلغ کی اور جہد و سجاد اہل شیعہ کے  
 اوشاکر اور ایک کتابستی بران فاطمہ شہین جو واقعی محمد کے فارسی زبان کے رد میں اون گروہ کی  
 حرب الحکم سلطان کے ایک علامہ حضرت تالیف کی پس ۹۶۵ھ نو سو پینچھین واصل رحمت الہی کا ہوا اور اسی  
 سال بیٹا اور حکام علی عادتاً نے سرپرست پر جلوس فرمایا اور قطب شاہ سے ابراہیم قطب شاہ نے  
 ۹۹۹ھ نو سو نو یا نوین جارجیات کا ہر دو کس سے اپنے ترک کیا محمد قلی ثانی خلع ابراہیم قطب  
 چوتھا بادشاہ قطب شاہ کا سرپرست کو جلوس سے اور کسے کیا اور تین ایک ہزار میں شہر آباد  
 احداث فرمایا اہل تواریخ نے جب تینہ ایک ہزار چھ بن بنشہر کی تمام ہوئی فرخہ بنیاد تاریخ  
 ۱۰۲۷ھ ایک ہزار چھ سو بن جان بختی تسلیم ہو اید بھی واضح خاطر ہو کہ میر محمد بن آسرا آبادی جو سائبہ  
 دھن کے اسماعیل مرزا صفوی سنی شہ سے بیاگ کہ وہ دروید آباد ہوئے تھے عہد میں اپنے قطب شاہ مرحوم  
 اپنے مدارالمہام سلطنت کیا اور بخت محمد قلی قطب شاہ ثانی کے بیٹا اور حکام محمد قطب شاہ مرزین



سرپرست ہوا پس عبداللہ نام فرزند نرینہ جیلے دسکوتی تعالیٰ نے غایت فرمایا لکھا کہ  
 کہ منجوں احکام میں طالع مولود یہ لکھ دیا تاکہ جس تو یہ بارہ برس کا ہو گا مبارک یا کچھ ہو گا  
 کہنا تھا کہ بجایہ کہ وہاں ہی ہوا تو منجوں کا صحت کو پہنچا چنانچہ سلطان عبداللہ جن روزوں  
 برسی عمر کو پہنچا سلطان محمد علی قطب شاہ نے وفات پائی اور برید شاہ سے جیسا کہ قلمی ہوا امیر  
 برید نے پینتالیس سال حکمرانی کی من بعد بیچ نواح دولت آباد کے جب شہر نو سو سی میں  
 تیغ اجل سے رشتہ حیات او کا قطع ہوا اسی سال ولد مولیٰ الیہ کا علی برید نام خرد شاہ علی  
 ہو کر قائم مقام پد ہو اور عبداللہ کے قلعہ اوڈی اور اڈیہ اور قندہار کا قلعہ اور کابل  
 قبضہ میں نظام الملک تائی کے آیا پس احمد آباد بید سے چار لاک ہون زیادہ محصول تصرفین برید کے  
 اور شاہ علی نے ذکر اور چالیس سال فرمانروائی کے ۱۰۳۵ھ ایک ہزار چوبیس میں روانہ ملک محمد کا  
 اور قاسم برید جانشین او کا ہو اس نے تیس سال حکومت کی اور بعد کے امیر برید چار سال بعد امیر  
 بذا کے امیر برید نام شخص دیکر حکومت کو پہنچا ممالک مفتوحہ اور نواح فتوحات ۱۰۲۶ھ ایک ہزار  
 چوبیس قلعہ احمد گراور دوسرے قلعجات نظام شاہ کے جو ملایان اکبری فتح کیا تا بعد بیچ ہوئے  
 خبر حلیت اگر شاہ کے حکام اوس دیار کے متصرف ہو گئے تھے ہر تصرفین او کیا دولت قاہرہ آئے  
 اور تمام صوبہ دار اس علاقہ کے پچاس لاک روپی جرمانہ حرکت بلادی تصرفات قلعہ و محلات  
 اپنے قبول کئے لیکن اس طرف کو نواحی ایران سے قلعہ قندہار کے مظہر حسین مرزا بعد وصول سعادت  
 شہر لہر مرزا کے ہندوستان میں بیچ ۱۰۳۵ھ ایک ہزار تین ہجری کے اکبر شاہ کو تکلیف کیا تا بعد میں  
 جہانگیر بادشاہ کے اس طور پر کہ زینب تم ہوتا ہی شاہ عباس قلعہ مذکورہ پر قابض و متصرف ہوا اور

جہانگیر بادشاہ فرط محبت سے اس امر کو تسلیم کر لیا اور کوٹشش سے تدارک دے کر تقریباً واضح ہو  
 سنہ جہانگیر میں حکام ہرات کا جزوقاتیانہ اکبر بادشاہ کی سنکو قندمار کو محاصرہ کیا تاہم بجز گذرنے  
 اخراج محاصرہ قندمار کا شاہ عباس نے تاکید فرمایا کہ تاہم محاصرہ اور باالین اور بعد مدت کے زنبیل بیک نام  
 الحکمی کو مزید اکثر تحائف و لاکھ ہار کاہ میں جہانگیر بادشاہ کے روانہ کئے اور پیغام کیلایا جو حکام کی دولت کے  
 مقدمہ میں قلعہ قندمار کے تکرار اظہار کرتے ہیں دوستی اور یکجہتی کے عالم میں توقع اس امر کی ہے کہ قندمار  
 دوستدار صمیمی کو تکلیف فرماوین جہانگیر بادشاہ نے جواب میں اس کے سستی کی اور زنبیل بیک نے  
 حقیقت یہاں کی جناب میں شاہ عباس کے واضح کیا اور بعد پونچھنے عرضی زنبیل بیک کے سلسلہ  
 جہانگیر میں مطابق سنہ ایکہزار تیس ہجری کے شاہ قندمار کو پونچھا اور بعد محاصرہ کے قلعہ کو مع  
 اور اخراج اس کے تصرف میں لایا اور حکومت و نان کی کچ علیخان رنگوی کو سپرد کیا اور شاہ بیک خان کو  
 جو عید سے اکبر شاہ کے ساتھ حکومت قلعہ قندمار کے امور تینا مع ہر امان خلعت دیکر رخصت فرمایا  
 دو کو بخیاں طلا کی ایک پر قندمار اور دوسرے پر زرنقش فرما کر ساتھ نامہ محبت شہادت گاہ  
 میں جہانگیر بادشاہ کے سچو اورین مضمون نامہ کہ سننے مکر تکلیف تکلیف قندمار کی واسطے زبان بند کی  
 حاسہ دن اور عیب جو یوں کے اور دور ہو گمان کلفت کا فیما بین کی تہی آپ نے اسکو تغافل میں گذرانا  
 آخر کار ارادہ سے شکار کے جب ہم اوس ملک پر پہنچے اور حکام کو اس سجا کے لکھا کہ فرمان پذیر ہو  
 اوسنے تہر اور عیان کیا بلکہ ساتھ محافظت قلعہ کے مشغول ہوا اس سبب ملازمان رکابے  
 قلعہ کو تصرف میں لایا جہانگیر بادشاہ نے جواب میں اس قیمہ کے ایسا رتبہ تم کیا کہ اس مدت میں جو  
 قیمہ گہرا کہ احد اس کے اوسے خواہش قلعہ قندمار کی بالکل بائیں نہیں گئی فقط زنبیل بیک نے

زبانِ اطہار کیا تھا جو ابراہیم کے بیٹے فرمایا کہ اُن برادر کا مکار سے کوئی خیر مضائقہ نہیں جس وقت  
 مراتب برادری و محبت کے اس مدارج پر ہو کہ ہر ایک ساتھ دوسرے کے سو گند یاد کرتے اور فیما بین  
 جان تک مضائقہ نہ کہتے چون ملک و مال کیا چیز ہے یہ طور و راسخا سے بنا جو یہ خبر ہو گئی  
 بیٹے باور کیا اور بعد تحقیق حاسر کو اوسجا کے لکھا کہ رضا جوئی سے اُن برادر کا مکار کی تجاوز جائز  
 نہ کہے مدت عمر گرامی اور سلطنت سر پر عظمت مدت عمر پنجاہ سال گیارہ بیٹے گیارہ دن قمری  
 مدت سلطنت پانچ سال آٹھ ماہ نوروز اسباب انتقال بعد ہو گئے کشمیر کو عارضہ جسمانی لاحق ہوا  
 بیماری ضیق النفس کی جو تیس برس سے کہ ملازم خراج ہتی عود کی شدت مرض کی روز بروز زیادہ ہوئی  
 یہاں تک کہ جب لاہور سے مراجعت کی چند نزل راہ جوڑ سے کوچ فرمایا استاد راہ مرض طبعیت پر  
 مستولی ہوا بعد ہو گئے نزل پر سرد اوقات جاہ و جلال کے وقت حادثہ سرور دار النفا کو  
 کیا تاریخ وفا یکشنبہ اثنائیسویں شعبہ ۱۰۳۳ھ ایہذا رسید جس میں ماقبل سے جاگیر از جہان  
 مصرعہ جہان گیر از جہان غم سفر کردہ مکان رحلت موضع جگہ نش وقت حادثہ کے کشمیر سے  
 لاہور کو مرتد دار السلطنت لاہور باغ شاہ دیرین لقب بعد وفات جنت کمانی احوال میں اس  
 سلطان معتمد کے لکھا کہ بعد جلوس جاگیر یادہ نے واسطی سلی خاطر مظلوموں اور غم  
 رسیدن کے ایک زنجیر سونے کی وزن میں چار سونے کی زنجیری آدہ آدہ گز ہر ایک گولہ سوار  
 ایک طرف کو شاہ برج کے قلاب سے اٹھا دیا تا اور دوسرے طرف دریا سے جن میں لکھا دی  
 ہتی پس جو کوئی داد خواہ آتا اور آکو پلاتا آب رو بر دلا کر انصاف فرماتا تھا بہت دادیں  
 انصاف برادر بادشاہ تیا خانیجہ سب کمال عدل کے یہ بھی واضح ہو کہ سیف الدین خان جو خواہر زادہ

نورجیان سلیم کا تانا اور بادشاہ نے طفولیت سے اس کو اپنے انوشین پالا تھا اور قتل اپنے فرزندوں کے  
 رکھا تھا قصاصین نے ان کے طفل غریب کے کہ وہ باقی کے پاؤں نے سب الدین خان کے ذکر کر گیا تھا سب الدین خان  
 کو روبرو قتل کے ڈر دیا کہ اس نے خان مذکور کو گند لکڑی پیسے چھوڑ کر دئے اور بہت میں اس کے  
 پہلے سال جلوس کے حراج تمام ملک کا معاف فرمایا سوا اس کے اور بہت نقل و حکایتا عدل و انصاف کے مسوع

ہیں لیکن سخت عیب یہ تھا کہ مدام نشہ میں شراب کے غمور رہتا تھا شاہجہاں بادشاہ کا بیٹا

اسم گرامی اور لقب سامی سامی والدین ماجدین نام شہال الدین محمد عرف شہزادہ خرم  
 شاہجہاں بادشاہ صاحبقران ثانی بن جہانگیر بادشاہ اسم والدہ ماجدہ بلقیس کانی صید لکھنؤ

پسہ مال دیو تاریخ و مکان ولادت ثانی سعادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت شہنشاہ

سلج ربیع الاول یا غرہ ربیع الثانی سنہ ایکہزار کما قیل ع شاہ روی بن و شاہجہاں کا ولادت

بلدہ لاہور تاریخ و مکان جلوس تاریخ جلوس روز دوشنبہ ہجری ۱۰۳۷ سنہ ایکہزار تیس

کما قیل مصرعہ درج بادشاہان بلند مکان جلوس بلدہ اکبر آباد دکنایہ دہلی الاخر ام اور

دررک عظام کا بیان سنہ جلوس دلا میں بدستور زمانہ جنت مکانی کے نکالت آصف خان

صلف ختم الدولہ کو اور وزارت ارادت خان کو ہی اور سنہ جلوس میں تغیری سے ارادت خان کی

فضل خان کو اور سنہ بارہ میں انتقال سے فضل خان کے شہیدی کو اور سنہ ۱۹ میں تغیری سے

اسلام خان کی سعادت خان کو اور سنہ تیس میں انتقال سے سعادت خان کی جرحہ

حیدر آبادی محافل عظم خان کو اور سنہ یعنی تیس میں تغیری سے معظم خان کی جعفر خان کو نفوذ

ہوئی حسب احکام بادستور العمل قرار پایا تاکہ محاسبہ دستخط آراہان کی اور دروخت

بعد اقسام مضمون پنجہ سطر کے ہر جعفر خان کی اور علی کے راکر ایا کی ہوا کرتی تھی پر دکیان حرم  
محرم کا بیان ۱۹۰۱ء ایکہزار تیس میں جہنم دطوی بادشاہ نے کے اول صبغہ حسین مرزا بنیرہ  
زادہ شاہ اسماعیل فرما کر ایران کی اور ۲۰۱۱ء ایکہزار اکیس میں بعد اس کی جشن عظیم کے دوم  
احمد بانو سکیم مخاطب ممتاز محل اور سوم ممتاز رانی حبیبہ جعفر خان خلیفہ عثماد الدولہ اور چارم  
۱۰۲۶ء ایکہزار چوبیس میں جس وقت کہ جہانگیر بادشاہ نے مہات دکن کے شاہ جہان کو معوض  
کئے تھے بعد پونچھ کے دارالسرور برہانپور کو حسب الامر مقصدی طرف لہجہ تمام دینے جشن طوی  
کے حبیبہ نواز خان سے مشغول ہوئے اور مجلس عالی آہستہ کی پس جہنم کے محفل عقد و وفا  
کی تھی شاہ جہان نے حبیبہ کے دستور اور این رسم کہ خدائی کا ہی منزل پر شاہ نواز خان کے  
تشریف ارازی رکھی واضح ہو کہ شاہ نواز خان خلیفہ مرزا عبد الرحیم خان خانان ابن برہم خان  
خانان تھے عبد الرحیم خان خانان عہد میں اکبر بادشاہ کے اول خطاب نے اخا بنکا پایا تھا پھر خطاب  
خان خانان ہوا مقلد جس کا بھائی کے خان خانان اور اخلا خان خانان کے بعد ساتھ غایت صفت  
بزرگ منشی اور کمال حشمت و عظمت اور نہایت دولت اور علوم ہمتی کے مشہور تھے اور  
بیان حسب کتاب بیان میں اس عقد مزاجت کے اب جلوہ ظہور کا دیباہی جو کہ کہ قدما  
اور بزرگوں سے سنائی اگر ذکر اوسکا کرے تو معمول اور پلاف و کداف کے ہوتا ہی مگر وہ  
جو کہ کہ جہانگیر بادشاہ نے توڑک میں اپنے خیر النسا سکیم حبیبہ خان خانان سے نفل فرمایا ہی ہے  
کہ سفر دکن میں جب شکر ظفر سکیم مابعد دولت گجرات کو پہنچا تو دیک باغ خان خانان کے منزل  
واقع ہوئی دختر خان خانان مستاجیر النسا سکیم نے قبول یہاں دار کا التمس کیا ساتھ

شبانہ روز باغبان اپنے حاکم مابہ دولت نے موسم بہار میں کوئی باغ اس سبزی اور خوری کا پرگزید کیا  
 بعد خوردگی کے اطعمہ و شرب سے قریب سو حرم جو ہمراہ مکتبے پر ایک کو اس میں سے پارچہ اور  
 جواہر بارہ ہزار دیکھا تو اضع کیا اور قریب طار لاک کے جواہر اور پارچہ اور پدیغہ سے واسطے  
 نواب سالیوں ہمار پیش کیا اور قریب دو سو پیراری ہیر کہ ہمراہ رکاب ہمار کھے ہر کو ان میں  
 اقسام لباس سے کپڑے فاخرہ اور جواہر سے جینڈا اور کمر اور اسلحہ سے خنجر اور شیر مرغہ قیمت  
 لاک روپی کی تکلیف کیا اور تمام اہل خدمات اور کارخانہ دار و نکوٹا یا اور بخشین نمایاں سے  
 کامیاب رشاد کام کیا حاصل کلام اس قسم کا کام سوا اسی نہ بن آئیگا جو تباخیر الشا ایک نعمت  
 سے تمام کیا اولاد امجاد کا بیان جاریہ دار شکوہ اور محمد شجاع اور محمد اورنگ زیب مخاطب عالم گیر  
 اور محمد اور بخش چار دختر ہر بڑا نو بیگم جان آرا بیگم روشن آرا بیگم تریا با نو بیگم چونکشا بیگم  
 کو ۳۲ بتیں جلوس میں عارضہ شدید طاقی ہوا اخل السدود اخل قلعہ اکبر آباد ہو اور بتیں نصرت  
 کہ تواریخین مفصل مذکور ہی بادشاہ زادوں ہر ایک کو دعویٰ سلطنت کا ہو اس ہزارہ محمد مراد بخش  
 صوبہ احمد آباد گجرات سے نزدیک محمد اورنگ زیب کے جو محبتہ بنیادین تھے ہو گا اور مشورت سے ایک  
 دوسرے کے ہر دو عازم اکبر آباد ہو اور خروج بادشاہی کہ حسب الحکم سدر راہ اوکے ہی شکست کہا جی  
 متفرق ہوئی بعد اسکے شاہ جهان بادشاہ نے دار شکوہ کو کہ حضور میں تھے روانہ فرمایا دار شکوہ نے بھی  
 ہر محنت کیا ہی اور متوجہ لاہور کا ہوا اور یہ ہر دو بادشاہ ہر اکبر آباد کو پہنچے اور بعد تکرار عارضہ  
 خدمتین بدر عالی مقام کے التماس کیا کہ باوجود ہونہارے بادشاہی کہ قلعہ میں ملازمت کرنے سے  
 مطمئن خاطر نہیں پس اس جلد سے حسب الحکم ہنڈائی بادشاہی تو باہر اور ملازما بادشاہ زادہ اور رنگیز

داخل قلعہ ہو اور بندوبست اپنا کر لیا قلعہ و حصہ قلعہ اختیار میں شہزادہ محمد اورنگ زیب کی آپس  
 بندوبست قلعہ اور پیر بزرگوار کے خاطر جمع ہو کر واسطے استیصال برادر اول الامر کو توجہ بجا آباد  
 ہوا تھا اور ایک تقریب محمد اورنگ زیب محمد راؤ بخش کو دو تھانہ میں اپنے دعوت کی بعد ادا کرنے  
 مراسم میں ان کے سلسلہ الذہب بخوت و برادری میں مسلسل کر کے گزرا کو سچو ادا کیا گیا تھا کہ لکھنؤ  
 کے ثقافت سے ایسا سمجھ کر شہزادہ محمد اورنگ زیب جو وقت سابقہ رفاہ لو بخش کے داعیہ سے  
 سلطنت کے عازم حد پد رکھا تھا محمد راؤ بخش کو محاورہ میں بادشاہ بیائی کہتا تھا اور نشست و  
 برخاستہ سوا یہی بہت رعایت برادری کرتا تھا اور جب کہ سلطنت کا ہوتا تھا محمد راؤ بخش سے  
 کہتا تھا کہ سہرہ سلطنت کا جہنم جلوس میں کیا کریں ہو گا اور کوئی سانچہ نہ ہو گا میں عام بہت  
 کام ہو گا پس محمد شجاع بعد نکرا حجاب کے کشتی کا سوار ہو کر روانہ کعبہ معظمہ ہوا اور بہر احوال اسکا  
 یہ کام ہوا اور دراز شکوہ کو چون نامہ جو رسیدار نواح ہلکے کا تاج و تیکر کر کے خدمت میں محمد اورنگ  
 کی پیشکش کیا ایک ہزار انتہی میں خیر کین سے سرتن سے اس ناز میں جدا ہوا اور محمد راؤ بخش کے  
 قلعہ گوالیار میں جو جس تبارہ علی نقی نام اور پردہ عیون اپنے پدے ہوئے حکم میں طرف قاضی کے  
 رجوع کیا اور بعد ثروت خون کے قصاص کو پہنچایا چنانچہ سنہ ۱۰۷۲ھ ایک ہزار تیرہ میں ایک چیلہ نہ سکر کے  
 دوزخ شمشیر سے اس شہزادہ نامہ کو کو تکیہ رجب میں سے دسویں آباد ملک عدن کو روانہ کیا  
 یہ بھی واضح ہو کہ والدہ ماجدہ ان پر چار شہزادوں اور تینوں بیگیوں کی حبیبہ آصف خان نوشہری  
 غیاث الدین علی قزوینی مخاطب آصف خان کی بی بی اس بی بی نے سنہ ۱۰۷۳ھ میں ہزار چالیس میں پیدا  
 وضع حمل رکھتے ہیں اور والدہ معظمہ پر نہر بانو یکم کی حبیبہ طغر حسین مرزا کی بی بی تاریخ ولادت اور حلت

حملہ بشاہ زادوں اور بیگمات کی و آج ہو کہ ولادت پر پندرہ ماہ تک کی سنہ ایک ہزار چوبیس ہجری اور  
 ایک ہزار پچیس ہجری اور ولادت جان آرا بیگم کی سنہ ۱۰۲۳ ایک ہزار تیس ہجری اور سنہ ۱۰۲۴ ایک ہزار چوبیس ہجری  
 ہجری ولادت دار شکوہ کی سنہ ۱۰۲۴ ایک ہزار چوبیس ہجری اور ولادت محمد جامع کی  
 ۱۰۲۶  
 ایک ہزار چوبیس ہجری اور ولادت روشن آرا بیگم کی ایک ہزار چوبیس ہجری اور ولادت  
 ۱۰۳۲  
 ایک ہزار چوبیس ہجری اور ولادت مراد بخش کی ایک ہزار تیس ہجری اور ولادت  
 ۱۰۶۹  
 گوہر آرا بیگم کی ایک ہزار چوبیس ہجری اور سال ولادت ۱۰۳۲ ایران دوران دروم کے بادشاہ محمد بن  
 جو معاشر شاہ جان بادشاہ کے تھے مملکت ایران میں ابوالمظفر شاہ عباس کے سنہ ۱۰۲۵ ہجری  
 اٹھتیس ہجری آفتاب کی عمر کا مغرب لحد میں غور کیا بعد ازاں کے شاہ صفی خلف صفی مرزا ابن  
 شاہ عباس کے سنہ ۱۰۲۵ ہجری میں پیدا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار اٹھتیس ہجری میں قائم مقام جد والہ تبار  
 ہوا اور سنہ ۱۰۲۵ ایک ہزار باون ہجری میں ساکنان عالم بقائے جا کر ملا بس سلطان محمد مرزا الملقب  
 عباس ثانی خلف شاہ صفی کے سنہ ۱۰۲۵ ایک ہزار باون ہجری بعد ولادت پدر بزرگوار کے خود جلوس  
 فرمایا اور مملکت توران میں امام قلی سلطان دین محمد خان کی کیفیت بیان کی یوں کہ یہی  
 دلی محمد خان جیسا کہ گذرا جس وقت ایران کو گیا امام قلی سلطان مسند خانی کو فرین کیا اور بیخ کو  
 چھوٹے بھائی نظر محمد خان پر مسلم رکھا اور ایک ازواج سے دلی محمد خان کو رکھ کر کدوہ چھا اور کتا  
 ہم بستہ ہو بخارا راہ کیا اور جب عقیقہ راضی ہوئی پس اسل شریع سے فتویٰ چاہا نے الجملہ  
 شامل عمل میں آیا آخر کار لکھا کہ تھانی فریقہ ہو کر فتویٰ اس امر کا لکھ دیا تا امام قلی نے اس  
 دست آویز سے کہ سنکر اس بی بی کو عقد ازواج میں اپنے لایا اور مراد کو اپنی بیوی لیکن



قباحت یہ در پیش آئی کہ یہ بابت لغت خلائی کی موسیقی اس تائین تو اس خبر پہنچی کہ دلی محمد خان  
 شاہ عباس ماضی سے جا کر ملا اور شاہ گردون اس شاہ عباس سے بد نگہات مہانداری ہوا  
 نوازی کے بیس ہزار سوار فرمایا کہ ہمراہ خان مذکور کے مقصد فرما کر رخصت کیا غریب ہی کہ وہ یہاں  
 آ پہنچا امام قلی سلطان ماضی سے خبر کے قبل پہنچے دلی محمد خان عم کے بخار سے درشتی کو چلا گیا  
 اور دلی محمد خان نے جنگ کے بدل بخار کو پہنچ کر متصرف ہوا اور جو حکو جو فرمایا ہمراہی سے رخصت کیا  
 کیا کہ اوطان کو اپنے مراجعت کریں اور خود متوجہ سمرقند کا ہوا اور امام قلی سلطان سمرقند کو جا کر  
 قدم ثابت کامر کر مین باوجود اس بات کہ اکثر عہدہ لشکر دلی محمد خان کے امام قلی سے مل گئے تھے  
 قائم کیا اور دلی محمد خان عازر فرما کر اپنے پر قرار نہ دیکر بعد شش و کوشش کے جان چٹا آفرین کو  
 سوپنا اور رستم محمد خان بیٹا دلی محمد خان کا جو اوس سجا تیا جو مین خبر قتل باب کی کسی تعلقوں کو  
 ساتھ لیکر شہر ایک ہزار چوبیس مین متوجہ خراسان کا ہوا اور اپنے تئیں محل حمایت و غایت میں شاہ  
 ماضی کے پہنچا کر مورد مراح خسر دانہ کا ہوا اور شہر ایک ہزار ماون مین رستم طلیخان بن دین محمد خان  
 بعد عارض ہونا عارضہ عدم بصارت کے غم سے زیارت آمرا ز فاضلانو حضرت امام ضامن مین علی رضا  
 بن موسی کاظم رضی اللہ عنہما حکم دار دملک ایران کا ہوا اپنی سچا سے ملاقات تمام برکات سے تعلق  
 شاہ عباس ثانی کی حاصل کی اور مورد انواع انعام و اکرام کا جو کربت الحوام کا ارادہ کیا اور ہجرت  
 اشرفین مدینہ منورہ مین اگر دار البقا کو منزل فرمایا اور عہدہ شریفہ بیع مین مدفن ہوا بعد ازاں  
 سید محمد خان برادر اسکا علم سلطنت کا بلند کیا لیکن سبب مخالفت پیر اولیٰ امر کا استقلال نہ  
 آخر کار جس حالت ترقف مین نہ کی وہ تو عازم ایران ہوا اور اپنی اول مین حکم شاہ چاہا شاہ

شہزادہ محمد درنگ زیب جو عزم تسخیر سے ماوراء النہر کے روانہ ہوا تباہ و بربادی میں پہنچا چونکہ سید نظم  
 محمد خان طرف ایراک گیا ہوا تھا اسنے درگاہ میں شاہ عباس ثانی کے استعانت کیا استعانت چاہی شاہ  
 موصوف نے بعد مغلطات و نوازش کے لشکر فریبش کا سردار کی سار و دھات لشکر کی ہمارہ کر کے مومی البہ کو  
 خدمت کیا جس صیت شاہ جہاں بادشاہ کی جو مملکت بلخ میں ستوی ہوئی تھی ایک الگ ذرا تھا کہ فرمان بارگاہ  
 شاہ جہاں بادشاہ کے اہ تغلات سے ضمن طلب فوج اور چہرہ دینے ملک خوارین تورا کے درود کیا اور  
 مملکت روم میں نہیں معلوم کہ وہاں کمال کبابی بیان سے جس کتاب ترک کیا مگر چونکہ وہ ملک خوار  
 زیر تصرف سلاطین عثمانیہ کے ہی پس اولاد سے سلطان عثمان کی کوئی ایک ہو گا و بادشاہان ہند  
 کا بیان جو معاصر شاہ جہاں بادشاہ کے ہوتے تمام ملک ہندوستان کو قبضہ اقتدار میں آ گیا دولت  
 شاہ جہاں کے بنا اور دکن میں نظام شاہیہ سے فتح خان پر ملک غیر حبشی وغیرہ جو قلم دولت آباد  
 اور بواجی پراو کے تسلط رکھتے تھے زمانہ میں شاہ جہاں بادشاہ کے اٹالیان دولت نے تصرف میں  
 اپنے کر لیا نام و نشان نظام شاہیہ کا جہان سے مٹ کیا اور عادت تھے جب کہ قوم ہو اعلیٰ عادت  
 کہ ۹۸۹ ہجری نو سو اسی میں ایک خواجہ سرکار کو سلطان بجا اس تمام علی برید لیا تا طوین سر ہری  
 تہی گاہ میں سلطان کے مار کر ذائقہ سے شربت مالت واقع کیا واضح و تارخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ ان کے  
 عادت نے مذہب اہل سنت و جماعت اختیار کیا تا بعد علی عادت نے پیر مذہب اہل تشیع کے رواج  
 اور ایک کوڑ پچاس لاک ہوں جو بائے جمع کئے تھے اسل تحقیق کو بخش بعد محمد ابراہیم بن طہماسب  
 پانچواں بادشاہ عادت ہوئے کہ علی عادت نے حیوہ میں اپنے مزار الیہ کو دلی عبد کیا تا اور وہ  
 ہیتیجا اور کتا ہوتا تھا تحت سلطنت پیر ہیتیجا زما میں اس کے نسب امر اور تسلط علماں حبشی کے

اختلال تمام امور سلطنت میں پڑ گیا۔ اس لئے ایک ہزار دس سین اعلیٰ حضرت سی کو کو لوٹا اور محمد عا دشاہ  
 بن ابراہیم عا دشاہ تخت نشین ہوا۔ اس نے خدمت میں جاگیر بادشاہ کی خوب مراتب اٹھا اور شہر اسوچ  
 بجائے جہاں پیر بادشاہ نے فطرت الطاف سے اس کو لکھا ہوتا ہے شدہ از اللہ اس شاہ خرم و بفرزیدی  
 مشہور عالم و جب محمد عا دشاہ نے جان جہان آفرین کو سونپا علی عا دشاہ سالو بادشاہ سیر  
 سلطنت پر جلوس کیا کہ اس کو اسکایہ ہی معروف جان میں محمد علی عا دشاہ قطب شاہیہ سے جیسا کہ  
 میں گذر اس سلطان محمد قلی قطب شاہ ۱۰۴۲ھ ایک ہزار بیس سین اس جہاں کو ترک کیا اور اسی سال سلطان  
 عبداللہ قطب شاہ قائم مقام ہوا اور بریدیہ سے جیسا کہ قلم میں آیا امیر بریدیہ نام ایک شخص قلم بریدیوں کے  
 خدو ج کر کے اولاد پر امیر بریدی کی حیثیت آیا علم سلطنت کا بلند کیا تھا ۱۰۶۷ھ ایک ہزار سین ست  
 ہند کان بادشاہی شاہ جہان بادشاہ کے قلعہ طغر آباد کا جو بید نام سے مشہور ہے اور وہ دار السلطنت  
 بریدیہ کا تھا متصرف ہو اور نام و نشان بریدیوں کا روزگار سے معدوم ہو گیا ممالک مفتوحہ اور  
 تواریخ فتوحات ۱۰۳۹ھ ایک ہزار اچالیس سین باور اور ۱۰۴۰ھ ایک ہزار چالیس سین قلعہ قندھار کے  
 اور ۱۰۴۱ھ ایک ہزار تریالیس سین ہند بکلی اور سرکار کالندہ و قلعہ دولت آباد مع چند دوسرے قلعے اور  
 ایک ہزار چالیس سین جہولہ وغیرہ اور قلعہ نادرک اگر گڑھ نام تمام چالیس قلعے کا فیصل سے  
 چل قلعہ بیک سال رفتہ کہ بیکتن شاہاں تو اس نے چل سال رفتہ میں اور پر گنہ سنگر اور گلشن آباد  
 وغیرہ ایسے ستائیس پر گنہ مفتوح ہو اور ماوراء اسکے حیدر آباد میں کہ خطبہ نامی سے جاری ہوا  
 اور عبداللہ قطب الملک ہر سال پیشکش ہو چکا اور خال و ان خطبہ سے نام شاہ ایران کا تعبد کیا  
 اور ۱۰۴۲ھ ایک ہزار ستالیس سین قلعہ خیر اور ولایت تبت کہ متصل سے حد کشمیر کے ہے اور قبول کرنا

زینہ از دیو گدہ اور چاندہ کا پیشکش پر سالہ جلوہ ظہور کیا یا اور <sup>۱۵۲</sup> ایکہ از سینا میں ملک کمالہ  
 مع قلعہ سالیہ و بلیر غیرہ قلاع سے اضلاع کے تصرف میں آئے اور <sup>۱۵۳</sup> ایکہ از بابونین قلعہ قندہ مار کے علی  
 مردان طرف سے شاہ عباس ماضی کے حاکم اور کاکا تیا عیدین شاہ صفی کے تہم و متوہم بہر قلعہ  
 مذکور کو تحریف میں ادلیا دولت کے دیا اور آپ حضور فیضی گنجور میں حاضر ہو کر مشمول نوازش و  
 بادشاہانہ کاموا اور <sup>۱۵۴</sup> ایکہ از چہین میں ملک بلخ و خشان مع قلاع اور تواج کے کما قیل سے والی توار  
 برفت از ملک توران آگئے ثانی صاحبہ انشا بجا ش کن جسا اور <sup>۱۵۵</sup> ایکہ از سینا میں قلعہ سید کو  
 ظفر آباد موسوم فرمایا اور سابقہ قرار پایا قلعہ کلیان اپنے تصرف میں رکھ کر جانشین عادل خان ایک کے بعد  
 ناک و بی نقد و جواہر سے بطریق پیشکش داخل کر کے اور قلعہ پر بندہ کو مع لوحی اور تمام  
 اطراف کو کن کے تصرف میں بندہ کا بادشاہی جوہرین مگر سبب چھوڑ دینے اور اس طرف کو شاہ جانا  
 بادشاہ نے مقتضای فضل و قدر دانی کی مملکت کو بلخ و خشان کے <sup>۱۵۶</sup> ایک ہزار ستاون میں تحت  
 تصرف سید نظر محمد خان حاکم توران کے اور جتہ سے متصرف ہوئے <sup>۱۵۷</sup> ایکہ از انٹ میں شاہ  
 عباس نے قلعہ قندہ مار کو بعد محاصرہ کے اور نظر کرتے غنیمت شاہزادہ محمد اور رنگ نیب حضور اعلیٰ میں  
 ہرج و مرج سلطنت کے پیشکش جانشین عادل خان کا اکثر تحصیل میں نہ آیا مدت عمر گراہی اور سلطنت  
 سہ ہر عظمت مدت عمر چتر سال تین ہجے چھ بیس قمری مدت سلطنت تیس سال سات ماہ  
 بیس روز اور مدت انزو و قلعہ اکبر آباد میں آٹھ سال چار ماہ بیس روز انتقال اور مکان وفات  
 سال ولایت اور قدور سبب انتقال عارضہ جسمانی کہ بہت جاس توت دانہ تنگ تھے قلعہ بد کہ  
 تنگ اگر دعت آباد در دھہ جوان کو مسکن اپنا کیا تاریخ وفات چھ بیس و <sup>۱۵۸</sup> ایکہ از جتہ

کمزور و شایع وفات کرد و مکان جلوس اکبر آباد در قریہ منور بھی وہیں ہی لقب ایام بہ اختیار علی حضرت  
 اور لقب بعد وفات دوسرا شایانی اور یہ بھی نیک و واضح ہو کہ اس شاہ دین پناہ نے مدت سلطنت میں  
 اپنی نوکر و چکاس لاک روپی مسالین کو بخش کئے اور چار لاک بیگہ زمین ایک آبدہ موضع اول <sup>سالمین</sup>  
 جلوس والا کے مستحق کو عنایت دیا ایک قندیل مرصع کا قیمتی دو لاک چکاس ہزار روپیہ کی مکہ  
 معظمہ کو روانہ کی و عالمگیر بادشاہ کا بیار <sup>۹</sup> اسم گرامی او کسبت اور لقب شای و الدین حسین نام  
 محی الدین محمد کنیت ابو المظفر لقب و رنگ زیب اور عالمگیر بادشاہ بن بھیجا بادشاہ اسم والدہ <sup>ماہدہ</sup>  
 ارجمند بانو بیگم محبت ممتاز محل ممتاز الزمانی حبیبہ صفحان خلف اعتماد الدولہ مخفی ہو کر عرف میں یون <sup>مشہور</sup>  
 اور شخص کو سید کہتے ہیں کہ باب سید ہو اور شخص کہ فقط او کی سیدانی ہو اور باب سید ہو  
 شریف کہتے ہیں اور بعض شریف کو بھی سید کہتے ہیں اس دلیل سے کہ حدیث شریف حضرت صلی <sup>اللہ</sup>  
 علیہ وسلم فرمایا ہے خیر الولد یتیم بخیر الا یوم یعنی یتیم سے تابع ہو تا ہی بہترین والدین سے  
 جیسا کہ مرزا محمد خاں طبع نعمت خان تارخین عبد یاد شاہ کی لکھا ہے کہ والدہ نواب آصف جاہ  
 بیادری عطا اللہ تہہ طرف سے والدہ اپنے ستائیس واسطہ سید عبد اللہ اعجاز تہہ حضرت ایام  
 زین العابدین رضی اللہ عنہ کو پونچھائی واسطہ نواب آصف جاہ بیادری سید ہو پس اس  
 نسبت کرتے عالمگیر بادشاہ بی سید ہو تاریخ اور مکان ولادت نامی حاد اور جلوس قبل ملانہ <sup>میں</sup>  
 تاریخ اور مکان ولادت شہ شہینہ پندروین ذی قعدہ ۱۰۲۷ ایکڑ ارستائیس جیسا کہ آقا علی گاہ  
 اس عبارت سے مستفاد ہوتا ہے اگرچہ بنیالین کا تعداد ہی کچھ مضایقہ نہیں تاریخ پیری و امی  
 مکان ولادت تعلقہ گجرات تاریخ جلوس روز یکشنبہ غزوی قعدہ ۱۰۲۷ ایکڑ ارستائیس <sup>۱۰۲۷</sup>

اور بادشاہ تاریخ آفتاب عالم نام یک مہم زیادہ کر دیا یہی الضابطہ الخیاتی تو عدد زیادہ ہیں یہ مہمیں عالم  
 بھی بھرتی کا یہی اصل کتاب بھی لکھتا ہے کہ جیسا نسخہ میں تھا تو ہم ہوا غلطی قدیم ہی الضابطہ طبعوا اللہ  
 طبعوا الرسول اول الامر منکم اس آیت کے بھی اعداد ایک ہزار اسی ہزار ہیں یہ بھی مورخ نے  
 موجود و منہ محسوس کیے یہت خوب اور محل جلوس بلکہ شاہی آباد و کلاؤں الاحرام اور وزیر اسے  
 کا بیان ابتدا و کچھ میں میر جلیہ آبادی مخاطب معظم صاحبہ کے اعداد الملک توفی مخاطب فضل خان  
 جعفر خان خلف صادق صاحب محمد ابراہیم مخاطب بادشاہ خان کہ اسی عہد میں و خطاب امیر الامارین نے  
 سفر فرزند ہوئے تھے اول نیابت سے سرکام کرتے رہے بعد ۱۰۹۷ء ایک ہزار ستیا تو میں احصا  
 بلندی بابائی لکھا قیل و خیال شدہ مسند وزارت پر دیکھان حرم محترم کا بیان جیسے محل اول حرمہ  
 مخاطب بابائی جو جد راجہ راجہ اور آدم و درسل ابوبیک صبر مرزا شاہ نواز خاصوی کہ سن ۱۱۰۰  
 خوشگاری ہوئی تھی سن ۱۱۰۲ء ایک ہزار چھیالیس تھیں عالی تریت بابا شاہیجان بادشاہ نے وہ جو کچھ  
 کہ سابق میں غنات فرما تھے دس لاک روپی سو او اسطی طوی کے مرحمت کئے اور دست مبارک  
 سے سپہامروارید کا سپہراورنگ زیب کے ہاند نا اور بادشاہ زادہ مراد بخش اور جمیع امرا کو  
 زمان ہوا کہ ہمراہ بادشاہ زادہ اورنگ زیب کے ارشاد نام سے اوٹس توروافق کہ رسم آئین  
 جہان کا ہی گیر مرزا محسوف کے جادین اور خود بدولت بی شریف سے خدمت میں تروم کے منزل  
 ہمرزا کو رشک حلد برین کیا سو امرا ایک آبادی محل چارم داود پوری محل اور یہ بھی محفی نے یہ کہ  
 احوال میں حمید بنو کے ظانی خان نے تاریخ میں اپنی ایسا لکھا ہے کہ شہادہ میر نام ایک بزرگ  
 اولاد سے جناب محبوب سجانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تواجہ میں راجہ کے

کہ عمان سے صوبہ شیرازی مشرقی تھے راجہ راجہ کلتر کی کو اپنی عقد از دواجین مذکور کے دیتا تھا  
 اوس کی ایک لڑکا پیدا ہوا بعد اسکے صاحب موصو اوس ملک سے واسطے زیارت حرمین تشریف  
 لے گئے اور پھر نہ پھرے اور فرزند اوی کے کہ نواسے راجہ کے ہو راجہ اپنے تربیت کر کے کہ خدا کیا  
 اوی سے جو اولاد ہوئی سلک میں اولاد ان جناب و احفاد میں راجہ مسلک ہوئی پس عہد میں  
 شایحان کے ایک اولاد سے اس راجہ کے کہ اوسو راجگی اوس سے متعلق تھی حمید بنو نام دختر  
 اولاد سے اُن سید کی اور احفاد سے راجہ کی تھی ساتھ بہت تحفہ ہدایا کہ راجہ سے انجن  
 میں حضور فیض گنجو کے بھی گئی تھی بادشاہ نے اوس معظہ کو بادشاہ زادہ محمد اورنگ زیب سے  
 نسبت فرمائی تھی اور اقبال نامہ میں ایسا مذکور ہے کہ خیزار کو اوس سرزمین راجہ کہتے ہیں  
 اگرچہ سلطان فرور شاہ تعلق نے اوس کو مسلما کیا تھا باوجود اسکو راجہ کہتے ہیں اور بدعتیں  
 ایام جنات کین در میا کے بطریق استمرار جاری ہیں اولاد امجاد کا بیان پانچ پسر محمد سلطان اور  
 محمد معظم اور محمد اکبر اور محمد کامنجش پانچ دختر زینت النسا بیکم اور زینت النسا بیکم اور بدر پر  
 اور زینہ النسا بیکم اور زینہ النسا بیکم محمد سلطان ۷۸۰۰۰ ایکڑ اریستیا کی میں قضاء ربانی حلت کی  
 اور محمد معظم ۱۸۰۰۰ گیارہ سو اسی گیارہ میں سریرا خلافت جہانباغ ہوا اور محمد عظم بعد انتقال پدر  
 میں تخت جہانباغی پر جلوس کیا اثنا سوین ربیع الاول ۱۰۸۰ گیارہ سو اسی گیارہ میں برادر بزرگوار کے  
 مقابلہ پر اجد محاربہ جنگ سلطانی کے دار الملک جادوئی کو سرخرو تیغ کین سے ہو کر ارادہ کیا چنانچہ  
 مختصر احوال آگے چلکر نامہ مخارعہ کریم اور محمد اکبر ۱۰۹۲ ایکڑ اریستیا کی میں نبی ہو کر طرف مملکت  
 ایران کے ذرا گیا اور اسی نواح میں حلت کی اور محمد کامنجش بعد از پدر بم بومین اگرچہ اسنے بھی

تخت خلافت کو زمین کیا لیکن بن نہائی اور وہاں سے جانب حیدرآباد نہضت کی راہ پر گئے۔  
 کبارہ سبوسین جب بلدہ مذکور کو پہونچا تو اسی میں اس کے تیرے ذلیقہدہ السید میں برادر بزرگ سے  
 جنگ سلطانی کر کے مجروح اسیر پنجہ تقدیر کا ہوا جو ننگہ بہت ذی جرات بتایا بیان پر لکھا ہے کہ  
 عالم نزع میں جب وہ دربار اور گئے آیا ایک فرزند دکن بہادر شاہ کے ایک ہا کہ اپنے باوجود قتل  
 سامان جنگ کے اپنے کو اس نوبت پر پہونچایا کیا فائدہ اوٹھایا جواب اس کے ایک کہا میں نے  
 سنت سلطان سلف کی بھالائی ہی تم بعد یہ رائے سنت تازی ایجاد کرنا تمام ملک اس وقت تک  
 اتفاق سے رہا یہ بولا اور دم چھوڑا اور مجید محمد رآ سے حرم سلطنت کے زیب النسا بیگم اور زینت  
 بیگم اور بدر النسا بیگم نے قبول نسبت نفرائین اور زینہ النسا بیگم کو سیکھوہ خلف ارنگوہ سے  
 اور بدر النسا بیگم کو انجیرش خلف مراد بخش سے ارکین سلطنت نے منسوب کیا اور والدہ محمد سلطان  
 محمد معظم کی نوابی بیوی صبیحہ راجہ راجہ کی بیوی اور والدہ محمد معظم اور محمد اکبر اور زیب النسا بیگم  
 زینت النسا بیگم اور بدر النسا بیگم اور زینہ النسا بیگم کی دلسر بانو بیگم صبیحہ مرزا شاہ نواز خان صفوی  
 اور والدہ کا منجش کی اودے پوری محل اور والدہ بدر النسا بیگم کی اور والدہ بی بی محل اور تاریخ ولادت  
 بیگم اور شیراز دکن کی یہ ہے کہ زیب النسا بیگم ۱۰۳۷ھ ایک ہزار سینالیس میں اور محمد سلطان ۱۰۳۹ھ  
 ایک ہزار پچاس میں اور محمد معظم ۱۰۵۳ھ ایک ہزار تیرہ میں اور زینت النسا بیگم ۱۰۵۳ھ ایک ہزار تیرہ  
 میں اور بدر النسا ۱۰۵۷ھ ایک ہزار ستاون میں اور زینہ النسا ۱۰۶۹ھ ایک ہزار اسیٹ میں اور محمد  
 شاہ ۱۰۶۳ھ ایک ہزار تیرٹ میں اور محمد اکبر ۱۰۷۵ھ ایک ہزار ستاون میں اور بدر النسا بیگم ۱۰۷۲ھ ایک ہزار  
 پندرہ میں اور محمد کا منجش ۱۰۸۲ھ ایک ہزار بیس میں اس ترتیب پر ایک نے لباس وجود کا بنا اور مقبرہ



جو حجت بنیاد میں سی دلس باجویم والدہ اعظم شاہ کا بی بی ایرا اور تور اور روم بادشاہ کا بی بی  
جو معاصر عالمگیر بادشاہ کے تھے چنانچہ ملک ایران میں شاہ عباس ثانی کے معزالیہ نے ۱۰۵۵ھ میں اکبر  
اٹھارہ سال میں ولایت حیات کی جان آفرین کو مونیابہ اسکے شاہ سلیمان خلف شاہ مذکور کی سی سال  
جلوس فرمایا اور ۱۰۵۸ھ میں اکبر نے ایک سو چھ میں اس جہان فانی کو بدرد کیا شاہ سلطان خلف  
شاہ معزوری سی سال سپر آرا خلافت ہوا اور ملک توران میں چونکہ طارشاہی کا سبب اسط  
جنگ بروزہ کا زکون سند و تلنگ ہو رہے تھے فرمان طلب کو نعمت عظمیٰ جانگر بلا توقف روانہ  
ہندوستان ہو اور سید نظر محمد خان مع ہمراہی جمعیت فریادش ایران سے مراجعت کر کے  
ملک موروثی کو متصرف ہو اگر سبب اہست فرزند اور نفاق امرا کے کچھ بدست و مانگا کر سکا  
مضطرب حال پر عام ایران ہو اور بدویش پور میں ہو چکر نقد زندگیا قصاصد قہ کے حوالے کیا اور  
۱۰۵۶  
اکبر اچھین میں خطبہ ماوراء النہر کا نام سید عبدالعزیز خان پر لکھا گیا اور خاموشی حکومتی کی  
سبحان قلی جوئے بیانی کو معوض کی اور بعد کے سید عبدالعزیز قصے زیارت حرمین شریفین کے  
ملک موروثی سے حکمران ملک ایران کو آیا اور وہاں سے بعد ملاقات شاہ عباس ثانی اور طرکے نے عباس  
شاہانی کے مع جمعیت و کامرانی روانہ حرمین شریفین ہوا اور سجاد زیارات اماکن مبارکہ کی حاصل  
کر کے استعفا فرمایا اور مدینہ منورہ میں بیچ مقبرہ شریفہ یحییٰ کے نزدیک حجام قلیخان اپنے مدفون  
ہوا واضح ہو کہ سلطان معزوری عوم نے کعبہ شریفہ میں ایسے اچھے دستور جاری کئے ہیں اول موسم حج  
میں سابق سے مرد اور عورتیں سب ملکر ایک دوسرے داخل کرتے تھے اور زیارت سے خانہ کعبہ کی شرف  
ہوتے تھے سید عبدالعزیز خان نے سلطان روم کو لکھا کہ زیارت کرنی خانہ کعبہ کی ایک ہی دن حملہ

مردوزن کا نام شروع ہی اس واسطے کہ اسپین بسبب بیوہ اور قعد حصول سعادت گشت اور حال اسپین  
 مل جائے ہیں لحاظ ہر امر کا کم رہتا ہے ترک فرض ستر حجاب ہوتا ہے پس بخت نبوت ایک روز عورت  
 اور ایک دن مرد مشرف ہو کر گریں ایسا مقرر کیا دوم چونکہ خانہ لبنہ ہی اور سابق بین اسکو زینہ  
 انتہا مرد عورت نکاحات پر مکر اور پر کینچ لیتے تھے سید عبد العزیز خان اختراع سے اپنے ایک زینہ  
 لکڑی کا مثل ارا بیکہ پائے اسپین لکڑی کے ایسا احداث کیا کہ موسم میں زیارت کے زینہ مذکور کے  
 کینچ کر خانہ منبر کے متصل چوڑ دین تا سہولت تمام سے تمام حجاج اس پر برآمد ہو کہ  
 زیارت سے مشرف ہوں اور بعد ایام حج زیارت دوسری جانقل کر کے رکبہ میں اس  
 زینہ کو تمام علماء حرمین نے پسند کیا اور وہ زینہ موضوعہ نام سے سلطان کے موسم ہوا جب  
 اسکے سلطان روم نے بھی مثل اویس کے ایک زینہ بنا فرمایا اور یہ فرمایا کہ ایک روز زینہ سید عبد العزیز  
 خان کا رکھا کریں ایک روز زینہ ہمارا کہ اول یہ دستور حسنہ ایجاد خان موصوف کا ہی اس پر ذوال  
 زینہ عبد العزیز خان کا اور روز دوم زینہ سلطان روم کا رکھا جاتا ہے اور بعد سید عبد العزیز  
 خان کے سلطنت توران کی سید سحان قلی خان سے منتقل ہوئی اور حال اوسکا نام معلوم  
 دیند و کن کے بادشاہ ہونکا بیان جو محاصرہ لکیر بادشاہ کے تھے تمامی مملکت ہندوفا کی زیر تصرف  
 اولیادولت کے تھی اور کن میں جیسا کہ گذرا علی عارشاہ ۱۷۳۳ء ایک ہزار تہرین بطحیات کا  
 چنانچہ آگے سکندر عارشاہ کہ آٹھواں بادشاہ اور آخرین فرمان دیا عارشاہ کا یہ بتا پانچ  
 برس کی عمر میں قائم مقام بدحوہ انگریزوں کا رانام اور زمام اختیار مہام بادشاہ میں خواص خان  
 بیدل خان اور سید محمد جتشی کے تھے آخر امر ۱۷۹۷ء ایک ہزار ستیا نو میں بندھان عالمگیری نے بعد

محاصرہ اور جنگ و جدل سے سکندر کو دستگیر کر کے محبوس کیا اور مملکت چاچا پور کی تصریفیں اور کیا دولت  
 عالم گیری کے آئیں من بعد مادم الحیات سکندر طائر م رکاب سلطانی عالمگیر بادشاہ کارنا اور جب  
 برعہ کو پہنچا دایہ حق کو جو ایک اجاہل دبا اور قطب شاہ کے جیسا کہ گذرا عبد اللہ قطب شاہ  
 واضح کیا بعد میں عبد اللہ قطب شاہ کے میر حیدر کو سپہ سالار عمدہ سلطان کا پتا  
 سلطان سے آرزو ہو کر درگاہ میں شاہ جیان بادشاہ کی مستغاثی بنا اور جیان پناہ سے  
 استعانت چاہی تھی اور سوقت حسب الحکم بادشاہ کے محمد اورنگ زیب شہزادگی کی حالت میں  
 جو پنج سنہ ایکہ اربعین تک کے وار حیدر آباد ہو کر معروف محاصرہ اور محارکہ ہوا آخر ہکار  
 انجام اس ہم کاساتہ صلح کے انجام پایا عبد اللہ قطب شاہ نے جس کو اپنی سلطان محمد  
 پسر اورنگ زیب نسبت کی اور شکیں بہت خدشہ میں بادشاہ کی گذرانا محمد اورنگ زیب  
 میر حیدر کو مع احوال و اعیان اس کاساتہ لئے ہو چلا گیا پس عبد اللہ قطب شاہ جو اس وقت سے  
 قلعہ میں گیا ہوا تھا بار دیگر پر شہر میں نہ آج اوہی قلعہ کے سنہ ایکہ اربعین طرف  
 ملک عدم کے نصرت کی من بعد داماد اس کا سلطان ابو الحسن قطب شاہ ساتواں بادشاہ  
 خاندان سلطنت قطب شاہی کا جا پر خسر کی جلوس فرمایا عبد اللہ ابو الحسن کے مسمی سید مظفر  
 ایک شخص از انہام سلطنت کا تالبد کے سلطان نے بہت مادی نام ایک برہمن کو معوض کیا  
 اوقات سلطانی شہر عین عشرین گذرتے تھے لیکر لکھا ہی کہ قبل محاصرہ کرنے فوج  
 شاہی عالمگیری قلعہ محمد نگر کو لگندہ کو اعیان مملکت سے اس کے سید علی خلف مرزا محمد  
 اور شریف الملک اور محمد ابراہیم المخاطب بکھاب مخاطب خان اور چند امیر زادے امتیازی

مرد آدمی اولاد سے عبد الجبار مرحوم اور سیدہ بطق کی خدمت سے ولی نعمت قدیم اپنے جد اسی اہل  
 کر کے درگاہ میں عالم گیر بادشاہ کے حاضر ہوئے اور فرخوڑ راہ اپنے منہب پائے اور اوٹ حاضر ہوئے  
 علی مردان خان اور سجاد خان لشکر عالم گیری سے آئے اور بنہ گان بادشاہی عالمگیری کے ۱۰۹۸  
 ایک ہزار اسیانو میں تمامی مملکت حیدرآباد کو مع توابع اور لواحق اسکے تہ فہ میں اپنے لاکر سلطان  
 ابوالحسن گرفت کر کے قلعہ دولت آباد میں روانہ کیا وہ اسی قلعہ میں جان بحق تسلیم ہوا اور دولت  
 قطب شاہ نے تعاض بابائی ممالک مفتوحہ اور تواریخ تہ قلعہ شاہ ایک ہزار سترہ میں قلعہ چالکندہ اور دنا  
 کو کن سہی سے امیر الامرا عرف شایستہ حاضر ہوا درکن کی درشتا ایک ہزار ایک ہزار میں ولایت ملاول  
 کہ بائیں طرف بنہ کے واقع کی کوشش سے دارا خان صوبہ دار اسجا کے اور کوچ ہار ممالک شہر قہ  
 متعلقات صوبہ بنگالہ سے اور ملک شام مساجی حمید سے خان خانان عرف معظم خان میر حمید کی  
 اور ۱۰۹۸ ایک ہزار سترہ میں اسلام نگر عرف جام بخش تردد سے قطب الدین خان کی اور ۱۰۹۸ ایک ہزار  
 پختہ میں تیس قلعے سے سب کو کوشش اور تہ سیر سے راجہ جیسنگ کی اور اسلام قبول کرنا فرمایا  
 تبت کا اور جاری ہونا سکے اور قطب کا اوس ولایت نام سے حضرت علیگیر کے اور تہ جا نغام  
 متعلقات سے ولایت جیسنگ کے حسن سہی سے امیر الامرا ناظم بنگالہ کے یہ حیدرآباد و سحر ہوئے  
 اور ۱۰۹۸ ایک ہزار کیا نوے میں میر مہنجان نام ایک بزرگ ملکہ وے باپ اوس شخص کے  
 تھے کہ جسے قبل نامہ بنگالہ کے ایک جدول تیار کی سی کہ یہ مضامین اوسیکے ہیں سابقہ  
 حجابت بیجا پور اور دیوانی سیاق دکن کے مع ضمیمہ خدمات دوسرے نامور تھے بیجا پور میں سکے  
 اور قطب کو نام نامی سے مرین کیا اور ماہ ذی قعدہ ۱۰۹۸ ایک ہزار سترہ میں مایمن امین

عالمگیری اور نزل مایا حنمت و طہاری سے قلعہ بجاؤر کا محاصرہ جمع قلعجات اور باج اسی اصلااح کے  
 فتح ہوا اور زور جمعہ اٹھائیسواہ ذی قعدہ ۹۹۰ھ ایک ہزار اٹھائیسواہ میں درود سے موکب  
 ظفر آلود اور محاصرہ خود نامحدود کے شہر حیدر آباد ساتھ جمیع پرگنجات متعلقات اوس  
 نواح کے مسخر کسوتے تاریخ ساتھ تجمیع کی گئی ہے علی دہزم تاریخ آمد و گفتہ  
 مبارکباد فتح حیدر آباد ایضا تاریخ ہرود قلعہ کی سے زلیقہ تانماہ ذی قعدہ ۹۹۰ھ  
 زرد قلعہ یک مد گرفت ہوا اور ۱۰ گیارہ مئی گیارہ بن قلعہ ستارہ کا جیہ کہ عید الجلیل بلگرامی  
 کے دو بعد نماز عصر کے ختمین حاضر تھے کہ خبر فتح ستارہ کے آئی اور میر منکور نے بدیہ ایبات  
 تاریخ کے مورخین کے کہ جیہ میں گزرا نہ اتفاقا اسوقت بادشاہ نقدا نامل پڑھ رہے تھے  
 اور پوری اعلیٰ ایہام سے معتمدی اور سر چارون انگشا گشاہ اعظم چو شاہ ایہام رخصت  
 ہوئے اسم اعظم و شہارہ قلعہ کفر شہر متوجہ فی الحال تاریخ اوعد و پارہ پارہ انگشتان  
 شہر بنہ ایہام و پارہ پارہ الف کرم نظارہ بلجینہ بود مشکل سال بچہ کے تاریخ تسخیر  
 ستارہ ۱۰۰۰ ہجری سال چندین اور ہندون اور نورنہ اور کپیلنہ اور اکثر قلعہ تعلقہ سیوا کشیش  
 بلجینہ ایہام کی حکومت عالمگیر بادشاہ کی مملکت ہند میں درجات کی رو سے عرض میں  
 ہجری ۱۰۰۰ اور سید محمد طولی بن ہجری مدت عمر گرامی اور سلطنت سر اسر عظمت مدت عمر اکیانوے سال  
 یوہا و مدت سلطنت چالیس سال اٹھائیسواہ اسباب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان حلیہ  
 اور مرد موت اسباب انتقال مدت نیست طبیعت میں ہم بیونجی ہتی اجابت نرم آتی رہی آخر کار  
 سحر طوف اسباب کے ہوئی رہا نہ ہواں رہا ہول گم اور کجی علاج اطباء کا فائدہ نہ بخشا

سات اہلہ روز حبس فراموش رہے استعمال فرمایا تاریخ وفات آخر شعبہ ایشیائیوں ذی قعدہ  
۱۱۰۰ گیارہ سو اسیارہ مادہ تاریخ دخل الحزب مکان حلت احمد گمر قد مورخ نواح خجستہ بنیاد کے  
قصبہ منبر کہ خدا آبادین قرب جو افضی آثار حضرت سید زین الدین شیرازی مودت شاہ زین الحق

قدس سرہ کہ کسی لقب بعد وفات خلد مکان \* ببادر شاہ بادشاہ کا بیان \* باسم گراچی اور  
اول لقب اور اسم سابی والدین ماجدین نام قطب الدین کینت ابو النصر لقب محمد معظم عالم  
شاہ بن عالمگیر بادشاہ والدہ ماجدہ حمید ابو مخاطب نوابی وچو حصہ راجہ راجہ عمال کشیدہ سے

تاریخ اور مکان ولادت قاضی سعادت اور جلوس اقبال مالوس تاریخ ولادت سید رجب  
یکبر ترین کما قیل سے باذوقان او بیفت اقلیم مکان ولادت دارالسرور پانچو تاریخ جلوس شہرین  
ذی الحجہ ۱۱۰۰ گیارہ سو اسیارہ کما قیل شاہ باختر مقام جلوس اولان مقام شاہ دولہ گوجان بعد استماع  
واقعہ پندرہ روزگار کہ اور ثانیاً بعدہ اکبر آباد بعد فتح و حضرت محمد معظم شاہ بیانی پر دکانی دی حرام

اور وزیر اعظام کا بیان صاحب تاریخ قدیم سیدی مہدی خانی اساجہ دلیں اپنی لکھنایں کہ ایام  
شہزاد گمین اول مرتبہ وزارت سے باب واقعہ اس جد دل کا ہر مرزا محمد مخاطب شارت وغیرہ  
یہ لوگ کامیاب تھے من بعد بوقت کہ رانیایا لیا نواح کابل بن بلند ہو محسنہ خان خلیف  
سلطان بگ مخاطب بہ منعم خان کو یہ خدمت رحمت ہوئی اسی طرح کہ ابتدا جلوسین اول  
۱۰۰۰ آصف اللہ ولعنا یت فرمایا اور بعد استقلال سر جہاں پانی پریا نیدہ والا خطاب معظم خان  
خانخانان اور مرتبہ سے جلیل القدر وزارت اعظم کہ سفر فرمایا اور بعد حیات معظم خان خانخانان کے  
یہاں اللہ خان خلیف عنایت اللہ خان سرانجام وزارت کا اکی جا کر کرتے رہے اور وفات کا

امیر الامرا سید خان کو تہا اور صاحب تاریخ جدید مجمع السلاطین کا اطاریا سپاہی کے اول محمد  
ابراہیم بیک سید خان مخاطب سید الدولہ حیدر الملک کے عہد سے عالمگیر کے وزیر اعظم تھے عطا  
خلعت وکلات سے سرفراز ہوئے اور شہرت خاصا تہ عہدہ عہدہ وزارت شرف اندوز اور عظم  
خان خانقاہ قلندران سے وزارت کے کامکار اور بعد استقلال منعم خان کید اللہ تانیا بتا کام فاریت کا  
سراجم دیتے رہے اور ذوالفقار خان جو فرزند ارجمند سید خان تھے منصب امیر الہندی  
میر بخشی گری اور صوبہ اری جمیع صوبجات دکن کے کامیاب اور صوبہ اودیہ اور دولت آباد  
اور عظیم آباد اور بنگالہ نام سے شہزادہ عظیم الشان کے تہا اور وہ طرف سے اپنے صوبہ مالہ آباد  
کا عبداللہ خان سید بارہ کو اور صوبہ بہار کا حسین علی خان بیاد کو تفویض  
کر کے آپ بیشتر دربر و باب کے را کر تانیا پر دکیان حرم محترم کامیان ہمشہ مرزا  
اور بابی چرنی صیہ روپ سکھ راہور پر عم ہزاراجہ صوفت سنگہ راجہ کشن گڑ اور  
نوالسا خام صیہ مرزا سحر نجم ثانی اور میر پرور اولاد امجاد کامیان چار پر اول  
محمد مرالدین مخاطب بچاند ارشاد دوم محبتہ اعظم مخاطب بظیم الشان سوم  
رفیع اللہ مخاطب رفیع الشان چہارم حجتہ اخرہ مخاطب جہان شاہ دو  
دختر اول دولت افزا نام دہر افروز بانو بیگم خطاکہ قبل جلوس کرتے تخت چانداری پر  
پیر والا قدر کے دار البقا کو تشریف لے گئیں دوم نورالتا قائم عظیم الشان اور  
رفیع الشان اور جہان شاہ ہرستہ برادر بعد ارخال قبلہ کاہ کے برادر چند گہ سے  
باری باری جنگ کر کے نزل گزن دار الخلد کے ہوئے اور چاند ارشاد رونق افزا

اورنگ جہاں بانی کا ایک سال مالکِ حمورسہ میں فرمان فرما رہا بعد اس عرصہ  
 قلیل کے محمد فرخ سیر خلفِ عظیم الشان نے جو صوبہ بنگالہ میں تھا عسزم  
 رزم سے اکبر آباد پر آکر نزول کیا بعد محاربہ و مجاہدہ کے جب لشکرِ فرخ سیر کا  
 غالب آیا جہان شاہ دار الخلافہ سے مراجعت کر کے اسیر پنجہ تقدیر  
 کا ہوا اور محمد فرخ سیر نے جلوس فرمایا والدہ جہاندار شاہ کی ہمیشہ  
 مرزا احمد تقیم کی بیٹی اور والدہ بیگم ارشان اور دولت افرا کی جہر منی  
 اور والدہ رفیع الشان اور نور النساء خاتم کی حبیبہ مرزا اسخو اور  
 والدہ جہان شاہ کی حرمِ حویم حرمت اور مجمع السلاطین میں ایسا  
 پیرایہ تحریر کا پایا ہی کہ یہ بادشاہ عالم فاضل عابد صالح بامروت  
 شجاع صاحب غم ہنہا جلد ملازمان اور رسیداران اور حکام دور و نزدیک  
 مطیع اور فرمان بردار تھے اور کثیر الاولاد ستر اشہادے دایم  
 باہن جہان پناہ کے وقت واحد میں بیتھا کرتے تھے چنانچہ دستِ پیر مرزا الدین  
 جہاندار شاہ مع پسران خود اغوالدین اور عزیز الدین دو عظیم الشان پسران خود محمد کریم فرخ  
 سیر ہمایون مع بیدار دل پسر بیدار بخت ابن اعظم شاہ ادو سومی و چہرہ رفیع الشان مع  
 پسران خود رفیع الدار بجا اور رفیع الدولہ چارچی مجتہد اختر جہان شاہ مع پسران خود خضر  
 مع عالی تبار ابن اعظم شاہ اور دو پسران محمد کامبخش ولد عالمگیر یعنی محی السنہ وغیرہ و ایران  
 و توران اور دو کمبادشاہوں کا بیان جو معہ پادشاہ بادشاہ کے تھے مملکت ایران میں



شاہ سلطان حسین خلف شاہ سلیمان کہ لاشہ گیارہ سو چھ سین سیر سلطنت کو زیب و زینت  
 بخشا واضح ہو کہ یہاں جب کتاب واسطے تیارش و فراغ نہ آیا لکھتا ہی کہ سلسلہ سلطان حسین کا  
 نو واسطے سے ابو المودید اسماعیل کو پہنچتا ہی اس طرح سے کہ شاہ سلطان حسین بیٹا ہی شاہ  
 سلیمان کا اور وہ بیٹا ہی سلطان محمد ملقب شاہ عباس ثانی کا اور وہ بیٹا ہی شاہ مرزا ملقب  
 بشاہ صفی مرزا کا اور وہ بیٹا ہی صفی مرزا کا اور وہ بیٹا ہی ابو المظفر شاہ عباس ماضی کا اور وہ  
 بیٹا ہی سلطان محمد خدا بندہ کا اور وہ بیٹا ہی شاہ ظہار کا اور وہ بیٹا ہی ابو المودید شاہ  
 اسماعیل کا اور اب مولف کتاب یہ بھائی کا پانچ واسطے سے ہر طرف سے مان کہ یہ  
 بیٹا ہی بنت مرزا اکرم صفوی ابن رستم مرزا ابن سلطان حسین مرزا ابن بہرام مرزا ابن ابو المودید  
 شاہ اسماعیل صفوی کا اور تو راہین چونکہ احوال و تاریخ کا یہی جہاں کتب چھوڑ دیا ہی اور وہ اخلا  
 ہی اپنی قوم میں سے قبضہ اختیار نہیں کیا کہ ہو گا اور روم میں وہی سلاطین عثمانی ہندو کن  
 کے بادشاہوں کا بیان ہے جو معاصر بہادر شاہ کے ہوتے تمام بلاد ممالک ہندوستان  
 دکن بلا سمیت کہ کو حیطہ تصرف میں آویکا دولت ابد مدت کے ہوتے مگر نواح تلنگ میں  
 صوبہ ارجیسہ آباد بہائی محمد کا منجش اور بعد شہ ہو محمد کا منجش بہادر کے بند گان درگاہ سے  
 یوسف خان نام روز بیانی وطن ابتدا اور انتہا دمان کے صوبوں کی مع قلعہ اوسا ہی اونکی مانہ  
 مغرب تاج نواب اصبحیاہ بہادر تک اگر مرقوم ہوگی انشا اللہ تعالیٰ چونکہ بنگالہ اور مالوہ  
 اور گجرات اور کشمیر اور بہار اور سندھ میں ہر ایک ان ممالک سے ایک ایک جماعت نے  
 اہل اسلام سے ایک زمانہ تک سلطنت کی ہی اور بعد مدت معتدہ اپنے منقرض ہوئی

مختصر احوال انکی سلطنت کا اور کثرت و کیفیت کی ابتدا طلوع کوکب و کثرت تاثیر قبول اقبال  
 ہر ایک کے بیان پر نامہ نگار زیب تم کرتا ہی اول گجرات واضح ہو کہ بعد میں سلطان محمود و تخلق شاہ کے  
 صوبہ دار نے دمان کی بغاوت اختیار کی سلطان محمود شاہ مطلع ہو کر ایک امر اسے اپنے مسمی مظفر خان کو  
 ۹۷۷ء حیدر وغیرہ اس اس سلطنت کا دیگر گجرات اس کو مقرر کیا اور مظفر خان نے دمان جا کر ۹۷۷ء  
 ۱۱۰۰ء سو چوہا توہین علم استقلال کا بلند کیا اور بعد فوت سپہ اور کاکہ و دمنل سلطنت بدر  
 ۱۱۰۰ء آٹھ سو دس میں جلوس فرمایا چودہ نفر اولاد سے اس کی سلطنت کو چوتھے آخر کار  
 ۱۱۰۰ء آٹھ سو سی میں گجرات کو ملازمان اکبر شاہ نے تسخیر فرمایا اور دم مالوہ ابتدا حکومت کی یہ  
 ۱۱۰۰ء آٹھ سو نو میں طرف سے سلطان محمود وغیرہ فیروز شاہ کہ وہ سلاطین تعلیق سے تھا پہلے  
 دلاؤ خان غوری ستا حکومت مالوہ کے مامور ہو اور بعد حلیت سلطان علم سلطنت کا بلند کیا  
 ۱۱۰۰ء پچیس بارہ نفر بعض اصالتاً اور بعض بیابنا ایک سو سی سال تک سلطنت کے من بعد ۹۷۷ء  
 ۱۱۰۰ء سنہ ۱۱۰۰ء وہ ملک پر تصرف میں اکبر بادشاہ کے آیا سوم نکالہ دمان ملک فخر الدین نام سلاحدار  
 حاکم نکالہ کا کہ وہ یاجون سے تغلی شاہ کے تیا ابتدا ۱۱۰۰ء ستا سو اچا لیس میں مسمی قار خان  
 ولی نعمت کو اپنے مار علم استقلال کا بلند کیا پچیس چھ بیس نفر ایک سو چالیس حکومت کے اور بعد  
 ۱۱۰۰ء ہونے مدت مذکورہ کے ۹۷۷ء نو سو چوہا سی میں وہ ملک پر تصرف اولیا دولت اکبر بادشاہ آیا پچا  
 ۱۱۰۰ء سندھ اور تہہ ابتدا میں اوطاف جاجن برص ظالم نے کہ ۱۱۰۰ء آٹھ سو چھ میں محمد مارون کو  
 روانہ کیا اور ۱۱۰۰ء مسمی محمد قاسم کو حاکم اس جاکا قرار دیا محمد قاسم راجہ سے سندھ کے محاربہ کر کے  
 ۱۱۰۰ء نو سو تین میں بلاد سندھ پر متصرف ہوا بعد بمبرور ایام رفیضہ راو جاکا تصدی یعنی ۱۱۰۰ء

حکومت ہو یہاں تک کہ بانسور میں حکمرانی کی بعد جس کے پندرہ نفر طبقہ مسکان سے کہ اپنے کو  
 اولاد سے حبشہ کی جانتے تھے اور چار نفر غریبے فرمانروائی کرتے رہے آخر لاکھ اندھ ایکڑ ایکڑ میں  
 ولایت سندھ کی داخل ممالک محروسہ اکبر بادشاہ ہوسے اور مرزا جانی بیک کے حاکم و ناظم تھا مسلک  
 ملازما اکبر بادشاہی میں منوط ہوا سچم کشمیر اور سچا اول ایک شخص شاہ میر انام چاکر و ناظم راجا  
 تھا بغیر راجہ کے اس کے بیٹے کے مزاج میں سیار آیا کہ منصب وزارت کا حاصل کیا رہا جس پر دوسرے  
 ساتھ سوسنیا لیسہا تہ خطابت شمس الدین کے مخاطب ہو کر روس شاہر خطبہ اپنے نام کا پڑھایا  
 چھپیس دوسو پچاس سال تک سلطنت کیے یہاں تک کہ ۹۹۰ھ نو سو پچاس تو میں کشمیر تصرف میں  
 اکبر بادشاہ کے آیا یہی جانا چاہئے کہ اول ملک گجرات کا اور مالوہ اور مگالہ عہد میں ہمایوں بادشاہ کے  
 مسخر ہوا تھا بعد عزیمت بادشاہ موصوف کے ایران کو کوتہ اندیش لوگ متصرف ہوئے تھے  
 میں بعد دوسرے مرتبہ عہد میں اکبر بادشاہ کے پہر مفتوح ہوا ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات انتظام  
 ممالک محروسہ نوروثی ابابکرام اور احمد اعظم کا خانی خان تارخین اپنی جمل لایا یہی کہ اوایل  
 میں شاہ عالم بادشاہ کے میراویس نام ایک مرد افغانی کہ وہ نوکر دس سلطان حسین ایران کے متعین  
 قلعہ قندھار کا تھا چونکہ ایک مدت سے اس کو فکر گرفت کرنے قلعہ دار کی تھی ایک روز طالع نے معزالیہ کے  
 یاد دی کہ یہاں اتفاق ہو کہ دفعتاً کرکین کا حاکم قندھار کا واسطی انتظام گردنواج کے قلعہ سے نکل کر  
 خلوت میں مصروف شو رہا کہ ہر اسی افغان مذکور کے جوقاہ میں ہے کرکین خان پر اگر گرے اور  
 اور اس کے مقربوں کو مسافر ملک عدم کا کیا اور اسی شب قلعہ کو متصرف ہو کر جانب باریا دنگان  
 حضور کے فتح قلعہ کی عرض کی ہر چند کہ بادشاہ کو شاہ ایم اسے محبت قلبی تھی گو بظاہر مقتضا سے

معلوم وقت کے فرما دے دار کا نام سے اس کو افغان کے مع جلوت اور پانچ ہزاری منصب دیا نہ فرمایا لیکن شاہ  
 ایران کو خفیہ پیغام کیا کہ نگہ جوی اور جرات کہ اس افغان طہور میں آئی باعث طلال کا ہوا جلد دین  
 افغان کے کوشش کیلئے اس طرف سے ہرگز کمال میں نکلوا مگر نہ ہو بجگی مدت عمر گرامی اور سلطنت  
 سر سر عظمت مدت عمر شہر برس پانچ ہونے لگیں مدت سلطنت پانچ سال انکماہ دور و راسبا  
 انتقال اور تاریخ وفات اور مکان ولایت اور قد مورہ اسباب انتقال عارضہ قلع کلاست با عارض  
 ہو کہ راجہ کے مزاج پر غل آگیا بن دن تک بیٹھی رہی اور مجال کچہ اثر کیا رو نعم موجب حضور  
 اور جوی الی ولایت راضیہ مرضیہ دعوت حق کو قبول فرمایا تاریخ وفات بیسویں محرم ۱۱۲۲  
 انکیر ایک سو ستر سال سلطنت لاہور قد شاہیچا آباد میں متصل مراد فیاض الانوار قطب العارین  
 خواجہ غلام العین چٹا کاکی قدس سرہ العزیز کے لقب بعد وفات صلہ منزل دافع ہو کہ عالمگیر بادشاہ  
 بہادر اور حبیب تقویٰ سے ہمیشہ اپنے صحبت علما اور فضلا کی بی جاسمہ قادری عالمگیری سے طاعت  
 اور حافظہ ترانہ چنانچہ ابدہ او حفظ کی تاریخ آہ کریمہ سے مستقر ثبات فلا نفسی اور تمام کی لوح  
 محفوظ رہی اور وقت تحریر کتاب اقامت نظیر الاخبار مدرس سے ایسا کیا کہ وہ جناب کلام شریف لکھ  
 دیدہ کیا کرتے تھے اور جلد رقم وقت انتقال اٹھ سو پانچ روپیہ حاصل ہوئے تھے فقط اور یہ سی جانا  
 جائے جبکہ محمد اعظم شاہ کو یہ عالمگیر بادشاہ حکومت بالاسقلال سیر ہوئی اس واسطے کہ اس  
 کے بیان مولا علیہ کا جدا گانہ درج کتاب میں کیا اسی پر جو ضمن میں احوان محمد اعظم شاہ کے جانا گیا  
 اسی پر لکھا گیا لیکن حال میں مجمع السلاطین والا اپنی جد ولین بر سر کچہ لکھا ہی نہ کرنا بھی موجب  
 اس کے زیر رقم کرتا ہے اس لحاظ سے کہ بعد یہ جلوس فرمایا تھا اور تمام تجملات شاہی رکھتا تھا جو اقتدار

کہ سلاطینوں کا ہوتا ہی ملک مال دولت خزانہ لشکر حکومت سب پر قابض و متصرف بقدرے یاری کی  
 شکست ہوئی عین کارزار میں مارا گیا نقل مشہور ہے تخت یا تختہ تابوت و محمد اعظم شاہ کا بیان  
 نام اور کنیت اور لقب و رہائی والدین نام محمد اعظم کنیت اور لقب غیر مقرر ابن اورنگ زیب اسم  
 درہنہ بیگم بنت شاہ نواز کا صفوی تاریخ اور مکان ولادت تاریخ ولادت روز دو بارہویں  
 ۱۰۹۴ھ ایک روز چرایا تو مکان ولادت یساق دکن پر دیکھن حرم کا بیان نام معلوم اولاد کا بیان اول  
 سلطان والا جاہ دوم سید اور تخت ہر دو ساتھ ساتھ باپ کے عیال میں کشتہ جو سوم عالمی تبار و ذرا او امر  
 چونکہ عرصہ حکومت کا طویل تھا اتفاقاً تعذر ذرا رکھا گو یہ ہوا ممالک مغتوحہ کا بیان ہے چند کہ عالمگیر  
 حین حیات اپنے واسطے دفع منازعت کے ہر سہ فرزندوں کو ملک بانٹ دیا تھا اس طرح کہ اعظم شاہ کو گجرات  
 اور دکن اور کام بخش کو مالوہ وغیرہ اور اعظم شاہ کو کابل دلاہور و دہلی لیکن جب عالمگیر کو اعظم  
 بعد وفات بارہ دن کے روز جو اٹھاسوین ذی قعدہ ۱۱۰۵ گیارہ سو اٹھارہ متصل اورنگ آباد احمد  
 نگر میں تخت سلطنت پر جلوس کر کے کہہ کر تہجیر کی تمام ملک ہندوستان اور پنج تجزیہ پر باپ کے مضبوط باندھی  
 اور اعظم شاہ کہ وہ اس وقت کابل میں رہتے خسرو تہجد والا قدر کی اور جلوس کرنا اعظم شاہ کا سادہ  
 سلطنت پر لشکر سپاہ عظیم سے ہندوستان کے طرف کوچ فرمایا اور ایک نامہ اعظم شاہ کو ایسا لکھا کہ تم  
 نہایت کیا چاہئے ملک کی حرص کرنا اور جنگ جہل فیما بین برادر و کن ہونا نامہ سببین چونکہ اعظم شاہ  
 بہت بیمار اور ارادہ اور شعاع اور خشمناک مزاج بنا جو امین ایسا لکھا کہ آپ خوب جانتے ہیں دو  
 بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما تہین اور فوراً برسم یلغار گجرات مع لشکر جواری نہضت کی  
 اور اوپر سے اعظم شاہ بھی اپنی جاسے جلا بعد کوچ اور مظام چند ایام و لیالی کے میدان میں دہلی پور کے

ملاتی عکس طرفین کی ہوئی انبار ہونے تاریخ سے ربیع الاول کی ۱۹ گیارہ سوئیں چری ہوئیں  
 وودن بازار جدال و قتال کا کرم رٹا آخر کار اعظم شاہ مجروح و مقتول ہو کر تختہ تابوت کے پہونچے <sup>فرستے</sup>  
 سے جسے ہزار سوار اور پیادہ مع پچاس سردار عسکری نشین طرفین کام آئے معظم شاہ فتح پائی و تخت

ہوئے <sup>ایہ</sup> اور توران و دروگم بادشاہوں کا بیان <sup>۱۰</sup> ایہ اور توران و دروگم ہوا <sup>۱۱</sup> موانی متول <sup>۱۲</sup> ہندوکن کے  
 بادشاہوں کا بیان <sup>۱۳</sup> ہندوکن ہر دو نیز بد تور ممالک معقودہ ممالک معقودہ کا خود کتبہ مدت عمر  
 سلطنت و مت عمر پچیس سال تین مہینے سولادین ایام سلطنت ایام سلطنت تین ماہ و پچیس <sup>۱۴</sup> اسقال

اور تاریخ وفات اور مکان رحلت جیسا کہ بیان ہوا اور مدفن معقودہ ہماون بادشاہ  
 و مغوالین کا بیان <sup>۱۵</sup> اسم گرامی اور کنیت و لقب اسم والدین نام مورالدین کنیت <sup>۱۶</sup> والدین  
 لقب محمد جاندار شاہ بادشاہ ابن ہمار شاہ اسم والدہ نظام بائی تاریخ مکان ولادت اور جلوس

تاریخ ولادت روز چار شنبہ سوئیں <sup>۱۷</sup> مکان <sup>۱۸</sup> ایکڑار پتیر یا ایکڑر مکان ولادت حوالی دکن تاریخ غزو  
 ربیع الاول <sup>۱۹</sup> شنبہ گیارہ سو چوس اور بعض نے انبار ہونے محرم کی روز وفات ہمار شاہ کے  
 لکھا ہی مکان جلوس اول دفعہ دارالسلطنہ لاہور میں بعد شایجا آباد و زر اور امر کا بیان بدستور

وکیل السلطنت آصف الدولہ اسد خان اور شی ملک و القفا خان <sup>۲۰</sup> اسد خان <sup>۲۱</sup> حیدر خان سلطنت  
 امر و اعظام خواجہ کوکلتاش خان اور خواجہ حسن مخاطبہ دوران اور اعظم خان اور جانی خان  
 اور محمد امین خان پر دیکھان حرم کا بیان بجمول اولاد کا بیان <sup>۲۲</sup> روپہراغوالدین <sup>۲۳</sup> رغریرالک <sup>۲۴</sup> ایران

توران و دروگم کے بادشاہوں کا بیان <sup>۲۵</sup> ایران میں چوکیدہ <sup>۲۶</sup> سدھائی <sup>۲۷</sup> کے کہ اپنی پناہ نام کیا ہی نہیں معلوم کہ  
 اولاد سے شاہ طہاسب کی دمان کون فرما فرماتیا اور توران میں تمام عمل انخانوں کا اور دروگم میں

بہرہ اور لاد سلاطین عثمانی و ہندو گن کے بادشاہوں کا بیان دہندہ جلد تھریں اوکبا دولت کے  
 دکن تاجی تاج ہند کیفیت اس بادشاہ کو فادے گہ کہ فرصت ملے گی کی نہ بیانیہ مجرذوت ہوئے  
 بادشاہ کے سلطنت پر فیما بین ہائیوں کے جنگ عظیم واقع ہوئی اول جہاندار شاہ اور فرخ شاہ اور  
 جہاندار شاہ اتفاق سے امیر الامرا ذوالفقار خان کے طرفدار جہاندار شاہ سوزالدین کے ہوئے اور عظیم الشان  
 کو دعویٰ سلطنت رکھتا تھا دوسری اختیاری آمادہ پیکار ہو اسی ابتدا ارباری کی فتح جہاندار شاہ  
 باری خانہ جنگی نے ہند دیکھنا آکر کار کھستہ ہوئے اجل رسیدن کے عظیم الشان شکست پائی  
 غوثی دریا مہات کا ہوا اور قتل و کشتی نے مدعیان خلافت کی ترقی کی پس فرخ شاہ اور جہاندار شاہ  
 فرخندہ اختر یہ برادر برادر بھی باری باری جہاندار شاہ سے لڑ کر مار گئے بعد چند سالوں بعد حکیم  
 عظیم الشان کو بھی جو قابو میں کیا صلاح سے ذوالفقار کے قتل کیا جب کام ہو طبع سے سلطنت کا  
 بیضی کا یا جہاندار شاہ کمال خاطر جمعی سے کو تخت نشین ہوا لیکن چونکہ یہ بادشاہ بہت عیش و دست  
 سرگمی سے زمانہ کے غافل طرف اکل و شرک متوجہ ہوا ہنوز حکومت کو جلد نو ہونے کا عرصہ گزر اٹھا کہ  
 محمد فرخ سیرن عظیم الشان اتفاق سے حسین علی خان اور عبید اللہ خان سادات بارہ کے باپ باری کے  
 خون کا بدلہ لینے کو ملک بنگالہ سے کہ وہ سابق سے وہاں قائم مقام اپنے پدر کا تاج فرج کیا جہاندار شاہ نے  
 سہراغ الدین سے رو اپنے مع فرخ عظیم مقابلہ پروانہ کیا مقام کچھواہ پر کہ چپاسی کوں آکھ آباد  
 تاجی فریقین کی ہوئی احمد الدین ہر میت باکر اگرہ کو آیا فرخ سیر نے جب پہلی لڑائی ماری زیادہ تر  
 دیر ہوا چند روز میں اگرہ پر آیا جہاندار شاہ سے محاربہ کیا جہاندار شاہ کی شکست ہوئی شاہجہان کو  
 ساگا اور فرخ سیر اگرہ میں آکر تخت پر بیٹھا بعد اگلے تھاق کے نبضت کی جب خضر آباد میں کہ ایک

کوس پہلی سے ہی پہونچا جہاں شاہ کو مع ذوالفقار خان قتل کو پہونچا یاد و نوکشت کر بزدل پر کرکواؤ  
 اور پانچون میں ہر ایک لاکھ کے رسی باندہ کرو و طرف مائی کے والے سے اور سواری کے ساتھ ساتھ  
 لئے ہوئے شاہجہان آباد کو آیا اور بادشاہ مستقل ہوا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عشر  
 تیر الدین کی باون سال تین بیٹے آٹھائیس دن اور ایام سلطنت نو بیس تیرہ روز اسباب انتقال  
 اور تاریخ وفات اور مکان وفات اور مدت سیفیات ماراجا نام نہ سے فرخ سیر کے  
 سات قتل روز جمعہ بیسویں ماہ ذی الحجہ ۱۱۲۲ گیارہ سو چوبیس جہاں قبر بقبرہ ہمایون ۶ محمد فرخ کے  
 بیٹان ۹ اسم اور کنیت اور لقب اور رسم والدین نام معین الدین لقب محمد فرخ سیر بن عظیم  
 بن بہادر شاہ اسم مادر صاحبہ خان تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس تاریخ ولادت روز پنجشنبہ  
 اثنا رہون چہنبدہ ایکہزار پچانوے پستہ دین رمضان ۱۰۹۹ ایکہزار نوایوے مکان ولادت  
 عزیمت دکن میں بمکالہ سے سال جلوس روز جمعہ بیسویں ذی الحجہ پستہ دین ذی قعدہ بابا پچویم ذی الحجہ  
 ۱۱۲۲ گیارہ سو چوبیس اول عظیم آباد میں بعد اکر آباد شاہ جہان آباد میں دند او طر اکا بیان  
 بدتخت نشینی کے سید عبد اللہ خان کو خطا خطب الملک یار و خادار طغر جگ اور منصب سیف  
 ہزاری اور خلعت و دار تک عنائیت ہوا اور سیسین علیخان کو خطاب ملیم الملکی اور امیر المملکی  
 اور پیر بخشی گری سے سرفراز کیا اور محمد بن خان کو خطاب اعتماد الدولہ ملا اور دسے بخشی  
 دوم ہوئے اور نواب حسین قلیچ خان بہادر خطاب نظام الملکی اور منصب صوبہ داری دکن سے  
 امتیاز پائے اور قاضی عبد اللہ خان تورانی کو خطاب خان خانان میر جہد اور خدمت دستخط  
 خاص کی سیر دہوئی اور لطف اللہ خان نے خدمت دیوانی کی اور فضل خان نے خدمت



صدارت کی حاصل کی محلات کا بیجا حبیبت سنک یہ تو ظاہر ہی باقی ہے اور بعد معلوم اولاد کا  
 بیان سوا تو اب کہ زمانی بطن سے صبیح صبح خان کے کسوت تاریخین تعداد اور رسا اولاد دیکھنے میں نہیں  
 ہے ایران و توران و روم کے بادشاہوں کا بیجا و سب سے تور و ہندو کن بادشاہوں کا بیان ذکر کیا ہے  
 کہا کہ ہر دو داخل سر کا صوبہ حیدر آباد بندہ بادشاہی کیفیت اس بادشاہ کو سوا ملک موروثی  
 اور کوئی دوسرا ملک تو نام نہ آیا اگر بعد جلوس <sup>۱۱۱۱</sup> گیارہ سو پچھن میں حسین علیخان سورن صاحب  
 زبٹور پر حسرت سنک کی جودہ پور پر فوج کشی کے بعد تادیب کے دخترا حبیب سنک کی واسطے  
 از دواج فرخ سیر لاکر اس توڑک و ٹکلف سے مرسم عقد و شادمانی کے مودی کٹے کہ مردم خان  
 اس کہنے میں کہ بدہ دلی میں اسی شادی اور طوطی عظیم الشان شائستہ میں کہ ظہور میں آئی ہوگی اور  
 اسی زمانہ میں کرو بندہ کہ درخوم سکھو کا تھا چاس چاس ہزار سوار و پیادہ سے طرف کو ہستیا جاکے  
 شہرہ کا بلند کر کے مسلمانوں کو آزار پہنچاتا تھا اور شاد دینا معاہدہ اسلام کے بہت ظلم و قورحاک کیا  
 تھا سب سے عبد الصمد خان کی گرفتار ہو کر شایع آباد میں آیا اور سزا میں افعال بد اپنے جبر قتل کو پہنچا  
 بعد چند دنوں میں بادشاہ اور سادات کے نزاع واقع ہوئی خلاف پرا آخونیت یہاں تک پہنچی کہ  
<sup>۱۱۱۱</sup> گیارہ سو تیس میں قطب الملک عبداللہ قبا اور امیر الامرا حسین علیخان قلعہ میں بند و بست  
 فرخ سیر کو جو محل میں پریشیدہ ہیاں لکھن نضیحت باہر لایا اور معدوم البصر کے چندے قید  
 کر کیا میں بعد دو مہینے کا محوہ گزرا ہو گا کہ ایما سے قطب الملک زندان خانہ میں بچا ہر مظلوم  
 ہلاک ہوا تاریخ غول فرخ سیر کی مرزا بیدل نے یون کہی ہی رہا ہے دیدی کہ جہاں شاہ گراہی کر دند  
 حد و حصار زہرہ خامی کر دندہ تاریخ خواجہ و حکیم فرمودے سادہ ہوئی گراہی کر دندہ امیر عظمیٰ اللہ

بالکراچی نہ اور امین سہلکبای راجی بانشاہم بچہ نہاید کردند از حکام هر چه قید کردند بطریق  
 نسخہ تاریخ نوشت شد و در سال بچہ باید کردند مدت عمر او را بام سلطنت مدت عمر من تین <sup>۳۳۳</sup>  
 سال آید منین بدين ایام سلطنت چه بر من تین ماه پندره روز سبب انتقال اور تاریخ وفات  
 اور مکان علت اور مدفن سبب و قضا اختلاف سادات بعد اسی کی زمر سے کرتے ہو اور بعضے کہتے  
 ہیں قتل کو پوچھا تاریخ وفات آئین ریح الشانی <sup>۳۳۴</sup> گیارہ کتیس کنجی من مقررہ سواتو ریح  
 کابین نام اور کنیت اور لقب در اسم والدین نام شمس الدین کنیت ابو البرکات لقب ریح الدراجات  
 بن ریح شان بن ہارہ اسم نوالہ یکم دختر شیخ باقی تاریخ اور مکان ولادت اور محل  
 تاریخ ولادت ماہ جمادی الآخر <sup>۳۳۵</sup> مکان ولادت قلعہ شایج آباد تاریخ جلوس من ریح الشانی کی  
<sup>۳۳۶</sup> گیارہ کتیس مکان جلوس قلعہ اکبر آباد یا قلعہ شایج آباد مذکور و ذرا اور امر کا بیان  
 فقط قطب الملک عبداللہ خان اور امام الملک حسین علی خان ہر دو اور ابدال امام جلد اور اس سلطنت  
 شایکہ خود سلطان بن جو کہ بادشاہ نام کو بناد و ستر امر کو در و انکے کہ فرود غنیا حملات  
 کابیان تو پر دین را اولاد کابیان وہ معتمد ایران و توران دروم کہ بادشاہوں کابیان  
 اولاد شاہ طہار و افغان و عثمانی و ہندو کن کہ بادشاہوں کابیان ہر دو ملک کہ بادشاہ  
 ذات مجمع البرکات صوبہ حیدر آباد بندہ بادشاہی ممالک معروضہ ملک گیر نو کچھ نو بی حب سادات نے  
 غنچہ سیر کو سیر اور کچھ لیا ریح الدراجات کو قلعہ سلیم گڑھ سے خلاص کر کے کدہ وقت سے <sup>الدین</sup> صر  
 جہاندر شاہ کہ مجھوس تہا تخت پر بیٹلایا مدت عمر او را بام سلطنت مدت عمر ستر ابر <sup>طار</sup> من  
 منین چند روز ایام سلطنت تین ماہ گیارہ دن سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان علت و مدفن

سبقت یہ بادشاہ چونکہ بہت نحیف الجسم عادی کثرت سے اینٹوں کا بیمارض سے تباہی کے  
 مر گیا سال و قارذ و شبہ اینٹوں جب ۱۳۱ گیارہ سو اکتیس مکان رحلت دہلی مدفون مقبرہ  
 ہمایوں و رفیع الدولہ کا بیان ۴۰ اسم اور کنیت اور خطاب و لقب اور اسم والدین نام اور کنیت  
 نامعلوم خطاب رفیع الدولہ شاہجہان ثانی برادر رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن سادہ  
 شاہ اسم مادر اسمین راقم کو شک ہی چونکہ صاحب کتاب برادر رفیع الدرجات کا لکھا ہی اگر  
 حقیقی ہے تو وہ ہی نور النسا یکم مذکور ہو اور اگر غلطی تو احتمال ہے کہ او کو ہی دوسری بانو ہو و اللہ اعلم  
 تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت ۱۱۶ گیارہ سو سولہ مکان ولادت ملک غزنی  
 سال جلوس اکیسویں جب ۱۳۱ محل جلوس ملو شاہجہان آباد و ذرا اور امر اکابیان عبدالرحمن  
 حسین علیخان تمامی بہات بادشاہی پر قابض و متصرف ہے محلات کا بیان محبوب اولاد کا بیان  
 چونکہ بادشاہ کم سن تھا صاحب دلہ نہ تھا ایراک توران روم کے بادشاہ ہونکا بیان ۵ ایران ح  
 توران و روم بدستور سلطنت ثلاثہ بحال ۵ ہندوکن کے بادشاہ ہونکا بیان ۶ جلد صوبکات ہند  
 دکن پر اولیاء دولت قابض و متصرف ممالک مقبوضہ فقط ملک مورتی مروت میں اس بادشاہ چول  
 الحکومت کے سلطان نیکوسیرین محمد اکبر بن عالمگیر نے معاونت سے دسین ہزاری اور صفی خان قلعہ دار  
 اکبر آباد کے تخت شاہی پر جلوس کیا تھا حسین علیخان بادشاہ کو ہمراہ لیکر دہلی سے نہضت کی بعد  
 بنار کے سپرد اسکے لشکر سلطانی جا پہنچا محاصرہ کر کے چند روز میں قلعہ کو مفتوح کیا اور نیکوسیر کو پکڑ کر  
 قید کر دیا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر پندرہ سال اور ایام سلطنت تین مہینے چند روز سبب  
 انتقال اور تاریخ وفات اور مکان حلیت اور مدفن سبب انتقال برجندہ کساد و مسطور نے بعد رفیع الدرجات کے

رفیع الدولہ کو قید سے نکال کر جو بیت بیاہی گزرتیہ کو بادشاہی پہنچایا یا ہنگامہ جسکے یہ بھی منبر اور کے  
 مخفی تھا اور فیوض جنہ وزین مرض اسہال کا جو عاید حال ہوا اکبر آباد میں تخت شاہی سے تخت تابوت  
 نزل کیا سال و قاساتوین و قعودہ ۱۳۱۱ لہارہ سو اس مذکور مکان و قاسشہ اسمی محل مدفن و قعودہ  
 ہماون محمد شاہ یا شاہ کابیان ۱۳۱۱ اسم اور کنیت اور لقب اور اسم والدین نام روشن خیر نسبت  
 ابو الفتح لقب ناصر الدین محمد شاہ خلف جانشاہ بن ببادشاہ اسم والدہ مشہور نواب سید سکیم  
 ولادت اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت ہجری ۱۳۱۱ و صبح الاول و وجہ ولادت ۱۳۱۱  
 جودہ محل ولادت بلدہ غری سال جلوس پندرہ وین ذی قعدہ مقام جلوس دار الخلافہ اکبر آباد مدینہ  
 ایسا کہتے ہیں موضع کراولی کہ آئندہ کسی طرف فتح پور کے اکبر آباد سے ہی وندہ اور امر اکبر آباد  
 عبد اللہ خان اور حسین علی گاہم سلطان تھے بعد ان کے اعماد الدولہ محمد امین قاسم کے وزیر الممالک تھے  
 بعد ان کے غیاث اللہ خان رئیس نظام الملک بادر طالب ترانہ اور بعد ان کے گروہاویاں جو بڑے اس  
 خدمت کو نواب قمر الدین خان مامور ہوئے بخشی اول امیر الامرا اصحاب الدولہ حاکم ورا کہ وہ بگین تادہ  
 رخی ہو کر سوئے اور روشن الدولہ ظفر علی بخشی دوم اور سید صلاح بخشی سوم اور برہان الملک اول  
 خواص تھے من بعد صوبہ دارا و وہ ہو گئے مقابلہ میں مادر شاہ کے جنگ کے اسیر ہوئے اور بعد صلح مادر  
 اور محمد شاہ کے اوہن آوان بن قضاکی اور آخر الدولہ حید علی خان بخت بزاری منصب پر اس الدولہ  
 بخشی راسلہ شمشیر داغ اور شیخ سعد اللہ خان میرٹھ سوکان امر کے گرام کے اور بہت سے امر  
 منصب دار تھے محلات کابیان مستور اولاد کابیان سوکان احمد شاہ کے ذکر اور کسوکا بگین من بنین آیا  
 و امیران و توران دروم کے بادشاہ ہون کابیان و امیران میں اول شہسوار شانی حاکم سلطنت شاہ

طہار ازل فاتحہ سلطنت بہر بادشاہ <sup>مفصل</sup> کے بیان میں ہونا بادشاہ قوم ہمارے بیابان بادشاہ کا  
 پرستین دوزی سے صرف وفاق کرنا بتایا ہے جدا ہو کر اذل میں قطع الطریق کے ملا اور جب مال گار  
 اور سکاد دیکھا دس ہزار سوار پریشان رو کر شریک حال کر کے ارادہ سے لو کر بی بادشاہ  
 ایران کے مشہد میں آیا اور سید سے ارکان دولت کے سک میں ملا زمان شاہی شاہ طہماسپ کے  
 منسلک ہوا چونکہ بلند بالا اور جوان نمایان ہوا فرمان بتا ہی سے ذیل میں یہاں لا حضور کے سرفرازی  
 نامی اور نام اسکا طہماسپ قبی ہو ا و ن روز و ن میان لوگ غلبہ کر کے اکثر بلاد مملکت ایران کے ضبط میں  
 اپنے لئے فتح فتح خان فتح کہ وہ رکن السلطنت ہوا بادشاہ نے ایک دن اسکی شکایت دعا سے اپنے  
 خدمت میں کی طہماسپ قبی حاضر تھا عرض کیا کہ اگر اس بندہ کو حکم ہو تو آن واحد میں ایسی ہر ایک  
 جدا کر داتا ہی دس روز کہ فتح خان قوجب ماریا ہو بادشاہ درشت زبان کے کلام کرنے لگا اور کہا  
 کہ غلہ خاندون کار و افزون ہے اور کچھ بندہ دولت اسکا ہو نہیں سکتا وہ چاہتا تھا کہ کچھ جواب دے  
 بادشاہ نے طہماسپ قبی کو اشارہ کیا مجھ و حکم کے ساتھ جلاک سستی تمام کے ایسی تیغ سپر  
 دے لگائی کہ فتح خان اسی خست زمین پر گر ا اور زندگانی کو جواب دیا پس عید و اس سانچے کے تمام  
 فتح فتح کی دستہ کار ہوئی طہماسپ قبی نے سپاہ جوار بادشاہی ہمراہ لیکر مقابلہ کر گیا محارکہ کیا فتح نامی  
 جس امر اعظم انسان ہوا بہر واسطے جنگ فاتحہ کے مامور ہوا غنیمت ایرازی انعامان بہ اندیشہ  
 نے ماتہ سے اسکی اسکی شکست بخش نامی کو نام ا و ن قوم کا نرنا نادر شاہی سہمی درہ نادری میں  
 اس سیرا ترقیم کا پایا ہی کہ سنوڑ طہماسپ منصوب زندہ کامران ہوا کہ بادشاہ پر سبب کبر سنی کے سنی  
 اور آئی <sup>۳۴۲</sup> گبارہ سوچو پس میں اعیان و اکابر نے اسکو ضلع کر کے فخر خطا شاہی کا شہر ادا علی

عباس مرزا کے سر پر رکھا آئینہ مہینے کے بچے کو تخت نشین کیا اور کو سلطنت کا نام سے اس کے ہندو کا رہنے  
 چونکہ غور شاہ دیو اقدار اولو العزم صاحب جرات اور یہی دولت کا تھا اور بادشاہ طفل نہ خوار سوائے  
 سلطنت سے کچھ ای کامیاب رہا و ستار کر کے ۱۱۴۹ گیارہ سو اٹھاسی ہین روس منابر و وجوہ  
 کو نام نامی سے اپنے زین فرخشا اور شیر عرفی کا و دربان اپنا کیا شعر نوبت بن افتاد کہونہ کہ  
 دوران شاد اریشی اور نو بکنہ مسند جم راہ و پوئی آقا جیہ جان داری و سلطنت نادر کا و در دیوار پر  
 معبودہ جہان چکامہ راقوم الدین محمد قزوینی نے تاریخ نادر شاہ کی الخیر فی الواقع پائی بعضے کہتے سنج پے  
 اور بکو لاخیر فی الواقع کیا نقش نگین نادر شاہ سے نگین دولت دین چونکہ رفتہ پور جاہ نام نادر میران قرار  
 و ادخل جب تک ایران تصرف میں پائے لایا کر سمیت کی واسطے مسخر ہفت اقلیم کے چند مائے اول  
 ماوراء النہر کے رخت ادبار کا کیا و مان کا بادشاہ پر ہی جب غلاب آیا خراج لیکر طرف ہندوستان کے  
 نہضت کی اور تا کابل پہنچا غلاموں پر دریا کو ہستان کے زیادہ سو روپے سے کچھ حیرہ دست ہو کر  
 لاہور پہنچا لیا ہر پہنچا ملاطاف احوال آسائیا آباد کے داخل کیا محمد شاہ کے مایوس ساغر عین و عشرت کے  
 تھے اس وقت انگلین کہو لکر طرف اجتماع افواج اور تباری تو پختانہ و سبب جو کے مشغول ہوئے اور  
 نواح پانی پت کو مضرب حیا م کیا اور روزوں برمان الملک حاد خان بہادر صوبہ دار پورپ کے  
 پس زار سوار جوار سے واسطے آستانہ بوسی بادشاہ کے آئے ہوئے تھے ملازمت کی اور بہرہ و  
 نگاہ پیچھے چھوڑ کر آپ تو منزل طولانہ کر کے حضور میں آئے اور مردمان فتح نادر شاہی پہ چیلوں  
 حملہ کر کے تمام پس آئند کان لشکر و نگاہ کو تاراج کر دیا برمان الملک بہت شجاع تھے جبر پکر کھی  
 وقت رخصت اتھام کی چاہی بادشاہ نے طرف امیر الامرا خان دوران کے توجہ کی خان دوران

خان غمخوار کی کہ جسکے ہاتھ میں سید کاں تاج تھا اسے شاہ بہادر کے ہین جو کہ راگھو نیا کی نصیحت  
کرے عین صواب ہی بادشاہ بھی فرمائے کہ ان ہمایوی کی آنکھ طرف رہان الملک کے ہو کر  
کہے کہ باوجود قریب کے اسے دشمن قوی کے بنگاہ کو عقب پر چھوڑ کر یہ روائی سے آنا مناسب تھا  
خیر بہر حال جو کہ کہہ اسوہو بالفضل مثل برائی ماکر اور زور و سپاہ سے رہ کے آزاد ہو کر  
کل انشاؤاتہ تمام اتفاق یکدوسرے کے متفرغہ کار سے معاملہ کن کھلا جا بجا رہان الملک قبول  
کیا اور جوائے پاکہ تدارک اعدائے مکران ہین نزدیکی ہی گیدہ ہزار سوار چار جنگ آرمود اور  
تو کافہ کینہ موجود کرکھا گھوڑا پنے مقدور افق جنگ میں کو شش کرونگا رعیت ابھی تفتہ  
ہوئی دھما دلا میں سرخروی حاصل کرنا ہوں درہ طعن سے مہر کی کھات باو گلا سے  
بہر کا جہان ناموس ملک استلا و کریم نامان روزی کا مہر سے سو ف حیت ہو کر پتہ پتہ  
نزد آئے ہوا قصار اکلوتہ تعقل کا یہاں سینہ پر ہو گیا کہ جوش ہو کر گئی ہے سے یہ حال کہ یہ کر  
ہی کی لغو تیرا یہ خیر بادشاہ کو ہوئی امیر الامام ایادہ خادوں اور سردار ہوا سو خوشخوار  
درمطے لک کے روایہ کیا او سو ف پوٹے امیر الامام کو تو لکھا کہ یہ کچھ نہیں ہے بلکہ سچا امیر  
الامراۃ رتو دیکر جوائے پاکہ فرصت رتو لکھنے کی سین ہی ملی طیر کرو کہ ہوشان کا اور  
جوانان ہراول ہر سے گزرتے ہیں یہاں اس طرف بہر کہ بنیں چوکتا عرض ہر سے عبور کر کے فوج  
بادشاہ سے جا لیا شکار خان ہندوستان سے تیرے ہو کر بہت سی فوج بادشاہ سے مقہور  
کئے بادشاہ نے جو عدیت و ستائشوں کا سند و شکر میں ہزار سوار انتہائی کہ تمام لشکر میں ممتاز  
ہے روایہ کئے اور معاف کے آپ بھی آدھی تیرائی ہوئی ہانگ کہ امیر الامام نے حسب رزم

کاری کہا ہے فیضانِ جویہ حال دیکھنا تالی کو معرکہ سے چھپر اوسم تو امیر الامرا کو تادیب سے دشمن بن گیا  
 تالی کو پیر کر لشکر ملک بادشاہ کے پوچھا دیا چونکہ رخنوں سے حالت تھی صبح اوسکی فوت ہوئے بادشاہ  
 اوسوقت امیر الممالک قزلداغخان وزیر دوم کو طلب کیے صوابدید چاہی برائیکے موافق فہم اپنے اصرار  
 اور جنگ کے کیونانیے عرض کی کہ برہان الملک امیر الامرا خدا گرجہ سبب غیرت اور حمیت اور شجاعت کے  
 راہ فدویت سے جان نثاری کی لیکن سخن نامشوائی اذکی کلیات حضرت کی ضایع کی اوقت جنگ کا  
 نہیں ہی بالفعل صلاح یہی کہ پیام صلح کا کرنا اور غیارفتہ کا نبیلا ناگر حسن کردار اور لطف تقاریر صریحت  
 مصلحت کی بند ہے ہوا مصلوب نہ ہو کلا علی اللہ امدادہ جنگ کے ہونا بادشاہ فرمایا معرکہ صلاح ما  
 سہ آنت کان صلاح سہ آنت نواب کل مصلحت کی سہ آنت ہمارے قرار دیکر اگلے روز اسکے ہمراہ عزیز ارخان  
 ایچی نادر شاہ کے کہ قبل جنگ امیر الامرا اور برہان الملک کے پیغام صلح کا لایا تھا غیبی سیانہ کو  
 بعد سوال و جواب بادشاہ سے اجازت طلبت کی لیکر حد متعین آئے اور بطلع سے خاطر جمع کر کے  
 محمد شاہ کو ہمراہ اپنے واسطے ملاقات نادر شاہ کے لیگئے نادر شاہ کمال طمع غلبت سے پیش آیا تعظیم و  
 تکریم سے ملاقات کر کے بادشاہ کو رخصت فرمایا اس ضمن میں صلح میں گھر روئی نادر شاہ درخواست کی  
 نواب کے چاہد یا کہ اسقدر روپی ممکن نہیں برہان الملک کہ زخمی ہو کر قید میں نادر شاہ کے ہے چونکہ سرکاریہ  
 کو صلح ہونے استصواب نواب کے منظور خاطر تھی کہلا پوچھا یا کہ محمد شاہ تادیب میں آصف جاہ کے ہی اسقدر  
 روپی دینے میں تامل طرف سے انکی ہے جنگ کے ضبط واقعی معرکہ العجم و عمل میں نہ آئیگا خاطر خواہ صورت  
 بند ہی نادر شاہ اس بات میں برآمد کار اپنا جانکر نواب کے پیغام کہا کہ تم ہمارے ہوجانا کہ نگاہ  
 رکھے چونکہ نواب فصیح زبان تھے فصاحت و بلاغت میں نظیر اپنا نہ کہتے تھے حسن تقریر سے ایسا



نادر شاہ کے دربار میں گیا کہ نادر شاہ کو اسے محفوظ رکھنا چاہیے تھا کہ وہ اسے مرگتا دیکھ لے اور اسے  
 دیا اور فرد گاہ سے اپنے بالا تعاقب کوچ کر کے داخل ہو گیا اور شاہ نے کمالی و وسطیٰ کے دربار میں نادر شاہ کے  
 مقرر فرمایا بعد ازاں وہ کہہ کر واپس آیا اور اسے کہہ کر اصل کلی کو چون میں آگیا اور شاہ کا قتل ہو گیا  
 بجز و شہرت اس خبر کے مردم شہر مغلیوں کو نادر شاہ کے جہان پایا مار ڈال دیکھتے تھے اس حال کے  
 نادر شاہ غضب میں آیا حکم قتل عام کا دیا بہت لوگ مار گئے اور اس حالت میں کہ وہ غضب میں کہو کو طاقت نہ تھی  
 کہ دم مارنے کے قدم جوڑتے گا اگے رکھا اور عجز و انکسار سے اپنا چاہی درجہ بذریعہ ایسا پایا فوجیں کو حکم ہوا  
 کہ قتل عام سے امان دین کہتے ہیں کہ نسیم نے فریاد الامان کی کھالی ہوئی کہ مابہر شخص کا جہان  
 تھا وہیں رہا لکھتا ہے کہ سبحان اللہ عجیب حکم و حکومت نادر شاہ کی تھی کتب تواریخیں نہ کر رہی  
 کہ صاحبزادہ تیمور شاہ بھی شاہی آداب و آداب کے حکم قتل عام کا دیا بہر جب منع فرمایا دوسرے سات روز  
 سپاہ مابہ قتل سے باز نہ کیا اور ایک روایت ہے کہ پہلے بادشاہ کی ایک طشت مرصع کا اور ایک  
 خنجر ہیرا نواب اصغہا ببادر کے نادر شاہ پاس بھیجا دیا اور کہا کہ اس کا قتل ہمارا منظر ہو تو یہ  
 حاضر کی گئی کار بن تو ہم بن خونریزی ماحی بندگان خدا کی کو اس خط نادر شاہ کو سن کر رحم لیا امان دی  
 نادر شاہ چند ماہ بھیجا آباد میں رہ کر جو اہر بہت اور خزانہ بیشمار مع تحت طاووس اور جو اہر گرہن ہا  
 پارہ کوہ نور لیکر مراجعت کی تفصیل اس اجلا کی اور تبیں اس مقال کی یوں لکھی ہے کہ چند درختوں  
 ایام اقامت نادر شاہ کے طرف سے سین وزیرین اور ادائیہ سبب مرصع آلات داخل مغلیہ  
 جو گرہن ہا پارہ الی کسی کوہ نور اس قدر ضبط قلم میں لائے کہ محاسبان اودام واقع نویں  
 انہام حدود حصہ سے اس کے عاجز آئے مغل اور سین ایک تحت طاووس ہا پاس لاکھ و بی قیمت کا

کہ گنج سیکاسی اور حرانہ دقتاوی لایق روٹا جو اسے ہوا اسکے تھا اور ایام سلاطین سابقین دور کرد  
 بارہ جہاز صرف ترصیع اور کجا ہوا تھا اور بقدر لالی غلطان اور لالی سپا خزان کہ نظر کرتے اور کے خزان  
 بن کسوا بادشاہ سلف وجود کرتا ہو طرف حرانہ نادری کے متصل ہوا اور ماورائے اسکے امر اور حوالین  
 دولت و عیان در خلافت رابیان خود کے اور صوبہ دلدان ممالک آرائے کرد و دن لاکھون کنو اور  
 مرصع آلات و انھیں اسباب مطہری و منکس بدید لایا اور بعد سعادت خان کے ایک محصل غصوبہ اودہ سے  
 ایک کروڑ و بی مع فغان کو تو امان اور سپاہ بیکران و جل خانہ غاہ کئے اور خزانے سلطنت  
 بیکسش امر اور صوبہ اران نزدیک و دور سے برابر سبزہ کرد کہ دست تعمیر میں سرکار کے آئے اور جو ہر  
 خزان اور سپاہ کار خانات و اناتہ سلطنت ہوا اسکے ایک مجریہ جلد قہم لوت ناوشاہ کی دیار دہلی اور  
 اسکے حوالین تعمیر ستر کرد و بی جمع کئے بین اور ایک روایتیں آئی کہ ویت بھی زیادہ آخر کار  
 ۱۱۹۰ گیارہ سو ساٹھ کے تینہ گیارہ سوین جمادی الاخر منزل فتح آباد میں کام اوجھا آخر سو اس  
 ہر نماز کا جو مردم جو شکر میں تھے داخل سہارہ ہو کر مقتول کیا سے سیر کو سر قتل و تاراج  
 جو کہ سن شہر مزاج و شہت سے بیک گردش صغہ نیو خری نہ نادری بجا ماندے نادری احمد  
 ابدالی کہ مراد خواہ دولت نادری کا بنا افغانوں سے کارزار کیا لیکن سی اپنی اس کام میں پیوہہ  
 قضا کہ جد کیا اور علی تیجان و برات بن انجام کار شہزادگان نادری کا اسیر یا اسی سال بکوس  
 کہ خط اپنے نام کا کیا اور بعد اسے علی شاہ فرار دیا اس پر اسم خان برادر کو سردار اور حصار  
 صفیا کر کے او طرف روانہ کیا اور دوسرے امر کو نظامت و بخشیگری پر منصوب فرما کر آپ مشغول  
 عیش عشرت و کجاو ابراہیم بن ابراہیم علی شاہ کے منافقہ در پیش ہوا ابراہیم خان نے علی شاہ کو

زندہ دستگیر کر کے اندھا کر دیا تو ران و روم بدستور و سپہ و دکن کے حکام کا احوال بہر دو مملکت جلتی تقریر  
 سپہ میں جا بجا طرفہ از صوبہ طرفہ کے کسے کے معین نواح دکن میں داؤد خان طرفہ کے ذوالفقار خان کے  
 اور دلاؤ علی خان پسر عالم علیخان اور مبارز خان طرفہ سے حسین علی خان کے آخر وقت نواب  
 آصف جاہ نظام الملک بہادران کے جنگ کر کے غالب آئے مظفر و منصور کو چنانچہ مفصل بیان احوال  
 خیر گال میں ان عالمیخان کے ایسا کیا گفت اس بادشاہ کو یہی نیا ملک فتح کیا چونکہ حسین علیخان اور  
 علیہ اللہ خان بعد فوت رفیع القدر کے جس کا لکر بادشاہ کیا تھا اسی پر قیامت کی بعد چند  
 دوسرے اور امثال محمد امین خان وغیرہ بادشاہ کو طرفہ سے سادات کے اغوا کیا اور سب معاملہ  
 فتح سیر کا خاطر نشان اور کہا کہ باوجود ہوسادات کی سلطنت و اطاعت آپ کے نام کو ہی رفتہ رفتہ کہیں  
 نفاق و دین جاسین کے پیدا ہوا اس عرصہ میں نواب نظام الملک صوبہ مالوہ سے برخاست کر کے دکن کر  
 تشہیف فرما جو کہ وہ صوبہ میں علیخان تھا اور بعد جنگ صوابہ بد سے عقل و دراندیش و رفقا  
 و فالکس کے فتح پائی تصرف میں اپنے لایا تا یہاں یہاں کہ قطب الملک مد ارسلطنت بادشاہ کے  
 نایب ہو کر یہاں پہنچے ہیں اور یہ حسین علیخان سے بادشاہ مقابلہ کو نواب نظام الملک بہادر کے  
 دکن کا ارادہ کریں جب قرار داد بعد نصرت ران سلطانی تین سال کو سب سے فتح پور سے پہنچے  
 تھے کہ میر حید علیخان تورانی نے ایمان سے محمد امین خان کے بیان سے گذارنے عرضی کے عین سواری  
 میں خیر خوشخوار سے حسین علیخان کو شہید کیا اور آپ بھی ہاتھ سے مردان سواری حسین علیخان کے  
 مار گیا عزت خان بیجا حسین علیخان کا بھروسہ واقعہ کے خیمہ پر بادشاہ کے اپنے عہد میں سے آیا اور مجاہد  
 مارا گیا ہے جنگ کر کے وہ بھی شہید ہوا قطب الملک نے جو یہ خبر سنی جانا کہ فتور بادشاہ کا یہ

اقتضا سے جرات دانی کے ذریعہ سلطان ابراہیم پر فیض القدر کو قید سے نکال کر شاہجہان ابا بن لایا  
 تخت نشین کیا جمعیت جمع کی آمادہ پیکار ہوا محمد شاہ نے سپاہ حواری سے مقابلہ کیا خوب لڑائی  
 ہوئی عبداللہ خان مغویہ جو انگریز کی دی لیکن آخر کار اس پر کتب محمد شاہ فتح نصیب ہوا وہ  
 مذکور کو قید کر کے فارغ البال بادشاہ کا استقبال کے چونکہ روشن اختر تھے یہ اوجالاک ہوا جو طرف  
 عیش کے ہوئے امور و اسطاعت سے غافل بالکل لایعقل جو ذی اقتدار اور جس ملک  
 اور صوبہ کے طرف سے بادشاہ کے حاکم بنائے گئے کو مالک اور تصرف و مالک جانا تھا بادشاہ نے  
 جو یہ خبر سننے ایران سے ایفغا ریا اور دہلی کو خواب کر کے جاتے ہوئے برائے زیادہ کسی  
 دلی سے جنس مال لیکر روانہ ہوا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عرس و سال ایک  
 بیستین دن ایام سلطنت شاہ بیرو کے نہیں برس چھ مہینے دس روز استقبال اور تاریخ  
 وفات اور مقام رحلت اور جا قبر استقبال عارضہ جسمانی تاریخ وفات و محلہ ستائیس  
 بیس سالانی گیارہ سو اکت چھری کا رحلت دی دہلی محل دفن محسن مراد حضرت سلطان  
 المشائخ قدس سرہ لقب بعد رحلت فردوس اراکشاہ احمد شاہ کا بیان اس اسم اور کتب اور  
 اور اسم والدین نام مجاہد الدین کنیت ابو النضر لقب احمد شاہ ابن محمد شاہ اسم مادر و دہم بی  
 ملکیت بقدیمہ صاحبہ زمانہ تاریخ اور مقام ولادت و جلوس سال ولادت سال ولادت و شہسار  
 تاریخ سال گیارہ سو پینس اور بعض شہسار گیارہ سو چالیس بتاتے ہیں سال جلوس دوم  
 جمادی الاول شہسار گیارہ سو اکت مکان جلوس بعد استماع خبر فوت پدر اہتمام سے نواب  
 صفدر جنگ کے مقام پانی پتہ و ذرا اور ام اکا بیان اول وقت جلوس نواب صفدر جنگ خدمت

وزارت اور میرٹھی کی کہتے تھے بعد تغریٰ انکے خلعت و زائر کا انتظام الدولہ فتح اللہ علیہ السلام کو اور خدمت  
 میرٹھی کی مصمص الدولہ کو اور امیر الامرائی عمار الملک غازی الدین خان بیدار بن فیروز جنگ کو سپرد ہوئی اور  
 بیکشی صلاحتان و العفار جنگ قرار پائے اور محمد الدولہ بیکشی سوم اور امان خان دربار بادشاہ خطا  
 سقہ الدولہ اور حبش ہزاری سے سرفراز ہوا اور نو بیدار خواجہ امداد المہام اکثر امور رات کا راجا  
 بادشاہی کا ہتا اور کوفہ جنگ کے کونفر بیک کہا پنے بولا کر مارا دلا محلات کا بیان عجیب اولاد کا  
 ایک سپہ سالار بخت سوا بیدار بخت کے کوئی نام دوسرے کو بیک بن نظر بنین پڑا اور بن توران  
 دوم بادشاہ ہو گیا بیان ہمارے بنین ملیشہ ابراہیم خان و غیرہ جنگا کر بھی ہو اور توران بن حدشاہ درانی  
 درانی کہنے کی بادشاہ کو کہی کہ درمیں گوہر اور اکثر گوہر حلقہ میں کان کے ہوتا ہے بادشاہ بھی حلقہ گہو  
 بادشاہ کے تھا اور ۱۱۶۵ گیارہ سو تین ہندوستان کے لاہور پر آیا اور معین الملک صوبہ دار پر دیاں کے  
 غالب اگر نیابت لاہور کی اپنے طرف سے بنائے اور روانہ کابل قندھار کر لیت اپنا ہوا اور روم  
 میں اولاد عثمانی ہندو کی کہ حکام کا احوال کا ذکر تحت کیفیت بنا ہو گا مگر اس قدر پوشیدہ  
 دیدہ ناظرین سے کہ اوکے اور میں راجہ رانا ساہو خود سر حاکم قوم مرہٹہ سے ہنا کہ سچ عہد فرج  
 ۱۱۲۰ گیارہ سو پچیس میں حسین علیخان نے سید چوہدرے اور سید سیکلی کی موہی الیہ کو لکھ دی تھی چونکہ  
 سبھا این سوا اولاد سے راجہ ساہو کی لا ولد ہوا اہل دربار اپنی زندگی میں متحرک رہے بعد کے ان کے  
 ۱۱۴۸ گیارہ سو ستالیس میں اول ترقی بالاجیر اور الشہور ناکی زار اور دکن ہوئی اسے ہونا کو دار الحکومت  
 انسا کی اور سید جی سید سیلازم کا تاجا کہ ترقی پذیر ہو اچانچہ ذکر اس کے اچ فرج کا بھی ہو گا اور ۱۱۵۸  
 ۱۱۵۸ میں ہمارے راجہ کو خود کسر کا نوکر نہ چاکر اس کا بھی احوال کشف ہو گا اور حیدر آباد میں اولاد سے



سید بختیار کے ماتفاق نے منہ دکھلایا بارشائے بختیار کو واسطے کہ طلب کیا جتے  
 واقع ہوئی خرابی دہلی کی بہت ظہور میں آئی آخر صفدر جنگ نے صلح کی اور صوبہ اودھ کو روانہ ہوئی  
 عہد الملک غازی الدین خان بہادر بالا استقلال وزیر سلطنت ہے آخر کو دریا بادشاہ اور وزیر سوئی  
 ہوئی اور کرم سلاطین دہلی کا اور احمد شاہ کی آنکھوں میں کینچی گئی تب بادشاہ معذور دیکھنے پر مجبور ہوئے  
 مدت العز اور ایام سلطنت مدت عزت و برون سال چھ ہجری گیارہ دن یا چھ برس کئی ہجری ہجری سلطنت ہے  
 سال چند ماہ سب استقلال او بیاریخ وفات اور مکان حلت اور جا قبر استقلال اجل و عود بیاریخ انتقال  
 آخر جدی الآخر ۱۱۶۷ گیارہ سو سنیت میں قید ہو اور دسویں شعبان ۱۱۶۸ کو دہلی میں کو جب کہ گذرا پس  
 ستائیسویں شوال ۱۱۶۷ کو قید میں وفات پائی مکان حلت دہلی دہلی مدفن شاہ جانا کو باہر مقبرہ  
 مریم مکانی جوار میں درگاہ قدم شریف لقب بعد وفات نامعلوم عالمگیر ثانی کا پیاؤ نام اصلی اور  
 اور لقب اور رسم بدر و مادر نام عزیز الدین کنیت غیر معروف لقب عالمگیر ثانی بن مغیر الدین جہاندار شاہ  
 بادشاہ اسم مادر انویش بیاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت ۱۱۰۹ روضہ گیارہ سو نو مکان ولادت  
 صوبہ دارالامان ملت سال جلوس یوم شنبہ دسویں شعبان ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑھت مکان جلوس دارالحلا  
 شہنشاہ آباد اہمیت برکت سن میں وزیر اور امرا کا بیان وزیر نواب میر الامیر انجیل الدولہ اور امرا  
 دولت عہد الملک غازی الدین خان اور نظام الدولہ ابن قمر الدین خان محلات کا بیان نامعلوم ولادت کا  
 بیان شہزادہ علی کوہ اور مرزا جمعیت اور مرزا اسکو اور مرزا اطلاع اور مرزا حسنا اور خیر النساء  
 اور دولت النسیا اور کرامت النسیا حکم جاحد شاہ کو عہد الملک کوہ اور معجہ کیا عزیز الدین عالمگیر ثانی  
 کو قید سے نکال کر تخت پر بیٹھایا سو نام کے انہیں سلطنت میں کچھ دخل تھا واضح ہو کہ اسی سال

عہد میں انکے احمد شاہ درانی السید میں سوا چند سابق کبیر ہندوستان پر ارادہ سے ناخستہ تاراج کیا  
آیا اور کریوں اور سکے تباہت پور محاصرہ کر لیا خاطر خواہ غنیمت دہلی و اگر ہٹے تانبہ کے آئی اور و مرآت  
خاندان تیسویہ میں قرابت کر کے روانہ ہوا بعد ازاں احمد شاہ مذکور کے عماد الملک جو خوف سے ابدالیوں کے  
فرج آباد طرف گیا ہوا تھا لو اب احمد خان بکیش اور رہو ہاتھ اور مولکر مرہ کو ہمارا لیکر دہلی کو  
اچھلے کہ کو جو سطرش سے احمد شاہ مذکور کی مدار المہام فرمایا تباہ کر کے آجے پور مسلط ہوا  
چنانکہ اعلیٰ گوہر شہزادہ کو بیکر مقید کر کے شہزادہ رہنا اپنا نزدیک بادشاہ کے کھلی ٹھکانہ طوطہ  
کے چکانہ + ایران و تورین و دو گم بادشاہ ہونکابیان و ایران میں دہلی علیشاہ اور اسکا بیانی عہد  
۱۱۷۱ گیارہ سوا اکہتر میں شہزادہ نادر شاہ مسمی شایخ مرزا کو کہ چار دہ قلعہ ارک میں مقید تھا تمام  
خو انین جمع ہو کر ساتھ عہد و پیمان و قسم کے شہزادہ مذکور کو ارک سے لاکر تخت نشین کیا سلطان علی اعظم  
تاریخ جلوس شہزادہ کی ہی یک یا وحدت آخر میں لفظ سلطان کو دہ ایک عشرہ کم ہوتا ہی اور توران  
احمد شاہ ابدالی اس بار جو ہندوستان پر آیا دختر کو محمد شاہ کی عہد زار و اجین اپنے لاکر ساتھ لایا اور  
میں دہلی اولاد عثمانی ہندو دکن کے حکام کابیان ہند میں تو عام نہ کان بادشاہی اور دکن میں بیج  
نواح تلنگ کے فقط نواب صلابت جنگ ہوا خواہ حیان پناہ اور علیار میں راجہ سو سور حاکم خود سر  
اور حیدر علی خان نایک ملازم اور سکے گھر کا چانچہ ذکر ترقیات ملک دولت خاندان مذکور کا اگے ایگا اور ہوتا  
نبار دار کش جزیرہ رور کار اور ۱۱۶۹ گیارہ سوا اہت میں ہادی رے انوجی سندیا کفن سردار انوجی  
۱۱۷۰ ہو کر خود سر کیفیت پوشیدہ نہ رہے کہ عہد میں انکے ۱۱۷۱ گیارہ سوا ہتر میں اغوا سے  
عماد الملک مرہون ریا غلبہ کیا تاکہ ظلم و تعدی سے انکی ہند و اور مسلمان سے عاجز و نالان سقے



رنجش الدولہ کو سکرتارین محاصرہ کیا تب بڑے پیر نے امیر ہند کے جیسے اب شجاع الدولہ اور نجی الدولہ  
 محصور وغیرہ نے دھمکے لگے اور امداد اپنے احمد شاہ ابدالی کو پہر طلب کیا عمار الملک جو خبر امداد احمد شاہ کی  
 اس خبر سے کہ عالمگیر ثانی طالب دشاہ سے چلا آیا کہین تہین اور نجی الدولہ سے نفاق بنا عالمگیر ثانی کو  
 قتل کر کے محی السنہ بن کا مخمشن بن اور ملک زیب کو ملقب شاہ جہان ثانی کر کے نام کو تخت پر بٹلادیا اس  
 اثنا میں احمد شاہ درانی جو وارد ہوا عمار الملک کی سے بیگا اور بہت بدین جا چیا اور نجی الدولہ کو  
 امر اور غرہ وغیرہ ملازمین بناوہ درانی کے گئے شرف ملاقات حاصل کیا اور دستانہ سہانی احمد شاہ سے  
 مقابلہ کیا بعد جنگ عظیم دنا مارا گیا اور شکراد سکاہریت پایا اور شاہ مراجعت کی خبر شکست دنا کی دکن کو  
 آئی ہوا نام برادرزادہ بالاجی شیواکانوچ کران سندھوستان کو آیا اول دہلی کو خوب مارا پس بھجان  
 ثانی کو معزول کیا اور بجا انکے جوان تخت پر عالی گوہر کو تخت نشین کیا اور توجہ جنگ احمد شاہ کا ہوا  
 میدان اپنی بیت میں جنگ عظیم واقع ہوئی ہوا دمع ہزاروں سردار مرید کے مارا گیا لکھا ہر کسی کا تنگ  
 خون مرید کا مثل آگے اوس سرزمین پر روان ہنایہ بالو بھی گشت اتوا احمد شاہ بعد اس فتح کے  
 جوان تخت کو نایک طور پر علی گوہر کے کہہ اس وقت بنگالہ میں تھے دنا چھوڑا اور غلط درانکا  
 شجاع الدولہ کو اور امیر الامرائی مکر رنجش الدولہ کو دلو اگر کہ گیارہ سو چتر ہجری میں قندھار کو  
 مراجعت کیا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر چتر سال ایام سلطنت چتر سال سات ماہ  
 ایتنا دن استقبال اور تیار کج وفات اور مکان علت اور با قبر استقبال قتل کرنا عمار الملک نے  
 اور سال وفات زویر چتر ہجری میں آٹھ سال وفات اور مکان وفات دہلی  
 اور قبر مقبرہ ہمایون لقب بعد وفات عرش منزل شاہ عالم کا بیان نام اور کنیت اور لقب

امد نام پدر و مادر نام عالی گوهر گیسو ابوالفضل جرج دین محمد شاه عالم شاه بن غفر الدین علی میرزائی  
 بر نام رعل کنور لقب بنت محل تایخ اور کان پیدائش او جلوس سال ولادت سترخون ذیقعد  
 ۱۱۳۰ گیارہ سوئس ہجری کان پیدائش قلعہ شیخان آباد سال جلوس ۱۱۳۳ گیارہ سوئس مقام  
 پٹنہ وزیر اور امر اکابیان شجاع الدولہ وزیر اور نجیب الدولہ امیر الامرا ابو نجیب الدولہ کے صاحب  
 بیٹا اور نکاح امیر الامرا اور محمد قلی خان بخشی اول ذوالفقار الدولہ اور نجیب خان بخشی دوم کوریت  
 بخشی سوم اور ذوالصف الدولہ میرٹش اور دوسرا امیریت تھے آخر نواز شاہ نواز خانہ اسلام  
 پور محلات کا بیان تعداد نامعلوم اولاد کا بیان تیس بیٹے اور پینیس لڑکیاں اور تین سے  
 جوان اور مشہور ہیں سو سمانکے یہ ہیں میرزا جاجی تخت مرزا اکبر جہاں سلیمان سکھ مرزا معظمت  
 مرزا ایوب بخشی مرزا منعم تخت مرزا حبیبہ تخت مرزا اسکندر سکھ مرزا منعل بیٹا اکبر آبادی حکم ملو حکم  
 بیکم ایران و توران دروم کے بادشاہوں کا بیان ہے امیر امین نادری شہزادہ شہنشاہ مرزا اور مجاریات  
 امیر اسم خان برادر علی شاہ کے اوس اور توران میں اشہ ابدالی کردہ عہد میں شاہ عالم کسی بار شہزاد  
 آیا مرے جو شہزادہ پشت اور جزیرہ دست پور سے تھے خوب نعرہ داغ سے ان کے ادب نکالا اور پیر علف  
 تیغ بیدریغ کر کے معاودت فرمایا اور ۱۱۳۳ گیارہ سوئس ترین جب جمعیت فرما کابل و قندھار کا  
 پہرہ بھیم بندہ دلت خراسان کے اطراف کو لے آیا اور ۱۱۳۴ گیارہ سوئس میں قضا کی تیمور شاہ ابدالی  
 بیٹا اور سکابو اور بعد تیمور شاہ کے زمان تخت شاہ تخت شاہی پر جلوس فرمایا ۱۲۱۳ بارہ سو  
 ابتدا و ترقیات مدایج و بخت سنگ کی خدمت بجا آوری سے اسی سلطان کی پس محمود شاہ او سکواندا  
 کیا اور شجاع الملک برادر ملا تخت شاہ بھی جو کابل میں تھا ۱۲۱۶ بارہ سو سولہ میں تخت پر سے

اوتار گیا اور بحیثیت سنگ پاسبان اگر طرف برادر زمان بختے شاہ کے چلا گیا اور روم میں وہی اولاد عثمانی  
 ہندو دکن کی حکومت کا بیان ہند میں جلد بندگان بادشاہی اور نسران انگریزی اور دکن میں  
 اولاد سے نواب آصف جاہ بہادر کی صلابت جنگ اور آصف جاہ ثانی مہر نظام علی خان بہادر  
 پسر سکندر اقبال سکندر جاہ بہادر اور پونا میں پیشوا اور مالک پور میں پٹیل اور ملیار میں حیدر علی خان  
 اور پسر خاند کوڑیو صاحب اور حبیب علی علیہ السلام بارہ سو تیرا میں انیسویں ماہ ذی قعدہ ۱۲۱۹ء  
 وقت دوپہر جنگ کے فسر انگریز میں کہتے ہیں کہ ملک املاک پر شہزاد علیہ عمل سرکار کا نامہ لکھنی  
 بہادر کا ہو گیا اور حنیف میں محمد علی خان الحافظ والا جاہ نگاہ سے بادشاہ کی کیفیت  
 چونکہ بادشاہ ایام شہزادگی میں ماہیت سے ظلم غازی الدین خان کے تنگ اگرچہ حنیف شہزاد آباد  
 سے باہر ہو کر حضور سے دور تھے اور نواب محمد علی خان کو الہ آباد سے ہمراہ لیکر واسطے سفر  
 نکالے گئے ہوئے تھے اور میر صادق نام عرف میرن سے کہ وہ شیخ جعفر علی خان کا بہادر سرکار  
 نے خبر شہزاد بآپ کی سنی پس مقام ہند میں ۱۲۱۹ء گیارہ سو تیرے کے جلوس فرمایا اور لقب اپنا  
 شاہ عالم کیا بعد جلوس بھی مدت تک مخالفوں اور محاندوں سے جنگ کرتے رہے آخر کار جب  
 میرن پر پھیلی پڑی اور وہ مو ا بکے اوسکے قاسم علی خان مسند پر تیار ہو سکے اسنے ملازمت  
 بادشاہ کی اختیار کی اور واسطے مصارف بادشاہ کے چوبیس لاکھ روپی سالانہ صورتہ نکالے  
 روانہ خدمت کرنا پڑا اس اثنا میں شجاع الدولہ نے بھی بعد جانے احمد شاہ درانی کے بادشاہ کو  
 شہزاد آباد سے الہ آباد کو لے آیا اور پکا ملازمت کا میدان جان پر اپنے باندہ بادشاہ اکثر  
 دھوکے دے پڑے پھر تھوڑے عرصے میں آٹھ آخر قیام مقام دہلی میں رہا و آخر ہو کہ بعد میں شاہ عالم کے

بہت ارادت زوال سلطنت کے وقوع میں آئے جیسا کہ شکست تمام علمائے فوج انگریزی سے اور  
 فرار ہونا شجاع الدولہ کا لشکر انگریزی کے جنگ کسیر میں اور صلح کرنا شاہ عالم کا فتنہ انگریزوں  
 ۱۱۷۷ گیارہ سو اسی ہجرت میں اور پھر لڑنا شجاع الدولہ کا اتفاق ملبار اور پوکر اور فوج  
 انگریزی سے مقام کورہ جیٹا آباد پر اور آخر کار شکست پانا اور تحریر ہونی سندھ وانی بنگالہ کی نام  
 کمپنی ہا کے طرف سے بادشاہ اور پھر پانا آٹا لیس لاک رو پکا واسطے اخراج بادشاہ کے اور  
 تھراو اور صوبہ اودہ وغیرہ کا نام سے شجاع الدولہ کے چنانچہ سب عہد نامے ۱۱۷۹ گیارہ  
 سو اسی ہجرت میں وقوع پذیر ہوئے ۱۱۸۰ گیارہ سو چھیالیس ہجرت میں شاہ عالم اکبر آباد شاہ  
 آباد کو آئے اور ۱۱۸۱ گیارہ سو چھیالیس سے ۱۱۸۲ بارہ سو دو تک عجب عجیب سوانح اور حادثات  
 جیسا کہ غلبہ مرہون کا دو آہ ملک پرافا غنوں کے اور طبع نواب نجف خان اور پنا ادبیا خاں کا  
 اور جنگ شجاع الدولہ کی حافظ رحمت خان ۱۱۸۰ گیارہ سو اسی ہجرت میں اور واقعہ شجاع  
 کا سندھ کو دین اور جنگ کرنا نواب نجف خان کا جات سے ۱۱۸۱ گیارہ سو دین اور جات  
 نجف خان کی ۱۱۹۶ گیارہ سو چھیانوہ میں اور پھر عہد امیر الہامی کا نام نواب فرید خان کے  
 بعد اسکے مرزا شجاع کو اور پھر ہونا مرزا شجاع کا اور پھر مقرر ہونا فرید خان کا عہدہ پر اپنے  
 اور سلطان ہونا دہو جی سندھ کا مہاراجہ سلطان برادر ظلم اور طغیانی غلام قادر پیر خاں کی  
 اور راند کرنا شاہ عالم کا ۱۱۹۷ بارہ سو چھیانوہ میں دوسرے جو رجھا کہ بعد اسکے سلطنت میں سوانح  
 مرہون بعد خیر لیک جٹا ۱۱۹۸ بارہ سو اسی ہجرت میں قلعہ اگرہ کا جو نزدیک سندھ کے ہاتھ گیا  
 اور شاہ عالم بادشاہ اند ہے پھر نہیں سال تحت نشین رہے و وفات پانے مدت عمر اور ایام سلطنت

مدت عمر کیا نوے برس نام سلطنت ایشیا لیسال انتقال اہل سی تاریخ حلت ۱۲۲۱ اکبر  
 کان حلت دہلی دفن بقبر ہمایون اور لقب بعد وفات دوس فرنگ اکبر شاہ ثانی کا بیابہ نام ابی  
 کنیت اور لقب در رسم والدین نام معین الدین کنیت ابو النصر لقب محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی بن شاہ  
 عالم اسم مادر نواب سید یکم مخاطب مبارک محل تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت شان  
 ساتویں مضاف ۱۱۳۷ گیارہ سو تہتر محل ولادت دیوان کن پور سال جلوس ساتویں مضاف ۱۲۲۱ بارہ  
 اکبر کن جلوس قلعہ شاہجہاں آباد دروازہ اکابر کا بیان نواب نور شاہ اور دیر الدولہ اور خواجہ  
 اور احمد چیمند را اور کن الدین خان اور راجہ سوہن لعل یہ بعد ایک دو سو کے تختاری کرتے رہے  
 امرا بادشاہی مثل مرزا محمود خان بخشی اور مرزا اشرف بیگ کیتا وغیرہ اور نصیر اکبر حملات کا  
 بیان ما معلوم البتہ کثرت سے ہو گئے اولاد کا بیان پسر مرزا ابو ظفر و بیعت مرزا المہدی مرزا  
 حنا شاہ مرزا اجا خواجہ مرزا اجا گیکہ مرزا سلیم مرزا بابا مرزا اکیفاد مرزا ایکاد مرزا اشع  
 و حوران حوی یکم حال النسا یکم و عیہ ۴ ایر و توران و روم کے بادشاہوں کا بیان ۴ ابراہیم بن معلوم  
 اول غلہ حارہ پھر فتح علی شاہ قوم قچو نے بنی امیہ کہ اولیاد لہ نادشاہ کا ہناکس نہیں جوں  
 اور کون برس محمد شاہ ابن فتح علی شاہ قائم مقام پدر ہو ان بادشاہ سلطان و سکس قرابت کی  
 اور توران میں چونکہ شجاع الملک الی قابل تخت پر سے اوتا گیا تھا حکومت محمد خان کی موت  
 بکری اور روم میں اولاد عثمانی ہندو دکن کے حکام کا بیان صوبہ اودہ میں حکومت اولاد نواب  
 کہ و عید میں بادشاہ ہذا کے خود بادشاہ اودہ ہو گئے اور امور میں نجات سکے مرقی اور چ دکن کے  
 دارا شہر تاج پور میں اول نواب مستطاب سکندر طالع سکندر جاہ بادشاہ مرزا نواب فلک جہا

سلال رکاب صردالدولہ بادشاہ اورنگزیب کو روپوں لایا جس سے پورے ہندوستان میں اورنگزیب کی خبر پھیلی اور سب  
 برد و قوم کا لبہ سے فخر انگریزی کی بارہ سنی تیس میں پرواہ ملک طبعی مالک محروسہ کار نامہ  
 کہنی بادشاہ کو کیفیت سوا اندر و قلعہ مبارک حکومت بادشاہ کی کسو جا پر نہتی اسی سلطنت  
 نسبت کر ایک جا ہو گئی تھی کہ لاک ویدر کس کہنی انگریز بادشاہ سے شکست منور رہا اور آمدنی ایک برگہ  
 قاسم کی اور دس چھ دیشا و باغات و املاک جو تیرہ بین بادشاہ کی تھے اس ماحش پر اوقات شریف  
 اپنے ساتھ امر اور سلطان کے سر پہ لے جاتے تھے مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر اسی سال ایام  
 سلطنت قریب تیس سال بسا انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مقام مدفون  
 سب انتقال اجل طبعی تھا و قار و رجعتا میون جمادی الثانی ۱۲۳۲ بارہ ستر میں کا رحلت  
 قبر درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کی لقب بعد و قار و رجعتا میون جمادی الثانی ۱۲۳۲ بارہ ستر میں کا رحلت  
 خود بیت کریم النفس طلم المزاج سلیم الطبع جیم الحاصل بایستہ سخاوت زائد عابد تہ اجورت  
 شاد نہ سیرت خسروانہ رکبتے تھے و بادشاہ ثانی کا بیان نام اسی اور کنیت اور نام  
 و پدر نام سراج الدین کینت ابو المظفر شہاب الدین طغرایی مادہ تاریخ میلاد بھی ہی لقب محمد شاہ  
 بادشاہ ثانی نام بہ محمد اکبر بادشاہ ثانی نام محل باقی تاریخ او مکان ولادت و جلوس تاریخ ولادت  
 اسیا میون شہان ۱۱۹۹ گیارہ تو ماہ سمر و شہنہ مکان ولادت قلعہ شہان چچا آباد تاریخ جلوس  
 جمادی الثانی ۱۲۳۲ بارہ ستر میں مادہ تاریخ جلوس چراغ دہلی کا جلوس قلعہ شہان چچا آباد امر اور درگاہ  
 محل یک محل مجید الدولہ بعد میر حامد علیا اور بعد ان کے مرزا شاہ رخ متوفی یہ کوک ملالہام کارخانہ  
 بادشاہی رہے بعد وفات شاہ رخ مرزا کے دو سہ چنڈ آدمی مختار ہوئے اور وقت غدر

محسن علی خان خواجہ سرکام بخاری کا کرتے رہے اور ام الدہ حکیم حسن خان مرزا جین شاہ کے بہت دخل و  
 تقرب کرتے تھے باقی احوال کا پر دار ان وعدہ کا کہ جس خاندان سلطنت کا ہو افغانہ میں ظاہر ہو گا حکایت  
 حرات اپنے منہ مضبوط نہیں کیا یہی دلیل کثرت کی ہے کہ کجولت کو پونچھے اور تمام ایک  
 بیٹھے رہے بہترے ہونگے مگر ایک نیت محل نو سے من آئے ہیں کہ وہ بعد چند حکام بیان ہو گا قید  
 میں ساتھ تین اخبار میں ہے اب بخت ہیں اولاد کا بیان اولاد بھی بیٹے پوتے بہت  
 دو تو دیلی پوتے کے ایک بعد دوسرے کے سو کچھ غدر میں مار گئے کچھ زکون کو ہرا آئے کچھ دیلی میں رہے  
 بعد برائیں اخبار میں لکھا ہے کہ جو ان بخت نام ایک کو حکم کا پانی جاگو ہو اسی وردہ انگریزی  
 پڑھ کر قابل ہو ہیں اور خیر شاہ جو باغی مشہور ہیں کہتے ہیں یہ پوتہ ہی بادشاہ کا کبیر اخبار میں آیا  
 لکھا دیکھا ہے کہ شاہ بخارا نے کچھ وظیفہ مقرر کر کے رکھا ہے کہ ہوا کہ شاہ ایران پاس ہی اور کبیر  
 کہ عوب بن اٹھالی کو علم دین تعلیم کر رہی و آئندہ علم و ایران دور اور دم کے بادشاہوں کا بیان  
 ایران میں محمد شاہ پیر نصیر الدین شاہ می اور پای تخت ایران کا تہرہ ہی اور تورانیں دو محمد خان اور  
 میں عبد المجید عثمانی عبد بن اس سلطان کے شکر روس کا قلعہ سپت بول پر آیا اور تک جلال  
 قتال را انگریز صاحب لوگ اور فرانس کے افروغ نے سلطان کی استغاثت کی آخر کا قلعہ قبضہ میں  
 کے را اور شکر روس کا صلح کر کے وہیں چلا گیا وہندو کن کی حکومت کا بیان تمام بندہ میں اول  
 غدر حکومت کہنی یاد رکھی تھی کہ اسی عصر میں لکھنوی بھی آئے بارہ سو اکبر یا بہر میں امجد علی شاہ  
 دہلی شاہ بن نصیر الدین کے بیٹے ہو بادشاہ کے طرف نعرہ سرد اور دم توجہ ملک داری اور  
 یہو کی حکام انگریزی نے قبضہ کر لیا اور بعد غدر کے تحت فرمان عیوق اتان ملک معظم سلطان

انگلند کے آیا اور شیر و لاہور و ملتان میں اول حکومت بحیثیت سنگھ کی اور کئی اولاد دار کا کی رہی پھر  
 فرس کٹر کپنی بہادر نے بعد جنگ ملک انخاست لیا مگر سنوز کشمیر چھوڑ دیا ہی اور جانب دکن دا  
 الریت حیدر آباد میں اول غفران نزل نواب ستار الدولہ بہادر من بعد نواب فلک جہا  
 کو الہ شہ انجم خدم آصفیاء نظام الملک نجم سیر تہنیت علیخان بہادر ادا م اللہ ملکہ و عظمیٰ دلہ  
 کیفیت واضح ہو کہ سوک اندرون قلعہ کے کہیں حکومت جتا کی تھی اور کس جاتصرف نہ کہتے تھے بدستور  
 بدربزرگوار حضرت عرش آرا نگاہ اوسی ایک لاک پڑوا ہوا اور آدمی چند دہشتا و مٹاک وغیرہ پر  
 ساتھ سلاطین و امرا قدیم و متعلقان و ملازمان ہی اوقات بسر فرماتے تھے ان بادشاہ کو اگر ص  
 ساتھ اوصاف اخلاق کریمی و فیض بخشش اشراف و شوکت و سیرت و صورت اور شہمت و کثرت  
 اور تکیہ و عنایت میں قبلہ گاہ محمد اکبر شاہ ثانی سے کچھ نہایت تھی مگر علم موسیقی اور فن شاعری میں  
 عالی رکھتے تھے اس پر انہ سالیہیں بندوں کا شانہ و خراج کا جانتے تھے شعرا چاہتے تھے آخر کار جب  
 ۱۲۷۳ء بارہوی تہتر ہجری میں تمام سپاہ انگریزی کی کل اضلاع ہند میں بغاوت اپنی کار سے اختیار کی  
 بسبب غریب بدعاشوں اور کوتاہ اندیشوں کے شیک حال آئے جو چھانچے مفضل حال اوکا  
 نامہ مخارانہ و اندھا خاتمہ کتاب میں لکھا اور طرف سے سرکار انگریزی کے جابر ارد قہمی <sup>مغیرہ</sup> <sup>سالیہ</sup>  
 کی عمل میں آئی گرفتار ہو کر رکھوں کو گئے عمر تھے وہیں چند روز کے بعد وفا کی مدت عمر انیسوے سال  
 ایام سلطنت اپنے بدرو الاقدار و لیعبد کیا تھا و خیل حکومت سابق سے تھے ہکام جلوسے ایام  
 بر فارت نکستیس برس اور قید کے چار سال استیصال اور تیامخ و فقا اور مکان رحلت اور جا  
 قبر سبب انتقال مرض جسمانی اور کوفت جاودانی سال وفات ۱۲۷۸ء بارہ سوا ہتر مکان



وفات رکون مقام دفن دی رکون انبہ نگار تین سالانہ تاجداران ملک انگلستان کے اسما اور

اسما و سادہ کے جواب مذکور بحال ہیں اور حیدر آباد کے صوبے جو سابق میں گندے بیان کر کے

طرف احوال کے بحال انوار عالم کے رجوع کرتا ہے: پہلا سال تاجداران ملک انگلستان کے

اسما ایک مرتبہ سال جلوس ۱۸۲۸ء آئہ سوائٹھائیس عیسوی مدت حکومت دس سال ایٹھل اوٹھ

سال جلوس آئہ سو ستیسی مدت حکومت تیس سال ایٹھل بالہ سال جلوس آئہ سو ستیسی مدت

حکومت تیس سال ایٹھل مرتبہ سال جلوس آئہ سو ساٹھ مدت حکومت چھ سال ایٹھل رڈ

اول سال جلوس آئہ سو چھ مدت حکومت چھ سال الفرد اکبر سال جلوس آئہ سو تیر مدت حکومت

چھ سال ایڈوڈ سال جلوس آئہ سو اٹھ مدت حکومت چھ سال ایٹھل سین سال جلوس

نوسو ستیسی مدت حکومت پندرہ سال ایڈمنڈ اول سال جلوس نوسو اٹھ تیس مدت حکومت چھ

سال ایڈریڈ سال جلوس نوسو چھ تیس مدت حکومت دس سال ایڈوڈین سال جلوس نوسو پچیس

مدت حکومت چار سال ایڈگر سال جلوس نوسو اٹھ مدت حکومت سولہ سال ایڈوڈ دوم

جلوس نوسو پچتیر مدت حکومت تیس سال ایٹھل دوم سال جلوس نوسو اٹھ مدت حکومت تیس

سال ایڈمنڈ دوم سال جلوس ایکڑار پندرہ مدت حکومت ایک سال سو بن سال جلوس

ایکڑار سولہ مدت حکومت چھ ماہ کنوٹ اول سال جلوس ایکڑار ستیر مدت حکومت نو سال اول

سال جلوس ایکڑار چھ مدت حکومت چار سال کنوٹ دوم سال جلوس ایکڑار تیس مدت حکومت

دو سال ایڈوڈ سوم سال جلوس ایکڑار تیس مدت حکومت چھ سال ہرلہ دوم سال جلوس

ایکڑار چھ مدت حکومت ایک سال ولیم اول خاندان مارسن سال جلوس ایکڑار ستاویں مدت

حکومت تیس سال و نیم روغن دوم سال جلوس ایکڑ از شیبای مدت حکومت تیر سال نیری اول  
 سال جلوس گیاره سو مدت حکومت پینیس سال اشته فن سال جلوس گیاره سو پینیس مدت حکومت  
 انیس سال نیری دوم سال جلوس گیاره سو پینیس مدت حکومت چوین سال جدا اول سال جلوس گیاره سو  
 نویسی مدت حکومت دس سال جان سال جلوس گیاره سو نو یا نو مدت حکومت ستر سال نیری سوم  
 سال جلوس یاره سو سول مدت حکومت چوین سال اید و د اول سال جلوس یاره سو تیر مدت حکومت  
 پینیس سال اید و د دوم سال جلوس تیر اسو مدت حکومت انیس سال اید و د سوم سال جلوس  
 تیر سو چوین مدت حکومت پچاس سال رجد دوم سال جلوس تیر اسو ستر مدت حکومت انیس سال  
 نیری چهارم سال جلوس تیر اسو نو یا نو مدت حکومت تیر سال نیری پنجم سال جلوس چوده سو تیر  
 مدت حکومت دس سال نیری ششم سال جلوس چوده سو پینیس مدت حکومت اثنیس سال اید و د چهارم سال  
 جلوس چوده سو اکت مدت حکومت پینیس سال اید و د پنجم سال جلوس چوده سو تیر یکای مدت حکومت  
 رجد سوم سال جلوس چوده سو چوین مدت حکومت یک سال نیری ششم سال جلوس چوده سو چوین  
 مدت حکومت تیس سال نیری پنجم سال جلوس پندره سو نو مدت حکومت سین سال اید و د  
 ششم سال جلوس پندره سو چوین مدت حکومت ستر سال ملکه میری یعنی مریم سال جلوس پندره  
 سو تیر مدت حکومت پانچ سال ملکه اینریت سال جلوس پندره سو ایدون مدت حکومت  
 چوین سال جیس اول سال جلوس پندره سو یا نو مدت حکومت تیر سال چارلس اول  
 سال جلوس سولا سو پانچ مدت حکومت چوین سال چارلس دوم جلوس سولا سو چوین مدت حکومت  
 چوین سال جیس دوم سال جلوس سولا سو چوین مدت حکومت چارلس ملکه

میری تالی سال جلوس سولا سوا بیسی مدت حکومت تیرا سال ولیم سوم سال جلوس سولا سوا کیلانی  
 مدت حکومت تیرا سال ملکہ این سال جلوس ستر اسود مدت حکومت بارہ سال جارج اول  
 سال جلوس ستر اسود مدت حکومت بارہ سال جارج دوم سال جلوس ستر سوسٹائیس  
 مدت حکومت تیرا سال جارج سوم سال جلوس ستر اسوسات مدت حکومت انست سال جارج چہارم  
 سال جلوس اتھارہ سو بیس مدت حکومت دس سال ولیم چہارم سال جلوس اتھارہ سو بیس  
 مدت حکومت سات سال تیرہ ماہ ملکہ وکٹوریہ سلطانیہ زمان عیوی شان خورشید کلاہ تیرا  
 جاہ سال جلوس اتھارہ سوا بیس مدت حکومت باعدل و دادا مال یہ بھی واضح ہو کہ بیانات  
 نام عیسوی قوم رعایا سے ملکہ فرانس کے تیرا اولوالعزم شاہ ہوا بی لکھا ہے کہ اگر ہر کو سکندر  
 کہیں تو بجائی شدہ ستر اسو ستر عیسویں پیدا ہوا تھا خرد سالین علم ریاضی پر آ اور بعد  
 گولہ انداز کا حاصل کیا اور یہ ہے اس کے بڑی بڑی لڑائیوں میں فتح مند ہوا اکثر بادشاہوں سے  
 اپنی قوم کے باج و خراج لینا حتی کہ مصر بھی سہ کیا آخر وقت ۱۸۱۵ء اشارہ سو پندرہ ہزار  
 انگریزوں سے شکست کھانے لگا کر باگداد اور اسارہ کر قاریا چننے جیٹا رہا پس ۱۸۳۱ء اشارہ سو بیس  
 جہان فانی کو جو دے اپنے خالی کیا و سوا اسلال رسا ہند کے ہماہ جواب کال میں بظہر الا  
 و کشف الاخبار سے بوجہ ۱۲۸۶ء سوبیسی بحری کایک وار راجہ مسور راجہ نیپال ہمارا  
 ہمارا راجہ سندہ نواب بیگم ہریال بائی صاحبہ اندور ہمارا راجہ جو خان قلات نواب ناظم مرشد آباد  
 ہمارا راجہ مسور ہمارا راجہ پور مارو وار راجہ بہت پور چیمبر میں سکے رو جات راجہ  
 راجہ اندکور ہمارا راجہ وار داد پور نواب ہمارا راجہ بیٹا ہمارا راجہ کلاوڑ و کچیریں کلانی تیریں



کا منہ جس کے طرف سے بہادر شاہ کے لکھنؤ گیارہ سو اسی ہجرت یوسف خان و ذریعہ بانی کو ملی  
 اور جب بیگ خان بھی ہوئے لکھنؤ گیارہ سو اسی ہجرت عمار الملک مبارز خان عہد میں فتح سیر کے  
 صوبہ دار ہوئے عہد میں مبارز خان کے حضرت نظام الملک آصف جاہ بہادر نے دکن میں نزول اجلال  
 فرمایا لکھنؤ گیارہ سو اسی ہجرت میں سرکٹری کے قریب جنگ ہوئی مبارز خان کشتہ ہوئے اور  
 نواب کامیاب اسمید مبارز خان حاجی غیاث اللہ خان بہادر بن قاضی موسیٰ شہید ابن سید علی  
 سیدانی خراسانی عقد ازدواج مبارز خان بہادر کا سماء حاجی یکم ضیہ ذکر کیا خان بہادر صوبہ لاہور کے  
 ہوا ابتدا و رہ بوجہ تحریر شجرہ حقیقہ ہنوی بہادر مقرر کئے مسمی بری صاحبہ ہمیشہ بہادر مقرر کی  
 یہی خان موصوف سے منسوب ہے مبارز خان بہادر کو جلد پانچ لکھ خواجہ محمود خان خٹاوند خان خواجہ  
 محمود خواجہ احمد خان خواجہ احمد خان محمود خان اور حامد خان کا احوال معلوم محمود خان اور احمد  
 یہ ہر دو بقول اور احمد خان ساتھ حملات قلعہ میں گولکنڈہ کئے تھے چوتھا چاند خان حضور ریز  
 ذوالحجہ رہا درکن خدا اللہ ملکہ کی بیان میں آباد کرام و اجداد دوزی الاحرام نواب آصف جاہ  
 غفر اللہ لہ کا بیان و یہاں کے تاحضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جناب اولاد ان  
 عالمی حکماء کے بن مع احوال جہادری اور اسم والدہ ماجدہ زینب نواب آصف جاہ و خدا اللہ  
 واضح ہو کہ نواب آصف جاہ بہادر فرزند میر شہاب الدین المحاط غازی الدین نجیب آباد کے ہیں اور فرزند  
 نواب بہمن خان غازی علی گنجی نجیب آباد بن خواجہ سیر علی عرف عالم شیخ کے احوال ان پر برگزوار کا  
 اختتام سلسلہ ہر کے مذکور ہو گا بن عزیز بن عالم بن میر محمد عالم شیخ صدیقی علوی کی بن شیخ محمد  
 مومن بن حضرت محمد ویش بن شیخ جاوید ثانی بن شیخ فتح اللہ ثانی بن شیخ جاوید الملک مستر

بن شیخ نجیب الدین بن شیخ فتح اللہ بن شیخ تاج الدین بن شیخ علاء الدین بن شیخ قطب الاعظم الدین  
 ابی محمد حفص بن شیخ شمس الدین سہروردی قدس سرہ ابن شیخ محمد بغدادی بن محمد سہا والدین بغدادی  
 بن عبد اللہ بغدادی بن عبد الرزاق بغدادی بن عبد اللہ صوفی بن محمد کشکی قاسم علی رومی بن بصر الدین  
 بصری بن محمد قاسم کشکی بن عبد اللہ بصری بن عبد الرحمن مکی بن ابو القاسم مکی بن ابو محمد مکی بن محمد بن امیر  
 بادشاہ  
 حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہما عالم شیخ کا بیان عالم شیخ رحمۃ اللہ اکابر سمرقند تھے انہیں  
 عصر عالم العلماء خطاب دیا تھا جب تصانیف عمدہ بنیں معلوم کہ مدام الحیات ہیں کہ یہ سیاحت فرما  
 دیار بندہ کے بھی ہو تھے مقام دفن مجهول انکو دو فرزند تھے کلان خواجہ سہا والدین اور خرد خواجہ سہا  
 وہ تو کافی سمرقند ہو اور یہ وار بندہ مگر پوتے خواجہ سہا والدین خان کے والدین خان سہا وار بندہ کو اگر  
 وزیر اعظم ہو ہیں خواجہ عابد خان سہا در کا بیان خواجہ عابد خان علیہ الرحمہ آخر عمر میں شاہجہان  
 بند ہو کر اول منصب چارہدی کا یا یا مستعین شاہ زادہ اور گنبد ہو کر دکن کو آئے جو مرہٹہ شہزادہ  
 موصوفت واسطے اصلاح ہندوستان کے باغ فرمان باربر پانپور پر اخذ سے دوسری اور خطاب خانی سے  
 کام کیا کیسے پس قلعہ خانی خانی طے فرمایا پس دیالپور پر حمل و اضافہ سے ہزار بی منصوبہ و ریا سواریا اور  
 جیسنگہ اور قاسم خان کے لئے ایک ہزار ایکتر چوبیس خدمت کے عداوت کل کی شرف اندوز ہوئے من بعد  
 ایک ہزار تترین اصل و اضافہ سے تین ہزار پانصدی منصب ہزار سو اسے مہاشی ہر ایک ہزار سترین  
 ایک ہزار بی منصوبہ دار سے اجیر کی مع اضافہ اور تین سو سو اور غنائت خلعت اور بیکر قیل کے  
 اعتبار عظیم حاصل کیا اور بعد اچار سال گذرے تھے کہ صوبہ داری ملتان کی بیگمہ والا سے بائی پس ۱۰۸۵  
 ایک ہزار چھاسی میں بے تغیر ہوئے کام صوبہ داری کا ملتان سے واپس آئے اور اسی سال میں ساتھ صوبہ اعا

سعادت آل سے رخصت حج کی باکر میر طاج ہو اور شہنشاہ ایک ہزار نو دین غایا نہ خطاب قلیچ خان کا  
 پایا اور اسی سال میں مرتبہ ثانی خلعت سے سہر عمرت صدارت کی سولہویں جادی الاول کو  
 مقصدہ اور اصل و اصل سے چھوڑی چار ہزار سوار کے ذخیرہ افتخار کا جمع کیا متصل کے ایک ہزار بیانو کین  
 عطا خلعت عطا اوپٹ و قارہ سے نقارہ دولت کا بلند آوازہ کیا اور طرفہ دکن کا مامور ایک ہزار چھیالیس  
 ہزار چوبیس ہزار تھوڑی تھوڑی طرف آباد کی اور مع ایک ماہہ فیصل خاصہ بلند و بلند پایہ ہو  
 آج کا ایک ہزار سیستاقوی جماعہ میں تلوہ کو لکندہ کے گولہ زبور کا شہر دست مبارک دست کے  
 اگر گناہ گار نہ ہو مستقل ذی شجاعت تھے گہوڑے کے سوار داخل خیمہ ہو جعدہ الملک طرف سے  
 بادشاہ عبادت کو آئے اور وقت جراح لوگ ٹکڑے ہڈیوں کے شانہ سے اُن کا نہ دست قدرت کے  
 نکالتے تھے اور وہ بے چین جہین سر گرم سخن تھے اور دوسرے ماہیہ سے بہرہ پیتے جاتے بعد میں دکن  
 انتقال کیا اور حکم شامی میں وہیں متصل تلوہ نہ کر کے مدفون ہو واضح ہو کہ وہ برگزیدہ افغان سارے  
 شہر کا کہ حیرت آور ہے بہت سلوک کرتے تھے میر شہاب الدین المخاطب الدین شاہ بادر فرزند  
 ارشد خواجہ علیہ المخاطب قلیچ خان بادر کا بیٹا میر شہاب الدین بادر فرزند ارشد قلیچ خان  
 بادر و موم باہوین سال جوں عالمگیری کے ۹۷۹ء ایک ہزار نویسی چوبیس ہزار سے ولہ دہندہ ہو کر  
 اول صدی منصب شہر سوار اعتبار پائے اور ملازمت کے ایک سہر خفہ مینا کار گلون کی خدمت  
 میں شاہ کی گذرانی نقل ہو کہ ایک دن سچا علیخان والی توران سیر کو باغ کے مغلانہ میر شہاب الدینخان  
 نے وسیلہ خواجہ یعقوب جو بیاری کے رخصت بندہ وستان کی چابی خان موصوفہ فاتحہ پڑھا اور  
 زبان ناسی ایسا کہا کہ تو بد ہستان مروی سخن عہد خواہی چنانچہ بوجہ قول مذکور کے

یادری طالع سے اس مرتبہ کو پہنچے کہ ہم شہید سلاطین پنج و بخارا کے ہو اور شہید ایک ہزار نو دین  
 بربستہ ہو چکے خبر عرضی جنعلینجا ہا در عالمگیر شاہی کی کہ وہ واسطے کو شمالی رانا داود کے پور کے  
 مامور ہو تھے اور کیفیت اس کی کچھ نہ آتی تھی اور منظور باد کو یہ تھا کہ دو دین میں احوال و ناخاکا معلوم ہوا کہ  
 آدھی رات کو کہ اس وقت میر شہاب الدین خان جو کی خانہ میں حاضر تھے بادشاہ نے یاد کر کے اس طرف  
 جاتے کو کہا اُون یگانہ زمانہ نے اُسی وقت یگانہ ملک میں باوجود نہ معلوم چوراہے کے  
 بے ریت و خوف میں قلعہ طریق کے بیادار اندر ارادہ فرمایا بعد مراجعت کے اُسی وقت بادشاہ  
 اور غایت ہر چند کہ بخشی حاضر نہ واسطے سے مراد خان سر جو کی خواصوں کے دوصد ہی اضافہ  
 اور خطایانی اور غایت فیل اور ترکش کمان سے ہمتوان کا محسوس کیا من بعد واسطے سرزنش  
 راہبروں کے بادشاہ نے مامور فرمایا و گمراہ شاہزادہ محمد اکبر سے ملے ہوئے شہزادہ نے  
 میر خان کو بھجوا کر ساتھ بہت سے دے اور غایتوں کے رفاقت کی درخواست کی خان عقبہ سے  
 نشان قبولی لکھا حاضر حضور ہو کر مرداران آفرین کے ہوئے اور ساتھ داروغگی عرض مکر  
 کے مباحی و چیمبوسین سال جلوس کے غائبانہ داروغگی گرز برداروں کی ہوسنی ستائیسویں سال  
 غارہ سے خطا غازی الدین خان کے چہرہ شبامت کا آراستہ کیا اٹھائیسویں سال بسبب  
 فتح قلعہ راہیری کے جو مسکن سنبھکا ہوا اور قتل کرنے اکثر اشقیاء کے خطایہ فیروز جنگ سے  
 بقتارہ عمدہ نیکنامی کا بلند آوازہ کیا اسکے بعد شہزادہ محمد اعظم شاہ جو دکن پر غلبہ رسائی کے  
 غنائین کی ہیں نے رائے دین خان میں مفصل بیان کیا کہ شاہزادہ قدر شناس نے فتح کو بجا پوری  
 کہ سہ سکنہ گرفت تاریخ اس کی ہی نام سے انج نامزد کیا اور یہ حقہ دست خاص واقعہ کار کو لکھا



کہ داخل قلعہ کرین کہ بہت سیاری فرزند پلے روز بگ غازی الدیخان ہمارے فرزند جنگ مفتوح شد اور  
 ایک خدمتہ اور تردد کے طوطہ گو لکندہ پر منصب الکاتب ہمارے ستار سوک پایہ اعتبار کا پایا  
 پینس سوین سال جلوس کے بنائی انکھوں کی فضا در دگارس جاتی رہی بعد کے بھی ترقی مدارج کی  
 رہی اور جو کشتی بدستور بحال یہ بلندی طالع کی سی اور اعتبار آگے اب اجاڑ ہمہ بعضہ فزون کا  
 جو عالمگیر بادشاہ نے خط خاص سے حالت بیمار میں لکھا ہے کہ جاتا ہے تیرے خوف ناما لکیر بادشاہ  
 اسمی خان فیروز جنگ غازی الدیخان ہمارے خاں فیروز جنگ بیک رنگ میں جاتا ہے کہ واسطے عیاد  
 اوس دو لخواہ کے خود ارادہ کروں لیکن کس منہ اور کس نظر سے دیکھوں اس واسطے سیاد خان کو  
 نیا بنایا ہے جو کہ تا انکھوں سے دیکھیں اور مافی الضمیر اطباء کریں اور نرس مہوہ جو کہ ہم پہنچا  
 ہی انکو رہیں لیکن اطباء یونانی واسطے اس عدہ مخلص مزاجہ کے مضر کہتے ہیں اس واسطے ہم نے  
 بھی اپنے پر ناگواری انشاء اللہ تعالیٰ بعد صحت کامل اور شفا عاجل کی کجا کیا ہے الخ الحمد للہ  
 منزل حبوبہ دار گجرات کے ہو کر اودر ہر دانہ ہو چکے سال جلوس احمد آباد گجرات میں رحلت کی رفتار  
 وہیں شہر کے باہر متصل اجیری دروازہ کے مقبرہ میں جو مدبر کر مشہور مدفن کیا جدہ مادری  
 نواب کا بنیان اور جدہ مادری غفر اسلاف آصفیاء بیاد کے شیخ سعد اللہ لاہوری ہیں اولاد سنی نسلی  
 بارہ سوین سال جلوس کے جب حقیقت فضائل اور کمالات اور رستی نیت اور رستی ماد دینا اور سائی بنم و  
 فرست کی عرض شاہجہاں بادشاہ ہوی حکم ہزار کا صد در پایا واسطے مہوہی خاصہ الصد کے  
 ناصیہ اقبال کا ساتھ شرف ملازمت روشن کیا خاطر میں بادشاہ جو ہر آگاہ کے اہل مرتبہ نقش  
 درت بیٹھا مسلک میں بندگوں کے مسلک کیا اور ساتھ عنایت خلعت خاصہ اور خدمت عرض مکر کے

کہ اس وقت معتمدون کو جو تہ تیہ پایہ اعتبار کا بلند پایہ گیا اور کمال کے عرصہ میں سائبہ منصب پر اکبر اکرم  
 اور خطاب غانی کے اور محد دار و عی غلمانہ کے کہ سوا فدیہ ان رسوخ الاعتقاد کے ہوتی تہ تیہ ہم عصر  
 کا محسوس کیا اور پندرہویں سال خدمت خانہ مانی کی اور اضافہ ہزاری سے سر بلند ہوئے  
 اور اٹھارہویں سال سائبہ ملکہ مرتبہ وزارت اور کل مناصب چار ہزار کا تین ہزار سوار سائبہ  
 غایت خلوص خاص مع قلمدان مرصع کار کا میاں رانیسویں سال شش ہزاری منصب ہوا  
 بیسویں سال حکم ہوا کہ باہلی کو جا کر تین ہفت پچھ مہمان معصیہ پنج گویں اور سائبہ سر خاتم اعظم  
 لشکر کے مشور ہو کہ نواسے غلغہ میں عذر کریں اور بیسویں سال واسطے تہنیت اور ہریم خودہ پنج ویشٹ کے  
 مامور ہو چوبیسویں سال حادی الثانی میں ہر اہ شہزادہ اور نگرب واسطے التمجید مار کر روانہ ہو کر  
 اور ایک ہزار سائبہ میں کو قریب چار ہفتے کے عارضہ سے تہ پنج کد بیار رہے مگر دربار آتہ جاتہ رہے اور  
 استقلال اظہار مرض کیا حتی کہ حبس حبس میں ہو با و شاہ نے سر حکیم کو حکم علاج کا فرمایا  
 آپ بھی واسطے عیادت کے شدت مرض میں تشریف لائے اور موجود ہوئی تہی علاج کا کر ہوا اس کا فی  
 دانائی اور استقلال انکی رعایت سے عالمگیر بادشاہ کے ظاہر یہی اسم و اندہ ماجدہ تو احمد و وزیر  
 صاحب جمیع شہنشاہان ببادر مروج شجرہ اصغر بن لکھا ہی محمد سداۃ خاں بادر وزیر اعظم  
 چا بادشاہ کو تین فرزند تھے پسر اول محمد خزانہ خان ببادر دوم محمد توسل خاں بادر نکد خدا یکد خسر  
 وزیر الشایکم صاحبہ موصوفہ غازی الدیخان ببادر فیروز جنگ اللہ نواب اصغرا ببادر نائبہ  
 سلسلہ مریدی و خلا اس خاندان عالی مدد کا زیر بنم کرنا ہے بعد اسکے احوال سے نواب کے ابتدا  
 کر گجانات اللہ تعالیٰ در التوفیق شجرہ سلسلہ مریدی و خلافت نواب اصغرا ببادر

پوشیدہ رہے خواجہ میر اسماعیل عالم شیخ و سادہ پریشانی کے ممکن بنے اور فرزند او ہون کے نواب  
 اعابہ خان جاہ و شہرت و نبوی کی کہتے تھے رجب خواجہ میر اسماعیل عرف عالم شیخ مرید اور خلیفہ خواجہ امین  
 بابا کمال کی کہ بن اور خواجہ عزیزان نقشبندی کی کہ اور خواجہ ایمان نگہبان جہان کے اور  
 خواجہ محمد ثانی عرف حضرت انسان کے اور خواجہ عزیزان ثانی نقشبندی کے اور وے خواجہ  
 میر شہاب الدین کے اور وے خواجہ نظام الدین کے اور وے شیخ نظام الدین فراموشین کے  
 اور وے خطبہ الوقت خواجہ شیخ حکیم اللہ کے اور خواجہ سید محمد محترم کے اور وے خواجہ سنگین  
 وہ بیدی کے اور خواجہ ہاشم دی بیدی کے اور وے خواجہ کلان دہ بیدی کے اور وے  
 خواجہ محمد ملا قاضی کے اور وے خواجہ عسید اللہ اصراری کے اور خواجہ یعقوب جرجی کے  
 اور خواجہ حضرت خواجہ ہاوال الدین نقشبند قدس سرہ کے اور خواجہ امیر سید کمال کے اور  
 وے خواجہ محمد بابا شمس کی کے اور خواجہ علی راستی کے اور خواجہ محمد و النجیر نفوری کے  
 اور خواجہ عارف ریکری کے اور خواجہ عبدالحق عجمی کے اور خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے  
 اور خواجہ علی قارسندی اور خواجہ ابو علی ہمدانی کے اور وے خواجہ علی بصری کے  
 اور خواجہ ابو القاسم کورکائی کے اور خواجہ ابو الحسن خرقائی کے اور خواجہ بایزید بسطامی کے  
 اور خواجہ امام صفوح صادق رضی اللہ عنہ اور خواجہ نام کے اور خواجہ سلمان  
 فارس رضی اللہ عنہ اور خواجہ امیر المؤمنین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور خواجہ رسول  
 الشعلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواب آصف جاہ بابر دربار اللہ مضحکہ کاش  
 اسم گرامی اور خطبات نام قرادین خان حلالہ عالمگیر شاہ غازی نظام الملک آصف جاہ شاہ سے

بادشاہ عصر کے چنانچہ مذکور ہوگا تاریخ و مکان ولادت تمامی سعاد و جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت  
 جو دسویں ربیع الآخر سنہ ۱۱۸۲ھ ایک ذریعہ سی لفظ نیک بخت تاریخ میلاد شیر کی یہ مکان ولادت مونیخ نے  
 زبیر بن علی جو نام غار گندارش کرنا مکان جلوس اپنے جلوس بنین فرمایا مادام الحیات گرام اطاعت  
 عصر کے رہے اور تو حاکم اپنے رضیاف طرف بادشاہ کے فرمایا نذر ہر وقت فتح کی گذرانتے رہے ارکان  
 دولت آپ نفس نفس و غم لطیف تا وقت وفات توجہ جمع بہا کے رہے کہ کو فحشا کا کار  
 نفرمایا اگر ماخذین اس کتاب کے جیسا کہ ظاہر ہوگا بعض جہانم پر شیخ محمد اعظم اور کیمکین اور  
 خدا بندہ خان ملازم سرکار نواب کے لفظ دیوانہ لکھا ہی امر دولت امیر با تو قیر فی اعلیٰ خیر خواہ  
 محمد ابو الخیر خان بہادر متوطن شکوہ آباد اور شیر جنگ حیدر یار علیا دار و رسالہ جنگ راہ قتل خان  
 بیاد کے یہ ہر دو قدیم رفیق کثرت سوال و جواب اور شاہ کی ہی دو امر اگر امی ساتھ نواب کے ناگزیر  
 ہے چنانچہ ذکر ان پرستہ امر ببار کا جو براہ رفتار بغیر اس ہی ابتدا سے تھے مع اولاد کی  
 ہنوز اخلاف ہے ایک دو امیر ذی اعتبار مامور کار اور ریاست صیف نظامیہ کے دیگر شریک دولت  
 یعنی ایک سلاطینام اور ایک امیر کبیر سپہ سالار مجید حسام احوال خیر کمال نا حال انقلابی  
 شاہی کے قریب نام کتاب ایسا اور باقی آسانی دوسرے امر آسانی نامی کیفیت بن اپنے محل  
 مہرین ہونگے پردکیان محرم محترم کا بیان اول نور النسا بکیم جنبہ صیہ نواب قمر الدولہ بہادر  
 اعظم محمد شاہ بادشاہ غازی شاہ عالم دوم عہدہ بکیم صاحب سوم مادر صلابت جنگ چارم مادر  
 سالت جنگ پنجم مادر ہایون جاہ وغیرہ اسماء معلوم اولاد امجاد کا بیان ہے پر اول نظام  
 الدولہ ناصر جنگ میر احمد علی بہادر وقت کار زار بسبب صفائی قلب و ہوسین شہید ہو گئے چونکہ

یہاں درج ہیں جو اس کتاب میں

اب بعد پیدر الاقدار کے رئیس قتل ہوئے اور ان کے جانشین کا برسر من عن مذکور ہوگا بہت کچھ بد صاحب  
 نفس مطمئنہ دوم میر محمد شاہ خان النماط امیر الامرا فرزند جنگ غازی الدین خان بابر ثانی بطون نذر  
 بیگم کے آپنے و ستائیں سرگرم تھا بادشاہی سے آخر کا صورتہ بری سے جدا ہو کر بعد شہید ہوئے  
 برادر بزرگ حقیقی ناصر جنگ بابر کے سرفراز ہو کر مابین قطع منازل و طلی و اطل کے شہر اورنگ آباد  
 بیمار کی بیضی کی ایک ہی روز میں طرف عالم بقا کے نہضت کی پانکٹ ہوئے تھے کہ بہت کو ہوئے  
 زقاعے جنازہ کو جب کہ روشن بدوش ہوئی و اچھا کرسقل احمدی دروازہ کھول کر کیا بہت قابل جواب  
 مستعد فن فارسی دیکھ اور تعریف سماعت انت پر از کی تھے پس بے آنکے غازی الدین خان ثالث  
 الملک نام صلی اللہ علیہ السلام الدین خان دختر زاده فرزند الدین خان بعد حلت پد کے واسطے سے وزیر الملک  
 جنگ کے صولت امیر الامرا بھی ہو چکے وہ ان پر سے پہرہ میں انگریز صاحب لوگوں کی بندر سویر  
 اقامت کی اولاد اکیلی اندر خیر الدین خان نام حج عبد عاتق مہد جاہ ثانی کے لڑکے خیر ان جا کا بعد  
 ہوگا سنہ ۱۱۹۳ھ ایکہ اراکسوترا تو میں گردش زمانہ سے جدا و حیدر آباد ہو اور شرف ملاقات  
 مسطاب پایا حضرت نے چار ہزار بیاض علم و تقارہ بالکی چار در خطا حبید الدولہ مشہور جنگ  
 سے سرفراز فرمایا تاجی کا احوال خدا کو معلوم صاحب کتاب لکھا ہے کہ کوی اوج گہرا تری  
 کا ہوا سوم آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خان بابر چونکہ حوالی دکن میں بعد ناصر جنگ  
 شہید کے ریاست انکی طرف رجوع کی ہی حد کیفیت جابک بعد ذکر نواب شہید کے بعض بیان  
 میں آویگی چہارم میر نظام علی خان بابر نظام الملک آصف جاہ ثانی اول چہ سے مدار المہام  
 برادر بزرگ صلابت جنگ کے رہے پھر بعد انزوا ان کے رئیس مستقل ہو کر بنیاد کو ریاست کی

جیسا کہ چاہئے مسکرم کرانا اور جب وقت موٹو ہو چکا کہ تمام خیر اکام اس چٹانانی سے حرکت کی  
 شریک ساکنان خلد برین کے ہوئے آپ قوم ریاست میں چنانچہ تائی سوانحات عید سعادت مہد  
 آپ کے زینت قم ہو گئے پنجم برہان الملک بابت جنگ میر محمد شریف خان بیاد عرف شجاع  
 الملک یہ بیضا طاعت میں ہر دو برادران بزرگوار کے سب طرح سے رہے پس ۱۱۹۶ء کا بارہ سو  
 جیسا کہ جو بحر میں بیچ عید آصفیہ ثانی کے موضع ادہوئی جاگیر میں اپنی انتقال کئے اور وہیں  
 مدفون ہوئے کثیر الاولاد ساتھ پسر اور سہائیک میر نصر اللہ خان بیاد میر فتح اللہ خان  
 بیاد ستم یا جنگ ستم جنگ عبرت مآجے جنگ میر فتح اللہ قادیاد و دارا جاہ مہابت جنگ میر  
 عابد خان بیاد انہ ایک فرزند تھے میر غلام حسین میر شہاب الدین خان بیاد یا پنج دختر  
 اول ولایتی سکرم دوم فتح الن سکرم سوم صالح سکرم منسوب عالیجاہ بیاد سے چہارم بخشا و سکرم  
 منسوب ممتاز الامرا بیاد سے پنجم بتلی سکرم منسوب غصنہ الدولہ قیام جنگ بیاد سے چھ کویہ کواد قباد  
 سکرم میں آل داد کو ہر ایک کی بقدر استعداد ماہوارین خزانہ سے مقرین کے آسودہ دست  
 بد عارین ششم ہارین جاہ ناصر الملک میر غل علی خاں سے چھوٹے یہ بھی اطاعت گسار  
 برادر و کچ رہے رحلت انکی بھی وقت میں آصفیہ ثانی کے شہر حیدر آباد میں ہوئی تھی چاہئے  
 دفن جالی درگاہ برہنہ صاحب قسمرہ انکویت فرزند ہوئے میر بابا و الدین میر فیض الدین  
 فخریاب جنگ نامور جنگ نصرت جنگ میر خیراتی میر احمد میر محمد میر حسن علی میر معز الدین میر  
 نظام علی بنو زبایر و سباط منہد میں ہر ایک کو بقدر استعدادگی و دفع حاجات ہر ہر کار سے  
 ملا جاتا تھے تین دختر اول خان بیاد صاحبہ دوم مکرم بانو سکرم مشہور بن الجہور کالی سکرم منسوب

قیام الملک میرکلان خان بیاور سے میرکلان خان بیاور کو ایک فرزند تھے ممتاز الابرار بیاور بنے مختار  
 بیگم صیامیر الامر اشجاع الملک بکالت جنگ کی منسوب تھی جب کہ گدرا بیگم صاحبہ موصوفہ سے توبہ فرما کر  
 کو تو اولاد نہ ہوئی مگر اور خدمہ محل سے چوتھیں فرزند ہوئے تھے بارہ بارہ دختر اور بیہ بھی واضح ہو  
 کہ فیما بین ذوالیہ کل خان بیاور درجہ ام اور صاحبزادی بیگم صاحبہ الفت بہت تھی اور وہ عہد میں <sup>اصغیہ</sup>  
 ثانی کے وقت انتقال پائی جاگہ میں تھے بعد ازاں اس خیر خواہ شہزادہ کے بیگم صاحبہ عرض کروائیں کہ اب مجھے  
 بھی دین حضرت کروادین یا اس میں شہزادہ کی منگوادین کرو ورنہ اپنے ملک میں رکھوں خاطر شہزادہ کی  
 بہت عزیز تھی نہ کیا کہلے آؤ جب بیاور شہزادہ آج حکم ہوا کہ میر عبد کے تالاب میں سے عادی انکے  
 مکان فیصل کو گرا دو اور حمان و دہتلان مکان میں انکے دفن کرو ورنہ الارشاد عمل میں آیا اب آؤ جا  
 ایک دروازہ ہی اور کو تیرہ کر دیا پس راجہ چندو محل کی پیشکاری میں جہاں دی راجہ بالا پر شاہ کی ہوئی  
 بنی لکھا یعنی شہزادی تالاب میں نص کی تھی اسی دروازہ ایکبار ہی کھلا تھا یہ جسے <sup>جی</sup> استک  
 سوم خیر النسا بیگم لعل سے نور النسا بیگم کے بیٹی ہیں ناصر جی و غار الدین بیاور کین منو محمد خیر النسا <sup>خان</sup>  
 بیاور جو شجرہ آصفیہ امیر اوران و روم بند و کن بگیا شہزادہ بیاور دایر لہن بن تادہ نور الدین <sup>امیر شاہ</sup>  
 روم بہ طور سند میں سلاطین عالمگیر شاہی اور دھواؤ مانکے جیہا کہ گدرا اور دگنم طر خاں و صوبدار <sup>شاہ</sup>  
 بنگلہ اور رہے اور بعض زمیندار اور محاربا تو انکے اسے یہ کیفیت میں جناب کی روشن ہو گا مالک <sup>مفتوحہ</sup>  
 و کیفیت ذات ملک صفات شش سو بکات دکن اور ملک آباد خاندانیں برار بیدر بجا تو جیہا آباد  
 کہ موصل جلد ملک کا اد سوقت سابق سے کم ہو کر اثبارہ کرو پندرہ لاکھ انت ہزار بہتر زون <sup>باغ</sup>  
 آئیخا تبا و س نامی باقی رہ گئی سو رقم سے شاہ کرو چو پانچ لاکھ ستر ہزار تین سو پانچاونے

روئے پندرہ آئینہ ملک متعین امانت نواب علی گنج پور اور سوار اسکے پیشہ محلات سے سرور گئے  
 اور تھے محلات محبوبہ حیدر آباد کے کرناٹک دیگر سے قریب گیارہ کروڑ کے قبضہ اختیار میں پندرہ  
 لاکھ گئے کیفیت واضح ہو جس سال کہ نواب نے قدم معیت لرزم سے اپنے گیتی کو روئی بخشا اور  
 بطن سے بطن مادر کے جلوہ ظہور کا منصہ حیات پر فرمایا سبب کثرت ولادت با سعادت کے اس سال  
 میر شہاب الدین خان بہادر فتوحات پورہ اور اضافہ منصب غنایات بادشاہی سے لکھنؤ  
 میرے اور جب چوبیس برس کا سن آگیا ہوا سنہ ۱۱۹۰ھ ایک درجہ پانچویں میں مطابق سنہ ستائیس  
 عالمگیری کے چاندی منصب پچاس سوار سے کہ سلطنت تھوہ میں اس سین کو یہ فدیہ لیا  
 منصب بنایا تھا رشک افزا بہادران کے ہو کہ بادشاہ اور حیدر الملک خود اس سین کو  
 کہا کرتے تھے کہ آثار رشہ و انبال کے طالع سے میر فرالدین کے درخت اور بنائے ہیں اور خود دہاتے  
 ہیں کہ مجھے لکھا ہے میں مطلق طرف بازی کے کہ مرغوب اطفال کی ہوتی ہے رغبت تھی سن تیس میں  
 ساتھ رحمت خیر مرص اور اضافہ چاندی چار سو سوار اور تیس میں ساتھ اضافہ نصدی اور  
 نو سو سوار کے اور تیس میں ساتھ غائب جہد بر مص اور نو سو سوار کے مع اضافہ پانصدی اور  
 سوار جہد دہنارو پانصدی منصب دہزار سوار سے دی منصبی رتبہ ہو اور میں تیس میں  
 ساتھ خطاب میں قلعہ خانہ اور عظامی قبل کے سر ملندی باہمی پس اس کا لیسویں سال پر و اب  
 سے آزدہ ہو کہنے اجازت حضور میں آئے بادشاہ باطن میں مخطوط اور ظاہر میں سیاسی طر  
 پر کہ ایک ہفتے تک بار طاعت کا دنیا آخر وسیلہ سے اسد خان کے شرف اندوز ہو حکم ہوا کہ  
 باپ سے ملکر جلدی آوا ور شہدہ دستخط خاص سے فیروز جنگ کو لکھ دیا کہ فدیہ زادہ اخلاص پورہ



چن قلعہ چاہا کرتے ہیں کہ ان کے غنیمتوں کو ہمیں لکھنے میں الحاح نہیں ہے بلکہ بادشاہ کے  
 روبرو بائیک جا کر اسی سال بعد چھ ماہ کے حضور پہنچے اور خود نوازش حاصل الخاص کے مع عنایت  
 گوشتہ خاصہ سال خوشحال ہو کر بائیس تین تین ہفتہ انہا کو ری کی بائیں ہیں کہ کہ مورد تحسین  
 آفرین اور سہی زد کی میں سبب تین غنیمت نواحی ناکر کوٹہ کے ساتھ عنایت کر بند و خراج خاص سے مسرور  
 بعد اس تینہ کے تالیسویں سال خب حضور میں آئے حکم ہوا کہ بخشی الملک مخلص خان درویش بزم پوری  
 اور اسلام پوری کے استقبال کر کے لائیں پس پانچویں سال دو سو سو اراضافہ ہو کر اصل و اضافہ سے  
 سارے تین ہزاری منصب تین ہزار سو اراضافہ کے سال فرار پانچویں سال پانچویں اضافہ ہوا  
 اور تالیسویں سال فوجداری پر بجا پور و کرناٹک کی تغیری سے معو خان کی مامور اور اسی سال  
 مجر کا پایہ کے پر پانچ آزرده ہو کر حضور میں آئے تین ہزار پانچویں سال ہزار سو اراضافہ پانچ  
 اور اضافہ ہوا میں بعد تالیسویں سال صوبہ داری بجا پور کی مع عطا کسریچ اور ایک رئیس  
 اور ایک تجر خیل کے ممتاز پس اسی سال فوجداری مل کوکن عادل خانی اور اعظم کرٹیل کا قانون  
 اور تباہ داری سات گانون کی تغیری سے سیف خان کی مقرر ہوئی اور مع اضافہ ایک ہزار  
 چار ہزاری منصب چار ہزار سو اراضافہ اور کرور دام انعام سے کامیاب اور سید خان نائب ہنس کام کے مقرر ہوئے  
 بعد اسکے آٹھ تالیسویں سال سیف خان سیف خان خاں اللہ کو نائب مقرر کر کے حسب طلب حاضر حضور  
 ہوئے پس دو چالیسویں سال ضمیمہ صوبہ داری کرناٹک کی تغیری سے رستم دل خان کی قرار پائی  
 ہزار سو اراضافہ اور پانچ لاکھ ام انعام پائے اور اسی سال خدمت حضرت آباد سکر اور ملگل  
 وغیرہ کی تغیری سے برہان اللہ خان ولد سرفراز خان اور کالین خان کے معوض ہوئی پس سبب

اتفاق محمد امین خان کے حکم واسطے تسخیر قلعہ واکن کے بطریق متغلا حضرت کرساتہ اتفاق  
 محمد امین خان بہادر اور تہیت خان بہادر اور عزیز امتدروسید اور اخلاص خان میانہ کے ہنگامہ  
 جنگ کا آہستہ کیا ہنگام کا زمانہ سبب ہجوم اور کثرت سبکداز اور طرفہ ان لوگوں کو بات  
 اقامت کی نہ ہی اکثر و نقل فرار اختیار کیا فقط چین قلعہ خان بہادر اپنی جاے پر قائم رہے  
 درجہ کے فاصلہ پر محمد امین خان بہادر بھی ثابت قدم تھے کہ ناگاہ ایک گولہ آیا اور دونوں  
 فرس محمد امین خان اور ایک تہہ چین قلعہ خان کے گہوڑے کا لیا ہوا دو بہادر زمین پر آئے شاہ  
 یہ خبر سنکر دو گہوڑے عواتی ساتھ ساز طلا کے اور ایک شہادہ غنہ گران سنگ واسطے  
 چین قلعہ خان کے ماتہ سے امیر خان مقرب درگاہ کے بچوائے اور دنواری  
 بہت سی کی اور بعد فتح قلعہ میں کچھ تلاش میں فراریوں کے سعی بہت کی تھی ساتھ ضافہ  
 ہزاری ذات اصل اور اضافہ سے پانچ ہزاری اور پانچ ہزار سوار اور عنایت شہر مینا کا اور  
 قبل خاصہ سے بہت امتیاز اور ان کے بچا کر واسطے سی رعایا کے جن میں جو آدمی اس طرف جا کر بعد خاطر  
 رعایا اور برابا کے دوسرے بہت اہل نجات سے کہ سبب استحکام اپنے قلعوں اور جمعیت بدحیثیت کے  
 معزور و مسکرتھے پشکیش لائق حاصل کئے اور مورد تحسین و آفرین کے ہو کر قرین فتح و طغیر مجاہد کی  
 حیثیت لی اس اثنا میں دس بارہ دن کا عرصہ گذرا تھا کہ خبر بیماری شاہ کی شکر جناح آجھا لپڑے  
 میں خیرین ہو گیا شاہ اس حرکت خوش ہو کر بعد افاقہ کے تعلقہ کو حضرت فرمایا اور پچاس سال  
 درجہ کا ترقی و ترقی کی تفریح سے یوسف ظاہر کی اور فرجہ داری تا لیکو نہ کی تعمیر کی سے قدرۃ اللہ خان کی ضمیمہ  
 صوبہ کا مجاہد کی ہوئی اور اٹھو ٹی لکھن زمرہ کی اس پر چین قلعہ خان کسہ کی ہوئی دست خاص

عنایت ہوئی پوشیدہ نہ رہے یہ ہر دو لفظ ترکی میں چین بزرگ کہتے ہیں اور قلیچ مخنی شیر اور جو بھنے  
 شیریں مشہور ہیں غلطی کا وہ وسایل عالمگیر بادشاہ کو اور نواب نے مرہم تفریت انکے ادا کیے  
 واضح ہو کہ بعد عالمگیر کے محمد اعظم شاہ جلوس کر کے دکن سے ارادہ دار الخلافہ کا فرمایا نواب کے

اور امتیاز بہت کر کے تہا اضافہ ایکہزاری درہزار سوار مسلح و اضافہ چھ ہزاری چھ ہزار سوار اور خطا  
 خاندان کے صوبہ داری برہانپور کا پیغام کیا یہ آگاہ دل بسبب غم و دوسرین کے ترک فرما کر منزل  
 باندہ ناری سے کہ دو کوس پر برہانپور سے سیاح محمد امین خان بہادر متوجہ اورنگ آباد ہو گیا ہی کہ  
 اوس منزل میں نواب کے لوگ دست درازی پیر میں اردو بادشاہ کے بیت کی اور اعظم شاہ عبدالغفار  
 کر کے بدستور متوجہ منزل مقصود کے رہے پشہ عالم کہ سرعت تمامہ کابل سے چلے تھے سواد جاوین  
 مقابلہ ہوا اعظم شاہ تو مردانہ خورستمانہ طبیعت بہادرانہ مارے گئے چنانچہ غوث عالی نے تاریخ لکھی  
 بہ ہندوڑہ دیوانہ و شہ آردم، حقا کہ بنو اوبہ ستم ہم کم، دیدند سروش جہاں ستم ہم، گفتند ہم  
 ای محمد عظیم، اور کچھ شہ ہوا اعظم شاہ کے شاہ عالم سر بر آرا چار دانگ ملک ہندوستان کے ہو  
 نواب دکن سے آئے ملازمت حاصل کی شاہ عالم نے چونکہ شاہ خلیق اور کریم نفس تھے انکی قدر دانی کر کے  
 بہ تور بخونہ محمد اعظم شاہ کے چھ ہزاری چھ ہزار سوار مسلح خطا خاندان کے مالک مالک سلوک کے  
 ہونے پہنچے اب صوبہ داری سے اودہ کی مع فوج داری لکھنؤ کان روزوں فوج داری علیحدہ حضور سے  
 ہوئی تھی ممتاز بہتران کے ہوئے میر عبد الجلیل بالکراچی نے تاریخ خطاب کی ادنی الفاظ میں خطاب کے  
 یعنی خاندان بہادر باپ ہی سے کہ ترم مزاجی اور فراخ حوصلگی اور کشادہ دستی اور وسعت خلق سے  
 بادشاہ کے اکثر امور سلطنت میں افراط و تفریط پائی گئی اور مراتب و مناصب کا کچھ وقار نہ

پس اس کہ عالم گیر بادشاہ نے موافق مزاج اپنے تربیت کی تھی اور متحدہ ماسوقت کے رویہ عالمگیر  
 کے کچھ نسبت نہ گنتے تھے جب نہایت بوجہ خاطر اور کشیدہ دل ہو کر ترک مناصب اور نوکری کر کے  
 شاہجہا آباد میں بلند ہمتی سے گوشہ انزوا کا آباد کیا ہر چند کہ بادشاہ استمالت میں کوشش کی  
 مزا ثابت قدم جانیے پہلے خود فرما میں کہ ایام انزوا میں اوقہ طبعیت کو امور دنیا اور دکانیا سے  
 ہتی کہ اگر احیاناً کوئی ذکر دنیا داروں کے کرتا خاطر مکہ پہنچی تھی مزاج سوا صحیح فقیہ اور علما کسی چیز  
 لذت نہ پاتا تھا کہیں کہیں واسطیہ اور اک عبادت کے زیارت کو بزرگان دین اولیاء اللہ اور محدثوں کے گنجینے تھے  
 اور ایام انزوا میں دس ہزار روپیہ تک غریبوں کو گوسفندوں کے سر میں رہتے تھے اور دوسرے مشائخین  
 مستحقین درمجاہین کو ساتھ جاسودہ درمیانہ کے تواضع کرتے تھے اور بادشاہ کچھ شہسواروں کا مجلس  
 اعلیٰ محل پر حوالی حیدر آباد میں کہ مفصل احوال اس جگہ طائفہ سے رشید الدین تاجانی بنی طور ہی آیت  
 برآوردن کے ادا کر کے چلے ہو کہ فخر و زیبائی کو حیدر آباد کا مسوہ کیا اور حکم کے پرست روانہ ہو کر جب  
 اور گاہ آباد کو پہنچے زیارت بزرگان دین اور متحدہ ماسوقت عالمگیر سے فارغ ہو کر آبادی پٹنہ اور بنائے  
 اور شہر بنیاد کا حکم دیا اور اوڈھ چاہنی کو نایب الفقار خان ناظم اور گاہ آباد کا کر کے کتل فرادہ پور سے  
 جانبہ اراکسہ و رہنما پور نہفت کی اور دھان بھی جیسے شرف ریکارڈ بزرگوں کا حاصل کیا دریا نہرہ اس  
 ساتھ کتل اکبر پور کے عبور کر کے متوجہ طرف نایب جیت سنگہ و جیسنگہ و غیرہ راجپوتوں کے ہوسے اور  
 اصلاح راجپوتیہ کے بارہ کوسی پر سے دار الخلافہ کے ارادہ تنبیہ اور عہد و کفار مایا لکھا یہی انہی  
 مقامات میں نزدیک دار الخلافہ کے ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ نواب کو استعمال کرے نواب اصلا متوجہ  
 ہونے سے استقلال میں نواب کے کچھ فتور راہ بنایا اگرچہ تحریک اور مبادرت اور سماجت یاد شہزادہ گی



کہ لانا اور کانظر کرنے نام سلطنت کی قبیح جاگیر تک کیا گیا جب شاہ فیہی و ایل عہد میں اپنے  
 وقت توجہ ہو دار الحکومت کے بہت فرامین مستمال میں نوا کے لکھے نواب ہرگز توجہ نہ ہوئے جو اب تک  
 نگہ دار آخر الامر ترغیب اور تالیف سے ہفت ہزاری منصب یافتہ ہزار سوار فیروز جنگ بھادور  
 خطا برد و دوسرے مراتب عہدہ ارادہ کیا اور فرد گاہ سے اپنی چلکر جب قریب دار الخلافت کے  
 ہوئے چونکہ بنامین اسد خان اور نواب کے محبت میں زارش تھی خان موصوفی استقبال کیا  
 اور بہت جہتا علی بن ملائی ہمراہ اپنے لیکھے اور بادشاہ سے ساتھ کمالی امتیاز کے ملازمت کروائی  
 اور ذوالفقار خان سپہ سے اپنے واسطے استمال نواب کے کیا ہر چند کہ ذوالفقار خان کو  
 نواب کے ساتھ زمانہ سے عالم گیر کے تقاض میں جہشی کا تھا کہ سے باپ کے استمال کی اور چہ  
 ہزاری منصبی ہزار سوار باہمی مراتب واسطے نواب کے تھے بادشاہ نے بلو اکبر اور اسلام شاہ  
 امتیاز کے لیا اور باتین جو شش و میرانی کی بہت کین اور وعدہ چند جاگیر آسیر حاصل کافرمایا  
 اور بعد روانہ ہوئے اعز الدین کے مطابق فرج کے نواب کے واسطے ملک شہزادہ کے مقرر کر کے  
 تین لاکھ روپی نقد و لوگوں بندگان عالی کے واسطے اجتماع مردم ہوز دار الحکومت میں متوقف تھے  
 کوچ فرمایا تاکہ خبر فرار اعز الدین کی آتی ہو معلوم ہوا کہ شہزادہ پسا ہو کر چیس کوں پر  
 اکبر آباد سے ہوا اب اگر فرمیں اتنی مسافت طے کر کے دمان پہنچے اور شہزادہ جو سبب  
 انفعال کے ارادہ کی طرف چلے جائیکو کیا تھا روکا اور صلاح دیکر حضور میں روانہ کیا اور آپ  
 وہیں پہنچے تاکہ احکام کے توقف کر کے مشغول طرف اجتماع مردم پریشان کرے اور وقت  
 جنگ چونکہ نوا الدین نے بیمنہ نواب اور کوکلتاس خان اور محمد امین خان کو سونیا تھا نواب جو مکمل

نظر کرتے سبک فرمایا بادشاہ اور وزیر کی متفرق سلطنت سے تھے دور سے تیر پر تاب کرتے رہے اور  
 جیسے کہ چاہئے ادا مودی و مردانگی کی نندی اور بعد فتح فرخ سیر جب ~~میرزا~~ الدین گنیزہ پر بلند ہوا  
 اور لاش ذوالفقار خان کی مانی کی دم سے باندھی گئی اور اچھے بالکی بن سوار جب اس طرح کی  
 شہرہ تمام شہر بن ہو چکی سدا کا حویلی بن مردان علیخان کی نظر بند ہوئے اور تمام شاہی البیت اور  
 کارخانجات ہر دو پیر اور سیر کا ضبط کار ہو ابقول بعض پانچ ہزار اور بقول بعض تین ہزار روپے  
 ابو ار سدا خان کی تقریری چونکہ فیما بین نواب در سدا خان اصلاحی مغرطہ نواب سید عبد اللہ  
 بن کر بزرگی سدا خان کی بیان کی اور کہا کہ اس وقت سلوک سائہ انکے ذخیرہ نیکیاں کا رہی  
 عبد اللہ خان فرخ باد چیمائے کا اور حسین علیخان فرخ پوشاک کا ذمہ اپنا کیا اور فرخ سیر جب  
 رنقا کو اپنے خدمات شایستہ اور عطا یا عمدہ اور صاحب علی سے ہر ایک کو سر فرار کیا نواب کو  
 بہت ہزاری منسوب ست ہزار سوار دو سہ سہ ہزار اور خطا اعظم نظام الملک در صوبہ داری  
 درکن کی مع نو جداری کرنا ملک اتقال سے ذوالفقار خان مقرر کی اور اودھانی نایب ذوالفقار خان  
 شہرہ شاہی تجارت کی دی اور محمد امین خان کو اعتماد الدولہ خطاب اور اصل داخانہ سے چھ ہزاری منصب  
 چھ ہزار سوار اور خدمت بخشی گری دوم سے سیر فرمایا قطب الملک بھی نواب بہت گرم خوشی  
 کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تین بھائی بن بزرگ ہم میں کہ قہر جاہ بن اور ہم دونوں خرد اور جب  
 مرشد کے تسلط کی مکر عرض ہوئی قطب الملک نے نواب سے ایسا کہا اگر آپ جلد تعلقہ کو اپنے روانہ  
 تو نواب نواب بادشاہ سے رخصت ہوئے طعن فاضلہ سائہ پارتی با طلا دوزی کے اور سیر چیمائے  
 مرصع کار اور مالا مردارید کا اور شہر اور جد ہر مرصع اور سیر علی مع ساز طلا کا در حمت ہوا

خدمت کے قطب الملک گہرا کے آئے اور نور نے پانچ خوان پارچہ کے اور دو رقم جواہر کے اور شمشیر  
 اور خراج گہوڑے ایک ٹائی سے رسوم اتحاد کے عمل میں لائے قطب الملک نے سو امانی کے سب قبول کیا  
 خلوت میں بنا دوستی کی مضبوطی پہ نواب گہرا کے واسطے خضعت گئے دے چار خوان پارچہ کے  
 اور دو رقم جواہر کے ایک اسپ غریب سار ظلا شمشیر اور جدید ریشم شمع کار تواضع کئے متعاقب  
 ان کے قاضی عبداللہ تورانی مغل قاضی جاگیر نگر ملقب بقطب مغل علیا اور میر جلد ہفت ہزاری منصبیہ  
 ہفت ہزار سوار کظاہرین خدمت دار و نمکی دیوان خانہ کی رکنا تھا اور باطنین ہزار دو سزا اور صاحب  
 دستخط بادشاہ کا تباد واسطے خضعت نواب کے آیا اور چار عدد سپہ سہل کین جو ہر دار مع کھپائے مینا کار  
 بیشکشر لایس نوابانہ بدوٹہ الہی کے روانہ کیں سو ہر منزل پر سواریاں ملاحظہ ہوتے تھے  
 متصل سرحد کے گزر برداروں نے ولایتی میوسے نذر لائے ساتھ سو روپیہ ہے اور دو سو روپیہ  
 کہا روں کو انعام ملا اور جب متصل اربعین دو مقام فرمائے اور طرف سیر و شکار کے توجہ کی ایک نیک کا دار  
 کو وزن میں گیارہ من کٹھی سیکا بنا قرار دی گئی کو خلعت اور قراوون کو پچاس روپیہ مرحمت کئے  
 عرضی قلعہ اربعین پور کی کہ وہ نایب برخان کا ہوا جمہور دلیا میوسے و خیرہ کین نظر سے گذری اس  
 چند سے بد مزاجی اور بد مزگی طبیعت کی اثر سے ہوا کہ ظاہر ہوئی تھی مگر جلد شفا حاصل ہوئی  
 یہ معبر الہ پور پر دو مقام کئے وہاں بھی شکار مجسمیوں کا ہوتا تھا اور وکیل مکرانی نے نیکار اگر شرف  
 طرقت کا پایا و حرب بندہ و چند سید جو گناہ کے ملاحظہ سے گذارے پس متصل برہان پور کے جا کر  
 مقام فرما کر اور جب برہان پور سے چلے منزل بمنزل مردم اس نواح کے دولت ملازمت کی حاصل کرتے  
 تھے بعد طی منازل کتل فردا پور سے نجستہ بنیاد اور نگ آباد کو تشریف فرما ہو کر دہلی سے



آمد آمد کہ بظفر کوکب اکثر داران مرثیہ بخش و حواس ناخستہ اپنی اپنی جا پر خاموش تھے نوب  
بعد در دخطوط محبت اسلوب نشت آئینہ رایجہ ساہو اور دوسرے سرداروں کو روانہ فرما کر تمام  
محالات اور مواضع اور پر گنوں پر پہنچے اور خود جہاد و اعمال اور صلہ و استہوا سے محمد غیاث خان  
شیخ محمد اعظم کے کہ وہ سابقہ دیوانی نظر کے افتخار یا ایات متعین فرما اور ایک روایت سے واسطے  
منع کرنے تمام ابواب ممنوعہ کے کہ ناپہنچے اور وہ خان کے مسافروں اور ترددوں سے لیتے تھے  
تاکید کی اور سزاؤں لاشعیرہ جمیع محالات پر حدود و پانچویں ناز حویہ کی موابین مردم غمانے گرانی  
غلہ کا جو بخش کی کہ ایک مدت ہم شکنجہ میں ہیں عذاب کے بین دار و عہد دیوانخانہ کو حکم ہوا کہ ایک  
محلہ کر ڈرے سے اور نہ تغیر ہو گا پس صلہ و شیرانی خان نام کہ او دھانے نوبی الہ کو محالات اور  
نہا سجا یہ پھر کیا تا اور نامبرہ فوج مرثیہ کو کرکشی کر کہ درت سب لاک رہی کے تمام محالات و  
جاگہ دار و عہد سے صلہ و رکھی دھوا کیا کرتا تا اور دو کلمہ مشہور شامیہ بالست و نصف لی و نصف  
لک کہ کہ استعارہ کے ہوتا تا مقصد کیا کفایت شعار سے کار حضور کے استصواب سے کہ ہم کر  
کے کہ وہ تغیری سے شیخ محمد اعظم کی بانیہ دیوانی کو ہو بجا تا اور ہر کام موافق رضی کے متمشی کرتا  
یتا مقصد نہ بد کو جو عرض کے لایا خود نہایت بد و مانع ہو کر واسطے انجام بخیر بدعت اور  
بہت محالات چٹانے کے محمد غیاث خان کو کہ او نے دار و علی نو بجانہ کی نبی اور کہیم کرن دیوان  
کو اپنے سرکار کے فوج ستا سید اور نو بجانہ بالستہ دیگر شاہ گڑ اور سر دیو عہدہ کو روانہ کئے  
اور بعد اس کے خبر آمد چند ناسر داران مرثیہ کی طرف سے احمد نگر کے کہ وہ گروہ ضالہ سابقہ  
باطلہ کے بظہر میں اور بعض مرثیہ وغیرہ جو بیچ نواح نبوسا کے جاگیرات رکھتے ہیں جماعت ایک

اکبر کے ٹانگے کو قوم بخارہ کے اطراف میں گدی سپر اور ستو کا لون وینہ کے مارت کیا  
 سماعت فرما کر فوراً ساتھ تائید قوی مطلق کے معنائ اقبال ساتویں سوال کو سننے دو کہوں  
 ولما میں قریب چھ ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادہ اور پانچ سو جزا ل اور بیس ہیکل سے متوجہ طرف  
 موگی پن کے ہوئے اور اس مقام کنارہ پر گنگا کے فرمائے اور بندوبست سے اس جاکے خاطر  
 جمعی حاصل کی ریشہ شاہ گدہ و تیسہ نواح برما پور کے عبور و مرور کے لیے سیاحت کی تاریخ دیجی  
 داخل خجستہ بنیاد ہوئے دبیر سے نام نامی اور صوت سے اسم گرامی کا نام اور ان مرتبہ متناہ  
 لشکر ظفر اثر سے پہنچی کہ ساتھ سینہ زد آئینہ کا پیش آدین فرار کو سرمایہ فرار کا جانکاد و پستی  
 گر بڑا ہوتے تھے مگر بعد نزول خجستہ بنیاد اور آئے محمد غیاث خان اور کیمیرا کے بلوہ کو کیمیرا کے ساتھ  
 اور آئے جاؤ لون و دور دست کے دست درازی شروع کی چنانچہ کئی سو اگر نہ سورت و گرات کے انبار  
 اجناس کے اور ملک آباد لار سے تھے لوٹ لئے اور محمد اسراہیم تبریزی بخشی اور قلعہ نگار بنگالہ کے ازرا بخلہ  
 تھے ساتھ اکثر آدمیوں کے مرتبہ شہادت کو پہنچے اور چند اراہہ زمانہ سواری کی کیمیرا پور سے آئے  
 تھے متصل گولی کا زون پر گئے اور گدہ کا لون کے غارت ہوئے اور دین ایرانی مغل بندری حبیب  
 جنس حیدر آبادی لاتے تھے چنہ کو س پر شاہ گدہ کے پامال تھا پورے پسینہ دار دیو گڑھ کے سلسلہ  
 جناب رنوخ قدیم کے ہو کر دوسرے سفید زیادہ معمولی آہوان کے اور چار گلاہہ چیتے شکاری مع دوسرے  
 تحائف ارسال کئے اور فخر دار پن کے ایک بڑی بھلی ایک حسن پیری پورائی حسن طوی  
 صاحبزادہ میر محمد پیادہ فیروز جنگ و میر احمد ناصر جنگ کا مقرر پایا اور ساتھ کمال آئینہ بین نہایت  
 زیب تزیین کے مریض کلان بر کل پر تھارہ سور و سور کا اور شاہ دمانہ شاہ دھالندہ آوازہ ہوا

چنانچہ قسم پانچویں سے قریب خلعت کے مردان رکاوٹ انعام ملا مبارخان صوبہ حیدر آباد تھا ایک  
 دس بار بندری چھٹ کے اوپر وہ جی شیشہ آلات بہت بچوائے اور بعد کے یہ بھی واضح ہو کر  
 باگڑین پر گئے انور سے کہ وہ بلوہ سے تیس کو س پرواقعی دمان چند روز سے قبل کے اشیا لوگ  
 ایک نئی کاجیو ناٹوہ قلعہ پر پار کے بنا کر کے دارالمقامینی اوکو قرار دیا اور اس سبب اس کی شیشہ  
 و غیرہ مدت سے دمان آمادہ موجود رکھا کرتے تھے اور عمل میں داؤد خان اکثر لوٹا اور کشت و فرود کیا  
 کر کے اس کی گیس جایا کرتے تھے اس سبب مضبوطی اس مکان آدمی داؤد خان کے اغراض کرتے تھے اور  
 ان روزوں کے افواجی اور سفاجی نامی سپہ داروں کے اس قوم کے کہ اطراف نصرت پور اور اجپہر کو  
 رفت کرتے تھے کہ کوہین آئے تھے اور ان کی نام سپہ دار کہ ان دونوں نے اتفاق سے کہتا تھا وہ بھی  
 ساتھ جمع کیے کہ اگر فرض سازت اور جنوں کا ایک طرف کیا یا ہوا تھا البتہ کے قریب آہستہ دار  
 اور اس بندہ نہ اسوار دمان پر جمع ہوئے اس میں کالیوچی نام کہ وہ اپنی سے کاش چند گرنوں کی  
 کہتا تھا اور چند روز سے بغیر ہو کر امید پر بندگی نواب کے ہر اہ محمد انور خان ضلع دار انتوا اور  
 یوہری کے تعلیم خدمت کی کرنا تھا اور اس سبب عار انوچی کے محمد انور خان کو پہلے کہ لا رہا تھا  
 کہ وہ بھی انور خان کے اخلاص رکھتا تھا غرض کہ جو شخص یہ چہ نہیں ہو سکی یا کچھ انوچا نے اتفاق  
 ہو کر ہی کوچ کیا تھا کہ انارہہ خبر مصالحت اور اتفاق نا اہل ان مرثیہ کی کہ حقیقت میں بازی نفاق کی  
 بھائی ہوئی انکی بی بی ہوئی جانا کہ اعلیٰ کبڈر گری ہوگی اور چونکہ خاندان کو طاق مقابلہ کی اسوں  
 قدر جمعیت کے جیتی جیتی تھی کی اور راہ میں شورت بعض کوتاہ اندیشوں اور ناقص  
 خیالوں کے کالیوڈ کو کہ مدت سے بچ ذیل ہر ہون اپنے تہا غافل کر کے دستگیر کیا بھوڈر قرار ہوئے

کالیو اس نوبہ کتب پر وہ آویٹو اسپین اتفاق کر کے قریب تین ہزار سوار کے بجائیک سر محمد انور خان  
 ناخبرہ کا دے دوڑے انور خان وغیرہ کو فی الجملہ سنا دیا تاکہ مشق ترو کا نہ کہتے تھے جو اس وقت ہو گئے اور وہ  
 کالیو جی کو قید سے نکال لئے اور عرض دے کہ محمد انور خان کو قید کر کے قلعہ مذکور میں لے گئے پس اس  
 جرات سے کہ ہر طرف سے فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا اور ہر جانبے آثار فساد کے نمودار ہوئے تھے  
 کہ جو میں یہ خبر ہوئی کہ بعض ہوئی ہے تو تصدیک لمحہ کے بہادر خان عرف ابراہیم خان اور مراد خان پتی کو  
 قریب چار ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ بر قندار و خیر کے واسطے تیار کیا اور گو شمالی سرگودہ مذکور کے تعین فرمایا  
 ابراہیم خان طرانی ایما عارماند بلا کہ سر پر کفارہ شعاع متصل کتل بلای کے چاسو بجایا گیا ہی کہ لشکر  
 ابراہیم خان کا تیسرا حصہ بھی اوس کردہ تفاوت پر وہ کا تیار و شدت پیادہ و ہارائی ہتیار و کارزار کے  
 بجایا کر دئے تھے انقباضیت مجموعی قریب پندرہ ہزار سوار کے مقابل ابراہیم خان کے ہوئے اور جنگ  
 کی اور خان مذکور کو گریہ کر عرصہ ہزار کا تنگ کیا ابراہیم خان باون شات کا قیام کر کے واسطے لکھا کہ معروض کیا  
 چنانچہ تمام فوج مظفر موچ کلاری اور جمیع متعینہ ماؤ شاہی سرکردگی سے بونہاں حدیثہ انشا اللہ تعالیٰ غار الدین خان  
 بہادر کہیں پور ریاست کے کوٹان سال شروع ہوا ساتھ انالیقی محمد غیاث خان کے دو درویش توپخانہ  
 ہے اور ہر مرزا آغا جتوئی کو ح ہمنانی انصرف و تائید قوی مطلق کے قوی ال پکار وضع فرمایا پس ہر اولی پر  
 آجی سدا کا دشمنہ خان و غیاث خان داروغہ توپخانہ جنس جی ایل اندر اور اسد یار یک و سقندار یک  
 وغیرہ لوگ قرار پائے اور چند ولی و زمین عرفان ہوئی اور غنیمت ہو ابیدہ جیس برادر مرزا جان بخشی کے  
 اور کاروانی میرہ کی ساتھ جو ہر خان اور خوش خرفا و خیرہ کو مقرر یا بی محمد غیاث خان خواجی میں  
 حدیثہ اقبال صاحبزادہ توہال کے بیٹہ کرساتہ اتفاق مرزا جان کے تمشیت کاموں کی کرتے ہو سہراہ

فوج طغریج جناح استعمال پر بہت کدائی سے یہ جلد پہر چلتا ہوا تھا کہ پہونچے واضح ہو کہ  
 یہ مجرد بمقال ہوا تھا کہ پس پندرہ ہزار سوار اور کئی ہزار پانچویں کے مجتمع تھے جن بات الغش  
 پریشان ہو گئے ایک دن سانبہ ہزار صوبت اور دل باختگی کے مقابل فوج طغریج کے ہو کر دوادجنگ تصافی کی  
 دی جا گئے ہو گئے لیکن دوسرے روز سانبہ کمان ہزدلی کے ہریت کی راہ لی بجائے اور مال و اسباب  
 بہت غنیمت ہوا اور اسلام کو بہت ہوئی باد و جوشدت باران اور پلے انہا کفر وغیرہ کے قلعہ  
 بند کو کو نہایت کر کے فضیل و سکی توڑ ڈالی اور تھا کیا ہر ہر لہر کٹر واصل جنم پتے تھے بہت مادی  
 اسپر ونگا ویا بود وغیرہ لوت لیے ہمیشہ اول فوج کی جیٹا دل کو ان کے تہذیبی کرتے رہے فتوحات  
 کثیرے رہے نصیبے مان اسلام کے ہو قریب سکی گوس کے اسے تعاقب کیا کہ فرصت دم لینے کی نہی ہر  
 جمع کثیر واصل جنم پتے تھے گہوے رگا و وغیرہ سب سے عرش سجایا گیا ہوتا ہوا پیر سے منسوب  
 منکب سے کہ فقط غصہ صیات کو لیکر چلے دن اور شوار گدار بھار وین متفرق ہو کر گئے اور چلے  
 دوامی و بصورت تیز رفتار اور چند شتر فریب سو مادہ اور بہت اسے جیٹو کر ہاگ گئے  
 اور چھ فوج آہارہ قحوظ کا بلند آوازہ کر کے مراجعت کی اور انسا و راہ سجاکہ مفرد کے دیکھتے  
 اور بہتے تھے دامن پر اسے عارت کرے اور گدیا مساکر نہیں کی کرتے تھے عجیب طرح کار زلہ ارکان  
 تباہین تھا کہ اڑنے شک نصیبے کفار معاذین کے ہوئی پس جہان جہان مبارکی اور عالم عالم  
 خورشید کی سے دو طار کی حمد عیانت خان اور مرزا جان حاصل کی اور عند الملاقا تقریباً عرض  
 کی جو کہ صاحبزادہ بلند اقبال سانبہ خطا مستبلا غار الدیخان ہوا کہ فرارین اور اول مرتبہ  
 برکت سے سرداری تھے اسی فوج نمایان کہ مقدم قحوظ بے اندازہ کی ہی جلوہ ظہور کا بانی آرزو

ہم قدیون کی یہ کہ سارے جگہ افز جنگی کے کہ ضمیمہ غازی الذی تھا ہی متناہیوں فرمایا کہ ان وقت تک  
 ساتھ ل وقت آتی کے معروضہ تیار توہ سے فعل میں آویجا انہیں نون بن نوا کی ایک آبد مصل سیتہ  
 ہوا اور قہر گیارہ روز بروز دم زیادہ ہوتا تھا درنے ہا تک شدت کی کہ بیقرار کر دیا ہر چند کہ حراج  
 علاج و حکمت سیر کرتے تھے مفید ہوتا تھا کوئی شخص تازہ وارد گجر انکا آیا اسنے دیکھ بار یا تمکان کے  
 مجکھ اعل کیا کہ اگر دو یا سو تک مریم ساتھ آتہ روز میں اچھا کروں تو گنگار کلر ہون نواب کے  
 اسکا قبول کیا اور جب ہم اچھا ہو گیا اس شخص کے وزن موافق پانچ سو اڑکی سو روپی اور طے کے  
 یعنی دین تول دیاجن نور و کاہ طہ میں آیات سے لوگ جاگرات اور خطا سے بچنے  
 پائے قریب جلعت کے تقسیم ہوئی اور امیر کو جو اہر کہو سے اضافہ غنائت ہوا درانی کیو سے ہر ہی  
 مرزا جان کے جو غنیمت آئے تھے روانہ حضور فیض گنور بادشاہ ہوئے چونکہ نوا کی توجہ احوال پر دفاع  
 نگاروں اور اخبار نویسوں ہر کاروں وغیرہ کے ہستی اس کے بیگوئے اس لئے پاس کر اور مع  
 ہر کاران خجستہ بنیاد منیب کے اپنے کہ وہ حضور میں تھا کیفیت اس جنگ کی اور غنیمات لاری و  
 فتوحات عسی کی بالکس اور خلاف لکھی کہ مائتین ان ایام کے قضا ایک آرا کا کہ ہر دو  
 ہر ای ابراہیم خان کی بیت تردد آما یان بادی کے پیش سے اور بدل کو شش کر کے ناموس کو  
 مقدما بادشاہی کے نگاہ رکھا اور فیج سرکاری کی جان بخشی کی ورنہ کام فائیت سے کیا ہوا کل  
 کلر کا جو حاضر دربار تھا بخشی افراد اخبار مرسلہ سلوئے کے پچو ادے مجرد ملاحظہ کے بنات  
 بدماغ ہو کر محمد غنیمت خان کو حکم ہوا کہ ان ہر کاروں جی نا کاروں تمام محلات و تردد وری  
 اور میری فوج کی ہر باد کی ہی چاہئے کہ یہ جلد بادش کو اپنے ہو چن حرا لارشا دجا و صوف نے

جلد ان بقیہ بیان کد اب دے کو کو سزا دل شدیدی بجا کر گہروں سے کچا سنگوائے اور جلو خانہ  
 بہ کبر اکروا کر یہ اجڑا جو ترشی ہی نہ کر کہ بین او کے داہنی موچین او کی ترش کرتیہ واقعی کر کے  
 گدیوں پر سوار کروا کر چار سو پہرے خوش ہیر کی نغز بائیں غضب سلیم حضور بادشاہ کے  
 بعد گزشتہ گزشتہ اور باتوں کے خلعت خاصہ سرچ مرصہ کران اور اضافہ پانچہ ذات <sup>سوار</sup> بالسنو  
 غازی الدیخان بہادر کو ہمراہ گزیر داروں کے رحمت ہوا نوائے بنا بہ استقبال بلوغ فرمان باری  
 جاکر ساتھ آداب معمولی کے قبول کیا اور ایک ہزار پانسو روپیہ جوڑے گزیر داروں کو لطف فرما  
 پیشہ ہی بندہ صورت کے دوائے کلان قامت نما اور تحائف دوسرے ارسال کئے اور رات ہی نام سردار  
 قابو کہ وہ کیوں دوسرا اسلام سے خست کرتا تھا اور کیوں سردار کفار سے اس وقت قریب  
 ہزار سوار کے اگر ساتھ وسیلہ محو غیاث خان کے ملازمت نوا کی حاصل کی اور عرض کیا کہ کہندہ  
 نام بیچ موضع مابور تعلقہ بکلاہ کے ایک گدی اہل اعدا کر کے مسکن اپنے متعلقون کا قرار  
 ہی اور راحت و تاساج خواہل بندہ سوار اور احمد آباد بندہ کا کرنا ہی و تمام ضلع اطراف لکھنؤ  
 میں انواع نہ ہزار کے ہیں اور تمام قسم کی تعدی و حارت کرنا ہی تعویذی فوج ساتھ سرداری  
 کسی معز کے سین ہو ددی جمعیت خاطر خواہ بیچ اس نواح جلدیم ہو کار نیک خدمتی اور حسن  
 اپنے خطروں میں لانا ہی ضابطہ حکم عمر خان کو قریب ہزار سوار کے واسطے ہمراہی نامبرہ کے شرف  
 جدور پایا اور وہ اس ہیئت اجتماعی سے جناح استحال پر دور اور گدی کو مسمار کر کے جب رتین  
 آخرین کا ہوا ساتھ جو نیز منصب اور جاگیر کے علم فرما رکھا بلند کیا اور چندین برس دینا جی  
 جادو سنا ہی کہ عمدہ راجہ کے مرہ کے ہوا اور عیدین عالمگیر بادشاہ بہت خیر گیان سرداروں کے

اور سوق کے کبکرتا ہوا بھی باوری طالع سے نواب کی ہاتھ تو سل کا دانا دولت پر مار کر ملازمت  
 حاصل کی اور عطا پائے جاگیر اور مفت ہزاری منصب تہہ ہزار سوار اور علم و تقارہ سے ساتھ ضابطہ  
 دکن کے ایسا افتخار کا بلند کیا کہ گنبد سبقت کا بلندی میں فرق سے فرقین کے لیے لیا حتی کہ ہمارے ہی  
 اور کسی ساتھ منصب جاگیر کے سرمایہ تقاضا کا جمع کئے اور مبلغ ہائیس لاکھ دینی نواح پانکی وغیرہ سے تنخواہ  
 قرار پائی پس عزت بگچان کو ساتھ نیابت فوجدار کی کرنا تک کے بالائے حیدر آباد سر فراز کر کے  
 مع ساتھ ہزارہ اور دوسرے انعام کے روانہ تعلقہ کو فرمایا تھا مگر دریا سے عبید اللہ خاں فوجدار  
 معزز سے دکن کے جنگ کے شکست میں کہانی واسطے غیبہ اور تدارک اس امر کے روایات عالیہ  
 طرف کرنا تک کہ امیر کا انتہا ضلئے سے کہ خیر تقرری سو بجات دکن کی نام سے حسین علیخان کے  
 پیشگاہ سے آبادہ کا شہر ہے اور محض عرضی بھی وکیل دربار کی شملہ صوبہ بدو کو نظر انور سے  
 گذری پس انبر سے مراجعت کے خجستہ بناد کو آئے حیدر و گدڑ کے تھے کہ فرمان طلبہ مصور کا مع تقسیر  
 صوبہ داری دکن نام سے حسین علیخان امیر الامرا حسین خانداری کے اور سب نیابت و نظامت  
 حرات خجستہ بناد کی کہ پائی تخت اور سوق ملکہ دکن کا بنام سے بجات فاصوہ دار برائے یور کے  
 اور متصدی گری بھلات کی اور مقدمات مالی بلیم سے حیدر علیخان دیوان دکن مع ہمراہ شیخ جسم الدین  
 اور گنبد ایک ہزار اور دوسو سوار سہری پان تیس روپیہ ہزار اور تنخواہ اس کے حیدر علیخان پر  
 اور دو ہزار چنانچہ نواب آخر صفر سنہ دو جلوس مع تمام جمعیت ہمراہی متوجہ دار الخلافہ کے ہوئے اور  
 برائے یورین کئی مقام فرما کر نصف کی تی کہ اسلئے راہ خبر ہو چکی کہ گنجانی نام شقی پانچ جیسے ہزار سوار سے  
 بیجا گدہ عرف کہ کون کا محاصرہ کیا ہو واسطے غیبہ اور سکے نظر خالق پر رکھ کر روانہ ہوئے نامبرہ



مجبور ہستی جمع خبر حصول لشکر کے بری بری نزلین طوٹا لی کہ بکے فرار اختیار کیا اور میر الامیر آخر جہاد الی الاول  
 سہ سو بیسویں جو دار الخلافہ سے روانہ دکن ہوئے راہ میں ہر دو ایک کیر فاصلہ سے اسی کو سس کے  
 گز سے امیر الامیر نے ملاقات ارادہ کیا تھا تو اپنے یہ پاس مرضی بادشاہ اورنگ زبیر نے نصیب قبول  
 فرمایا اور کوچ کوچ داخل دار الخلافہ ہوئے مدھان بارہ میل تک اگر استقبال کے ملاقات کو بادشاہ  
 لیگئے بادشاہ نے پچھلے کلمات غیبت و رے خلعت خاصہ مع چار قباجرت کے قطب الملک کے نواب کے  
 اگر بہت سی باتیں مبالغہ آمیز محبت اور غرض اسی کہ زبان پر لائے کہ تمام کام و زار تھکا ہے جس  
 صورت میں کیا چیز ہی اسے بعضے قدمات کے جانا امیر الامیر کا دکن کو ضرورتاً آئے جب جو صوبہ بین حاضر ہے  
 جو تہذیب نواب کا ابتدا اس شعور سے بدلی طرف دیکھ کر شکار کرتا اور نواح سبیل اور مراد آباد کی انواع  
 شکار و خوش و مرغ و بطور سے آباد اور نسبت کرنے دوست صوبوں کی خوش آب و ہوا  
 وہاں کہ کوئی صوبوں دہلی کے واسطے دیکھ کر شکار کی شہت نہیں رکھتا مصلحتاً خود اسی سبیل  
 مراد آباد کی مع بعضے محالات دوست کہ خود اسی ساتھی سے کہ کوئی غرض نہیں ہوئی تھی نواب نے  
 قبول فرمایا جو کہ تھا بین بادشاہ خرچ اور بخشی مرصلا اور وزیر قطب الملک اور امیر الامیر احسن  
 نامہ شہر دہلی میں روز افزون تھیں اور کہ وہ دن بدن زیادہ ہوتی جاتی تھیں چنانچہ تاج سے  
 اور سکے خارج ہونا بخشی کا تصور سے اور مارا جانا اور دھان پی کا نفع دیکھیں مانتے سے حسین علیخان  
 بارہ کے اور لوٹ آنا معرانیہ کا دکن سے عالم علیخان ہر اور زادہ کو اپنے نایک کے یہ کچھ جلوہ طور کیا  
 یہاں تک کہ بادشاہ اوشا گئے قید ہوئے جسکے تاکہ تاریخ اس حادثہ کی مرزا بیدل نے یوں کہی ہے رباعی  
 زیدی کہ جب بادشاہ گرا کر نہ ہر صد جو رخصت از رہ خانی کر نہ ہر تاریخ جو از رخ و بخت فرمود ۴

سات بوی مک حرا کی کر دنا اور رفع الدجا بٹلائے گئے جب دو ہفتے میں اہل طبع سے گھرے  
 رفع الدولہ قرار پانے پر ایسی ہی آوا میں مر گئے محمد شاہ روشن اختر بادشاہ ہو گیا عجیب  
 ہر چند کہ اس مقام پر لکنا جملہ ان سوانح کا اقتضا کرتا ہی مگر بقول شیعہ قصہ نہیں برسر نہیں  
 چونکہ مفصل رشید الدین خانین واضح خاطر ناظرین ہو چکا ہی درگاہ کے بدستور نامہ مرام  
 اپنے اطلاع دیتا ہی ہے جو کیفیت کہ ذات سے نواب علی خاں کے علاوہ رکتی ہی جیسا کہ اوپر  
 ذکر ہونا چلا آتا ہی بعض بایں لانا ہی اور یہ رقم کرتا ہی واضح کہ من بعد اسکے عہد میں  
 محمد شاہ بادشاہ کے ان روزوں کہ نواب خجندیہ سے مراد آباد کی دست بردار ہو کر ساتھ صوبہ باری  
 ناگو کے بلوہا دین میں تھے کو ساتھ درپے اسی حال نواب کے حصار ہو گیا لکن کہا جوتا ہی حسب  
 خدا نچا ہے دولت پے زوال ہمراہ رکابا دن اقبالہ انہی کے تہی جب فرمان طلب حضور سے  
 پہنچا تو اب بعد وہ فرمان کے مقبول سے اپنے مشورت کی محمد غیاث خان کہ خیر خواہا یوں سے جناب  
 اودیم الخد متون سے ان گرامی القاب کے تہ سرائیہ اساتذہ کی کہ جانا حضورین کسی وجہ نہ  
 نہیں اس واسطے کہ بچہ سے دشمنوں کے راہی دشوار ہو گی نیز اور اولی غویہ ہی کہ دریا نرید سے  
 عبور کر کے عالم علیخان کو دریاں سے اوٹا دیا اور یہاں لوکن کی بالا استقلال سرجام دیا  
 پس جناب کو راجہ غیاث خان کی پسند آئی فرمایا ع جانا سخن از زبان میگوئی دو سو سے  
 خطوط حضور نواح دکن میں روانہ کر کے بعد دین دکن آپ بھی اس حجازے عازم ہو کر اس قصبہ  
 صوبہ مالوہ نے خبر داعیہ کی طرف سے ملی کے داخل قلع کیا اور یہاں عالی دریا ہے مکہ نزل نزل  
 کوچ کرتے تھے اور مجلس مشورت کی رات دن گرم رکھتے تھے کہ اسی شان میں خطوط دکن کے نظر مبارک سے

گدھے بکتیا ہی کے فشتے راز او سکا نہوا جو لکھا جاتا تھا مگر کوئی بھی خیال تھا کہ سفر ہندوستان کا  
 کوئی ہر کار کا گاہ نہ تھا کہ یکبارگی باگرت دکن کی جانب ہوئی تباہی گشتی گشتی حیرت کے تھے کہ یہ  
 کہلا اور یہ کیا کہ نکلا الامصل چند روز میں غرہ جب تک ایک ہزار ایک سو تیس ہجرتیں دیا نہ بد  
 عبور کے تیسرے کو پہنچے عوضی آباد کہ اوقت ناظم المجمع کے تھے ایک ہزار ایک سو وارد کار سے اگر  
 ملحق ہوا۔ سلطان قلعہ اسیر کا مجبور دیکھنے شکر ظفر پیکر کے تو بخانہ گریہ کر دیا شکرانہ خوشحال تھے  
 کہ اسیر پر محاصرہ ہوتا ہی لیکن نوکلام سے کسو کو اطلاع نہ تھی کہ حرف شہسی کا فیما بین حکم ہی جب دیکھے  
 باتو خانہ کا حالی ہوا سلطان خاطر ہو کر فرود ہمتیں شادی کے ہوئے چنانچہ وہاں ایک مقام کا اتفاق  
 ہوا قلعہ اسیر سے محمد غیاث خان کی سہ ماہ ملازمت کی پائی جب اسیر کا ساتھ اس  
 کے ہاتھ دیا اور سرور و عزت برپا ہوئی عمل میں آئی انو خان کہ طرف سے سادات صوبہ دار کا سے  
 ماہور مختصر ہوا چنگین نہ دیکھ کہ بلا توقف معرفت سے محمد غیاث خان ہادی کی مستعد ملازمت محرم  
 اسیر اور برنامہ کے اس جتنی کو فوج عظیم جاگیر ہاتھ دعا کا واسطے ترقی مہاراجے اور ہاتھ اور طاقا خاطر کی ہم  
 بیو خانہ کی اسے خود ہی رعایا کی کہ دور امانت خدا میں من جانتے ہتھیار کیا باگہ کوئی بہ حکم  
 بادشاہ کے مالک پر تصرف ہوا در رعایا و رود کو اسکے باعث اپنے امن جانیں خوشنیک ہادی  
 رہے بلکہ جو صلیبی نواز کی باوصف اس بات کہ سید دلاور علیخان وغیرہ درباران عہدہ ساتھ فوج  
 سنگین طرف سے امیر الامرا کے تفاق میں پہنچ گئے تھے اور سید عالم علیخان اور رنگ آباد میں لشکر  
 جوار اور سوار امرتہ خوشخوار ہراہ لیکر مقابلہ کو تیار اور امیر الامرا نفس ناطقہ ملک ہندو  
 در پناہ اور گرائی اور یہ سامانی جو فوجیں نواز کے روز افزون تھی ان جلد ہتھیار طاقا خاطر کو

سترزل کر رہا تھا راہ خدا شناسی اور نیک نیتی سے سرور دارانہ و خلق اور تباراجی شہر کے لئے  
 جس یہ خبر یادری طالع اور مدکاری اقبال نواب کی ہوش رہا سامنے عرض سادات کی ہوئی لے  
 تجربہ بن غرق ہو کر افراط فکر سے عکس کو دے اور سید دلاور علی خان کو جلد تمام ساتھ جمعیت  
 بہار سوار اس گمان سے کہ بہت میں طرف ثانی کو جمعیت ہم پہونچگی واسطے تعاقب  
 نواب عالی خان کے تعین کیا اور سید عالم علی خان کو لکھا کہ فوج دکن سے آمادہ بیکار کے ہوں  
 سید دلاور علی خان نے زندہ اسے جو کیا تو اگر وہ ممکن نہ ہو تو اپنا پناہ میں ملو اس کے نزدیک بل و  
 کو بہر میں چہر کر جمعیت ہندی کی اور موضع حسین پور کلر سندھ پر سر ہوں شہان کو گیارہ سو  
 بتیس تلافی دینے کی ہوئی سید دلاور علی خان غور جمعیت سے خیال کیا تا کہ نواب قلعہ نہ ہونے  
 اور جمعیت قلیل فائدہ کسی سے نہ ہوگی ہوگا کہ مقابلہ میرا کرین جب خبر پہونچ کی سی ہو  
 سو اور فوج کا بندوبست کیا صفراء سوار اور اپنے خیرائی کہ سید دلاور علی خان اپنے بقلمہ تو چکا  
 ترتیب دی اپنی فیل سواری سے پہونچے دھوکا دکان پر آ اور بیکار کی سوار ہو کر فاسدہ دو کوس کی  
 راہ کا قطع کر کے بہت جلد پیٹ پر اسکی آئے اور اپنے قلعہ کو میت دیکر مسجد بیکار ہوئے جمعیت  
 اعلام ظفر نسیم نواگر کے دن قبا کے نمودار ہو سید دلاور علی خان غافل اندر کار سے سخت خیر  
 ہوا فرمایا دفعہ ہلارہ کا جانا چارو پخانہ کو دکان چہر کر متوجہ جنگ کا ہوا چار ساعت  
 باور خیر کا گرم آہو کار سید دلاور علی خان چار پانسو سوار سے علف تنج بدینغ ہوا تم فتح کی آیا  
 عالی خان نے ابالجامہ کے پی طرف سے قریب سو آدمی کے چہر شہادت کا یا نواب نے شادمانہ فتح کا جا کر  
 اوجھیں پر اقامت کی اور اپنے خیر کا فرمایا بلکہ جراحوں کو واسطے مجروحوں کو مخالف کے تھیں کئے

اور شخص کو مناجات اور اسکے سواری تواضع کی حالت میں تکیہ غمخواری کر کے خلیفہ نوکری کی فرمایا  
 جسے قبول کیا ناچار ہر ایک کو زار دراہ دیکر مریض کیا اور بے اختیار و کفین مردگان لشکر مخالف کے  
 مسلمانوں کو قید کیا اور راجہ اندرسنگہ کو واسطے جلا لاشوں میں توں مامور فرمایا اور ساتھ فتح  
 فیروز کی مرحمت کر کے داخل برہانپور ہو کر پھر پور غمخواری کے التیام پناہ سے تھے کہ سید عالم علیہ السلام  
 برادر اودہ امیر الامرانامیہ دکن نے واسطے نذارک کے کمر بند ہی اور اورنگ آباد سے باغی  
 جنگیں فرمایا ہی ہزار سوار کے جلوریز جانب برہانپور ہو اچھی بھال کو ۱۳۲ گیارہ سو تیس  
 نواح ملاو توابع صوبہ ہزار کے جنگ عظیم سے ہندو کھلایا سید عالم علیہ السلام تقاضا سے جلادت و جوانمردی  
 باؤں سے تھا کاجے کر کے جانتا ہوں بے محابہ الاچھو کہ جو نا تجربہ کار تھا مارا گیا پس نواب مظفر و منصور  
 خجندیہ کو صوبہ علیہ السلام نے خبر سن کر قطب الملک برے بیانی کو تو واسطے ضبط در بھدوستان کے  
 اکبر آباد سے طرف دار الخلافہ کے رخصت کیا اور آب و ہوا عازم دکن ہو جب شہر انیدی مجوز  
 زوال دولت سارا بارہ کی تہی اعتماد الدولہ محمد امین خان چارہ بھادو والدین خاقانی بلکہ سمرقند ہزار  
 ناخاندان صوفیہ کے عہد سے محمد خان سیر کے ساتھ جنگی ردیم استقلال رکھتے تھے معز الیہ  
 میر حیدر نام ایک شخص کو مقرر کیا کہ اسے امیر الامرانامیہ سواری پالکی میں چڑھی دیکھ لے کر درمن  
 دعا سے درہ کسلا کو پہنچایا بعد اس کے کہ قطب الملک بھی بادشاہ سے دامن جنگ کر کے گرفتار  
 ہو گیا کہ رشید الدین خانی میں مذکور ہی اعتماد الدولہ ساتھ پایہ وزارت کے مرقی ہو لیکن اجمل نے  
 فرصت نہی جلد قضا کی اور نواب احکم طلب حضور کے نیابت صوبہ اری دکن کی کہ فوت بازو اور  
 شمشیر و اسلحہ کے منیر کے حامل کی تہی عہد الدولہ بیدار عوض خان کو مقرر کر کے متوجہ دار الخلافہ ہو

خلعت دراز بپوشا چنانکہ قواعد خلد کان کے جو متروک ہو گئے تھے ہر اس نوسانہ تازی کے رواج میں  
 مگر دوسرا ام آجلیل القدر بخل قاصد اپنا جانکر مزاج کو بادشاہ نواب مستطاعے نوعی منحرف کیا چنانکہ اس میں  
 اوّلین سلسلہ سببیں سے آثار بغی جید رقیان ناظم کجوات سے ہویدا ہوئے تھے نواب کے واسطے تادیب اور کے  
 مقرر کر کے اس جگہ سے حضور روانہ کیا اور نواب محل جمالوہ پر قریب کجوات کے پہنچے جید رقیان  
 ارادہ جنگ کے فت مقدیہ علی کے آیا تھا تباہت مقاومت کی نہ کی ایک دوا نہ بنا لیا پس نواب نے دار  
 کو عطف غائر کر کے جادو میں اس حد تک خلعت جو رہا اری مالوہ اور کجوات کی گو صمد حکومت دکن اور  
 دولت کامیگا اہر کیا تا لیکن نفاق سے امر آغا خاطر کا یاد لی کر اس سے بیکارہ سوچیں میں  
 نہایت کام دکن کی تغیری سے نواب کی ساتھ مبارز خان کے در و ستار ناظم جید رقیان کا بیان  
 اور ملال پانی درجہ اعلیٰ کو پہنچا لیس اب مخالف ارکان سلطنت کی مخالفت جو ادارہ تھا  
 کر کے شہر کو آ رہے ہو امر آغا کی کہ آگے اور سما کی حکومت کی ہی ہوا تہ سے اس طرف کو گشت  
 ہوئے اور بعد طرے چند منازل کے طرف دکن پہنچ گیا اور شہر کو پہنچا ہو گیا مبارز خان  
 سے پیش آیا سو ادشکر گھیری جیسے کوس برادرنگ آباد سے فریقین سے سون چھ سو سالہ گیارہ سو  
 سببیں میں جنگ عظیم ہوئی مبارز خان قتل ہوئے حکومت مملکت دکن کی مجموعی ساتھ نواب کے مسلم  
 نواب بعد فتح کے عتبانے طرف امر آو کن کہ روانہ کیا اور اراخند نقل اور غایت نامہ کی جوارا ساہو کو  
 تضرع پر کیفیت جنگ کے لکھا گیا تباہی نقل مبارز خان و طبیعت برکتی سے طالع کی پیرانہ میں  
 راجب انقروین کے ہوا ہوں زبانت دکن کی رشتہ پاس خندق ہستانا کا جو وضع و تریف کو علم  
 تفصیلی اور کا حاصل ہے تہ سے عقیدہ کے دیگر جیادون اراد کا جادہ سے حق شناسی اور سخن شنوائی کے

باہر رکھا جی کام اور کاج بھوک اولٹ کا لاہ نام بل ہم صل بسایم و ساع سے بھی در گذر آید  
 کہ سستی او کے ارادہ کی لایل طمہ اور حجتہ فاطمہ سے بیچ قابل تقریر و تحریر کے نہیں آتی ہی چند کہ  
 دروازہ کھلا مواعظت کے مفتوح ہو لیکن ساتھ مقتضائیت ہو کہ سے آب زفر دم و کوثر سفید  
 نمبان کر دینا کامیابی کسی را کہ بافتند سیاہ چونکہ مزاج اوس سہل زوال ہے اور اچھل کابڑا گڑبڑ سنجان  
 مفید اور کلمات موثر سے اثر پذیر اور نصیحت سے خوش نمونہ باون شفا و تھکا جادہ بر محافہ کے قائم کر کے  
 پیاچھل دینا رتھا ہوا اور قدرت غرور اور وفور غوث سے باوصف کھار حجاب اور نمبہ کے مال نکال  
 سے مسلمانوں کے مطلق نہایت کر کر کئی برابر سے ارادہ سیاہ کی شمار اور توپ جرایل و نا و کجبال و رکبہ  
 اور بند و تھی سستی کے ناکہ زیادہ حدود کے مقابلہ پر آیا اور سردار ۲۰ متعین کار دینہ و حرا کہ ساتھ  
 تطبیع و تدویر کے اطراف و انکاف و جوائے فراہم کیا تا سہراہ لیکر ساتھ ترتیب کر اور توبہ صغوف کے  
 مشغول ہوا تطبیع کے سادہ خاطر ایک ہر دیکے لاؤ علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع افغانہ دست پر اولاد  
 سرور و غم و شہد پر او غافلہ ساتھ نام فوج کمع سحرانہ تھکا اور امین صا اور عبیدہ ابوالفان اور  
 در شہان اور محمد بیگان اور فائق خان کو کر دینا اپنے ہر اول میں اور دین سپرد و سہ ساتھ ہاری فوج کے تمیز  
 طبع قرار کی دیکر فوج بانہی جو کون محرم السیہ میں بیچ نواح قصہ شکر کہہ کہ چالیس میں پرخندہ بنیاد سے  
 سبز و کاسر اسراران متعین ٹھکر ساتھ تمام سپاہ اور کرناٹک بر قنداز کے باوران اخراج تہرین جیہ کہ  
 شیر و اوپر بروک لڑنے میں لکھری و گہری کامل کار کا آتشخانہ اور جہل ستانہ سے داد و تہوری اور  
 کی دی کوئی دقتہ دفاعی سے چھوڑا جی کہ شکر گری سے بڑھانے کا کردار و شکر کے اوپر ہر شکر  
 خط و اعلیٰ کے گہوڑے اور کار مضاعفہ الحی علیہ و لا علی نسیم فتح و ظفر کی مس غنایت ازلی سے اوپر

جم اسلحتی یک ہی اور خود شہزادہ آلود سر کر کے شہزادہ پر دوپٹہ کرادیا اور خود محمد امین شاہ اور غلام  
 مع شہزادہ بھائی عید النبی خان کا اور لیر خان اور خانہ نا خان اور عزت بیگ خان اور سید عبد الوہاب خان  
 تمام کثیر کے فوج سے فائدہ ہو الخی از الساطل کان زھوقا ایک موضع پر چار ہزار سوار کا کثیر  
 زمین سے پیادہ ہو کر جنگ میں مبادرت کئے تھے قتل ہوئے کشتوں سے لڑتے ہوئے دو ہزار سات  
 گیسوے دونائی مارے گئے باقی غنیمت سے زیادہ دو ہزار سوار کا اسکا زخمی پڑے تھے سوائے اسکے تمام اطراف  
 انکان میں جنگ لگا کہ اکثر عرصے قتل پڑے جو کہ کلاسی دیتے تھے اور ان کے پیادوں کے جو کشتہ ہوئے  
 کہا کہ شہزادہ باجیر اور دہرود سنگھ سلطان جی اور جلالت شاہ بالا جی سے استیصال  
 مخالف کے ترددات شایانہ اور سامعی حیدر اس جماعت مردم کی کہ حقیقت پر تو اخلاص کوں منیع ثبات کا  
 بیشک زبش ہی باعث ہو رہی اور جو می خاطر دوستی مائیکہ ہوئی اور جہان تہاد وستان بیکل کو  
 دو حکام رکھے فقط واضح ہو کہ جب فتح ہوئی کہ خاطر وہاں ہوئی بادشاہ نام ہو کر ہمایوں کی کوشش آغاز کی  
 اور کربل فرامین غایت لیکر محکمہ ظفر فرمایا حاجی امینی ایام میں لڑا اسکا صفحہ کلمہ آوازہ ہو پس  
 ایک ہزار اکیسویں کا من لڑا بلکہ بادشاہ نے بمالوہ تمام یاد فرمایا اور تو اخلاص اللہ نامہ جنگ کا دکن کا مقرر کر کے  
 دار الخلافہ کو تشریف فرما ہو شرف ملارنگا پایا فضل علی علیہ السلام کے درانی باغی حد شکریہ دنیا علیہ  
 روزی دہ کے شہزادہ ایام رسیش بکوشم انتفہم کفایت رحمت الہی آمدن واپس ہزار روپے ایک  
 ماسا نقوہ صلہ عنایت کے بعد دو ہفتے پہر بادشاہ نے آپ اسطے تہیز کر کے دکن کو رخصت فرمایا و جب  
 اکبر آباد کو پہنچے بعض جہ سے مشہور اسے جنوبی جہر کر سمت قی روان ہوئے اور سر آباد  
 اور بکنور پر سے مرور کرتے ہو کالپی آئے اور دیکھن سے عبور کر کے منہ طرف جنوب کے کئے اور



ملک لاون میں سے اور مانوہ سے شہر ہویال پرورد و پاشکر کا ہوا و ان فوج مورثہ کی استقبال کر کے  
 آگے آئی ماہ رمضان سنہ ۱۰۸۱ میں سخت لڑائی ہوا و ہویال میں ظاہر ہوئی چونکہ خبر آمد آید نادر شاہ کی گرم  
 ہتی نوائے مصالحو کو صلاحیت جانکر طرفدار الخلافہ کے رجعت کی جستجی احوال و مانگنا احوال میں  
 محمد شاہ کے گذر اچھوٹے مانی مصالحو کے دات گرامی نوائے حقے مادر شاہ وقت و مراجعت کے نوائے  
 فرمایا کہ میں مثل تمہار کسی کو نہیں دیکھتا ہوں تم قابل بادشاہی ہو محمد شاہ کی سلطنت کی بنین  
 بنیتے ہیں میں بنین بادشاہ کرتا ہوں ہر امر و خواجہ و خوار تمہارے ساتھ رہتا ہوں اگر کوئی سر  
 پر کھارے اور نہ ٹوٹے سے باہر کرے نوائے در جواب عرض کی کہ قوت اور عظمت شاہ  
 زیادہ اس سے ہے لیکن یہ کام واسطے بندہ اور شاہنشاہ کو چاہیے نادر شاہ بولا کہ عرض کی کہ  
 بندہ کی اور چند شاہنشاہ کی مشہور ہوگی مادر شاہ آفرین کیا آفرین کی چاہیے اکثر اوقات ایران سے  
 فرامین نام سے نوائے مرحمت ہوتے ہیں رہے بہت رہے بہت رہے حتیٰ شناسی رہے و فاشکاری  
 نواب ملکی صفات کی کہ اس قدر اس نائید پر ایسا کیا کہ شائقین فن تواریخ ہر نیک و دشمن کی سلفت میں  
 نایاب کر کے کیا نہ اس چمنی کی حلف میں ہو گا ایسا ہی سکھ ہو اور ایسا کرے تیجہ اکایہ یعنی  
 کہ نواب مندوج ہی ہر نیک جو از ی اقدار کو اسی ہی قوت و توفیق نیک حق طرک سے آید جتنا کہ  
 ہوگی چاہیے ظاہر ہی اور بعد جنگ مادر شاہ کے نوائے ۱۱۵۳ اکبر اکبر ایک سو تیرین ہجری میں دہلی  
 ریاست دکن اور پڑائی صاحبزادہ ناصر جنگ و شورش با جیر اور مرہ اور دوسرے خلون آباد  
 حضرت لیکر بانو پر آپ کو کہ غیبت میں نوائے بیان خویون مزاج کو صاحبزادہ کے جاہ اطاعت کے  
 زور دگر دگر کہا تھا صاحبزادہ مایہ تھا کہ لڑائی عرصہ طور میں آئی صاحبزادہ عین جنگ میں

گرفتار ہو چلے وہ دف مبارک کا ایک فتح نمایان اور دوسری سلامتی کا خبر دہ کا بلند آواز ہوا چنانچہ  
 مفصل احوال اس جنگ کا قریب بیان ہو گا اور بعد اس فتح کے انتظام ملک کار کے لاشہ گیارہ سو چوبیس  
 ارادہ ملک کرنا کا دوبارہ مصلحت قلعہ ترخانہ کی کامیابی کا محاصرہ کر کے ہاتھ سے مرہٹہ کے لیے لیا بعد کے ملک ارکا کا  
 قوم نواب کے کہہ سکتے اور ان کے تفریقین تھا ان نزاع کیا اور واسطے حکومت و نان کے خدا بندہ جان دیا  
 اور انور الدین خان بہادر کو باجی کی ذکر انور الدین خان اور ان کے اصحاب کا تفتیشی لفظ نوبت لے کے اپنے  
 محل پر تھوڑے پندرہ سو گاؤں و دو سو تیرہ گاؤں کا حکم کیا کہ کسی شخص مدین کو توجہ نہ کریں انور الدین خان بہادر  
 جنگ کے پس شجاع اور سراج نیز فہم اولو العزم تیار راہ جرات عرض کی کہ بندہ کی خاطر میں ایک شخص  
 کہ اوسے بہتر کوئی نہیں ہوا ہے استغفار فرمایا عرض کی انور الدین خان نواب سیم فرما کے عطائے خلعت سے  
 اور کجا مہاجی کیے اور آپسے گیارہ سو ستاون میں طر و تخت بنیاد کے مراجعت کی اور گیارہ سو  
 اسٹ میں قلعہ الملکہ ڈھ کا واقعہ حیدر آباد کے جو قبضہ میں بعض امر آؤ کی کے تباہی فیضیت بیہوش  
 اور گیارہ سو اکٹ میں جب خبر آمد آمد احمد شاہ الی کی کابل سے شاہجہان آباد کو سنی نواب  
 اور گٹ آباد سبر مانپور پر آئے دہان خبر معلوم ہوئی کہ شہزادہ احمد شاہ کی فتح ہوئی اور احمد خان  
 شکر فانیس کیا کر کابل کو لوٹ گیا یہ فتوحات پسندیدہ اور صحت حمیدہ اوں جناب ملکی صفات کے  
 میں ہیں اکابر اہل دربار مہربان چٹاکی ہاتھ سے نواب کے علی منزل گزین بہشت برین کے پوس مدت عمر  
 گرامی اور ریاست سر اسر عظمت مدت عمر انبا سی سال شریات اتیس برس آج  
 انتقال و تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد منورہ سبب انتقال پیری اور پیر خجائے طبعی کو بعد  
 احمد شاہ ابدالی کے ہونے آپ بر مانپور میں تھے کہ مراجعہ مرکز اعدال سے منہ پیر اطبیعی کی ہمار

ہر بی ایسی حالت میں ستائیسویں جمادی الاول کو خلیفہ اورنگ زیب آباد کے سپاہیوں کو چنگی غلبہ مرض کا تھا  
 اس کے سوا دیر پا خود میں زیرِ ضمیمہ توقف کیا اور چار بی روز بروز قوت پکڑی حتیٰ کہ کم کشتار کی مملکت  
 بنگال میں بانی کیا تاریخ وفات چوتھی جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ کو آٹھ وقت عصر بنگال حلت حاصل ہوئی  
 اس راہ خیر گاہ میں وقت اور تھاغ نے انش کے شوخ خلق سے اوٹھا امر اعظم نے جازہ دوش بدوش  
 میدان میں لائے نماز ادا کی روضہ مبارکہ جو قریب ملوہ دولت آباد کے ہی روانہ کیا مرقہ شریف پانچ ہزار  
 ستارہ برائے الدین غریب تھیں سرہ ماہل بقلید تاریخ حلت توجہ بہشت جمیع امر ارمانہ درویش ارکان  
 گویا خیال سے جاکے تھے مراسم تعزیت کے بشل فرزند کے بجالائے عجب ذات ملکی صفات معلو  
 بحیرہ اب کی ہی کہ مدت رایت میں اپنی کسو کو واسطے قتل کے حکم کیا اگر کوئی قابلِ قصاص ہوتا  
 حاکم شرع کو حکم ہوتا تھا کہ جو جس مسئلہ کے عمل کریں خود واقعی ہی کہیں لاکھوں پیسے لیا نہ دستخط خاص سے  
 سوئے انعامات بادشاہی و راضی مدد و مساس کے مصوبات و کمین بطریق بومید اور مانہ کے ارباب تحقیق کو  
 پہنچاتا تھا اور اسکے ہر وقت بعد ایک دور کے تیس چالیس ہزار روپی نقد واسطے خیرات کے مرحمت  
 ہوتے تھے یہ دستور مستمر ہوا اور زخیر ہر سال ملے معطر کو روانہ ہوتا تھا باوصف مشاغل رایت کے  
 باقی ہم و فضل کا بہت ہوا ہم نے صحبت فقرا صلیحا شوا سے رکھے تھے آپ فکر شرعی فرماتے تھے  
 صاحب دیوان تھے چنانچہ ایات تینا اسجاد کر گئے جاتے ہیں سے تاشہید خیر مرکان یارم  
 کردہ اندہ سرمہ چشم قیامت از غبارم کردہ اندہ سے افسوس کہ در طبع تنایت گوارا نہ ایانے  
 و قاب و ہوا کہ توداری سے در خیابان باغ نظارہ نہ آصف خستہ راہاں کینہ سے از خضابم  
 بنو مطلب دیگر بخیال نہ آفقدت کہ آہو نگہبان رم نمکنہ سے از تصور دن روی چمن پراکھاوہ

در نظر آصف چه باغ دلکش داریم ما سے خوبی بخشش چو ترش افکند با طبع آن شیخ کسرس افتاد است  
 ناگزیر است صید شمن یار ما دام زلف تو دلکش افتاد است لقب بعد وفات مغرت مآب تسار آصف  
 خزینه دار عمامه وضع اختراع آگهی بی چنانچه ناصر چند سے اس بندش پر دو بار تکرار ہوئی کہ ہر کی دہا بنڈا  
 کرتے تھے اور زرعاری انکو غنایت کی ہوئی شاہ کی ہی کیا اچھا تمغائی زرد رنگ آفتاب کا اور آفتاب غیر عظم  
 قرآن میں آیا ہی صفحہ فائق کو تفسیر الشاطرین اور چونکہ ماخذ میں اس کتاب کے ایک دو جہا  
 بندگان عالی سے کیا گیا ہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لقب بھی کو قدیم ہی لیکن جو تیر کیا ہوا آگاہی اور مراد  
 اس سے بندہ بزرگی دادہ خدا ہی نہ بزرگی دادہ بادشاہ کہ خود بادشاہ بندہ عالی بندگان خدا ہی اور لفظ  
 بادشاہ کو بھی کیا یہ کرتے لکھا ہوا دیکھنے میں آیا ہی اور یہ اصل میں بندہ عالی بندگان ہی لفظ ہے کو  
 میں سے گرا ویا ہی قلب اضافہ کی ہی چاہیے کہ افتا سے نہ بولیں کہ اضافہ کریں نواب ناصر چند  
 احمد علیخان علیہ العزائم کا بیان اسم گرامی اور خطابہ اسمی سامی الدین بیدین نام میر احمد علیخان  
 خطابہ ناصر چند ولدیت و لد اول مغرتا قیاب اصحابیہ اسم والدہ ماجدہ نور بیگم تاریخ و مکان  
 ولادت و جلوس تاریخ میں کمین دیکھی نہیں مکان ولادت کو لکھا نہیں تاریخ جلوس نہیں  
 جمادی الثانی ۱۱۹۱ لکھا ہے کہ مکان جلوس قریب بوسین مالہ ساحل شہی جیام دوی الاحتمام میں  
 ارکان دولت قدیم دیوان پورن چند بہر عول سے ہوئی الیہ کے مصحاح الدولہ شاہ نواز خان بہادر کو جو  
 دیوانی سے صوبہ ہرا کی کامیاب تھے یاد کر کے دیوان فرمایا اور موروثیت پیشکار مزار الیہ کا اور عرض  
 بیگ مخاطب شاہ بیگمان خان نام محلات و اولاد محلات یک محل نواب بیگم دختر روشن الدولہ  
 طرہ باز خان یا در اولاد یک صبیہ بطن سے بیگم صاحبہ موصوفہ کہ منسوب بقبر الدولہ باد فرما نہروا بان

ایران و توران و روم ایران و توران سلاطین ہم عصر بادشاہ و سلی روم میں ہی علی ہند و دکن  
 ہند میں احمد شاہ ابن محمد شاہ و کینین آپ مرہٹے بالاجیرا و ابن باجیرا و اول نیندار راجہ غورہ کیفیت  
 ایام خود سالی سے طفل عاقلیت میں پدربزرگوار کے بہت بہت حال فانیع ابال رہے اور پچھنچے سنگی کے  
 جن روز کہ نواب آصف جاہ بباد قند گاہ جناب کے طالب تیراہ جزا آمد نادشاہ کی شکر و کچ ادا  
 بارگاہ سلطانی کا فرمایا شہ گاہ سے قند گاہ کے نیابت سے دکن کے کاموں کو باجیرا اور مرہٹے نے فرصت  
 پائی فوج سنگین سے اپنی سوا و جھتہ بنا دیں آیا اور اس نواح کو خوب تاخت و تاراج کیا آپ نے اپنے  
 اور اس کے خروج کیا اور پونہ کی لوٹ لگے شو کا ارادہ فرمایا مجھ دعویٰ کے دیوانگ سے اس پر غالب آئے  
 باجیرا و حیت ذاتی سے اپنی بلتچی ہو کر ملازمت میں آیا چنانچہ حمد و شکر کا رکھ کون اور ہندیا مع اقطاع  
 اس کے غایت فرمایا کہ باجیرا کو مالوہ میں اگر ۱۱۵۹ اکبر دارا کی سو چھین میں قضا کی اور جواب  
 سہنہ الیہ میں بارگاہ سلطانی سے عازم دکن ہو بعد اس مراجعت کے چونکہ مزاج کو جناب بعض  
 ارباب غرض نے اطاعت کے بدو الا قدر کے روگردان کر رکھا تھا اور فصل بیان اسکا احوال خیر نکال میں  
 حضرت خواجہ تاج کو کریم قلم نہیں ہوا زینت قم ہوتا ہی کہ جب سار و معز الہیم کو اطلاع ہوئی کہ حضرت شریف  
 فرمایا اسطوف کو ہو میں آئے تہو خان خوشکی اور صف شکن خان مجاہد جنگ کو اپنی طرف سے ایلی  
 کہو کہ روانہ خدمت کیا دے کتا و جو جو کمینوں خاطر اور منتظر نظر صاحبزادہ والا قند کا تھا  
 سمع اقدس میں پہنچا یا حضرت مغفرت مآب نے شفقت پدہری سے جواب ایسا قلم کیا کہ اب ہم نے  
 شکوہ الہی چاچا کی دی ہی ملک وسیع ہی لازم ہے کہ دمان جاگرا و کا بند و لب کر د اپنے  
 احوال اس معنی کا کہ ہر ایوں کو اپنے جو جو متعین تھے مع تاجی سامان جہت و عظمت حضور

والا میں ہوا اور آپ چند آدمیوں سے روضہ منورہ میں جا کر خلوت گزین ہو ایں تا میں عبد الغفر خان  
 آپ سے جدا ہو کر حاضر خدمت نہ آئے مگر تاکت ہوا تھا وہاں تک پہنچے تو بھی کہ متہم ہو کر ہر آپ باقی  
 اور افسوس کریں فرما چکو خانیکی پیر کر میدان بیکارین لا یا آپ اور گناہ سے ٹھکر ملے پیرائے اور قحط  
 خان قلعدار کو وہاں کے ہمراہ رکھ لیکر شہتہ مجموعی سے کہ زیادہ چار ہزار سے نہیں گئے مستور زم جو حضرت  
 مغفرتاب بھی واسطے مدافعت اس رنج زائد کہ اپنی جاسے حرکت کی محبت بنیاد سے ٹھکر داخل اور  
 ہوئے اور جلد سپاہ فراہم کر کے متصل عید گاہ مفر خیم انکا کردیئے اور لاتی عسکرین کی ہوئی  
 عین دارو گیرین روم سپاہ بنائے فتنہ اور سلطنت جمعیت گاہ سیمہ ہو ایں و بلا ائیرین نیل سوار  
 جو کام میں جاکے تھے چند تیر اندازی کی جوت کرتے رہے شور و شعلہ روز و رات سے باہون کے  
 جب بعض فیال اونین سے بھی سپاہ آئے یہ حال دیکھ کر دو سو سوار سے فیل نکالے اپنے ساتھ لایا  
 اور بھیرہ سے تیار ہو چلا کہ گدڑ کر کے اندیشہ تصادم سے فیلان کو پیکر کے مخادی فیل سواری  
 مغفرتاب کے آئے اور وقت سرت کا ایلچہ پوری درپے مدافعت ہو کر چار سو جوانوں کے پیادہ ہا قابل  
 ہوا یا اور سو فوجن شام شام سے نکال کر جابازی پر قدم ثابت کیا آپ کمال دلیری سے سہرے کے  
 ساتھ رگہ گوفان میں قدم جڑا تھا اس کے جڑنا کریت سے اجل رسیدہ دیکو با مال نیل ناھیک اسل  
 کسور خان چیلہ مغفرتاب کے مقابل ہو کر خوب بیوقوف سے محمد عالیہ کو کا کو کہ وہ دار و خدیل جابانہ  
 تھا اور اس روز بجائے فیل بان کے گردن پر ماتی کی بٹھا ہوا تھا گرا دیا آئے یہ دیکھ کر  
 اور مستقیم دل ہو کر ماتی کو پادن سے بڑھائے اور ماتون سے تیر چلاتے رہے خوب جو ہر دلی ایسا اور  
 شجاعت خلقی پر والا قدر کو دکھائے چونکہ فضال حقیقی شامل حال طریقین کے تھا آپ مجروح ہو کر

بابت مردان مغفرتا کہے اور قیامت حضرت مغفرتا کہے کہ میں خوشیان ہوئیں ایک توفیق دوسری سلامتی  
 فرزند کی سوئم شجاعت و سادری اقبالہ کی کہ برادر العین مشاہدہ کیا حتی کہ فرمایا کہ باوجود عدم جمعیت کے  
 کیا جگرہاری کی ہی طوقہ آباد دارانہ سے میرا ملین درآیا کو اس قدر قصورستانی کا عالم صابر الی میں  
 عابد حال آئے ہو اگر قریب عفو سے ساتھ باپہ ولی عہد کی کہ کاباب ہو اور بعد انتقال قبلہ گاہ کے  
 جو مہمند بنی پتا ہو کہ میں معلوم کیا مصلحت جانی کہ جمیع کارگزاران والدہ کو بغیر و تبدل کر کے  
 درہم و برہم فرمایا اکثر تعلقہ اور کواعوا سے مردم فتنہ جو کہ نظر التفات گرا دیا لکھا ہے کہ ابتدائے  
 میں آئے جو کہ جو وینڈت پیکار و سوز و غم تھا حلقی او میں سے نالان امر اقدیم اور کیا بندیاں گاہ  
 تمام شہادت خطی سے مشاعرہ کی شاکی ہے پس چاہے طلب احمد شاہ بادشاہ کے کہ سہات تمام سے  
 یاد جوئی ہی واسطے حصول خلعت کالی دکن صلاح سے غازی خان سادہ و زبر را در حقیقی کا عازم دار <sup>انقلاب</sup>  
 ہو جو احمد شہام الدہ دیوار کو بنایا انتظام مہام پر کیا کہ مامور کر کے نہضت فرمایا اور چلے وقت  
 اگہوئی حاضر بنی جنایت کی اور ارشاد کیا کہ یہ میر سلیمانی ہی پس علی التوالی دو تواتر کوچ مقام کرتے  
 جوئے مجتہد زار سوار اور ایک لاکھ پیادہ و سہا ہشتار سے درآئندہ ایک جلوریز ہوئے کہ حسب الحکم  
 سلطان طغٹ خان کیا اس اثنا میں سپہوں سورس منظور جنگ ہدایت محی الدین کا جو ہمیشہ را دی  
 اولیٰ جناب کے ہے اور ساتھ صوبہ ہاری چا پور کے قیام رکھتے تھے سولہویں تاریخ شعبان ۱۱۹۲ھ گیارہ  
 با ست میں اس طرح سے پہونچا کہ چند اصحاب قوم نوبت مخاطب حسین دہ خا کہ وہ تازہ رکھو ہو  
 کہ بات سے جوش کر بخندہ صوری سے ماہی کہندے ہو اتنا ہدایت محی الدین سے اگر ملا در مزاج میں انکے  
 درآکر جو کہ نا بردہ کا یہی ماندہ و بود سے خلق کرنا کہ کے آگاہ بنا خیر نص او کے تسخیر کی دی اور دست

محی الدین باغی ہو کر مع اتفاق مومی الیکہ کروہ خواہیں کہ ساتھ ہوا عید کے شریک اپنا کر کے چڑھائی کی  
 اور عند المحاضرہ انور الدین خان صوبہ دار چارپانچ ہزار سوار سے مقابل ہو کر طرف سے کار کے مارا پس  
 بوجہ متوجہ ہو بدایت محی الدین خان کو گرفتار کر لیا اور انور الدین خان کہ وہ بقول اکثر اطراف سے  
 نواب مدوح کے صوبہ دار الیکہ کرنا مکمل تھے جب وہ جنگ ہذا میں مظفر جنگ بدایت محی الدین خان کے  
 کام میں ولی نعمت اپنے مارے گئے من بعد محمد علی خان فرزند انور الدین خان کو بحال کر کے واسطے لشکر  
 پہنچائی کہ کہ کیسان و مانکا مخالف ہو گیا تمام صف شکن حاجیہ جنگ میں شہید ہو کر مایاں ہو گیا  
 خان اور مظفر یار خان پر دہشتیان فوج کو متعین کیا طلبہ کب خان اور مظفر یار خان تو مارے گئے  
 فتح صحیح تاکہ حاکم نشین الیکہ کرنا مکمل کاسی نصر میں واپس کے جا تا رہا نواب خود نفس نفیس غنیمت  
 توجہ فرما ہوئے آئندہ ہنس نہ سکے گا یہ سزاوار کا گم راہ حسین موسم پر شاہک بادشاہ شدت کی  
 کیے تین تیس روز کامل یہ ہتھیار اس چار یاروں کے شہرے طرف صوبہ دار اب لکھنؤ کی جا رہے حکم  
 بخوان کا یہ کیا مردم لشکر کے یہ حکم پر بھی دینا اطراف میں متفرق ہو گئے فرمیں لوگ جو  
 آرام سے بیٹھے ہو تھے قوی دل ہو کر کیسان نے ان کے اس لشکر مضطرب پر سب سے متوجہ کی  
 شہر چھتہ ستر وین محرم ۱۱۶۳ الگ بارہ سو چوبیس میں شیخون مارا اور سو فہرہ ایکرات باقی  
 تھی کہ خود سوار ہو بسبب ہر گئی شہر کے صف آرائی ہو سکی آشکاری تو چنانہ فرانس کی ہرنگ تھی  
 اگرچہ اسپر بھی مردم لشکر کے اپنی جا پر تھے قریب صبح صادق خود نے جا اتفاق سے افغانان  
 کو نزل کے تادیب ان لوگوں کی کیا چاہئے معاملہ بالکل برعکس ہوا ایسی بات ہے ان لوگوں کے شہید  
 البقاء للملک المنان مدت عمر اور ایام رستا مدت عمر نامعلوم مدت حکومت بعد از القدر



اڑھی برسی سب ارحال و تاریخ وفات و مکان شہادت و مرقد انور سب ارحال شہادت  
 باسعادت مکان شہادت و جنگ گاہ تاریخ وفات اہلارین محرم الحرام ۱۱۶۴ گیارہ سو چوشت  
 تاریخ لفظ حسن خانم مکان شہادت صحابی طلحہ بنی قریظہ کی مرقد منورہ شہید بنیادین روئے شاہ  
 لقب بعد وفات شہید لکھا ہے کہ نواب شہیدیت جہاد و داعی غنیم آپ سے ہمیشہ خوف و  
 رنا کرتے تھے اور بارہا میں جملہ ارکان دست و صلابت سے خدا داد جنگی سلام ہم رسید میں رہ کر  
 کہ اور میں کہیں جہاد و دلیہ کی کرتے تھے اور بعد شہادت بھی انکا تعریف جاری ہے جسے آبادین انکا چہرہ  
 گائیں لوگ اپنے نام پر چہرہ کرتے ہیں اول نوبت تین اب کچھ کم دکھلائی دیتے ہیں سہ و بارہا میں میری  
 کوئی اور نہیں دیکھ کر ناگہانہ میں ہدایت محی الدین خان کا بیان اسم و خطا و ساری پیر و نام محمدی اللہ  
 خطہ مظہر جنگ ابن موصول خان بھٹو دستہ نواب صفیہ بادی و مروجہ حد اربا تاریخ نے ایسا ہی لکھا ہے کہ  
 اصطفیٰ میں اسانظر سے گذرا کہ یہ فرزند حضرت رائے خان کے ہیں اور موصول خان ناگہانہ سے شاہد کہ آنحضرت  
 بن جوہر سے ملنے مشہور ہوئے اسم و خیر النسا یکم بنت نوالہ یکم تاریخ و نکاح و لااد بدو معلوم سال  
 جلوس گیارہ سو چوشت مکان جلوس صحرا حیات دھوگاہ ارکان دست و حد ارکان دست و حد  
 تاجی ایام حکومت میں کرمانہ اندک تہا فقط ماعدہ اس شہد دیوان جدید بس مرد عاقل نکھور یا وفا و اراج  
 یکروز سید شاہ یکم چہرہ شہر جنگ عبد الباری خان بہادر کے تھے کمال ضابطہ کہ بعد انتقال  
 شہر کے جسے شہر میں کئی لاک روپیہ کے محالات پر قابض و متصرف رہیں نواب امیر الممالک کو  
 گذشتہ نین دوپہر ناصر محمد الدین خان حد الدین محمد بن محمد الدین خان فرمان روایان اہلار و توران و  
 بدستور عبد نواب شہید ہند و کن علی بن اکیفیت بعد شہد ہونے نواب شہید کے مظہر جنگ

رئیس سچا اور رام داس نہایت کو دنیا غایتہ خطا پٹیکر دیوان منتقل کیا اور سوچو جو کسی بیان کو فراموش کرنے کے  
 جو پلچری سے ہمراہ رکھا تمام مظلوم خان کا رڈی اکثر از مردم اسل فرشتے اور پس ہزار ہا ہمراہ لیکر  
 طرف حیدر آباد کے نہضت کی جو کہ خون نواستہ شہید کا کریمان گیر خوبو بچا ہوا خون اتفاق مظلوم غفلت  
 افغانہ کا آتش نفاق سے سوختہ ہوا فخر لبر راچولی کے متصل گرہ پر دو فوج مقابل ہوئے سکھ  
 سردین بیچ الاول ۱۶۴۷ء کا بارہ سوچو ست فوج کا رزار اور تو کام مظلوم جنگ کا ختم ہونے سے پہلے  
 کہ پیشانی چیر کر پس سے نغزالہ کے چل گیا تا تمام ہوا اور اوہ سرمدی حسین خان بن ایات خان سے  
 مقابل ہو کر بہت زیادہ خان کو زخم لگا سکے مارا ہوا اول ہی ہو کر مین خامہ دو گویا کا ہوا کام ہوا  
 کوئی ایک دو ستر پر ہوا واضح ہو کہ جنگ بدلیں تو اس جنگ کا حکم علیا چار دیوئی کیلئے ارسال  
 آئی پر کر کے مدد سے بہت خدا داد کے خود فوج بیکار رہے اور کمال فدایت و عظمت کا ساتھ خراج  
 تہ اندازی پر کشادہ کر کے سب سپاہ خون آشام کے مانند شہیدان فوج سپاہین کا  
 کرتے تھے اور جمع اعدای دولت میں مثل رستم کے کوشش فرماتے اسپن ایک تیرہ فراموشوں سے  
 عارضہ اذن محفوظ آئی کے ہو بخاک کہو ہر شکوہ با تکیں تھے اسکو تیس سے کالکھو تیری  
 اعدا دولت کے ثبات قدمی کو قبول فرمایا پر گزیر گزیر خوشی کی حتی جب کام بہت زیادہ خان  
 ضربہ زوق سے میر محمد حسین خان مذکور کے انجام کو پہنچا تو اسے خطا پٹیکر فیصلہ صادر کیا جس سے  
 بہت خانک ملادیا اور بغور سرتن سے مومی الیہ کے جد ار کے نیزہ پر قرار دیا تا دینا فتح کے  
 بجھے لگے خلافت نے اسم گرامی سے آپ کے سادی کی آپ کے پس لبہ حوسدہ جنبہ بہت ہے فرمایا  
 کہ سندھ ریاست کی نام سے میرے بڑے ہائی صلابت جنگ بھاد کے سلم ہوئی ہی ارادہ ضابطہ

حاضران ہمارے محقق و وہین اور مظلوم رجوع کیا سچان اللہ حدیث نبوی ہی الولد سرلابی  
 معفر تاجے تو اپنے عیدین وقت تفویض سلطنت کے نادر شاہ سے وہ عذر کیا اور نواب نے  
 اس وقت ایسا ارشاد فرمایا موجب سلطنت تاقیام روز قیام مقررہ اپنی نیات بابر کا کٹ ہی  
 اور نتیجہ ایسی ہی خوشنما سی اور خدا پرستی کا اور تاحال ہی احوال خیر کمال ہر چنانچہ با جاہ و  
 کامی ملک جملہ اولاد و احفاد اسی جاہ مستقیم رہیں اور اسکی دلیل ظاہر ہی کہ سب رئیس کی  
 اطاعت کرتے ہیں اور اپنے سے بزرگ کو بزرگ جانے میں کبھی فیما بین کسی کو سے خلاف نہیں  
 واقع ہوا اور کوئے دعوی سلطنت کا کیا اور حاکم وقت سب پر مہربان اکثر عیدین تقریب  
 مناسبات میں دعوت جوئی ہی بہ شرف ملازمت سے کامیاب آئین راہ و رسم جزو عاقبت  
 شاد بون میں ملاقات برادرانہ جاری الحمد للہ الہی بخیر طرح کی نعمت خدا داد ہی کہ کشاہ  
 سید بابر سلف حال اور اہل فرامیت کو اس کے مسرہ نبوی مدت عروایام حکومت مظفر جنگ عروا  
 حکومت دو ماہ سے پہلے ان کے افعال و اعمال و مزار یہ سب میان سے ظاہر ہی مگر فرار کا  
 پوشیدہ ہدایت محی الدخان آدمی قابل ہے مشہوری کہ ہمیشہ لغت بولا کرتے ہیں جیسا کہ ایک فقہ  
 زعم دیا دہی ہے بین ایک دن کوئی آدمی طرف سے نوبت ہر جنگ کے اگر گاہ طلب کیا جواب ہے ابا  
 جعفر کرو کہ مطنین میں فدوی کے مطن اس قدر رہیں کہ عصافیر ضاقیر سے اپنے لیجا کر ہشیانہ بنا دیں  
 حلاط جنگ کا بیان اسم و خطاب اسمی والدین اسم سید محمد خان حلاط حلاط جنگ پر  
 پیسکار سے بادشاہ کے امیر الممالک و لد سوم معفر تاج اسم مادر غیر مرقوم تاریخ و مکان ولادت  
 نامعلوم سال جلوس وہی سنہ روان ۱۶۶۳ گیارہ سو چونتہ در مکان جلوس مقام فرود گاہ ارکان

دولت کا بیان اول رکن الدولت نصرت جنگ سید شکر خان بہادر وکیل السلطنت بہر صہام  
الدولہ وکیل بکار رکن الدولہ پس حضرت نیز نظام علی خان بہادر و بعد از خطاب آصفیہ ثانی سے کامیاب  
پس اقتدار میں ہو چکی فرانسس درجہ جنگ کا رکن موفی الیکہا ہوا اور صہام الدولہ اول قیہ  
ہوئے من بعد اسی قیہ و بندہ من مائدہ سے لچھما نام ایک شخص کہ ایما سے فرانسس مذکور کے  
مظہر کہ وَجُوَّةٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفَرَةٌ تاریخ قتل بہادر مرحوم کی ہی پس آصفیہ ثانی نے  
سالت جنگ کو در المہام اپنا اور دیوان خانگی شوکت جنگ کو اور دیوان دکن شیر جنگ حیدر  
یا چان بہادر کو فرمایا اور آپ در المہام کل دیوان حیدر بنو و جوہر کے محلات کا ذکر دیکھنے  
بنین آیا اولاد اولہ فرمان روا یاں ایران و توران و روم ایران بن شہزاد کا دام آدولت شاہ  
توران بن احمد شاہ ابدالی روم بن اولاد عثمانی حکام ہندو دکن ہندو بن اول احمد شاہ ابن محمد شاہ  
پہر عالمگیر ثانی من بعد شاہ عالم عالی گوہر دکن بن آلہ درجہ علیخان ملازم راجہ سیور اور مرہٹے  
زار دار دکن ۹۳۳ گیارہ سو ترست سے ۴۰ لاکھ سو چہتر تک بالاجیرا و ثانی ابن باجیرا و  
ابن بالاچی کو کیفیت بعد مظہر جنگ کے آپس ہو کر اول مخاطب اس خطاب صلابت جنگ کے  
مشہور ہو چنانچہ ذکر ریاست آجکا تمامہ شیدہ الدیخانی بن ہی مرد شجاع دلاور ہمیشہ کھار  
زار دارون سے جنگ و جدال کرتے رہے کسی عاقبت ہوئے پیرا میر الممالک خطاب بیگاہ سے  
لاہ شاہ کیا یا آخر کار سبب امورات ناظایم و حرکات فخل ریاست کے آصف جاہ ثانی نیز نظام  
علیخان بہادر برادر نے تلوعہ بیدر میں ایک محفوظ ایکجا رکھ کے خود درس مستقل ہو مدت ۴۰  
ایام ریاست مدت عمر نا معلوم ایام ریاست گیارہ سال زمانہ اترو ایک برس ماہ استقبال

تاریخ انتقال مکان رحلت و جا قبر سبب انتقال سارچہ سبب تاریخ انتقال سنکون ربيع الاول ۷۷۱ھ  
گیارہ سو ستتر مادہ تاریخ مع امیر الممالک بخت شدہ ۱۱۰۷ھ دفن صوبہ بیدر نواب

آصفیہ نامی نظام الملک میر نظام علیخان بیاد ر عطر اللہ تربتہ کا بیان ۱۱۰۷ھ اسم گرامی اور خطاب اور اسمی  
سامی والدین ماجدین نام میر نظام علیخان بیاد خطاب فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ ثانی

ولدیت ولد جبارم نواب آصفیہ بیاد رحم ام والد ماجدہ عمدہ حکم صاحب مکرمہ تاریخ و مکاتبات معاوتہ  
اقبال مانوس تاریخ ولادت غورہ شہر سال ۱۱۰۷ھ گیارہ سو ستتر سال تاریخ لفظ سعید بخت مکان

ولادت نامعلوم تاریخ جلوس یعنی سال استقلال مرثیہ الغفران بادشاہ دین پناہ ظل اللہ ۱۱۰۷ھ

گیارہ سو ستتر مکان جلوس یعنی جلوس کا سنین فرمایا وقت انزو امیر الممالک کے لیے چلاؤ شہر بیدر

تھی وان رفتن افزائے اور بعد انتقال صلابت جنگ کے بھی تقریباً انکی بلکہ چونکہ وہ برادر بزرگ تھے

تقریباً تین روز تک نوبت کو موقوف رکھا اور وقت آپ کے درگاہ آباد میں پہنچے پھر شوال پور پر

آوے پہنچے اور قلعے کے موجود آباد کو جلوس پر ارکان دو کمان آئے بعد استقلال اول صربا و بند پیل واس

بیاد رکھ دیا گیا اور مونی الیہ جنگیں مرثیہ کے مارا گیا رکن الدولہ کے جنگ میں مونی جان بیا دریا مونی اور

میر جنگ حیدر باغ اول دیوانی سردار من بعد دیوانی صوبہ جاکد کی سے سر فراز ہو کر دخیل کار رکن الدولہ بیاد

اور اسم جگہ کو جو پیشانی کے جاکد کے دہوڑ و بندت الخطاب جہد راکا کو پیشکار رکن الدولہ بیاد رحمت

واضح ہو کہ نام دہلی بیاد موصو کا محمد یاری اور سلطان کے متوطن بخارا الیہ اول جلد بیدر بیدر

تلاش معائنہ وارد ہو کر کٹر میں غازی اللہ بجا بیدر کی واسطے تعلیم نواب غفور تاج کے ملازم ہو اور

خطاب کے جان چایا بعد انتقال او نے پانچ فرزند تھے وسطی میر موسی خان بیاد کہ دسے ایام زندگانی

اپنے رفاقت میں متفق تاکہ کسی سبب لگنے سے بڑے فرزند ان کے میر محمد یا بعد قصا کرنے پر کھلاؤں خطاب  
 ارٹھی پوری میر موسیٰ خان بباد سے مباہی ہوئے پھر بعد ترقیات کے رکن الدولہ خطاب یا باجیا کو عہد میں  
 جگہ بھاد کے رسالہ اری حاصل کی بن بعد وہ اسلئے سے صمصام الدولہ شہ نواز خان بباد کے شرف  
 ملازمت سے نوابستان کے مشرف ہوئے اول بخشکری سے کامیاب ہوئے اور بعد کشتہ ہونے پل داس  
 مذکور العہد کے دیوان جیسا کہ گذر ایام دیوانہیں بار بار بس تک بہت سے خدمات شہتہ بجالے  
 خزانہ دار کا بیان پیدا کیا آٹھ کار ایک گاڑی نے فیضنام خیمہ گاہ میں رو برو حضرت کے پہنچے حکومت  
 اور کے کیا تھا چہرے سے بباد موز کو ہلاک کر ڈالا اور عقدہ اسلئے ہر گز نکلا حضرت کو بہت خیال طال  
 رہا ہر اردن اور متعلقوں کو بباد مرحوم کے بیٹے اور کے جیسا کہ براہ حقیقی شرف الدولہ بباد اور فرزند  
 داد جنگ کے فرزند میں بباد مرحوم ہے اور شرف جنگ اور تہو جنگ اور حکم جنگ اور سب کے خزانہ اسلان جنگ  
 حشمہ جنگ بباد ویران سکون عز و اکرام سے شاد کام فرمایا انتقال داد جنگ کا بھگد پر سے گر کے  
 ہوا ہی ایک بم خوشگوار جانب مشرق مایل جنوب بدلہ کے باؤ کا سے رکن الدولہ بباد کے ہی آہستہ سے اسکا  
 شرب بدم میں جمیع اکابر شہر ہنوز جاری ہی ہیں ترقی ظفر الدولہ کی سوئی ظفر الدولہ بباد را مایہ بند  
 انتہی نماندانی دیوانہ اصل میں بباد موصوف خجائی مثل میں ایتمہ امن فاضل گمان دیوانہ ہندوستان  
 اگر ایجا نگین مضافات سے سیکا کل متعلقہ راج کے سکونت اختیار کی لکھا ہی کہ ظفر الدولہ بباد ویران  
 پیدا ہو جب بباد موصوف حد تک کہ سو بچے چند رفاقت سرداران فرانس کی دی اور نقتہ قواعد جنگ  
 اور موصوف آرا سیکا سیکر کرد ورجہ آباد ہوئے اور شہرت رکن الدولہ بباد کی اختیار کی پس اتفاق  
 سے بباد موصوف کے تعلقہ نزل وغیرہ کا اور دوسرے محالات بہت سے جاگیر میں اپنی باپ سے پھر خوب

سپاہ فرام کر کے جیسے محلات رکھو ہو سکہ کے استلج کئے من بعد ماتہ غارتگری کا تعلقی تیر  
 حیدر علی خان کے دراز کر کے جیسے لٹا غنائاً صحت کی مصدقین و افزین خلق اور مرد عیال نوا کے  
 ہو پس جس کے کن الدولہ کو ہر چند کہ خلعت تفریض دیوانی برآ کا رحمت ہو اتنا قائم مقام سردار المہم  
 تھے اور بعد انتقال الطغ الدولہ کے حضرت جاہلکہ تیج جنگ یلدر کو اس امر حلیل اللہ کے عیال و عیال  
 بہار شمس الیم کو ذوق پرورش سپاہ اور صوف آرا بی ہر گاہ کا ہا اقبال کیا مشیر الملک کے قتل و  
 تھے ۱۱۹۷ھ گیارہ سو چار ہاویں یا دہر کا اول رفتہ رفتہ معین الدولہ سپہ آجنگے صلا و خط است  
 مہدات کی سپہ کی من بعد ۱۱۹۷ھ گیارہ سو ستیا نو من دیوانی ہو چکا کہ کیا غیر جنگ محمد صلا و خط  
 حضرت ہو پس نہ الیم من مشیر الملک کو جمع مہد مالی و ملکی کا مختار کردنا مشیر الملک بعد  
 عصر کے رگبوت راو کو راجہ اندہ خطا کو کر کار و بار میں مالی و ملکی دیوانی کے چیت اپنا کیا نام لکھی  
 الملک کا غلام سب سے دیوہی ماہہ تاریخ تولد و خطا سپہ آجنگے معین الدولہ مشیر الملک اعظم طہ  
 بباد اور اتھا فریاد کیل مطلق فرزند جگر بونہ فدوی کا شاد وزیر اعظم محمد دولت آصفیہ اور عیال  
 ابن فرخ شاد خان کیانی اور سہ ماہر نور الیم میرا ابو الحسن عالم بباد و حلیفہ عالم بن لکھا ہی کا  
 بعد من مشیر الملک عالم اللہ با علیہ الخلق کو درخوش کر کے لڑائی علیہ اور پتہ چھو ترہ اور رام (ام  
 ظم و متعدی فرزند تاجہ اور افزائش حصول اہل تجارت ضبط اموال کائنات مردم خلقت کو  
 کیا شہ نجا بیلی آدمی کار پر در زمین موی الیم کے شاکی و ملان بنہ حد کو س الحفیظ الحفیظ  
 بلذہ آواز علاوہ سپہ خواہ غلبتی تی نوبت فاکشی کی تہی حلا وطن گئے گوشہ نشین اور مردم بواج کی  
 بن آئی تہی عرض بہت کچھ مطاعن میں اوکے لکھا ہی و انہ اعلم الحق جگر نامی و سیاہی کیا تحریر و

کیا تفریق آتا ہی سوا اعلیٰ کیا جائے کہ ایک انجام ہو اور لوگ نیکی سے یا دکرین یکساں یا بدنام  
 وہی ہوتا ہی جو اعلیٰ وجہ ہوتا ہی بن آئی تو کا خیر کرے یا اس درجہ سے بدگندے انکار اختیار اور  
 مشیر الملک کا ریاہ ہو گیا حضرت شیخ جنگ بہادر کو جو بہت معتد علیہ تھے اور سبط حکم خاں سے  
 پر لک کا ملک اور سرحد رسیاہ سے جا ہی کر کے نقطہ مقابل کرانا ہی شہ کوئی ہمارا ملہا کم سیلر کا  
 اختیار و اقتدار کہتا ہو کسی نوع کا خیال فاسد ہونے لھا درغیر الیکم اپنے جہین نہ لاؤ بہادر معز  
 یلیم مدد اعلیٰ تینہ و نادیک کے آمادہ و سرگرم رہیں اور جبکہ عہد معادلتہ میں اپنے بقضہ تعاقبات  
 خصوصاً آقا و حیدر آباد مرکز دایرہ دولت کا دور یا یا جمیع اقطار میں آؤ سبھی رکان ریاست و حکام  
 قاضی مخفی صدر الصدور شیخ ناظم خطیب مصطفیٰ عادل کو تو ال شرف امین اہل دفتر منشی عرض کیا  
 قرار پائے اور باقی امر ادا کیا اور اہل خدمات و خدمت گدہ آرا و حیدر میں حضرت کے حسب خطا دی عزت و  
 دینی اعتبار سلطنت یہ لوگ تھے نور الامرا بہادر امین الملک بہادر رخت الملک بہادر ضیاء الملک بہادر  
 سلطانہ قلعہ ابرو سنگر و سید شرف الدولہ بہادر و سید الدولہ بہادر و میر عالم بہادر و بہرام الدولہ بہادر  
 الدولہ بہادر حقیقی ہمشیرہ رادار سلطو جاہ بہادر انکار جنگ بخشی الملک حیدر الدولہ حلال الدولہ محترم الدولہ  
 ظاہر الدولہ بہادر الدولہ شرف الدولہ غالب الدولہ رشید الدولہ امیر الدولہ استیاد الدولہ بہادر ام  
 ذی اولاد پیکر حیدر الدولہ رشید الملک احشام الملک ثانی علی خان بہادر و خورشید علی خان بہادر حیدر جنگ  
 بنظیر جنگ ثانی سکوہ جنگ سرور جنگ آصفی ای میر جان شارجہ ہمت یار جنگ ملحد لظفر گدہ بہرام  
 حسام الملک شکر جنگ منصور جنگ ساکن نعل پورہ جمعہ اور دین پتھان لوگ سجان خان بہادر  
 جمال خان لوانی اوٹا بیک خان رسالدار نیاز بہادر خان سلطان بیان اور احمد حسین و لعل



راجہ گویند بخش اور راجہ راوڑ بیا اور راجہ کیو کشن راجہ جو حال چند راجہ سیو پر شاد  
 راجہ بیر بیان راجہ روپ اعلیٰ راجہ دیابا اور راجہ بیارام باقی احوال امرایکجاہ کا  
 ذکر میں نواب شمس الامرایاد کے روشن ہوگا حاضر باش مدای حال علیخان داروغہ کما  
 فیض اللہ خان عبداللہ بیگ خان سکند قلیخان سید عرفان سرفراز اللہ خان امام مارٹے  
 سید خیرت مہدی مذہب داروغہ پرکارہ محلات کابیان بگمات میں بخشی بگم انتقال چیسوین  
 ویکھو ۱۲۲۶ بارہ مواتیا کس تہنیت النسا بگم عرف لی پی صاحبہ اولاد سے حضرت غوث اعظم  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال شہ جادی الثانی ۱۲۲۷ بارہ سو سین تیس اور  
 نوم برہ دیار بگم اول النسا بگم عنایت النسا بگم وغیرہ اور عاصم بشیر اولاد کا بیان  
 آئندہ صاحبہ اولاد کے انتقال مجزا دہ کبیر عالیجاہ میر احمد علیخان بیادریطن سے سردارانو کے  
 حضرت نے شادی صاحبہ اولہ کی عالمی بگم صہ سے شجاع الملک بگم کے تکلف سے کی  
 تھی اپنے دو دختر عالم آرا بگم ظہور النسا بگم کو ایک دختر گوہر النسا بگم دو م  
 کوئی اور بگم ۱۲۲۸ شمس کبیر علیخان بیادریطن میں راجہ احوال تیر کمال جناب کا  
 برجوم ہوگا سوم فریدون جاہ میرجان علیخان بیادریطن سے عنایت النسا بگم عہد میں بانی کے  
 ماہ سبع الاول ۱۲۲۸ بارہ سو سین میں جلد اس جان فانی کو ترک کیا اپنے چار برہ جانداز  
 میر صاحبہ کلان شجاعت جنگ میر صاحبہ خرد منصور جنگ خواجہ نامدار علی میر حسن علی میر  
 بدایت علی سات دختر دیدار النسا بگم منسوب سید عبدالخالق خان بیادریطن برادر رفت الملک  
 سے محسنہ بگم منسوب ظہیر جنگ سیر جمشید جاہ بیادری سے وزیر النسا بگم منسوب علی اللہ خان بیادری

پیر خواجه سعد اللہ خان سے داؤد النابیکم منور علیہ السلام ببار سے النابیکم منسوب خواہ  
 قیام الدنیاں ببار پیر حیدر مقتول سے راحت النابیکم منسوب خواہ مقتبندی خان ببار سے  
 معظّم النابیکم منسوب خواہ محمد یوسف خان ببار سے ہوزاؤ لاؤ فریدون جاہ ببار کی اور محل  
 انکار کے کساریہ کے قیام ہی چارم جہاندار جاہ میرزا القطار علیخان ببار بطون سے ہر دل  
 کے اپنے ایک حضرت تاج النابیکم بطون سے جمیع بانو کے منسوب حسین باور الدولہ ببار سے پختا  
 ببار ماہ جب شمسۃ بارہ سو یا لیسین اصل طبع سے گذرے ایک فرزند جہاندار جاہ ببار کے  
 پیر خدیو کی کہ شمسۃ بگالائی بنی شمسۃ و خاندان شمسۃ چچ شمسۃ جہاندار علیخان ببار بطون  
 سے خیات النابیکم صاحبہ مذکورہ کے تولد انکار ایسا رہی ماہ جمادی الثانی ۱۲۱۵  
 بارہ سو پیرہین رو رو سپر والاد کے سرطان کی جمادی سے انکار کیا تین فرزند حسین  
 شمسۃ اکبر جاہ میرزا علیخان ببار بھی بطون خاص سے بی بی صاحبہ کے بن تولد شمسۃ گیارہ  
 نو اول شمسۃ گیارہ سو آٹھیا تو مین حضرت الدولہ محاط بہ پیر خطاب خان کا یا یا پیر خدیو  
 مین شمسۃ بارہ سو پیرہین رو رو عام بچا کے پوسے ماند اساحت شمسۃ دوم شمسۃ گیارہ  
 عمار الدولہ نظام الدولہ ایک اعلیٰ وہ تو بایک سامنے کو دس سترہ پیر ایک پوسے شمسۃ  
 الدولہ عام و درو ختر جان افروریکم اور بنید اختر یکم منسوب صمصام الملک صمصام الدولہ ببار  
 فرزند سکندر جاہ ببار سے سقتم سلیمان جاہ رئیس الملک میرزا گلیہ علیخان ببار بطون سے پیر  
 بانو یکم کے تولد انکار شمسۃ بارہ سو آٹھ جاہ کو دو صنف دو صیر رضیہ بن ایک میریاس  
 علیخان ببار نام فخر بخشو جب رو برویدر کے گذرے دوسرے میرزا شمسۃ علیخان

نام عرف پیر و صاحب را و قدیم ہی الگ رہے تھے چار سو روپیہ لکھوا بوار ہی اب حال  
مستحقہ طلبہ اعلیٰ نے بعد انتقال سلیمانجاہ بیاد کے آٹھ سو روپے ایک صبیہ ناکندہ <sup>ضعیف</sup> <sup>مکنت</sup>  
میں ایک سو سال بن سلیمانجاہ بیاد بہت حلیق تھے اور قابل جمع فنون کے قدردان خوش  
نویس گہرے کے سوا مشہور تیر کا علم <sup>فہم</sup> <sup>شس</sup> <sup>برس</sup> تک رکنے خدمت میں حاضر  
راہی علم <sup>شس</sup> <sup>کا</sup> <sup>مجموعی</sup> سے دیکھے تھے جو کہ آٹھ شہن مشیر الملک کے تھے اور وہ شیعہ یہ بھی  
شیعہ مذہب رکھتے تھے زاہدون اور شیعہ خوافون سے بہت سلوک کرتے تھے ہزار روپیہ  
ان شب کو محرم کی ان لوگوں پر عیشم ہوتے تھے اور سلیمانجاہ بیاد دس روز محرم میں  
انہ سون سے مرتبہ ایسا عید اللہ الحسین رضی اللہ عنہ کا پرکار کرتے تھے علم فارسی کا  
ایسا تبارکی بھی کہ دیکھے تھے اپنے مذہب کے مسائل بہت یاد تھے فارسی و عربی  
تہ روزے ماہ رمضان کے کچھ تھے نہ پر راہی منیات سے محبت رحمہ اللہ تعالیٰ  
بشم کھوان چاہ میر چاہدار علی خان بیاد رطل سے روشن آراغام کے بیماری سے  
بھڑکی تھی تا <sup>۱۱۴۲</sup> <sup>ھ</sup> جو الیسویں سال تھا کچھ تسکیم ہو اسی سال  
بگڑے حضور آدمی اللہ بیاد کا نہ کھلا دیتے تھے نہ شہر علی میر نور علی ایک حال ہوئے  
ایک جی بن کو انجاہ بیاد بھی آتش میں مشیر الملک کے تھے اور شیعہ مذہب سے ملا جڑا یا  
برہی یکم <sup>اوغشہ</sup> <sup>نی</sup> یکم ہر دو سو بار ارا جاہ بہت جنگ پس بہت جنگ سے اپنے ایک خیر  
خیر یکم سنو عید اللہ خان بیاد شہزادہ ایران سلیمان یکم زو جہ عظیم الدین خان  
بشم جنگ برادر دارا چاہ موسوف سے شجرہ اصغر جان آرا یکم جلوس سے جہا بائی

الخاطب اختار لنفسه اسم کہ وہ عقد ازدواج میں رستم یا جنگ پور بالتجک کے معین  
 ساجدہ بیگم بطن سے جانی بیگم کے ہم آغوش عبرت جنگ میر قدرت اللہ خان یگر فرزند بالتجک  
 اپنے ایک سپہ خواہ فروز علی منسوب بخت افروز بیگم سے اور ایک دختر میرالت بیگم منسوب بہ صاحب  
 بکشا بادشاہ سے اپنے ایک فرزند نظامت جنگ بہادر داماد و قارالامرا اقدار الملک  
 خورالتا بیگم عرف مغلی بیگم المشہور بختی بیگم بطن سے سنگار سن بائی الخاطب نہرہ خانم  
 کے کشا ہی انکی فتح باب الدولہ میر مرحمت خان بہادر بادشاہ شدہ و سلی سے ہوئی تھی  
 اپنے سات سپہ خواہ مظہر علیخان بیادر عرف محمد حسن اورالتا بیگم صفہ فرزند  
 بیادر سے خواہ سجاعت علیخان بیادر عرف سنگی صاحب منسوب بہ التا بیگم عرف  
 خورالتا بیگم سپہ کشہ نظامہ بیادر سے خواہ دلاور علیخان بیادر منسوب بہ حسینی بیگم  
 میر بہت جنگ سے میر دلاور علی منسوب بہ بیگم صبر مظہر الامرا سپہ سالار علی  
 امین ایک دختر بطن سے حیدری کے منسوب خواہ وی اللہ خان ابن نواب خان سے  
 میر کامکار علی میر کامیاب بختی ایک دختر عشرت التا بیگم منسوب بہ شجاعت علی خان  
 بیادر منور جنگ سے ریاض التا بیگم عقد فراوجت میں میر محمد علی خان شیرازی سپہ سالار  
 ایران کے عفت پناہ عصمت و سنگاہ بشیر التا بیگم صاحبہ ہوسہ بطن سے خات التا بیگم  
 کے خاص محل شمس الامرا بیادر و موم ذکر اولاد مجاہد کا آٹھ کابھی بیگم بطن سے کبھی بائی  
 مخاطب عزت التا خانم کے شوہر انکے بدیع اللہ خان ناظم الملک ناظم جنگ امیرالتا بیگم  
 ہمنوا بہ فرخیاہ جنگ عرف مغل صاحب سپہ اولی ہمایوں جاہ میر مغل علیخان بیادر اپنے

ایک فرزند میر نور الدین علیخان یہ سب بظاہر ہی شجرہ آصفیہ کے فرد یکم المدعو کو بیگم  
 بولس خواجہ ہاشم بن قرا الدین خان سوائے شجرہ آصفیہ سراج النسا بیگم بطن سے  
 واحد النسا بیگم کے منسوب خواجہ غرا الدین خان ابن خواجہ بادشاہ اور خورشید بیگم  
 اور بیعت النسا بیگم منسوب شباب الدین خان بیادر سے اور کو بیگم بطن سے دیا با بی  
 کے منسوب خواجہ جعفر خان بیادر اور سلیم بیگم بطن سے اچانک با بی کے منسوب  
 برسم جنگ بیادر یہ پانچ فقط شجرہ آصفیہ سے شادیاں ان سبکی رو برو حضرت  
 کے ہونے میں اور یہ بھی پوشیدہ نہ ہے کہ حضرت اشرف نجیب مرد آدمیوں کی  
 لڑکیاں بنی کرتے تھے اور انکو گیمات کا خطاب دیکر مثل صاحبزادوں کے شادی  
 کر دیتے تھے چنانچہ شہزادہ یکم اور خورشید بیگم تینہ دختران حضور سے  
 ہیں اور خورشید سالی میں راقم پنج عشرہ محرم کے تعلقہ یکم کا نامی علاوہ وغور روشنی اور  
 تصاویر و آئینہ ہندی سے تھا فرمان روایان ایران و توران ایران میں حکام  
 ہم عصر سلطان دہلی شہزادہ نادر علی شہنشاہ مرزا اور عماریات ابراہیم خان برادر  
 علی شاہ شاہ رخ مرزا سے جیسا کہ گذرا اور توران میں احمد شاہ اور اسکی اولاد  
 اسکا بھی ذکر ہو چکا اور آخر عہد میں ابتدا و ترقی راجہ رنجیت سنگھ علی ہذا مردم  
 شہر واکوں کے حکام کا بیان دہلی میں بادشاہ اعلیٰ گوہر شاہ عالم اور تمام درجہ  
 بادشاہی اور راجہ بابو صوبہ آودہ میں شجاع الدولہ من بعد برٹے فرزند انکے مرزا  
 امالی آصف الدولہ بیادر میں ۱۲۱۲ بارہ سی بارہ میں سعادت علیخان براؤ آصف الدولہ

اور ملکہ میں طرف سے سرکار کینہی باہر کے اول لارڈ کارنوال صاحب پادیر پیر لارڈ  
 لڑائی صاحب پادیر اور دکن میں جانب ملکہ تنگ جناب اور جانب سریرنگ میں  
 اندام راجہ میسور اور حیدر علی خان ملازم راجہ مذکور توجہ علی خان کا یہ گیارہ  
 چالیس پوری میں ہی اور ترقی موی الہی کی گیارہ سو پورے میں لکھا ہے کہ جس قدر  
 بجائے اندام کے خود مختار ہو ان اول کی ردی گزراں کر دینا ہی سریرنگ میں کی  
 اور وقت ہزاری نصیحتات پر اسو خطاب عالی کا پیشگاہ سے لڑائی کے حاصل کیا  
 اور یہ بہت آگے کرنا تھا ام مبارک بہت اور کیا کیا تھا مگر یہ کہ جو عہد کی لکھا  
 کرتا تھا اور جب وہ یافقہ ہو اور اگر کثیر راہ دور سے تمام پلا سکے  
 قرار دیا آج وہیں اور وہیں روشن فتح جہاں بہت افسانہ اگر وہاں سے جاتا  
 کرتا تھا اور یہ گیارہ سو چھانو میں اہل طبعیت کے گوارا سے صاحب سے گوارا  
 پانچ نصیحتیں ہدایت کیں نہیں اور ایک ایک یہ بھی کہ حضرت سے موافقت کہی ہو  
 ایک پر بھی عمل کیا سب پلاوے ہو صاحب بیامری الہی کا نام تمام پر پورا ہو  
 وہاں سے ہر جہہ کہ بات وقت اشغال کے نصیحت کی ہو کہ حضرت سے موافقت کہی ہو  
 کر کے اول اس امر کی درخواست کی کہ جو یہ خطاب سلطان کا پیشگاہ سے باز دہی ہو  
 حضرت نے قابل کیا اس راہ سے جانا کہ وہ نہیں ہیں ایک تحت طاووس میں بہت  
 تیار کر کے خدمت میں بایستادہ روم کی واسطے خطاب سلطان کے روانہ کیا اور وہاں سے  
 اجازت چاہی اور بعد حضرت کے متابعوں سے سلطان روم کے ہو کر جو کہ اقتدار تمام اور

کلی دکنیا تھا تمام ممالک فکر وین اس طرف کے تھے اپنے نام سے رواج دیا چنانچہ یہ بیت اوکی  
 ہی ہے کہ زد و در جان بآسانی ، شاہ شیو سکندر تانی ، اور دیر ہو کر چاٹک  
 سکے اپنا فکر وین ممالک محمود نواب مستطاع بھی رواج پایا پس میر عالم ہمارے روانہ ہوئے  
 چند عرصہ میں بعد بیت جدال و قتال کے بقتل اکثر شہداء بارہ سو چودہ اور بقتل بعض تیرا ماہ دیو  
 انیسویں تاریخ روز شنبہ وقت دپہر میدان میں ذات سے کارزار کر کے قتل ہوا  
 وہ تمام ملک ریاست تھیں سرکار نواب اور سرکار کہنی ہمارے اور سرکار شیوا  
 میں تقسیم ہوا اور جیسا کہ میں محمد علی خان نوبت الحاکم علیہ السلام یاد دلا جاہ یاد دلا جاہ شیو  
 نوبت اور جنگ شہداء میں اس کیس گدار میں بعد عطا و خطا مع طلعت خاصہ شکار سے ہوا  
 خود سوار اور اولاد انکی سو محمد علی خان بیٹے بن انور الدین خان باشندہ گویا موکہ جنگا ذکر خدمت  
 اور تحصیل صوبہ داری کا سکارم الطبا و اخلاق سے معصرت تاکے احوال خیر گال میں اعلیٰ  
 جنگ کے گزرا انور الدین خان کو بن فرزند ہے کتان محمد علی خان اور محفوظ خان اور عبد الوہاب خان  
 اور کر تو بن افاغہ بنی اور پوٹا میں شیوا اول مادیور اور خود سال اور رگینا تہ راو الشہور  
 رگپور برادر اعلیٰ بالاجی مانی مختار کاراوتے شہداء بارہ سو شہداء بن حیدر علی خان جنگ کے  
 سبیل ملک روپ نقد اور کئی مواضع مقصود قائم کر کے ستر کے صلح کی اور جب مادیور اور جوان  
 چچا کو زیر کر کے مختار ہوا لقب ایسائیت پردہ کیا اور شہداء بارہ سو جیسا کہ میں مہنہ نارین راو  
 برادر خود اسکا بیچہ سالہ ہوا شہداء بارہ سو شہداء بن رگینا تہ راو نے اسکو مروا ڈالا اور  
 آیت شیوا ہوا میں نارین راو کی اہلیہ لڑکا جی سکارا تم بدلتا دینا پھر نور و در دینا

قرار پائے اور رکھو ۱۷۸۱ء ستراسی کی سیسی عیسو میں مواسی واسطے گدی پر بیٹھا ہے  
یثیو اما دیو راو ابن ناراین راو ماقب سرنوشت پندت بوجب استقامت قوم مرہ کے جبار  
سکندر اقبال سکندر جاہیاد حرب الامروانہ سو اور ۱۷۸۲ء بارہ سی آئین سو اسی مادہ ہوا  
جنگ ہوئی اور جبہ بالائے سقف سے گر کر ہوا بجی راو سپر گناہ راو ۱۷۸۳ء بارہ سی بارہ  
ہوا انما کور میں ہوندا اول رگبوجی پیر جانوجی ولد رگبوجی پیر ۱۷۸۴ء گاہ سواشیان میں رگبوجی  
تانی ولد مردماجی ابن رگبوجی اول کہ وہ آنحضرت جانوجی متوفی چھاکہ بنا اور قوم ہو کر سے  
اول ملہار راو پیر سیانہ راو جیس دست پیر مالی راو سوسن میں سکبوجی مینہ انبائی ناؤر  
بعد انتقال او کے ۱۷۸۵ء بارہ سو دس میں ماسی راو بزرگ قوم کا ہوا اس بعد صورت راو  
ہو کر بیت رجب عرم سوپ و بزرگ سینہ با حرا و دیرہ سے مگر بعد ایک دو جنگ کا اندر چھا  
لوگوں سے صلح کر لی تھی تین لاک سو ارہ پادہ کا سر دار بند و دکن میں سرگرم تاج ماراج  
اور قوم سینہ پادہ اول راو بوجی ذی ترقی پیر میا دجی ایک یاؤن اسکا حکام در جنگ میں  
پانی پ کے بکار ہو گیا تیار ہوا اور آٹھ سو اور آٹھ سو ایللی کی حاصل کی  
ساتھ پلانٹ ایک لاکہ سو ارہ پانوا ضرب اتواپ اس کے لشکر میں تھے فقط پٹیل  
لقب اپنا بیگاہ سے یثیو کے قبول کیا اور ۱۷۸۶ء بارہ سو آٹھ میں جنگ کیر لہ رجب دو  
ہفتہ سے مر گیا دولت راو ابن انتہ رام بن نوکاجی بن راو بوجی ہو کیفیت واضح ہو  
کہ احوال فخر خذہ مال حضرت حکایت ہی بشیر حیدر نایک اور اس کے پیر شیو سلطان اور  
مرہون سے انکو جنگ واقع ہوئے ہیں کہ یو آب سوسن اور کہو حق میں رما کرتے تھے



اور اکبر اطراف بلاد میں بھی جب موسم برسات کا ہوتا جیادنی ہوا کرتی تھی کسوفت  
 ملک کسوطرف کا قبضہ میں اولیٰ دولت کے کسوفت اختیار میں غیرون کے ایسا  
 ہوتا رہی آخر کاروے سب مغلوب منکوب اور آپ کامیاب ہو آپ قوم اس باریت کے  
 ہیں انکی فرست طبعی اور شجاعت خلقی سے یہ ملک قیام ہوا ہی اور تاریخ میں جو اول العزم  
 صاحب سیف والعلم ہیں ذکر انکے کاربابت کا ہوتا ہی اور دواہل رزم و قیام کہاتے  
 ہیں اور جو حکام کہ اوہیں کام رزم کا نہ پڑا اور کبھی خونریزی انکے ملک میں باغیوں  
 اور مہاندون سے نہوئی ہو اور تمام قلمرو میں انتظام اور جملہ اہل کا عیش و آرام  
 میں ہوں یہ تاریخ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ذو الفضل  
 العظیم اور یہ باب ہرم و انتظام میں مذکور اوکے جود و جہان اور عدل و انصاف کا  
 ہوتا ہی چونکہ تاملی ذکر و کاربابت عالیجاہ کا مشرودا تاریخ اور مشہور و سین سے  
 رشید الدین خانی میں موضوع بیان میں آچکا ہی اگر ناظرین چاہیں رجوع کو ہر طرف  
 اسکے بیان مطلوب مقصود اس کتاب میں تو نقطہ توضیح جستہ آیات اپنے ظل  
 ذی عصر کی ہی اور چونکہ اس کتاب میں آخر کار حال بعض بعض سبب ہم تمقین کے  
 قلم بردار کیا گیا تھا سو اب پایہ ثبوت کو پہنچا اور لکھا ہوا یا تو بنا بر تحریق و تقریر اسکے  
 اب نامہ نگار ابتدا قتل حیدر جنگ سے کرنا ہی اور آخر بسط دیباہی انشاء اللہ تعالیٰ جانا  
 چاہئے کہ بعد شہادت ناصر جنگ کے جب ہدایت محی الدین خان رئیس ہو باریت خاندان  
 سرکار آصفیہ سے کل لٹی تھی تا ئید غیبی نصرت لاریبی سے ایسے اتفاق ہوا کہ وہ تو

چند عرصہ میں درجہ قتل کو پہنچے اور حضرت بزرگ جانکر صلابت جنگ کو وسادہ بہ  
 حکومت تکمیل کیا چند عرصہ تک صلابت جنگ رہیں اور آپ سرگرم اطاعت برادر بزرگوار  
 رہے پس جب جنگ ملازم سرکار سبب کثرت اقتدار موسیٰ بھوسی فرہنس کے یہ کارہائے  
 مومی الیہ کا تھا ابراہیم خان گار دی اور دیگر سرداران لشکر کو شفق اپنا کر کے اعدا و  
 کرنے تنخواہ سپاہ سرکار کی اپنے خزانہ سے اور قبہ کرنے مصطام الدولہ نواز خان  
 کے ہوا فاسد خیالات فاسدہ کی جو دماغ میں مومی الیہ کے یعنی تو جاکہ جواب کو بھی برا دے  
 جدا کر دے فضاء سلطنت آصفیہ میں آپ تیز پرواز یان کرے پس مزاج کو امیر الممالک کے قریب  
 ٹھاکر بگوشتو اس بات پر لائے حضرت جان گئے اور فوراً اسکو تکی کر کے جہتہ اپنی  
 حکومت کا بلند فرمایا اللہ تعالیٰ نے تائید کی اقبال یاد رکھتا ہے سیرت آئی ایک میاب ہوئے  
 شہ گبارہ سو پچتر میں جب فرمان ریاست دکن کا نام نای سے حضرت کے پیشگاہ سے شاہ کے  
 شرف صد و پرایا امیر الممالک کو قلعہ بدین غردی کر کے آپ شمس متقل ہوئے اور شہ گبارہ  
 ستہتر میں راجہ پرتاب وند شہد جس کو آپ تلعبہ استقلال دیوان کیا ہا جنگ میں رکھنا  
 راو کے کام آیا پس بر موسیٰ خان رکن الدولہ کو دیوان فرمایا جیسا کہ گدرا بعد اسکے  
 پانزدہم صفر شہ گبارہ سو اٹھتر میں صلاح سے امیر الامرا شجاع الملک کی رخصت خان  
 فوجدار قمرنگر و کرنول نے عزت آستان بوسی کی حاصل کی اور حضرت نے طرف اکاٹ کے  
 طبل غنیمت کا بلند آواز دیا کہ سراج الدولہ والا جاہ نے جہ آبد آمد سے لشکر حضرت مانر کے  
 متوجس ہو کر وطن سے اپنے طرف جیسا میں کے نہفت کی حضرت منیر الملک شیر خوار حیدر خان

بارہا درگوداسیہ استمال کے شہ گاہ سے مرض فرمایا والا جاہلہ منع تہیہ کے مع کھف دہرایا  
 ورسال خدمت کئے اور غور مافات کا چاہا حضرت علیہ عفو کیا پیشکش مرسلہ نہ درجہ پذیرایا کیا یا  
 راس و بنین آدین حضرت نے بیچ عہد سعادت مہدائے یاسی داسطل سجا سکا کر کے خطبہ  
 شاہ عالم بارگاہ نام کا فروغ میں اپنے جاری کیا خانہ محال ردی اس کے کہ راجہ بن لکھن  
 نے تیار نہیں ہونے اور سبب ملکہ جو ملک کی کے حملہ امورات میں اپنے تین متابعین سے  
 و شاہ کے قرار کو سبب محال تہا ہی موجود مہیا تھ نام سلطنت کا نام نامی بر اطلاق  
 کو کہ ہنگام عالمی افسانہ معزز مایہ چند کہ یہ کچھیر متعرتاب کی تھی مگر آگے دقت میں  
 لقب مذکور زبان بر مردم کے جاری ہوا اور اس لفظ نے بہت شہرت پائی اور سنہ ۱۲۰۳  
 بارہ سو تین میں بادشاہ زادہ ہند معنی فرزند ارجمند عالی گوہر میں شاہ عالم بادرشاہ  
 درتہا سبب کسی وجہ کے والدہ رفیع القدر سے اپنے رنجیدہ ہو کر سوادکن میں نزول اعلان  
 فرمایا حتی کہ راہ سے ٹکڑے کے گوہر تک پہنچے تھے نواب نے اصغر کے ارادہ  
 استقبال کا کیا تا لیکن معروض سے ارکان دولت کے اس خیال سے کہ تحلیف آداب کا لایے  
 قریب الشرف ہنگام حضرت کو ہوگی عزیمت ہذا کو موقوف رکھ کر شہر جنگ کے مع مذقہ  
 کوہر کو روانہ کیا یہ مشہور زادہ کو نالایستہ خاطر ہوا کمال غضبناک ہو کر احوال و انتقال کو اپنے آگ  
 لگادی نذر دیکھا نصف قبول کر کے دوسرے طرف دہلی کے پہر حادث کی اور سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار میں  
 بعد شکست شوہر سلطان اقصیٰ ملک مٹا را لہ کے سرکار میں دقت و راجت پانچل سے  
 جو کہ حواری آفات کا زیادہ تھی تا مراجہ اہدس تہا دی ہو خود گستاخ تہا کی عماری میں

۱۰  
 گستاخ تہا کی  
 ایک لفظی تہا  
 گوگ بیان کے  
 جہاں ہنگام کے  
 جہاں ہنگام کے  
 جہاں ہنگام کے  
 جہاں ہنگام کے  
 جہاں ہنگام کے  
 جہاں ہنگام کے

سوار ہوا کرتے تھے بچے پر دس چھوڑ دیا کرتے تھے طرفہ کی عام و خاص میں آوازہ رحلت کرنے حضرت  
 مشہور ہوا ایک عالم کہتا تھا کہ خود انتقال فرما چکے گا تو کب عاری میں لاتے ہیں نیا یا مر جان  
 اکتوب مخفی رہے جب یہ تمام ممالک قلمرو میں منتشر ہوئی بعد ازل ہو بلکہ کچھ بار عام فرمایا  
 رنج شبہ تابی کا ہوا سبھیوں نے حیات پر اگلی پائی اور گواہی دی بعد اس کے شروع شد  
 بارہ سو پانچ میں مشرقی رویہ ملک تلنگانہ سے قحط وارد کن ہوا اور رفتہ رفتہ بارہ سو سات  
 ہجری میں ایسا شایع ہوا کہ ایک روپے کی ایک سیر جو ا قیمت ہو گئی پھر اس سے معاملہ گذر کر تین روپے تک  
 ایک انہ بالین ملکہ کے ہم نہ پہنچا مردم کا یہ حال بنا کہ جہان دانے چنے وغیرہ کے پرے پاتے تھے  
 تلنگے جان دیتے تھے پوست و استخوان کہاتے تھے جان غلہ نظر آتا تھا سبب جرم و زدام کے نوبت  
 خانہ جنگی کی ہم پہنچتی تھی آدمی عوام خلقت سے کہا عورت کہا مرد کہا بڑے کہا جوان کہا بچے  
 کہا بچے اکثر غریبی لڑکھات کے ہوئے ان ایام میں نواب خاں شمس غریب پر و قریب پانسو  
 ستر کے محتاج عورات کو اکٹھا کر کے کوڑ کر کے اور بعضے لڑکیاں تلنگوں کی خرید کر کے زمانی لین  
 تیار کروائی دے سب بندہ خون سے شکہ کرتی تھیں لباس سقولات کا کہ زبان انگریزیوں نے  
 کہتے ہیں انہیں پٹنار و واسطے بندہ دست جرم محل خاص کے پرے انکے مقرر کئے اور بعض کو خیراتی  
 اور بعض کو آئنگری اور بعض کو زور گری اور بعض کو تعمیر سازی نوبت نوازی سیکھائیے  
 اعمال کے ہر ایک کام میں سرگرم رہیں اور خلقت کو یہ گمان تھا کہ باعث ایں گرا نیخا مشیر الملک  
 دین لوگ طعن تشنیع پانہ کرتے تھے اور کہتے تھے جو کچھ کیا اسے کیا ہی اور بظاہر ایک سال باران کم  
 ہر سادہ عداک ہوا تھا سو دہ بھی کار برد ازان سرکار نے سیر رنگین کے سفر میں خرید کیا تھا غلط

میں بہت سے محتاج فریادی دیوڑی خاص ضرور فراہم ہوئے طور بلوہ عام کا حضرت پیکر اخذ کرنے  
 فرمایا اور دارہ معمر کر دیوڑیوں نے دروازہ کو آگ لگا دیا دروازہ روشن ہو کر  
 نزدیک ہنا کہ اٹا خانہ بیٹھ جائے لیکن نے اوپر شلک کی بعض گولیوں کی بادی کی آڑ لگے  
 اور بعض جو بچے چور ہو گئے تو آپس روز احوال پر کیوں کہ بہت تاسف فرمایا بلکہ گریہ کیا  
 سلسلہ اسکا میں برسر اور رہا حسین سفر کمر کا سو زیادہ تر تکلف دینی چاہیے ذکر کیا تا عجیب عرض  
 بارہ سو دس میں دفع ہو اہر ملکر مرثیہ میں گرائی شروع ہوئی ریا دہ سے وصف میں اسکا لکھا کہ اے بول  
 اندہم نا صوبہ مرثیہ و صوبہ عاویہ و غزہ مالی بحالی کی شہید اور لکھا کہ یہ ہر علاوہ یہ ہوا ہے کہ  
 آنا اور بری کی بالکل پسند نہ رہا جس وقت سال گذرے تو اسی پیش ہوئی کہ اکثر جاوہر خور  
 نور اور ہوشی سکون در کرتے دلا اسکے زب کہ خط میں اکثر دہائی در دارہ بند کر کے اندر گئے تھے حتی کہ  
 وہ گرائی دفع ہوئی بیان ہنا کی کہ در میں بری مائیں اور غور در آگو چکر در کرتا تھا حال  
 ظہری لوگ در کرتے وہیں سرکار لکھے عرض شد بارہ سو دس میں برور بعد حضرت محبت حاصل  
 ہوئی  
 کہ شہزادہ کی رانی کا بیان واضح ہو کہ حضرت شہزادہ کے ارادہ فرما کر نے دولت مند  
 کیا تالاک بہر کی صحبت سرکاری تیار ہوئی تھی پانچ ہزار گھوڑے بند و سنگاے شکوے تھے ستر  
 میں مع تو چاند و احزاب جنگی ہوا سو سو عیون کے تھے اس سارے سامان سے جب سواری مبارک  
 ہوئی لکھا کہ اول نذر مقابلہ حسین کا ہوائی الخندق عرصہ طویل میں آئی اور اس وقت فوج مرثیہ کی  
 سپاہ ہوئی چونکہ فرد گاہ سرکار کی جنگ گاہ سے قریب چلے گئے تو سب سپاہیوں  
 سب عداوت کو کہنے لگے بعض اہل اندر دیکھنے نذر فوج کی گذرانی دوسرے دفعہ روز جمعہ



گہوڑے پر سوار ہو کر وحشی بانی انکا نظر اشرف ہے گذرا غلام علیخان ہمارا دربار زادہ  
 ہزار زادہ مظفر الملک اسد علیخان بیا کر جو گہوڑا چلا کر محاربہ کئے زخم ہاتھ پر کیا کے دوسرے  
 آئے حضور کو دیکھایا چونکہ وقت عصر و مغرب ہو چکیا ہوا اسدم لاکہ پر سوار مرہٹہ کے ہو گئے  
 کہ ایک بار سب ملکر مشورہ وغوغا کرتے ہوئے فوج منقلا پر آپرے نشان کا بانی انکے راو  
 شور ابور کا کہ نہایت خرد و ناماز نمودہ تھا غوغا سے طرفین کے اور خوش بان و آواز بنایا  
 سے مع نشان ہوا گاہر چند تو این بھالے دیکھائے کچھ ہوا موجب روگردانی فوج منقلا کا  
 ہوا موجب ہر صدمہ کیسے بر تار کے پس پانچ تھے کہ ایک سپاہی نے با واز غلبہ مظفر الملک سے کہا  
 کہ آئے دن تمکنتیر الملک اور سنگان مالی کا کہنا یہ کیا جا سکا ہو سکی تھی مظفر الملک اسوجا وقف کیا  
 اور اپنی فوج کو سب کہا کہ ارادہ سے طرف مخالف کے نہ ہو کر مقابل ہو گئے حتی کہ چند عرصہ تک بانی کے  
 یاد دہانے انکے شمشیر بازی رہی بہت فوج مرہٹہ کی رہ گرا عدم کی ہوئی پس فوج منقلا کی ایک لفظ  
 و بان آسودہ ہو کر قریب ام روگردان ہوئی اور پورے دیر بعد حضور کی فوج سے آملی آسمین بعض  
 سوار فوج منقلا کے شہداء سے اپنے جدا ہو کر جہان جگہ پائے مختاری سے اپنے گہرے ہوئے ہیر  
 بن جا گئے جو بن اور دام اس فوج کا ہیر بن گئے اسعاد اللہ ایک شور ہیر سے اڑیا اور سیدی عبد اللہ خان  
 اور موسیٰ سو رہو کہ اپنی جمعیت رہو دوسرے کار کے کنارہ پر ناگہ کے کھڑے تھے خیال فوج مخالف کر کے  
 ناحق جنگل میں اتارے باندی کی سر کئے اس ہول دہر اس سے مردمان ہیر بہت گہرا کر اور زیادہ  
 غوغا مچائے تا نصف شب شور اٹھانہ ہوا بلکہ ہر لفظ خیال آئے فوج مرہٹہ کی غل زیادہ ہوتا جاتا تھا  
 شکار شور قیامت کا تھا اور غافل اس سے کہ تمام فوج مرہٹہ کی جہان کھڑی ہوئی تھی جنگل میں جا بجا

مشعلیں سون پر لکڑیوں کے نصب کیے ہوئے آغاز شام سے سعادت کر کے فرد گاہ کو اپنے کہ وہاں سے چھ  
 کوس پر پہنچے جلی گئی تھی اور چونکہ مشعلیں جنگل میں نور تین مردان فرخ سرکاری انجمن خانیہ میں  
 کا تصور کے مقابل اسکے آب بھی صف باندھے ہوئے تھے ہر ایک کے قریب نصف رات کے  
 گھر لگی اور شعل ہاتھاب کی روشن ہوئی چاندنی نخلی نہ گان عالی کو فرو گاہ کو تباہ و تباہ شرف ہست  
 آئی کہ اس فوج میں کوئی قلعہ متصل ہوشیروان جا اور تار و دور و مقام کر کے آرام پا کر اسی طرف مقصود  
 ہونا استفسار فرمایا بعض نے عرض کیا کہ قریب تین کوس پر ہر ایک قلعہ کے کہانی میرا ملک یاد کو حکم محکم  
 ہوا کہ آگے قلعہ میں جاکر فیصل پر اس کی شعل و مہتاب میں کرن نشان سے اس کے قلعہ نور دار ہو پس  
 دو گہری کا بعد خود سوار ہو کر روانہ آفتاب ہو جب سواری پہنچے سے روانہ ہوئی غار لگا اپنے ہی شکر کے  
 ماہہ غار لکریا کہ لکریہ دھکا کو لٹا شروع کیا ایک لم تار ایچ تار اچھوٹا ہوا انحضرت جنگل میں  
 سیدے بائیں صحرا صحرارہ طر کے صبح قریب داخل قلعہ کہ لکریہ او صحرارہ سکندریا سکندریا جاہ  
 حبل الارشاد اس قلعہ میں قبل اس سے رونق افزا تیار و مہتابین بار و تین میرا ملک یاد و رجوں پر اگر کو  
 لئے تھے دور و کلاہی دہی تین شکر نہ گان عالی کا سر انچہ کو ان مقصود کے کہانہ قلعہ میں  
 رہتا ہے صبح ہوئی دو صبح صبح قیامت ہی تمام مردم شکر خط خوف و ہراس ہے جو اس کام حیرت  
 فراموش کر کے فردا فردا مطلق العنان آوارہ فرد گاہ جو یا سو سو پہنچے کہ کو کس کا ہوتا  
 سیاحی سے سیاحی سردار پیر پیر سے متفرق ہر ایک و سیر کو دہشتہ تباہی انساہین  
 پندار و شمع محاذی لشکر کے گرا تہ لٹ کپسٹ کا جو دراز کیا چونکہ شکرین ہم و ہر ہیں اور ہوتا  
 کوئی مقابل نہ آسکتا تھا ایک ایک سو پندارہ کا سو سو سوار پر کار کے دہشتہ کی تباہ اور بعد کے





مرہون کو جب کیلکہ موجب اتفاق کا فیما بین ہمارا اور کار کے اعظم الامراہن حضرت اوہنن بن یسین پڑویا  
 کہ ہم اوہنن بن یسین لہجہ کرید کریم اور سوا اسکے تین کرور روپیہ ہمارے بیرون غلبہ کی ہیں  
 غنایت کریں اور ملک سے سرکاری کے پانچ لاکھ لاکھ ملک مثل میرا اور اندا اور بودن اور سرکارانہ  
 اور صوبہ بیدر سپر و ہمار کریں اور بندہ کان عالی جمعیت بخاطر جمعیت روانہ فیدر آباد ہونے کا حکام خود  
 پانچ چار دانہ سو اچھو آہن گدے راجہ اور بندہ و یقین بار آئے گئے دے سوا آئے اپنے باز آئے جیت  
 ہنس کر کی گدے خلعت پر خلیفہ ہی سے پھر آئے جو شہر الملک سے فدا فرمایا جو گدے عالی  
 بہت بلند جو صلہ سے عرض کئے ہم فدائی لوگ فدا کیا کھڑے ہیں سلامتی حضرت کی جان بندہ جان  
 شری کے میرے فدا کر نہیں صلاح و فلاح کار کی ہی مجھے جان وال سے ہوا بلکہ رخصت ہو کر سو  
 ادبوں سے ہر ایوان کے چل گئے شہر الملک قریب شکر مرہون کو پھر سوار لوگ استقبال کو آئے  
 اعزاز و اکرام سے لیکر جو کی بہرہ میں رکھے اور ارادہ سوا دے گا لے گا کہ کتابت کریں  
 میرا دیکھا جو اسی جب وہاں کوچ کر خود بدولت شریف آلا اور متصل قلعہ کر لکندہ کے پونچھے  
 صاحبزادہ کیر عالیجاہ بیاد جمعیت اپنی پرہ پاندہ کروا وسطی سلام لکھ کرے جو جب سے قریب  
 ہوئے مرشد زادہ اتفاق نے ملازمت والد بزرگوار کی حاصل کی اور بخوشی و خوشی داخل محلہ  
 اور یہ بھی جو شہرہ ہے کہ حالت غیبت میں شہر الملک کی امجد الملک بیاد و محل احمد حضور نے  
 ادب سے کہ مردمان ہر ایسی کی نسبت ملوت خاص اور دیوان خانہ باعلام میں دیا کر کی تھی اور یہ بھی  
 ایک لکھا لکھا ہر ادیکہا ہر کی اوہنن آوان میں سرور پھر کوچ جمعیت حکم سے ہر ایک شہر الملک بیاد  
 امجد الملک بیاد کے رجب چونکہ باعث اسکے رہنے ہر دو امیر انامہ از عرفی کی تھی اس پر علی بیاد

اور امین الکتاب یاد دے بہت اخلاص سے ہم پہنچایا تھا اور بس موافق تھے پس درباب پاجا بی  
 مبلغ تین کروڑ کے چند سے لیت و محل رہا اس میں ایک کروڑ با نام ملازم مرید کا بہت جمعیت لکیر  
 بلکہ حیدر آباد میں آیا کجا بی مبلغ کے باب میں عرض کی صاحب کتاب کہتا ہے میں بگوشہ خود سنایا  
 کہ جو دنہ جوا صیاف دیا اور سیا فرمایا کہ اگر کسی تحلیف شاقہ تجھے ہوگی تو ملک تمہارا تھوڑی سی کاپ  
 انگیز بہادر کو ہو کتابت افیس کر و گے پس یہی سوال دیا لکھا ہوا کہ حاضر کتاب لے آیا کہ خواہ وہ  
 ہو کہ اور راج لکھا تاج سپاہ انگیز بہادر کا ہوا پڑ عالجہ بہادر کے خروج کا بیان دوسرے بعد چلے گیا  
 یاد کو تمنا ریاست کی تھی اور اس آرزو میں سن چالیس تھا و زکریا تھا ابو یہ ہے پس خبر نکلتی  
 موضع کپڑے کے اغوا سے یعنی کوئٹہ اندیشی اور عام خلف ظاہر میں بدیع اللہ خان ناظم حیدر آباد کہ وہ  
 مصاہریت سے حضور کی سرفراز تھا اور سہ اس پریدی زمیندار اور غلام جنگ فرزند سیف جنگ کہ وہ  
 دو نو پکارا تھانہ نشین ہے اور دو سے بھریت پسند ن کو اپنا کر کے ارادہ کیا کہ ہٹا کہ حضرت نے خبر پائی  
 دے جسے کہ حضرت کو اطلاع ہو گئی ہے اندیشہ مند ہو کر طوموش اپنی جا سکونٹ گئے ہوئے نہایت  
 دیکھتے تھے کہ ماہ سوال ۱۱۶۹ ہجری ۱۷۵۶ء میں سہ اس پریدی جمعیت کثیر سے اگر قرین کاہ حسین دلی  
 قدس سرہ کے اور تاراو جمعی کہہ ت سپاہ کی شروع کی اور پشیدہ بعضی اٹالیاں حیدر آباد سے وعدہ  
 دروید پر موافقت کر کے شب نیم ماہ دیجہ کی ادھی رات کے وقت شہر میں در آیا ناظم نے سازش سے  
 کھلا کر کہا تھا اور کان پر عالجہ کے جا کر خواہ مخواہ ادھ کو گھوڑے پر بٹھلا کر لے آیا اور دوسروں کو  
 کی سب جمع ہو کر چوکیں اگر کرتے رہے ارادہ تھا کہ سیریا لگا کر اندر کو دین اور سبھا حضور عالجہ کو  
 مسند نشین کر دینا چاہا وہ حملہ دور اندیش تھے مزاج میں گنگا بہرہ سے مخالفت کی

فرمایا کہ اسین تو سبکی ناموس حضور کی ہوگی و غریب تجویز دیتے تھے اس میں بھی بعض میں خبر حضور والا کو  
 ہو گئی حضرت بظلمہ پر برآمد ہو اعیان کو اپنے طلب کیا امجد الملک مکان میں چند رفیقوں کے ساتھ اگر حاضر  
 ہو سداوردی کو معلوم ہوا کہ خود اس امر سے خبر دار ہو گئے وقت صبح کا قریب ہو گیا تمام جمعیت  
 دروازہ سے پہلے نکلا اور طرف سرکار میں دیکھ کر روانہ ہوا صبح کی روز غیبت تمام دم خوف ہوا  
 عید گاہ تک گئے کہ مسجد ہی میں خطبہ ادا ہوا انشا سید عبد اللہ کو جمعیت واسطے قلم سید کے  
 روانہ فرما دئے لوگ کو ہریک راہ سے روانہ اس صوبہ کے سداوردی پہلے اندول سے منارہ سے  
 تاحث لایا یہ غافل قطار ہائے ہوجار سے تھے موضع کشنا پر پہنچ کر قلم سید لایا یہ قلم سید کے  
 سداوردی کی اگر گری غریبہ سے عقل و محروم کر کے قلم سید لایا یہ قلم سید کے  
 قلم سید کی راہ کی سواری عالمجاہ کی چھپے چلی آ رہی تھی بدولتانی ہو کر نزدیک قلم سید کے پہنچے قلم سید  
 ڈاکر انجمن نام نایز محمد خان کا جو کہ عقل و دانش سے بے بہرہ نہایت سے وعدہ و وعید پر بیخ  
 چلے گیا اور قلم سید کی مشمول عواطف صابرانہ ہو کر خواہی میں قلم سید کی جاپائی سواری داخل  
 ہوئی چہرے میں مشغول غمیدہ رہے بیش فرار درماہ سے جمعیت خوب ہوا جو کچھ بیان کیا علی  
 نے نور محمد خان اور سداوردی امام خان کو گناہ میں دینے قلم سید فرمایا اور امجد الملک اور سداوردی کو  
 ان کے معتمد جانکر محافظت خلوت مبارک کی سپرد کی اس سال ماہ محرم شمس بارہ سو دس میں علم بلکہ کے سر  
 بندہ واسطے شرف و شوکت نہ بچے چہ کہ باغین میر الملک بادر کے تھکے ہوئے اور مان قلم سید میں  
 لشکر عالمجاہ میں عشرہ شریف ساتھ کمال فراغت کے تمام پایا بھیسوں تیار خیر آئی کہ سداوردی  
 موضع میں چودہ پر آیا ہی اور غارت کر رہا ہی شہر کے لوگ شور و غوغا مچائے خود سداوردی امجد الملک

ہوا کہ سب سے تمام رشتہ داری خیر داری گزاری پر معلوم ہوا کہ خیر غلط ہی لیکن ہر اس ہوتا  
 کہ خواتین محل مثل بخشی سبک چاہے اور مردانہ داری خصوصاً قیاد الدولہ خلف میر کلان حاکم شیراز اور  
 مستطابان روزوں و ساز و مصالح دی کہ عالیجاہ عقل و فراست میں خوب ہیں چونکہ وہ عزم  
 شجرہ شہ کار ہیں میں بالکل صفت و کمال داری کریں تب تو اسامہ ملک ان ملک سے غنائت  
 قوت بازو اپنا جانین کہ عزم و عزم میں شریک و سہم رہیں کہ یہ جب خوشنودی دستان اور بر و با  
 دشمنوں کا ہو گا خود بھی اس صلاح کو نیک جانکر مل اور بڑا ملک جاگیر میں انکی دینا ہر آیا ویریا کہ  
 روانہ ہو لکھا کہ اس ضمن میں میر عالم ہمارے خفیہ عرضی کی کہ عالیجاہ کو جاگیر دینا موجب طلب ریتا ہما  
 رفتہ رفتہ قوت حاصل ہوگی نوری ہو جائے تمام خلف طرف انکے رجوع کرگی زمام ریا کی ہاتھ سے عانی  
 رہیگی بالفعل صلاح دولت یہ ہے کہ فوج انگریزی جو سو گز کہ میں ہمراہ کا بھی چاہیں کو خضعت  
 گئی ہے نہ رہے میں ہوگی غنائت جلد کا شرف و اسانی خصوصاً ملاحظہ کر کے اسل سند کو تو قوت  
 اور جمعیت کو طلب فرما جو کہ اس آئے کو سپاہ مذکور میں مذکور سے عرضہ نظر آیا خود میر عالم ہمارے کاری  
 فوج ہمراہ لیکر دوسرے داران نامی مثل اردال الدولہ و سوریون اور سردار الملک کسان میں مان اور  
 محمد عظیم خان روانہ ہم ہا ہو کہ لوگ لئے اندول اور جوگی بیٹہ پراہ صفرتا بارہ سو دین  
 رہی سے جنگ کے ہاتھ اپنا قائم کیا اس شانین بندہ عظیمان خلف محمد عظیم خان ہمارے بھی جو باد  
 ہے اور سب آمد فوج عالیجاہ کے چار پانچ ہزار سوار باگاہ شمس الامرا ہا در جو کہ راہ بلدہ کی مہر  
 سہی پناہ پیش راہ الیہ کہ ہے جو قوت کہ فوج سد سوری کی موضع دلائی برگئے ہا لکی میں اگر غازی  
 اختیار کی معاہدہ کر کے موئی الیہ کو شکست فاش دیا اور مع جمعیت وہاں سے نیچے پاس اگر ملاقات کی

ملحق ہو کر فروری اتر گیا اس میں چالیس چالیس ہزار سوار بادلہ سمراہ عالم باد کے فراہم ہوئے  
 اور ایک عالیجاہ کے بھی اس قدر نوکندہ کے چالیس چالیس ہزار سوار بادلہ تھے اس عالیجاہ بادلہ  
 پتھر نرنگی زمانہ سے واسطے ملاحظہ کیا جبکہ کے سوار ہو کر چند آدمیوں کے مطلق انعام بشکل وضع میں  
 پہنچے تھے کہ یہ خبر سن کر مردمان فرج معاہدہ پر آئے یہ انہیں قہر حنیہ کے طرح جنگ کی دلی ہوسو یوں کی  
 میں سے ایک غلو نے توپ کے آبی کو عالیجاہ بادلہ کے زخمی کر دیا کہ رویتا انکا ساتھ تھے مردانگی کر کے  
 مارے گئے کہ سوار بھی اسے چونکہ عالیجاہ بادلہ جو یہ نکلے تھے جنگ کر کے اسے نور کا مناسب بخان کر  
 قلعہ کے طرف مراجعت کی ہوسو یوں کے لیے ہو کر تعاقب کیا قلعہ کے ایک تباہ داخل قلعہ دروازہ سے  
 ہی بلیٹ کر اپنی چارہ اوڑھ لیا اس میں سوار دی ہمارا رکاب تیار نہ تھے اس سبب کا وہ نہ تھکا کہ اس میں  
 درام خود میدویہ تھے ہوسو اللہ کو بہادر کیا تھا اور تھے یہاں عالیجاہ بادلہ پر ہان ہو کر ارادہ اور بادلہ  
 کئے اور چاہے کہ مرشد سے ملکر باون جہات مضبوط کرین اسلی دروازہ قلعہ کے کھول کر رہی ہو سے جب  
 سرکاری فرج کہ خبر ملی تھی درجہ دروازہ کی توڑ کر وہم لشکر کے اندر آئے جو لوگ داخل تھے نے سے  
 عالیجاہ بادلہ کے تھے اور کمال و سبب لوٹ لیا حضور خیر سنکر خوش ہو اور حکم تعاقب کا دیا  
 چند جمعیت سرکاری تعاقب چلی آئی ہوسو دی انار نہایت کے باکر عالیجاہ سے آئندہ جو گیا  
 ہوسو دیہاں کے عیسی مان سے کہ وہ سردار ان میدویہ سے تھے قسم سید محمد جنوری کی دربان لاکر  
 تخت فرج طغورج ہسر کار کا ہوا اس صورت میں سپاہ عالیجاہ کی کہ فریست ہر سوار بادلہ کے ہستی  
 ہنگامی غالب جنگ ایک طرف بدیع اللہ خان ایک طرف باگ گئے اور بعد داخل ہوئے اورنگ آباد کے  
 سب فرج غر فاقہ چھوڑ دی ہر ایک نے بلو تھی کیا تمام شہر کا طرح دیکھے پس صاحبزادہ چند نفقات

جاہد چیل کے اگر موقع غفلت ہو سکے اور استصواب سے سیر ہو کر کہ قول و فعل ایک جہت پر آتی ہے  
 بلقیٰ لشکر جو چند نزلین بچا سکا کی نہیں کہ اس شان میں غایت نامہ آیا مضمون اسکا تھا کہ قیدیوں  
 گشتا تو بہ لائے ہیں پس عمار پر برقع ڈالکر و نزل اور قطع کی ستین کہ مزاج صاحب راہ کا مرکز اعدا  
 روگردان ہوا بخار آیا ایک دن مقام ہوا اسی رات کو طرف عالم تک علم نہ ہفت کا بند کیا صاحب راہ کی برکت  
 ہو گئی ارکان دولت ملول خاطر تابو کر لئے ہوئے تھے مجھ دستے اس خبر کے بندہ گان عالی کو غم و الم حواس  
 تلخ ہو گیا چند روز تک ہر قوم و محزون رہے تھے جیسا کہ فریبہ ہو چکا حکم دین کا درگاہ میں قید  
 اس لکین شاہ برہنہ ہوا جس سے کہ ہوا من بعد اسوڑی چلے بہت سہراہ میران یا جنگ  
 عوف عیسیٰ بیان کے ملازمت سے شرف اندوز ہوا خود فرمایا ع کشمیری خوشی لایق گردن زنی  
 رد مال ماتہ سے اس کے کوئے حکم ہو کہ عیسیٰ حقا اس کی کرین ذمہ لکھا ہوا بعد اس کے ایک روز حکم دیا عام  
 جیتانی ارکان دولت حاضر ہو بارگاہ میں کار ہر ایام محمد الملک کو حکم ہوا کہ تیار رہیں سد اسوڑی مع  
 عیسیٰ بیان حزب دولت ہر اس عیسیٰ تو حاضر دریا ہو سد اسوڑی کو بارگاہ میں دلداران  
 کے دروازہ پر روانگی طلب کی ہر تیار اس کے لئے اور برقع پوش مالکی میں بیلا کر ملو کہ لکھنہ کو  
 بی بی الیہ بعد چند خبر آیا قصداً اواسد علم و مان سے روانہ بنا تھلکہ عدم کا ہوا الاش با بعدہ کی حنفی  
 میں والدی طوعہ راع و رغن کا ہو گیا پاداش کو کلچراچی کے پوچھا کہتے ہیں کہ نامبروہ سپہ پرور  
 کستر تباہ یلیامی او سکی چند یادگار زمانہ رہی اور یہ بھی صاحب کتاب رقم کہا ہے کہ جب اسوڑی  
 قیدیو اچھٹلے عیسیٰ میان نے واسطہ سد محمد جو پور کھادریان لاکر او کو لے آئے تھے اس وقت ہو چنے  
 کو دیا نئے حقین کی تہی چند روز گذرے تھے کہ ماتہ سے ایک کر کے خواہ کی تیار پر عیسیٰ بیان مارے گئے

مال اور دولت بلکہ اولاد تک نہ ہی سہ سہوڑی کو اولاد بھی فقط دو درجہ ایک زور بازو سے وکتے ادکی  
 اور دو پشت گری سے شکر راو کی فینڈاری برید کی کامرین ایک لڑکا نام اردی نام قوم سے اپنے  
 پرورش کیا تھا وہ سنہ رسون قدین گذارے آجھا جو ان پر کسانہ نامی کسے گردن اور حیرن دنا اور منڈاری  
 او کی ضبط کار دولتہ اور موسیٰ چونکہ ان سوائین مزاج کار عالی کامکہ رہتا تھا کہ سے ارکان دولت اور عذرت  
 محل کے بنا بر مالہ طبعیت متوجہ عرف عشق عشرت کے ہو جو اہرہ دربار میں نواح پر اگر تاکہ ترکیان رٹا ان کے  
 باروئے تمام ہزاران زیب نیت سے نظر اور سے گذارے تھے بعض انہیں سے مرتبہ کو ہم بستری کی پہنچتی تھی  
 عہد میں حضرت ایک چند ایسی نام اسلطان ایف ارباشا ط سے ہی اس جملہ سیکہ ماہ افغانی جھٹلا  
 دنی عورت حسب نوبت مرد آدمی سوار او کے ہمراہ علم موسیقی سے ماہر عائد موزون مزاج شعر گو بیت نامہ  
 اسکو تماخورت کے خواص کی تہی آپ نے کسی یاد افغانیا مگر بس روز غایت مجاہد ماجین حاضر تشریف رکھ  
 ملاحظہ کرتے تھے خصوصاً روزوں کہ واسطے لغوی کے طرف راگ دھن کے مزاج مایل تھا اور دین زمانہ کہ کجاد  
 واختراع جھرنکا اس دیار میں ہی پستہ اوقات روز و طلب کر کے تو اعدائے دیکھتے شلک بنارہن کی  
 ملاحظہ فرماتے تھے اسطرح ظاہر اگر ہر مشکور لیلۃ العورات اور روز کو یوم الیہ کیا تا مگر سبب ہی اور  
 باری کے غلام العیوب جہاں کہ فکر سے روداد گیر لہ کے اور سبب غم روزہ جسم سارکین خافت اور  
 روز بروز زیادہ مایا جاتا تھا حتیٰ کہ تیسویں تاریخ ۱۲۱۱ھ بارہ سو گیارہ میں یوم الیہ و شہار انکو حضور  
 و مشغول تماشین حقون آشناری کے تھے اور انواع آلات آشناری کے بالائے بام برآمد ہو کر ملاحظہ کرتے  
 تھے کہ دیکھتے تھے ان کے آئینہ روئی فلک کی حیران اور حد آدم سے برق خشنود حجاب حجاب میں  
 بیان تھی کونے نظم میں مستطعم کیا ہی نظم شہرش رونق بازار انجم، رتا باش ماتہاب نور او کم



چوتھے نہیں گرد منور نورش نورم کشیدہ، ضیاء شعلہ اشاد ستار تانت تنش برسیہ بود قبت  
 ستارہ زہرہ را خشنیدی داد، پیاخہ برقی را گرد ستارہ انارین سبلہ راحتہ بود، ہنریا بیضہ شش افسود  
 ہوار اسجوت احراق ہوائی، از احراق ملک حبشتائی، ہرین شد اسماعیل رشک فلک، کہ شد برخم و کوکب  
 غمی آوی رہی رات تک سیر انواع و تمام اشبازی کی دیکھے رہے حبیبیچہ آئے بعد زفاف عرق  
 آلودگی بین دوج نوش کیا اور اندیشہ سے گرمی کے زیر سما ہوا میں استراحت فرما بردت اور  
 رطبت مزاج کی سن کھولت میں سبب الحاق سرد ہوا کے اعضاء میں سرایت کی فالج سینہ طرف  
 ایک ماہ ان ایک ماہ تمام جڈارنا محل میں غوغا ہوا صبح ہلکا توجہ علاج کے ہو حجاب پیر کر تھے مزاج  
 صحت پیر ہوا ان برس تک اسی دتیرہ پر رہا آخر یہی مرض سبب انتقال ان برس سلطنت تاسیس کا ہوا  
 حالت کسندی میں جب تہہ سے کوئی کاغذ دستخط ہو سکتا تھا حرف و دستخط کے مثل مہر ہوا کہتے تھے  
 خواہن دیکھہ سراوس کی نشان ہوتے تھے اور خود بہت ہمیشہ اسطے غیر شکار کے لالہ گورہ میں کہ وہ  
 موضع حیات مال بلکہ کے بنا کیا جو اتمیت الشایم عرف بی بی حبیبہ قدامی مسیور دینی اخراج کرتے  
 تھے خراج حیدر کہ شیر الملک ہمار دوسری ماہ دیکھ رہے تھے بارہ سو گیارہ میں پوناسے مراجعت  
 کر کے انے حضرت موضع مذکور میں شریف فرماتے وہاں سے برخاست کر کے داخل قلعہ کو لکندہ ہوئے  
 سیر الیہ کو دین یاد فرمایا دوسرے روز شیر الملک نے عمار کی کچھ اجزاء عریضہ کی چونکہ تحفے آئے تھے  
 خود حسین سوار خواہن مدال المہام سواری مبارک افضل بلکہ ہوا اور مفصل بیان مبرا کر کے آئے شیر الملک  
 یہی حیدر آباد کو پوناسے مراجعت کر کے شیر الملک کے اینخان پادشاہ کو ہونہ نگا حضرت مقامت سے  
 صاحبزادہ عالیجاہ اور ہر مہر پرست آزر دہ خاطر اوفاد سے مزاج کے کسندی تھے اللہ تعالیٰ نے

خوشی حاصل کی کہ دفعاً عرضی خلاصی شیر الملک کی گدڑی اور کیفیت کی یہ کہ بجز تعجب بر سو یا دو سو او  
 ہند پر وہی حالت پتنگ بازی میں بالاسقف سے گرے کر نزل کر زمین تحت السیر اندم کا ہو اور وقوع سے  
 حادثہ کے ریاست میں رمارداروں کی شور و شغب پر حیا طرف سے دخل پایا اور نارہنکار جو ایک مقدمہ معروض  
 آدمی کی رہائی سنا ہے یہ کہ شیر الملک پادرجہ معورہ نو مابین حال میں سے ایک بیان چٹو سے مکان میں  
 مقید ہے چہ کہ ماہورا و خردسال ہا طرف ہو و لو کہ مصروف پتنگ بازی و شوق ایسے اچھے پتنگ  
 اور تحفہ دور ہو کر صورت موافقت کی دالی اور کشتواہما سے معالیہ کے باعث کہ کالہنگ سے پتنگ  
 لڑائی کے مقابل اچھا کھیلنے والی اگر باجیہ او کی طلب ہو تو مان و وہیں قابل ہیں ماہورا و امان  
 کہنا یا نہیں سنا تھا ہوا اس کا کہ جس کی کہنے سکھایا کہ انام لور ایک کیا ہے کیا ہے  
 تو بھیجا و بعدیت رد و بلک مانانے کیا اگر وہ اچھا اور تم دعوت کرو گے ساتھ تیار پتنگ میں پتنگ  
 کیا یا کیا لکھا راجہ کیا کہوں مانانے بھیجا کہ اوتھا کہ قمار اڑنے سے نہیں مشکوک ہے اب جیہ رہا  
 غیرت خوش کیا کہ زندگی سے ہاتھ اڑیا یافت پتنگ بازی کا مانا نہ پر سیکو عاقل پاک اپنے تین  
 سقف پر سچے آئندہ ایک صفہ شکار و اخف ہوا و دیکھ اوتھا دور کر امن مکر لیا و امن تو اس کا ہاتھ  
 رہا اور دوحی جا پیرا اور روانہ ملک عدم ہوا شیر الملک سرداروں سے دمان نے موافقت ہو  
 ایک دن مانا یا نہیں سنا سے کہ لایا کہ جلد سردار را کھجے ایک قید کر نیکی فکر میں اگر تم سکون اور  
 ہو تو بیان سے ہو تو دور کوچ کر کے دیکھو کون کون تیار اشرک ہو تا ہی نامبرہ عاقل دجو کے سے اٹھ  
 ناگاہ ایک دور سنگ کوچ کیا سرداروں نے اسکو نامرد کم حرات جانکر سمجھا کہ یہ ہالگائی رفاقت ہو  
 وہ در ضمنی کو عمل لکڑی میں ملا لیا اور سوط کو چند روز میں اجل طبع سے مرگ شیر الملک نے

دولت را وسیع بنا کرد و جوانان و نو جوانان را در جنگ و صلح بنا اختصاص کی حکم کیستار الله عز وجل  
 ظهور دیا اور یہ بھی پیشہ کے عرضیہ شہر الملک کی خدمت میں استصواب سے متنازل الامر اہل  
 فیض گنجر ہوا کرتی تھی اور جواب استصواب ملا کہ تاہم اشراج برہمن جو تصدی رشتہ بہار صوبہ  
 و برادر و بجا پور و طاند میں غنیمت میں منبر الملک کے منجر کار مالی و ملکی کے ہے چونکہ وہ رائی دہن <sup>فطرت</sup>  
 نہیں جانتے تھے اور استصواب سے راکر گئے تھے اور برہمن کے لگا کھیر کہ وہ طرف کار نامہ ارضیہ کے وکالت  
 یونان میں مامور تھے خطوط پر زبان لکھا کرتے تھے پس گئے تھے اور خطوط جو مخفی صرف موی الہ کی ہند  
 پر دان کو ہوا چا کرتے تھے شہر الملک سے موافق ہو کر بحسب مطالعہ میں موزا کے لانے تھے اور مورد توطون  
 اسط فطرت کے ہو کر موجود و منبر رقبات کے ہے چونکہ شہر الملک طالع ہماون کہتے تھے مال کا روفت سے  
 دولت را وسیع کیا کو انداز سند ممالک میر و اند و برودن عہد محاکم کے جو نام سفر میں کھڑے کے جاتے  
 رہتے تھے مع رقم جو ہندو میر محمد آباد میر کٹر ہند پر دان سے مسترد کر کے مستطرد دما سوار دھم  
 کے تھے کہ فوج سرکار عالی نسل محمد کا جاہاد و غیرہ نزدیک پونہ کے قریب جالیس پاجس نزار جب  
 حاصل  
 گرد آئے ارادہ سے ملازمت ہند کاں عالی کے دولت را وسیع و عہد پر لوٹ آئے کے خدمت چند روز کی  
 کہ کہ بڑے کثیر پونہ سے نکلے اور راہی حیدر آباد ہو اور بعد ملازمت کے جب دہلوانی پر سرکار عالی کی  
 سابق دستور کمال و برقرار اور خطاب اسط جاہ بیا در مختار دولت صفیہ یا یا محو کردہ مخالف  
 ہوئے غنی یا خان دار و دئے عمارت خانہ کے قدم انکا بچانے تھے موسم ہوا اور جو رفاقتیں منبر الملک  
 نسل چاند خان ساکن سیر رفیق یا جنگ مخاطب کے اور سالہ سوار و نھامز الہ کو ملا اور محمد اسماعیل اور محمد خفا  
 نصیب و ن اسماعیل یا جنگ حیف یا جنگ خطاب کے محمد اسماعیل کو خدمت نشی کی ملی اور محمد خفا

عرض کی تھی اور گوتم اور اچھارا جہ اندر ہو اور تمام کاروبار مالی و ملکی متعلقہ دلوای قبضہ خستہ بین  
 راجہ منصوبہ آئے اور یہ بھی مخفی نہ ہے چونکہ ممتاز الامداد راجہ غلامی شیر الملک کزمانہ سازی سے ساجی  
 ہے اور عرضی شیر الملک کی اتھواٹ منراہ کے گدڑن ہی جیسا کہ گدڑا راجہ شامراج عجب کام کیا رو  
 شیر الملک ایک نقل بھی اور ممتاز الامداد کو شہر بدوکر و ایادہ نقل یہ ہی نقل کہ ایک بادشاہ کمار کو گیا  
 اتفاقاً نہ ہی میں گھوڑا چاہیے اور وہ گھوڑے سے جدا ہو گیا ایک نے سعی کر کے اس کو اور دوسرے جانکا سے نکالا  
 بادشاہ بغور اس کو مار والا مصباح گوشت عرض کی جانیاد نے یہ کیا کیا محسوس کو اپنے نقل کیا بادشاہ نے  
 کہا کہ اگر میں اس کو تیرا نو جانے سکوی کھینا شہر مندہ ہو گیا گوارا ہوا اس نے دیکھ کر ڈالا تا وہ نہ تیرا نہیں  
 شہر مندہ ممتاز الامداد کی سخت رکارت گئی اور حضور سے دور ہو کر موضع کلیانی کو کہ  
 جاگیر اوٹلی ہتی چلے گئے مگر لبریس درویشی سامان اغنیاء میں فراغ حال سے گذرانے  
 اور وہیں اس جہان گذران سے گذرے پس سردار الملک کیسی میان عروا و محمد عظیم جاپستان سے اتفاق  
 مرہ کے سفر گزرتے ہیں اور ساراش سے صاحبزادہ عالیجاہ مرحوم محل اضر میں منور کلا آگئے تھے ضی کلم  
 صاحب اسطی ان دونوں کے صادر ہوا سردار الملک اس سے کہ اہل قرأت امجد الملک ہمارے تھے  
 یعنی خواہر انکی دیر الملک سے راجہ بوجہ شہر اور شہر سردار الملک کی موافقت سے شکار کا مطابقت  
 مسو تین حصوں محدودیں رہے میر نصیر نام کہ بخشی خوج دار الملک کا تہا جنت فتنہ و فساد کا دہر بار  
 حسین گیا مگر محمد عظیم خان نامو افقی سے امجد الملک ہادر کی تلوار کاندہ میں نقیبہ جو اسم ہندی  
 دلدار خان جمعدار تھا سے امجد الملک ہادر کہ جمعدار کو حضور تک رسائی ہی کو شکر دارا حاشیہ  
 رسان بٹا کیا کہ بہت مال و مال گہر میں محمد عظیم خان کی طرح ضعیف سرکار عالی کی جوتی اور رہا

متعلقہ اور کئی اور بقدر اطوار خارجین نہ آیا مواخذہ اور کما جہد جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت  
 احمد الملک بادری کی بخت حاصل کی اور محمد عظیم خا کو بھی بعد چند قید سے قلعہ نکال کر مشیر الملک بن سائب  
 قلعہ نوشہ خانہ کافر عالی کے سر قرار کیا گئے ہیں کہ اوس سال حیدر آباد میں محمد خرم ہوا تھا غارتخوار  
 مشیر الملک پالی میں سوار صاحبزادہ حضور سلیمان جاہ بادر کہ انکے انوشہ میں تھے روبرو بیٹھے ہوئے  
 جا کر نذر گزارنے پس اسی مابین میں میرا نام ایک شخص چند رفاقتیں فرمادے کہ ان کے نام کے رکھ کر  
 سری سے ملک جنوریہ میں حیدر آباد کے علم جاوت کا بند کیا تھا اور انٹر عارنگری واد و کابلہ سے  
 بنی تونس کے فاصلہ تک ہم پہنچا تھا سوار الملک بادر قابو سے دستبردار کر لے آئے نامبرہ چند سے  
 بہنو وادہ ان سے ملاؤ پھر توڑ کر باکما اور شہ العرا طراف و ناحین کرنا کے جنگل و ویرانہ میں  
 کہ زمانہ میں حشام بنک سیر طفرالہ و بہاد نے قلعہ میں سے نکل کر ارادہ جاننا کیا اور حضرت  
 بادر کو لے گئے تھے کہ ہمدی سواروں کے دلدار خان جہد کے حضور ساقی سے کہہ رہے اور کئے قوم ہمدی  
 کا قتل کیا بتایا ایا سے جہد معز کے استاد راہ گاہ کہ مار لیا نعل حشام جنگ کی متصل قلعہ  
 درگاہ میں شاہ خلیل اللہ بن شکر قندس سرگمہ دون پہنچے تھے کہ حضور طرف سکونت دار کا  
 باسطو جاہ کو پیغام مطمح کے سواتر صادر ہو کہ آج عہدہ حیدر رو کا کر کے دہان جاری ہو پس جلد واپس  
 اور تین کر دروچی الاقرار اپنے باجگار کو بہت دہل میں گزارنے تھے اور کئی کئی سال مرہ کے تھے جو کہ ہونا  
 شیو سلطان کا واسطی آمد و رفت جمعیت انگریزی طرف سے چنانچہ کے محل تھا اول او کا ہستیقا منظور  
 اور مصلحت کر کے میر عالم بادر کو روانہ کیا جو کہ معز الہم ارادہ اللہ سختی مرض سے فادہ و جان حیران تھے اور  
 دوع کے اس سفر طویل کے نارضا مند اشر کہتے تھے یہ تدبیر ادنیٰ ہلاک ہوگی اور سطو جاہ نے کی بھی پس

ارسلو جاہ نے فرد گاہ پر چشم الہیم کے جا کر تخی کی اور میر عالم بیاد روانہ مقصود ہو اور سامنا غائب  
 میر عالم بیاد روان ہوئے شکر انگریز بیاد کا بھی طرف سے جہاں کے سریر گپین پر آبا عابد  
 و قتال کا نیا آدمی طرفین کے قتل ہو چکے طالع تیر چھایا دینتا اور کو بکر ہو کہ وہ خود سرخ آخو کار  
 شکستہ بارہ سو تیرہ میں قتل ہو چکا ہے پس اوسین او انین پیا راجہ راجہ عابد سے کینہ پٹن  
 نفاق دلی ارسلو جاہ بیاد کے اندیشہ مند ہو کر حضرت پشش تھانہ کن کی حاصل کی اور وہ <sup>مقصود</sup> جاہ  
 ہو پس دن سے جب فراغ ہو کر مراجعت کی اشارہ حکم ہوا کہ وہ فی الیہ تخی جا کر کر کے پین  
 رہیں سیاہی عمل بن آیا اور بعد قتل ہو چکا ارسلو جاہ بیاد پر جگہ کے تخی کے استیصال رہتے  
 مگر جبکہ بظاہر صلح تھی اس میں بین فوج انگریزی مع الحاق قمع سرکاری سرکاری سے راجہ  
 بیست رام کھیری کے کہ وہ معہدی لین موسویوں کا بنا اور پایہ کم مضی سے منصب عمدہ کو چھو  
 بنا واسطے امداد و کمک با جیروا بنا بر جنگ ہو لکروا نہ ہوئی متصل کے شاہکارہ سی  
 ستر میں خبر آمد جنوں سنگ ہو لکری اشتہار پائی ارسلو جاہ بیاد فرط تشویش سے  
 تدبیر میں حراست قلعہ حات اور محلات کے تدبیر ہے کہ ہو لکری تھیتہ سیاہی آیا اور تحصیل  
 کر کے ہندوستان کو لوٹ گیا پس ارسلو جاہ بیاد نے ملک کر کے کا اور دہات و دیوہ تھانہ میں  
 انگریزی لین کے دیگر مع الحاق جمعیت سرکاری واسطے استیصال مرہ کے متعین کیا اور بارہ  
 اس ارسلو فطر کجاہ تھا کہ بعد فارغ ہوئے تسخیر مرہ سے ہندو میں حضرت کو بھیجا کہ بندوبست دین کا  
 کرے لیکن اس قدر فرصت کہاں وقت موعود حضرت کا آپہو پنا شریف فرما روضہ جاودانی کے  
 ہوئے روز انتقال ان جناب کے مشہور ہے یا شور و غوغا محل میں ہوا نزدیک تھا کہ مشہور

تاریخ جو حاکم شیر الملک شریف تبریز کی کہ باعث اظہار فساد کا ہو اور زمین و آسمان کی کینہ  
میں پونچائی کہ عمر گرامی اور پست اسر عطا مدت عمر شریف سال ایام ریتا چوبیس برس ایک سال قبل

انروز اسے صلابت جنگ کے روز حکومت انکی سن تیز سے انکی ہی سبب انتقال اور تاریخ وفات اور حکام

رحلت و مرقوم نور سبب انتقال روض جسمانی تاریخ وفات ستروین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ ہجری

مکان رحلت دار الریتا بلوہ حیدر آباد مرقوم کے مسجد دیوار محل سر کی توڑ کر خرابہ کو صحن مسجد

نہایت باز و پر حضرت عہدہ حکیم صاحبہ جو کہ لار کا امجد الملک غازی خان بادی محمد عظیم خاں صاحبہ

خان بادی قبر میں اور انشاء اللہ رانا الیہ راجعون لقب بعد وفات غفراناب و آصفیہ نائٹ

نور سکندر جاہ بادی خطاب تراہ کا بیان ہے اسم گرامی اور خطاب در ساسی ساسی والدین ماجدین نام

علیخان بادی خطاب اول فولاد جنگ پر سکندر جاہ اور بعد جلوس نظام الملک آصفیہ ثالث ولایت

نعمت آباد نظام علیخان بادی اسم والدہ مکرمہ تہمت الشاکم عرف لی بی صاحبہ تاریخ و مکان ولادت

جلوس تاریخ ولادت سلا و شریف نو بکا ماہ و محرم سنہ ۱۱۸۴ گیارہ سی سیسی سکندر و لا بلوہ حیدر آباد

جلوس سکندر جاہ سوا شاہ ماہ ربیع الثانی نظام جلوس بلوہ مذکور ارکان دولت کلہا اول حالت جزا کی

میں سیف الملک خطاب غلام مرتضیٰ خان بادی نام المشہور مالی میا این شیر الملک بادی ریتل سے نور اسکندر

کلان محل بادی مرقوم و ان کے پوتے عمر انار ہے پتے سادی مالی میان لی عروئے حکم صاحبہ سے شمع

الملک غازی جنگ تھہ غازی خان بادی کے پوتے ہی انھوں کے جوان رہو روید کے انتقال کے اور راجہ

سیت رام پشکار جو کہ بعد جلوس ہو سین دیوالی کے سرکاری جمعیت جنگ کے اول وارہ دشت

کہ بارہو اہرینہ وستان میں جا کر نوکر کی چاکری کی اور بعد جلوس اولی شیر الملک رطو جاہ بادی ریتل

اس روز کہ جب انتقال ہوا در حرم سوگامی میان سیف الملک کے اور خلف کر کے تھے اور ان کا انتقال  
 ہو چکا تھا اور بھی خزانہ زینہ نہ رکھتے تھے مگر نین جیہ جو حکیم ناکندہ اور چار پرور گلیصا کہ اوہیں حضرت  
 غور انما تب رو برد اپنے جو سنگاری کر کے نواب سے شادی کی تھی یہ ہر دو وطن سے خزانہ گلیصا کے اور ایک  
 ات السلام حکیم مشہور شہسوار الدولہ غلام مصطفی علیخان بہادر برادر ارادہ مظفر الملک اسد علیخان  
 سے کہ کو حکیم حکیم دارون سے زمینداران یکن ملی کے تھے اور بعد جدا ہونے رفاقت سے شیو سلطان کی  
 ہر اسی میں شیر الملک کی غلام سرکار دولتمدار کے ہو کر کر رہ دیکھہ در عوضی تخواہ فرج کے کامیاب و ممتاز  
 رستم ہی وطنی اس روز وچ کا اس بلکہ میں اُن روزوں بہت تکلف سے چلے طر کا مایا تائیں  
 بہادر رسالہ سے کارہن لو جاگیر ات اور محلات سے تانہ وک سرکار و میاں کے جو شیو الملک  
 تعویض ہو کر رہ دیکھہ جاگیر و چکی عوض میں تخواہ سیاہ انگریزی کا ترمید میں جاوے اور تخواہ ہی  
 لیکر روانہ یکن ملی ہو اور میں انتقال کیا اور شہسوار الملک بہادر کو وقت انتقال میں رہے کلارونی علیخان  
 شہسوار الدولہ ثانی دوم عباس علیخان بہادر وطن سے خلیفہ زما جیہ مالینا اور سوم کیا جنگ کے یگانہ  
 بہادر و جلد انتقال کیا اوکو ایک ترمید شہسوار علیخان بہادر عسکر جنگ در شہسوار الملک بہادر مانی کو و در ترمید  
 سعید بہد علیخان بہادر شہسوار جنگ اور دوم حسین علیخان بہادر ادا جنگ مگر حضرت اٹھاتے اپنے رئیس الملک  
 سلیمانجاہ بہادر اور کو انجاہ بہادر و دھاجہ ادا اپنے اعظمین انکے دے تھے خاندان میں اوکے کو سی  
 بنوا اور یہ ہی واضح ہو کہ شہسوار الملک کو طائرین محل تھے اول نواب حکیم مادر مانی یا دوم سرور اخرا حکیم  
 کہ سرور دیگر آیا کو کیا جو امام تھے حکیم بہادر حرم کے چلے مایک پونا سے کھاج کر لائے تھے دیو نوا  
 حکیم شہسوارین مذہب بہادر و صرف کا سعید تاسیہ شہسوار انجاہ بہادر اور کو انجاہ بہادر بھی



سید مذکور گنہ تھے اور اطفال ہی اور کئی مذہب پرین اور سلیمان جاہل و بدین نواحی  
 گئے تھے اور وہ مرشد راہ کو قلم گئے تھے اور ماہہ تاریخ انتقال اسطو جاہل و بدین نواحی  
 مشہور کی جاہل و موصوف بہ عقل و ذہنی فہم و حریت تھے عالی ہمت و بلند ارادہ جسوقت اپنے  
 گہر دربار کرتے تھے وہ طرف چران لگاتے تھے جب اطراف توجہ ہوتے تھے اسے مغل فرماتے تھے  
 اور جب اوپر توجہ ہوتے تھے اسے شعل کرتے تھے جمیع بازیان کو تہ بازی تنگ بازی مرغ  
 بازی شیر بازی سب رو و موتی ستین پوشیدہ نہ تھے کہ بہت اسطو امامہ طبیعت کے ہاتھ فعلی  
 و اصل ہو و لب عبد شہر الملک کے راہ خواہم میر عالم جاہل و بدین نواحی جاہل و بدین نواحی  
 سوال رزق و سداۃ ۱۲۳۰ کے سب کو راہی عالم قدس کے ہو اس اندک زمانہ میں کاغذ ملاک و سداۃ  
 منزل منزل واسطے سبش بقیم و مسافر کے امداد و مسافر کے امداد و مسافر کے امداد  
 جاہل تھے اور سو اس کے ایک خانہ باغیت و وسیع عمارات عالیہ نہ واسطے تعمیر و تہجیز مزاج بلکہ واسطے  
 پرورش عام رعایا و برائے اکاؤن و روزن قحط سالی تہی بے سرمایہ لوگ مزدوری کر کے تاسیر تھے  
 حاصل کرین تعمیر فرمایا جس علم معاملہ فہم عاقل و دور کار تہی تہذیب سیتہ کردار اور سو جوت شکار  
 یہ چہا مرحوم بعد موت سو جوت راجہ چند و لعل جو شکار سپاہ یا گاہ متغیہ تنہا لامر ابا و بر ہمداد  
 برادر خداداد کو اپنے نایب کر کے شکار کٹر دولہدار اور بعد میر جاہل و موصوف کہ دوران فرزند نے  
 ان کے رو برو قبلہ گاہ کے حلت کی تہی میر الملک جید و بارخان جاہل و بدین نواحی کی میر جاہل و بدین نواحی  
 کہتے تھے جاہل و بدین نواحی اور راجہ چند و لعل جو شکار جمیع مقدما مالی اور ملکی کے مختار و برکبان جرم محرم  
 عمارت گاہ جہاں برور سکونت سیف الدولہ عرف مالی میان ان مشیر الملک اعظم الامرا اسطو جاہل و بدین نواحی

بدولت حضرت غفرانما جس شادمین انکی ہمت اپنے شادی برے ترک کر لیں سے فرمایا نصیحت  
 النابیکم عرف چاندنی یکم جبہ رفعت النابیکم نجیب النابیکم اور خواص محکمات اولاد اہل کما بیان  
 ضامن بہت گذر گئے جو سن بیکر کو پہنچے نور اول نیر سپہ جاہ و ممکن ناصر دین بین میر خدہ علیان  
 بناد الخاطبہ جگہ ناصر الدولہ بادشاہ سے غفرانما ادا حضرت کے بطن بطن سے نصیحت النابیکم  
 عرف چاندنی یکم جبہ رفعت النابیکم صاحبہ گاہ جانین بدو کر بہت جو کی فرمانروائی کی جنگ چاندنی کو  
 دومشیر الدولہ علی الخاطبہ مصمما جگہ مصمما الدولہ بادشاہ سے غفرانما ادا حضرت کے  
 یہ بھی بطن سے نصیحت النابیکم عرف چاندنی یکم صاحبہ کے نور مستلکین مدظلہ العالی سے تیار و منظم اپنے  
 کا راجا کے علم و ہمت سے مزاج کے شرو و پافا جیسے کہ جہاد اراکیتا سے ہوئے اطوار جو کی  
 حویلی میں دل لگی اپنی نائے عمارت و عمرہ سے کرتے رہے کہہ سوتا کی تمنا سے آرزو خاطر ہے حالت سے  
 راضی برادر اور ارکان دو موافق آپ اللہم زد کثیر الاولاد میں سے پوتے بیٹان سوم میر کو پر علیا  
 طمس مبارک مبارز الدولہ بادشاہ سے غفرانما ادا حضرت کے بھی بطن بطن سے چاندنی یکم صاحبہ  
 موصوفہ کے آپایام زندگی میں اپنے تین بار راہی تلمذ کو لکھنے کے ہو اول و شہادہ عیدین و الا تلمذ کے  
 اپنی حویلی سے جو اتوار جو کہ میں واقع ہے سب واقع ہو چکے مردم ہر اہی اور نوح انگریزی کے تادیبا  
 داخل قلعہ کو لکھنے جو چاہے شرح او کی یہ تیر ہویں ماہ رمضان ۱۲۳۳ بارہ سو تیس میں تیمار میں  
 مردان ہر اہی اور جوان سپاہ انگریزی کے ایک خطا پر مذاق ہو کر یہ تو پہنچی کہ جمعیت انگریزی حویلی پر  
 چڑھائی کی تو پتہ گولے سے خود اس جنگ میں بڑی جرات کی نکلے میں کرسی پر برآمد ہے گویا گولہ  
 بنا دلیق و اتوار کے سبھی چل رہے تھے بہت بے پروائی سے بخوف ہر اس اپنے اپنے تیرہاں سے رہے

حتی کہ جمعیت مذکورہ بعد قتل و کشتن چند آدمیوں کے وہیں چلی گئی حضرت نے صحافہ مار کر دارا کو ریا میں بلوایا  
 چند اپنے پاس پر بنا بر تخت مقضا وقت کے روانہ قلعہ کے ہر مرد و زن کو کمال رنج ہو اصرام الدولہ  
 بہادر اور ممتاز الدولہ و بھادر بخشی یکے بعد دیگرے والدہ کے اون کے انوشین بھی ساتھ ہوئیں اور  
 سیکہ جہاں مادی حقیقی خدمتیں حضور کی رہے ارباب تواریخ نے تو اسقدر لکھا ہے اور خفیت حال بفضل اقم  
 جو دیکھے ہوئے متعدد آدمیوں سے سنا ہے کہ اول فیما بین شکوہ جنگ و کسوت کے لین دین نہ تھا  
 کوسائیں آیتھا اور اسکا کہ جنگ ہمارا روپیہ یا بجا ہو گا ہم انکو خاستہ نہ نہنگا اور حلیے وقت  
 مایل ہو گیا تکرار زیادہ ہوئی نوبت تیار کی ہوئی کسوت قرابین جو سر کی کوسائیں مارا گیا لاش کی  
 نکال کر باہر ڈالے بمقام کے اگر جمع ہو مباراج کو اطلاع ہوئی مباراج اس وقت لاش تو ادھوا دی  
 جیشنگر دہلی گیا تم شکوہ جنگ اس جاؤ اور از روئے کتاب کے کوسائیں کہا نکلتا ہے دریا  
 و جیشنگر دہلی گئی کہ سوار جمع جمعیت آئے شکوہ جنگ کے لوگوں نے جو دیکھا دروازہ بند کر لیا یہ  
 دروازہ کہو لو کہ بولے اگر تم واسطہ دریا کے آئے ہو تو یہ لوگ اسقدر کسواصلے اگر نہ آتے ہو  
 تو ہم کہہ کی کہول دیتے ہیں اور جیشنگر دہلی خوف ناپنی جان کا تباہی طے کہ رفا اپنے ہمراہ رہیں  
 کہا مصافقہ ہے لوگ اسطے حفاظت ہمارہیں نہ واسطہ جنگ کہ چونکہ اندیشہ طرفین میں ہوتا ہے  
 دروازہ نہ لکھو جیشنگر دہلی فلان کہا اسنے ہائی کو شاہ کہا ہائی نے اپنے دروازہ سے ٹکرا کر  
 جو زدر کیا چول توٹ گئی کوار کھل گئی لوگ سب نے درمیں آئے قتل و کشتن ہو مباراج سن کر  
 وہر بلوایا جبکہ شکوہ جنگ سمدھی فرید و جاہ بہادر کے تھے شادی علی اللہ خاں بہادر انکے فرزند  
 کی صبیہ سے فریدون جاہ بہادر کے سوئی تھی حضور کو جو اطلاع ہوئی آیا خوش ہے اس سے

اجارہ کی قیمت مگر پونہ کتر اندیشہ کیا کرتا ہے مبارک الدولہ ملکہ کو سنا نظر کرتا دانت بہت نرم ہوئے  
 اور اس کا کہ مبارک الدولہ کیا مضامین جسٹیکر دس کو کہ مکان ہوئی الیہ کارنیر سائے جو بی مبارک  
 کے تھا اور مشہور ہوئے دروازہ کے آندہ دیکھی لیکن کوکون صاحبزادہ کی کٹر کیا اور اندر جا کر قتل  
 کر ڈالا خبر رفت و گذشت اسے نشانیں ایک صاحبزادہ کا ملاقات کا غلطی ہوا کہ کوکون صاحبزادہ کے صاحبزادہ  
 دیو پٹی بن لالہ بیاباد اوسکی درخت ہوئی مبارک الدولہ کوکون صاحبزادہ کے ندیا سا راج  
 حضور میں عرض کر دیا الیہ حکایت تمام مردان ہمراہی صاحبزادہ کی جسے سرزد ہوئے ہیں حالانکہ  
 میں حکم ہوا بندوبست کروا سقد اجازت پر واسطے دروازہ کے نہ واسطے ملک وصال کے جمعیت کی  
 دہلی دروازہ سے اپنے جلو خانہ میں ملو اگر دوری پر صاحبزادہ کی روانہ کی زمین میں یہ تھا اطراف  
 یہ رہندی کر دینا قتل و کش مگر شہر ایشیہ جو میں سپاہ مذکورہ سلطان صاحبی کے گئے کو جو میں سے  
 فرمائے کہ میں اور نکل گئے مجھ پر چنے در دولت سرایر سپاہی ملک کی عقب پر جو دروازہ کو تیار کیا  
 اس مکان سے کہ اس میں سپاہ صاحبزادہ کی ہوگی گوسا توپ کے مارے صاحبزادہ کی نکلے برا کر تیر چلا آئے  
 ایک طرف کو گرا ہوا جگہ دیتے وقت پتہ جو سر کا توپ لٹ لگی اور آئی میں ایک سی صاحبزادہ کا  
 افسر میں نے سپاہی کے نکلے کے ساتھ جو آتا اوسی پر کو دروازہ پر جسے سے کام اوسکا تمام کیا سنیوں سے  
 اوسے تو مار لیا نام ہو گیا کہ سب کی توپ لٹ دی حضور آواز آوا کے عشت مارا کہ یہ آواز تو پون کی  
 مشہور ہوئی یہی مبارک الدولہ کا سرچھو ہوا دروازے سپاہ انگیزی کو حکم دیا کہ وہیں آویا وہیں  
 کھائے ہوئے دروازے پر گئی جلو خانہ میں رہے صبح بل کے دروازہ سے چلے گئے اور صاحبزادہ روانہ  
 تھے بعد چند روز کہ یہ حضور قلعہ سے یاد فرمایا جو علی علیا سپاہ یاد درمجم کی محنت کی جہانگیر نے فریاد

اگر داخل ہو چو تکہ بشکر اس کہ تری ہم قوم راجہ چند و لعل ہمارا کا بنا اور متصل قتل مومی الیکہ مقدم  
 گذشتہ وقوع میں آیا ہو چو گفتار ارباب سیر و تاریخ خلقت کو مظنہ ہو کہ ایما سے راجہ چند و لعل سادہ  
 ہوا نامہ نگار رشید الدہ خانی میں لکھا ہے ایسا نہیں بلکہ راجہ چند و لعل پنج آب طلب صاحبزادہ کے سعی و کوشش سے  
 ہی اور جلد میں اس کے خاصہ علیہ سے لکھا ہے کہ یہ عہد میں برادر بزرگ غفران نزل نواب ناصر الدولہ  
 یار کے تکرار پر تنخواہ کی بڑی دقت سے مع رفا اور سپاہ اپنے بہت شان و شکوہ کے ساتھ گہوڑے کے سوار  
 گرد تمام مرد آدمی پر راجہ قلعہ مذکور ہوا اور کوئی اسلحہ نہ تھا اس دفعہ شریک ہوا ایام اقامت میں  
 دوا میں چند عرصہ تک تنخواہ پاکہ ہی پہنچی گئی مگر بعد کے چرہ گئی تھی اسلئے ان میں طلب خوانہ کی ہوئی اور  
 جمعیت سرکار ہی صرف خاص واسطے مختار راہ کے متعین وہاں مقعد دن ایک سو سبھی یا کہ خوانہ لیجانے دینا  
 مناسب اگر خوانہ روانہ ہوا تو آپ پر تہ شدید ہو گا اور تنخواہ موقوف پس گنبدت بدعا شون  
 اندرون قلعہ اور لشکر و حضور درگاہ جس شاہ دلی و امجد آباد کی ہوئی ایسے مانج ہزار آدمی ملازم ہو گئے  
 بہرہ و سہرے کا ہر سیاہ کمانچہ خوانہ ہوا اور تو میں ماکون پر اندرون قلعہ کے نصب کردین اول روز  
 چو بد اطراف سے حضور آیا اور سنا کہ دعا ارشاد کی ہے اور سیاہ فرما ہے کہ ہم نے خوانہ طلب کیا  
 ہم رو کو پہنچے جواب تھا کہ ایسا ہے کہ جس تک بند دیت ہماری ماہوار کا ہو گا خوانہ روانہ ہو گا  
 پس جمعیت مذکورہ بالا صرف خاص کی آئی اور داخل قلعہ ہو کر خزانہ کا محضرہ لکھ لکھ بیانی اپنی جاتیا  
 متھے جلد رو ہیسا سو فخر و شہر جو انان لین ایک سو مرد آدمی قدیم سا تہ ستر سو اٹکے نو گنبدت  
 اس قدر سپاہ صاحبزادہ کی تھی جیسا تہ آٹھ روز گذرے حکم الہی کی جمعیت کو ہوا حلیہ کر دہ تھے  
 جمعیت لیکر ماہین گنبدون سلاطین آٹھ صاحبزادہ کو جو معلوم ہوا فرمایا کہ لوگ کمر میں کمر ڈالو



سکا بخش کو بخیل و کفن کے قلعہ سے باہر نکلے باہر ہاشر شہر سے لاکر حوالی میں درگاہ شاہ برہنہ صاحب  
 سر کے دفن کئے بہت ہی عزت عالی ارادہ شناس صاحب کوک سخی مزاج عربی و اقل عرب و ذاب  
 والا تبار قلعہ کاشیتیستان کے وجہ بر دل عزیز ملازم او کھالہہ میں ہر جا کرم محترم موزون  
 روزہ دار عمارت انریش بر و انگوچہ خلف تھے اول میں نظام الدین علیخان بطن سے دو بچے ہوئے  
 صاحب خطاخر الدہلوی سنگاھ سے داد حضرت سکندر جاہ مبارک کہ حضرت انہیں آغوش میں لیا تھا  
 رو بہ پدر کے نسبت ایدہ حکیم کے خلیفہ مزار ہو کر قضا کئے دوم میر احمد علی نام آغوش میں جمال النبی گم  
 صفی بی صاحبہ کندی ولد نا حال دوسرا میں بیکہ صاحبہ جو نہ ہو کہ رونق افروز میں سوم  
 نظام علی بطن سے سرس غارانی کے غلام مانع سے دل پر ہا در حقیق و ضاعی کے نام میں گرفتار قید ہو کر  
 دو روز میں رہنے کو آب ان کیانی کی کہ تشریف شکلو جا بھی پیش پیر کو اور پیر چارم  
 او نجم ششم پیر علی بطن سے عزت خانم کے میر جاگیر علی بطن سے امیر احام کے میر فتح علی  
 بطن کے امالی او تین و حضرت فقیر حکیم بطن سے وزیر کو فضل حکیم بطن سے شمس الدین نجیب حکیم بطن  
 سے دھکا بانی کے قلم محل میں جناب کے سلا میں فقط جہان میر بادشاہ عرفیہ فضل علیخان  
 سیف الدہلوی صاحب بطن طبر سے جہان و حکیم صاحب کے دعویٰ ریت کار کہتے تھے بعد جس  
 برادر کو کہ جسے واسطہ تربیت اور ملاقات کے حاضر ہو پیر بہاراج راجہ چند و لعل بادر نے  
 شادی میں اپنے ہاں ہاں راجہ بہاراج بادر بالا پیر شادی کی صفائی کی شرف ملازمت  
 آخر کار کمال نیکی سے عید میں حال حضور فیض گنج کے عید العالی خزانہ و ضوآن کے ہوئے چنانچہ وقت  
 انتقال عجیب نمایان کہ چند روز میں کی تنخواہ با سجا کر دی اور اکثر دن کو ہزاروں روپیہ زیادہ

قد رخصت سے انعام فرمایا نہایت مشرع دین دار ریش جو کہ ایک سیر نف الدولہ کا بیگہ  
 سے دادا ایلاقت اور ایک خیر بادشاہ حکیم نجم منور الملک ششم جنگ برمنور علیا بنواریا بنواریا اور اولہ  
 اپنے عہد میں تا دم ریت اور کتا بعد اولی مرۃ بعد اخوی جلو نیز ہو قدوم صفت ازوم سے پانچم  
 از اکاشا نہ مغیر حکیم رہے بر انکا عالیشان تیار کروادیا ہر جلیبی خاکی متصل تھی وہ بھی عنایت کی  
 من بعد جب تک ہر ام الدولہ کا خرید اوہ بھی ادنیٰ کو دیا خصوصاً من موین منور الملک سادہ کی بیار  
 عیادت قدم بخیر فرما اور سب برادر اور عیشہ و دود کو واسطے بیار سیر کی برانگی دیا چنانچہ بیاری مای  
 دیکھا آیت بہت عالی دماغ عالی حوصلہ مزاج ایسا نکل بر سر برادر انرا کہ کہتے تھے کمال صاحب خلق حد  
 دولت اور برادر ان خورد و بزرگ بیگمات محل سے موافق رسم و عیال کی ہر جگہ جو حصہ عید و نہایت  
 سب جاری اور ان سے رخصتی جانور و نہایت وق ایسے ایسے جانور جو بصورت خوش الحان چھاتی  
 چرخہ عمدہ عمدہ سب موجود علم کا شوق چاہیے آخر وقت میں راقم سے دس کتابیں علم ریاضی کہیں پڑی تھیں  
 بنالو بیاچ سیر و دھرمین تسلیم جنگ یادار یاد جنگ یادار جنگ یادار جنگ یادار جنگ یادار  
 اولہ السلام سے اور حیرت علی بطن دیگر سے شادی ایک دختر کی اب والفقار الملک سادہ کی کچھ  
 نقد و جس سے شریک برادر زادوں کے ہو کر میرا مدد علی سیر منور جنگ کیلئے سے کر دی ایک  
 ششم ذوالفقار الدولہ بنواریا جنگ میر فاضل علی خان ہارندہ ظلمت منور الملک سادہ ان دونوں سادہ  
 اتفاق بنا محل میں ایک طاعی اور جب صورت علیحدہ کیا سیر منور علیا کی جو ملی من خیرت را راستا کے  
 ایک ہی کتابیں دو قطع کر کے رکھا اور چونکہ ان ہر دو برادر کو خود بہت دست رکھتے تھے کہیں کسی وقت  
 انرا ہوا کر لے تھے ہر ناصر الدولہ سادہ بھی چونکہ انھوں میں ہر دو برادر کو لیا تھا اور ایام صاحبزادی



میں عہدین وغیرہ کو پروا نہ تھی یہ یاد فرمایا کرتے تھے بعد جلوس دسی ہی عنایت دے دی گئی مگر ان کے  
 شریف خرماتو نے اور جبکہ دونوں ہائی تنگی سے اس مکان کی تنگ اگر محروم نہ کیا مگر الملک بادر کو  
 ایک مکان اتوار چوکیں مرحمت کیا اور ذوالفقار الملک بادر کو پادشاہی چوکیں ذوالفقار الملک بادر کو  
 بہشتی قطار الدولہ بزرگ میر محمود علی بن ابی بادر بطن سے رفعت النسا بیکم کے لاؤ لڑیں بڑو صاحب  
 و تقویٰ تھے مگر چونکہ صاحبزادے تھے مقدور و آسان تھا تنگ کا ذوق نہایت شیرازی بھی کیا کرتے  
 تھے بہشتی قطار الدولہ سر و جنگ فر الملک میرد اور علی بن ابی بادر بطن سے زہرہ خانم کے یہ بھی لاؤ لڑا  
 انسانی شہنشاہ سوزیاری میں دیکھو سے جنوں کے مسنل کی گولیاں کہا کرتے تھے مظفر الملک  
 مظفر الدولہ میر قیصر علی بن ابی بادر بطن سے نجیب النسا بیکم کے کہ سوز نجیب النسا بیکم زندہ ہیں یہ جاہل مزاج تھے  
 طبیعت میں ان کے فائدہ بہت بل شعلہ اختیار کیا تھا کاس رو میں نکال دیا کرتے تھے محرم میں صحابہ  
 کہیں خلافت سوزا ہے خاندان آبدار خانہ اور کسی کے سر پہ بٹھا کر مارنے تھے عزیز بن بھی سب سے بڑے  
 بڑے تھے اور لوگ عالم تھے کہ یہ صاحبزادے میر قیصر علی بن ابی بادر میں ایک بار عصر میں غلام نزل کے روہلوں  
 جمع کر کے صورتی کی ساکی تھی میر گدڑی پر عہد سعادت میں حال حضور خدا اللہ ملکہ کے آخر وقت  
 لوگوں سے دو اختیار الملک بادر مدد المہام کلتر سے ناحی ایک جنگ کئے چنانچہ بیان اور کھاؤ دیکھا  
 راسخین آدا کھان دہشتا ہماری سے لغوہ و فالج کی رہہ لوز خلد کے ہو اور بن ایک فرزند میں نقطہ  
 دس دختر اہل جمال النسا بیکم سے بزرگ نسوہ فیض الدولہ حاکم صورت سے لاؤ لڑا دم کمال النسا بیکم  
 نسوہ اختیار الدولہ ابن ممتاز الامرا سے یہ بھی لاؤ لڑا بزرگ اختیار ابی بطن سے چاندنی بیکم صاحب کے  
 سوم نامہ النسا بیکم نسوہ ابوالہاسم ایک مضد آری کہ توہر ان کے گدڑ گئے چارم غفور النسا بیکم





الملقب بہ البند فرمان روایان گہاٹ ابن ابوالدیخان عظیم الدولہ رئیس کراٹک ابن محمد علی پوٹا مین  
 بجیر و آخر شیوا اور کچوڑ مین بالاراچہ ابن کچوڑی نالی کورمن بعد کچوڑیا صاحب ابن ناما صاحب بن جوداچی  
 بعد گرفتاری ہوئی الیہ کے اور بعد ضبط ملک املاک طرف سے کراچی مین بہادر کے کچوڑی ثالث ابن کچوڑ  
 ثانی ماہن لاک کے ملک کا مختار اور قوم ہو کر سے جنوں راہ ہو کر توبہ ۱۲ بارہ سو ایکس لخت  
 سے فسران نصرت شعار عظمت مدار کے نواح ہند مین پانچ برس ایک جاٹ کن اسودہ حال  
 ۱۲۲۶ بارہ سو چھ بیس نفوت ہوا سیٹا اسکا بری راہو اور وہ طفل تھا اہل کاروں نے  
 اس کے وقت جنگ ہو نا افسر آمد کر سے عید شکی کی مالکیم صاحب اول سنگت فاسی دی ہر قسم  
 صاحب کر کے نصف ملک خالی گردانا اور قوم سیدہ سے دولت را دلادہ مین بعد رانی بھائی پادشاہ کا  
 رانی مذکور ہند را و برادر دولت را کو کیفیت خانی خرد سالی سے حسن تمیز کو ہوئے بالبقی سے  
 مشیر الملک کی اکت علی اور کتب سلف سے واقف ہو کر سیدہ صفات سندہ ہوئے ہلا سفر صاحب کم  
 سیر رنگ بن بریم اپنی اور سفر ہند را در کرد مین ہزارہ کاب قتل کا گاہ تھے اور گاہ گاہ سو پندرہ  
 مین واسطہ مرثہ کے حال الامر سید را و شور اور کتب مع مہیت نام کہ وہ دیوانہ بھائی صاحب لیر ہو کر بعد  
 پیشکش لایقہ کے مرحمت فرما اور بعد افعال حضرت غوثا کے فاتحہ سے زیارت کے خارج ہو کر  
 بر چند کام خلقت کو منظور خاطر یہ تھا کہ میر کاج علی فریدون جاہ باد کہ ہم شکل و شبہت والد  
 بزرگوار کے مین سادہ مین ہون اور او بنے خواہش بھی تھی اور ایک وقفہات زمانہ کے کہ آپ درویش  
 مینے نام منظور مگر التماس والتجا سے امرائے دولت و االیان سلطنت و صوابدہ مشیر الملک کی  
 بیعت تاریخ رجب ثانی کی ۱۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ مین مسند ریاست پر جلوہ آراہے اور بیعت مسند آرا

ہونے پر ایک مرتبہ جادہ شہید ہوئے گا کہ رہے وہی دستور العمل تھا انہی کی اور ستورات محل کے  
 باہر بیروں اور سو کی ایک ہونے تمام معاملات جو دیکھی جو عید والد بزرگوار کے جاری تھے سب  
 ملک جلد معلوم ہوئی تہم کجاں کہ ہر ایک کے برادر و کچل اپنے اپنے کارخانجات دیتا و قطعہ جات و  
 تھلا و ماہوار و درمیان ہر اسی وجہ کا غبار گردن اور بے تحریف کے ہونے ملک میں سکون برآوا  
 جاری کیا کہ سرطین اور شاہ گام رہے ارکان دولت میں تبدل و تغیر کہ کا اختیار اپنے نگران یا ہر  
 شہر الملک تا اہم الحیات اپنے واسطے ہر سہ کارخانہ و اثبات لایا کہ قصور کیا مگر خود بدولت نے دستور  
 میں ان مجال و برقرار کیا اور بعد اس حال شہر الملک کے نظم و نسق ملک کا نا تجربہ کا خلقت کو آنا کی  
 بہ خفیہ کہ دشوار معلوم ہوتا تھا مگر ضابطہ التاب خود منہ سے اپنی بے امراریت کو اپنا کر کے  
 بذات خود کار بند امور استیسا کر رہے اور طمانیت ماحے سب کو عنایت کر کے منتقل و برقرار فرمایا  
 اور دار اور کالج و قدیم جاگیر شہر الملک کی نئی راجہ برانگی کجاں رکھا اور چونکہ اس باریت میں رسم  
 قدیم ہے بلکہ فارسی میں اصل کی ہون برگرد و کار دیوان برمی گرد و امر اچھو بنایے ہوئے  
 شہر الملک کے تھے اپنے قدیم کاموں پر مامور و سرگرم رہے اس میں کہ ہون اور راجہ اندر کہ کار پر داریں  
 شہر الملک کی جملہ مقدمات پر مالی و ملکی سرکار کے مختار بنا اور ہر منوں کو اسطہ ہم قوی اور قرابت کے  
 فعل معاملات میں دیکر موجب برقی صاحب غرضات اکثر کا ہوا خصوصاً جو برادر ہستی کو اپنے  
 ناخانہ پر اثبات لایا آباد کے مسلط کر کے لکھتا ہے کہ خلیاتی کو ستمنا اسل اسلام سے بدلو کیا  
 رہا تھا اور فرط غرور و عجب دولت سے تنگ حرم اور خونریزی میں شرفا کی اقدام کرتا تھا علاوہ  
 صاحبانکے زون کہیں ناموافق باوجود ان خصائل ناپسندیدہ کے جب دیکھا کہ مشیر الملک

گذر گئے اور جلیل القدر دیوانی کا مفضل طبع سے دیوانی کی منع خطیر شکست حضور کا قبول کر کے خود  
 کی حضور موافق میل فائدہ آصفیہ کے اگرچہ ظاہر عنایت حال پر موعی الیہ کے جاری رکھتے تھے لیکن چونکہ  
 نایب الشاہ سے نامزدہ کے مطلع باطن میں ارادہ دفع کا ہتاج بہ جسٹس الیہ میں لم سے سازش و  
 کے صاحبان اکثر یہ سبیل خلد موعی الیہ کے ہوئے ایسا کہ جہاں علیا کے مردمان نواب مسالام آباد کو  
 حکم ہو اتین ہر کے وقت حویلی پر موعی الیہ کے ضبطی روانہ کی گئی بغیر تمام املاک و مساباد اخل کلا ہو  
 وہ اوچھوڑا و جسٹس پورا و سکا جو کارخانہ پر نواب مسالام آباد کے مسلط ہو کر ایک عالم کو دریش کر  
 رکھا تھا مع دو بی بی محبت جو بی بی تن دن ملک اس وقت کہ ان ہم بی بی شہزادہ کو بی قوم برہمن سے  
 باہر نہ نکلا اور عال پر مالک محدود کے احکام جاری ہوئے کہ جو برہمن راجہ اندر کے علاقہ کا ہی قید  
 ہو کہ عالم پر ہمنوں پر تنگ ہو ایت مال و منال او نکا ضایع اکثر سالہا جس زندان میں رہے چونکہ  
 ان روز و ن وکیل کلر اکثر بی شمت جنگ ساد و تھو واسطہ نقض امر دیوانی کے صدر میں اپنے  
 لکھا تھا چند یہ امر جلیل القدر ملوئی رہا بہ اس قدر پایا کہ یہ عالم ساد کو منہض ہو اور بعد کے  
 منیر الملک ساد و اما دیر جسٹس موصوف کے عدون میں عالم ساد و دیوان ہوئے اور بہت نکلیاں کر خانہ  
 علیحدہ مذکور ہو گئی یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ انہی ایام میں راجہ بی بی دس نام دیوان عاشور بیکان کا واسطہ  
 بر باد کر کے گہرا پنے جعدا رکاد و آدمی سپاہیوں کے ہر دویدر سپر نوکری کو اسکی استعفا دیکر سپاہ  
 کے اندر قریب دروازہ چادر گہات کر رہے تھے رات کے وقت لوگ ہجو اگر اپنے مقتول و مدون  
 کیا صبح جو حال لکھا کلا سے جمعیت متعین ہوئی اور سب اس جرم موعی الیہ کو اخراج کیا پیش مع  
 اپنی چار ہزار سوار و پیادہ سے ناگپور میں جا کر رگہو جی ہونسلہ کا نوکر ہو گیا اور بعد برہمی اسوں

کا خانہ کے چند سے ادارہ رہ کر گیا اور صاحب کتاب نے یہاں اسی خبر دی ہے کہ  
 ان سنوات میں فیما بین ہو کر اور فوج انگریزی کے سامنے تھا اور نواح ہند میں جنگ  
 رستمہ یعنی غالبانہ اور مغلوبانہ ہوتی رہتی تھی آخر بعد چند سال کے صلح ہوئی ہو کر  
 تو واسطی درخوشت لک کے متوجہ طرف زمان شاہ درانی و سرداران سکے جو نواح  
 لاہور و عمرہ میں تھے چلا گیا اور فوج انگریزی جو طرف بالا پور مضاف صوبہ ہزار کے  
 تھی کوچ کر کے بے اجازت سے سرکار بعد طے منازل طویل سے بطریق ایفغان نواحی  
 حیدر آباد میں آوارہ ہوئے متصل اسکے ملک ہزار کا سوال ہوا حضور قبول فرما  
 مقدمہ اپنے حال پر بحال رہا بعد اسکے ۲۲ سالہ بارہ سی کیس میں مردمان  
 لینے کہ بہت سے ان میں ہندوستانی مسلمان تھے افسران انگریزوں سے  
 جھگڑائے چونکہ بین اتفاق تھا قلعہ دیلور میں نہایت شدت سے جنگ ہوئی  
 بہت سے انگریز لوگ مارے گئے اور بدھ حیدر آباد میں بھی مردم لین کے اطاعت سے  
 افسران انگریزی کی کشتی ہو کر بہت مجموعی سے دور جا اترے بعض انہیں بسبب  
 ہندوستان کو نور الملک نور الامرا سے اخلاص رکھتے تھے ہندوستان ہو کر چاہے کہ پناہ کار کی  
 میں جب یہ امر منظر صورت پذیر ہوا افسران انگریزی نے عہدہ داران لین کو گرفتار کر کر قتل کیا  
 اور بعض امیران سرکار سے بدظن ہو کر شبہ سے اخراج اور نکال دیا اور انجندہ نور الملک نور الامرا  
 اور نگ آباد کو راہی ہو کر اور اور پناہ اپنی جاگیر کرملہ میں جا رہے ہیں بعد چند  
 روز قتل آئے ماہ جب السید میں حضور داخل پرائی ہوئی ہو اور مردمان ہر ای نواب

تہ الامرا بباد واسطے چو کہ بہرہ کے مقدر پانچ منخان المبارک سنہ الدین عالم بادشاہ سب و دہ  
 عادی کے اپنے گہر سے ٹھکر کو پتی میں سدھم حسب ہمارا جس عارے حضرت عزت انبی واسطے خلق  
 خاطر کے ہمیش فرمائی یہ قرار ہے کہ حضرت الی حویلی میں جوہن دارالامان تین تیرے کین بعد چھاپے  
 میرا میں پر حضور واسطے طایست خاطر کے نحو اَلْبَطْنِ قَلْبِي عَزَّتْ غَايِبِہِم کی قبول فرمائیں یہاں سے اس  
 اے کہ تیرے دارا کی کین چنانچہ ایسی جلوہ ظہور کا پایا بعد داخل ہو حضرت دارالامان کے گہر اپنے  
 آتھا حضور نے بھی وعدہ کو وفا کیا رونق افزا ہو صورت صفا کی کی طرح میں ظہور میں آئی پس اس  
 کہ قطع حضرت سے سرکار کرتا تھا اور صلہ ارجو بہ برابر اور طرف منضم ہو اچھوکتا رائے کو  
 دیا انکی تہی محل ربات بحالی سے راجہ گویند بخش کی کام سے صلہ ارجو تیری تیری سوی ایہ کی علین آئی  
 اور سبیل ہو چکے تھی اصرار ہو کر قبضہ بون میں جاریہ اور تین سال بعد میں ہو اور راجہ کو بعد  
 غزل کے قلعہ سرگشا پور میں قید ہو اس سوی ایہ دیوان پیدار ہو شور اور کے اول ساخت کر لیا میں بعد  
 میں کو موسیٰ جوین کے تابع ہو کی تہی اپنا کر کے محافظین کو بہت سے روپی دے اور وعدہ وعید بہت  
 کئے قید سے نکل گیا مجھو اسنا ساتھ سر کر دی بلچہ کہ وہ اور ماون راجہ چند و بدل کے ہاں کسری قوج  
 روانہ ہوئی چونکہ ان روز قن کار میں شور اور والے کسری دیا تمبا بڑھن دیا اقسیم اور نیکیا  
 دیوان جدید اس کے مناقشہ بنا اور تمبا امید پر استعانت اپنی وار جدید آباد ہمارا قوج سرکار کے  
 ہوا اور نیکیا آہستہ بزار سوار سندھی ح سولہ ہزار سوی قوم کے نوکر کہہ کر اپنی ہاستہ رما اور بہت  
 سہارا تہی شمش میں پیدایا کہ مردمان بحری بادر بیدار شور اور والے اتفاق کر کے شاہ صاحب  
 نام ایک شہزادہ سندھ کا ملک سے اپنے آوارہ ہو کر آہستہ بزار سندھ میں اس طرف کو آیا ہوا تھا



سبکو نوکر رکھ لیا اور فوج کلری سے مع فوج لگیزی کہ قریب طرینہ اور اورائے نزار  
 کے ہی جنگ کی اور شکست فاش دیکر قلعہ شاہ پور کی طرف نکل گیا بالچند اور ایم پالمر صاحب اور کئی  
 ایس کے تھے جنگ گاہ سے کنارہ کر کے بذات خود بارہ کوس پر جا اترے تمام فوج کلری کی کٹ گئی  
 پس پرام مع سیریت اور پیشہ زادہ اور سکھانہ و ستانین ہو کر پاس جارہے وہاں بعد چند  
 موسیٰ الیہ نگہ میں سپاہ اپنے مارا گیا اور بعد انتقال میر عالم باد کے تمام متہ مالکی اور پری پر  
 راجہ چند لعل کا ہوا نیر الملک باد دیوان بھی ہو لیکن مختار کا راجہ چند لعل سے دیوانی  
 مہر راجہ چند لعل کی رہی اور ۱۲۳۲ء بارہ سو چوبیس امجد الملک باد پریسی قلعہ دفاع کی ہم چار  
 حکمے اور ۱۲۳۶ء بارہ سو چوبیس دم و استارہ غلام جید و اندہ خلاق بنی خلائق کا یہ گمان تھا  
 وادوں پر بند کی بیماری ہی جس وقت راہ ہو لکر اسی سال ہوا دیوان میں قیام شروع ہوا اظن سے  
 متہ گد کے یقین کو ہو چکا اور ۱۲۳۳ء بارہ سو تین تیس میں حضور نے بنا عمارت باوند کے ڈالی گئے  
 بن کر خود بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتاً آثار انہدام اوس عمارت پر دید ہو جھٹ مانتہ ایک اصل کا  
 بڑا خود نکل آئے وہ عمارت گہری حیرت گدزی چونکہ اسی سال کی باران کی موسمی ہی رہی رمضان میں  
 حبیب کے واکارہ و موہبت دن و رات اور سہ سال سے وجہ شہادہ کا پایا کوئی ایک دو سیکو  
 ترضی نہ دیتا تھا امانت کوئی نہ کہو تا تھا اعتماد حیات کا تھا اور ۱۲۳۴ء بارہ سو تیس میں پریسی  
 مہر اکثر خان غرق آب ہو اور برہان پور سے خبر آئی کہ آب تہی کو ہر قدر طغیانی موسیٰ کہ بستی زری آباد  
 تمام ڈگ گئی اور سوا آئین چارہزار حویلی عمارت بلدہ مذکور کی غارت سیل حواد ہوئی و خوش سے  
 اویسی تہی کے مہورہ بندر صورت قریب ہزار حویلی کے بنا انہدام پائی پرمہ شوال میں ہنگامہ

و با کمال کیم ماه حیدر آباد میں راکلتا ہی کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کو جو نہایت کھن سہل  
 عورت ان کے کم اور ماہ محرم روز جمعہ سیری تا یخ ۱۲۳۹ بارہ سو اسی تیس چل کر وہ پر ہند پھاؤ سے نہ  
 لڑی ہوئی ابتدا کی یہی اول یخ نام ایک پٹا مسجد میں جلو خانہ میر ملکبہ کے مولوی  
 عبدالکرم کو بعد وصال محرم کے شکوہ مذہب کی گفتگو پر رخ کر ڈالا پس ہل بد کا موطن پر ان کے طوہ  
 بجائے حضور نے صغور کا انکی برکت کروادی دے لوگ احال و انتقال کر کے ہر چار سو چل گئے بعد  
 طرف تیرہ کی روز چلم مولوی صاحب شہید علیہ الرحمہ کے اکبر یا جبہ فضل بہت تکلف سے لے گئے  
 ایسا کہ کہو لو نصبا اپنے بھی بولا کہ جی دنیا سے یہی اور مشغول نماز غریب ہو مسجد میں رخ  
 انکی پرواز کر گئی مردم کو حیرت ہوئی مغالہ بہت نیک بزرگ سے کہو تاریخ خوب ہی ہے  
 شدہ اور جہد اللہ اکبر یا جبہ اکمل گذرا تا کہ ۱۲۳۹ بارہ سو پچاس پچاس عت یا ناصر  
 کو چونکہ طبیب تھے اشارہ چار کمان میں چار ہندوی پٹا پٹا سے بغض دیکھانے کے قریب ہو کر  
 شہید کیا ایک اینٹ سے نکل گیا اور تین آدمی راستہ میں گرے تھے جب وارڈ پر صاحبزادہ مبارز  
 الدولہ بہادر کے پہنچے حرم انکی سرکار کے مایل ہو کر اپنے مارنے اور ۱۲۳۹ سال  
 میں خبر آئی کہ نواب محمد افغان بہادر کو دل میں قتل کی پس اوہنی ایام میں کمال السنہ یکم صا  
 صاحبزادہ بی بی حضور کی انتقال فرمایا پس راج جناب کا اعتدال فرضی سے اخراج اختیار کیا ہستہ  
 باری صوبہ علیہ حال ہوئی تادم و سپن تازی رہے مدت عمر گرامی اور ریاست سر سر عظمت  
 مدت عمر اس کتاب سے ساو سال اور جو حبشیہ الہ بخانی باسٹ مدت ریاست چھ بیس سال  
 سبب انتقال تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد منورہ سبب انتقال بیماری جسمی مرض استفا

کہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ کو اسعد جسم مبارک ہو لاکہ پادشہ بانی بنے لگا کر آب بس متقل مزاج  
 ضابطہ متخلی ہے کہ یہ دوا نکلیا دوسرے صاحب فرماں رہے آخر کار انتقال فرمایا تاریخ وفات  
 ستونین و قعدہ روز جمعہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوبیس ہجری قمریہ معکف خلد مکان جلالت دارالریاست  
 بلکہ حیدر آباد قعدہ انور حوالہ ماجدہ چارست صحن مکہ مسجد عقبہ بعد نماز مغرب منزل  
 اصغیہ رابع تو ناصر الدین بیدار سکنت اللہ تعالیٰ رحمۃً خیرۃً کا بیان نام اور خطا اور اسم  
 نام میر خندہ علیہ السلام بادشاہ صاحب راہ کی پیشگاہ سے قبل گاہ ناصر جنگ ناصر الدین اور بعد جلوس  
 پیشگاہ والا بادشاہ کے صفحہ نظام الملک اربع و لکیر سکنت طہ بیدار اسم والدہ ماجدہ  
 الف یلم صاحب خانہ فی حکیم تاریخ و مکان ولادت باسعاد و جلوس سمیت ماوس تاریخ ولادت  
 ۱۲۴۴ بارہ سو اسی مکان ولادت بلکہ بیدار تاریخ جلوس ۱۲۴۴ سو الیسی مکان جلوس حد آباد  
 ایکن دو کا بیان اول دیوانہ الملک بیدار اور شکار سارہ احمد چند و محل چونکہ مبارج سابق مختار  
 نواریہ اختیار ہوا اور جلوس میر الملک بیدار کے مبارج ہی سے تیسرے گرم بہار ہے بہت عرصہ کے  
 ۱۲۹۱ بارہ سو آخر عمر مبارج کے راجہ ام بخش بیدار ابن گویند بخش بیدار شکار ہوئے اور  
 راجہ الملک بیدار خلف میر الملک بیدار رحم و کلیل کثر عظمت دار بس راجہ صاحب موصوف  
 شکاری سے متوجہ اور بیدار میر الہیم دیوانی پر منصوب کیے بعد امیر کبیر شمس الامریا بیدار پیر تانیا  
 راجہ بخش بیدار ہر کمر سراج الملک بیدار اور بعد انتقال بیدار میر الہیم سالار جنگ بیدار فرزند  
 شمس الملک و خلف میر الملک بیدار رحم و کلیل بیدار ہذا اس پر جلیل القدر کچھ روایتی ہے  
 بخوبی مذکور ہوگا اور راجہ نیر پیر شاہ بیدار ابن راجہ لایر شاہ بیدار ابن راجہ چند و محل بیدار

شکار اویسی بلده و الفقا علیخان کہ نہایت مرد مستخرج جس متاع و تحفہ برون علیہ الغفران کے  
 میر لا علیخان کا حشری قلعہ فتح اللہ خاں بہت جہا علم و تقویٰ بعد محمد و جد الہیخان سیر حفظ  
 صاحب موصوف پس محمد نصیر الدین خان محمد و جد الہیخان معذور عرض کی اہم مقام الملک عباس  
 بیاد بعد غزال کے محفوظ اللہ مضب دار بعد چند تغیری سے منشا کی یہ اعظام الملک بیاد منصوب  
 و بحال اور بعد بیاد معز کے محترم الدولہ بیاد بریہ فرزند محترم الیم کشی خاص کلان رشید الملک  
 بیاد بعد انتقال فقیر الیم رشید الملک بیاد ثانی فرزند ارجمند معز الیم پر چہ غلام تقی خان  
 بریں رشید الملک یا در ثانی بحال اور بعد ارخاں بیاد معزہ ار جنگ فرزند انکے صدر الصبر  
 محی الدولہ بیاد ثانی احمد یار خان بن عزت یار خان رشید علیہ الرحمہ اور بعد انتقال معز الیم فرزند انکے محمد  
 یار خان محی الدولہ بیاد ثالث بہت باخبر و شہسوار عقدا کو تو ال طالب الدولہ حسن خان بن خضایت جنگ  
 عرف مغل خان بہت ضابطہ شہسوار اسل نہر بعد غزال کے محمد وزیر ایک جمعدار و سگ رکاب کے کہ اول  
 وہ ایک سوار تھے حضور فیض گزرنے سواری پسند کی سپس سوار یک جمعدار فرمایا پس ضرورتا شہسوار بن  
 شیعی کے معروضے امیر کبیر شمس الامر آباد کے بار اطفالا نیرہ فاد کو تو ال ہوئے بعد چند غزال  
 محمد ویر فضل الیخان سیر امام الملک بہر غزل سے معز الیم کے نام معلوم علاقہ دار طفر الدولہ بیاد  
 برضت پر اپنی طالب الدولہ بیاد موصوف مضرب اور بعد گدگہ طالب الدولہ حسن علیخان کے ایک  
 متنبہ خرد سال چاہن اوٹا خواہا اور بعد فوت اس طفل کے غالب الدولہ برادر علیا طالب الدولہ و حسن علیخان  
 بیاد متوفی اور بعد غیر ہونے انکے زور اور جنگ بیاد بریرہ رفت الملک بیاد معذور کر و رہ راجہ  
 قرابت دار مبارجہ بیاد اور بعد غزال انکے راجہ ہراج بالا برشا دیا ابن مبارجہ بیاد

من بعد پھر غل سے راجہ لالہ بشارت یادگار راجہ لکھنؤ سے ہذا میرا مور اور بعد فوت راجہ کے  
 کہیں پور راجہ جبار راجہ تاج پور یادگار راجہ موٹی الہ راجہ نانک بخش یادگار  
 دوم راجہ چند دھل یادگار پھر بالکنڈ چند من بعد راجہ نانک بخش یادگار ثانیاً حال حال آدھوہ <sup>سجد</sup>  
 الدولہ یادگارانی عرف خلیل صاحب اور بعد حلت یادگار معزز نہ سجد انکے سجد الدولہ شافقہ محمد <sup>لٹ</sup>  
 عرف کو لکنڈہ محمد کنیر یادگار پس انتقال سے پندرہ برس کے محمد خان اور تصدیق دفتر مال دگر وہ <sup>اول</sup>  
 چھ راجہ نام راجہ شامراج ثانی مخاطب خطا مع روٹی راجہ آریان علاقہ دار چار سو بچا پس حرام <sup>راہ</sup>  
 راجہ شامراج ثالث پس ہر راجہ نام مخاطب یافت دنت یادگار راجہ شامراج راجہ اس طرح  
 کہ بعد طمان شامراج کے کہ وہ لاو لد تھ الہ شاد والا کار پر دازون اہل قرابت راجہ کے  
 طفل نامالغ خود نال کو نواجی موضع اگر اس کے اوطان کے اطفال کا ہی طلب کیا اور بعد دو مسمی  
 راجہ شامراج ثانی مخاطب اہل راجہ کے نسبت فرزند سی قائم مقام کیا اور جب سن کو  
 جو بچہ اجل طبعی سے گذرے پھر ایک طفل کو قوم سے جانشین کیا وہ بھی آغاز شب میں انجام کام  
 کو پہونچے علی ہذا اور چونکہ یہ سب اچھ خود سال چوبیس کا پر داز اول ترکہ بند پیش  
 کلان راجہ شامراج رہے اور بعد سونا جی پنڈت برادر زادہ پنڈت جی مذکور بجای اپنے  
 متغول اہل کار العرض ایچ جانشین ہیں شکر راجہ نام امانت دنت یادگار خطا راجہ شامراج  
 جس صلی بن دیانت دنت یادگار کور اور چیت جانشین راجہ شامراج اول ہیں <sup>۲۵۲</sup> بارہ سو <sup>سین</sup>  
 شادی کی ہوئی اور دوم راجہ او جاگر چند مختار یادگار راجہ شامراج علاوہ دار تہید و حیدر آباد  
 انکے لالہ یادگار اور پرتاب یادگار برادر راجہ او جاگر چند راجہ ہمارا مور بھار اور فوت پرتاب



محمد خان بعد عہد کی کینٹن صاحب کو بھی غاس مار دیا اور بھی افسر مارے گئے آخر کار جب انگریز  
 نے وہاں کچھ مزید کیا لا رہا تھا اور جمعیت روانہ کی ایسا کیا کہ ایسا نہ کر دے اور فیڈیون کو چھوڑا  
 لیکر چلے آؤں صفدر جنگ تیمور شاہ ہی ہمراہ ان کے چلے آئے حمد متعلقان شجاع الملک کو تنخواہ کا  
 کمینی بادر سے ہو گئی اور بہتہ و زمان اختیار دو محمد بن ہاروم بن عبد المجید خان اولاد عثمانی کے عہد  
 میں سلطان ہذا کے قلعہ سیستاپول پر سپاہ تھے روس کے مدت تک جد ال قتال رافضیان  
 انگریزی دفتر انیسویں سلطان ملک کی ہزارا آدمی قتل ہوئے آخر کار قلعہ اختیار میں سلطان  
 رافضی شاہ روس صلح کر کے چلا گیا پھر دکن کے بادشاہوں کا پٹا سنہ میں اول قلعہ میں انگریز  
 سپہ سالار شاہ تالی ابو طغر محمد سراج الدین اولاد سے عالم گیر بادشاہ کی اور ریڈنسی میں سینڈ  
 اور اگرہ میں لارڈ گوڈرہ صاحب بادر اگرہ طرف سے کٹر کمینی بادر اور باقی صوبہ خود مستعد اور کلکتہ  
 میں لارڈ ولیم نیک صاحب بادر بعد کار داغلتہ صاحب بادر پس لارڈ جنرل الن برو صاحب بادر  
 لارڈ دیوئی صاحب بادر آخر عہد میں کننگ صاحب بادر اور لکھنؤ میں اول نصیر الدین حیدر  
 پیر شاہ ۱۲۵۳ء سے مرزا نصیر الدین حیدر نصیر الدین بن غازی خان حیدر بعد خیر الدولہ کے  
 صاحب دلی شاہ ابن نصیر الدین حیدر من ابتدا ۱۲۵۸ء سے ۱۲۶۲ء تک ۱۲۶۲ء سے ۱۲۶۳ء تک  
 واجد علی شاہ جلوس کیا گیا بارہ برس تک کامزار ہے آخر کار مشہور ہے بددعاسے مولوی  
 امیر علی کی کہ نہ وہ نہ مولوی صاحب کو سب سے سوال نہوا حد اما میں دیول کد کے ہجوم لاکر شہید  
 بادشاہیت کیو کر دئے لندن ہو ہا ہوا کٹر سے ملکہ معطر کے ملی جاتی ہی آسودہ حال ہیں اور پنجاب  
 میں بخت سنگ اور بعد بخت سنگ ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۰ء سوانجی ایس کے کٹر سنگ پس دیان سنگ نے

او کو قید کر کے نوبال سنگہ سپر کو اسکے ہماراجہ لاسو قرار دیا من بعد ہرک سنگہ اجل جمعی سے اور  
 نوبال سنگہ گرنے سے شہتیر دروازہ شہر نیاہ کے ایک ہی روز میں دو نو فوٹ کے پیر شیر سنگہ پور  
 دوم بھیت سنگہ اوجہ سے سب فتور کے دھوکے میں قتل ہوا لیکن سنگہ کہیں پور  
 رکھتے سنگہ کاہوا اور اٹ دلا تھیں آلودہ حال میں قرار ہوا رہا جاتی سی اور باکپور میں رکھ دیا  
 ثالث و قوم سندھ سے جنگجوئی خانہ ان سے بھی بائیں کے اوجہ نمبر ۱۲۳۹ بارہ سی انجاس  
 جیا جی سپر تہہ تار بائیں روز جنگجوئی متوفی کاہوا اور ماہاجا ماہوراجہ متوفی کا طرف سے ہسٹن  
 انگریزی کے مدار المہام راجہ خود سال تہہ علی ہزارانی جی نادان فیما بین کارہ وارڈن کے متنازعہ  
 کار گزار انکار نامہ ادرکینی ہمارے درخیل کے پیر ہیمان پیر ابرو کرانہ نو بنیادے غلت و صفائی  
 استحکام پایا اور شہد بارہ سی انجاس میں راجہ جو خود سال تہہ جان ہور اختیار حاصل کیا  
 دکن محمد اللہ تمام قبضہ میں اولیاء دولت مگر بعض ملا قبضہ میں راجہ انگریز سادہ رہن اور شہت  
 اول عظیم الدولہ ابن والا جاہ میں بعد عظیم جاہ دولہ اکبر عظیم الدولہ اوجہ عظیم جاہ مورے اور غلام  
 غوث خان نام شیر خوار تہہ سادہ نشینی کو نام سے اسکے قرار دیا اور سراج الامر اعظم جاہ دولہ اسخ  
 جہ عظیم الدولہ کے تھکے کار پر داز بردار ذرا دیکھ نامہ تہہ بارہ سال سے اوجہ غلام غوث خان  
 ہوا ہر چند کہ سراج الامر اعظم جاہ کو منظور تامل تھا لیکن اختیار تو اخوت خان کا ہو گیا اور عظیم  
 فقط ماہو ایر اپنی رہے پس بیس برس کاہو کر جلد مر گیا چونکہ لاوڈ تہہ کوئی جائیں تہہ  
 عظیم جاہ منظور زندہ ہیں استصواب انکے ماہوار اقربا کی تقسیم ہوا کرتی ہی فقط اور کر نزل میں غلام  
 رسول خان خاندہ دولت و حکومت شہد بارہ سی پوچھن کیفیت چونکہ مغز نزل بعد جلوس کے



سکوت اختیار فرمایا تھا اور مختار کا جمیع بیٹا ہمارا راجہ چند ولعل بہادر آپ عالم حجاز کی سے  
 کہ تشریف فرما پرانی حویلی کے سب خبر کہتے تھے لیکن منہ سے کہیں کچھ نہ فرمایا ہمارا راجہ چند ولعل  
 اور جمیع ارکان دولت سے موافق سب پر عنایت جمیع انام میں نیک نام مشہور تھے حتیٰ کہ ہندوستان کے گورنر  
 جانتے تھے کہ بقید حیات مغفرت نزل کے آپ کو وکیل کا رشتہ کرین مگر خلاف قانون جانکر کامل کیا  
 مغفرت نزل ارتمال فرمایا بعد جلوس ہمارا ارکان دولت سے ساتھ خطبات و انعامات کے سلوک کیا ہمارا  
 راجہ چند ولعل بہادر کو اور راہ مختار فرمایا اور آپ طرف جشن طوطی مخدر اعلیٰ اور خدمات  
 باحد اشباح درویش مجاہد پیل اللہ کے متوجہ ہو اکثر وسیع شکار کو جب دنوں آخر ابلوہ سے  
 ہونے زیارت سے بزرگواروں کی فانی ہو کر ارادہ فرماتے سواری ضعیف سا کین فقر الکر و دیگر  
 روپیہ بے نقد حوصلہ و تیرا شامیازوں کی اشراف روپیہ رحمت فرماتے دو صاحبزادیان  
 مغفرت نزل کین دو فرزندوں کو امیر کبیر شمس الامراہا کے جن شانہ سے شادی کر دی باقی کو  
 اور نصیب دار و راغزہ و دن کو اس طوطی کے عقد ازدواج میں دیا سو مضبوط اسطیثت کے  
 بیس سال واسطہ اہتمام سواری کو کر رہے جو ایر کہ شکستہ حال ہو گئے تھے اُدھے سواری رحمت فرماتے  
 بدلتی علیٰ بیاد پر شہر یار الدولہ بہادر کو سو سواری علیٰ یار الدولہ بہادر و الامراہا کو  
 علیٰ ہذا چونکہ غفران نام کے لشکر فروری اشرفین سائین باقر شاہ نام ایک شہسوار درویش صاحب  
 لباس غنیان چند سواری کے ہمراہ تھے بدستور آئے بھی ایک درویش کرامت نام نمونہ و مجید  
 تھے سو سواری چند بار گبر عنایت کئے جاگیرین جو امر اوں کی رہن میں عورتیں آخراے  
 روپیہ دیکر تاخر اقدیم خدمت گذار ایام صاحبزادگی کے جو تھے او نے خوب فرائز فرمایا غلام حیدر خان

منہدار کو اقدار جنگ حمزہ اللہ و لفظاً اور فخذہ علیہا ان کو فخذہ یا جنگ خطبات سے یک نمرہ  
 اور اُدکار گردانا علیٰ ذلک اہل مکہ میں لعل اور مالکند حضرت کے وقت بہت نامور ہو سید بھاری  
 جمدار شاگرد بہت اور ماہی اصل حضور مخفہ کی محل عتاب میں ہی معاف فرما کر داخل اہل جدات  
 کیا اپنے شاگرد دینار اور حیلون کو بہت آسودہ حال فارغ البال بنال کر دیا جس نے انگریزی سے بنا کو اتحاد  
 زیادہ تر محکم کیا بادشاہ کی خدمت میں بہت نیاز و محبت تمام لہذا لعل کے کتنا بے حد حب ہمارا  
 چند و لعل ہا و ضعیف اور اسیری ملک میں زیادہ ہو گئی اور ہمارے کچھ نہ بن آتا تھا حضرت خاوی  
 کی بہت سے روپی خزانہ سے شہر اور قلعہ کے منگو اور نو دے استعانت کی تو بھی ہمارے  
 کچھ نہ ہو سکا تنخواہ محلات کی بہت چڑا دی علاوہ اسپر بہت روپیہ کا عظیم دار انگریز کا  
 تنخواہ سپاہ کشمکش کے قرض ہو گیا صورت ادائیگی نہیں تھی ہمارے کو معذور فرمایا اس میں  
 دیوانی آشیانہ غنایب گلدار ہو گیا آج یہاں کل دہان حضرت بعد ازاں گدشت ایک کے دوسرے کو  
 منصوبہ تھے یہ موافق مرضی اقدس و اعلیٰ کے کوئی کام نہ آتا تھا آخر کار ملک ہرا کا خسران  
 انگریزوں کو تفویض کر کے بار تقاضہ سے ارکان دولت کو سبکدوش فرمایا جیسا کہ گذر اس حالت کی  
 مدت عمر گرامی اور ریاست اسپر عظیم مدت عمر چھیاسٹ برس چند ماہ مدت رہا تھا اس  
 سال دس ماہ پانچ روز اسباب انتقال تاریخ وفات و مکان حلت و مرقد موزہ سبب انتقال  
 بعد تفویض ملک کے مطمئن ہو کر واسطی تفریح مزاج کے روز و شبہ بنا بر سر و شمار ماہیجان  
 رونق افزا سرور شکر کے ہو پانچ جسے روز مزاج کمال رہا پس یوں تاریخ روز و شبہ کو دفعتاً پانچ  
 دست ایسے لئے کہ غش ہو گیا بعد حالت قیام سے قعود میں آگئے دوسرے دن بیماری بر روز ہوئے  
 لگی

امیر کبیر شمس الابرار پر روز واسطے استعمال دوا کے حاضر در دولت رہا ہو ہے اور پروردگار کا  
 بیاد و خصوص کے عیۃ الملک بیاد و اقدار الملک بیاد و بین حاضر ہے معلوم ہوا کہ یہ اوکیال اور <sup>مطلب</sup>  
 جس کے بین پر سخت اس سال عید حال ہوا ہے امیر کبیر شمس الابرار نے عرض کی حضرت اراد  
 بلکہ کافر مانا آپ اصفا کر کے تامل کیے یہاں تک کہ اٹھائیسویں کو صمصام الملک صمصام الدود <sup>بیاد</sup>  
 پروانگی سے واسطے عید کے حاضر ہوئے اسی روز حکم سواری بلکہ کاہو اچو کہ ضعف مزاج پر بد <sup>بدرجہ</sup>  
 کمال تھا انشاء اراد میانہ لحم بلجہ اوتارے ہوئے ایسے گیارہ جگہ اور پروانہ آب خاصہ پیتے ہوئے  
 داخل بلکہ ہو بیماری کا وہی حال پر روز روز افزون نایاب صمصام الدود بیاد واسطے عید کے آئے  
 اور کچھ دوا ساتھ اپنے لے آئے تھے تعریف اور خاصیت او کی بیان کی اور متکلف ہوئے اصرار کیا  
 آپ رو برو خود چمکے کر گزرانے کو مزاج و بلجہ مایل طرف دوا کے انتہا جو کہ خود ان سے پروردگار  
 سے اس خاطر نوش کیا لیکن اثر طرف سے اللہ جل شانہ کے کچھ فایده ترتب ہوا وقت و عود اپو بچا  
 بتا انیس روز تک طبیعت بیماری میں بعد چار گہری رات گزریے منجلی سکم حاجہ دلی جو علی بن لیسگ <sup>فنا</sup>  
 داعی حق کے ہو چلے او کی پانچ گہری دن چڑھے امیر کبیر شمس الابرار نے بعد غسل و تکفین سے جو <sup>قدم</sup>  
 محل سے اندر اندر آکر جو کہ نوز قبر تیار ہوئی تھی انتظار کیا اور دیرہ پیر و چڑھے دفنا کر دے کر  
 دولت سر کو آئے اطمینان حاضر کیا و انہ کیا حسین گرین اکبر اضر ابائی سر ہو تاریخ وفات  
 غور تیر ماہ الہی ۱۲۶۶ بارہ سو چھٹ طغلی بوافق یامین <sup>۱۲۶۳</sup> ۱۲۶۳ بارہ سی تیر جو ری مکان رحلت  
 دارالرحمہ حیدر آباد مرقد منورہ مکہ مسجد بین طرف غفر انما کے لقب بعد و غفر ان منزل قتل اللہ  
 دین پناہ خود کو کامران خاقان زمان سپاہ انجم اصفا جاہ تجسم دامت ظلم کلبان

رسم گرامی و کسیت اوقب اور اسمی الدین ماجدین نام نامی میر شہت علیخان بہادر خطاب معنی القبا  
 صاحبزادی کی پیشکامہ قبلہ گاہ کے فضل الدوبیاد را در بعد جلوس نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ بہادر  
 ولد اکبر غفران فرل ناصر الدولہ بہادر رسم والدہ مکرمہ دلاور نسایمک صاحبہ طلبہ تاریخ و مکان ولادت  
 باسعادت جلوس میمنت مانوس تاریخ ولادت سلج ربیع الاول روز دوشنبہ ساعت دوسری یعنی دوپہر  
 جاگیر ی روز گذرے پیر ۱۲۷۳ بارہ سورتا لیس و مکان ولادت پرانی حویلی تاریخ جلوس چوبیسویں  
 رمضان روز شنبہ قبل نصف النہار ۱۲۷۳ بارہ سورتا ہجری مکان جلوس دارالریاست حیدر آباد  
 مدار البام ذوی الاحترام و ارادہ کا بیان مدار البام بہ سورتا ب سالار جنگ بہادر کہ حالات  
 مختصہ سما جناب کے یہ تم ہو گئے امر نامہ ار امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر خویسان ایک ہی خوبی  
 افراد نامہ جو تکمیل پیشکار راہزنہ پیر شاد بہادر سیرہ خاص بہادر راہجد چند و عمل خیر خواہ  
 سکار اطاعت گذار مدار البام امیر کیر بیہ اخلاص اپنے کارخانجات منظم علی ہذا حملہ ارکان  
 مذکورہ جو جو عہد سادہ بین غفران فرل کے مذکور ہوئے بحال و برقرار پر دیکھان حرم محترم متعدد  
 اولاد امجاد کا بیان تا وقت تحریر کتاب لست صاحبزادی کی من کوئی مرشد زادہ آفاق و آفاقان  
 پر تو نور جمال جہان آراستہ اپنے رونق افزا جہاں جہانیاں کا بنواد و حمل قریب صحت محسوس ہوا  
 حمیدہ بو کے ساتھ ہو گئے مگر دو دختر نیک اختر اول عصمت قیاس نسایمک صاحبہ طلبہ تاریخ  
 صاحبزادی کے عقد ازدواج الحانواختہ شہتار خورشید الملک خورشید الامرا خورشید جاہ  
 بہادر ابن نوا اقدار الملک و قارا الامرا بہادر خلف امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر سے جو بعد  
 جلوس ساتھ کمال ترک و آئین و تقسیم طعام و خلعت جلد امر او سپاہ کو طرفین کے زخیر صرف

انحرافات ہو کر جلوہ ظہور کاپایا ہی چنانچہ مفصل بیان شادی و سلسلہ توالم  
 بیگم صاحبہ مجدد و صحر کا آئندہ زیب رقم ہو گا من بعد پرورش النسا بیگم بطن سے  
 حمیدہ ہو کے قابل کھنڈائی اور بعد جلوس داریا ست بین دکن اولاد چار پر  
 اولیٰ بطن سے محبوب بی کے کہ تکلفات وضع حمل تقریب ہذا کے ادا رسم چل تک  
 آئندہ معرض بیان میں آئیں گے امسوس کہ اس شمع کا شانہ سلطنت کو فروغ ہوا  
 باد صرصر فنا نے جلد خاتوش کیا دوم بطن سے سالو بائی کے اور سوم بطن سے  
 حسینہ بی بی اول کے علی ہذا دیے بھی حالت شیر خوارگی میں استرحت افزا گہوارہ  
 طہرین کے ہوئے چارم بطن سے واحد بنی صاحبہ کے خضر حیا مولود مسعود صاحبزادہ عالم  
 و عالیاں نیرہ سپہ جاہ و جلالت اختر برج سلطنت دریا نونہال بستان کامیابی  
 قل جبرسد خوری و شادابی طال اللہ عمرہ و قدرہ شش ماہ عمر اور چھ دھتر دو  
 بطن سے حمین بی ثانی کے اور ایک واحد بی صاحبہ سے شربک زمرہ حوران حبسان  
 اور تاج النسا بیگم بطن سے زحمت افزا ہو کے اور دا و النسا بیگم بطن سے موی بائی  
 کے خرد سال اور ایک شیر خوار اسم نامعلوم گوری بیگم آورد و بطن سے اللہ رکھی بیگم کے  
 مد اللہ عمر ہم و فرما روایان ایران و توران و روم کابیان + ایران بن نصیر اللہ شاہ  
 ابن محمد شاہ اور توران میں جانب افغانستان یعنی کابل و قندھار میں اول میر دوست  
 محمد خان کہ آخر عمر میں جب ہرات پر فوج کشی کی تھی چونکہ حاکم و مانگا سلطان محمد  
 خان عرف محمد جان داماد امیر کا تھا بیتا سلطان کا جو خرد سال تھا نو ہوا امیر کا



قرضہ اور ہی تخفیف خراج کی تحت حکومت اپنے سلطان سے چاہتا ہی اور مسقط میں  
 قبل اسکے معلوم ہوا تھا کہ وہاں کے سلطان کو بیٹے نے اسکے ہوائے سلطنت سے  
 مار کر آپ مسلط ہوا پھر اخبار سے ایسا ثابت ہوا کہ بھائی سلطان کا سید ٹر کی  
 نام بعد جنگ و جدال کے اسکو محروم الارث کر کے آپ قائم ہوا کہتے ہیں اُسینے  
 چچا کو بھی مار ڈالا اور ایسا بھی لکھا ہے کہ آغا محمد قرقان نام کو یہی شخص سرکار  
 انجلیشیہ سے سفیر مقرر ہو کر مسقط کو گیا ہوا ہی ہندو کن کے حکام کا بیان ہے  
 مسند میں وقت جلوس ابتدائے دشواری کی تھی ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ  
 دہلی اسوقت تک و سادہ پر موروٹی اپنے قلعہ معلیٰ میں قائم اور چار سو عمل کینہی  
 پیدا رکھتا چنانچہ مفضل احوال وہاں کا مع جدال و قتال اطراف و نواحی  
 اسکے آخر کتاب میں ملحق ہو گا اور اب تمام ملک میں علی ملکہ معظمہ سلطانیہ لندن  
 ڈاکٹوریہ صاحبہ کا ہی رعیت آسودہ حال بندگان خدا مباحض و سوداگر فارغ بال  
 سب امن و امان میں ہیں عنایت سے جناب باری کی کہیں شر اور فساد نہیں اور چند حکام  
 خیر خواہ سلطنت ملکہ موصوفہ جو اپنی اپنی جاہر بالا استقلال ہیں اسی  
 انکے تمام مذکور ہو چکے اور حاکم صورت کاظم غلام بابا خان ہی اور  
 خاندان سے سندھ یہ کہ جیاجی نام حاکم ہی اور قبیلہ سے ہو لکر کے ہری راؤ نام  
 اور دکن جملہ زیر فرمان سرکار دولتہ اور حضور فیض گنجور پھر بعض بعض پرگنات پر  
 غرض میں تنخواہ سیاہ حسین ساگر والوال کے عمل سرکار عظمت مدار کا ہی اور

یہ بھی مخفی نہ ہو کہ راقم نے تو کئی بار یہاں دیکھا ہے کہ بادشاہ ہند کو دارا کہتے ہیں  
 اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ چین و ہما چین و خطا کو نغفور اور بادشاہ  
 ترکستان کو خاقان اور بادشاہ ایران و توران کو شہنشاہ ایسے پانچ بادشاہ  
 موافق اس وقت کی تحریر کے ہیں احوال ستودہ مال سبحان اللہ چونکہ آپ عالیجناب  
 ایام صابرا کی سے بہت خوش اعتقاد صاحب سلوک فیاض روزگار ہیں اور مزاج  
 دلچسپ مایل طرف خیرات و برات کے بعد جلوس ارباب استحقاق سے تین سو  
 حافظ و اسلحہ برکات و درقران کے اور پون سو بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف  
 اور حصن حصین کے قاری اور گیارہ جماعت مولود البنی کے پڑھنے والے اور سپاہ سے  
 پانچہزار جوان علی غل کے نو ملازم فرمائے اور تیرہیم چار کمان کا حکم ہوا اور کئی  
 کمانین متعدد احداث فرمائیے اور فرش صحن مکہ مسجد کا جو گچہ اور چوہہ کا تھا  
 سنگ بست فرمایا یہ حصہ جناب کا تھا اور ویشون اور اہل مذہب سے ایسا سلوک کیا  
 کہ کسی شاہ و شہسپا نے نہ کیا ہو گا ہر ہر فیقر کو امیر بانو قریہ کیا سوال کر روپی نقد  
 دفع واحد میں شخص واحد کو عنایت کئے جاگیرین دین اقرباؤں اور خادموں کو  
 انکے سپاہ و خطاب و مناصب سے سرفراز فرمائے کئی لوگوں کو معاش کا بندوبست کر کے  
 بقعہ امیر کے کعبہ شریف و مدینہ منورہ روانہ فرمائے کہ وہاں حاضر رہیں اور ہمیشہ  
 درود و صلوة کہ شعل میں عزا اپنی صرف کریں چار تیار کروا کر واسطی حاجیوں کے  
 وقف کیا اور عادی کی کہ شراب بلوہ میں نہ لگا کر یہ تمام کلال خانے باہر ہو گئے



اور ایک غلام جو بارہوی اور میر شکاری ہمیشہ سے کیا کرتے تھے کہ بچے میاں اور طوطے اور  
 بکلیہ یون کے لاکر بچا کرتے تھے اور بلبل اور تیرتا لاکر دیتے لوگ  
 انکو پالکر لٹرایا کرتے تھے اور چڑیاں شہر کی گلیوں میں پھرتا کرتے  
 تھے ممانعت میں اُسکے تاکید شدید کی موقوف فرمایا اور ایوان ریاست میں  
 بڑے بڑے مکانات طرز افلیس پر بوجہ نقشبجات گزرا نہ امیر کبیر مرحوم  
 کے خوش وضع احداث کئے اور ایک جو محلہ چار طرف اسکے مکان منشی  
 آفتاب محل اور مہتاب محل اور تہنیت محل اور افضل محل بہت خوبصورت جگہ  
 نے کارپردازان امیر کبیر مرحوم کے ہوئے اور لاکھوں روپے کا اسباب شیشہ آلات  
 کا بیچ و غیرہ لندن سے منگو کر تہنیں کی اور سوا ایک ایام غدر میں واسطے محکم کرنے  
 بنیاد دوستی و اتحاد سرکار عظمت مدار سے اطفا دنا میرہ فادہ بن بدعا شون  
 کے اور پہنچانے درخواست صاحب لوگوں کی اور انکی حفاظت کے باب میں تمام  
 فکر و دین اپنے جو جو کہ بالذات سعی اور کار پردازوں کو تاکید کی گئی اپنے اپنے  
 محل پر مرقوم ہو کی آپ نامہ نگار رجوع کرنا ہی طرف تفصیل کے اور  
 بیان کرتا ہی کہ اگرچہ اس جہت سے حالات ہو حسب سموات آند  
 جلوس سے حالت غیر تریک واضح خاطر ناظرین یا تمکین جو آپ عاجیاب وقت  
 میں عاجز ادگی کے بدستور پیر والاقتہر اور جد امجد پرانی حویلی میں کہ وہ  
 مقام مقام بود ویش و ولد اکبر دہلی عہد دارالریاست کا ہی تشریف فرما تھے

کہ تیسویں شب کو شہر رمضان المبارک کی ۳۲<sup>۳</sup> بارہ سو تیز ایک سو رات گزرتے  
 اول خبر ملا کہ اتر رعلت قبلہ گاہ کی سنی من بعد کچ لوگ دیوانی کے جلو خانہ میں  
 آکر داخل ہوئے پس مذاہن و امان کی نام نامی اور اسم گرامی سے علیحدگی چھتے کے  
 مکان سے دیوان کے بلند آواز ہوئی پھر منادی در دولت سرپرست ہو کر مندی  
 اور بازار اور چار مکان و چار منار اور چوک ہر چار سو بلکہ میں پھر گئی صبح اُس کے  
 وہ روز تو تجیر و تکفین میں گزرا دوسرے دن تیسویں کو امیر کبیر با توقیر شمس الامراء  
 بہادر مرحوم مع فرزند و شیرگان اور تمامی امرا فاتحہ سے فارغ ہو کر مکہ مسجد سے  
 دیوان خانہ بن آ حاضر ہوئے اور سواریان دیوان ہوشنگ فرنگ نواب لار جنگ بہادر اور  
 پیشکار خیر خواہ سرکار راجہ نرندہ پرشاد بہادر کی بھی اپنے اپنے دولت سدا سے  
 آکر آئیں جب عاضری تمام ارکان دولت و امان لیان ریاست کی سمع اعلان تک  
 پہنچ گئی آپ علیحدگی معینہ معمولی جامہ و دستار طرہ دار پہن کر اُس دروازے  
 سے کہ ہمیشہ بند رہا ہے اور ایسے ہی وقت پر کھلا کرتا ہے برآمد ہوئے امیر کبیر  
 بہادر مرحوم مع غلامان اور سالار جنگ بہادر دیوان اور راجہ نرندہ پرشاد  
 بہادر اور صاحب عالی شان رسیدت ڈیوڈ سن صاحب بہادر سیف شاہ  
 انجمن ہے چند اشخاص اخص الخواص معتبر باریاب ہوئے رسیدت  
 بہادر نے تو فقط زبان مرام عزت کے مودعی کر کے مرض ہوئے اور دیوان  
 پیشکار امیر کبیر مرحوم نے ماضی نہ رہیں کہ رانین بخورینہ و شمس کو نذر دستی پر رخت

نوبت کی جو بند تھی تقارچوں نے نقارخانہ میں سینہ پریم وزیر کے چوب  
 لگائی اور دنگہ نواز نے سلامتی کا دنگہ بجایا جلد امیر تمام اہل خدمات اپنے  
 اپنے گہروں کو روانہ ہوئے عمدۃ الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقدار الملک  
 محمد رشید الدین خان بہادر نشست گاہ میں شکر حاضر رہے علی الصباح آفتاب قدر نیزہ  
 بلند ہوا تھا کہ اول راجہ سمبھو پرشاد باریاب خدمت فیضیت ہوئے پس دیوان  
 و پیشکاری کی اندک نشست رہی پھر برخواست فرما کر مجلس امین تشریف لگئے اور پوشاک  
 درباری مہتمامی زیور جواہرات پہن کر برآمد ہوئے اور زر دھاری موروثی کیہ تمغا  
 رئیس بلد ہند کا ہمی حساب کیا گیا گیا ہی جلو خانہ میں حاضر تھے سب لوگ مردان  
 جلو کھڑے دیکھ رہے تھے باقی بیٹھا اور آپ سوار ہوئے دیوان و پیشکار کو اشارہ  
 کیا دیے خواہی میں آکر ممکن ہوئے سواری جلو نیز ہوئی عقب پر امیر کبیر  
 شمس الامرا بہادر مرحوم اور عمدۃ الملک بہادر سرخ رنگ ایک عاری میں اور اقدار  
 الملک بہادر اور بیجنگ محمد محی الدین خان بہادر ایک عاری میں سوار ہو کر متصل  
 بلا منقصل قطع راہ کرتے ہوئے برای العین سبھی وضع و شریف کے کہ  
 راستے دو طرف بھرے ہوئے تھے اور تمام دکانیں اور کوٹھیں پر خلعت خدا  
 واسطی شاہدہ کے شکر کم نظارہ فیل خاصہ داخل ایوان ریاست ہو کر رو برو  
 دروازہ کو تھے کہ جہاں نشست گاہ امیر کبیر مرحوم کی ہی اگر بیٹھا خود بدلت  
 و اقبال اترے اور کو تھے کے مکان میں اگر مسند پر جو دمان پر ہمیشہ بچھی ہوئی

ہستی پر تشریف رکھے انتظار صاحب عالی شان کا تہاجب ویسے آئیے اکیس سر کر دیے  
 ہمراہ آنکے تھے دیوان پٹھار و امیر مرحوم تائب حوض استقبال کر کے آئے جب زینہ  
 چڑھ کر دیے اوپر آئیے عرض ہوئی آپ دروازہ کو تھے کا جو طرف دیوان خانہ  
 خلوت کے ہے روشن کر دے اگر نکلے ملاقات شاہدہ کی ہوئی آپ نے مسند جلوسی پر  
 رو بہ شمال جلوس فرمایا سیدہ طرف نواب لاہ جنگ بہادر دیوان کچہ تفاوت سے  
 آنکے راجہ نرندہ پر شاہد ہمارے شکار رو برو خود کے رقبہ بائیں طرف صاحب عالی شان  
 محاذی دیوان و شکار کے پشت بقبلہ اور امیر کبیر شمس الامراء ہمارے مرحوم مع فرزند  
 و بنیرگان پشت بوجہ معمول مثل پر اپنی بیٹی صاحب عالی شان نے مبارکباد کی  
 پانڈان حاضر تھا آیا صاحب لوگ نو پانڈان لیکر مرض ہو گئے بعد ازل دیوان اور  
 پیشکینے نذیرن جلوس کی گذر این پر امیر کبیر مرحوم مع فرزند ان اور بنیرگان  
 بس امیر و امرا و اہل خدمات دربار عام تہا کثرت حلیائی کی بنایت جب کسی نذرین  
 ہو چکین آپ فارغ ہو کر مجلس امین تشریف لگے والدہ مکرمہ دلاور شاہ گلیما جسہ کو  
 نذر دی عہدہ داران لین نے اکیس اضراب تو اب حسین ساگر تہنیت کی سر کیے  
 تھا رخانہ سے مذاشا دیانہ کی بلند آواز ہوئی حلیائی نے خوشی بے اندازہ حاصل کی  
 اللَّهُمَّ مَتِّعِ السَّلَیْنِ بِطَوْلِ حَیَاتِهِ وَارْزُقْ دَرَجَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِإِبْقَائِهِ  
 وَتَوْحِیْدِ عِمَادِ مَلِکِہِ وَبِنَاءِ دَوْلَتِہِ بِسِ اَبْنَائِہِ سُوْنِ تَابِیْعِ مَاہِ مِنْہِ کی نواب لاہ جنگ  
 دیوان نے راجہ لالہ بہادر دفتر دار کو ہمراہ لا کر نذر دیوانی سے بعد تیسری سوال کو

نذرین  
 ملا اور جلوس

دیوان تنہا بادریاب ہوئے اور چوہی کو وہے مقصد لوگ جو متعین روشن الدلہ بہادر کے  
 تھے انکی یاد ہو کر حکم حضور کے رکاب کا ہو اور پانچویں کو نواب لار جنگ بہادر کو بھی کو  
 زریڈنسی کے جلوریز ہوئے اور توین تاریخ تیغ جنگ محمد علی الدیخان بہادر عرف شلیصا  
 حاضر خلوت مبارک ہو کر خلیطہ پر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے جو دہلی روانگی کے  
 تیار ہوا تھا اور چودہ سنڈین اور ایک کاغذ کچہ اور تہا ایسے جلد سولا کاغذ اس پر مہر خاص  
 روبرو اپنے ثبت کروائی اور چوہویں کو زریڈنسی دہلی صاحب بہادر خانہ باغ  
 نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر مرحوم کی سیر کرتے ہوئے باغ جہان ناکا واسطے تہیج  
 فراج کے ارادہ کئے عہدہ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر مع تیغ جنگ بہادر  
 ساتھ تھے گلشت خیابان سیاچن وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ تو فرد گاہ کو اپنے روانہ  
 ہوئے اور یہ ہر ایران نامی داخل ایوان چونکہ دیے ایام غدر و بغاوت سبند کے  
 تھے یعنی بجز استقلال غفران نزل کے اسی ہفتہ میں خبر پوش سبند کی بعض بعض کے  
 زبان پر جاری ہوئی اور ماہ سوال یعنی عید کی ملاقات میں توجا بجا اسکا چڑھا تھا  
 چہ عرصہ میں جب انرا سکاسرایت کر کے یہاں بھی دماغ و دل میں مردمان بازی رہا  
 موافق کو تہ اندیشوں کے پختہ ہو رہا تھا اٹھارہویں کو مکہ مسجد میں خام طبعوں نے جانا  
 کہ صورت بلوہ عام کی باندین مگر خوف سے حکام سلطنت اور اٹالیان دولت کے  
 اپنے میں آپ ہی کچھ سمجھ کر خاموش ہو رہے خیریت گدزی انیسویں کو امیر کبیر نواب  
 شمس الامرا بہادر مرحوم مع فرزند ان تنہا بادریاب ہوئے اور یوں نواب لار جنگ بہادر اور

نرندہر شاہ بہادر دیوان و سپہ سالار کا دربار ہوا انواب شمس الامرا بہادر میر کرم محمد اور شمس الامرا  
 بہادر و مختار الملک بہادر حضور پر نور سے عرض کر کے انکو تائید کی اور شیخ محمد تقی علقہ دار اور ابی  
 شمس الامرا بہادر مرحوم کی نذر حضور میں ہوئی اٹھائیسویں تاریخ مکہ مسجد میں حضرت قبر پر  
 کے بنابر فاتحہ چھلم تشریف فرما ہوئے اور غزہ ذی قعدہ کو واسطے آدھارسم سبزی کھند لے کر  
 کہ اس ملک میں اسکا رواج ہی اکثر ملوک بعد فاتحہ چھلم کے باغ کو مع زمانہ جایا کرتے ہیں غاندہ  
 کو تفریح و تفریح سے بدلے تین زینت افزا زیبا باغ کے ہوئے اور اٹھارہ الملک بہادر کو واسطے  
 بندوبست خلوت خاص کے حکم نشست کا شرف حد درپایا چنانچہ اقدار الملک محمد علی  
 تار دینی افزائی سواری کے حاضر تھے دیوان اسپہ سالار خواجہ امین اور ابی شمس الامرا بہادر  
 مرحوم اور عہدۃ الملک بہادر ایک عماری میں اور تیغ جنگ محمد علی الدین خان بہادر  
 عرف شہنشاہ صاحب ایک عماری میں ہمراہ رکاب تھے کامل دیوہر توقف کر کے سہ پہر کے وقت  
 سواری مبارک مراجعت کی داخل ایوان ہوئے بعد اسکے پہلی تاریخ ماہ جولائی کی  
 ۱۱۵۴ھ اسپہستان عیسوی ندی پارچند شلک اضراب اتوا دیوہر کو بارہ بجے  
 ۱۱۵۴ھ اتوار  
 عصر ہوئے اور روز دوشنبہ ستر دین شہر مذکور الصدر سندہ روان تیر ہوئے  
 تاریخ ماہ اگست کی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر اور عہدۃ الملک بہادر اور اقدار  
 بہادر واسطے ملاقات صاحب الشان کے کوٹھی کو جلو رہے ہوئے اور تیسویں کو نواب  
 سالار جنگ بہادر نے تیرا اسم مجرم قسم سوار و سوار سالہ اور رنگ آباد کے کوٹھی کو تیرے  
 صاحب اس روئے کئے اور راجہ شہوپر شاہ دھند حضور کی طرف سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر  
 مرحوم

 نقیہ  
 ۱۱۵۴ھ

پس جا کر واپس آئے پس جو بیسویں تاریخ روز شنبہ ۱۲۰۷ ہجری قمریہ اتفاق چاکری دن پڑا  
 چار گشتے بچے پر دفعتاً علاء الدین نام مولوی کا لباس اہل قرابت سے حافظہ شجاع الدین صاحب  
 مرحوم علیہ الرحمہ کے اور چند اشخاص ایک گروہ جم غفیر بدعا شون کا ہمراہ لیکر گھر پر طرہ بارخان  
 سرغنہ افغان خان رودیلون کے کمرہ خانہ نشین تہا آئے اور خان مذکور کو شریک حال بنایا  
 کیا پس کوٹھی پر زیندہ نشینی کی گئی پھر دہشتہ ہونے اس خبر پہنچو وہ وحشت اثر کے حضور پر نور  
 چونکہ نظر اوپر اتحاد سابق اور یگانگت لاحق کے رکھتے تھے اور عہد و موافق پر آباد و اجداد  
 اپنے بدل قائم واسطی اطفا نایرہ فساد ہذا اور استحکام بنیان اخلاص و وفا کے حکم محکم  
 دیا کہ ادھر روکو اور سزا دہر کاریہ اور لوگ سرکاری دیوانی اور باگاہ کے واسطی  
 ٹاہیل ہونے اور تسمیہ کرنے کے دورے کو تو اس عرصہ میں جاہو بچے تھے برہمیانہ جمعیت بلوایی  
 اور چونکہ طرف سے حضور دارالین ریاست کے خاطر جمع تہی کیا ہونے پوچھو کیا ارادہ ہی  
 بلوایی گہرائے جواب دہن ایک ادنیٰ شک میں کل دو گویا تو یک سر ہوئے ہو گئے  
 بلوایی سب فرار کر گئے چونکہ وقت شام کا تھا تاریکی کی پوشیدہ ہو گئی حکم حبس و جوا  
 ہوا چند عرصہ میں مردمان سرکاری جو تملکاتی تھے بیسویں کو طرہ بارخان مجاہد کو عجب سرج  
 مجاہد پور سے گرفتار کر لے آئے مدار المہام نواب سالار جنگ بہادر سالار قافلہ دشمن و فریاد  
 خانہ باغ میں اپنے مشہور بیارادری نظر بند فرمایا پھر بعد ایک ہفتہ کے ساتویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۰۷  
 دربار ہو آجا عالی شان اور دوسرے چار سرکردہ امیر کبیر نواسہ الامیر انبیا درہم اور ان کے حلاوت  
 عمدہ الملک بہادر اور اقدار الملک بہادر اور شیخ راہنہ زہریر شاد بہادر بھی ارکان دولت

حاضر تھے دوسرے دن اوسکے امیر کو حکم ہوا کہ سپاہ صرف خاص کا داخلہ یکمین امیر کو بہر مرحوم  
 حب الہی عمل میں لائے سب چہرے ملاحظہ کر کے بحال فرمائے اور دستخط چہرہ دین پر خوشید جاہ  
 بہادر کے مات سے کروائی سوین تاریخ دیچ کی روز عید اضحیٰ دبا عام ہوا نذرین تہنیت کی گذرین  
 امیر کو بہر نواب اللہ مرہاد مرحوم کو چہرہ رقم جو اہر ادر عہدہ الملک سادہ کو پانچ پانچ رقم جو اہر ادر عہدہ  
 بہادر کو چہرہ رقم جو اہر شجاع الدولہ مختار الملک خطاب اور راجہ نرنہر پرنشا بہادر کو راجا یان راجہ  
 خطاب پنج رقم جو اہر مرحمت ہوا پس یوں کو داخل جمعیت لین اور در ملاقاتہ باز واقعہ الملک  
 بہادر ملاحظہ کیا اور نذرین تاریخ گزشتہ سیف الدولہ میر تفضل علی شاہ میر بادشاہ  
 رحلت کی پس اہم سمجھو پرنشا کہ قبل اسکے فیض صحبت اور اثر ملاقات متواتر سے حافظہ  
 شجاع الدین صاحب مرحوم مایل طرف دین اسلام کہتے اور دل سے ایسا لایچکا تھا ظاہر الباقی  
 اہل کفر کے تھے در حالت مرض الموت آثار ردیہ اپنے من بابر بائین تاریخ محرم الحرام ۱۲۴۳  
 بارہ سو چہترین مردانہ داریلہ باکانہ معصیت کفر سے توبہ کی صفت بہت کا پرنشا راکوفی الناز  
 رقبہ اسلام کا رقبہ بین الاشریک زمرہ اسلام ہو غلام رسول کہلایا اور چھ سوین کو شہرہ  
 دولت خانہ سے اپنے حب الہیہ اور لافقت الملک کی جو ملی میں داخل ہو پس اٹھ سوین تاریخ ماہ  
 کی راجہ سمجھو پرنشا یعنی غلام رسول موصوف سبکہ و شش تمامی معاصی سے طرف بقا کے مایہرستی کا  
 پار کیا داخل بہشت برین ہو چہتی صغر کو دولت سر امین تیغ جنگ بہادر کے فرزند سعادت نام  
 فیض الدین خان بہادر متولد ہو بطن سے سجانی بیگم کے اور تولد کے چہرے روز بیگم فرور رحلت  
 پس نذرین تاریخ ماہ منہ کی مطابق ساتوین ماہ انگیزی بارہ گشتوں پر اس بار شہادت فتح

۳  
 اور  
 اور  
 اور

۳  
 اور  
 اور

۳  
 اور  
 اور



دہلی کے حسین سگرمین سر پہ یہ مقدمہ نادر و عجیب کہ اول بھی نہران انگریزی ایک حب  
 فرانس ملازم سندھ سے ۱۸۵۳ء اشارہ سنی عیسوی میں چودھویں ستمبر کو شہر اور قلعہ  
 دہلی کا خالی کر دیا تھا اور اب بھی ۱۸۵۴ء اشارہ سنوئن میں اجبار سے ثابت ہوا کہ چودھویں  
 داخل ہوا اور بادشاہ سلطنت خاندان نیوریکہ اختتام کر کے سترہویں اکتوبر کو ۱۸۵۵ء اشارہ  
 ابتداء و جلاوطن ہو گئے اور سترہویں ربیع الاول کو صاعا ایشاد یوڈس صاحب ہمار  
 آئے دربار ہوا جو خلیفہ پہلی کا گدرائے انیسویں کو ماہ ہمدانی روشنی الدین ہمار و تاج  
 بھی حب الامر خست اقامت کا بار کر کے کاظم علیخان کے مکان میں زوال اعلیٰ کے دو چوبیسویں کو  
 خود بدولت فیصل خاصہ کے سوار خواجہ امیر کبیر مرحوم و مختار الملک بہادر نقار خانہ کے دروازے  
 برآمد ہوئے اور چوکیں سے جو کچھ دروازہ سے شہر نہا کے باغ و تہ کے ارادہ کئے چونکہ  
 گدراگاہ کمان اور دیوڈھی پر سے امیر کبیر نواب شمس الملک بہادر مرحوم کے ہتی حب واری مبارک  
 دوان پہنچی اور فیصل خاصہ کا وہر و برابری دیوڈھی عمدۃ الملک مبارک کے آیا مہر الیم نے  
 وزیر الدین خان عرف پکاری میان اور مظہر الدین خان عرف شاہ صاحب ہر دو فرزند ابشیر الملک  
 محمد سلطان الدین خان بہادر مرحوم کی نذرین دلوائیں اور حب بدولت و قبال داخل باغ  
 مذکور ہوئے ستائیس سالگی سلامی انوار کے سر پہ رقت سلب ہر دروازہ سے علی آباد کے  
 داخل بلکہ ہو کر شاہ علی بندے پر سے بھلی سلیم کی جو ملی میں جو کلان دروازہ ہیرونی آخر آئے  
 دار لرایت کے جانا چاہئے کہ آئندہ اجلاس میں ایک دو بار دیوان و شکار کو جو بدولت خواجہ  
 بہن چھلانے سے سر فرار فرمانا اور بعد کے جس وقت کہ امیر کبیر بہادر مرحوم حاضر ہوا اٹھا اور مختار الملک

بیاد کو مدام بنی خواہی میں تھلائے رہے ستائیسویں کو صبح سند موضع اند اور گنجئی اور  
 لو تارے کی حضور والا سے امیر کبیر نواب شمس الامام بھادر مرحوم کو مرحمت ہوئی امیر کبیر مرحوم  
 عرض کیا کہ اند اور گنجئی آندہ الملک کو غایت کرنا اور لو تارہ تیغ جنگ کو بوجہ رست  
 حضور اند اور گنجئی آندہ الملک کو غایت کیا اور لو تارہ تیغ جنگ کو غایت کیا اور  
 سہ ہر گشت قبضہ نزل کی عہدہ الملک بھادر ہو گئی پس تباہیوں کو صبح رونق افزا  
 حویلی کے ہو کر بعد مغرب مراجعت کرنا یوں ریاست ہوئی اور تاجراجت امیر کبیر بھادر مرحوم  
 واسطے بندوبست خلوت ہمایوں حکم نشست کیا اور امیر کبیر مدد مرحوم بھی بالذات آئے تگ  
 سواری مبارک کے بذات خود حاضر تھے پس ندی پار کو تھی میں جہاں نشان نے تقریباً پنی شادی کی  
 قرار دی ساتویں کو امیر کبیر نواب شمس الامام بھادر مرحوم مع عہدہ الملک بھادر اور آندہ الملک بھادر  
 تیغ جنگ محمد علی الدیخان بھادر اور مختار الملک نواسا لا جنگ بھادر مدار المہام اور راجا راجہ  
 نرند پریہر دھوتین جا کر آئے اس سال چونکہ مولوی اکبر مکائن اپنے غلط بہت دہوم دمام افراطی  
 دفر روشنی دخت کا پنج لستہ دیوار گری سے کیا کرتے تھے مصر سے مولوی صاحب موقوفہ نون تاریخ  
 شکو امیر کبیر نواب شمس الامام بھادر مرحوم مع تیغ جنگ اور وزیر الدیخان عرف بھاری دیا اور مظہر الدیخان  
 عرف شاہ جہاں بعد مغرب واسطے سے گئے پانسو روپی غایت فرمایا اور گیارہویں ماہ منہ کی گشت موضع  
 ناراین کبیرہ حسنا بادی امیر کبیر کو کہ اقتبہ بابر شہ گاہ میں اپنی حاضر تھے غایت ہوئی امیر کبیر  
 عرض کیے ناراین کبیرہ حسنا بادی عہدہ الملک بھادر کو غایت ہونا بوجہ رست حضور ناراین کبیرہ حسنا  
 عہدہ الملک کو مرحمت کیا چوتیسویں کو دیوان مختار الملک سالار جنگ بھادر اور امیر کبیر نواب

شمس الامراء مرحوم مع فرزند ان اور شکار را جلیان راجہ نرندہ پر شاد بنا بر دربار  
 حاضر ایوان ہوئے چونکہ اس روز صاحب عالی شان نہ آئے دربار نہوا دو سہ دن ایک  
 چوتھی ماہ انگریزی بریصاحب ببادر پانچ اسمن سے آئے خود برآمد ہو خریطہ لارڈ  
 گوجنرل جہا بادر گاندر پس تقریب سا لگرہ کا مژدہ سلامتی حضرت کاہر جہا رسو شایع  
 ہوا تو رہے اور جوئے دیوان و شکار امر انداز کو تقسیم پائے چانچہ ایشامیوین کو  
 مردہ چاند نے کشتی جویشہ کی امیر کبیر مرحوم پس ہو چانچہ ایشامیوین کو دیوان مختار الملک  
 نواب سالار جنگ بادر نے ہندی ساتھ کمال ترک و آئین کے رستہ سے جانب غربی ضلع  
 مالابہر جملہ کے مہاراجہ بادر کے جلو خانہ میں سے گذر کر آئے دیوان خانہ عالی میں  
 مجلس سوروسہ در سا لگرہ کی منعقد ہوئی آپر اکین با تملین بابا برسین جو جہا رسو حاضر تھے  
 خوب ہنگامہ عیش و نشاط کا گرم رہا نواب شمس الامراء بادر مرحوم نے پانچ دن عطر دان نوشہ کے خوش  
 سے دیکر سبکو رخصت کیا دوسرے دن جشن سا لگرہ کا بہت زیب و زینت کے ساتھ ہوا اور قیرہ ہر  
 رات کو حضور غربی مکان خواجگاہ میں آپر اکین دولت جو حاضر خلوت تھے آئین سے دیوان  
 شکار امیر کبیر مرحوم مع فرزند ان کو بادر کا اور بعد گل پوشی اور سہرہ ہندی کے عہد سا لگرہ  
 دی گئی مات سے محی الدولہ و تہیت یا جنگ و فقرہ اسہاگ کے اور بار بار یون نے نذرین  
 تہیت کی گئے رانین بعد برضات ہوئی صبح اسکی غرہ ربیع الثانی السیدہ بار ہوا نذرین تہیت کی  
 گذرین پرستہ بنیرگان امیر کبیر مرحوم معنی تیغ جنگ بادر کو خوشید الدولہ اور محمد وزیر الدین  
 بادر کو سبقت جنگ اور محمد ظہر الدین بادر کو رنعت جنگ در بعض فی قرابت و رفقا کو

امیر کرم مرحوم کے اور بعض علاقہ داران سرکار و دیوانہ نواحی کار الملک الراجہ جنگ بہادر کو خطا اور  
 بے درہنہ مناصبت ہو چکا کہتے ہیں اصل و اضافہ و مناصب فری و صدیقی مع سوار و علم  
 نقارہ و خطا خانی و بہادری و جنگی و دولائی سے تغافل حاصل کیا یا چون کہ وقتاً مزاج امیر کرم مرحوم کا  
 بگڑ گیا اس طرح کہ بعد فاضل کے چند عرصہ گزرے پر حمام سے فارغ ہو کر جتنا فرما تھے کہ عین خواب میں  
 بلغم اگر کر کا اور بغیر قی ہو کر غش ہو گیا بجز خبر کے کہ فرزند امیر کان بجلت تمام اگر حج ہو کہ فاضل الہی  
 شاہ حال تباد و گم تھی کہ میں حضرت ہو گئی تھیں کہ یہ قصہ نے باغ و تہ سے کارا دہ فرمایا اور کسی فرزند  
 مرحمت کی اگر بیوں تاریخ کو قبر پر احمد علی شاہ دولہ اور گاہ کو کسی جہا قادی تہ سے کے جلوس ہوئے  
 فوجہ و زیارت کے حضرت حسین شاہ جہا تہ سے کہ سجادہ دین و بان کہ ہے گفتگو فرما کر محبت کے پس  
 چینیو تاریخ دو گم تھی دن چرے حاصل محل نواب شمس الامام اہل مرحوم کا انتقال ہوا اور پھر تیسری چادی  
 الاملا کی یہ جہا صاحب عالی شان مع داماد اور دیوین جہا لوگ و طہ تحریر کے آئے اقدار الملک بیاد  
 بیالہ ان کی شہادت دروازہ کے استقبال کیا اور شمس الامام اہل مرحوم رینہ تک جو تہ دیو کا تہ پیش آئے  
 اسی کو امین کر سٹو یہ تھے عہدہ الملک بیاد اور وزیر شہد الد بیاد اور سبقت جنگ تھے وزیر الد بخان  
 فوجت جنگ تھے مظہر الد بخان بیاد و طاقت ہوئی بعد از رسم اور سفار حال بیماری و علاج خیرہ مرضی  
 بعد سے تیسری آدمی کی دو الفہار اند و اطراف تھے کہ اسے علی تحریر کے آئے شمس الامام اہل مرحوم  
 بیالہ ان کے دروازہ کے اسے اپنی استقبال کیا دیو کا تہ کے آئے منہ پر بیٹا یا آپ مع جہا فرزند  
 و منیر کان رو بہ دیو تھے اور ذوالفقار الدولہ بیاد و زکرتنگ باری و عیہ کا خوشید الدولہ بیاد کرتے رہے  
 من بعد وہ تپانہ مکان کو رفتی افزا ہوئے اور شمس الامام اہل مرحوم حاضر حضور حضرت سفیدہ  
 و

چادی  
 الاملا

عمده الملک بباد کو عزت کا رحمت کیا اور سولہویں کو عرض ہوئی کہ رسم الدولہ نصیب علیہ السلام میں قتل ہوئے  
 سترہویں کو وقت صبح مطابق چوتھی جنوری علی الصبح حضور تو برہنہ جہادس سرہ کی درگاہ کو جا کر برا  
 فرما ہو اور چار بجے بر صاحب عالی شان بباد اور چند حب لوگ مع شہیل جہا بباد نو و نو کسے سے خانہ باغ  
 امیر کیر نواب شمس الامرا بباد کے سیر ہو کر جہان ناکا جا رہا کہ کیا اقتدار الملک بباد مرع غور شد  
 بباد رہ دو امیر باوقیر ہمراہ ہوئے بعد چودہویں جمادی الثانی مطابق تیسویں جنوری ثانیاً بآہر  
 بباد مرع دو کسے صاحب لوگ پہلی بل لوگ خانہ باغ و باغ جہان ناک کی سیر کو بہتو آئے اور روانہ ہوئے  
 ادبائیسویں ماہ مذکور کی حضور چوپانی جو ملی من تشریف فرماتے تھے وقت عاری کے سوار خواہی  
 امیر کیر نواب شمس الامرا بباد ر جلورینر ہو کر داخل فرحت محل ہوئے بائیسویں کو ایک فقیر ہشندہ راجہ دار  
 بہتہ کا ایک نیلے پر ضرب بندوق سے ایک دراجنی مارا گیا چونکہ دہنیں کے ایک دینس حسین علی شاہ نا حضور  
 را کہ تہہ اور نزدیک کے اجماع او با شوکتا محل عتاب حضور کے آئے بار پانی تو قوف ہو گئی اور بائیسویں  
 شور اور کا طس سے اپنے فرار کر کے بنا رہا وہ داخل دیوالی ہوا اور غرہ جب سونا جی بندت پیشہ راجہ رانی  
 کی خونی کی عرض ہوئی اور پانچویں کو شعل کی مولوی محمد من فیق صاحب زادگی جو نہایت سے فصاحت مامور تھے  
 اور چونکہ وہ روز نور کا تھا رات بار دیہن ہا پر شکار اور امیر کیر مع دو کسے اشخاص مثلاً بدر جنگ عبداللہ بن  
 علیہما سیف الدولہ اور جانا جنگ عرب بعد عابا بن مشیر الدولہ اور فریدون جنگ خلیفہ الدولہ اور محمود  
 انتظام الدولہ خطابا سے وہ لائی کے سفر از دھما ہوئے بائیسویں کو تصدق حسین نام بیرون لعلی دروازہ کو  
 حرم سے مار ڈالنے ایک فرنگ سوار کو آلو کے نوار مختار الملک سالار جنگ بباد نے ہمراہ سوار دیوالی کے  
 شور اور کو بھجوا دئے جس میں کو ماہ مذکور کی نوار مختار الملک سالار جنگ بباد حاضر و در دولت سہرا ہوئے

چاندنی  
 جمادی

۴۰  
 رفیع الاول

چونکہ قبل اسکے دعوت تقریب صفات جلوس کی حضرت نے قبول فرمائی تھی اور سواری  
 تیار بحر صفائے برآمد ہو کر عاری یک سو خراجی بن دیوان شکایت توجہ ہو اور کاشانہ کو معز  
 الہیکم قدم محنت لزوم سے رونق تازہ اور معز الہیکم کو مسرت بے اندازہ سے شکام فرمائیے  
 معز الہیکم نے بظلمات تمام رسوم صفائے مودی کئے بہت تحائف و نعمتیں گزرا اور اعرابا پر  
 رہے انواع اطعمہ سے بہرہ وافی حاصل کیا تین دن تک حضرت ہمارے ہر تھے روزا تیار ہو  
 تاریخ اسی تیر کو اختتام سے مراجعت علیٰ نبی اور بعد کے گیارہویں کو رضا کی طابق <sup>۲۶</sup> جس  
 اپریل ماہ انگریزی پیر دن چہرے روز عاری ہو اور خراجی بن امیر کیر نواب اللہ آباد <sup>۲۷</sup> معز  
 جلوس والا کو تھی زید تھی کو جلوس ہو اور وہاں سے پہر کو بعد فرائع باغ ننگ ملی میں نزول  
 فرمایا امیر نواب شمس اللہ آباد مرحوم اور اقدار الملک ہمارے تو پر و انگلی سے بلکہ کو رحمت کے اور عہدۃ  
 ہمارے ہمارے کاب ہے جس دن وہاں اقامت فرما چودھویں داخل دولت تیار ہو غرض شوال <sup>۲۸</sup> الہ  
 مطابق سال دوم جلوس والا غلط کار با معوی ہوا اور امیر واجدہ راضی تھی کو تو ال بسکی تدرین  
 حضور تو دیویشکار امیر کیر فرزند ادبیر گاد چنڈا مرایا دعوہ کی خودی اور باقی کل ساری امیر کیر کے  
 بات کو انہی چوتھی شوال سپر اجرام بخش سپر واسطے نذر امیر کیر شمس اللہ آباد مرحوم کے  
 آئے اور پنجین کو پر و انگلی سے نواختار الملک سالار جنگ ہمارے واسطے کیر سرو و گکارا و دہما  
 یونین تاریخ وقت شام مالہ ہمارے دفتر دار مال سہ سال موئے اور یونین کو امیر کیر نواب شمس  
 ہمارے مرحوم اور عہدۃ الملک ہمارے اور اقدار الملک ہمارے اور خورشید الدولہ ہمارے واسطے  
 دعوت صبا جلوس حاضر خلوت مبارک ہو حضور نے قبول فرمایا <sup>۲۹</sup> انیسویں تاریخ تشریف

ماہین

ماہ شوال  
سال دوم جلوس

فرمایا ہے چار روز رونق افزا رہے مسرور و مہینج و کامیون تاریخ اس سال آغا بیک  
 کا بخت سے مرگ کے ہوا اور پچیسویں تاریخ تو کہ صاحبزادہ محمود مولود مسعود کا بطن سے  
 محبوب کے عرصہ بردین آیا غلغلہ اس جشن مور و سر و کامیابہ بدہ طالعین دن تک جلوہ گر  
 رہا امیر امرا جمہداران قوم عرب و فقر و غرہ حسب استعداد اپنے اپنے بچے گزرائے گوارے  
 نقری رتے دہوم و نام نوب و لغارہ و نشان لین وغیرہ سے لے آئے بہت تکلف و نام مولود  
 ہذا کا میرا اقبال علیخان بہادر کہلا دوسری ذی قعدہ مطابق چودھویں جون دربار ہوا حسب  
 عائنات مع ستر اسم آئے امیر کیر نواب شمس الامام بہادر اور دیوان نواب مختار الملک  
 سالار جنگ بہادر اور پیکار راجا یان راجہ نرندہ پرشاد بہادر ب اہل کار حاضر تھے  
 پہلی کیسویں تاریخ ماہ مذہ موافق تیسری جولائی ماہ انگریزی ۱۸۵۵ء اشارہ سوا تھا و نہ  
 نواز محمد الملک سالار جنگ بہادر نے انگریز صاحب لوگوں کی ضافت کی بائیسویں کو علی  
 الصباح نماز کے وقت جناب رئیس الملک سلیمانجاہ بہادر سبب ضبط ہوئے دیات انکے موضع  
 کاریو کی وغیرہ آرزو خاطر ہو کر باغ کو اپنے جو گناہ پرندی کے بیرون در درہ پل دہم  
 ہی جا کر قیام کئے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر سنکر فہمائش کہلائے جناب صوفیہ  
 پذیرا کیا ماما رضامند ہوئے چار گہری رات گزریہ مراجعت کر کے داخل دو تخانہ ہوئے  
 پھر ساتویں و بیچ کو مطابق بندہ ہون گشت کی کوئٹہ کو باروت کے حسین ساگر بن خود بخود آگ  
 لگی پانچ جیسے فرنگی لوگ دو چار آدمی اور قوم کے ضایع ہوئے اور دسویں کو عید ہوئی حضور  
 نذرین دیوان پیکار امیر کیر مع فرزند ان اور سیرگان وغیرہ کی آپ کی اور ریاست کی

ماہ ذی قعدہ

ماہ جمادی

امیر کپڑے کے مات سے لواتی چونکہ بعد غدر بادشاہ دہلی کے اوتھائے گئے تھے سکے اونکا  
 بے مناسب پتہ اس لئے ان روزوں حکم تبدیل کا حیدر آباد میں نام ناجی پر حضور کے  
 پیشگاہ سے لارڈ گورنر جنرل صاحب ہمارے کے رسیدت بہادر پریشان کے آیا تھا اور عرض  
 اس امر کی استعواب سے نواب مختار الملک سالار جنگ ہمارے دیوان کے ہو چکی ہتی  
 پس انیسویں تاریخ محرم کی ۱۲۷۵ ہجریہ سو پچتر امیر کپڑے سالار ہمارے بذات خود تنہا  
 باریاب ہو کر صلاح نیک قبول فرمایا اس امر کی دی حضرت نے ہمتوں اجابت کیا پس سکے  
 بہادر شاہ بادشاہ غازی کا موقوف ہو کر ایک طرف نظام الملک آصف جاہ ایک سمت کو  
 ضرب حیدر آباد قرار پایا اور تیسرا عدد بیان لفظ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم زیب رقم کیا  
 پس اس روز سے اس سکے نے رواج پایا اور حالی مشہور ہو حال انکہ رواج حالی کا  
 وقت سے غفران منزل کے تھا کہ اسکی اجازت خود دینے دی ہتی مگر سکے بہادر شاہ کا تھا  
 الحی اللہ تعالیٰ حضرت کو بادشاہ شمس صوبہ دکن کا فرمایا یہ خوبی خوش نشی کی ہی  
 اور نواب مختار الملک ہمارے کو وزیر اعظم اور اسی ماہ اسی سن میں اقدار الملک ہمارے  
 راقم کو ایک منزل میانہ سے سفر کر گیا اور سنے ماہ مذکور شکوہ خوب میںہر سا چونکہ رود  
 موسیٰ کو لھنیا فی ہتی حضرت صبح تشریف فرما برانی حوبلی ہوئے اور وقت مراجعت وہاں سے  
 بار اداری میں ابو القاسم میر عالم ہمارے مرحوم کی عماری کے سوار خواجہ صی من خورشید الدولہ  
 بہادر نزل ابلاغ فرمایا نئی کی سیر کی بعد مغرب داخل ایوان سلطنت ہوئے ساتویں  
 صفحہ کو ایوان دولت میں نواب مختار الملک سالار جنگ ہمارے کے دختر بیک اختر کی ولادت ہوئی

۱۲۷۵  
 ہجری

صفحہ



اور شائون کو بالکشن نام بیٹا الملک متوفی کا اپنی اور اپنی چچا کی زوجہ پر دو کونہ ہر دیا  
 اور باقی ماندہ آپہ بھی کیا لیا مع ہذا آپہ اکثر کتھا کر کے پیش قبض سے اول اپنی جو رو کو  
 مارا والا بعد آپ بھی مار لیا اور دشوین تاریخ خود بدلت تلجرام خراجی کو مع برادر اور  
 امیر کبر نواب شمس الامام بادشاہ پاس روانہ فرمائے کہ اس سے حساب سرکار کا سمجھیں من بعد  
 تیرہویں تاریخ گردشات دوران سے زمانہ کے وہ مولود مسعود صاحبزادہ نمود کہ چکا ذکر  
 ہو چکا دفعتاً بیماری سے ام القیام کی رہ کر اخلہ کے ہوئے مکہ مسجدین الکر غسل دیا  
 کفایا پس برنبہ صاحب قدس سرہ کی درگاہ کو لیکر دفایا بعد مغرب نواب شمس الامام  
 بیادر مع فرزند ان کو شے کے مکان میں اگر مراتب تعزیت کے مودائے صبح مختار الملک  
 نواب سالار جنگ بہادر نے بھی حاضر ہو کر رسم پرستہ کی ادا کی اتناڑیوں کو آسمان پر  
 ستارہ زد و زنب نمایان ہوا اور بستر دین کو ربیع الاول کی پہر دربار ہوا اس وقت نواب  
 مختار الملک سالار جنگ بہادر کی سواری میں اندر دن دروازہ نفاذ غلہ عالی کے سواروں اور  
 عربوں میں کچھ تکرار ہوئی کسو کے گھوڑے بے لات ماری اُسے کچھ منہ سے بڑا کہا بات  
 برہمی تلوار چلی ایک گھوڑا دو سواریں عرب ناحق ماریے گئے دو چار زخمی لوگوں نے پیچھا  
 کر دیا اور پہلی تاریخ نومبر کی سنہ الیہ مطابق بیسویں ماہ مذکور شہزادہ باہتہ علی کہنی  
 بیادر اور تریوچ عمار ہی خود سلطانہ ملکہ کا کوٹھی میں زریہ نسی کی پڑا کیا نو خیار الملک  
 سالار جنگ بہادر دیوان اور نواب شمس الامام بہادر امیر کبر مع فرزند ان سب ابلہ سے اور نام  
 افسر حسین ساگر والوال کے جمع تھے اور چوبیسویں کو برہے صاحب اور پانچ صاحب لوگ دوسرے

آئے اور سردار خلیفہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا گذر آنا اور دسویں تاریخ نومبر کی  
 مطابق تیسری ریح الثانی کی روز چار شبہ دعوت ہوئی وقت شب بعد خوب امیر کپڑوں  
 شمس الامام بہادر مع فرزندان اور دیوان مختار الملک نواب سالار جنگ بہادر اور دیگر ارباب  
 راجہ نند پریشاد بہادر سب کوٹھی کو جلودیز ہوئے نواح ہوا خوب آتش بازی چوٹی حسب الحکم  
 سے الہال اور حسین ساگر تک روشنی ہر ہر کے مکان میں بقدر استعداد اسکے ہی خود راقم  
 چشم خود دیکھا ہی سواری کے ساتھ تھا بہت لطف و تماشا کثرتِ خلائق کی تھی یا پھر  
 تاریخ حضور پرانی حویلی کو سد تارے عمدۃ الملک بہادر اقتدار الملک بہادر خواہی میں  
 بنے ان ہی روزوں چرچا آئے جمیعت نامارا و باغی کا شہر میں تھا اور بس اور سولہویں کو  
 جب پرانی حویلی سے مراجعت ہوئی فقط اقتدار الملک بہادر خواہی میں ہے اور پچیسویں کو  
 پھر پرانی حویلی کو سواری ہوئی آئے وقت اقتدار الملک بہادر اور خورشید الدولہ بہادر  
 ہر دو امیر خواہی میں تیس گیارہویں تاریخ دسمبر کی ۱۲۵۸ ابتداء سواتیان و مطابق چوٹی  
 حامدی الاول جواب خلیفہ کا جوتیار ہو کر آیا تھا حسب دستور اقتدار الملک بہادر آئے اور  
 رد و رد و دق ہر خاص کا کھلو کر نقش نگین ثبت کئے اسی عشرہ میں ماجرہ رام بخش نے  
 اپنے فرزند کی شادی کی پس اول ماہ جنوری ۱۲۵۹ ابتداء سوات عیسوی پچیسویں  
 تاریخ شب گذشتہ شرف الدولہ ابن سیف الملک بہادر مرحوم عرف میر بادشاہ  
 حویلی سے اپنے پدر کے راہی ہو کر خانہ باغ کے مکان میں پہنچے مابین آ رہے چونکہ ان روزوں  
 گذرا کچھ صاحب بہادر وارد اس نواح کے ہوئے تھے بدستور سترہ سال کو ماہ

۴۹۸

۴۹۸

گزشتہ یکے علی الصباح عمدۃ الملک بادر اور اقتدار الملک بادر واسطے استقبال کے شہر  
 برآمد ہوئے کوہی بر سے گذر کر میدان حسین ساگر پر سے ہوئے موضع یون پٹی پر خیم  
 و خگاہ میں اپنے نزول اچھلا فرمایا شب بھام گئے دوسری صبح کو ساتویں تاریخ جنوری  
 کی موافق غرہ جمادی الثانی آٹھ گھنٹے پر میدان میں کنترا انجیف صاحب بادر سر دربار  
 ہوا اسی انکے اور ان ایمر زادگان نامی برادران جانی سے ملاقات ہوئی اس طرح پر کہ وہ  
 چرگے میں سوار تھے جو درختانہ کے اوپر سے بھی گزرتے تھے جو درختانہ کے اوپر سے  
 صحافہ ہوا ہر ایک کی من عمدۃ الملک بادر اور کنترا انجیف صاحب بادر آگے اور ایک کی من  
 اقتدار الملک بادر اور دوسرے برے ہوا اس طرح پر سے ہوئے بائیں کرتے کوہی کو آئے  
 وہاں برے صاحب بادر سے ملاقات ہوئی کنترا انجیف صاحب بادر نوٹوں میں قیام  
 گئے اور یہ ہر دو ایمان نامی پانچ عطر کی شیشیاں قبول کر کے مراجعت فرما بلکہ چوٹے  
 دستوں کو دعوت صیافت کی آئی نواب شمس الامرا بادر اور عمدۃ الملک بادر اور  
 اقتدار الملک بادر مع خورشید الدولہ بادر بعد شام روشنی سے سوار کوہی کو گئے  
 صیافت قبول کی اور یہی رات کے بعد اتفاق مراجعت کا ہوا پھر آٹھویں کو نواب مختار الملک  
 سالار جنگ بادر نے کنترا انجیف صاحب بادر کی دعوت کی پس گیارہویں کو پانچ گھنٹے  
 بجے صاحب عالی شان ہمدت بادر اور کنترا انجیف صاحب بادر مع اور چند صاحب لوگ  
 بی بی لوگ دو تھانہ کو ایمر کبیر نواب شمس الامرا بادر کے باغ حیان نما میں صیافت کیا تھو  
 آئے بعد ناول طعام و ملاحظہ رقص و آتش بازی کے مرضی ہوئے بارہویں کو پھر دربار ہوا

۴۹۹

اس دربار میں ایک انگلشٹری الماس کی نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کو عنایت ہوئی  
 مغربیہ مہندستان کی گڈ رانی اور تیرہویں کو شہ کدشتہ طرہ بازخان مزاری ہو گیا  
 اسی دن کو دیہات میں بندوچی لوگ زمینداروں کے خانہ دہان کو جان سے مار کر رہ گئے  
 وقت دیو تیرہویں نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کے لیے آئے حکم ہوا گاؤں دس  
 انیسویں کو کٹہرا پچھٹ صاحب بہادر روانہ ہوئے من بعد چھوٹی کو صاحب الشان آئے  
 اور حضور سے لکڑی واسطے کسوانہ کے بنابر ملاقات لارہ گورنر جنرل صاحب بہادر جیسو  
 نہت کی ایسی اسٹہ سے چھلی بندر کے طے اصل کر کے صاحب بہادر موصوف سے  
 جا ملے اور چھ ہفتہ کے عرصہ میں مراجعت کر کے دوسری تاریخ شعبان کی بہر داخل گاہ  
 اپنی ہوئے اور چوتھی تاریخ اس ماہ کی نصیب بعد خود بدولت کو کچھ دست بد مزگی  
 مزاج کے آگئے تھے الحمد للہ بغور حیرت ہو گئی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے  
 پانچ روپی گیارہ اشرفین تصدق پچو اسی علی ہذا دیوانی دستکاری سے بھی  
 داخل ہوا اور پندرہویں تاریخ مطابق نویں شعبان روز شنبہ خواگاہ میں بار  
 ہوا تبری صاحب اور چند ہمراہی اس کے معمولی گیارہ گیسے پر آئے ارکان دولت سے  
 حاضر تھے اس روز کہ مزاج و ناچ حضور کا اگرچہ سب سلسلہ ہی طبع کے بد مزہ تھا لیکن  
 رسیدت تبری صاحب بہادر نے بہت خوش یا اکیال فرحت سے بہتے ہوئے باتیں کیں  
 اور چونکہ رسیدت بہادر کو صدر سے حکم تھا کہ حضور پر نور کو اطمینان کرنا کہ لارہ گورنر  
 جنرل بہادر کہو جنانات حال کو ایک فراموش کر گئے سب احوال میں ہونی فریض

بچے

لارہ گورنر صاحب بہادر کا گذرانا منشی نے وہ سب پڑھ کر سنایا بیت لفریح  
 کا دربار ہوا پس اہلاروین کو نوروز کی تقریب قرار پائی اس دربار میں  
 راجہ رام بخش بہادر بھی حاضر تھے موافق معمول نذرین ہوئیں اور پانچویں  
 رمضان خورشید الدولہ بہادر خلوت مبارک میں حاضر ہو کر خلیط پر لارہ  
 گورنر جنرل صاحب بہادر کے ہر خاص ثبت کی من بعد حکیم ابراہیم صاحب اور  
 محمد باز خان جعفر گبارہوین کو بلد سے خارج ہو کر روانہ جاگہ ات ہوئے اور  
 بارہویں کو مدار المہام دیوان مع شکار آئے دربار ہوا پھر چودہویں  
 وقت شب مرد ہے چاند نام سر کردہ چوہداران اور متعلقان موحی  
 الیہ کے معان سب کا اخراج ہوا اور سماء میر النساء بیگم صاحبہ قرآن  
 حضور رزہ گل بادشاہ سفور کی رحلت ہوئی اشعار الملک بہادر  
 نماز کو مردانہ میں تاکہ مسجد اور محشم الیم کی صاحبزادی کلان ہمشیرہ  
 زادی غفران منزل کین کہ ہو گیکھا حبہ مرحومہ کی ہونی بن زمانہ  
 میں واسطی تعزیت کے گہر اُنکے آئے انیسویں کو تاریخ بدل ہو کر  
 بیسویں قرار پائی من بعد اُسی روز عطیت جگ بھی شہر سے خارج  
 ہوئے اور بعد ایام عید الفطر الیہ مطابق سال سوم جلوس والا ماہ  
 شوال ماہ جمیلہ نے طرف سے حضور کے پیغام خورشید الدولہ بہادر کی نسبت کا  
 باقتدار الملک بہادر پائس یونچا یا چنانچہ تمامی کیفیت من وعن اوسکی زینت

امضان

ماہ شوال  
سال سوم

ہوئی پس چھوٹے تاریخ رسم شربت خوری خواستگاری کی عمل میں آئی  
 اور اسی روز پختہ مرگ کا ہوا پس انیسویں کو موافق دوم جون ماہ انگریزی  
 دختر نیکا اختر شیر خوار نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کا انتقال ہوا اس کو  
 سرخراز جنگ ثانی عرف سید صاحب طرف سے امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر کے  
 واسطے پر سہ لگے اور غزہ ذی قعدہ دلاور نواز جنگ محمد خان یوگ پور کے ساتھ  
 سوار کے رسالہ در چھے سو روپی ماہوار ذات مع صفات چار لاک کا ملک نوازیہ  
 ہو یوں سے مہاراجہ راجہ چند دھل بہادر کے چھے بیٹے ان کے قائم مقام پید ہوئے  
 اور چھٹی تاریخ مولوی علاء الدین مفردی سرحد مردمان بلواری کو جمعیت  
 کی محل ملی سے گرفتار کر لے آئی اور چھٹی کو منجلی صاحبزادی خاص محل امیر کیر نواب  
 شمس الامرا بہادر کین مسماہ سردار بیگم ناکتہ اجوٹی روز سے علیل مزاج تھیں رات  
 کین بہادر موصوف تو کہ مسجد سے نماز پڑھ کر واپس آئے ہر دو برادر بہادر اور ادا  
 بہادر جنازہ درگاہ مکہ گئے روز فاتحہ زیارت طرف سے حضور کے رفیع الدولہ ابن حیدر  
 علی اللہ خان بہادر واسطے پر سہ روانہ ہوئے اور مرہم تعزیت کے موڈ ہی گئے  
 پس چھوٹے تاریخ علاء الدین مذکور کو دیوانی سے کوٹھی رزیدہ کی کو لگے اور  
 گیارہویں دیکھ کو ایک صاحبزادی حضور کی جو بطن سے حسین بی بی کے ہوئی تھیں انتقال  
 کین اور غلام حسن خان صوبہ دار الپچور بھی جو چند روز سے بلدہ میں حاضر حضور تھے ہوئے  
 تقریباً ہی ہمنام آبادی بڑی صاحبزادی حضور فیض گنج کی خورشید الدولہ بہادر ابن

ماہ ذی قعدہ

اتھار الملک بہادر شیرہ امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر سے آغاز ہوئی تمنا خواہوں کی برائی  
 انشا اللہ تعالیٰ آگے چکر جماعت تجلات و تحفات کا اسکے بیان ہوگا اور بارہویں صفر ۱۲۰۷ ہجری  
 سوچتر کو راجہ آریان اہل طبع سے فوت ہوئے اور چودھویں تاریخ ماہ مہینہ کی نواب مختار  
 الملک سالار جنگ بہادر نے واسطے خبر خیریت امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر کے ہر پیر  
 جمعہ کو غلام علی الدین نام شاگرد پیشہ ابن محمد حاجی کو مقرر فرمایا سوہویں کو سردار علیخان  
 پسر بندہ علیخان بھی ہوئے اور سوہویں دسمبر مطابق اتھار مہینوں صفحہ تارین صاحب بہادر  
 مع بی بی صاحبہ انکی جو باہر ہوا غوری گئے ہوئے تھے داخل کوٹھی ہوئے اور دوسری  
 تاریخ ربیع الاول کی شب گشتہ دیرہ اپنے مہینہ برسا اور بارادری میں میر عالم بہادر  
 مرحوم کی بجلی گری پندرہویں تاریخ امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر مع فرزند ان حاضر جلوس  
 مبارک ہو کر دعوت پانچویں چالے کی عرض کروائی حضرت کو اطلاع ہوئی قبول فرمایا اور کسے  
 روز تہہ پہر کو رسم مع اسباب چہرزدانہ کئے اور خود بدولت شہکو میاں کے سوار رونق  
 افزا ہوئے شہکو تشریف رکھے صبح بخیرت داخل دولتانہ پس نوین نومبر ۱۸۵۹  
 اتھارہ ہوا شہ عیسوی مطابق پانچویں ماہ ربیع الثانی حسین ساگر میں سورت ہوئی  
 نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر واسطے ملاحظہ کے تشریف فرما ہوئے اور غرہ ماہ  
 جمادی الاول کو محل میں حضرت کو بطن سے موی بائی کے صاحبزادی مسماہ سراج التہ بیگم  
 تولد ہوئیں اور بعد تولد ہوئے صاحبزادی ہدا کے والدہ صاحبہ انکی اس جان سے گذرین  
 پس سولہ ماہ طالعظو الملک میر فتح علیخان بہادر مقدمہ پیر ایک بلوغ کے بدفرہ ہو کر چند

نمبر ۱۱

الاول

نمبر ۱۱

الاول

آسیان درالمہام کین گرفتار کر لین اور اسپرگتھا کرکے ایسے آمادہ ہونے  
 کہ پانچویں تا بیس جہازی النانی کی چونکہ کائن اور بخار و بد بادشاہی عاشرخانہ محاذی  
 جلو خانہ نواب مختار الملک بہادر کے ہی ضرب بندوق سے بدست خود چند آدمیوں کو  
 مار ڈالا مینہوں نے امیر کیر نواب شمس الامرا بہادر کو اطلاع کیا نواب محمد مع ہرود  
 کو تھے کہ کائن اپنی نشست گاہ پر آیتھے جب حضور سے یہ مقدمہ عرض ہوا تو مختار الملک  
 سالار جنگ سے کہلایا اب اگر وہ نکو ناسف اور ہکوریچ ہو چاہے نواب مختار الملک سالار  
 بہادر کہ بس عقل اور دانشور خیر خواہ سرکار مستظم روزگار ہیں اب یہی کیا اجازت  
 بہادر چند روز بگرتے رہے اور ہر چار طرف انکی جوہلی کے محاصرہ سرکاری سپاہ  
 رہا بعد فرد ہونے غصہ کے سمجھے اور ہمیش کو نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کی  
 مانا آسیان بھجوا دین اور روسیے عرب جو جو پاس تھے سبکو حوالے سیف  
 الدولہ بہادر کے کر دیا فیصلہ ہو گیا سپاہ برخواست کر گئی امیر کیر اپنے دولخانہ کو  
 شریف لائے اور باریوں کو دو قطعہ مخمر اور تین قطعہ اقرانہ بگناہتہ سر شہدار  
 اور کشت بندت کے جو نزدیک صاحب عالی شان کے دفتر خانہ سے امیر کیر نواب  
 شمس الامرا بہادر کے گئے ہوئے تھے واپس آئے اور نواب صاحب محمد مع نے دیے  
 قطعات حوالے غلام محی الدین کے کر کے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر پاس  
 بھجوا دیئے اور اخبار سے ہندوستان کے ایسا منکشف ہوا کہ وہاں جو الابر شاد  
 کارندہ مانا کا اور بندوسکھ صوبہ دار مع دوسو سات باغیوں کے آج پکڑے ہوئے



آئیے اور یہ بھی واضح ہو کہ بندہ روین تاریخ دسمبر کی گیارہ صبح حاجے کو کرکیا کے لشکر سے  
 مراجعت کی اور نانا راہ اور بالارہ اور اسکے ہانچے کے مرے کی خبر کو باد کیا اور دیوی  
 بخش گندالہ والا اور مکت سنگہ باندے والا اور پیردان سنگہ اعظم گدہ والا اور گلاب سنگہ  
 برہو والا اور بی ماہو سنگہ کرکیا والا اور عظیم اللہ کا پور والا اور خان علی جان لکھنوالا اور  
 خدا بخش اور دوری لعل اور پیر دیو پرشاد چکلا دار یعنی تعلقہ ارجید راہ آباد کہ اس نام کا وہاں  
 ایک موضع ہے ایسے ایک سو اسی باغیوں نے اپنے سین سپرد کیا اور خان بہادر خان  
 اور بہو خان دوسندہ اور عظیم لکھنؤ کل کے روز لکھنؤ میں طوق در بخت ہوئے اور وہ  
 دو سو سخت بیمار اور خستہ حال ہیں اور وہاں سنگہ باجی مقدم نے سرکار میں عرضی  
 واسطے قبولیت کے دی نہیں ارشاد ہوا اشتہار نامہ دیکھئے اور حکم ہوا ہے کہ حکم عدالت کا  
 بادشاہ اودہ کے گہر پر جاری رہے باوجود شہر نام بنالہ جو نادر شاہ کا کہ عطا اپنے قسم سے  
 ہا جنوں کی رفاقت سرکار کی ہی رہی جبہ ملنے کو آیا گیارہ توپیں سلاخی کی سر  
 ہوئیں اور ایک سرپتی لارہ دگور نر خزل صاحب ہا در نے اپنے ماتھے سے اسکا سر پر  
 باندہ ہی اور گیارہ سوین ماہ مارچ کو دوسو تیس قیدی آئے اور بارہ سوین پانچ سو پچاس  
 اور پہلوان سنگہ باغیوں کا بچا کر کے دوسو پچاس آدمی مار ڈالے اور چھ آدمی سکے  
 بھی مارے گئے اور عظیم اللہ شیر نانا کا بی بی بیماری سے مر گیا اور جنگ بہادر دیوان  
 نیپال نے تین تیس آدمی ہرکانوں پر ہتھلا دیئے ہیں تاغدا باغیوں کو نہ پہنچے اور جو  
 اودہ سے آئے اسکو بکڑ لیں اور تانیا کے ڈرنے کی خبر مہمان دیوہ کو سنبھلنے رہتوں کے

تہی سرکار واسطے چاہتے ہیں کہ یہ آپ موت نہ فرمائیے تا چاہنسی دیکھئے ورنہ لاشیں  
 لٹکا دیں گے اور اگر کسی کی قوم نے کچھ بچے والی کو شکست کامل دی اور پوری بند اسیرات ہو  
 مسلمان قید ہیں فرامیوں کے آئے بعد اوسکے ایک اخبار سے ولایت کی ظاہر ہوا کہ اب  
 ہندوستان کا رافع ہو گیا کہ لٹکر جنگ بیا در کا مع مغز الہ نیال کے جنگل اور بہاروں سے  
 واپس آیا کل پچاس یا سات باغی رہ گئے ہیں فقط ایک بیگم کسی قلعہ میں ہی ومان  
 والے اسے بہنیں دیتے اور انگریز صاحب لوگ بھی طلب نہیں کرتے وہ عورت ہی اس کے  
 اغراض کیا اور فریور شاہ ہندیل کہندے کہ جنگل میں چار سو آدمیوں سے ہی سب لوگ  
 اوسکے منتشر ہو گئے ہیں اور بیمار یوں مبتلا کر کے تمام ہوئی ہم کو سر کیا ہیں  
 کو امیر کپڑوں اب شمس الامام بیا در واسطے تبدیل آب و ہوا کے مع محلات جہان نما کو  
 رونق بخش ہوئی ومان مزاج دولہن شہزادی بیکہ صاحبہ مدظلہا بیٹھے صاحبزادی حضور  
 محل نور شیدائے دولہ بیا در کا بد مرہ ہوا حضور اصفا فرما کر چیسویں تاریخ تشریف  
 فرما ہوئے اور صاحبزادی کو خلوت مبارک میں ہمراہ اپنے لے آئے خوش اس صاحب  
 بھی یعنی صاحبزادی سکندرجاہ بیا در کلان محل اقتدار الملک بیا در مع دختران سیاہ  
 کین صاحبہ کے مہمان ہوئیں بفضلہ تعالیٰ جلد خیریت ہو گئی بعد صحت محلہ کو شوہر کے دم  
 سمیت لڑوم سے اپنے جلوہ تازہ بخشا اور دسویں فروری مطابق شہزادین جب تارین صاحب  
 بیا در نے واسطے تبدیل آب و ہوا کے پندرہ ہنسے کی خست لیکر نہفت کی اور بیویوں ظل  
 واسطے تفریح کے رونق افزا موضع سرور نگر ہوئے اور مختار الملک بیا در وزیر اعظم اور

مبارک زہد پریشانہ بادرتامی امرا و ارکان دولت طافرشکر تھے چار روز اقامت کی وقت  
 مراجعت خاصہ میں ہر دو ہزار و عمدۃ الملک ہمارا در اقدار الملک ہمارے تھے اول سید با عین  
 اجلال  
 کبادان سے خاصہ کیا کہ جو سوار ہو بلکہ کوثر لیا ہے پھر چھ سو کو طرف باغ دیکھ کے توجہ کی اور  
 دہان سے موضع سرور نگر مذکور کا راہ کیا اور فقط ایک شہ اقامت کر کے فرحت افزا رحمت محل کے  
 شعبہ کو موضع سرور نگر مذکور کا راہ کیا اور فقط ایک شہ اقامت کر کے فرحت افزا رحمت محل کے  
 جوئے میں بعد اسیوں تاریخ کا ہفت روزہ کو شکار مبارک راہ زہد پریشانہ بادرتامی امرا و ارکان دولت طافرشکر تھے چار روز اقامت کی وقت  
 دعوت قیامت جلوس قدم سمیت روم سے منور فرمایا چار روز شریف رکے اور دہان سے جوہر شہ کی  
 دروازہ سے علی آباد کے باغ زیارت پناہی کو بابا شرف الدین جہا قدسی سرہ کی جلوس پر ہوئے پس  
 ستائیسویں تاریخ کو روز شنبہ دربار نور کا ہوا دفع واحد میں خورشید الدولہ ہمارا کو خطاب سے  
 خورشید الملک خورشید الامر کے سر فراز فرمایا اور بوقت جنگ محمد وزیر الدخان ہمارا عرف بکھاری  
 کو محترم الدولہ اور فرحت جنگ محمد ظہر الدخان ہمارا عرف شاہ جہا کو بشیر الدولہ مخاطب فرمایا پس  
 دوسری روز خان کی چونکہ عرصہ یک سال کا ہو چکا تھا جب الحکم چند مردم واسطی طلب غلط جنگ اور  
 حکیم ابراہیم صاحب اور بارخان جودارا اور محمد چاند وغیرہ چوہدراروانہ ہو چکا تھے اکیسویں  
 مارچ ہولہ میں کو بارخان اپنے کلانین اگر اترے اور شتر دین کو نگہ نشہ حکیم ابراہیم صاحب  
 اور روز دین مرد ہے چاند مع متعلقان داخل بلکہ لیکن چوبیسویں تاریخ پھر بارخان اور محمد چاند  
 اغوا ہوئے اعظم جنگ اور حکیم ابراہیم صاحب بلکہ میں رہے لیکن شرف یارابی سے بنو محمد مردم اور  
 شوال کو لیسے ہو گیا سال چارم جلوس سمیت مانوس وزیر اعظم نواب مختار الملک سالار جنگ کا

پہلے

دخان

ماہ خوال  
 جان چہ دم جلوس

کو بھی کو جا کر واپس آئے اور سوئیں تاریخ میلاد صاحبزادہ ثانی کی بطن سے حسین بی بی ثانی کے مرت  
 افزا ہوا خانان دولت کی ہوئی گیارہویں تاریخ امیر کبیر نواب شمس الامراء بادشاہ کو خبر ہو کر نذر  
 ولادت کی گزرائی پس گیارہویں دینی قعدہ گذشت موضع کٹر کا اور باراہلی کی اقتدار الملک ساجد  
 سپرد ہوئی اور معاقب کے تیرہویں ماہ مذکور در زیر علی اور چند چوبہادر سرکاری چند قطعات  
 باغات کے حضرت کبیر سے لاکر بارہ سو اہلیم کو تفویض کئے اور سوئیں کو صلہ جلد کا ہوا نام  
 بہ اکا حفاظت علی خان رکھا دوسری تاریخ دیچہ کی رسم تسمیہ خوانی دختر سیک اختر خورشید  
 خورشید الامراء کی سمات در دانہ بیگم جو بطن سے رحمت بی بی کی مین مودائی ہوئی اور  
 صاحبزادی مور کا اہتاسوئیں ماہ جب ۱۲۷۲ بارہ سو پندرہ گاہی اور بعد اسکے انیسویں  
 ۱۲۷۳ بارہ سو تیرہمین رحمت بی بی مذکور کو صاحبزادہ آہوئیں مینے پیدا ہوا اور بعد تولد  
 قصا کیا اور بی بی مذکور کو زچگی مین چچک نکلی اسمین اسمال کبیدی ہو کر دانہ خلد زین  
 چونکہ موسم برش حال کا تھا چوبیسویں تاریخ پندرہ رات گذرے کمال شدت سے چار گدھی کے  
 عرصہ مین سارے چار پنج منہ برساخیز لیکن خیریت رہی کانات وغیرہ کا کچھ نقصان  
 مین نہ آیا چونکہ اس سال غدر تمام ہو چکا تھا لکھتا ہے کہ تمام مین سال کے عرصہ مین غدر کے  
 اثبیس کروڑ روپی صرف ہوئے اور اس سال مین کہ ۱۲۷۶ بارہ سو چتر چتر مین مطالبی  
 ۱۸۵۹ اتیارہ سوانت عیسوی کے خراج ہندوستان کا سربکار انگریزی سے چھالیس  
 کروڑ روپی اور آمد مین تیس تو آمد سے خراج نو زیادہ ہو اس تقدیر پر ایک افبر جو دیولا  
 وار ہوئے تیرہ مین پنی تین لاکھ کم کئے مین اور قیاس ہے کہ چھ محصول مین زیادہ ہو گئے اور آمد مین

۵۰۸

۵۰۸

حیدر آباد کی ان روزوں علاقہ دیوانی میں برہمچری کی بانی کی تاسا لاکھ علاقہ جاوڑا و  
 بین سنی و سنی کے مابین سوکھا تھا قیامت امیر کپڑا شمس الامراء ہاد و خالصہ حضور اور اہل  
 آمدنی اس ملک کی دو کڑے لکھتے ہیں اور اس میں خراج فی روپہ آئی بس چرتی محرم الحرام ۱۲۰۲  
 بارہ سو ستتر میں رقم صاحب الیسان کا نزدیک سے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر  
 وزیر اعظم کے غلام محی الدین اس مضمون کو متضمن کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب ہا دے اسکے لئے  
 تیس ہزار روپہ کا خلیفہ تجویز کیا ہے امیر کپڑا شمس الامراء ہاد و پائل آئے اچھتی کو  
 بہت یا جنگ پر امیر کو اور ملوین کو ترنہ لکھنے کا بہت تحفہ پیش قیمت نو تیار  
 اور اس شیرلی کے اقتدار الملک ہاد و گدراے اور تعاقب کے تیرے صفوطا بنیوں  
 اگست ۱۸۶۷ء ہاد و سوسا تہ جیل و پٹے روٹکی کے تیار ہو اقتدار الملک ہاد و اگر دیو  
 عام میں مہر خاص روپے بنت و پائل جسٹی تارخ ماہ منہ کی امیر کپڑا شمس الامراء ہاد و  
 اقتدار الملک مع زمانہ جان ماکو روٹکی آفراس ہو پٹور ہاد و ہاد و موصوفہ دیں ہاد و  
 بدولت حضرت ظل اللہ ہی بندہ روین کو صبح بلوغ عہدہ دسہ کو جلور نہ ہوئے اور وائے  
 قریب ہر چنانہ میں تشریف فرما پائل صاحب ادی صاحب سے ملکر وقت مداخل و تختانہ ہوئے  
 بعد اسکے ماہ ربیع الثانی میں امیر کپڑا شمس الامراء ہاد و تقریب تہمہ خوافی فضل الدیخان  
 چوتھے فرزند اقتدار الملک ہاد و کی آغاز کی خوشید الامراء ہاد و ہاد و پائل کو منجھ لائے ہاد و  
 کو صبح نکلتے جنگ ہاد و جو حقیقی ہونے لگا شاہ کے ہیں اور پٹے پر کو خوشید امین خوشید  
 ہاد و دین محکم سے حضور کے منجھ وائے کن اور بندہ روین تارخ چونکہ امیر کپڑا شمس الامراء ہاد و مع

برہمچری

ہجرت

ماہ ربیع الثانی

فرزند واسطی دعوت حاضر تہ حضرت عمار بن سوار ہو دو باہمی خواہشیں یہ فرما چکے ہیں اے  
 بڑا ایک سو چوبیس<sup>۱۲۰</sup> اشتر فی ایک عدد سپہی ایک عدد ایک جفت دہشتہ ایک جفت بیچند ایک طرہ  
 عنایت کیے اور سیون کو یوسف صاحب سے سرہ کی درگاہ کا ارادہ فرمایا جو کہ دماغ شاہ پور<sup>الدین</sup>  
 قادری قریب اور خود بدلت کر مرشد ان پاس اترے ملاقات کی ورجت فرمایا جو سید ہرین کو جہاد  
 الاول کی نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کو تہی کو تشریف فرمایا اور سیون کو حاضر حضور<sup>۲۳</sup> کو  
 حضرت قات فرما پرانی جو علی کے تھے صاحب الشان آئیے وہیں دربار ہوا اور سیون کو خوشیہ الدولہ<sup>ساد</sup>  
 واسطی ایلدن کی سیر نہ کر تھوڑا کارادہ فرمایا جو کہ فست بہت تھی پھر شاہ گدے رحمت کر کے داخل  
 ہوئے اس وقتین جہادی الثانی جسے یوسف ماز با باغ ہو وقت جہاد خوشیہ الدولہ بار خواہشیں  
 تھے انہیں خواہشیں میں بٹیا کر دروارہ کھان خلوت و بخت محل سے موٹی جگہ تک لگے اور  
 دامن بٹیا کر گفتگو کر کر رخصت کئے من بعد ساتین میں چالیس لاک کا ملک جو وہ خواہ  
 میں کشتخت کے حوالے آئے ان کے زبانی کہہ گیا تھا جو کہ اس میں سے تعلقہ<sup>راکھو</sup>  
 وغیرہ واپس ہو کر معاوضہ میں اس کے تعلقات صرف خاص و جاگیرات محض الملک بہادر  
 سید ہونو تقرر پایا تھا سو بارہون شہر حال سنہ روانہ میں ایک عہدہ نامہ خواہ جاگیر جمعیت کا  
 بطریق امانی ہوا انگیزہ صاحب کو ن کے ہوا چنانچہ کرنل رسیدت جہا عایت ن دیو دکن  
 بہادر اور مدار المہم و وزیر اعظم مختار الملک بہادر آئیے اور مہر خاص کو داکر لیکے پھر چوٹی کی  
 سرافتی تیرہون جنوری<sup>۱۲۱</sup> اشہ اتارہ سواکت عیسوی پرا لی جو علی میں دربار ہوا اس بار  
 عالیشان ایک فرد گدشت تعلقات راکھو اور دمار سیون اور شورا پور سید وغیرہ کی جسٹہ

ماہ جادی

ماہ جادی

۳۳

بائیں لاک چہاں ہزار چہ سو اکتیس دیکھ گیتی اور ایک فرو لینے تعلقات صرف خاص اور  
 بعض جاگیرات نواب مختار الملک ہمارے در عرض اس کے سات لاک بہتر ہزار تین سو بیاسی روپی  
 بارہ آنے عیسوی کی حضور میں گذرانی اور تعلقہ مال دی اور دیو درک اور لینک پور معاوضہ میں  
 نواب مختار الملک ہمارے کو اسی دربار میں غایت ہوا چنانچہ تفصیل کی یہ  
 کیفیت رقم خام تحصیل تعلقات راجپوت وغیرہ کہ اس سرکار عظمت مدار بکار دولتدار عالمی شود  
 راجپوت ۱۸۵۹ء اشارہ سوانح عیسوی مطابق ۱۲۹۹ء سوانح ہندوستانی بعد ہندوستانی خرچ دیہ

مرکت لک گیتی  
 لک عالمی  
 ۱۳۱۳ء دام

دھاراسیون مع سنہ مذکور بعد ہندوستانی دیہ خرچ

مرکت لک  
 لک عالمی  
 ۶/۶ دام

مرکت لک  
 لک عالمی  
 ۳/۴ دام

معاوضہ تعلقات فرطاض و جاگیر مختار الملک  
 ہمارے وغیرہ و اقربا کہ درکار انگریز ہمارے  
 بیکس تعلقات و دولت و لک روپے گیتی کرتی ہو

مرکت لک  
 لک عالمی  
 ۱۱/۱۱ دام

مرکت لک  
 لک عالمی  
 ۱۲/۵ دام

شوراپور بابت ۱۲۶۹ بارہ مئی ۱۸۵۲ء فصلی

ملک

علاء و عہد

۱۱ د ۹

ملک

علاء و عہد کینی

۱۱ د ۹

میزان کل

در کراچی قریب شاہ جہاں  
نورجنگ خلیفہ شوراپور علیحدہ

۱۰ ذی ہجرتین کے دربار میں نواب مختار الملک سالار جنگ بھادر مع عہدۃ الملک  
بھادر بالاتفاق باریاب ہوئے اور پھر نوین تاریخ رمضان کی نوروز کا دربار  
ہوا خود بدولت نے چند نذیرین امیر کبیر نواب شمس الامرا بھادر اور وزیر ماقو قیر  
نواب مختار الملک سالار جنگ بھادر اور ہر دو فرزند ان پیر الیم اور مہاراجہ اجم  
نزد پرشاد پشکار کی لین اور واسطے باقی کے حکم مختار الملک سالار جنگ بھادر  
کو ہوا ویسے نذیرین پتے رہے آپ دیکھا کئے من بعد سترین کو حسب الطلب اقتدار  
الملک بھادر باریاب تھے کہ جبر فحش اثر ولادت صاحبزادہ ثالث کی تھیں سے  
سالو بائی کے عرض ہوئی اقتدار الملک بھادر نے نذر گذرانی من بعد سولہویں  
ذی قعدہ ۱۲۷۰ مطابق سال پنجم جلوس والا بوجہ ستائیسویں ماہ جی صاحب  
عالیشان اور دوسرے چار صاحب لوگ واسطے دربار کے حاضر ہوئے اور انہیں کو  
سورجی اقتدار الملک بھادر کی واسطے کہوئے مہر خانہ کے ہوئی اور چوبیسویں کو محل محسد

ماہ رمضان

۱۰ ذی ہجرتین



خدا شہزاد اور لطف علی برادر موغلی الیہ کو حضرت نے فرمایا کہ اپنے گہر بھین دربار نہ آیا کرین  
اور خدمات ان کے مختار بیک کے سپرد کی اوچھیسوین کو پختہ مرگ کا ہوا اور ستائیسویں کو  
سوار ی نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کی آئی اور باریاب حضور ہوئی اور تیسری <sup>۳</sup> دھج

۵۱۳

حیدر الملک علی اللہ خان بہادر مع ہر دو فرزند جو واسطے نذر کے حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ  
آیا کرین اور گیارہویں کو تھوئل آفتاب کی اول سلطان مین ہوئی اور بادشاہی مین اطلال <sup>۱</sup> النہار  
ہوا اور چودھویں کی بارہابی مین سیکار بھی حاضر تھے اور سوہویں کو جو باریابی ہوئی تری  
سفر فراری ہوئی کہ چند قطعات کہ بہت تعلقات کے جو سرکار غلط مد اسے رو آئے تھے غنایت ہوئے

اور چوبیسویں کو ماہ مذکور کی ایک مدار مارا دیکر کہ قریب دہلائی دیا چنانچہ راقم نے ایک سالہ  
ابنیں ایام مین اس کو کلب کی بہت اور زمانہ گردش در کلانی مدار کے باب تالیف کیا اور تاریخ

اسکے طلوع کی آخر محال کی ہی اور چونکہ بوجہ بیت فیما بین اور موافق نظام شمسی نامحدود کے  
زمین ہی ایک سیارہ مثل اور ستاروں کے گھومنے والا ہی اور گردش اس کی ہر روز پندرہ لاک  
میل ہی اس تقدیر پر اندیشہ مدار ستاروں سے تھادم کا ہی چنانچہ یہ ستارہ او سو قہ بہت

قریب سے گذرا ایسا کہ چند ساعت قبل زمین نقطہ لقادم سے بھٹک گئی درمیان اللہ اسی وقت  
وہ ستارہ ہی اگر وہاں آگیا ہوتا تو گر ہوتی جب اسے دو کرے ٹکراتے ہمارا کبا حال ہوتا تمام روئے

زمین پر مانی ہر جانا نقشہ حضرت نفع علیہ السلام کے طرفا نکاد کہ جانا خدا بر می خیز کی الحمد للہ علی  
کل حال باقی کیفیت اس رسالہ کی دیکھنے اور نظر کرنے پر موقوف ہی اور وہ رسالہ نیا باب ایک

کہ کوئی کتاب مین عربی یا فارسی بہت مذکور ذات الذکر کا جملہ پر کہ مین لکھا ہی مین

میرے انگریزی کتب سابقہ اخبار حال سے جمع کیا ہے اور بعد طلوع ہونے اس کو کنگ ایک  
 سال کے اندر ستارہ زندگی پانچ بادشاہان متقل کا عار الحدین غور کیا اول بادشاہ دین  
 اسلام اقلیم دوم دوم اقلیم صین سوم برتھمال چارم شہزادہ برٹش شوہر ملک معطر انگلند  
 پنجم بخار ایسے دواہل اسلام سے اور باقی اور دوسرے مذاہب سے کسی کی تاریخ غور کی  
 صافی نامہ تعلقات کا ایک کیرنوا شمس الامریا دار نے انصار جنگ شہنشاہ محمد قیوم کو رحمت کے بعد  
 عشرہ شریف تیرہویں کو تار مل صاحب ہمار اور ایک صاحب شمس شمل صاحب پیر کلکتہ اور تین  
 اور وسطی ظہیر باغ اور باغ جہان نایب امیر کیرنوا شمس الامریا کے آئے اور جہنم پستان و جہان کی  
 سیر کی اقتدار الملک ہمار ہمراہ آئے تیرے نکاح شاد کہلایا اور چوبیسویں کو ایک خواص حضور کے  
 امیر بی بی یام سوئین اور چوبیسویں کو سلطان الملک کا انتقال ہوا اور غرہ مصر کو نظامت جنگ  
 انصار جنگ کو لے آیا نواب شمس الامریا دار نے انکو ایک سہرتی سے سفر از کاشاکام فرمایا  
 چوتھی کو پرانی حویلی میں دربار ہوا شمل صاحب جو اپنے تفریش و دنیا کا حق حقیقت حیدر آباد  
 وار ہوئے تھے مع نواب مختار الملک سالار جنگ ہمار ہاں رہے اور حضرت انعام اور ایک  
 حضورین ہستی بعد تولد ہوئے صاحبزادی کے اس جہان گذرین ستر دین اکت سیف الدولہ  
 مدبر جنگ عبداللہ بن علیخان ہمار اور نعیم الدین خان قبا رتھ کے دیوے نواب مختار الملک  
 جنگ ہمار کے مع دو نفر چہرہ سی کو تہی کو زید تہی کے لئے بلطلع صاحب اشان نے وقوعہ چہرے  
 صاحب میں ہجرا دیاس ہمار موصوف مع خان متوالیہ مان ایک گنہ گہر زیادہ بہتر کہ چلایئے  
 اور تین سہتر مطابق پندرہویں شہر حال تحویل اتفاق کیا نہ انہیں ہوئی اسل یہ گمانی تا حال

جہنم  
 جہنم

جہنم

جہنم

چہیں پہنچ ہوا اور محول تمام بزمین آٹھائیس کاسی اور پندرہ منی میں ایک سو تین پنچ اور محول ہٹھا  
 ہٹھی پرانے شہر اور گھاٹا دین کا اس پنچ محول دہا نکا چہیں <sup>۱۹</sup> اور انیسویں کو صاحب عالی شاہ تریہ  
 صاحب ہادرنے جو ہدیہ کہ انکھتہ سے آیاتنا کو شہی میں رکھ کر اذن عام دیا کہ جو کوئی چاہے اگر دیکھے  
 بنیویں کو دو ہر وقت منہ پر سا اور دھوپ بھی پتی اول تو راقم کو عجیبے پر غور جو کیا تو آقا ابن  
 رین کے چہتے درجہ میں ہا سترہ درجہ ہم سے طارحہ یوں یل تحب رف ہو گیا اسوے کہ اگر نقطہ  
 الہامیں پر ہوتا تو ایسا ہوتا فقط نصف النہار پر ہونے سے محل تعجب ہوتا ہے <sup>۲۰</sup> اور لار کو نور جزل  
 صاحب ہادرنے آیا اور انیسویں کو ماہ منہ کی وافی اکتیسویں ماہ مذکور اگر گری <sup>۲۱</sup> گیارہ  
 گنتہ کو صاحب عالی شان تریہ صاحب اور پنچ چہ دوسرے دراکا آئے اور خطیہ باہتہ سال  
 ہند و لقب یافتہ طرف سے ملکہ انکھتہ کے گدرا نا چونکہ حضور کو نوعی تامل ہوا دربار ہند میں تریہ صاحب  
 عالی شاہ سے فرمایا ہم ملکہ زاینہ اور لار صاحب کی خوشی چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوستی روز بروز  
 ہو لیکن کوئی بات نہی بنو رہی تھا کیا آپ اگر اسے قبول نہیں کرتے ہم کہنے کا فیما بین آپ کے اور لار  
 صاحب ملکہ کے ہر دوستی نہ رہی حضور نے ہن صاحب مجھے تمہاری خوشی نظر نہی اور خطیہ  
 ہاتھ سے لے لیا اور وہ جو دوسری نقل او سکی تھی نواب مختار الملک ہادر کو سپرد فرمایا اور  
 برخاست کی اس دربار میں نواب مختار الملک ہادر اور اقدار الملک ہادر اور خورشید الامار ہادر  
 حاضر تھے بعد برخاست فوراً اکیس اضرا جہنمی سر ہو ہر وزیر اعظم نواب مختار الملک ہادر کو  
 بہت ہر خیر داندہ کے فرمایا کہ اس میں کچھ لکھو انیسویں کو ایک ہفتہ کے اندر جواب خطیہ ہد اکار داندہ  
 اقدار الملک ہادر نے ہر خانہ لکھو اگر ہر خاص نے روبرو ثبت کے نقطہ ہر جو جو سوا <sup>۲۲</sup> آئندہ

ہوئے ہیں آئندہ مذکور ہوئے اور غرہ ربیع الاول کو بازار سنگر لکھنؤ میں سلطان توبی نے ایک ماہ داری  
 کو دوانے کی طلب پر جنسے مار ڈالا اور بیٹے کو اس کے زخمی اس میں یہ ہوا کہ قاتل تو گرفتار نہ کیا گیا تو  
 ہو اور قاتل کو بھیل بہت تباہی پہنچ کر بیٹے کو مال بہت ہاتھ لیا چونکہ حضرت مزاجین رحمہ اللہ  
 بہت غور و فکر کا صاحب اور مال کے ادب میں اس طرح کا کھانا نہ تھا ہو جاتا ہوا اس کے اسی دن  
 مسمیٰ فیض احمد نام مولوی محمد حسین کالرا کا نوجوان کو نیند مام یا دلی چند اسم علاقہ دھڑ میں  
 کہ دومی الیہ کو مولوی صاحب کے وقت میں دادستان کے گھر سے تہی جیل سے خریدی حوام کے بلوایا اور  
 مکان میں بھا کر نوکروں کے ہاتھ سے پارہ پارہ کر ڈالا اور آپ مکان کو اپنے حکم سے چلا گیا چون  
 ہمراہی صاحب کے دروازہ پر پہنچے ہوئے تھے ایک ہر ہر کامل اسٹار کیا ہر کو توالی میں جا کر خد  
 صبح مردان کو توالی گئے اور نامبرہ کو گرفتار کر لے آئے اس شان میں دوسری تاریخ روز یکشنبہ  
 حفاظت علیخان صاحب راہ کلاں حضور کے بیمار کے ام العیسیٰ کی جگہ لے پالی کو فاضل شاہ  
 درویش کی مولا لاک روپہ اور مور شاہ کو وزن برابر سونا ملا ہوا اس وقت عمر دیرہ برس کی تھی  
 سہ پہر کو روانہ ہوئے حضور جنان ہوئے پر اس پر کمر نواب شمس الامرا بیا در مع فرزند ان اور نواب  
 مختار الملک بیا در نواب تعزیت باری باری حاضر ہوئے اور مجھے عرض کر دے آتھوں تاریخ فرزند  
 مولوی صاحب کے حضور عالی نے طلبہ کے دیوانہ میں بلوایا بعد توڑے عرصہ کے ہر دیوانہ میں بجا  
 نواب مختار الملک بیا در جلو خانہ سے اپنے ثانی کو توالی کو روانہ کر دیا پر اس نے اتفاقاً دو گیارہ ایک ہفتہ  
 عرصہ میں دسویں تاریخ دوسرے صاحب آویسے ہی حضور کے طرف خلد بریں کے ہفت کی اور سردین کو  
 نیر جہا اور انکی بی بی چاہی خانہ کو نواب شمس الامرا بیا در کے آئے اقدار الملک بیا در اور

خوشہ بہ الملک ہمارے ملاقات کر کے روانہ ہوئے چونکہ اہل اخبار کئی روز خبر دے رہے تھے  
 کہ افضل الدوبہ ہمارے غلام پنجم رئیس حال حبس اقبال ذی مرتبت علی دہشت ہیں کہ بہت ملک مفوض  
 کیا گیا اگر نری وقت میں ان کے مسترد ہوا اور تہ عظیم الشان انکا جو ملک کے نزدیک ہی ہون کہتا ہے کہ  
 یہ تہنامہ جو ساتویں تاریخ ستمبر کی ۱۸۶۰ء اشارہ سوساتھ میں فیما بین کلرین میں ثبت ہوا ہے  
 سبب انتظام ان کے اپنے ملک میں ایام فساد میں ۱۸۵۸ء اشارہ سوستاون کے جو باغیوں اور فسادوں  
 بدعاشوں نے واسطے منہم کر کے سرکار عظمت مدار انگریزی کے تمام ہندوستان میں برپا کیا تھا  
 ہوا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ جیسا کہ اوسوں کو جو اپنے حق میں طرفدار سرکار کے بنے رہے صدر کار سے ہو چکا ہے  
 حضور علی کو ہی بقدر مراتب کے بطریق ملوکستان کے تحفہ روانہ ہوا اور ضرور روانہ ہو گا لیکن تعین کی  
 چیز میں کہ کہ تحفہ ارسال ہو گا اوسوں کو کو ان کی پانچویں اکتوبر کی صاحب عالی شان رسیدت ہمار  
 مع آہائیں جس لوگ ہمراہ ان کے دربار کو آئے خود دربار گیا اسی دربار میں رسیدت ہمارے تحفہ  
 مرسلہ کلکتہ کے گزرنے چنانچہ تفصیل اسکی یہ کہ کشیان توضیح اچکی ہیں جب یہ تحفہ صاحب عالی شان  
 اگر خلوت کے دروازہ پاس مائی پر سے اوترے منشی نے ہاتھ ادا نکالتا ہوا درخت اسو پالے  
 یلے آیا وہاں نواب مختار الملک ہمارے بیٹھے ہوئے تھے اوتھے اور ہاتھ بر لیتا صاحب عالی شان  
 رسیدت دیو دشن صاحب ہمار کا ہاتھ میں لے لیا اور جب بڑھ ظوت کے آئے امیر کبر خواہ شمس  
 الامرا ہمارے اپنی جانب سے حرکت کی اوتر کر نیچے آئے اور دوسرا بازو انھوں نے ہاتھ بنا اوہ  
 جب سپر بیان چڑھ کر داخل والان ہوئے حضور اودہر سے برآمد ہوئے صاحب ہمارے تو پی اپنی  
 کہ قانون ادب انکا ہی اوتار ہے حضور نے ہاتھ سلام کا سر پر رکھا مندر آیتھے رسیدت

بہادر کو حکم بھیجے گا جو ایسے ایک نہ انوکھ دانا کر دوسرا زانو ہائے ہو سید سے طرف نکلا رہے  
 وسط میں کچھ تفاوت سے بھیجے اور اسطرح اُن سے کچھ زیادہ تفاوت سے نواب مختار الملک بہادر  
 مدار الہام اور انکے بازو سے بہادر اچرا جھنڈ پر پوشاؤ پختیار اچھٹے گا ویکہ کے مورچل لے ہوئے  
 نواب امیر کبیر شمس الام بہادر انکے عقب پر انبان و نیار انکے دربار ہو اوس روز شہر میں تری قلعہ  
 تہی شہر پناہ کے دہلی دروازہ سے تقارخانہ کے دروازہ تک و کانوں اور نا کون پر لوگ تاشاکی  
 بہرے ہوئے تے اور کوئی تیار لیکر جانے نہیں پاتا تا بعد وزیر اعظم مختار الملک بہادر ہمارے اشارہ کیا  
 کشیان آئیں نشی نے اہل کاروں کے ہاتھ سے لین تب جو نواب مختار الملک بہادر دیوان اُدشہ  
 کمرے ہو اور ہاتھ سے نشی کے لیکر نین پر رکھا تہ پوش نکلا سہمی کام کا جو اہر طرہ دست بند  
 بچھند ہار سر پتی جیو تلکی و وعدہ سیف ایک پیش قرض ایک سپرچہ اہر محار و شا کہ کخواب یہ ہشیا  
 یہ اجناس تے نواب مختار الملک بہادر نے اول تلوار تون سے لیکر گدرائے حضور ہاتھ لگا کر پھر  
 مختار الملک بہادر کو دیے دیئے نواب مختار الملک بہادر نے بازو پر رکھ کر پھر اجناس ملاحظہ میں  
 آئے من بعد وہ کشیان تو اُدشہ گئیں اور ہر سے دوسری کشیان آئیں ایک سر پتی مع جیو نواب  
 مختار الملک بہادر لیکر ایک ایک جھک کو دیا ہر ایک جھانے اُدشہ کر لیا اور ہاتھ پائیا لگا کر چھڑا  
 حاکم من بعد پانچ کشیان اور آئیں کہ انہیں زیادہ عدد تے سر پتی جیو ہار کے پانچ ہر صاحب کو دئے  
 پھر کشتی جہا عالیشان بڑی صاحب کے لئے آئی اُس میں سر اچرا ہر تہا دست بند بچھندہ وغیرہ سبھی  
 تے دیوان نواب مختار الملک بہادر نے دہر و حضور کے لئے آئے حضور پر نور نے اپنے ہاتھ  
 سے جہا عالیشان کو دیا ہر پانچ ان آیا اسطرح تقسیم پایا صاحب عالیشان بڑے جہا

رخصت ہو نواختار الملک بادر اور امیر کبیر نو شمس الامراء ہندوستان حاضر تھے جو اہر کی ناپوسی  
 بعد ملاحظہ جنبہ کشیان ایک بگٹی امیر کبیر نو شمس الامراء بادر کو ملیا و جنبہ کشیان نواختار الملک  
 رحمت ہوئیں ہندوستان آئی یہ تہذیب گدرا تین حکم برسات کا ہوا سہوئے آدھجاہر ہاگر بخیر ادا کیے  
 حضور نے مجھ کو یہاں رخصت فرمایا جدتیا ہدیہ ہذا کے بنا بر حضور بخیر ایک لاکھ دراصل امیر کبیر نو شمس  
 شمس الامراء بادر کے تیس ہزار اس تفصیل سے کہ ایک تہذیب گدرا تین مع سپان اور دراصل اسواری مع  
 سائبان تقریبی اور ایک رقم انگوشتی لاکھ کی اور ایک عینک اس میں گدرا تین اور ایک شمس انگینی لاکھ  
 ایک گدہ کا سالم ایک پارہ ہائی و انت کا اور ایک شمس سبز رنگ کا چوبی چار دار اور ایک گدہ تین  
 ایک درہن ایک قبضہ عیسائی تلوار اور ایک ضربت تھنگیم پنج ضربی اور دو عدد درود خست کا پانچ حصے  
 دو عدد چاند اندر وار طلا و نقرہ کار اور سقدہ دراصل نواختار الملک سالار جنگ بادر وزیر اعظم  
 تیس ہزار کا سامان اور دراصل راجہ ہمارا چند ہند پر شاد بادر کے بندہ ہزار اور دراصل تین  
 عرب جمہور یعنی سیف الدولہ بدر جنگ عبد اللہ بن علی بیاد اور شیر الدولہ جانا جنگ عربی عدد  
 بیاد اور رقم تمام الدولہ غالب جنگ بادر بندہ چہرہ سواد اور دراصل آوارہ جنگ بادر کو توالی بلد کے بارہ  
 ہزار اور دراصل راجہ شہر اور شہر تہذیب اور ایک ہزار اس دربار میں حضور نے معمولی کلام کئے پوچھا کہ  
 لار و خبا چہ بین اب کہاں ہیں اور بس اور ایک لکھوئی ہیں لی جب وہ پھر ہی نہیں ایسا فرمایا  
 ہمارے ہاتھ میں آتی نہیں اور شیر کو لیکر طوع و رغبت سے باز دے مسند کے رکھ دیا اور سوا  
 اور لوگوں کو نبوی صلا ملا ہی جیسا کہ ماہمند رام اور پور اور کشن دوس اور سیو مولی اور جعفر بن  
 اور محمد غوث فرزند یعقوب علیخان شوالہ پڑتلا اور شیر اور شیش ضربی تمغہ بر واولی

اور جاگیر حبیبی کمار انگریزی میں چابین اور فیض محمد خان ملاقات دار افتد الملک بباد کو شالہ پرتل  
 اور شمشیر زو کوئلہ دار اور زید علی خان ملازم کمار صفیہ اور شیخ داد و گلیسا سیکان ناکیات دو شالہ شمشیر  
 پرتلہ زو اول وار اور راماد کوئلہ زید شمشیر کو شالہ خیر اور راجہ راجہ کوئلہ خیر پرتل  
 ہوا دل وار اور مولوی جید کوئلہ شمشیر زو اول و فقط اور ماہ روٹن یعنی شمشیر بیج  
 الما دل سندہ ہذا برج سندہ میں چھ ستارے جمع ہوئے تھے سوایے قرک کہ وہ آدائی دن  
 ہر برج میں رہتا ہی و چوتھی تاریخ ربیع الثانی زوید شمشیر ستارہ ہند داخل کوئی ہو اور آدائی  
 روزہ و شمشیر فوجی مختار الملک ہا در کوئی کوئلہ اور نوین کو شمشیر حاضر و بار اور مارچ نکلس حساب  
 بہا در ستارہ ستارہ آئیہ و فقط کوئی میں داخل کر کے چلے گئے سہا کی ستارہ ہند مع تقاویر  
 مکر ہی ایک ہمیشہ کے کہنے کو اور ایک عیدہ نوروز کے لئے اور دسویں تاریخ چونکہ مولوی  
 ظہور علی ساکن لکھنؤ میں مولوی جید مرحوم نے تقریب کے جہائی اپنی دختر کی ان روزہ نوروزی  
 ہتی خورشید الامرا بباد در دعوت میں تشریف فرما ہوئے اور کسی روز مظفر الملک میر فتح علی خان  
 ہوئے اور دس دن اسکے یعنی گیارہویں کو نواب مختار الملک سالار جنگ ہا در دعوت میں گھر  
 مولوی حبیب موصوف کے رونق افزا ہوئے پس چوبیسویں کو جواب سرکری اعظم کلکتہ کے خط کا  
 در باب پونچھے تحائف مرسلہ کے نواب میر کپڑ شمس الامرا بباد نے لکھنؤ تری ہر سے اپنی مزین  
 کر کے نواب مختار الملک ہا در پارس روانہ کیا اتار ہوین کو حضرت واسطی خانجہ جہا مجد غفرانما  
 میر نظام علی خان بہادر کے مکہ مسجد میں جو تشریف فرما ہوئے شاہ خانم صاحبہ و پیش کو  
 جمودت سے خطا تھے اور ملاقات کرتے تھے یا د کیا غفر فرمایا چونکہ رسیدت صاحبہ بباد نے

جید



صدقین اطلاع دی تھی کہ حضورؐ کی تغیر و تبدل ستارہ ہند میں نظر کرتے اپنے دین و آئین کے چاہتے  
 ہیں مشکل کے روز اندیشوں کو زبردستی میں جو تیار ہوا یا آیا کہ ستارہ ہند نشان دوستی کا ہے  
 اگر مع شرائط اس کے قبول کرتے ہیں تو بہتر ہی ورنہ ہمارا نشان پھر دوسرے اور دن کو بھی دیا ہے۔  
 فقط آپ کے لئے اس میں تغیر و تبدل ہو نہیں سکتا اور فیصلہ لارڈ کو رنجزل صاحبہا در اقلیم ہند کا  
 رقعہ سفیر اتو قریہ سلطانہ ملکہ انگلستانہ اسمی وزیر اعظم دیوان دکن کے اس باب میں یوں اقم نے دیکھا ہے  
 کہ حکم ملکہ کا ہے کہ ہم کسی مذہب میں داخل نہیں کرتے فقط اور اول تم نے چار باتیں غدر کیں جو تیار پر کلان  
 تین ایک تو محمل کا کرتا پنا دوسرے تصویر کا کہنا اور تیسرا ہر وقت پنا چاہتا تھا خود بخود پس  
 ہونا اس میں کی تغیر و تبدل چاہتے ہیں جو اپنے سکاٹار کے شہ پر آیا کہ ہم اصرار نہیں کرتے اور  
 ہم ان کے لئے قانون نہیں بدل سکتے اگر بخوشی لین تو بہتر ہی ورنہ مسترد کر دیں بعد اسی مضمون کا خط  
 سکریٹری اعظم کا رسیدت صاحبہا کو آیا رسیدت صاحبہا نے رقعہ میں لکھ کر نواب مختار الملک  
 صاحبہا کو دیا اور اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ ستارہ ہم نے سبھو کو نہیں دیا ہے یعنی یہ تمام نہیں ہے  
 خاصوں کے لئے ہی ستارہ ہر وقت نہیں ملتا کہہو کہہو اس کا ظہور تو ہا ہی نواب مختار الملک صاحبہا کو  
 فہم سجدہ اور ہر اندیشہ پسندیدہ رکھتے ہیں حضور میں طور طور سے اطلاع کی حسب حکم حاضر حضور ہوئے  
 اور سب خط کا جواب جو سکریٹری اعظم لارڈ کو رنجزل صاحبہا کے تیار ہوا تھا گدرا نا اور ہم کو  
 آپ لکھا کہ صاحبہا لٹائن کو دیے آئے اور وہ جانب مقصود روانہ ہوا اس میں عذر بس اس قدر تھا کہ  
 ہم ستارہ بخوشی لیتے ہیں مگر آپ کو اطلاع کرتے ہیں کہ اس میں ہمارے دین کا خلاف ہے اور نواب  
 مختار الملک صاحبہا نے بھی اپنی طرف سے جواب میں نامہ سکریٹری اعظم صاحبہا کے لکھا کہ حضور کو

بخوشی قبول ہی لیکن مامل فقط اتنا ہی کہ یہ خلاف دین ہی اور یون تیاج حمادی الاول کی بھلائی و  
 شہدانی دولت کو مختار الملک بہادر اختر برج نکلیا ہی نہر شہر دگامی یعنی فرزند ازبند نے فرغ  
 ولادت باسعادت سے اپنے منور کیا تیرہ یوں کو کسی نے نہ بازار یوں میں سے عقل کا معذور حسن و  
 قبح سے دور ہو سوار ہند کی لکھ کر و حضور کے دروازہ پر اور ایک نواب مختار الملک  
 دیوان کے در پر اور ایک امیر کیر نواب شمس الامیر بہادر کے در پر ایسے چار کاغذ چھکادے اور  
 رتھوں ماہ روانہ علیہ طابق گیارہ یوں جنوری ۱۸۶۱ء اشارہ لکھتے عیسوی کا رتھی پر  
 ولایت سے خبر آئی کہ شہزادہ برنس البرت صاحب بہادر ابن رسک کو برک اند کوٹا شہر  
 ملکہ اگلندہ شدت سے بخاریویدہ یعنی تپ عرقہ کے پاس تخت شہر لندن میں قضا کی کوٹھی میں  
 ایلان رزیہ لسنی پانچندہ اونار کر پھر مائی گون سر نصف بلہ کیا تین دن تک یہاں رہا  
 اکیس اخبار حبیبی روبرو بارکش انگریزی کے سر جو کماٹ بڑ بہادر موصوفی لکھا ہی تقریباً  
 اکالیس سب تقریباً ولادت چھبیس گنت ۱۸۶۹ء اشارہ سوئس میں ہوئی تھی اور شاہی  
 ملکہ موصوفی سے ۱۸۶۳ء اشارہ سوچا لیسین ایک ملکہ وجود کو صلب شہزادہ موصوفی کے نو فرزند بین  
 من بعد اور اخبار سے مثل کشف الاخبار ایسا ثابت ہوا کہ چودہ یوں تیاج دسمبر کی عارضہ پیر  
 بارہ روز بیمار ہو کر مویہ اور ظہر الاخبار والا بارہ یوں دسمبر کی لکھا ہی در اتنا دین کو خط و موت  
 تعویث امیر حضور اعلیٰ کا ہی روانہ ہوا چنانچہ افتد الملک بہادر موصوفی انگریز کے پرنس کو  
 مطابق چھبیس نو بر کی بعد ہی بعض یوں اپڑے نو شمس الامیر بہادر افتد الملک بہادر و بندہ  
 چند روز تک موال و حوا فیما بین حضور پر نور ..... اور مدار المہام نواب

مختار الملک بادشاہ کے معوضہ ہر دو ایرانی نامی دولہاؤں کو فاکیش کے کہ مزاج و باج پہ مختلف دور  
 اندیش اور پذیر کنندہ کلام مصالحت انجام ہوا خواہان دولت کا ہی حضرت صاحب عیاشان  
 رسید نہ دیو کش صاحب ہمارے رئیس صاحب لوگ دربار کو آئے اور ستارہ ہشتاراف اندیا  
 گذرانا اسکی معنی ستارہ ہند ستارہ معنی ستارہ اند یعنی ہند اور یہ ستارہ یعنی ستارہ ہند علامت  
 ہی نیت عود کی مراد بادری اور جو از دی اور وہ ایک علی بند تاج چیراں اور ایک قرص مثل  
 خانہ انگشتری کے ہر دو مربع کارنگ اکاس کے چرے ہوئے پس اکسٹرا جیسی بیان اور اکسٹ  
 اضراب حسین ساگر میں سر ہو اس دربار میں بعد گزرنے ستارہ کے خود نے بر صاحب فرمایا  
 جو شہزادہ کہ لوگوں نے دیا تھا اب غلط اور ناچیز ہوئے صاحب عیاشان نے عرض کی میں نے  
 اجازت سے سنا ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ ہم ستارہ دیکھا کی ریاست میں مداخلت کیا جاتے ہیں  
 ملک معظم کو اور لارڈ گورنر جنرل صاحب ہمارے کو با منظر بین ہی بلکہ صاحب نے یہ اسطی کیا تعلیم اور  
 فخر کے دیا ہے اسطی مداخلت آپ سب طرح خاطر جمع رکھیں یہ خبر نامہ نگار بانی ایک خبر کی  
 سنی ہے کہ دے کہتے تھے کہ مجھ سے ایک صاحب سچی نے کہا کہ وہ اسوقت حاضر دربار تھے  
 اور یہ بھی واضح ہو کہ القاب حضور ساطع النور کا اتحاد نامت میں طرف سے گورنر جنرل لارڈ صاحب  
 ہمارے کو انصاف شفقت مہربان قدردان مخلصان سلمہ ہی اور سیوین گورنر چار شنبہ  
 کشمکش کی ہوئی اور سات روز بعد اسکے اسی ہنسے میں اتنا سیوین شکو بارہ بجے بعد  
 ایک گینت پر اول زمین کو حرکت ہوئی ایسی کہ آہنی دروازے کے پت ہل گئے من بعد ایک  
 شعلہ مشرق کی طرف سے نمایاں ہوا اور وسط سما پر انگریزی آواز سے ٹوٹا اور پتے شعلے کے

تاراندہ لہو گیا اور سب سے سب مغرب کے طرف چلا گئے ہر اُس وقت ہی زمین زیادہ ہلکی پر چند کہ  
چند منٹ تک وہ روشنی آسمان پر اوجھش زمین کو رہی لیکن اتراد گونج آواز کی برابر آدھے  
گنٹے تک یہی یہ زمانی نواب قدار الملک بہادر مدظلہ کی ہمکنش آپ برادر العین منادہ کئے ہیں اور  
یہی صحیح ہے دوسرے لوگ کہ اختلاف کر کے بولتے ہیں حضور عالی مدظلہ العالی بھی اُس وقت بیدار تھے  
حضرت بھی ملاحظہ فرمایا لیکن راقم نے نہیں دیکھا بعد سننے کے بہت افسوس ہوا کہ یہ آسمانی  
انتہائی میں نے نہ دیکھی اس واسطے کہ سمیت راقم بارہ بجے کے بعد سویا کرتا ہی اور مول دہار  
جائینا بھی شکوہ ہی چونکہ اُس شب کو نوحے در در رہتا اس نظر کرتے دہار ناغہ کیا اول کہ سورج  
تھا ورنہ تماشا قدر تھا دیکھتا اور کچھ سوچتا پس غرضہ جادہی خیر الملک بہادر نظام یا جگہ جیم  
انتقال کیا اور یوں کو امیر کپڑا شب مس الامر اہلاد رسم خاندی تسمیہ خوانی فیض الدین خان  
ابن خورشید الامر اہلاد کی ہودی کی اور دہنوں کو بسم اللہ خوانی کی اور گہار یوں کو دوانی  
میں انگریز صاحب لوگوں کی دعوت ہوئی اور اسی شب کو پچھلے پہر ایک ستارہ اور  
ایسا ہی روشن تر ستارہ گذشتہ یکے مانند کرا قطر آسکا آدھ گز کا تھا اور اول کا دگر مدظلہ  
گرنکا ہوگا اور تیرہویں کو مطابق سولہویں دسمبر موضع سکندر آباد یعنی الوال طرف سے حضور کے  
حصول نمینہ ستارہ بند کے باب میں مفضل عیش و نشاط کی منعقد پائی صاحب لوگوں کی حیاض  
مکانات بارکش میں دیوان تشریف فرما تھے پس آٹھ بجے افسر اور جلد روزن تین تیس اسم  
انگریز تالاب پر حبس ساگر کے آئے اور دعوت سے طعام اور ماشے سے انتہائی کف و سرور ہو کر  
دگر تیری رات گذرے مرضی ہوئے صاحب مظهر الاخبار نے طبع کیا ہے کہ بس یا بس زار و رو

جادی  
جادی

صرف مختار ہوئے برے دھوم و دھام کی مجلس ہی چونکہ حیدر آباد دکن صاحبان اللہ اللہ اللہ  
 بڑا شہزادہ بری بستی میں سان والوں کو کچھ معلوم ہوا مگر نواب مختار الملک بادشہ شریف لکھنؤ  
 نے جو ہمراہ لائے ہوئے دیکھے ہوئے شہر میں ادا کیا چڑھا کی نوپس ستروین گور جو راقم ولیم پالمر  
 صاحب ہادر پانس جو گیا کے دربار ستارہ آسمانی گذشتہ کے اب کہتے تھے کہ ایک ایسا ہی شخص  
 کلکتہ میں ہی گر اچانک راقم نے اس کا ترجمہ ایک ایسی کتاب میں انگریزی سے کیا یہی شہاب کی  
 قسم ہے پس انیسویں تاریخ ایک عورت نے اپنے بائیں کی زوجہ کو اکیس فرج میں چھری مار کر مار ڈالا  
 خواجہ جہانم جو ایک درویش کھنڈیشہ کے بھی انہیں نام میں انتقال فرما کر زیبا عین اپنے دفن  
 کیا اور غرہ جبکہ اخبار سے سنا گیا کہ ہند میں مولوی فضل جی برہنہ عالم غوی اہل بلوچہ ہوئے  
 اور جو دہویں کو ماہ منہ کی راجہ آریا ہادر واسطے مکانا جہان نام کے ایسے امیر کے نواب  
 شمس الامرا ہادر نے کشیان مصر کا اور بادام کی اور شیرنی اور خواتین کے تحفہ عنایت کئے  
 عطر دان یا نہ اچھوئے انیسویں کو خوشید الامرا عمار کی سوار باغ لنگم ملی کو رونق افرا  
 اور دماغ کی سوار پارک سیاحت میں بعد مراجعت کر کے پھر باغبان آئے تشریف رکھے  
 خاصہ تناول فرمایا یہ پھر کو داخل دولتانہ ہوئے اور پانچویں شہان کو گیارہ اضرابوں سے  
 میں چوتھے دھواں کی معلوم ہوئی بعض کہتے ہیں کوئی خبر لائے تھے اور ساتویں کو شاہ علی  
 بندہ پرتواری چلی دودھ آدھیوں نے اپنی طلبہ خواہ پریشدست کو راجہ سر اور شہر کے زنجی  
 کر ڈالا اور اسکے ہمراہ میں نے ادھنیں گہا بل کر دیا اور اسی تاریخ حضور سدر گرجہ شریف  
 فرما سو وقت شکار چونکہ شکار گاہ میں زیادہ آدمی داخل ہو گئے تھے اہتمام درست ہوا فرما کر

ہوئے

راجہ

ایک ہزار روپے عوض بگی سے جرمانہ داخل فرمائے کریں ارشاد کئے اور پانچ ہرن شکار کیا اور یہ بھی واضح ہو کہ اسی ہفتہ میں باغ لنگم پل کا خوشید الامام ہمارے حضور سے معافی نہایت ہو اور مولوی جحش کا لڑکا خونی جو سابق میں خونا خنی کیا تھا قصاص میں پانچوں کا ظاہر و آشکار اسی سنا دیا وہی میں سے قتل ہو گیا۔  
 کو واسطے جس کی کہ روانہ کیا گیا فتویٰ یہ تھا کہ یہ امر برا کہ وہاں ہی قصاص ہو نہ تو اس لئے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا تھا اور جو کہ ماریے تھے وہ محکوم و مجبور تھے اور تیرہویں کو روزِ عرفہ حضور نے قتل الملک ہمارے حکم فرمایا کہ تمہاری دیباہ جاگرتہ جو قبضہ میں روزِ جمعہ علی یا و اللہ وہ متوفی ابن نوزالہ ایک خطہ کریں اور چودہویں کو یوم العید راقم نے اخبار انگریزی سے سنا کہ بیسویں تاریخ و سیر کی مطابق تاریخ جہادی اثنی عشر ۱۲۷۰ بارہ سو اسی کو مکہ میں طغیانی ہوئی یہاں شدت میں ہر گز نہ دیکھ سکتے تھے کہ طغیان ہو تھا سو ہوا بیت سامال خراب رہیت سی جانیں تلف ہو گئیں پانچ سو گنا منہم ہو گئے ذات کعبہ شریف میں زاد اللہ شرفا سو اتر گز بانی زمین سے بلند ہو گیا تھا سائہ عابدانے اس لقمہ شکر کے غرق آب ہو اور قریب و لاک روپی مالیت کے گناہ نے کہ قدیم کتابیں اور سین سین دوا ب گئے چاہ زفرم سب پانی سے ہر گیا خدا جہوت ملکائیں نے یہ حال طغیانی کا عالم رویا میں قبل سے کے دیکھا ہی لیکن یاد نہیں کہ قبل واقع کے دیکھا ہی یا بعد واقع کے اس طرح کہ عاصی کسی جاہل اس نواح ہی بلکہ اغلب ہے کہ رد برود و ارہ کعبہ شریف کے اور تمام دوی زمین پر ہر گیا ہی تمام زمین پر ہی کہیں دہریے ہیں کہیں سیل اور وقت عصر کا ہی میں تلاشی اس امر کا ہوں کہ کہیں جاکے کہیں ملے تو نماز ادا کروں اور ستر وین کو نواب مختار الملک بہادر میرپور صاحب قدس سرہ کے دایرہ کو واسطے فاتح کے تشریف فرما ہوا چودہویں کو حضرت صاحبزادی کا محل خوشید الامام

بھادر گلاب باغ ہزار روپی غنایت کئے کہ حسب خواہش مزاج حرف خاصہ سیوہ فزادین و ادریسوین  
 کو زبانی تجلہ تاریخہ اس مبارک کہ آمد شد راقم کی مغالیہ بایں تھی مسموع ہوا کہ کار بند اکا ارادہ  
 کہ مبادلہ میں ہدیہ سابقہ کہ یہاں سے بطریق تحفہ کچھ جواہر لارہ گورنر جنرل صاحب بادشاہ بایں روانہ ہو  
 مگر چونکہ یہ احکام دوی الاقدار کا نہیں کہ ایک افسر مبادلہ میں ہدیہ بغیر تحفہ دوسرے افسر کو ارسال  
 کرے بلکہ دوسرے وقت دوسری تقریب پر رکے اور دوسرے ایہ کہ کسی نے یہ بھی اطلاع دی ہو کہ دستور  
 سرکار عطا مدار کا یہ سکنہ جواہر جمع خرچ میں کار کے محبوب ہو گا نیز تھ لارہ گورنر جنرل صاحب  
 بادشاہ کے ترنگا اور سوا اسکے اسل اخبار نے یہ بھی طبع کیا تھا کہ یہ سکرانے کچھ تحفہ جو مبادلہ میں طلاع کیا  
 کار نے اسکو روانہ کیا بلکہ گورنر صاحب درجہ پائین کو یہاں لایا کہ راجہ کو سچی کیوں نہیں اس  
 طرح وجوہات اوس میں تھے چند زیر تجویز رہا یہ کہی رہیں اور کئی عدد جواہر پیش ہوا مبادلہ  
 میں جواہرات کچھ روانہ ہوئے اور چھپوئوں کو محشم الدولہ بادشاہ ارادہ باغ جہان نما کا دیا  
 چونکہ ذوالفقار الملک بادشاہ باغ قدسیہ میں اترے ہوئے تھے اور واسطیہ سیر صحرا و مرغزار کے  
 برآمد آئندہ سواریاں مل گئیں نامیوں پر سوار باہم سیر کر کو جلوزیر ہوئے و ان جاگزنورین  
 اردقت مراجعت پھر نامیوں پر سوار ہو کر چلے جب منہ پر کشتہ کی جو بایں تلال و جہان نما کے واقع  
 آئے نامیوں کو دروایا محشم الدولہ کے باقی نہ بے سبقت کالے گیا پس تو داخل باغ قدسیہ ہوئے اور  
 داخل بلدا و غرہ رمضان المبارک مطابق غرہ ماہ مایہ بلدہ میں یہ خبر شائع ہوئی کہ بالوراجہ باغی  
 ناناراہ کا جو ہرہ فیروز شاہ شہزادہ باغی کے شتریکہ عذر تہا حیدر آباد میں مبادا واسطیہ برپا  
 کرنے ف دخیل میں ہر دوسرے کا حضرت نظام الملک آصف جاہ بھادر و فرزانہ انگریزی کے وارد ہوا سب

یعنی جو بدی کہ ساتھ خسران انگیزی کے اوسنے کی ہی وہی سرکار حضرت نظام سے بھی کہلائے اور شہر  
برودہ اور شہر پونا وغیرہ سے دوشالے بانٹا ہوا اور وہاں ہی فرما چکا سوئی اسطیقا لگانے کے مقرر  
کیے گئے اور دوسری تاریخ وقت سکورا شہر کو ایک مارواری نے مار ڈالا اور چوتھی کو خبر گندری کے گرجا سے  
داو عوگنشن راو یعنی بابو مذکور ہا گیا اور اسیدن پولس کے لوگ رزیدنسی کے ایک صاحب کے دہرہ  
دیول میں سے کہ اسنے اسے فرخانہ کیا تین آدمی پکڑ لائے اوس میں ایک کنرا ہتا اور ایک جوگی  
سکہ اور پانچویں کو ایک شخص پر ہیا کسی درجہ سے پکڑا گیا اور جاسویوں نے خردی کہ بابو مذکور نے  
جب تک کہ بیان کچھ چل نہیں سکتا ایسا فراری ہو گیا کہ بالکل اوسکا کین سرانج نہیں اور گرفتار  
سے جو پوچھا تو وہ ایسا کہتے تھے کہ ان پونا اور برودہ سے وہ دوشالے تقسیم کرتا ہوا آیا  
تھا اور اسنے ایک دوشالہ ایک لایک کو سپاہ کنجنت کے بھی دیا ہی اور وہ نایک اور  
سوا اسکے ایک سپاہی فوج کا بھی شریک اور سکا ہی اور بعض ایسا کہتے تھے کہ بابو مذکور گرمین  
چھا دنی راہہ ایک کندان ملازم سرکار آصف تین سو جو دان لین کا سرکردہ تھا  
اوسکے گرمین پوشیدہ تھا اور بعض کا قول تھا کہ وہ معتمد مذکور بخشی گنج میں جو باہر فوج  
کے جنوب طرف ہی وہاں اتر ا ہوا تھا اور چونکہ مکان کندان مذکور کا بھی وہیں ہی ہے لہذا  
آیا جایا کرتا ہوا بخمار الملک بہادر کندان مذکور کو بلوا کر دو روز اپنی دیوڑبھی میں نگہ رکھا اور  
سیان تک چرچا ہوا کہ دور تک اوسکی خبر پہنچی چنانچہ عبارت جو اتم نے ابتدا سے نو کر  
تم کی ہی ایسی مطابق ایک صاحب نگہ تر برے مخبر حیدر آباد کے ولایت میں ایک دوست کو اپنے لکھی  
ہی اور نام میں بھی اوس معتمد کے بہت اختلاف بتلایا کوئی راما و کہا اور کوئی کشراو اور کوئی



رگنہا تہہ راو اور کوئی راو صاحب اور کوئی بابو راچہ اور بعضوں نے ایسا ظاہر کیا کہ وہ اجن سے  
 پڑوہ اور پونا سو کر آتا تھا اور بعضوں نے کون خریدی کہ نو دن کو اس کا ارادہ فساد کا تھا اور بعض نے  
 یوں بیان کیا کہ ہولی کے دن وہ ظاہر ہوئے والا تھا اور یہ بھی شہرت ہوئی کہ ایک مقصدی مندر <sup>خان</sup>  
 برادر نصیطان مہدوی افغان کا شریک حال اور کا تھا اس مقصدی کے استصواب سے اسے سولا <sup>۱۶</sup>  
 دوشانے بارہ سو روپی کے خریدنے اور بات دئے مگر ساہوکارین جو دریافت کیا تو ہر کو پال اور  
 ابن پور مل اور شیور او کہ یہ سودہ برتے ہا جن بیان کے ہیں عند التحقیق کوئی جھٹی یا وثیقہ ذخیرہ  
 غلط لفظ خواہ تھی خیر گدزی دفع نام ہوا نواب صاحب نواب مختار الملک بہادر تیسرے  
 آگھا نگر کے در پہ قرار واقعی کبچ اوس بدکردار کے ہوئے اور اشتہار دیا کہ اوس کاغذ کو  
 راقم نے دیکھا ہے جو اس بدروزگار کو پکڑ لایا گیا ہزار روپیہ انعام پایا گیا اور یہ  
 ایسا ہی سنا گیا تھا کہ پانچ ہزار روپی کر دے اور یہ شخص برہنہ زار تیا تیا تو پی کا پیشہ  
 جلد سواد میں کاسر کرہ بنا اور ایک یعنی پانچویں ماہ منہ کی ذوالفقار الملک بہادر باغ تیسرے  
 لوت کر داخل دولت سرا ہو پس ستر دین تیار فرمایا شہنشاہ عشتاں باقی تیار کر رہے  
 بشیرا دی صاحبہ کلان صاحبہ اسی حضور زو جو خورشید الامرا بہادر کو وضع حمل دختر نیک اختر کا  
 ہوا تفصیل اس اجمال کی پیرایہ ترقیم کا پایا گیا اور انیسویں کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر جو چند  
 دو قرآن شریف کا کر دے تھے ختم فرمایا اور اسی روز خبر آئی کہ جنرل آرل افیالچی بہادر صاحب  
 کشا بدھن ای ٹی جی سی بی بکا لارگو نے جنرل کیا نک صاحب بہادر در حال ولایت سے ماخوذ  
 ہنوک بارہویں مارچ کو سترہ <sup>۸۶</sup> اشارہ ہوا سست داخل کلکتہ ہوا اور مجددیہ حکم دیا کہ شرف

خانہ دانی رسوا ہونے کے سبب اپنی اپنی چارہ داری میں کوئی غلطی نہ ہو سکے اور اگرچہ  
 بیاد سابق کا یہی وقت قیام یہ ہو کہ تاکہ اگرچہ میں تسکین پر ہوا کہ وہ سب سے کہہ کر دیے سکتا ہوں  
 کہ اگر اعلیٰ کیسے ہوتے دست انداز ہوگی اور کیا یہ دوا میں ہر چند فرق نکال سکی لیکن یہ اطمینان کرنا ہمارا  
 ہو کہ باز نہ لکھا جھوٹ کہ وہ کہنے لگے کہ بد علی ان ریاستوں کی ایسی ہے جس میں اندیشہ بد انتظامی و  
 ہنگامہ آئندہ کا ہو اور سوخت ہم دخل کر کے اصلاح کرینگے بلکہ ایک وقت اس ریاست کی حکومت کے دور کر کے  
 جسے ہم کہینگے اور ہرگز غضب ملک کا خیال نہ کریں گے جب تک کہ اس ریاست سے فتنہ نہ ماید خواہی  
 ہماری یا بغاوت یا جرم کبیرہ صادر ہو اور اگر کوئی اوس میں سے ہو گا تو البتہ اس وقت اس  
 ریاست کو غضب نہ کہے کہ وہ یوں ہے طور چسپا کہ تا حال ہوتا رہا کہ جو ضعیف ریاستی ہم نے بنے ہو یا جو رکو  
 بحال رہا بلکہ جو اس سب کو خارج کر کے اس ریاست کو تخت حکومت بنے کہینگے اور یہ بات مت بھولی  
 کہ جب سیاسی کوئی گناہ کبیرہ اُن سے ظاہر ہو اور نیا یہ کہ اب بیان سے اگر کوئی سرسٹو نہ نامہ کے  
 فتنے کر دے یا بارہ بعد کی اختیار کرے یا حکم گناہ کبیرہ کا ہو اور سوخت ہم ملک پر اس کے تسلط ہو کر اپنے نزدیک کہینگے  
 اور وہ جو آگے کیا ہے کہ رئیس کو اجازت کر کے کہہ دے کہ اس کے ہر اک یا یہ ریاست کو اس کی جو رہا رہا کہ جو نیا یہ  
 ہو گا بلکہ خلا اسکے ہم خود بخاری کرینگے انیسویں ماہ مذکور مطابق سال ششم جلوس قانیہ برج محل میں  
 چلے گا ہم میں سو اعراس تسبیح کے روز و شب برابر ہو اور پندرہ سوال عمید دربار میں حضرت خورشید الامر کو  
 جاپی کا خطاب عطا کیا خورشید الملک خورشید الدولہ خورشید الامر اچو شید جاہ بیاد فرمایا اور فرمایا  
 مابہی و مراتب علم و نشان فیل و نشان نہ پڑی و زری و لگی و عمارتی زرد و زری و دو چل زرد و زری  
 متاثر ہو و انا جنب پنجاہ ماہ تاریخ اسکا راقم سے یہ ہی قطع ہوئے ملک سے جاہ جب

ماہ سوال  
 سال ششم

تیغ جنگ و بفضل محمد بفضل اکبر و میکے کی سال تارخ عوض و ہایون ہونو خورشید جاہ اوج و جاہ و آجیاً  
 جلد مبارک خطا حکم ایضا مبارک مدہی شود این خطا ایضا باد خورشید جاہ من جرجاہ و اور خوا  
 مختار الملک باد کو سہ شہی مع حیو مرصہ کار سے ملے پاکم کا بخشا ہر دو سے دن عید کے  
 و شخص ایرانی کو چہنگر و بر و موتری گلی بین خانہ جنگی سے مارے گئے اور اسی روز لاش رام رتن کے  
 نام کا شتہ زبرد گیر سا ہو کی ہو کی گئی اور کیفیت کی یہ ہے کہ وہ شخص یعنی رام رتن گیر گماشتہ  
 سا ہو مذکور کا قبل اسکے الزام سے شرکت رام راو مضہ بالا کے گرفتار ہو کر آیا تھا اور کو تارا  
 جھڑا لے سکے جو ان پولس کے ساتھ اپنے واسطے پٹا لگانے رام راو مضہ کے لے نکلاتا اور وہ  
 پھر مین سے جھڈا مذکور کے فرصت پا کر ہنگ نکلا اور جب نار این کپڑہ مین جا کر گرفتار ہوا تھا  
 لایۃ وقت دس کوس پر حیدر آباد سے اپنے تین مار لیکر ہلاک ہو گیا اس وقت ایک بڑے بچہ نے اس کے  
 اخبار یہاں کی ولایت میں ایک دوست کو اپنے یون لکھا کہ رام راو مضہ بچے پائیں شوعل مباحن کے  
 بتا لیکن حرج نام شوعل کا رقم کیا کیا یہ سے ایک مباحن پائیں تھا یہاں لکھا تھا اور یہ رقم کیا تھا  
 کہ ایک بڑے سوکے چار چادس رام راو کے شریک تھے اور کچھ دوشالے ہی لئے تھے اور یہاں ہی تحریر  
 کیا تھا کہ ایسوت راو سرتہ دار عربوں کے شریک تھا لیکن پھر اسی نامہ میں ان ہر دو امرین  
 مذکورین کو رد کیا اور یہاں کہ یہ غلط ہی فقط افواہ ہی مگر وہ پوشیدہ ہیں کہیں دبا ہوا ہی اگر چہ روز  
 سر نکالے اور وہ اسکے شریک ہون تو کچھ ہونے والا نہیں عربوں کا اعتبار ہی اور بعد انکے پٹان لوگ  
 جو یہاں ہیں سودا ب ضعیف ہو رہے ہیں اگلا سا حال انکا نہیں اور کچھ بلوچ کچھ سندھی بھی ہیں  
 یہ شخص ہیں لیکن کم مقدار اور تہوٹے اور راجویت جو ہیں اور مین راہو رہا رہیں اور علم خلقت تو

کچھ مال نہیں اور پشیمان لوگ کو انہیں لگا کر دواؤں بعض بعض اور سکھ لوگ شہر میں بارہ سو بیس سو  
 ہو گئے مگر نواح نادیر وغیرہ میں خام شماری سے تین ہزار ہوتے ہیں سوا وینین ویت پر انگریز لوگ کو کر کے لے  
 لے اس واسطے کہ وہ دوست انگریزوں کے ہیں بلکہ اس واسطے کہ دشمن مسلمانوں کے ہیں سو کھنسا راقم کا یہ کہ  
 یہ قیاس اس صاحب کا قیاس مع الفارق ہی اس واسطے کہ وزیر اور سبیر بلکہ مع خود رئیس وقت جب  
 درپے اصلاح اور بہتاد و استعانت کے ہو تو کس طرح سے کوئی استفادہ کی ہو سکتی ہی اور یہی  
 وہیں شے میں آیا تھا کہ مارہنگہ نے اس پکڑا کرے میں بہت سارے دیہاتوں کا روک ہمدست کیا ہی اور  
 جب خون بلدہ میں زیادہ ہونے لگے اور اللہ جل شانہ نے قرآن میں فرمایا فی القصاص حیوۃ  
 حسب الامر بموجب قوی شیع شریف کے تیسری سوال کو دو خوبی قصاص کو پہنچے اور تین ماہوں کو  
 دو عورتیں اور ایک مرد قصاص میں خون کے گردن زدہ ہو اور دسویں تاریخ سواری مبارک حضرت کی  
 فلو کو جا کر وقت مغرب کو آئی اور پندرہ سوین کو موافق پندرہ سوین اپریل صاحب الشان دیو دس  
 صاحب ہمارے مع اور پانچ افسر دربار کو آئے اور ایک فریڈلارڈ کو زیر صاحب ہمارے حاجو مصلحتی ہمارے  
 ملکہ معظمہ انجمنہ سلطانیہ کا بن ڈکٹوریہ کو تہا لہرانا متصل اسکے غائبہ لدہ ہر ادھالہ لدہ دھم علیہ  
 ابن خلیجان کو تو اس سابق امام بخش نام ایک عطار کے استخوان کے جا کر تیلر صاحب کے طاقات کی  
 دیو اب کہا کہ اگر نواب صاحب مختار الملک سلا جنگ ہمارے میری کمک و مدد کریں تو میں اسے خود بندہ کو  
 گرفتار کر لانا ہوں لیکن نواب صاحب مختار الملک ہمارے میرے نہیں سنئے وہیہ غالبہ لدہ کو لے کر نواب صاحب  
 نواب مختار الملک ہمارے پاس ہجوادیے نواب مختار الملک نے کہا تم کیسے پکڑ لاؤ گے یہ بویے تلاش کرو گے  
 دیے نہ کیا تلاش کرو گے پھر وہی کہا کہ تلاش کرو گے پھر نواب مختار الملک ہمارے خفا ہوئے

اور یہاں کہ یہ کہنے کیا کہا دیے بولے میں نے کہا کیا امام بخش نے مجھ سے کہا تھا ایسا کہ تو میں نے  
 رب کہا جب امام بخش سے پوچھا تو نے ایسا کہوں کہا دیے عرض کیا یہ بولے مجھے  
 تو ان سے ملا دیے تو میں فقط ملا دیا نہ کچھ بولا نہ سنا نواب صاحب نے نخل فرمایا  
 چمکے ہو رہے پس نظر الاخبار سے ایسا معلوم ہوا کہ کبائٹک صاحب ہمارے گورنر  
 سابق اتھاروین مارچ روز شنبہ پانچ بجے شام کو جہاز کے سوار روانہ ولایت  
 ہوئے اور تینوں کو وہ دن میں ہر سار کہیں کہیں اویے پرے دو جگہ بجلی گری  
 ایک تو لشکر میں اور ایک جا شہر میں چونکہ ایام علم و رشد و ادبی صاحب کے بحیرت  
 انجام کو پہنچے تھے انہیں کو حضرت نے جو لاف تمام مع ساز و سامان  
 بہت تکلف سے بھی اور داماد کے گھر روانہ فرمائے اور وقت عشا خاصہ تادل فرما کر  
 خود بھی رونق افزا ہوئے ایک شبانہ روز اقامت کر کے دوسرے دن بعد  
 مغرب مراجعت کیے اور غرہ ذی قعدہ میر نواب مجذوب کا عرس ہوا خود  
 ہر وقت شریف الے کیے اور فاتحہ پڑھ کر واپس آئے اور تیسرے ماہ مذکور  
 ہلا وراثت حکم صاحبہ والدہ حضور کین جو ابتداء ولادت سے یہاں گھر  
 داماد کے تین دن بھی تشریف فرما محل خاص میں ہوئے اور چونکہ چند روز سے  
 باغ قدسیہ جو امیر کنیر نواب شمس الامراہاد کی تحویل میں تھا تبرہ ہوئے کو  
 گذشتہ ادسی ہو گئی اور اسی دن تار لین صاحب ہمارے بھی باغ جہان نا  
 ہو کر بعد سیر و تماشے کے چلے گئے پس اتنا دین تاریخ خورشید الامرا خورشید جاہا

کو پروا لگی ہوئی کہ ماہی مراتب سواری میں ہمراہ رکھا کریں اور گدشت سلطان  
 باغ کی طلب ہوئی اور بیویوں کو صاحب عالیشان دیو دشمن صاحب بہادر اور پانچ  
 افسر دربار کو آئے اور خلیط لار صاحب نومضوب کا گدرا نا اور اس اثنا  
 میں اسطرح کی افواہ ہوئی کہ رام راؤ گرفتار ہوا کوئی کہا کہ نادر میں حم اور  
 کس نے بتایا کہ قندار میں ہی اور بعض نے کہیں اور ایسے چار جا لوگ بتاتے  
 رہے کہ اسیر ہوا ہی آخر کار کہیں سے کس کو قید کر لایا دیکھا تو یہ بورتا تھا اور  
 وہ جوان خیر جب نواب مختار الملک بہادر نے رو برو ہوا کہ اس نے کیا کیا کیا کیا  
 نام کہا ہی اس نے کہا اوس سندھی نے تو آپ کو لکھا ہو گا مختار الملک کہ ملہند  
 حوصلہ بن فرمایے تم تو کہو اس نے گستاخانہ عرض کی سب سینوں کو کہوں ہاں معز  
 الہم نے ضبط فرمایا اور ارشاد کیا کہ مان اچا کہو بہر اس نے اپنی سرگذشت تمام  
 بیان کی اور کہا کہ میں وہ بین ایک برہمن ہوں تیرت کو جانا ہوں خود عرضوں نے  
 گرفتار کر لایا ہی نواب مختار الملک بہادر نے مانا لیکن اب کیا چندے ہماری  
 بار اداری میں رہو اور چہ بیویوں کو امیر کبر نواب تمس الامرا بہادر نے جو کئی  
 روز سے کلمہ غل صحت فرمایا پس تیسری دیکھ دوسری جون ۱۱۶۲  
 اتہارہ سو با صحت اقتدار الملک بہادر نے ہر خاص خلیط پر جواب گورنر جنرل  
 لار صاحب بہادر کے حسب معمول ثبت کر کے سپرد کار پردازوں کے فرمایا تیسری  
 جمعہ میں اسی مہینہ کے پہر یہ خبر شایع ہوئی کہ پاندے راو ہستیانا راو کا سپرد

۵۳۵

ایک ایگزبر نے بری داسمندی کی کہ زنانه پاس ہیں کر اویسے داو سے گرفتار  
 کر لایا اب الہ آباد کو لیجا رہے ہیں اور ایک نائب اڈسکا اوجین میں تھا سو  
 وہ بھی قید ہو گیا اور تیرہ لاکھ روپیہ کا جواہر پانڈیے راو پاس سے  
 نکلا ہی گان ہی کہ بان حیدر آباد میں ہی اڈسکا نائب آیا ہوگا اور ہراسنگہ پر  
 دس برس کا قید سزا مقرر ہوئی ہی اور دوسرے لوگوں کو دائم الحبس کا حکم  
 جاری ہوا ہی اور حضور نے آخر ہفتہ میں پانچو جان بیدل مصام الملک ہادر  
 عم کو اپنے لئے آٹھ ماہ سنہ الہ میں ابا مسعود بن اکہ تہو حسن نام ایک شخص  
 جو عذریہ میں ہنر کے کیسب و سیکسات فرنگی لوگ قتل ہوئے تھے وہ دکن میں  
 آ رہا تھا کہ سرحد میں اپنی بھورد داخل ہونے کے پنا لگانے والے نے سراغ دیا  
 ابد وہ بھی جس تعلقہ میں بنا جبراکر ساکا مکرمان کے عامل نے سواروں کو کہا  
 دیے تعاقب کیے گرفتار کر لیا اور تیری تاریخ محرم کی ۱۲۹۹ بارہ سوانیسی چری  
 حسینی میان نام اجل گرفتہ ایک شخص نے باپ کے قتل پر کمر باندھی تھگی سر کیا  
 چونکہ نصاب کی تھی وقت موعود نامبروہ کا آہو بچا ہوتا تھگی ماتہ میں موی الیہ کے  
 پہنٹ گیا گو لی نے خطا کی یہ خود مجروح ہو گیا اور اسی جراحت سے ہلاکت کو  
 پہنچا اور چونکہ انیس عشرہ میں شدہ وبا کی بلدہ میں بہت تہی ہوسود علیخان نام  
 ایک سپہ راجہ بالا پرشاہ باد کے جو بطن سے مسلمان عورت کے بٹے دشوین کو بہار  
 ہوئے اور دشوین کو موئے اور اسی تاریخ بیکو میان نے بھی اسی صدمہ سے

قضا کی یہ کثیر الاولاد ہیں پندرہ یا سولہ فرزند و سال بن اور بائیسوں کو حقیقتیابی میں  
 بوزگی بی ایک محمد بن کا یہی انتقال ہو گیا چونکہ جانیان گندم لیں اور جواری روٹیوں کا ان  
 روزوں جو چاہتا کہ وہ بدہ تو کرے بہرے ہوئے لوگ لیکر پہرے میں تقسیم کرنے اور  
 گچھہ لکھتا تھا کہ یہ کہا شعبہ ہی مختار الملک بہادر نے تعلقداروں اور جاگیرداروں اور جمہور کو  
 احکام روانہ کیے کہ اسکا کھوج کر دنا دے کہ یہ کہا چیز ہے کہ قبل غدر ہند میں یہی ایسے ہی جانیان  
 تقسیم ہوتی تھیں پناوے قیاس کرتے ہیں کہ یہ بدبو الہی کا صدقہ ہی ہے کہتے ہیں خشکالی کا  
 کفارہ ہے کہ اس سال یہ دونو امر موجود ہیں اور چونکہ کئی روزوں سے ڈوڈن رسید  
 صاحب پادریا رہے اور دینولا اس بیمار کی افادہ بھی ہو چکا تھا مگر سیریا تاریخ صغریٰ کی  
 روز پچیسہ مطابق الکیون جون ۱۵۶۲ء اتھارہ سو پانچویں موافق بارہ سو پچیسہ فصائی فقط  
 موضع اوال پر بارہ بجے شام کے صرع کی بیماری ہوئی کہ سابق میں کسی نہ ہوئی تھی اول بار میں تو  
 تدر افادہ ہو کر کچھ ہوش آیا اور دوسرے دورہ میں ہوش بھی نہ رہا تیسرے دن تو بارہ بجے صبح قضا کی  
 جمہور کو تلاش اور کیا ملت رہی ہفتے کے روز دنیا پاس تر یون کو مختار الملک بہادر طرف سے  
 حضور کے برادر لگی لیکر بارہ برس گونشی کو تشریف فرما ہوئے اور پندرہویں کو شہر کو کی شہر  
 مالک بہادر نانی نے یہی قضا کی اور سترہ دین کو چستی تعزیت کی لکھ کر امیر کے ذریعہ شمس اللہ ایباجی  
 محی محمد صغیر قلمدان بردار کے زوہد میں ڈوڈن جہا بہادر کے روانہ کئے اور آخر ہفتہ میں اس کے  
 دوا صوبائی شال طرف ایک ہمارا را نظر آیا کہ دم اسکی بہت کھوئی اور کم مانتی اخبار بھی الہی  
 کہ یہ دمدار را خطبہ کیے بچے سے آیا ہی اور دم اسکی جاگڑ کر کی ہی اور اسی ہفتہ میں سنگا دیبی دین



اور مائین نام و شخص نواح ہما بادین اسیر ہو اندر گزشتار ہو گیا اس بولے کہ ہنگو نلایہ شہر میں  
 پہنچا ہی اور وہ نائب بنی سنگد کا ہی در اسکے اہتیش<sup>۳</sup> ہزار کی ہندوستان میں ہم لوگ فرام کر کے اسے پاس  
 روانہ کرنے کو آئے ہیں اور ایک شخص پاس ایک کاغذ اس مضمون کا لکھا کہ ہونا کہ برہمن باہم اس بات پر  
 اتفاق کئے ہیں کہ حیدر آباد میں جانا اور تعلقداری کر فیجیک اختیار میں اپنے آجائے تو شورش بند کرنا  
 اور تمام بارش میں سال بارہویں کو ربیع الاول کی ہجری ندی آئی دوش پور تھے اور اٹھارہویں کو  
 رسم کھجواں کی قادی کی گم صاحبہ حصہ محل اقتدار الملک ہادی کی جلوہ طور کا پائی اور اٹھارہویں کو  
 نواب مختار الملک ہادی در دوقی افزا سرور گمر ہوئے اور چوبیسویں کو مطابق اٹھارہویں نومبر  
 کھنڈر انجیف صاحب ہادی داخل حین ساگر اور اس فوج صاحب رضی ہادی موصوف کی رسم ہنگو  
 موقوف و معطل رہی اور چوبیسویں کو نواب مختار الملک ہادی در معراجہ زہر پیر شاہ ہادی روانہ  
 کو تھی ہوئے اور وہاں سے ہرد و معوالیہا گئی کے سوار گہور دور تک جا کر پہر تھی میں واپس آئے  
 ساتھ آدمیوں کے ساتھ رہتا رہتا ہے صاحب نے سادلی فرمایا بعد ذرا نواب صاحب موصوف دہلخانہ کو  
 چلے آئے اور اٹھارہویں کو نواب صاحب معز الہیم و کھڑے دن پچھلا باقی ہو گا گہور پیر رہے تھے اٹھارہ  
 سواری دقتا گہور اگر پتر انصی<sup>۴</sup> ابائیں ماتہ کو ہادی در موصوف کے صدر پہنچا حضور پائسو  
 روایہ تصدیق مرحمت فرمائیے اور چھٹی تاریخ ربیع الثانی کی روز دسہرا راجہ ہادی  
 راجہ مالک بخش ابن راجہ چند و لعل ہادی کو حضور سے ایک سرپٹھی مع جیفہ مرحمت  
 اور نواب مختار الملک ہادی در وزیر اعظم پاس سے دوشالہ مرحمت ہوا اور اٹھارہویں  
 کو روز جمعہ حضور باغ کو میر عالم ہادی کے تشریف فرما ہوئے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲

۱۳  
 ۱۴

اور دم صبح روز شنبہ پچیسویں جمادی الاول مطابق اتار دین نومبر سنہ ۱۱۶۲ ہجری سنہ ۱۷۴۹ء  
عیسوی تائید میں حضرت یک کندی راجپوت صاحب بہادر داخل کوہ پٹی سے توپیں چوٹیں  
ہیں معلوم کہ یہ وہی صاحب ہیں جو سابق میں استقبال سے عذرۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر کے  
وارد ہوئے تھے یا دوسرے صاحب ہیں جو کہ قانون استقبال کا اسی سال چار ہفتے قبل اسکے معطل رہا  
واسطے استقبال ان صاحب بہادر کے ہی اس دفعہ کو حکم ہوا یہ رسم تکلف کی ہوتی ہوئی اور  
مظہر الاخبار سے ظاہر ہوا ہندوستان میں سکے جدید ایک طرف ملکہ کی تصویر دوسرے طرف  
فقط ایک روپیہ اندازہ اور سنہ روان وارد ہوا اور شہر جمادی الثانی کشف الاخبار میں مطبوعہ  
تاریخ بالا یعنی پچیسویں جمادی الاول سے کشف ہوا کہ بادشاہ معز دل دہلی یعنی ابو ظفر محمد سراج  
الدین سنہ گذشتہ شہر رنگون میں انتقال کیے اور اپنی سنوات میں اگست و باستان عیسوی کے  
تحقیق سنایا ہی کہ ساٹھ لاک روپیہ جو واسطے مدد معاش فرزند ان راجہ مسو کے مقرر ہوئے  
ہے جو کہ تمام و کمال حرف میں انکے بہن آئے تھے حساب اسکا کہ بارہ لاک روپیہ اطفال کو  
راجہ مذکور کے دئے کہانیک نامی سرکار عظمت مدار کی بی اور پندہ یوں کہ جیل الدین نام بیٹا  
برہان الدین کا و اور ستروین کو نواب مختار الملک بہادر نے کندی راجپوت صاحب بہادر کی حیثیت  
اور اتار دین کو حبیب الرحمن صاحب بہادر دوسرے چند ہزار دوا چو کے ایسے کہ نواب  
شمس الامیر آباد کی کان فتح دروازہ سے برسا کر کہ تالاب کے گئے اوپر کر کہ کوہ پٹی کو واپس آئے  
اور باسیویں کو سمت برہانپور روانہ اسدن ستر ابار لای حضرت یک کندی راجپوت کو چتر ہی  
سواری نواب مختار الملک بہادر کی سرورنگ کہ جلوریز ہوئی لی محمد جعفر قلم بردار امیر کبیر شمس الامرا

جلد اول  
ہجادی

بیاور کے جو واسطے خبر خیر و عافیت صاحب کو گون کی طرف سے بہادر موصوف کے متعین تھے اور سپرد  
 جمعہ کو آمد و شد رکھتے تھے دینی سے جو سبب کلمہ می مزاج اپنے معمول ناغم ہوا تھا چہ بیوی کو ماہ ۲۶  
 کے روز جمعہ جا کر بعد ازیں رسم سلام خبر خیر و عافیت نواب شمس الامرا بادر کی پہونچا تھی  
 اور کلمہ می اپنی ظاہر کی تائید صاحب بادر نے محمد جعفر کو نزدیک بلا کر بٹھلایا کر سنی دی  
 مکرر نواب صاحب موصوف کی خیریت پوچھی اپنی طرف سے بھی سلام کہلایا اور وقت رخصت منالہ کو  
 مزاج کی احتیاط کے باب میں دوا سے غذا سے اور سوکھا بارد سے ناکید کی تپس تیسری رجب مطابق  
 پندرہ یون و سیمبر عید شمس کی انگنبر صاحب کو گون میں ہوئی حضور نے چالیس ان تریوہ و خنک میوہ کے  
 عنایت فرمائے اور انشاریوں کو یوم الحجۃ روز بازار گشت واسطے ملاحظہ اہل عرس کے خوشید الاملا  
 برقی جلو اور بجل سے دولت سراسرے برآمد ہو کر باغ لنگم ملی میں نزول اعلان در ماقوت تناول خاصہ کے  
 تمام عزادار سترخان پر حاضر تھے اور ہر قسم کے مٹھو مانجھ و بریان و شیرین و مکیں اجار و مر بوتا  
 نان و برنج و شیر و خوات و غیرہ سے ہمایا آئے تھے دست مبارک سے ہر ایک کو عنایت کرتے تھے  
 بہت عریض و طویل تراد سترخان گسترده ہوا کئی صفین بیٹھی ہوئی تھیں اسپر بھی حصے کوئل دے  
 ہوئے تھے جائے اور آدمیوں کی حالی بتی چویدار دھونڈ دھونڈ کر مرد آدمیوں کو لے آئے تھے راقم کو  
 جو تفریح ہوئی یہ شکر کو کا بدینی یاد تر افور اعرض خدمت کیا سے گرمہ شود برادر اشارہ شود برادر  
 باخوان نعمت کو کہہ کا برابر یو اور علم سپاہ میں نان بریاتی تقسیم ہوا شام تک بنگلہ پر حلقہ  
 کرتے ہوئے یاد رہے بعد مغرب و سنی ترک و ختم ہے سوار ہوئے اس قدر و خور و نشینی کا  
 تباکہ انگہ روشن کی چیز و تیرہ ہوتی تھی تیرہ دن ہوتا بیان جلتی ہوئی کھانہ اور اکرم

نور و تاب فلک کا پاسنگ و سکا ہوا آہستہ آہستہ فیل خاصہ عماری کا زرد و زری روان ہوا عجب طرح کا  
جلوس و تجلّا قابل دید تھا حسن عرس کا و بالا سو گیارہ سو کو دیکھ رہے تھے بلکہ سترہ سے انتظار  
کر رہے تھے سواری کے ساتھ ساتھ برقعار یا تاج شامی کی ہوتی جاتی تھی حتیٰ کہ جب سواری پہل نواہت  
گزر کے داخل دروازہ شہر نہا ہوئی چونکہ گدگاہ مکان پر سے نواب مختار الملک بیاور کر رہی ساہنے والا  
لکھتا ہے آپ ہی برسر راہ بگلہ پر آمد ہو کر دیکھتے رہے فرزند علام محمد الدین حاضر تھے انرا کو شریک  
کے نام سے انکے دکھلاتے رہے اور بیون کو حضور نور سیدل ہائیدین فقط ایک صرب ہندو قتل  
یہاں تک سے جوہت پورہ کے طرف ہی برآمد ہو کر چند آدمی شاکر دین سے ساتھ تھے فتح دروازہ کے  
قریب تک دیر اندر خان ہوئے اور غرہ شعبان کو نو جوان حکم صاحبہ دختر معصت منزل کین  
عمر رسیدہ ہونے تک تھاجو محل میں نہیں بیمار ہو کر اس جہان سے گذرین شہل و لعل کے نقش لہجہ  
میں برنیدہ اولیاد سے سہرے کے کہا سب تعزیت انکے تقریب سنت کی تیسری تاریخ سے گذر کر یاجون کو  
ہوئی اور چونکہ اس سال میں یہ تقریب دولتخانہ میں نہایت مختار الملک و نیر اعظم ہمارے دربار میں تھی سب  
کے سہیل مزاج حضور کے معطل رہی نہیں ادا ہوئی اور اس بخت میں گرائی غلہ کی بھی زیادہ ہوئی کہ زبان  
ہر کہ وہ ایک کاج چارہ اور یون کو ماہ مذکور سند الیہ یعنی شہد بارہ سوا نیاسی امیر کپڑا شہر لاس  
بیار باغ جہان کو واسطے تبدیل آب و ہوا کے ارادہ سے اقامت کے تشریف فرما ہوئے چونکہ مزاج ہمارے  
موصوف کا ضعیف تھا اور وقت صبح کا کچھ ابر نمایاں بنا آفتاب چہا ہوا سردی ہو گئی طبیعت کو  
بد مزہ پانگڑھی، ذرا دل سے اسی دن سے چمادی بند ترقی کی پاننگ کہ موجب استحال کا ہوئی  
چنانچہ مفصل بیان اس کا مذکور ہو گا اور گیارہویں شعبان کو نو گشت پر مطابق غرہ خبر در ہی صاب

عمر

عالمیٹان بڑھیا تو آند سفیر با تو قیر ملک محظرا غلغله مسیول صاحب دار داخل کو بھی رزید ہی ہوئے  
 اور بارہا تو سپاہی کی شرکت کے اور چونکہ اس سال پانی چودامن سولا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس نقصان کا  
 جبر کیا اسی تاریخ میں سید بہر کو خوشبخت سے دو گہری میں ایک اپنی ہند برسل پس چودہویں کو روز  
 شنبہ دربار ہوا سفیر با تو قیر بول صاحب ہادر موصوف اور تارنل صاحب ہادر اور برک صاحب ہادر  
 داکر صاحب ہادر نے سران الکر نر واسطے دربار کے آئے نواب مختار الملک ہادر اور مہا باجر نند ہادر  
 ہادر بھی حاضر ہوئے عند البانی بانی رسیدت ہادر نے غلط لاد گورنر صاحب ہادر کا گذرانا شام کے  
 وقت میکیر نواب شمس الامرا ہادر نے اشباری عید کی صاحب عالمیٹان سفیر با تو قیر بول صاحب ہادر  
 اور تارنل صاحب ہادر برک صاحب ہادر فریر صاحب ہادر ڈاکٹر غلغله صاحب کو بھی اس وقت  
 تاریخ ظل سیمانی بندہ کاغالی بنا بر صیافت ردلی ایچہ آدو تھانہ ورنر عظم نواب مختار الملک ہادر کے  
 ہوئے چونکہ ان روزوں مزاج و باج امیر کیر نواب شمس الامرا ہادر کا کسمند زیادہ تھا اور صاحب جزا کا  
 شبہ روز حاضر خدمات پدیر رگوار رہتے تھے عمدہ الملک ہادر اور اقتدار الملک ہادر حاضر رہے  
 ہادر جا کر چلے آئے چار روز حضرت تشریف رکھے بیویں کو مراجعت کی وقت حضرت شاکستیان  
 پوشاک کین اور ایک انگستری ایک عطر دان دو گہریاں آہدہ مردنگ زجاجی روشنی کے خوش  
 ترش بہت اچھے موزی سات عدد قالین مہر کا اور ایک منزل گی نذر گدوانی اور بعد داخل ہوئے  
 سواری کے دارالریاست میں آپ بھی آئے اور مجرا عرض کروا کر روانہ ہوئے بیویوں کو  
 روز شنبہ نواب مختار الملک ہادر نے صاحب عالمیٹان بول صاحب ہادر کی صیافت کی  
 اسی ہفتہ میں تہرات رسیدت یعنی تیسرے صاحب جو دیو دشن صاحب اپنے عہد میں

فریز صاحب کو قرار دیا تھا روانہ ولایت ہوئے ہر استیسیوں کو بول صاحب سیدت بہادر نواب  
 مختار الملک بہادر پاشا نے اور تہائی مکانات بلوغ وغیرہ کی خرید سیر کی منع بعد تھا اگر کارستان ہوں  
 رمضان فرزند شیرخوار نواب مختار الملک بہادر کے بیماری سے بدلی کی استراحت فرما گوارہ  
 جاوید کے ہوئے پچھلے پہر دو گھنٹی رات باقی ہوگی ناخوش مرزا میں سو گیا آٹھویں کو سہ نواز  
 مہرہ پاس ایک روپیہ نے گلاب سنگ کے بیٹے کو اپنے بیٹی سمیت مار ڈالا پندرہویں کو چڑھتا ہوا  
 کوٹھی میں رگین محل توڑا کر دو بروہرے مکان کے جو حوض تیا بہرہ دیا اسمین ایک فرزند ایک  
 بہادر پیدا کرنے جسے مراد کے مرگیا روز چھ بیسویں ماہ نہ کو بھی شہر مضاف قبل و بہرہ اقدار الملک  
 بہادر جو واسطی ثبت کرنے میں خاص جزیرہ پر لارہ صاحب بہادر کے حاضر خلوت مبارک تھے کہ اس  
 عرصہ میں جن اتفاق شکوہ عرض غفر انمزل کا ہوا تھا بنا بر فاتی ارادہ سے مکہ مسجد کا حضرت  
 جو دہلے کے سوار کو تھے کہ دروازہ سے برآمد ہوئے اور اقدار الملک بہادر موصوف جو بنا بر  
 بحرئی کہتے تھے حضرت نے بھی سواری تہرادی نزدیک بلوالا چو نکر مزاج نواب شمس الامیر بہادر  
 اور ایل شجان سے بہت علیل و ناساز تھا کیفیت پوچھی اور سافر مایا کہ ما بدولت نے بھی ارادہ  
 عیادت کیا تھا مگر سنا کہ اسخیریت ہی اس واسطے تامل کیا تیسویں کو بیرون تشریف خانہ نکلا  
 امیر کہ نواب شمس الامیر بہادر کو مرحمت ہوئے چھ بیسویں کو چند بازار دیو پاشا سیف الملک مرحوم  
 جو تھوہل میں عہدہ الملک بہادر کے تھے اور گزشتہ ادکی ایک ہفتہ قبل ہو گئی تھی محی الدولہ کے حوالہ  
 ہوئے اور استیسیوں کو سنت گیر نام گوسائین کو نواب مختار الملک بہادر نے قید کیا اور سچ کو  
 جاری فرمایا برسا بقیہ بارش کا ہو گیا چونکہ اس سال روز یکشنبہ مطابق مال ہیتم جلس

مجلس  
مجلس  
مجلس

غزوہ شوالی یوم العیدین اسلام کسٹر الہری دن گندے برتھو ان فساد برج حمل بنی بنی بنگال حضرت  
 اسے روز در عید کا فرمایا اور دوسرے دن نوروز کا وزیر اعظم اور سپہ سالار قاضی مفتی کو تو ال خطیب  
 بلد اول روز اور روز دوم پورنوار بنگالہ الملک سالار جنگ بہادر اور جلالہ امر اجمعیہ شہر حاضر  
 تھے اور خاندان سے امیر کیرنوال شہنشاہ الامرا بہادر کے جناب بس علیل مزاج تھے یوم العید عیدہ الملک  
 بہادر تو خدمت میں پیر عابد کے رہے اقتدار الملک بہادر اور خوشید جاہ بہادر محشم الدولہ  
 آئے اور نوروز کے دن اقتدار الملک خدمت میں قبلہ گاہ کی رہے اور عیدہ الملک بہادر مع خوشید جاہ  
 حاضر ہوا قبلہ جہان دیا گیا ہے تیسری تاریخ یہ بھی دعا یہ راقم نے خدمت میں دلی است پائے  
 شعر نوروزی کیا لطف ہی عید مصفاں ہی مسرور قلم میں پر سرور و جلال ہی شہر الامرات  
 سلام بنام بہ جنت وصال ہی و دربان ہی بہر چہ کہ جو تھی تاریخ وقت شہر رحمت خدا یا  
 یہ رساکہ نالے بہ گئے اب کچھ کسرا فی ہری اور جنتی کو غالب الدولہ بہادر نے یہی عید کی خدمت میں  
 امیر کیرنوالی آکر گدائی ساتویں شوال سے علاج امیر کیرنوال کا حریز نامہ علی حکیم کی جو حکم سے حضور کے کچھ  
 آغا جو احمد روزین جب کچھ افاقہ بنایا اور روز فقط مزاج پر کیا اور تیسریں تاریخ سے بہر علاج اکثر  
 کو بھی زیندی فلند صاحب شہر کا شروع ہوا پندرہویں تاریخ روز گندے پر اول پیرین شکوہ سبب اللہ کی  
 بہ ستوراد اسوی اور نصف شب سے بہر طرف واجد علی کے رجوع کیا اور سولہویں شب کو بہت ہی بد مزہ  
 راستروین کو چہ بھائیوں کو اندر ہی بلوا کر اذن سلام کا دیا اور تہارہوں کو باہر نکال کر بہ ستورانی  
 کرسی پر بیٹھے ہوئے سلام لے اور انیسویں کو تو بہت خوش ہو گئے اقتدار الملک بہادر و شہر واسطے  
 دربار میں حاضر ہوا کرتے تھے مابوس ہو کر مسی سر محل سکونت گاہ کو اپنی چلے آئے شہر دینہ تین عت

کہ زیر پیر پیل پہ کہ اسوقت تک پچاسی مرتبہ مراحل سنوات عمر سے اور پانچ روز کے لئے قلمی  
 طو مار کو حیات کے پستیا انا للہ وانا الیہ راجعون تاجیہ وان خانی ری بعد رآمد ہوا  
 بیسویں تاریخ تباری شرمع ہوئی وقت نصف النہا و بعدل پوشاک پہنا کر نابوت کو لے غلام ایک  
 و غوغا ہجوم خلائی کا تھا کہ مسجد میں لے آئے بعد صلوٰۃ جمعہ نماز جنازہ کی ادا کی ہمراہ امر اور بنی  
 امر اعزاز قاد والدولہ دلاور الدولہ عتصام الدولہ اعوال الدولہ منصور الدولہ کرا جنگ قدرت <sup>سلطان</sup> جنگ  
 یونگ ارادت جنگ تیمور جنگ برق جنگ شمشیر الدولہ جاننا جنگ عربین عود خان <sup>یوسف</sup> الدولہ  
 مدبر جنگ عبد اللہ بن علی بن ہادی عرب سلطان نواز جنگ عربیہ تم جنگ عربیہ مقام الدولہ خان جنگ عرب  
 علاؤ الدیوانی سلم جنگ عرب احمد جنگ عرب داود خان ہادرا بن شہ نواز الدولہ اکبر اولاد خانان <sup>نواب</sup>  
 کرنل جمعدا پرنسپل سے انبط علیخان مہر سیر علی پیر اولاد نواز جنگ غلام غوث خان غلام رسول خان <sup>راہ</sup>  
 یوسف بنیرہ کریم بیگ غلام علیخان اور بنیرہ میر تقی اسلم نامعلوم میر الدین سالہ ار جدر راجے  
 بیاد نامک بخش اور ابن رام بخش ہمارا اور راہ راجے آریا اور راجہ اندریت اور گوالی راہ بنیرہ <sup>راہ</sup>  
 اندرا و مدہ معبد رتین لہندہ ملک تولنے سے فارغ ہو کر واپس غلام کو قسم جاہر سے ایک تم جوئی  
 دست بند کی ایک سہتی حمد عوض بن ہراتین سوردیکھا دستیا گیا اوہ ہزار روپی نقد ہزار روپی کی پاوان  
 مرادی ہزار روپی دستم طعام سے با پچھرا قرص نان ہمراہ جنازہ کے خیرات ہوئے اور علی ملک عرب  
 بندرہ بندر شریف پر فقرا و ساکنین کو تقسیم بائیسویں کو فاتح سوم یک روز نانا دیوانہ خانہ  
 حیدر الملک متہور جنگ مبارکہ راجہ نامک بخش ہمارا شمشیر الدولہ سیف الدولہ جمیع اعزاز جمع ہوئے  
 اور بیسویں کو نواب مختار الملک ہمارا دربار کو آئے اس نقیہ میں بھی منبر سارے ہر کو بری بری بوندین



نصفه

ترین دو جا بجلی گری خیریت گذری پستامیون ماه مذکور در غره ری قعه کو نواب مختار الملک سار  
 حاضر حضور ہو چونکہ طابع ساکنان بلد کے مختلف جلیہ میں خلقت نے تشدید کیا کہ فیما بین مدار المہام  
 اور صاحبان کے ان میں کسی کو بھی جو ایک ملاقات ہوئی تھی بہرہ نوز ہنوی اور اسی تاریخ فرج  
 والدہ ماجدہ حضور رضی کچھ در لادالسا بیکھا جب مدظہا کا جواقی سے ہمار تیار یادہ سکند ہو گیا  
 اور دوسری کو بولوی احمد بولوی محمود نام خدمت عدالت سے خوف ہو اور صدر عدالتوں کے  
 علی محمد خان شوستری درار پائے اور تا عشرہ اول اشہارات قانون عدالت کا نصب ہو  
 ذکر انکا آدیکا اور چودھویں کو مغوالنا سلیم چار سلیات سے غفران منزل کی ہون اور جو ایوں بہت  
 انتظام الدولہ کے جو سرکار میں تھے حکم ہوا کہ دیوانہیں رکھ کر ادائیگی فرض کی کہ وہ پستہ ہوں کو  
 یوز مختار الملک سار لار جنگ کو تھی کو رفتی افزا ہوئی اور ہتارویں کو حاضر دربار اور  
 جیسویں کو دی شب روشن الدولہ باہر کین والدہ ہی رحلت کین اور روز روشن عدۃ الملک  
 اور اقتدار الملک سار اور خوشید جاہ بباد اور تختہ الدولہ سار واسطی فاتحہ جہلم میر کٹر شمس  
 سار مرحوم کے درگاہ کا ارادہ کئے بود پس آئے کے دامن سے ایک ہتر شیر الدولہ سار  
 بہت ماہد نے استقال کیا چستی دی کچھ سہ ہر کے وقت رو برو دولت سر احمد سلطان الدیجا  
 سار مرحوم قریب شاہ گنج بجلی گری اور حدیث اس کے ایک چوتھ جل مری من بعد میں ہر سار و شہب الکیسون  
 انسان دنیا میر کٹر نواب مرور و مغفور شمس الامر بباد اور اقتدار الملک سار و خوشید جاہ بدار  
 واسطی اتمام ایام تعزیت کے باغ جہان نمایین نزل جلال فرمایے ہر نام تم کے ادا کئے تہنیت  
 سار کبار دی راکت شکر سے کچھ وقتا دستہ کو دہائے ذوالفقار الملک سار کو حکم ہوا کہ واسطی کچھ عمرہ الملک

نصفه

بہادر کے ارادہ کریں چنانچہ بہادر مغز الیم جسم العوان واجل الاذعان شریف فرما ہو حکم ادا کیا من بعد  
 اقتدار الملک بہادر نے سپر سفید دستار کیا التوار کے دن چہین سہ پہر کو جو رات می خلعت ملکوس  
 نزل سکند جہا بہادر کا دستار چاہے کھوایا کمر بند مرحمت ہوا صبح منجھ ہو کر عودۃ الملک بہادر مایہ کے  
 سوار ارادہ دربار کا خوشی خوشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر ہمراہ تیرہ بڑی دیوہی سہی خاکی  
 حاضر ہوئے جب وہ روئے آداب بجالایا جو کیا سہا یا حضرت نے شفقت کی سپر مایہ پر کیا جرح خطبات  
 ناچوٹک شمس الدولہ شمس الملک شمس اللہ امیر کیرا ابو الخیر خان بہادر دس ہزاری منصب علم و تقارہ و  
 سپاہ ملک جمعیت دعوہ تامی منصب جد و آبا کے سر فرار کیا امیر کیرا تانی شمس اللہ امر ثالث  
 فرمایا اول بہادر مغز الیم نے نذر دستی گذرانی پر بعض بعض غرانے ہمراہی بہادر مغز الیم کے نذرین  
 دین باقی دوم ہزار روپی جلد سپاہ کے داخل ہوئے پس عاری کی سوار روپی بانیستے ہوئے دو تھانہ کو  
 آئے آواز شادیوں کی تھارخانہ سے بلند ہوئی دیوانخانہ میں ہانڈوں پانچ ہوا اسل مرد  
 لوگ نذرین ہوئے اسل قلم منشی شاہ خورش نولیس قطعہ تہنیت گذر آئیں بعد اقتدار الملک بہادر  
 خورشید جہا بہادر سپر کواٹے ہر دو عزیز القدر برادر و ہر اور زاد کے نذرین دین رسوم دی  
 کے سودھی کئے خیر الحمد شد علی کل حال عشرہ محرم الحرام ۱۱۷۷ بارہ سو اسی کا بخریت گذر آجوب  
 بندوبست بلوہ کا حاکم الابرار شاد نوب مختار الملک بہادر کے زور اور جنگ بہادر کیا گوارڈ نام  
 ضلایق ہر علاوہ دہا بارہ واد کو چہ دراہ میں را مگر کوئی مجموعہ مقتول ہوا جوئی کو اقتدار الملک بہادر  
 لشکر اپنا ساتھ کھف کے سبب پنج ولام قتل گاہ کے موقوف رکھا نقطہ نیاز ہوا دی اور پانچون کو  
 امیر کیرا تانی و اب شمس اللہ امر بہادر ثالث نے لشکر معوی موافق دستور جہا و تجمل سے نکالا روانہ

ہوا

نصف

بہار

حسینی علم فرمایا صبح کو خیرات حسب اقدار مائیں اصلی اور شہ پہر کے انعامات تقار جعائی و نقلی  
 کے بدستور تھے نواب صاحب مرحوم کے دس روز تک موٹائی کیے خلقت کو فائدہ پہونچایا  
 اور آٹھویں صغور و روز شنبہ صاحب عالی شان براہی صاحب ہادی کی نواب محار الملک ہادی  
 اپنے گھر دعوت کی ہادی موصوف اسی دن اول روز روشن جو سوار ہوئے داخل بلد  
 ہو کر مکہ مسجد کو دیکھا سعادت کیا اور اس جگہ گئے من بعد شکو بنا بر قبول ضیافت مہمان سرا  
 میں نواب صاحب موصوف کے آئے پس شرف الدولہ ابن سیف الملک ہادی مرحوم حب الحکم  
 عالی واسطی طلب اقتدار الملک ہادی کے روانہ ہوئے اور بیسویں تاریخ ربیع الاول کی روز  
 چہار شنبہ سنہ الیہ جزا خلعت ماتم پر سی میر کبیر نواب شمس الامرا ہادی مرحوم کا چار عدد  
 ایک تان کھواب کلا بتوی قرور دامن کی اور دستار خاص شگاہ سے خدیو کامران کے  
 ہادی موصوف اعنی اقتدار الملک ہادی کو عنایت ہوا چونکہ کئی شب سے بارانِ حیمت  
 جوش پر تھانہ کی کو طبعی ہوئی حضرت واسطی ملاحظہ کے صبح روز چہار شنبہ بارادی  
 کو میر عالم ہادی مرحوم کی جلورینہ ہوئے پہر زمانہ کی یاد ہوئی شہ پہر تک سیر و مار کا جب  
 بسرونگر ہفت کی شب دھان رونق افرا رہے صبح طرف سے اقتدار الملک ہادی کے عرض  
 ہوئی کہ میرا الیم واسطی نہ خلعت کے حاضر ہوا چاہتے ہیں سکر فرمائے کہ واہ ہوئے اقتدار  
 الملک ہادی سے کہو کہ ہم وہیں آئے ہیں اور واسطی شکار کے صحابین برآمد تھے فوراً شکار جو ہند  
 نہوا لے کر گیا بلکہ کارادہ فرمایا اقتدار الملک ہادی کو حکم ہوا کہ خبر کہیں ہم جب داخل ہوں چلے  
 آدین اس پر بر سواری اقتدار الملک ہادی کی نیارتھی انتظار میں تھے بہر داخل ایوان سلطنت ہو کر

یاد فرمائیے ہمارے معزالیم حاضر ہوئے نذر گدائی حضرت کے وقار الامام ہمارے خطاب عطا فرمایا جملہ  
مردمان ہر ایک ہمارے معزالیم نے نعوذین دین چاہے خراقم عاصی مع عاصی زادہ ہی شریک نذر  
خضر زمان ہا جب تک لوگ نذین دیتے رہے حضرت برآمد مسند جاہ و جلال رہے خورشید جاہ ہمارے  
بھی ہمراہ قبلہ گاہ کے تھے بعد وفات نواب وقار الامام ہمارے مع خورشید جاہ ہمارے ہم پہلو ایک  
عماری کے سوار رہے بیانشہ ہوئے اور سر سواری بند و قین چنگی ہوئیں میدان چوک سے جلو پر ہوئے  
اور اول جلو خانہ میں پد بوز گوار میر کیر نواب شمس الامام ہمارے مرحوم کے اوپر دیوان خانہ  
میں آئے امیر کیر تانی نواب شمس الامام ہمارے نکالت برآمد تھے خدمت میں برادر بزرگ کی نذر  
سرفرازی ہند کی گدائی پر مرض ہو کر اسی عماری میں سواری سے دولت سر کو توجہ ہو کر  
داخل سرد محل پس تیر ہوئے اور چودہویں کو ربیع الثانی کی تماشا بازی کروا کر جلو خانہ میں  
خورشید جاہ ہمارے کو اور دسویں کو جمادی الاول کی ایک روز میں تار پر جرائی کے لارڈ گورنر  
جنرل ایجن صاحب ہمارے جو طرف شملہ کے دورہ کو گئے ہوئے تھے ہمارے کراؤن کو ماہ الیہ  
کی اشغال کیا اس ہفتہ میں ایک شخص آیا اور نواب زارت مآب مختار الملک ہمارے سے ظاہر کیا  
کہ موضع اتاپور کی مسجد میں خزانہ ہی متعدد سب و دس سربج کے کہ اس میں ہتھیار اور ہون طلا ہے  
ہوئے ہون ہیں اور اسی فصاحت چربانی سے بیا کیا کہ مزاج و باج چاہے شمس الیم کا آگیا مسہار  
بتعین کئے بہت سی زمین کندہ ہوئی کچھ بھی نہ بکھلا ہو نہ کھود کیا دہی کہ وہ چل نکلا لوگ دوڑے  
پکڑ لائے قید کیا چاہے شمس الیم نے کچھ فرمایا سن کر چپ ہو گئے اس اثنا میں تمام بلد میں افواہ  
ہوئی لے بازاروں میں مشہور کیا کہ وہ صدق مانگتا ہے بچے آدمیوں کے پرتے جاتے ہیں خلعت

نذر گدائی

جلو خانہ

نادان لوگوں میں چند بے باک بھائی بھی رہے یہاں جمہوریت کے دن چودھویں کو جہاں علیشان  
 وبرا کو آئے عہدہ الملک میر کبیر ثانی نواب شہنشاہ الامراہاد در ثالت کی یاد ہوئی جتنا معزز الہم  
 حسب تہود دروازہ تک انتقال کر کے صاحب علیشان کو لے آئے جہاں تیسرا سہنت ہمارے  
 ملک برار کے دورہ کی خدمت لی اپنے تعلقات دیکھنے کی اجازت چاہی پانچ آیا برخاست ہو گئی  
 بہر ہفتہ کے دن دربار ہو اور یہ معظم مع ہمارا جہاں پیشکار بار یافتہ فیض در ہوئے بعد  
 برخاست جناب وزارت نائب محترم الہم ہمارا جہاں پیشکار جہاں کو ہمراہ لے گئے سرور  
 ارادہ فرما اور صبح کو اسکے نواب شہنشاہ الامراہاد در ثالت مکانات نوادہ آبد کان عالی کے دیکھے  
 رئیس تجویز سے وزیر بادیر نواب مختار الملک ہمارے محمول غلہ کا معائنہ اور سید صاحب ہادی  
 حیدر آباد آخر جادی الثانی واسطے سیر ملک برار کے راہی ہو اور اجلاس اسی ماہ کی معلوم  
 ہوا کہ نام مع لقب لار گورنر جنرل جہاں ہادی سابق کاریت انریل جیسر لار اف ایجن  
 اور کنسٹبل رتھن کی فی اور جی سی بی اور جی ایم ایس ای ٹی نائب السلطنت ملکہ معظمہ گورنر  
 ہادی بندہ ہی اور آئینوں جب کو دولت سر امین نواب مختار الملک ہادی کے ولادت باسعادت  
 دختر نیک اختر کی جوئی سن روز و شب غایت حسین خان نام قرابت دار بی بی کا گھر سے  
 نواب قار الامراہاد الملک ہادی کے نواب مختار الملک ہادی پاس واسطے گفت و شنود کی تھی  
 اتحاد ان کے گئے اور اس آئے الکیون کو حاضر اوی خوشید جاہ ہادی کن مسماۃ البیت  
 و ان میں سے خاص محل جسے حضور کے پیدا ہوئی تین ہماری سے ام الصبان کی وقت مغرب و شمس  
 و مات کہ کل عمر بس میں کی تھی حضرت اس واقعہ کو سن کر بہت تجذدہ آبدیدہ ہوئے مدد

راہ جادی

بہار

معماران تعمیرت ایوانات کی اوس دن موقوف کر دئے محل کے لوگ واسطے پرستے گئے سہیلیں  
 حضرت کچھ جشی جوید کیلئے تھے انہیں سے متفرق کر کے چار چار پانچ پانچ مقربوں کو سپرد فرمائے تھے ماہ  
 ہذا میں ایک جو خیرہ مزاج انہیں کو کلکناش خان پاس ہتا طلب پر تنخواہ کی تکرار پیش کر کے کوکا  
 صاحب کو مار ڈالا اور آپ نکل گیا جیساہ شعبان میں گرفتار ہو کر آیا بموجب فتویٰ کے حکم سے حضرت کے  
 درجہ قتل کو پہنچا اور پانچویں ماہ مذکور السیہ رد و ردقار الامر اوقدہ الملک ہمارے مہر خاص  
 ہو کر خولطہ در جواب اتحاد نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب ہمارے کہ جس میں خبر اپنے آپ کی  
 دیار ہند میں دی تھی روانہ کلکتہ ہوا اور کیفیت آمد آمد لارڈ صاحب ہمارے ہذا کی حرکت  
 الاخبار مورخہ پچیسویں ماہ سنہ ۱۲۶۲ھ مطابق چوتھی سنہ ۱۱۹۶ھ ہمارے سوچوت  
 عیسوی نوین جلد یا لیسویں نمبر سے ظاہر ہوئی ہے یہی شدہ شریف آدری گورنر جنرل صاحب  
 ہمارے اس خبر فرحت اثر کی دریافت ہونے سے کمال خوشی ہوئی کہ جناب علی القاب ریت  
 انجیل سرطاب لارڈ برلانس صاحب ہمارے ریت جی سی بی اور کی ایس بی اعلیٰ تعلیم ہند کے  
 گورنر جنرل ہارمون تاریخ جنوری کی سنہ ۱۲۶۲ھ ہمارے سوچوت عیسوی شام کے وقت پانچ  
 بجے کے بعد شہر کلکتہ میں رونق افرا ہوئے اسوقت سب صاحبان ذی شان سکرتری  
 صاحب گورنمنٹ اور صاحبین جو نمیس جاز پر واسطے استقبال اور ادائے مراسم  
 تعظیم و تکریم کے گئے تھے جناب ممدوح کے ہمراہ رکاب تھے اور بعد چھ بجے شام کے ایوان  
 گورنری میں داخل ہو کر حلف عہدہ کی کونسل گورنری میں گورنر جنرل کے کرسی حکومت پر جلو فرمایا  
 ہوئے پیش آدینہ نوین تاریخ رمضان کی رسم تسبیح الی حاضر الی اعلیٰ دختر حضور کی محل ستر میں

پہنچے

ماہ رمضان

قرار پائی ہندی تکلف کے ساتھ باہر سے آئی پہلستون ماہ مبارک کی ایک فریاد اور تیرہ روز  
 نواب قار الامراہاد کے ہوا کے خاص ہو کر روانہ کلکتہ ہوا اور سی روڈ پر داخل ہوا کہ خدمت میں ہوئے ورنہ  
 میں مجھ پر وہو انشورہ خلق سے عتقاد جنگ پر حسین دو کامیاب اور ایک ہمدرد غلط قسم کا جاحد عدالت  
 میں اندون گدرا ہی اور فوراً اسکی سہرا سے پہنچی قابل تحریر اور تیرہ ارباب کر دیر کے تیار رہے  
 سکر دال سے لوگ عزت یکرین اور کردار سہرا کو اپنے چورین یہ ہی مدد کر کر نام کوئی جہد را باشدہ  
 سلطان شاہی باسی کسوتہ دوہر اردو دی امانت رکھوائے تھے جسے طلب کیا گیا کہ تیرہ تو لے گئے  
 ہزار جوانی میں لیجاوائے صفت طلب کی اسے سید ریح کلام اللہ و تالیما معاً بخارا گیا حکم سے  
 سہرا پر گہرا آیا اور سی مرض سے مرگنا و تیرہ کھارہ میں اوسے ان روہون کی مسجد بنا کی خلقت نے  
 جانا حیات ثابت ہوئی مفت میں جان گئی پھر عید دن غرہ نوال جہا عالتا جو درہ کو گئے ہوئے  
 تھے پھر داخل کوہی رہی زینسی ہوئے اور اسے تاریخ سے ماہ روان سہرا ہد اعطاف سال شہتم  
 جلوس سب گرا لی حد کے نواب رار کتابت احوال پر سپاہ کی غور کر مارا ضائع کر دئے جانچ  
 تفصیل اسکی آگے اسکی اور نزع عہد کا ان روزن یہاں کجا جو خطہ لاخبار سے نظر راقم ہوا یہی  
 رہی جادل سولاستر اردو پلہ روغن گاوشن فی روہیہ یک ناما سنخ مہج ایکے و پیکو ار اسی سیر  
 کیوں پندرہ روہی پلہ اور ماہ ذی قعدہ سہرا و انہن سہرا دلا و النسا خانم یعنی والدہ بہادر مر  
 اسیرت تک اثباتی طرح کی تھی عظم الملک بدرالہ بخان بہادر مرحوم اول مرحوم میر کبر  
 مخدوم نواب شمس الامراہاد مرحوم کین کہ نواب صاحب ہرور سے دو سال کلان تین زحمت کین  
 امیر کیر تانی نواب شمس الامراہاد رانت اور نواب قار الامراہاد اور نور شہاد بہادر اور

نواب  
 قار الامراہاد

ماہ ذی قعدہ

مختتم الدولہ بادشاہ اور پشیر الدولہ بادشاہ رسد برادر آواز مذکور مسجد تک ہوا چار ہفتے پس سب ماہ  
 مینہ برسا اور بجلی بہت زور و شور سے چمکی مجھے تمام عمر میں اپنی یاد نہیں کہ ایسی زور سے اتنے  
 نزدیک چمکی ہو اور بہت ہی قریب سے اس قدر نزدیک چمکی تھی کہ میں جب چمک ہوتی تھی  
 اور نبض پر ہاتھ رکھتا تھا تو تین ضرب سے لیکر تیس ضرب تک اس مابین میں بعد روشنی کے  
 آواز آتی تھی ایک دو جاگری بکریاں گاؤں میں جو وہاں پر تھے اراکھلے کہ تلف ہو آخر ماہ الیہ کا شانہ  
 میں کھارے تختار الملک بادشاہ کے فرزند احمد اللہ جل شانہ نے غایت فرمایا میرے کہ ان پہلی تاریخ  
 اور بجلی کے ہوا مختتم الیم واسطے نہ رقیب ہذا کے جب حاضر ہوئے حضرت جو چند روز سے  
 سببے سبب بطور شکر رنجی کے ناخوش تھے مریانی کی مصافحہ ہوئی پھر چہنی کو بعد دوپہر  
 مینہ برسا میں جا بجلی گری کچھ دواب علف بدینے ہوئے اور ایک رنجی اور بھی سنا گیا  
 کہ نارجل کے درختوں پر گری اغلب کے ایسا ہوا ہوا واسطے کہ رگ اد کے کوکدار ہوئے  
 ہیں اور سین کشش ہی خود میں نے اپنے محمد میں ایک درخت پر نارجل کے دیکھا ہی کہ اوپر صدہ  
 بجلی کا پونچا اور وہ جل رہا تھا وہاں اور آگ اس سے نمایاں تھی اور بیروجات میں بھی ایسا ہوا  
 کہ بجلی جا بجلی گری اور بار ستر ماہ کے واسطے ہی بر سے اس مابین میں کسی نے میرے رو رو دیکھا  
 کہ بجلی کا گرنا بھی غضب ہی میں لگا مینہ کا برسنا رحمت اللہ تعالیٰ کی ہی اس چونکہ بادل بہت  
 گرجے ہیں اور بھلیان خوب چمکی ہیں بلکہ میں جو کہیں اتر رہا ہوا ایسا ہی فضل سے اس کے خود  
 ہو جائیگا اس واسطے کہ بموجب اتفاقا حکما کے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک یہ ہر دو بعضی  
 ہوا کے ہیں وہ سبب سبب ہی اپنے بندوں پر مہربان اب بندے اس کے اس حد سے محفوظ



رہنے اور چھوٹی کو ماہ منہ سنہ روانہ تھو نہ بند شیر در کرنے دیا و قار الامر اس باد کو تعلقا میں سے  
 امیر کے نواب مرہور کے دفتر خانہ میں نواب شمس الامر اس باد کو تعلقا میں سے اور اس باد کو نواب صاحب  
 مدوح ملاحظہ کر کے گشت انکی خوشی تمام حضور میں گذرائی اٹھاسویں تو محسن ہی انیسویں کو جوڑ  
 جاہ بہادر داد کی یاد ہوئی گمان تھا کہ تھو نہ بند مرحمت ہون فقط کلام ہو جاہ مدوح  
 نے خوب اچھی اچھی باتیں کہیں ایسے کہ حضور بہت خوش ہوئے پسند فرمائے بہر باب  
 پنج و اہم داد اکے تہی بخشی و دہانے کو بار پنج او کے منع فرمایا بہر تو محرم ہو گیا عشرہ دوم  
 و اہم میں اسکے گذران بعد جو دہویں تاریخ ماہ محرم کی ۱۲۸۱ ہجری الیاسی گشت پر گنجات کی  
 جو نواب شمس الامر اس باد کو تعلقا میں سے آئی ہوئی دہری تہی نواب قار الامر اس باد کو مرحمت کی  
 سب لوگ ہمراہی بہادر مغیر الیم کشادان و فرخان ہوئے نذرین میں رستم نے نذر دہی گذران کر  
 ایک بہت طغوا سے اپنے جو زبان پر آئی عرض کی کہ کو ملک کے آنے کی خوشی سب کو ہوئی ہے  
 اوکھی ہوئی بات اپنی مجھے اسکی خوشی ہے پس روز جو بعد نماز جمعہ میں صف کی پیشہ شروع  
 کی کہ کہل عشا تک تو اس بار ماہ و جب طعام سے لوگ فارغ ہوئے تھی کی قاطر جو شروع ہوا  
 دہ تمام رات اور تمام دن سیر کا بہر تمام شب و تمام روز اتوار کا بہر رات تک علی الاتصال بلاء  
 ہر سار ماستہ آدمی اس شہ بار میں دیوار میں کر کر گئے نذی کو طبعانی رہی آخر ماہ صف و تارین  
 بہادر روانہ ولایت ہوئے اور پنج صف کو تولد صاحبزادی دوم ستم بشارت النسا یکم کا بطن سے محل  
 صاحب کے عرصہ ظہور میں آیا اور اوایل ماہ ربیع الاول سے بدھوائی نے ترقی کی انیسویں ماہ منہ روز  
 چہار شنبہ عصمت تباب عقیقہ فرمان ستم الطیف النسا یکم صاحبہ بلقب انہ محل نواب شمس الامر اس باد

۱۲۸۱  
 ۱۲۸۱

خضر

بیچ الود

مرحوم والدہ ماجدہ نوابہ قادرا الملک بادر بیضہ سے اصل خلد برین سوین پختہ سال کی عمر تھی بادر مرزا  
 الیم نے خزانہ بیت تکلف سے کالافاخر ریات میں ساہرا دولت شاخ علافلا جمع تھے اور سوین بیج  
 الثانی سے مرگ عام خطا ہر سوئی بلکہ میں لوگ اسپال دتی سے سنا کہ ٹوٹے ہوئے سوین کو بھی تمام آ  
 دن بارش رہی اور سوین کو روز شنبہ حیدر الملک حیدر الدولہ علی اللہ خان بادر امیر دی مرتبت  
 بہت محرم یہی اسی بیماری سے انتقال کئے پس روز پنجشنبہ کہ ہماری تعویذ سے آٹا سوین ہی غرہ  
 سپتہ کو فریز صاحب بادر ابن فریز صاحب بادر کلان اگر داخل کوئی ہوئے من بعد اتوار کی  
 صبح کو سوین خاص محل میں نوابہ الامرا بادر کے صاحبزادی متولد مسماست حیات انسا بیک سوین بعد  
 با سوین ماہ جادی الاول روز دوشنبہ اول فروردین شرف الدولہ بادر خلف سیف الملک میر تقی  
 علیخان بادر مرحوم عرف میر بادشاہ طرف سے حضور لامع النور کے بنا بر پرستہ نوابہ قادرا الملک  
 بادر پائس شریف لائے بعد اسکے حضرت ظل سبحانی بادر مرزا الیم کو یاد فرما کر ایک فرد  
 شال کی خلعت مائی کا مرحمت فرمایا پھر غرہ ماہ جادی الثانی کو کہ جس روز بہت شدت  
 بارش کی تھی چنانچہ ذکر طحانی اور سکارب رقم ہو تابی صاحبزادی دوم مسماست انسا بیک نکو سرت  
 نیک اختر خورشید جاہ بادر کین جو بطین مطہر سے شہزادی حضور خاص محل بادر مرزا الیم کے سلج ربیع الاول  
 ۱۲۹۱ ہجری سے الکی کو کل عراچہ سے کی تھی متولد ہوئیں تین بچہ چار بیٹے رحلت کرین باغ خان کی ہو  
 یہ بھی واضح خاطر ناظرین ہو کہ اس سال میں خورشید بادر کا اپنے زیادہ ہوا ہی تفصیل اسکی یہی  
 اسطرح ہے کہ ماہ صفر میں دسویں تاریخ سے پختہ میں ہر روز کے کہ جبکو چوٹی پوشاں کہتے ہیں دو  
 دن تک چتر چار ہی پر کبل کر مطلع صاف ہو گیا ایک چلہ ہر کچہ نہ برسا اسپین بد ہوئی شائع

ماہ جادی

ماہ جادی

ماہ جادی

ہوئی لوگ اذکھال جلاستے مرنے لگے بہترین ماہ ربیع الاول سے پختہ ترین مگھا کے تار بارش کا شروع  
 ہوا اور اس کی پہلی چٹری دو دن تک رہی اور معمول موافق ہو گیا پس کہلارنا اور سیدر کہ دو ماہ  
 دس روز گزر گئے دسہرہ دیوالی ہو گئی موسم بارش کا انجام کو پہونچا پہ ماہ مذکور الصدر یعنی  
 غورہ جھادی انسانی کاری میں چٹا کی بجائے پہرا بر آیا ہوا چلنے لگی ترش شروع ہوا اولیٰ ہر روز  
 کچھ زیادہ ہوا پہر دوسرے پہر میں زور کیا تمام روز تمام رات برستارنا اور ہوا کی شدت پہ چار طرف  
 ایسی تھی کہ لوگ دروازے بند کئے ہوئے نعمت خانوں و حجر دینیں بیٹھے رہے باہر نہ نکلے فقط  
 ایک ہوا کو گردش تھی ہر چار طرف اس زور سے ہوم رہی تھی کہ برے حوض جیسے محل اور تالابوں  
 پھیلنا ایک ایک نیرہ دو دینیرہ پانی کے ساتھ بلند ہو کر خٹکی میں جاگرتی تھیں درخت بہت سے  
 گر پڑے ڈالے بہت ٹوٹ گئے شکوہ بھی بھی حال رہا دوسری صبح کو کچھ عرصہ کہلارنا چار گہری  
 دن چترے پھر شروع ہوا ایک پہر برسن کر قبل دو پہر تقاطع موقوف ہو گیا فقط تمام دن ابر ریا مقدار  
 زیادہ ہوا اور پانی کہ ہنوز آغاز بارش کا ہوا تاجو بر سے ہیں اور میں بجلی خوب کوندتی رہی بعد وقت  
 پکا تارنا اور بعد شروع ہونے برش حال کے بھی جس وقت کہ مینہ برسا سی رعد بہت اپنا زور و سنور کرتا  
 رہتا اور سو آسمت باد و باران اس دیار کے دور کی خبریں ہمالیٰ مصار و بلاد کی جو جو سنی ہیں  
 نادر الوقع ہیں چنانچہ ایک روز قبل بیان کے غرق آب ہونا عجیبی بندر کا اور ایک ذرا آگے اوکے  
 کلکتہ کا طرفان اور سبطرح مختلف تاریخوں میں علاؤ ممبئی اور علاؤ مدراس اور شہر ناگپور اور  
 گردنواج اوکے سب شہرواقع فیصل ہر ایک کی اہل اخبار نے طبع کی ہی اور ماہ ایک دو دور کی  
 خبریں آتش زدگی کی بھی بلاد مختلف سے آئی ہیں چونکہ ذکر اس کا اس جگہ پر صرف طول کلامی ہی

اور فقط اطلاع دینی حالات پر اپنے شہر و دیہات کے ناظرین کو اس بار کے دانی و کافی ایسی نہ  
 نجا و غنا سمندر گام خانہ کو پیر تا ہی طرف سوانحات ملک اپنے اور بروج کرتا ہی طرف سمون  
 سنہ روان ماہ جمادی الثانی مذکور الصدر کے چونکہ چند روز قبل کی شخص نے اس کے بارے میں  
 یعنی روجہ کو اپنی ماہ و ملا ہادی سیریا ماہ مذکور بالا السیہ یعنی جمادی الثانی الہجرہ جری کو اس کی گردن  
 میں خون کے ماری گئی سپر و ہنن آدھن کچھ مزاج مختار کار مدار انعام نواب مختار الملک بہادر  
 علیل ہو انیا الطبا نے بصحت ہو اخوری کی تجویز کیا اس میں پردا گئی سے حضرت کی ایک وقت محراب  
 جلویہ ہو کر دہشتے پہر اتوار کو انیسویں تاریخ ماہ مذکور شرق کی طرف ارادہ فرمایا باغین  
 اپنے جو قریب سرور دگر کی شبکو روئی افرار ہے اور سہ پہر کو داخل کاشانہ دولت ہوئے  
 اور روز شنبہ تیسری جب کی ایک فرزند کیونچا ہادی مرحوم ہوئے اور اسی ماہ مہینہ  
 ساتویں تاریخ کہ اس روز دسمبر کی ہی ساتویں تہی تاشا گندرا حیف صاحب بیاد داخل کاشی  
 ہوئے اور نصف ماہ میں جارت جنگ دار و غم گردینہ دفات کی اور بیون کو نواب مختار الملک  
 تالاب پر گئے دمان روئی افرار ہو کر حادثہ گون کی صیاف کا حکم دیا کہ تی پر گاہ بوت کی سچے  
 پانی کی سیر کی رات کو مقام کر کے صبح داخل دولت سرا ہو بیون کیوشعبان کی صاحبزادی  
 طفلی شیر خوار نوا بظار الامر بیاد کہیں انتقال کین بیاد محشم الہم کو داغ بالائے داغ  
 ہوا پھر آخر ماہ مبارک رمضان میں دبا کا غل ہوا حتی کہ سن ہذا میں مطابق سال نہم جلوس بعد  
 گذرے یوم العید کے ستہ سوال کا بیوتوں کے گہر معاذ اللہ عشرہ محرم کا گذرنا آخر ذی قعدہ  
 بہت غلو اموات کا رہا پھر خدائی خبر کی جو بچہ رہے شکر جناب احدث کا بجا لایا اور عشرہ میں

چند

بہشت

مناجات  
 سال نہم  
 سال نہم  
 سال نہم

میرزا

عمر الحرام ۳۲ بارہ سیاسی دریاں جلی چکی فتنوں کے مثل بتلوا چلی چند نغمی ہو چڑھ مار گئے  
 پسین ایک صاحب جو فی جاہ و پرکشائین سے محرم ملک کر تہہ سے تھے وہ بھی تلوار اپنی علم کر گئے  
 ایک دوسرے صاحب بھی ان کے نزدیک تھے و بولے تم تلوار کس لئے علم لئے ویسے جواب دے اس واسطے کہ  
 اگر کوئی ہیر آجائے تب دوسرے صاحب نے کہا کہا اس وقت کبھی نہیں جاتی وہ کو تین کہا یہ مرد ثقہ  
 تھے سمجھا رالک ہو کر دوسرے طرف جا کہتے ہو اتنے بن مانک کے جوان جو واسطے محافظت کے  
 متعین ہیں دوسرے جنگ کرنے لپٹے تو فرار ہو گئے ان کے ماتھے میں جو تلوار نیکی دیکھی یہ ہزار کہتے رہتے ہیں  
 مرد ہونگا شریک نہیں کر گئے ہو پٹے گئے اور ایسوں کو جن لوگوں نے کہہ ارا العین دیکھا یہ زمانہ  
 گوش زراقم ہوا آج وقت نصف النہار تھی غروب آئی اور طرف شرق چلی گئی چونکہ بہت بندہ  
 گدڑی سونے دیکھی اور کونے دیکھی اور ستروں کو روز چار شنبہ محی الدولہ بخار و ہوسیر و کلانی فوتہ  
 و مرض اسہال سے سخت بیمار ہو کر انتقال گئے چونکہ آدمی بہت باخبر صاحب سلوک مردمان نزدیک و دور  
 خوش اعتقاد تھے بہت لوگوں کو انھوں نے بواہر ستم جنگ محمد ناصر و مادیسیف الدولہ بیکار و صدمہ سے  
 و باد پر بلا کے دہرین جان بچی ہوئے من بعد باخون صفو شمشیر الدولہ عربن عود خان بہادر ساکن  
 حلی جغریار جنگ جانب شمال مکہ مسجد و بھی راہی عالم بقایک ہو اور چہنی ماہ مذکور ایک فرزند  
 الملک مصم ام الدولہ بادیہ کے جو طویلین پیر کے سکونت رکھتے تھے اسہال سے ارحال گئے پس آہوں کو  
 جابر علی شاہ نام ایک درویش بسین مہوی کی اگر صاحب حضر کا ہوا ہوا چنڈے تو ندیم راجہ قلعی  
 اور کابل گئی جناب سلطنت ماب خفا ہو کر دارالہمام جلیل القدر سے ورنہ کہ گزرا سکا ضبط کرد  
 اور کو داخل قلعہ ویر کہا بنی بغیر تعمیل و سکی ہو گئی اور سچ ماہ مذکور سبذ اور شید الملک فرزند شاہ

ملاحظہ

مباد کو بطن ایک سے خاص محل صاحبزادی حضور کین فرزند احمد سعادت پویند صاحبزادہ ملکہ افضل ستمی  
 حفیظ الدینجا بیا در طلوعہ متولد ہوئے کو بیست و نین رجب الاول کو محل میں حضور کے بطن سے سینی بی بی کیسیلا دختر  
 نیک اختر کی وضع محل سے حرم محترم کے منہ طور پر جلوہ گر ہوئی اور بانی کو پتیس روزی یا سواریا  
 اغراض صاحبزادی ہذا کے مقرر پائے پر بیسویں کو حکم ہوا کہ ایک طوق طلائی مرصع کاردار ایک جوتی  
 کپڑوں کی علیحدہ تیار کرین پس روز جمعہ ماہ مذکور یا غزوہ جادی الاولیٰ والدہ صاحبہ ماجدہ دینی  
 صاحبزادی اور دو حرم حرم محترم حضور کین تقریب میں چلکی گئے نواب قار الامرا ہمارے درخورد  
 ہوا کرتے اور دوسری جادی الثانی کو نواب مختار الملک ہمارے صاحب سردار باغین نے ذوال احوال  
 نظام فرمایا دوسری تاریخ روز دوم گہوڑے کے سوار پے سائیس تہا براء ہوئے اولیٰ فاتحہ سے ستارہ ہند صاحب  
 دس سرہ کے فارغ ہو کر درگاہ میں ابو الفتح خان مرحوم کے آئے گہوڑا دروازہ پر حضور دیا اندر  
 جالی وغیرہ گل کاری ہر چار دیواری کی ملاحظہ کی فاتحہ پڑھا دئے ہوئے پس چوتھی کو محبت علی  
 ہمارے قضا کی چونکہ اہل قرابت سے نواب صاحب کے کچھ باغ سے شہر کو کہ ہنوز سیر ہوئے تھے کہ  
 چلے آئے وقت سیر داخل دولتیانہ وزارت ہوئے یون کو ذوالفقار الملک ہمارے بار سیر و تسبیح  
 مزاج پر والی موضع سردار کی لی نرولی احوال فرمایا پھر چودھویں کو تقسیم خواہ آخر پائے  
 حضور کی ہوئی چونکہ سبب ناگہاری منشی قطب الدین اور خورد برد زریں خط مومی ایہ کے  
 دولاک روپی کا نقصان ہو گیا ہذا در دو ہفتے سبکو کم ملے مگر مصعام الملک ہمارے اور  
 ذوالفقار الملک ہمارے اور روشن الدولہ ہمارے کو برابر بیس دفعہ تقسیم اہل قرابت کا جو  
 بیشکارمین ہوا داخل دیوانی ہوا اور ہذا ماہ منہ سے تقسیم ہتھوڑا فاد علیان منصبہ کر دیا قرار  
 مائی

ماہ الاول

ماہ الاول

جو بیسویں کو بخشی سبکھا جسے ماجدہ کا عرس ہوا پچیسویں کو حضرت نے سوروی پانچ شیشا  
 چاندنی اور ایک چادر گل کی روانہ فرمائی پس سولہ ماہ ہذا کو سواتین سوروی معولی واسطے  
 تیاری عرس پہاڑ کے مرحمت ہوئی اور پندرہویں رجب کو دہزار بانسوروی پانچ اخراجات عرس  
 روشنی طعام وغیرہ کو غایت فرمائی اور ماہ رمضان یونین تاریخ نورالسیاکم حرم محترم غفران منزل  
 ناصرالدولہ بیادر محرم کین اشغال کین اور پندرہویں کو صاحب عالی شان واسطے میرٹھانے کے  
 باغ جیان ناکو آکر بحیرت کو پانی زریدنسی کو مراجعت کئے اور بیسویں کو حضرت نے دہزار روپی واسطے  
 نیاز دسترخوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دلوایئے چنانچہ صولت جنگ پہاڑ کو گئے اور وہاں  
 نیاز دسترخوان کی ادا کر کے وہیں آئے اور پھر شوال مطابق سال دہم جلوس یوم العید ہزار  
 روپی نواب شمس الامرا بہادر اور دہزار روپی نواب قار الامرا بہادر نے گذرانے حضرت  
 چار خاصے دود سو روپی کے تیاری مکہ صاحب عالی شان اور نواب شمس الامرا بہادر اور نواب  
 وقار الامرا بہادر اور نواب شمس الملک بہادر کو مرحمت کئے دوسری کو نذر روشن الدولہ  
 اور فرزند ان دسیرگان سہمام الملک بہادر کین داخل ہوئیں سولہ کو عرس میر نواب محمد علی  
 ہوا اور پچیسویں چوتھی ذیقعدہ تحویل آفتاب کی برج حمل میں تھی چونکہ وہ روز روشن سلاطین ہند  
 بیسویں خاص کوٹہ کے رنگ کے دیوانی اور شکاری سے داخل ہوئے اور نواب شمس الامرا بہادر نے ہزار روپی  
 نقد جوشیہ کے ارسال کئے حضرت نے رفیع الدولہ کو بھیجا کہ نواب شمس الامرا بہادر کو طلب فرمایا خاص  
 لوگوں کی نذرین آئے باقی نواب مختار الملک کو حکم ہوا چہتر اشرفی چہ سو سائتہ روپی  
 اسدن کہلے نذر کی کشتی میں جمع ہوئے اور محمد خان جمہار بانسوا دہزار و پانچ سو روپی نذرین

بہار

برخاست

ماہ شوال  
سال چہتر جلوس

بہار

خان جمدارا نغان کے پائندہ اور دگر سنگد کے پائندہ داخل محل پر شام کو خاصہ دو سو روپی کا  
صاحب النشان کو غایت ہوا اور صبح کو اور چھ خائے مصحام الملک بہادر اور ذوالفقار الدولہ  
بہادر اور نواب شمس الامرا بہادر اور نواب قطار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر  
اور نواب مختار الملک بہادر کو مرحمت ہوئے اور یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ جب کوئی عظیم خاصہ  
یا جنگیر یا سبکدین عزم کین مرحمت ہوئے ہیں تو اس شمس الامرا بہادر ثالث اور نواب قطار الامرا  
بہادر اور خورشید جاہ بہادر کو محتایات ہوئے ہیں کہ وقت بین امیر کبیر عزم کے کیا بعد  
انتقال اور اس کیسے ہیں ہوا کہ شمس الامرا بہادر کو غایت ہوا ہوا اور قطار الامرا بہادر کو  
نہن یا قطار الامرا بہادر کو مرحمت ہوا ہوا نہ شمس الامرا بہادر کو علی ہد اور خورشید جاہ بہادر  
اور شہر میں روز پنجشنبہ گیارہویں کو سارے پانچ اینچ اوکالی مینہ برسا پیر آدھ اینچ اکدہ  
دفعہ میں جد چھ اینچ ہر اربع بارش کہ ہوا اس تینوں کو ایک شخص سانس کہ اسے قبل  
اسکے اپنی خورد کا خون کیا تا تعاض میں او سکی گردن مار گئی بارہ ماہ میں سرحد ہوا اس  
باقی منفعہ اردن نذرین بابہ عید فطر کی دین تین اشرفیان سات سو روپی نقد  
جمع ہوئے پھر روز پنجشنبہ عید اضحیٰ کی سوئی محی الدولہ جی سے طرف سے کلہ عالی کے دم  
کاضی کو توالی صوبہ خلیفہ عید گاہ کو گئے واجب نماز ادا کی دوبار ہوا اولیٰ دین اپنے بی پیر  
مختار الملک بہادر کو حکم ہوا سو روپی چھپائی شرفی جمع ہوئے شام کو دو سو روپی کا خاصہ  
صاحب النشان کو غایت ہوا پندرہویں کو ہر دو پسران سید احمد کو جو مولوی زادہ مشہور تھے  
اور ملوک الحال اور قبل نو ہینے اسکے حضرت آنحضرت سے اپنے سے فراز کیا تھا اور بہت



عزت دی تھی قدرت کی بخالی لم سے سحر وغیرہ کے داخل قلعہ کو لکندہ ہو بیان قدرت کی  
 نظر آئی یا تو ترقی اس قدر ہوئی تھی کہ تمام حیدر آبادین شہر تھی غور کا سرچے طبع نے خراب  
 کی بنے تین ارکان دوست و اکابر اسطقت برتر اور ہر کسی ناک کو حق جاننے لگے تھے اور کمانڈر  
 تیسویں کو خواجہ حبیب نام بزرگ خلیفہ شیخ جی عالی قدس سرہ کے موبے اور جانشین کاظم شاہ  
 متنبہ فرزند امیر شہرہ زاد شیخ جی صاحب علیہ الرحمہ کے پوٹیس و جمعہ جیسویں کو نذرین مابقی عید کی  
 ہوئیں اس وقت نو سو یا تیسویں تھیں انہیں ان کے خزانہ ہوئیں چھبیس سو کو عرس بخشی سکیم حد  
 کا ہوا اور کمال در شہر کی طرف سے کار کیا گیا اور شیخ جی نامی سن سیاسی کا تمام ہوا اور  
 نہایت کا شروع اتنا بیسویں تا چھ سو کی سلسلہ بارہ سیڑھی پجری ایوان رہا کا شائد  
 میں حضرت کو دفتر نیک اختر بطل سے گوری سکیم کے پیدا ہوئیں واسطے تقریب جی کے معمول  
 ہوئی دوسروں کی پیروانی ملی اور ایک ہزار روپیہ زچا کو انعام فرمایا جوتے روز غرض  
 جیسے ہو واپس واسطے تقسیم بارہ نامی ملاؤں کے حسب حاجت علمی کی کا علم وغیرہ کو دلوائے  
 خوب اسول حوالہ ترا بیسویں ترقی پارہ کا سودر گیا ایک سو پانچ تک تھاسو ایک ایک سو تیرہ  
 میں اور تین ایک سو پندرہ درجہ کیا تھا اور اساری کا مل کیا ہا بلکہ دو ماہ بیت بیتی رہی  
 روایتی صوفیوں ہو کو اس سو روٹہ جاتا تھا صومگیا گا ورین اسی سیکون مٹی اور آبی  
 کہ نور فلک کے انکبین انہ ساری چاہی جہا حل و راق مرگ کا بطن خان تہا گر ہر بل چمک کا تہا  
 سے خست دیتا رہتے جو لگ لگ کر تہا رہے زندگان حال نہایت تباہ تھا اتر سکے تھے  
 سکے کی حالتیں گر رہے تھے ایک طرف جایا جاتے تھے دوسری سمت جا رہے تھے چہو تہا

درجہ اول  
 درجہ اول

درجہ اول

چہو پرند جب کہ محل نشین بازیدریان جہون لوگوں جگن ہرے آئے اسل لہون کو مائ  
 لشکر گاہ انگریز کا جو ہر تھا اند کو بھی کے حصار میں نصب کیا جس کو کہ زبیدہ آخو کا چار  
 تہی بعد پھر کے بادل ہی گردا جلی جلی ترشچہ اھو ہر ہش کی باند ہی اہلہ واک نہی کا طما  
 درنہ بل کے نقطہ ہوا کی شدت ہوشل درے جاتے تھکین جو ہی ہر گانسل ماہ اول میں  
 ایسی کی کی کہ ملنا دھوا ہوا وہ چند صفت برہ گئی جو پلہ ایک ای کو ہر ملنا بنا سو گیا بہت  
 حال ہے میں آئی کہ علیا کو رد اور کا سل بھسٹا کر ہی وہ صفت ہی کو گیلہ جی آرا کا یہ  
 اگر کہلے بند جگن میں چہو دے بند ہون کو مائ کو رد و ہر شہر جہو دہ و انہو اہو اہو اہو  
 بہادر میرا جہو ہم نامک جشع ض کی قدرت بہادر کا ہر شہر دراجہ ہر محل ہر محل نشینی  
 اسخس لوگ حاضر ہوئے کہ صدق کہول نے نفس کشن مریں کیا ہر بلدیہ میں اس دفع نشینی  
 خاص درانیکہ برادر کا اضافہ ہوا اور شہر کا ہر درانہ چارہ کی روگلی یانی چند سالوں  
 ایک سکھ نے ایک سکھ کو اپنی قوم میں اسل کیا تھا نہا میں اسے بکھڑا شہر کے محو ہوا  
 شہر یف خبہ الحکم والایون کو خج میں آیا ایک صوبہ کا رہی ہو چا شہر سے بہادر کر زمین پر  
 اور ہون تک موسم ہارل کا فکا گزرا شہر ہوا ہے دوسرے کو سید اور بکا حرکت یا آیا  
 باقی تمام رات خوب منہ سا چوہو شیکو پچھلے پہر سے جو شروع ہوا ایک عرصہ تک گئی  
 رات دن تار بند مارنا بایون کو مظہر الاخبار سے کہلا کہ شہر بخارا علاوہ میں علاوہ دارا  
 شہنشاہ روکل گیا اور سمرقند ترانامو شہر پانچت امیر تیمور کو رکان کا جو مہور علم و  
 فضل اہل سلام کا ہوا خواب ہو گیا اور چوتنی رسع الائی راہر رام بخش شہزادہ فرزند کو اپنے

ماہ اول  
 درج

ماہ اول  
 درج

پیشگاہ والا میں حاضر لائے حضرت نذری سہی رحمت کی پس چلے پروگہ عالم علیاں کا  
 چہتی تاریخ روز شنبہ پچھلی شکوہ لاد صاحبزادہ بلند اقبال خضر خضائی شہزادہ خواہان سلطنت  
 کی ہوئی گیارہویں تاریخ گیارہ گیارہ فوج خانہ یار دہم کے نواب شمس الامراہاد اور قمار الامراہاد  
 اور شاہ نور الدین جہاں کے داخل محل سرا ہوئے اور چودہویں کو پچیس روپیہ چلے والوں کو حضرت  
 شیخ عبدالقادر پیر ابراہیم قدس سرہ کے جو چار سارہیں ہی عنایت ہوئی تھیں فاتحہ سالہ غفران باب  
 میر نظام علی بیاد کے باوجود چنانچہ خاص سے مصداق الملک بیاد زود القمار الملک بیاد اور بدو شمس الامراہاد  
 بہادر اور بدو قمار الامراہاد اور بدو غفران ملے تقسیم ہوئے چہتی جاری الاول بعد غفران چاند گن کا محل  
 دیوان نواب مختار الملک بیاد نے دس کمرے بالہ سورہی تاشیں مل صدقہ اور سارہ اجہ راہ زود پیر  
 بیاد نے پانچ کمرے ارانی سورہی داخل کئے اور پندرہویں کو تین گہری راگہری ہوگی کہ تارہ  
 ہفتہ سے موعطف گیا سلمہ بہت برا تھا ہند کہ چاند کے کرہ مری سے بلوہ حجم میں دکھائی  
 دیا جس کے میں کہ چکار یا بھی اگلے گرد تین گہریں جاگہ تو ماتوب کی آواز ہوئی قسم نے  
 آواز ہوئی مگر سارہ کو تین دیکھا کھانین مشغول طعام تھا اور خلقت پاتریوں کی اس سال ہفتہ  
 ہزار ماہ گذشتہ و اول شہر حال ماہ روایں بہت ہوئی کہ سکروں مشرق طرف غریب کے جاتی  
 تھیں ہر دہرے سے سہ ہر کمرے رونا ہوئی تین نوین ماہ جادی ثانی نور النبا علیہ السلام غفران  
 سرل ناصر الدلیہ باز دین بیاہر ہو کر موہن دہرہ راہ دی میت کو بیس انیسویں روز پختہ  
 چاند جب ہوا غارہ بلوہ سے ہزار کو گول اسکا معمول ملا دیا کشتی تبرکات کی اور ماہ صاف  
 محضی مجاہد داخل ہوئی حکم ہوا کہ محضی انکی اجرا کر دو اور محول محضی کا دلوا دو اور

جادی الاول  
 ۱۰۰۰

جادی الثانی  
 ۱۰۰۰

سنا کا خاصہ سیکو اگر حفظن کو کھلا دوا دے کر جو حکم کو نہ توں کی نیاز حضرت ہلال بخاری  
 نہ سترہ کا ہو اور حکم ہو کہ ایک سہرہ انگلی جہی واسطے نیاز کوہ سار کو اور یہ بھی واضح ہو کہ روئے  
 اسی تاریخ بعض انگریز صاحب لوگ کہ کئی دنوں گرا کہ سنا یا چاہتے تھے واسطے اخراجات اسکے تسہیل  
 چند اکتے نقد روپی تو نہ چلے کہ سہا سہا آ یا سنا نک کہ بکت نہ بکت دے جس لوگ اور لی  
 لوگ نہ لوگو ایک بکائیں کہ کہ خریدن سے مینا بازار پر آیا خود آپ سنا بدل لگی صاحب لوگ  
 بی بی لوگ واسطے چنے کے بیچے انگریزی لوگ بھی خریدے اور ملکہ امیر بھی لگے کی سنا لائے  
 نوختار الملک سنا بھی روپی افزا ہو کر خریدی کی قیمت چاہتے تھے کہ کہ مول سنا چنے  
 بھی ملاحظہ بن لکھو نہ دیکھ کر اس مکان کو آئے اور ان کو چنے کے باروں سے  
 ہوئے حضرت نے وغیرہ کو ایک دہائی روپیہ کو پکڑاں اور پھر ان کو ایک ایک سہرہ عطا  
 تین ہزار روپیہ واسطے ستر خوان معمولی اور دو ستر خوان خاصہ عطا کر کے اور ایک ہزار روپیہ  
 بنا جرت معمولی قیمت کے پہلے ان کو کہ ان کے کارکن ہاں سنا ہی ہو نہ کہ ستر خوان  
 وقار الامر ایسا کر داخل ہو رہیں کہ ستر خوان سترہ نیاز حضرت ہلال بخاری نہ سترہ  
 طرف صاحب آدے غایت کے پہلے نہ رہیں تو اور ایک ہزار روپیہ سنا کو روشتی و فاختہ کے  
 واسطے دے دیں کہ ان کو ستر خوان اور نیاز ایک ایک ستر ایک گن ستر وغیرہ ستر کا  
 چھوڑ دیں سنا کے داخل کئے ہوں کو ذوالفقار الملک ہمارے درگاہ کو نہ نہ جس قدر ستر کی  
 واسطے فاختہ ڈال دے اس کی عرض ہوئی پچیسویں کو ستر کشیا یاد وغیرہ گین بانیہ شادی ختم  
 فرزندہ نیاز وقار الامر ہمارے گزرا نہ ہوئیں ہاں ہوں ختم شعیان المعظم کو چار روز بعد

۵۶۴

۵۶۴

۵۶۴

نواب ملک سید جو موضع دند گل جاگیر کو اپنی داہمی چٹائی کی بنا پر سترہ سو تیرے اگر داخل ہے  
اور یوں کو مبارکہ راجہ زین الدین نواح صحرادرگاہ حضرت برہنہ صاحب مدسہ اور باغ  
موسیٰ یحیٰی وغیرہ کی سیر کر کے اپنے مکان کو واپس آئے جو یوں کو تھاکے عید موسیٰ باغ نزار پر  
داہری روشنی کے بجلی کے گھم کے مکان میں غایت ہو سوان عود جلا یا لیا تیس سید نشین فیلہ  
بیشتر سب درخت اشباری کے دیوانی کے اور گیارہ سید گیارہ درخت بیکاری کے  
گیارہ سید گیارہ درخت کا تھانہ ہے امیر کیر کے داخل ہوئے حمید روشن الدولہ سید جعفر  
جستہ کی دیکھو تھانہ تقسیم پائے سید دین کو مبارکہ چھ درختوں کی برسی کے ایک خان  
شیرنی کے داخل ہوئے سولہویں کو تھانہ راجہ صاحب کے سماویہ گھر سے ان کے روانہ ہوئے  
سولہویں کو گیارہ سید اشباری کے نواح دارالامار سید پائے گھر اور تھانہ تقسیم ہو آوی  
باغ یعنی سولہویں کے مال اور تھانہ راجہ صاحب کی شریات شب بیدار ہی یعنی اطلال اللیل  
آتی ہے یہی میں تھانہ کی تھی رہے خوشی قسمت شہزادہ دارا عباد گدار اور سترہویں  
الدین سید صاحب عدالت نواح اشہدہ تجاربہ وقت صبح ہوئے رغبت والے  
حاضر خانہ تھانہ اوس کے حکم پائے رہن محکمہ قصارت کا خوف اور تھانہ یوں کو مبارکہ راجہ  
زین الدین سید دینوس میں اپنے دادا مبارکہ چھ درختوں کے سب پر کو جاکر اسی چٹائی پر چوکنے  
تاریخ چرمیوں دسمیر کی تھی اگر راجہ کو گون میں عید تھانہ کی موسیٰ یحیٰی کو تھانہ دارالامار  
دارالامار سید دارا جو رشید جاہ سید دارا فضل الدین سید دارا جواد شاہ نوشتہ بنا برتہ حاضر  
نئے حضرت ایک سیرتی بنش قیمت خود دیوانی سے آئی تھی اور یہ ایک کشتی تھا وی عین

کے دوبارہ نوشتہ اور دوا برائے نامی نے نذرین دین اور سو اندر دیتی کی باج برار رولی نقد  
 باج شریف نواز قار الامر ایسا نہ گئے رائے چار گہری شستہ ہی پہر بعد برخواستہ شاہ اور نواز  
 شمس الامریا در اور خوشید جاہ سار اپنے اپنے دوست کو مرزا کو ملا ہوئے اور نواز قار الامر  
 وہیں تشریف لے کر خط لارہ گورنر صاحب دار کا جو تیار ہو کر آیا او کو کھلو کر دیکھا مہر ص کرد کہ  
 روانہ ہوئے اور وقت نصرت جنگ اچانک بخش جہاں میر شاہ دینی محل رضا علی شیخ فیضی سے  
 حاضر تھے اکیسویں روز شنبہ موافق معمول دربار ہوا دیوانہ نواز خیر الملک بھادری شکار خانہ  
 زندہ ہر شاہیاد حاضر تھے گہری ہری کو نواز صاحب مختصم انیم سے تنہا ہی رہی مہاراجہ صاحب  
 یازمہ ہی وہ آدہ گہری بار بار سے برخواست ہو گئی اور نواز قار الامر بھادری جلوس میں مہر ہو کر کوٹھا  
 کو اعدا تھا مہاراجہ صاحب کو نواز قار الامر ملاحظہ اور رہا ملاحظہ اسل کارین کو  
 تاک کر کے مراجعت فرمایا اکیسویں کو معمولی کلاہ زر و زہر پہنے کا داخل ہوا اکیسویں کو دربار  
 پہ موسم نواب شمس الامریا در سے تعف کے گذرا اور میں اکیچو نواز خیر الملک بھادری کو مرمت ہوا  
 اور پندرہ آم تہنیت یاور الدولہ کو ملے اور چوبیسویں کو کہ غزہ حضور کا تھا اسل عیسوی ۱۹۰۷  
 سین شروع ہوا چونکہ ماہ رمضان میں عرس بی بی کے چشمہ کلہو تہا ہی ستائیسویں کو دربار  
 واسطے فاتحہ نذر جاہ علیہ سید النساء العالمین کے غایت کیے باخون کو رمضان کی سیر ہوئے  
 دن کے چھٹی کی سیر تک تل سکر ہوئی حضور ایک گہوڑا ایک گاؤش اور سیاہ بانا  
 صدقہ صاحبزادہ کا دیا اور چوتھی کو شکر جنگ خانہ نشین تھے حضرت او بنین یاد فرما کر نہ  
 اور نواز خیر الملک بھادری اس روانہ فرمایا کہ ہم ابنین کام پر بھی الدولہ کے مقرر کیا اور گیارہویں

پہنچا

صاحبزادہ بلبلہ اقبال میر محبوب علی خان بیادرام طلبہ کی اسم نویسی پر آرتیس و بی ماسوار معوی  
 دستخط فرمایا چارسید زادون کو روپیہ روپیہ روز کر دیا چار انا میں دو دلا ساسا روپیہ  
 اور چار غلٹا چھے چھے روپیہ شہرہ کی ملازم ہوئیں فقط اور یہ بھی واضح ہو کہ جو دسویں تاریخ  
 ہذا سن ۱۱۸۱ میں جو اخبار آیا مظهر الاخبار میں لکھا تھا کہ لندن میں تیرہویں نومبر کو نصف شب  
 صدائے شہا جاؤ طرف اسٹاکہ گریٹ رہے اور صبح چار بجے تک دسی تیزی کے ساتھ سکنے  
 چمکہ اسکے اول یہ خبر ہو چکی تھی سب لوگ کو تھون پر بیٹھے ہوئے ملاحظہ کر رہے تھے اور احوال  
 بہر امید و آسائشیں برسن اور پائے کہ بہر نظر آئیں اور کوئی پیش بین کہہ سکے اور یہ بھی طبع کیا تھا کہ  
 دنیا ہی تیرہویں نومبر کو تمام ماسوارین اور جو دسویں کو شہ پور و راولپنڈی اور اچکھان  
 میں بھی کثرت کرنے ہیں لیکن کثرت کی نسبت میں اس کی محض تامل ہی جو کہ اس زمانہ میں تو آخر ہوا بخیر  
 بیلہ اور نوادہ شیر خوک بہادر و دلیر نامی قدیم شہر یک دولت و تاحال اخلاف اُن کے نسلاً  
 بعد نسلاً بروقت ہر زمانہ میں لاثباتی ہوا اور ہنوز رونقِ آخر و سادہ امارت و کامرانی کے ہیں  
 دو کوکبہ انار کے مع اتحاد و عیدہ بیان ہوتے ہیں کوکبہ اول امام جنگ شمشیر بیادرام  
 ابوالخیر خان جعل الخیر شہادہ اور ان کے اسلاف کرام و اخلاف دی الاحرام کے بیان میں  
 واضح ہو کہ محمد ابوالخیر خان بہادر شیخ فاروقی ہیں سلسلہ جناب کا ابا و جد حضرت شکر گنج شیخ  
 فرید الدین گدھی سرہ کوہ پور تھائی اور نسب شریف حضرت خواجہ ابراہیم سلطان علی سے ملتا ہے اور  
 ابا و جد امیر زمان سلطان دریا عدل و داد تاجاب خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت شیخ غفار و  
 ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہوتا ہے اسطرح یہ کہ خزانہ آپ کے شیخ محمد عبد اللہ

ابن شیخ محمد بن الدین ابی شیخ محمد منصور ابی شیخ محمد سلیمان ابی شیخ محمد قدس سره العزیز  
ابن شیخ محمد حضرت ابراهیم با شاه شیخ قدس سره العزیز ابی شیخ محمد اسحاق ابی شیخ محمد ابو الفتح  
ابن شیخ محمد علی واعظ البکیر ابی شیخ محمد واعظ الاصول ابی شیخ محمد عبد الله الاعظم ابی شیخ محمد معود  
سلیمان ابی شیخ محمد محمود المعروف بشیما شاه ابی شیخ محمد نصیر الدین ابی شیخ محمد احمد  
عزیز فرج شاه کابل ابی شیخ محمد ابی شیخ محمد ابو مقاب شیخ محمد احمد ابی شیخ محمد شعیب اب  
شیخ محمد سلیمان ابی شیخ البیض العالم خواجه فرید الدین گنج شکر قدس سره اسم زوجه بی بی  
زینب بنت عیاش علی اکبر جیسے بیٹے اول شیخ بدر الدین روح بی بی رحمان بنت سید احمد  
بن سید محمد دوم شیخ محمد یعقوب سوم شیخ شهاب الدین حیات شیخ نظام الدین محمد شیخ عبد  
مشم شیخ نصیر الدین دوم اختر اول بی بی صاحبہ ادبی سوسید صاحبہ علی سے دوم بی بی کریمہ  
سید بدر الدین اسحاق سے بی بی شیخ بدر الدین کو ایک فرزند شیخ مودود روح بی بی کریمہ بنت  
عظمت اللہ بی بی شیخ مودود کو تین بی بی اول شیخ محمد موسیٰ روح بی بی پریم بنت شیخ زید الدین  
شیخ عبد اللہ سوم شیخ محمد روح بی بی محمد اختر اول بی بی عظمت زوجه شیخ کبر بن شیخ فرید الدین  
ناگوری دوم بی بی عصمت زوجه شیخ خالد بن شیخ نظام الدین بی بی شیخ محمد موسیٰ کو تین فرزند اول  
شیخ معروف روح بی بی رجب دوم شیخ سبحان اولاد در پور سوم شیخ جمال الدین اولاد در پور  
دو فرزند اول بی بی بطور منسوب شیخ نصیر الدین بزرگ انھیں ایک فرزند شیخ عبد الرحمن دوم بی بی  
منسوب شیخ عبد الغنی سے بی بی شیخ مودود کو ایک فرزند اول شیخ کریم الدین موکل اسم زوجه  
نامعلوم بی بی تین فرزند شیخ محمد شاه عبد الحق رودی اسم زوجه نامعلوم دوم شیخ محمد رفیع



ایچھے ایکہ فرزند شیخ غلام غوث خان زوج بی بی فانیہ بنت شیخ محمد صالح ایچھے ایکہ فرزند غلام حسینی  
 زوج بی بی سہمی بنت شیخ غھنے ایچھے ایکہ سپر فقط شیخ غلام محی الدین زوج محمدی سنگم بنت شیخ  
 حفیظ الدین کا اور ایکہ جتہ بی بی رحیمی زوجہ شیخ حام الدین ایچھے ایکہ سپر شیخ معین الدین ایچھے  
 ایکہ سپر شیخ حیات اللہ خان ایچھے دو سپر شیخ عظمت اللہ اور محمد وارث سوم شیخ پیر پور  
 شیخ محمد شاہ روہی عبد الحق کو ایکہ سپر شیخ محمود ششمہ اسم نا معلوم ایچھے ایکہ فرزند  
 محمد احمد اسم نا معلوم ایچھے ایکہ فرزند شیخ محمد داود اسم نا معلوم ایچھے ایکہ فرزند  
 ملا حفیظ الدین و فیہ شیخ پیر مولوی ملک العلماء اسم نا معلوم آپ زمانہ میں محمد  
 اکبر بادشاہ کے تھے ساکن موضع کھڑی لاہور وہاں سے قدم رنجہ فرما کر رونق افرا  
 بدہ شکوہ آباد ہوئے اور محمد کن پور میں قیام کیا قبر خباب کی محلہ مذکور میں ہی  
 ایچھے ایکہ فرزند مولوی شیخ محمد فیروز اسم نا معلوم ایچھے دو فرزند اول شیخ  
 محمد سیوا الدین زوجہ بی بی امینہ بنت شیخ عیاض اللہ دوم شیخ دانیال اسم نا معلوم  
 بی بی ٹری بنت شیخ قاسم الصاری ایچھے ایکہ فرزند شیخ جلال الدین ایچھے ایکہ خسر  
 بی بی نور الدہ بنت شیخ قمر الدین ایکہ فرزند شیخ مدح الزما عیالی شیخ بدیع الزما کو ایکہ سپر شہر ما ایچھے ایکہ خسر  
 امیر نور الدہ شیخ غلام الدین بی بی شہباز الدہ کو ایکہ فرزند ارجمند و اول شیخ محمد الوالیہ خان آباد دارم جگہ اور  
 دھڑی بی کی کہ نہ زوجہ شیخ کل محمد ایچھے ایکہ فرزند شیخ محمد اجہ خان آباد دی جٹا کی بی بی عطیہ بنت شیخ بدیع الزما  
 عثمانی جہوی بی بی اور دی بی بی کا نام بی بی رکی بنت شیخ عبد اللہ خاٹان سل محمد خان آباد کو ایکہ  
 شیخ عجم الدین آبادر الما خطب محمد الملک کہ ذکر ترقیات آبادر معر کا جو گا اور تین دھڑے

کلان بی بی کنی زوجہ حاجی محمد صلاح خان کہ وہ ہمراہی میں خابطہ جنگ سائبہ بعلقہ اری <sup>بعض</sup>  
 محلہ صوبہ اورنگ آباد کے مامور و سبطی بی بی لاری بیگم زوجہ نواب القیم صاحب دہان نواب الخیر  
 خان بہادر موصوفہ احوال خیر گال خاں کا ایک خود رستی بیگم زوجہ دارالعلوم و کتب خانہ کے ذکر  
 ترقیا آج بھی رقم پذیر ہو گا ایس محمد الملک شیخ رحیم الدین خان بہادر کو چار سپہ سیف جنگ اور  
 امام الدین خان بہادر اور اختیار الدین خان بہادر اور ظہور الدین خان بہادر اور چار خیر کریم النسا بیگم  
 شیخ فرحت اللہ خان اور شہزادہ بیگم ناکتہ احمد بیگم بھی ناکتہ اور امیر النسا بیگم زوجہ شیخ  
 فرید خان ایک خیر بی بی گشتی زوجہ شیخ بدر الدین عثمانی بی بی گشتی کو تین دختر ساجدہ بیگم ناکتہ <sup>بی بی</sup>  
 شرف النسا بیگم زوجہ سید سردار علی سفینہ النسا بیگم زوجہ شیخ اکرام الدین انصاری بی بی کنی کل  
 دختر امجد الملک بہادر زوجہ محمد صلاح خان کو دو دختر اول حبیبہ بیگم زوجہ محمد حیات خان دوم حیات  
 بیگم زوجہ حمید اللہ خاں شہید حبیبہ بیگم موصوفہ زوجہ شیخ محمد حیات خان کو ایک سپہ محمد  
 عزیز الدین خان بہادر زوج بی بی ربیعہ النسا بیگم بنت شیخ محمد واسع عثمانی اور بی بی حسن بیگم <sup>زوجہ</sup>  
 محمد ضیاء اللہ خان کو ایک سپہ شیخ محمد شمس الدین خان بہادر اولہ زوج بی بی نجیہ بنت نواب القیم  
 بہادر موصوفہ اور ایک دختر امیر النسا بیگم زوجہ نواب شمس الامرا بہادر ثانی حلف نواب ابو القیم خان  
 بہادر محمد و ولد نواب ابو القیم خان بہادر موصوفہ سپہ محمد عزیز الدین خان حبیبہ بیگم صاحبہ ہو سکتی  
 دربار اول شیخ امیر الدین زوجہ فضل بیگم حبیبہ نواب وقار الامرا محمد شہید الدین خان بہادر زاد <sup>حلف</sup>  
 نواب شمس الامرا بہادر ثانی دوم شیخ شجاع الدین دوم دختر بی بی دہ بیگم زوجہ شیخ عبد الوہاب  
 بی بی کنی ثانی زوجہ شیخ داؤد امیر الدین خان ابن عزیز الدین خان بہادر کو ایک سپہ ولی الدین



ریاست میں نواب شہید نے لرزل عظیم واقع ہوا اور اس طرح کے امیر خیر خواہ نادار الوجود افغوی طلب فرما کر  
 بہر حال کیا شمشیر سوار خطاب مرحمت فرمایا میں بعد سے برہانپور کے عہد میں ہدایت بھی الدین تھا بہر  
 پائی اور نواب صلابت جنگ امیر الممالک نے جہاد دارالکلی امام جنگ خطاب کے مخاطب کیا الحاصل غنا  
 بریں کی حال پر یاد دہود کے سریش سریش کی بہت حد تک سیدہ محاربا نمایاں تردد آئے پایا عرصہ روز میں جلوہ  
 دئے پڑنے میں امیر الممالک سوار کے سوار فالج و لقوہ کے ہوئے اور طاعون و سیدہ مرض میں بھی ایک  
 فتح نمایان کر کے صحیح رہا اسی سولہویں ربیع الاول ۱۱۶۷ھ گیارہ سو چونت میں سیاح عالم جہاد ان کے  
 ہوئے محل انتقال شہر برہانپور اور قہ مبارک بھی وہیں ہی اور انکو دوحل تھے اول اس محل نواب القبا  
 راعلی بی بی رحمہ بنت شیخ معظم اور خال زاد شیخ یونہی خاں ملا ولد دوم محل اقر بار شہد ان ایلمیر  
 کے تھے اور وہ شہد اراہل اسلام سے تھے اور اسے تھے کہ شہید پاشا کو صاحبہ ارگی میں بارادہ  
 مرد سوار ان کے گہر میں اس کے تھے اور اسے بھی قرار کے تھے کہ چاہے بدولت کو شہادت ہوگی تھو  
 داور سنگ خانی انکو شہادت ہوئی اور یہ جو عید ارومان حاضر ہوئے تعلقہ ایلمیر نے اور اطراف  
 ایک چار پانچ تعلقہ دوسرے پانچ سالک دینی حاصل بطور انعام جاگیر علی التعمار فرما اور پروردہ محل  
 برہانپور میں ہوئی اور بدفن بھی انکا وہیں ہی اور عجب حسن کے ابو الخیر خان ہمارے سے لیکر نواب ابو القحطان  
 سوار اور نواب امیر کبیر سوار اور نواب احمد ارالملک ہمارے سبکی شادمان ہوئے ہیں اور ان کے جہاد  
 پاک محل دیکم دوسرے اول تیغ جنگ محمد ابو القحطان سوار دوم تیغ ابو البرکات الخاٹم جنگ محمد سوار و ابو القحطان  
 ثانی کہ درہم حضور کے جنگ گاہ میں کبیت رہی اور انہیں جہاد کا یہی سے حلیت کی اور قہر بھی برہانپور میں  
 نواب ابو القحطان الخاٹم ابو الخیر خان ثانی تیغ جنگ شمل الدود ایلمیر سوار کا سبب ان ۶

لہو اور اپنے برادر محمد ابوالبرکات خان سے کابل میں رہا تو یہاں پہلے سے انتقال و اس بزرگ اپنے دام جاگیر و  
 لاشہ گرام میں تہ تک خانہ نشین اور عادت گزین رہے اکثر اوقات ان روز و رات میں بیٹھ کر زبان پر  
 لاتے تھے کہ جبکہ مجھ کو دو کثیر ہوگی اس قدر سپاہ کی ساتھ بہت سلوک و مراعات کرو گا چونکہ نیت بخیر  
 ایسا ہی ہوا کہ جس وقت نواب نے کبارہ سو پتھر میں رونق افرا بلکہ برائے پور ہو گیا اور یہاں سے ملکہ حاصل کی  
 اور ہمراہ رکھا ساتھ ساتھ ان عالیجناب کے لیے اور رکن الدہا دیو جو کہ حضور نور میں کوئی محمد علیہ  
 حضرت نے چند کھوکھو دیو وغیرہ لایا اور اجڑی دہلی اپنی ذات ملکی صفات انجام دیتے رہے اور  
 میرا ہم سے جنگ بیا در و دعوتی امر کو ز خاطر تھا کہ بیا در موصوف کو دیوان کرین جمیع مقدمات طوع  
 فحشہ الیم کے لیے لیکن بیا در موصوف نے تقاضا دیا کہ اس کی اقبال کیا گداش کی کہ میں مرد سپاہی ہو مگر  
 نہیں مجھے اس کا علاقہ یہ در دسری ہی مجھے اپنے ذہن کا کام ہی غلبت کا رستہ تھا بیا در موصوف  
 کہ غلام سیدنا دیوان کے لکھا کہ سپاہ بیا در موصوف کی بارہ ہزار یا گاہ سو اس سال کے  
 منتخب اس روز کا کہ تہ اس قبضہ میں تہت سلاح با کھف ایسے کہ مجلس کی رشک صحیح گلازار  
 دیتی ہی خود رہا تھے کہ باغ و ستائر سپاہ رنگین مری زندہ بھی رہتے ان کے اعتماد کا زیادہ تھا  
 یہ اندام تھا ان کے تہت دیوانہ و خلوت رہتے تھے اور چونکہ دل و چہرے کی طرف ہی اور بیا در موصوف  
 فرستے مثل او کی شکر میں رجب ہر اور گرد و پیش دیرہ خاص کے رہتے تھے اور فوج دیوانی کی دست  
 اور چونکہ آمدنی میں لاکھ روپی کی ملک مخصوصہ جاگیرات سے بیا در موصوف کو اکٹھا کرتی تھی  
 تو ہر سال وقت حجاج کے مبلغ نمایان خزانہ سرکار سے واسطہ دو لکھ خرچ فوج و سپاہ کے  
 عنایت ہوتے تھے چونکہ احوال حدیثا شایستہ اور اعتماد آباستہ محارم اخذ کا خدمت میں

دلی نعمت بند کا حضرت کے اس لوگ و قد روانی بہا و موصیٰ حقین سپاہ کے اور بیان عنایت بیغایات و  
 افزائش مراتب منازل حضرت کا واسطہ شد اور بہا و موصوف کے علیٰ آئینہ الدیخانی اور حکایت اس  
 حیرت منین راقم نے یہ رقم کیا ہے یہ رجوع کرنا ہی طرف تقیم سپاہ کے واضح ہو کہ شمس الامراء <sup>نفس</sup> سپاہ  
 سپاہ پاگاہ پنی اس طرح اقربا پر کی تھی اول محمد امجد خانانی نام اصلی شیخ جیم الدین اولاد <sup>الغیاث</sup>  
 ساکن موضع سوسہ و شکوہ آباد صوبہ پوربہ بنے والد بزرگوار ان کے شیخ محمد امجد خان حشر زادہ <sup>مختار</sup> تھے  
 ابو الخیر خان بہادر مرحوم اور درالمہام انکی سرکار کے تھے جبکہ اجل طبعی سے انتقال کئے فرزند انکی  
 شیخ جیم الدین جنہ زمان میں محمد صالح خان کی رہے بعد فریق بالترتیب نو شمس الامراء کے ہو کر آئندہ <sup>نفس</sup>  
 امرائی اور خطا خانانی ارثی اپنا محمد امجد خان پایا پیر تھانیا سانبہ خطا بنے جبکہ امجد الدلوامجد الملک <sup>مادر</sup>  
 سرفراز ہوئے اور منجملہ سوار و پیادہ پاگاہ و رسالہ کے حکم و اضافات محال پائین <sup>صوبہ</sup> پائین  
 بغیرت خاوندی سے قبضہ اختیار میں اپنے لاکر سر آمد ردیکار ہوئے واضح ہو کہ معزالیہ فرط خوش <sup>طبع</sup>  
 متین و حلیم مزاج سلیم الطبع کم سن کی کم از کم رحم دلی و مہربانی مال اندیش گھایت شاعر تھے جو کہ <sup>طبع</sup>  
 عشرت پسندی و شوخو رتن محل میں جمع تھیں لہذا کہ سید الملک ستمیہاں انکی بہت کئے تھے مگر <sup>نفس</sup> مگر سادہ  
 شہنزی اور عطا میر کے سلاطین اور سرشار کا و بار مالی اور شمس الامراء انانی کا کہ ہنیر <sup>نفس</sup>  
 انکی تھے ہو چکے تھیں شوخ و ہنر سے دنیا اور دجہ اختیار کو ہو چکے کار خانات <sup>نفس</sup> پر فائز  
 ہوئے کہ کہ کہ آیت تالعمرا مبارک ہے حق تعالیٰ المرام ایام زندگانی کے گذر آدم سید الملک کے <sup>نفس</sup>  
 کہ با اپنے اوقات زندگی اپنے فاقین محمد ابو الخیر خان بہادر کے اور ہنیر انکی بھی ستمیہاں <sup>نفس</sup> ابو القح  
 کے تھی شاید ماد والدہ امیر شمس الامراء انسانی کی ہو گئی کہ شاخ شجرہ میں بنیں <sup>نفس</sup> یہی <sup>نفس</sup>

محل عیقاہ شمس الامرا بھادر کے ہو کر مرتبہ والملا و خطاب سردار الملک سردار الدولہ بہادر  
 سے بہرہ ور ہو کر وال را حورہ وغیرہ محلات سکرانہ زیر صوبہ بیدر جاگیرات خوشنخواہ  
 رسالہ و پانچاھ مین حاصل کر کے سپاہ خوب ہم ہو چائی لکھا ہی کہ جنگین نزل کے جب  
 احتشام جنگ خلف ضابطہ جنگ سے پیش ہو کر سواد قصہ بین داد مردی و مردی  
 کی دی بس مصدغیات حضور پر نور کے ہوئے واضح ہو کہ بہادر موصوف داد و دل سے مشہور  
 مرد مردانہ تھے تمام عزائم یہ و دشمن گذارے سویم غلام امام خان امام الملک کے اولاد  
 زمینداران الیغری کے تھے چونکہ والدہ شمس الامرا بیدار کین یعنی محل ابو الخیر خان بہادر ثرات مین  
 ہوئے تھیں مکہ طبعی سے سایہ عاطفت مین شمس الامرا بیدار کے رہے ہیں پرورش پائی آخر  
 پانچ سو وار کا سالہ او کو ملا اور جاگیرات ملنگہ وغیرہ محلات سکرانہ درک صوبہ بیدار کے  
 بعض ہوئے تھے العرش و عرش مین گذاری چونکہ عیش و عیش مزاج تھے اور سب  
 و خیر کی بہت تعویض بعد کا شمس الامرا بیدار کے سالہ بارہ سی بار مین امجد الملک  
 قریبی خاندان بیدار کے جاگیر و خراج پر مصرف ہو پانچ سو روپے مال و واردات کی قرار پائی  
 یہاں مین اعظم جنگ محمد عظیم خان بیدار کہ وہ دھڑ سے مصحام الملک مرحوم کے رفیق مین شمس  
 بہادر کی مسلک ہو کر دیوان مالی اور ملکی مین انکم تھے تمام عمر اسودہ حال رہے اور  
 راقم نے خرد سالی مین اپنی دیکھا ہی امیر پاکاہ کے ساتھ تھے چار بیٹے مشہور  
 پچھلے بیٹے میراد علی خان بہادر صاحب نوبت و صاحب خطاب غانی و بہادر دی اور میر  
 باقر علی خان اور میر فتح علی خان اور میر شیر علی خان اور ایک نامہ والدہ کو سنہاں کے

سرفراز جنگ المدعو میر حبیب بھی سید تھے اور سوائے اکثر جمعہ بڑے قہر دار ہوا  
 بھوئے تھے سکنہ خان ہمت خان پان بیان سوردی پان ہوار کے ہائیگر نعلی ایتھا مدوح تھے  
 موجود پانچاچیسویں ریح<sup>۲۵</sup> الشانی شہید بارہ سو پانچ ہجری سرفراز پانچ بن اس عالم سے سیاح عالم  
 بقا کے ہو اور دیکھ کے جہازہ دوش بدوش ہر دن بلدہ لاکر دگاہ میں حضرت برہنہ صاحب  
 کی دفن کیے فیدخل الجنة تاجی جبکہ اس کو پہلے یا کو ملک نظم میں بر دیا ہو گا عین  
 جو زیادہ میں تخرج کیا ہو گا لیکن اس محل پر تخرج یہ نسبت ہو جائے اگر تخرج ہو تا ہو تو  
 شجاعین یکتا زمانہ سپہ پور و فاشا خیر خواہ سرکار نو ایتھا مدوح کو دو محل اول  
 بیگم صاحبہ دختر برادر محمد احمد خان بیادریسا کہ گدرا ایتھا ایک خلف آرمسعدت  
 مدحس دایلی صفائی ڈرامیر کیریانی شمس الام احمد خیر الہ خان ہمارا اور ایک ضربیانی  
 دوم فتح النساء خانم لاولد لیکن امیر کیریانی بواستقال والدہ برادر کو اور چہ بیادریسا جن کے  
 ازلی تھے مادام الحیات اعزاز و اکرام کرتے رہے اور فریاد ان کو ان کے ملک اور تعلقات  
 دیکر دام بیت خوش و خوش رکھا امیر کیریانی جاہ و توقیر و تائب الامرا ہادیانی درائے  
 مرقدہ کا بیان واضح ہو کہ نام اصلی جناب مدوح کا محمد خیر الہ خان سی اور مولد و شہادت  
 فرخندہ بنیاد جمید آباد اور شہر ولادت نصف رمضان المبارک<sup>۹۵</sup> ۱۱۰۰ گیارہ سو پانچانو ہجری  
 ہی اور تقریب شہید خانی جناب صوف کی اول عشرہ میں صفر المظفر تھیک شہید بارہ سو  
 ہجری میں نواب غفراناب میر نظام علی خان بیادریس الروس مملکت کن نے جعلی اللہ  
 منوہ چونکہ برسر ہم تھے پنج حوالی عہد گاہ جدید ختام کو ایک چشم میں متاقد نایک زینت



بخشی نوابصبار و بر و پدر والا قدر کے اولاً خطاب ببادری اور جنگی اور دولانی اور ملکی  
 موروثی مع نام نامی محمد بن ابوالدین خان بادر عم ذوالکرم سے اپنے ثانیاً امام جنگ خورشید  
 خورشید الدولہ اور تیسریں زرار روپی کی ذات جاگیر نیکوہ سے مع مناصبہ پیشگاہ سے  
 حضرت نواب نظام الملک بادر آصفیہ ثانی کے سرمایہ اقتدار کا حاصل کیے من بعد جمیع خطاباً  
 شمس الامیر شمس الملک شمس الدولہ ابوالخیر خان بادر اور کل مناصب سب بزاری دس ہزار سوار  
 اور تیرہ مراتب تخلصات علم و نقارہ و جہاز دار بالکی و عماری دوسری جہاز دار و مورجل اور  
 قلم جو اہر سرایا مع لشکر و غزہ اور تالی محالات والہ بزرگوار کے کہ جملہ جالیس لاک روپے کا  
 فاصلہ ادھکاتہا دربار واحدین بسا ہی ہو پہلی شادی نواب مدوح کی اہل قرابت میں  
 اور انسا بیکہ سے بیچ سنہ بارہ سی ستائے جلوسہ گروہی ہی مادہ تاریخ ادکایہ ہی  
 زینہ شمس کی نیک جلوسہ کی رہا اور سنہ بارہ سی ستائے میں نواب حضرت نصیحت موضع کٹر کہ  
 شریک بنظر مگر نہ کان حضرت تھے اور چونکہ غایت بغایت حضور مقرر کی احوال  
 پر نواب عیدہ حسال ہمیش از پیش تھی جیسا کہ من دعن او پر مذکور ہوا عفت پناہ دریم  
 مسماں لیسر انسا بیکہ صاحبہ معظمہ مکرمہ صاحبہ ازی کو اپنی بعد اد اجن ملوکانہ کے ۱۲۵  
 جاہ میں بندہ میں بیچ عقد ازدواج نوابصبار تحت الشہیم کے دیگر شریک قرابت قریبہ  
 فرمایا اور انواع و اقسام سے رتبہ کو شاہ کے بلند پایگی بخشی غرض کل ضائد مملکت  
 دشمن سے ہا تخلص جیسا کہ ظاہر ہی مکرم تر گردانامں بعد جب نوابصبار کو بطن مطہر سے نخل  
 بذر کے سنہ بارہ سی ستار میں ترے صاحبہ ازی محمد فرید الدین خان بادر پیدا ہوئے

بجز عرض اس نوید جاوید بیداری میں بندگان حضرت شجاعی کے پاس سے واسطے دیکھنے  
 نو چشم فرۃ العین دختر نیک اختر کے جلوہ ریز ہوئے اور اثنیہ راہ مخشون کو جو واسطے  
 ایا امجر تہیت کے جیسا کہ رسم قدیم اس بلدہ کا ہے کہتے ہوئے تھے دو ہزار روپی عنایت  
 کئے اور جب اצל ہمارا ہوئے عند النذر لوالہا مع العظیم کو چونکہ بہت عزیز رکھتے تھے  
 باہن گلے میں ڈال کر دیر تک سینہ بے کینہ سے لگائے رکھے اور مبارکباد دی اور ۱۲۲۰  
 بارہ سہی میں محلہ اور دیوانخانہ عظیم الشان جس میں کہ تاقوت انتقال لوالہ صاحب  
 سکونت رکھتے تھے احداث پایا جناب علی القابیس وقت مغفرت منزل سکند جاہ ہوا  
 کی ضیافت کی اور کو خدو کا مران رونق افزا ہو کر آئینہ محل میں بنگوانی برت شریف  
 چولتے رہے خاصہ ہمارے گھر کو روانہ ہوئے اور ۱۲۲۸ بارہ سہی اتالیقین میں نواب  
 رسوم شادی ستما کالی بیکم صاحبہ مطہرہ تری صاحبزادی خاص محل کی ساہرہ نور النعمان  
 ابی ایہ النسا بیکم صاحبہ معظہ صیغہ انما کے ترے ترک و ططراق سے موزی کئے اور  
 روز ساجی حضور نور الشہور سکندر جاہ بیاد مع اکبر جاہ بیاد اور صاحبزادہ  
 بیغ القدر ناصر الدولہ بیاد طرف سے دولہ کے تشریف ارزائی رکھے کر ریب دہ بھل  
 کا شانہ عروسی ہوئے اور روز ہندی طرف دہلہ کے سکندر جاہ بیاد اکبر  
 جاہ بیاد اور ناصر الدولہ بیاد گبرنوش کے تشریف ارزائی رکھے اور یہ بھی واضح  
 ہو کہ وقت انتقال برے نواب صاحب مرحوم بیغ تیغ جنگ بیاد کے چونکہ جناب محمد  
 حرم شال تھے اور حضرت بندگان عالی غفران تھے امجد الملک بیاد ماحو صاحب کو جہاں محمد

نایک سپاہ کا کیا تاج کیا کہ گذر اباد و معر نے راجہ چند و لعل کو پیشکار سپاہ یکا گہ  
 گردانا تھا اور راجہ جہانے وقت قبول کرنے پیشکاری صدر الکشن برادر عماد کو قائم  
 مقام اپنا کیا تھا اور خود سری اور تغافل شعاری سے اہل کاروں کے رفتہ رفتہ سلسلہ  
 کار خانجات کے جو گلچہریان پر گئیں تھیں یعنی تخواہ تھامی فوج کی بہت چڑھ گئی تھی اور  
 سپاہ وغیرہ بدل ہو رہے تھے اور سرشتہ بالکل اوسکی ادائیگات نہ آتا تھا بغض  
 نفیس متوجہ ہو کر رہ گئے کیا اور سپاہ انتظام فرمایا کہ اوسکا نعم البدل ہو اور محمد نور الدین <sup>علی خان</sup>  
 ابن میر محمد غیاث خان کو بخشی فوج گردانا اور راجہ بدر لعل کو پیشکار اور ابن توپخانہ لگی  
 شوہر جو الہ کیستان مستر خان کلاہ پوش کے کیا پس <sup>۱۲۳۰</sup> بارہ سو تیس سے ہو جب ایام شمس کی  
 ماہ ماہ کل جمعیت کا داخلہ دیکھنا اور تخواہ دینی نیک شعار مقرر کیا چنانچہ تاحال <sup>ست</sup>  
 ایزدی سے اللہم زہرا را دینی معطی اسی امر کے خزانہ عامرہ میں تعلقہ اردن سے تحصیل  
 ہو کر جمع ہوتے ہیں اور مجروحہ کے در دولت سدا پر سالہ دیا گاہ میں تقسیم پاتے اور <sup>خروج</sup>  
 یوحہ دارون اور محلات اور بار و چکانہ اور خیرات اور ساجد و مدارس کا سوا اوسکی  
 الحمد للہ سرکار اوصاف کی فی زمانہ تابلو ہذا میں صاف نقل اٹھ کے ہی اور ارباب <sup>دعای</sup>  
 نے داخل بہت پسند الیہ میں بستان سہ اور کمان شہادہ مابین باغ و ایوان <sup>مبارک</sup> اور مسجد  
 جانب دست چپ جلو خانہ بنا کر دیا اور حسب الاموال الدہ ماجدہ کے مسجد موصوف کیا  
 تریم کی تاریخ اوسکی ما احسن ایہ کریمہ سے پائی گئی ہی فَاَدْخُلُوْا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 اور بعد تحریک باغ مذکور عمارت اذکت میں اوسکے متاخرین و علماء بلد کی تیسرا اور تہذیب کی

من بعد سنہ ہذا میں یقیناً کر دگا چودہ برس کے میں صاحبزاد محمد فرید الدین خان بھادر  
 ہماری بجائے خزان گلشن بقا کے ہوئے نواب صاحب کو کمال رنج ہوا اور متصل <sup>۱۲۳۲</sup> سال  
 بارہ ستمبر ۱۲۳۲ء میں چھبیسویں تاریخ شجاع المعظم کی رابعہ زمان عقیقہ دور اولہ <sup>۲۶</sup> صاحبہ  
 ماجدہ مسماہ لاڈلی بیکھ صاحبہ نواب مدوح کین میرٹھ نصیب ہوئیں اور ہنوز اندوہ واقعہ  
 مذکور کا دفع ہوا تھا کہ بری صاحبزادی صاحبہ مکرمہ مسماہ کالی بیکھ صاحبہ زوجہ محمد نور <sup>الدین</sup>  
 علی خان بہادر موصوفے بھی ہماری سے زوجگی کی رحلت کیں اور <sup>۱۲۳۳</sup> سالہ ستمبر ۱۲۳۳ء میں  
 نواب صاحبہ متصل چھبیسویں بی بی کے طرح باغ جہان نما کی بطور اقلیدس اہتمام سے حاجی پیر <sup>الامین</sup>  
 دہلی خانبیہ کیفیت اس کے عمارات دلکش کی جو من بعد اہتمام سے میر غازی الدین داروغہ کے  
 صورت پذیر ہوئی قابل دیدن نہ شینہ اور سوا اس کے محل سران اور دیوان خانیہ  
 عظیم الشان اور جلوخانہ جسے جسے سنوین دہلی صاحبزادوں کے جیسا کہ ذکر کیا  
 ہر ایک کا آویگا اور نکالے سند مقامات سرور و شادمانی حضور پر نور کے اطراف  
 بلکہ یکے مثل سرور نگار لالہ کوثرہ آصف نگر و غزہ میں واسطے نزول اجلال اپنے اور  
 صاحبزادوں کے تیار کروائے تا وقت حیات احتیاج خیر و خراگہ کی تیرے اور اکثر  
 بازار اور گنج اور پیتھ اور مساجد اور مدرسہ درون و برہنہ بلکہ احداثات سے نواب کے  
 بن اور اخراجات مساجد و مدارس کے سرکار سے معین لیکن شمس آباد بایا بواست <sup>جنگ</sup>  
 بہادر مرحوم کا ہی اور <sup>۱۲۳۴</sup> سالہ ستمبر ۱۲۳۴ء میں چونکہ تقیم سپاہ سابق کی برہنہ ہو گئی  
 تھی مجدد از خود خانبیہ صاحبہ قبلہ اپنے کلر فیض آثار کے کل سپاہ اور مردم جلو کے

پانچ حصہ علی السوہ کر کے چار ہزار ہون سے چار صا جزا دون کے کہ جکا ذکر شریف آویگا  
 اور ایک رکا خاص سے اپنے نامزد کے اور دستخط بحالی و برطرفی اور تقسیم خواہ کی اپنے  
 قبضہ اقتدار میں کہی اور ۱۲۴۳ بارہ سی اتالیسین چونکہ میلان طبیعت نواح صاحب کا  
 طرف علوم ریاضی کے پیش از پیش تھا، اسلئے استفادہ ہوا علم کے ایک جلد ہند کی مشہور شمس کی  
 کتاب سے موسیٰ کلا کے جوڑا ہندی زبان میں تھی، و اعمال اشکال سطحی اور مجسمہ او کے  
 لایل و براہین میں واضح اور قریب الفہم اکثر مسائل او کے صاحبان فارسی میں ترجمہ کیا گئے  
 مع چند اعمال نتجہ دوسرے انگریزی کتابوں کے مثل خطوط جیٹ ماس اور مخرجہ اور ایک  
 چٹوگنی لاگرم کا استخراج عدد مجہول مثلث میں اور بعض اشکال جدید کے کتابوں سے اور  
 کئی شکلین استخراج مجملہ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خان بہادر کین تالیف کئے چنانچہ مادہ  
 تاریخ اسکا سید نور الاصفیاء صاحب نور مرقدہ سے یہی قطعہ بکے نواب کی الطبع  
 عالمی فہم و شوق پر کردہ برقرطاس عالم ابن رسالہ چون رقم ۱۰ اصفیاء السخین نوشت  
 اربعہ و عاودہ بادشہ قبول ہوا اہل کرم ۱۲۴۳ بارہ سی تالیسین میں  
 سے جزاؤں خود خزانہ احمد محمد رشید الدین خان بہادر کی حبیبہ جرات جنگ کی مسمی  
 حسینی بکیمیا قبلہ بری شان و شکوہ سے کی چنانچہ حضور سکنہ راہ بہادر سے اپنے  
 دست خاص سے باندھا اور ۱۲۴۵ بارہ سی پینالیسین نواب بیت مآب ناہر الدین  
 صاحب خزانہ الدولہ بہادر بعد ممکن و سادہ سلطنت کے مطابق دوسرے جلدوں کے نواب کو  
 امر کر کے اور صاحبزادہ محمد رفیع الدین خان بہادر کو نامور جنگ عمدة الدولہ اور محمد سلطان الدین خان

بہادر کو سبقت جنگ تختشم الدولہ اور محمد بدر الدین خان بہادر کو فوج جنگ معظم الدولہ اور محمد  
 الدین خان بہادر کو بہادر جنگ اقتدار الدولہ خطایات فرما اور وسیع بین تقریب  
 محمد سلطان الدین خان بہادر مخاطب سبقت جنگ تختشم الدولہ کی حسب الحکم والا مستما سلطان  
 النسیم صبیہ مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر سے جلوہ گرفتار ما بہت تکلف کیا اور ماہ  
 دیچہ ۱۲۴۹ بارہ سی پچاس ہین رسوم کنڈانی محمد بدر الدین خان بہادر مخاطب رعبت جنگ  
 معظم الدولہ کی صبیہ حیدر الدولہ علی اللہ خان کی جلیلہ و خضر علیہ اسفر فرید جاہ بہادر کے  
 مویدی کے اور برانی حویلی تیج جنگ بہادر مرحوم کی جو زینتوار سلطان بنی صاحبزادہ محمد ج  
 رہے کو عنایت کی اور مکان بالچند کا جو ملتی دیوار خاص محل سے ہی صبیہ مرحمت کیا نام  
 اوسکا شاد رخا نہ کیا اور برآمد گاہ صاحبزادہ تختشم الدولہ محمد سلطان الدین خان بہادر  
 مقرر کی اور ۱۲۵۰ بارہ سی پچاس ہین ایک عمارت عالی جانب شمال استان سمرقند  
 محل سرا اور دیوانخانہ اور مہارک محل اور آئینہ خانہ مذہب اور آبدار خانہ شل نصف محیط  
 اور جلو خانہ اور نقار خانہ اور چند مکانات مدور مربع مستطیل وغیرہ مانہ اشکالی بہت  
 اور شرف و بہتر اور وازہ عمارتی آئے جانیا اور شمال و بہر دو کمانین دروازے عمدہ نراری  
 روپی کی تیاری کی بنائے اور بعد ازاں فرش اور آئینہ اور درخت روشنی سے ترین دیکر صاحبزادہ  
 اقتدار الدولہ محمد رشید الدین خان بہادر کو مہابی فرما اور ۱۲۵۱ بارہ سی کا دن میں ایک سو  
 جلہ شمس کی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اسطرح حصول نوایہ کثیرا باب عدم و فضل کے مطبع سنگی  
 میں اپنے سرکار کے مع اشکال او کے حلیہ طبع سے آراستہ کر کے اہل درستی مدبر و بلا

خصوصاً طالبین اس شہر کو تقسیم فرمایا الحق کتاب جو صوفیہ سبب تہلیل عمل اور دلائل پسندیدہ اور  
 رہنمائی عبارت کے اپنے فن میں بے نظیری اور چونکہ تحریر اقلیدس عبارت و سکی عربی ہی اور وقت  
 برابر ایک کمال مشکل مجرد تالیف کتاب کو کہ طالب علم مشتاق اور دیکھنے اور پڑھنے کے ہوئے  
 کہ نسبت اشکال نقل و سکی فی الحدیث طلب تہی اور ارجح کے تھے اور جبکہ یہ مردہ گوشہ زد  
 ان کے باوجود دوست بہ منزل کاغذ زر کے لکھنے اور معنوی جان و ابصار کے ہوئے اور بدست  
 او کے فائدہ حاصل کیا الحمد للہ غایت اہل جل شانہ کی کتاب مطبوع مقبول کا فائدہ نام اور کتب  
 مدد اول تحصیل میں تہر یک بلکہ اور اور اصرار و بلا دین ہی ہوسوے کہ داخل علم و عمل اور فانی  
 داغی یا چاہتا ہے کہ انبیا و ائمہ تعالیٰ آئندہ بھی واسطے معلوما علم ہند سے کہ طالب علم اسی کو  
 بہا کر دیکھ اور مشعل ۲ بارہ سی ترین اور ۱۲ بارہ سی چون میں جسے سلفہ کے لکھنے  
 دہر بہر ت جاسو حدیث زبان انگریزی میں مثل علم جبرقیل اور علم ہتے فیہ غورس اور علم  
 اب و علم ہو اور علم الظار و بقا طیس اور علم برکات تمام سے طار زمان سرکاری میران علی  
 دہلوی اور علام محی الدین حیدر آبادی اور ستر جوسل و ستر سندھستی کے واسطے نفع مبتدیوں  
 اور مبتدیان اور علوم کے احاطہ میں رجحہ سلیس و زبان کے لائے اور نام اسکا ستہ شمسہ رکھا  
 بادہ تاریخ اور ساگر آئندہ مولوی میر محمد شمس الدین فیض کامی نثر تالیف نواب شمس الامرا  
 ولد مصرعہ شمس الامرا کی ہی تالیف ۱۲۵۰ بارہ سو چھپن میں حضور نے نواب محمود سے  
 نسب کمال عنایت اور فرط مہربانی کے کہلایا کہ ہم کچھ ایسی اپنی بن کی یعنی مستاحضت الشاہیکم  
 حنیفہ ممتاز سکندر جاہ باد کی اقتدار الملک چوتے فرزند سے تمہارے کیا چاہتے ہیں

تاریخ تھراؤ اور ساری اوکے سارے سان کی کروٹوں اچھا نے معروض کئے کہ انکی شادی اور چوکی  
 فرمایا کہ ایسا تمہاری بھئی بی شادی ہو چکی تھی جسوقت کہ برے حضرت غفرنا ثابۃ عقد ازدواج سے  
 اپنی صاحبزادی یعنی ہمارے بیوی صاحبہ کے فرزند فرمایا برس اچھا نے عرض کی بہت خواب رہا ہے  
 رسم سنگنی کی ادا کی ہر طرح شادی کی دالی اہل کاروں نے خوب شرعیات کھلائے بجا آئے بہت  
 دھوم دھام سے سر انجام دیا اور <sup>۱۲۵۹</sup> سترہ سو پچیس میں چار و صاحبزادہ خطا ملکی سے کامیا  
 یعنی عذرا الملک اور شیر الملک و معظم الملک اور اقدار الملک <sup>۱۲۵۹</sup> سترہ سو ساٹھ میں شہنشاہ  
 ایک سو بائیس جلدین قسم کے کاغذ پر اتمام سے فیض علی کے اور سالہ علم مفاطرہ اور سالہ معظم  
 کرو دی چھوڑا اور جلدین اوکی دلائی بنو کر ایک ایک سترہ مرشد زادوں اور امیر و اوطال علموں کو  
 کہہ دیا اور تواضع و عبادت کئے حتی کہ نزدیک اور دور در اطراف و کتابین روانہ فرمایا اور سوا ایک  
 جیس کہ عیدین مامون شہید کے نوحہ اس خلیفہ بعد اوکی اصلاح تھا ابن قرا حیدم و شہنشاہ  
 معقولہ زبانیوں نے عربی میں مرقم ہوئے ہیں دو جلدین علم کسری کی شہنشاہ عبادت سے شریعت علی  
 المتخلص کرم کی اللہم اعف وارحم کہ وہ سید زکوار جو طبع اور زکاوت میں سستا اپنے زمانہ  
 تھے اور متعدد درسیاں اور علوم و فنون کے صرف اوقات اپنے اور ملازمین کے گردن بند کر کے  
 انگریزی زبان سندی میں سستا استعرازی اور اصلاحی جناب محمد علی پیرا ترجمہ سے آراستہ  
 میرا ہوئے ہیں واضح ہو کہ قبل اسکے علوم و فنون مذکورہ سے آراستہ علم اس مملکت کے ناموافق بہت  
 ہے فی الجملہ النافذ ہے ولی نعمت موصوفہ وجود فایض الجود ان جناب کے موجود ہوا ہر کام  
 آستانہ ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جو مبارک حاصل ہوگی اور چونکہ سبب فی طریلان کے



زخیر اور مبلغ کثیر صرف کر کے ہزار ہا ایسے مختلف علوم کے لکھن خود بدوینے واسطے اپنے ملاحظہ  
 کیے بالذات اور اہل دربار کے بالتبع کہ تفصیل جلد کی خارج تحریر اور ان ہذا میں گویا ہیں کہ وضع  
 ترکیب خصوصاً عمل ہر ایک کا دلیل قدرت خدا کی ہی اور کتب دست خاص عمل کے تعلیمات نگار کو  
 دیکھاتے ہیں اور چونکہ انہیں سوائے اپنی حویلی کے نواب صاحب مرحوم کی جو بدوینہاں بہادر کو غنائت  
 ہوئی تھی ہندوگان عالی نے لیکر لکھی ہوئی شاہی فرمایا نواب صاحب واسطے صاحبزادہ صوفیہ کے  
 جانب مایل تشریف قصور اللہ ہوئے فاصلہ پر مجلس ادیو اکا خانہ اور ایک چوتھا سا باغ اور  
 جلو خانہ نقار خانہ نوکر واسطے قاضی ہو گئے اور صاحبزادہ بہادر موصوفیہ نے نزول اجلال  
 فرمایا اور <sup>۱۲۵۸</sup> بارہ سی اشیاؤں میں ایک مدرسہ اوسعد و مکتب قرار دیے اور وہ کفایت معلوم  
 کا دائمہ سرکار کا کر کے اطفال بلند کو واسطے تحصیل علوم کے اہتمام سے عید الزماں اہل قرابت  
 اللہ واد رحمہ جعفر دارودہ کتب خانہ کے مامور یا چنانچہ ہوز چارک تھانہ لڑکے ذہین کئی طلبا  
 کے تحصیل علم کے سرگرم ہوئے ان کے بنوان میں اور تھانہ اس محل خیر کا واسطے جمع البرکات کتاب خانہ  
 اور <sup>۱۲۵۹</sup> بارہ سی اشیاؤں میں تشریف صاحبزادی اقدار الملک سماء اللہ علیہم جو بطول حفیظہ  
 کے تین ہوا تھو عقد ازدواج دستگیر بادشاہ فرزند دلاور بادشاہ غفرانما بعد ادا  
 رسوم پنجت و مہندی کے چل رہا یہ منفقہ فرما اور <sup>۱۲۶۰</sup> بارہ سی اشیاؤں میں کو جادی الاول کی  
 انتقال یکمیت محل کھان اہل طبع سے ہوا نواب صاحب واسطے نماز جنازہ کے مکہ مسجد قدم بخ  
 فرمایا اور <sup>۱۲۶۱</sup> میں اطفال مذکورین مکتب خانہ محمد جعفر کے دس شخص طابع چالاک طبع  
 نسیں استیار کو پہنچے ہوئے انتخاب کر کے واسطے تعلیم اور تحصیل علم ڈانکتری کے انگریزی

کالج میں کوٹھی کو نزدیک ڈانکتر مکملین کے کہ وہ سب استاد متفق اس فن میں ہوں نہ فرمایا مگر  
 اور جیاریوں کو بلکہ فائدہ حاصل ہوا اور سہ ماہہ لکھتے میں بیچ اول شہر ربیع الثانی کے موسم  
 شہینہ فرزند صغیر شیر الملک محمد سلطان الدین خان بہادر کے مودی کیے میں بیچ ماہ رجب  
 کے تقریب میں التمدد خوانی بہ مغفرت منزل محمد محی الدین خان بہادر عرف شہل صاحب فرزند از  
 اقتدار الملک بہادر کے بہت تکلف فرمایا اور چونکہ نوساہ کو ساتھ حضور کے نسبت ہمیشہ راہگی  
 کی ہی بندگان حضرت خود رونق افرا ہو کر حلقہ کو سپاہ کے شادہ تیر کیا باور چھانہ اور قسطنطنیہ  
 اور دیوانخانہ فرش روشنی پان پھول وغیرہ پر انتہا میر غصہ علی کا تیار اخرج ہو کر رقم حسن  
 تمام شادی سک نظم میں پرو کر مثل قصیدہ کے حد میں جناب مدوح کے گد رانا اور جائزہ لائق پایا  
 مودحت میں آفرین بخشہ کا ہو چونکہ رشید الدین خانی میں جلد طبع سے محلی ہی اس حلقہ طبع سے  
 دی اور کس شعر ہو اجوشہ صبا خواب سے بیدار و نگار عشق سے تیر ہوئی نگار دور و دار و دار  
 اور ماہ رمضان سنہ ۸۰۱ میں بنا ہر حج و زیارت معظم الملک بہادر کو روانہ کیا اور سنہ ۸۰۲ یعنی بارہ  
 اکت میں جناب مدوح مع صاحبزادہ اقتدار الملک واسطے تبدیل آئے ہو اور تفریح مزاج کے لئے  
 افرا باغ جہان نمائے کہ رنعت مزاج صاحبزادہ رشید الملک کا مرکز اعتدال مخوف و پارس و درویش  
 عرصہ میں صورت افاد کی حاصل ہوئی تھی کہ بعضہ و بائیں نے اثر اپنا کیا اور اس شدت سے مادہ گرا  
 کہ ایک روز میں باد جو کہ وہ جوان بہت قوی پھیل اور زور اور گردانہ مزاج تھے تاہو نوائی جانی  
 بلکہ باہل ہوش نہ رہا ہر چند کہ حکماء یونانی و فرنگی نے مداد میں سہی بلوغ کی چونکہ وقت موعود  
 پہنچا نہ گیا اثر نہ زیر ہو حتی کہ عین عالم شباب میں کہ اس وقت ان جناب کی تیس برس کی

عربی نپاہر دین تاریخ و قعدہ کی خیر امان فرستہ جادوئی کے ہو انا للہ وانا الیہ راجعون  
 چونکہ صاحبزادہ مرحوم صاحب حسن و جمال و زونمند اور ذکی الطبع مخترع صناعات خاصہ صافیا فی مزاج  
 طبع السبق علاوہ برین نوجوان تھے بقول شخصے سے این ماتم سخت است کہ گویند جوامد و ارجحان سے  
 ان نور دیدہ کے جہاں نظرون میں والدین کے تیرہ و مار دکھائی دیا نواں صاحب کو ضبط کر کے کاغذ پر  
 بلند آواز کر کے بہت زاری فرمائیے طلاطم اوج اشک سے کئی رومال تر ہوئے اور یہی حال برادر  
 بنا اور روضہ مطہرہ کے بیخود کی جو جو شہر ایلکہ سوز و گداز کے ہے ایام منافقین شوہر کے نام و اپن  
 اپنے بکایا کافرا و زندماندہ حسن چشم الیہ مرحوم کے مثل گل و سنبل چاک گریبا اور بال پریشان ساتھ  
 جنازہ کے اس وضع پر سینہ کوٹا اور تکڑا تھا ہے کہ اسنیں دیکھ کر انگہوں میں اہل رعائے گداز کے خود بخود  
 پانی آجانا ہوا اور وہ ہی چون بلبل نالان شریک حال اپنے ہوئے تھے اس طرح سے کام بگام  
 ترقی اندوہ و ملامتی کی تھی اور جب کہ تابوت میدان چوک میں آیا تماشائی اور مردم ہر اسی  
 نے ایک بل مجایا نامہ نگار اوسوقت تنہا بیٹھ کر رو برو میں الملک سلیمان جاہ بیاد بیٹھا تھا  
 چونکہ مرحوم کو ساتھ انکے نسبت شہزادگی کی تھی دیکھ کر بہت روئے اور نقار خانہ میں انکے  
 جوں نقارچی اور سوت نوبت دوپہر کی بجائے تھے خفا ہو کر منع فرمایا علی ہذا الملک مسجد میں دوسرا  
 دورہ بگاما اس سے زیادہ ہوا عورتا محل بندگان یا کے بنگلے پر کھڑے ہیں کر کے روئی تھیں اور  
 صحیح مسجد میں ہر اک بندہ کمر مع نامہ نگار جب کو جناب مدد ملے دیکھا رو دیا گویا زمین آسمان تک  
 نوا آہ و بکا کی ہتی غرض کل اہل بلد کو برا معلوم ہوا اور جناب مدد نے از بعین تک غنبت سے  
 متوجہ طرف خاصہ کے ہوئے اور سال بہ تک سماع قصص وغیرہ جمیع اشیاء کے یک یک قلم

موقوف رہے اور ستر بارہ سی تیرست سمیت جنوبی قصبہ دیوانخانہ خاص دیوانخانہ بر عظیم الشان اور  
محکمہ اجیتہ ترقیم کی باہمی صاحبزادہ محمد عدۃ الملک بیک کو مہمانی فرما کر بک صاحبزادہ محمد جواد  
باغیچہ منتظران ہر کے پھر رونق افروز کاشتائے مذکور ہوئے اور مسند امارت پر جلوس فرمایا غفر  
لہما نے نذیرین تنبیت کی گئے رانین تین روز تک جن سرور و استیلا کا رونا اور ستر بارہ سو چوبیس  
بہ سو ساتی بوجہ و اصل معلوم کی گئے جمع لوگ آواز ادا کیے مثل ساجی و مہدی و عجمی و عجمی و عجمی  
اقتدار الملک بیک کو مسماۃ فضل بیک جو بطح کے کرمانی بی کے تین سو انکوائت بیچ صاحبزادہ محمد بیک  
باجی محمد عزیز الدین بیک کے دیکر مزاریکہ کو سر فرار فرمایا اور ستر بارہ سو چوبیس بیچ ادا کیے مہاراجہ  
بازر شہر رمضان المبارک کے الارشاد حضور انور مودود طرف درستی تمام دیوانی کے بیچ رحمت و جنت  
برائے گاہ طراز ایک سو بیچ جو اس وقت مستحکم و مستحکم و مستحکم و مستحکم و مستحکم و مستحکم و مستحکم و مستحکم  
دیوانی کو بیچ و کرسی دخت رحمتی شہزادہ ارادہ و بیچ شہزادہ نذیرین و ترقیم کے من جہ شہزادہ تنبیت  
جنوبی صاحبزادہ مسماۃ میراں بیک صاحب کی سہانہ قلندہ بادشاہ محل علی خان کے قلعہات ایران کی شہزادہ  
رسوم طوی اردواج مسماۃ حیات بیک صاحبہ حیات قدر الملک بیک کی فرزند نصرت بیچ جنگ کے بیچ شہزادہ  
مودی فرما کر بعد شادی صاحبزادی مسماۃ واراں بیک صاحبہ خاص محل اقتدار الملک بیک کو بطح  
حجے اہل قرابت بادشاہ علی یک بن ابن الیرسا بیک صاحبہ اہل قرابت سے جلوہ ظہور کے تحت  
پس کو منعت مانوس آوازہ شادی مبارک بادی خورشید جاد بیک اور کا صاحبزادی حضور کلمہ  
سو اسم خواستگاری کا ادا کر کے مودود طرف فرام کر کے اسباب طوی کے تھے کہ اس آئینہ بیک  
صاحبزادی خاص محل نواب صاحب مسماۃ سہوار بیک ناکتھ اکا انتھابو گیا جالیں روز تک و اسطے

ادب کے مراتب تحریر کے توقف عمل میں آیا میں بعد ماہ ذیحجہ ۱۲۵۰ء بارہ سو پچھتر میں عید موسیٰ پر  
 طرح شادی کی دالی جب بہت حسن و خوبی کے ساتھ تمام لوازمات اور یکے ادا کیے چنانچہ بفضل  
 حال شرح دار الگے مذکور ہو گا ماہ ربیع الاول ۱۲۵۱ء بارہ سو ستتر میں شہداء و انبیاء محمد فی فضل الہی  
 بیاد عرف خواجہ بادشاہ فرزند صغیر اقتدار الملک بہادر کی اسی تحفہات و لوازمات  
 جو دونوں کی اقسام سے بنا فرمائے حضور نے بذات خود رونق افزا مہمان سرا ہو کر اہل تہذیب  
 سب اہل دیار شاد کام ہوئے نامہ نگار نے بھی قصیدہ غزہ گدازان کر تھیں و آفرین طریک  
 اور انیک خلعت مع رومال شال اور ایک دوشالہ جاغیرہ پایا قصیدہ میمنت مانوس لکھ

خدا گواہ ہی اور ہی حبیب الہی گواہ	ستون دین کے گہر کا ہی مدد بسم اللہ
بنائے علم و عمل پایہ شہادت و علم	پائے مدینہ اسلام خیر شہر پناہ
پہنچم ہی کہ ہر اک کا رنیک کجا آغاز	ہو اسکے ساتھ کہ تا ہو بخیر او کا نباہ
اوسکی ہی برکت سے زبان خامہ دراز	شائین صفی قرطاس اویکی ہی کوتاہ
زینہ نشانی کہ تیرے اویکی ان روزوں	گہرا اویکی جو ہی خادم نواز دشمن کاہ
جو کون یعنی امیر کبیر کا دلدار	مدد دولت و ملک نظام کار آگاہ
فلک شکوہ فلک خوش اقتدار الملک	شہباز رخ ستارہ شان نجوم سپاہ
بزرگ حوصلہ او کا جو خرد ہی فرزند	نواسہ شاہ دکن کا جو ہی سکندر جہاد
ہزار حمد و شادہ ہوا ہی تسمیہ خوان	دراز عسکر ہوا اویکی دراز بار آہ
الکھن جو صفت سہ آیا میں یکے یک مطلع	تو آفتاب کے مطلع سے ہو ملک شہابہ

سپہ راج قمر چہرہ آفتاب کلاہ  
 بلند بخت کشادہ چہین کمان برو  
 اگر چہ حسن میں ہی چشم رشک چشم غزال  
 نظیر شمع حرم ہی فروغ میں بسینی  
 سخن کے باغ کا وہ ہی گل شکفتہ دہن  
 ثنائین لب کے ہوئے بند لب میں شیریں کے  
 زبس ہی جو ہر خط کا عذار آئینہ دار  
 ذوق دو سب ہی جیکے کہ پرورش کو روان  
 دو ہی سیاح گلو کی کہ آفتاب کا زر  
 دو سینہ علم کا سینہ ہی پگھلی سیتا  
 جو وصف سماعہ و بازو لکھن تو اس میں  
 کیا ہی ست حساب ہے شفق کو خجل  
 یہ دست دست کرم ہی یہ کف کف قیمت  
 بین کچھ اور فقط رعب سے بے تسلیم  
 ہوا ہی علم قیافہ سے مجھ کو یوں ثابت  
 قبا طاش کے تبدیل عکاش کی ایسا  
 شگرف بار جو اہر کے پے بھاسہرا

خضر حیات سیمال نفس سلیمان جاہ  
 قرہ دو دیکھ جیسے ہم جا ترک نگاہ  
 دو چند شیرت والدہ عیب میں ہی گاہ  
 ضیا میں خدہ درخندہ ہی نمونہ ماہ  
 ہزار جان سے بے بل ہی جیسے کاعفو گناہ  
 نکلتی بات جو منہ سے کہتا تھا سو جی  
 نقشہ زار کے چہین ہی کے دید کی جاہ  
 ہوا حیات کے ہی بحر بیکران سے ماہ  
 کر کے شاعر ہی سپہر بچاہ وقت نگاہ  
 دو سینہ گنج معانی ہی تو بنان انکلاہ  
 حصول ہو یہ طولی مجھے قسم با تہ  
 ہوا ایٹالی ہی ناخن کارنگ دیکھ کے ماہ  
 یہ شانہ تان کے شایان کی خود ہی پشت پیاد  
 ہوا ہی دیکھ کے نامت کو سر و باغ روانہ  
 مول یہ اپنے ہی کتاب قدم قدم واقعہ  
 در بالاحسب کی ترکیب یہ ہوئی دلخواہ  
 ہوا از باغ تمک سے گلہ کے نہرت گاہ

ہوا ہی زیب ستر دست و در صحر کار  
 بیان سے وصف بخل جو کیجے تحسیر  
 جد پر کو آنکھ تری ہی نظر تری ہی ہمار  
 زبے و فور سرت زبے و فور نشاط  
 ہوا ہر اک کو یہ سامان عیش کا ہر دست  
 ہوا طعام تقسیم خاص و عام یہ ہی  
 بل و ذشا لہ و کجواب ہن جو کثرت سے  
 ہوتے ملک بہ روج ملک بخل جو ہوا  
 کرین ہن رقص جد پر دیکھئے گئی جنیان  
 ملک دعا یہ بہت کرا اب اس قصہ گو  
 خدا کا فضل سے جد و پدر کے بسا یہ ہن  
 جمعہ کے روز سے اطفال شاد ہون جب  
 شگفتہ خون خطا رانج ہو خاطر احباب  
 خرات کوہ طلا سے ہوا پکا معمور  
 سلامت آب رہن اور آبکا ہمال  
 ہمیشہ تحیہ حیات البنی کا ہوسا یہ  
 ترقی انکی اولاد و آل کی ہو مدام  
 جلی کہ جس سے جدا ہو کچھ نہ تار نگاہ  
 تو اپنے پائے کہاں سے کوئی ہلا شباہ  
 ہر ایک کا یہ گمان ہی کہ ہی یہ اُردی ماہ  
 تمام شہر ہن ہی اندون ہی افواہ  
 کہ خور می سے ہوا کل بلدی عشرت کاہ  
 کہ آ رہی ہی ہر اک سمت سے صدا صلاہ  
 تو ہو گیا ہی لباس گد امادی شاہ  
 شجر سے کاغذ کے آراستہ برآمد گاہ  
 ہوا سرد و کار ایک ہی محل بنگاہ  
 دو کون ہے جو نین اس ترک سے ہی آگاہ  
 یہ آرزو کی شادی کا وہ بنے نوشاہ  
 رہے ہی سجدہ کو تدریس و درس کی ماراہ  
 مداد و ابرق دشمنان ہمیشہ سیاہ  
 وظیفہ اسمین سے پاتا رہے ہر اک پر کاہ  
 اسی خوشی سے کرین اب ہی آب کا بیاہ  
 بیان سے اپنی ہو عمر کی ضد و پنجاہ  
 رہا کرے خوش و خرم ہر ایک دولہ خواہ

اور ۱۲۰ بارہ سی اچھتہ میں محمد فیض الدین بناد فرزند خورشید جاہ کی ایسی دعا کو ہر محرم تراویح  
 پہر تاننا طبع کو اپنی آزمایا یہ قطبہ بند دعا ہے ملاحظہ من لایا قطبہ بند دعا ہے ہر شکر کا اپنی  
 دوسرے دعا کہ جب کسی مالک کی بی بی خدیجہ سے دعا کہ گہری نیک و بنا وقت نیک ساعت نیک  
 کہ بی بی ہاجرہ کے دل کا دعا یا یا خدا کے فضل سے جم جم میں مبارک ہو یہ رسم تسمیہ خدائی کی ای  
 میرا آقا و دراز عمر خورشید کے بزرگوں کی دعا اور ان کے سایہ میں اوسکی دراز عمر آقا و  
 کہ اس وقت میں دن و بلذت و خوشنژادہ ہو خداوند آقا کہ جسکو تمہارے انگلیں ہماری ہوں  
 تھنہ دی ہیں سرور ہمارا دل و گل تہنہ آقا اور اسکی تسمیہ خدائی کی ایکین ہم شادی و خوش  
 دو حال ملک ہر تو بول ہی بالا و اور ستر یون ماہ رمضان ۱۲۰ بارہ سی اچھتہ میں تقریب سالی زکی  
 خاص محل میں خورشید جاہ ہمارے جو تہنہ الیاسیم کہ لکھوئی رسم آقا کے بی بی خدیجہ سے فعل  
 آئے تفصیل اوسکی بی بی خدیجہ بیان ہوگی ہذا و اللہ تعالیٰ ہر حق و باقی خدہ ان ناکتہ خدایہ  
 ادا کر کے ۱۲۰ بارہ سی ایسی ہیج میں صلیت کریں و اصل خلد میں سوئے خدیجہ کیفیت  
 حضور مدظلہ العالی کے گذرا اور تمام صورت علامہ مزاج و مزاج اور سلوک ارباب احتیاج اور میں  
 ادا ہے حق سہاہ اون ایام میں اور رنج اندہ و اندہ رنج و الام مفارقت اسل علیہ  
 خصوصاً علما و داران و صاحبزادگان کی مع محامد و صاحبزادہ ان برگزیدہ انفس و آفاق  
 تفصیل سائلہ مدحہ شمسہ میں غامہ سے نامہ نگار کے نقش پذیر ہوئی ہی تو اب صاحب مرحوم  
 امیر بخشہ سے دعا علی صفات برداشتہ متواہ پر پیکر یون دیکھ سنہ الیہ کو حیا کہ اوپر مذکور ہوا  
 جب جلعت استقلال او خطاب امیر کبیر ثانی منتمس الامرا ثنائ کا عمدۃ الملک بناد کو



رحمت بخواجہ نے ایک قطعہ فارسی سہل نیست و تعزیت کو مع تاریخ استقلال عربی مصر علیہ  
 ہذا میں خلد اللہ دولت و قال گذرانا چونکہ تمامی سالہ حدیث ششمین مرقوم ہے التکالیف  
 پیرس ریح الاویسہ بارہ سی سی میں جو قیام الامر اخطا اور سند استقلال تعلقات سیاہ متعین  
 کی مع اختیار حد کا خانات پراقتدار الملک ہمار کو مہاسی ہوا اور ایک قصیدہ ہمارے قبیۃ  
 و جدہ قطعاً تاریخ کمر بن ملاحظہ میں لاکر آپ کو مورد تحسین و آفرین اسل در باک پایا اجناسیچا  
 و اشعار اسکے بھی رسالہ مذکور میں مذکور ہیں بعد خوشید جاہ ہمار کو کہ بس رخ جدا  
 جد محمد و اعلیٰ کا تھا حضرت نے خلد اللہ ملکہ یاد فرما کر تسکین و دلا فرمایا الحمد للہ فیما بین  
 دو نو برادر کے اتفاق اور آمد و شد تقریبات میں جاری اللہم زد جدہ مردمان طیف کے آسودہ  
 ترقی اضافہ و مناصب تاریخ البالی بن شکوذا بجائے حق خدا کا ادا کرتے ہیں کارین  
 نیربان میں سب محرمی فدائی بدل دجائے نوا اجناسیچا محرم کو پانچ محل اول محل کلان دختر  
 ہمیشہ عالم زاد مسی بی بی انیسہ السبکیہ حبیبہ بنت بی بی رحمان بیگم بنت بی بی رکنی بنت محمد  
 امجد خان بیاد صلیب ضیاء اللہ خان بیاد رشیدیہ دوم خاص محل عفت بیاد بشیر  
 بیگم صاحبہ مقدسہ مطہرہ صاحبہ زادی حضرت غفر انساب آصف جاہ ثانی نظام الملک  
 میر نظام علیخان بیاد محل سوم دلاور الساطع خاتم آئینہ محل لطیف السبکیہ حبیبہ بیگم  
 خرد محل چہارمین السبکیہ پانچ سہر کلان محمد فرید الدین خان بیاد بطن اطہر سے خاص محل کی  
 ابتدا از عالم شبائین انتقال کئے دوم معظم الملک محمد بدر الدین بیادریہ آخر شباب میں رحلت  
 فرمائی امر شکر ذی حرمت صاحبہ بنت بلند ارادہ حاجی حافظ شاعر خوش فکر خط ظفر

خوب کہہ جانتے جناب یاد کا فقط ایک خبر سوہی بھی سوہی یا ام خرد سالیق انتقال کر گئی سوم  
 مستغنی عن الادب والاقتضا امیر کبریائی نوازش الامرا بادشاہ ثالث عمدۃ الملک فی رفع الدین جاندار  
 مدظلہ العالی بطین اطہر سے خاص محل امیرین یا تو قیصر بلند مرتبہ خطا کیں عطا کیں جس میں خوشنود  
 کیش دور اندیش صلح کا عربیہ و مرغابا تو از چند کتابیں علم راضی میں مایقہ کتب میں مسجد  
 کی اہل مذاہب جناب کے ہی آپ بھی دی ولہ ہونے تھے اطفال ایک بھی حدیث خوارگی کے  
 عالم میں گذر گئے جہاں بشیر الملک شہ الدین محمد سلطان الدین جاندار بطین اطہر سے محفل کے  
 ان جناب بھی عالم میں و سطا جانی کے ارادہ عالم حکا جہ دلی کا فرمان اور تھ تو منہ قوی ہوکل  
 وجہ جس سے کہ خطامہ زید بن حنیف فرامیگے کہ میں اس کے اولیٰ بخشش الدہ و رفع الدین جاندار  
 پیغمبر حق ان کے بارے میں و قور الامر القدر الملک محمد شہ الدین جاندار مدظلہ العالی بطین  
 آئینہ محفل کے اور میں دخل کالی میں رویداد الامرا جاندار در اسے بند کان عالی لاہل استمال کیں دایم  
 ناکتہ زحمت کیں البتہ کہ میں رویداد الامرا جاندار مدظلہ العالی بطین اطہر سے خاص محل امیرین  
 پرستہ بطین اطہر سے خاص محل امیرین و قور الامر محمد شہ الدین جاندار بار خاں لاہل بائیسون محرم  
 شہ ۱۰۲۰ بارہ سو تیس میں عمر قید گاہ کے سرد سالیقین کل ناز و نعمت سے پرورش پائے دوشادہاں  
 جناب کی پیر والا قدرے کی بن خطاب خانی بہاری جنگی دلائی کا پیشگاہ غفران منزل کے پاس  
 سر بعد خطاب سے امرائی کے حال حضور نے سسر فرما فرمایا اور بعد انتقال نواب صاحب دھرم کے ۱۲۵۳  
 بارہ سو تریس کی پھر میں شادی چھوٹے فرزند محمد فضل الدین جاندار کے ختنہ کی اسی دہوم دام سے  
 جسطح پر کہ رو برو قبل گاہ کے ہوتی تھی تقیم طعام و شریفہ و شادہ دکنچہ اب تھیں سرد درویشی و

آتش بازی و غیرہ سے ترتیبی ہر روز امیر کبیر تائی نور جی اللہ اباد وراثت جلدی گہرا درک  
 دونوں افزا ہوتے تھے اور مجلس این تشریف لاکر سب محرم نوشاہ اپنے اہلہ سے مثل و ابھار  
 کے ادا کرتے تھے وقار الامر ابیاد امیر میں پشان و باشکوہ عالی ہمت بلند حوصلہ نیک نیت صاحب  
 شرع خوش خلق شجاعت شہادت طبع عادل و باذل جو ادیک اعتقاد مستطعم ہمام پرورد قدر شناس  
 ذی حرکت کریم نفس عظیم الاحسان جناب کے چار محل کلان حسینی بیکھا حبہ حبہ حیات جنگ بادی محرم  
 لا ولد دوم محل خاص حضرت قباب شہت النسا بیکم صاحبہ صاحبہ ادی مغرتمنزل حضرت اصحاب  
 نظام الملک سکندر جاہ بادی بیکھا چہ ہذا کو دور نندین دین پناہ خورشید جاہ محمد محی الدین  
 بنادر مدظلہ العالی ذی اولاد دوم فضل الدین خان بادی عرف خواجہ بادشاہ خود سال دو و دھتر  
 النسا بیکم روضہ نظامت جنگ ذی قرابت حضور دوم مادری بیکم خود سال محل محرم کریمانی لی بطن  
 بی بی صاحبہ حضور ایک دختر فضل بیکم روضہ وقار جنگ امیر الدین خان بادی ذی قرابت ذی ولد دوم  
 ولی الدین افتخار الدین سے دختر فیاض النسا بیکم افتخار النسا بیکم الفت النسا بیکم محل چارم حفظہ  
 بطن سے بی بی ہذا کے سے دختر اسم بیکم روضہ دلا در جنگ ذی قرابت حضور ذی ولد ایک دختر  
 النسا بیکم دوم حیات النسا بیکم روضہ حضرت یاج جنگ ذی قرابت حضور سوم سلطان بیکم ناکتہ اگدرین  
 خورشید جاہ بادی مدظلہ العالی عزیز القدر مدظلہ العالی قدر جان برابر جد امجد بیکم طفلی میں جناب کے  
 راجہ صاحب محرم میں پیرانہ سالی کے وقت گو دین لیے ہو درآمد دبر آمد ہو تھے مور غنای غفران  
 کہ خطاط علی و بادی جنگی کا خود سالیہین عطا فرمایا من بعد قصی مہربانی حضور بزرگم کہ خطاب  
 دولاسی ملکی انرا شہی حتی کہ عباسی سے سہرہ کیا شادی جناب کے صاحبہ ادی حضور دادا وقت



صاحب اللہ خالی عن جمیع الآفات والفتن پہلی برجگی تک شکر و حسان خاص شدہ ہو کر  
 کو کہ جسے بقانون انسان کی تولد و نسل پر رکھی ہو اور بنا تولد و نسل کی اور پنجاد و زوج کے  
 لگا قال فجعلہ نسباً وصہراً وفي الحديث لَمْ تَرَ لِلْمُحَابَبِينَ مِثْلَ النَّحَّاحِ صَلَاتِهِ  
 علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین واضح ہو کہ جب طابع ذوی الافہام کو نظر و احسن کیفیت و احسن  
 کی بدون حیالات جل معروضات کے لطف زیادہ حاصل ہوتا ہے نامہ نگار نے تکلفاً سورت و ہذا کے  
 انکار و حالات سابقہ سے غلطی نہ کر کے ایک جمع کیا ہے تا جو بی خاطر پر ناظرین کے واضح و واضح ہو جو کہ  
 عرصہ یک سلسلہ جنسانی اس نوید جاوید کی عہد سے غفر انزل کے ہے حضرت خلد اللہ ملکہ سے شروع ماہ  
 شوال تیسرے سال جلوس قیمت مانوس کے مطابق ۱۲۷۵ ہجری ۱۸۵۹ء سے پختہ زمانی یا ماہ جلد کی پروا گئی جو اسکا  
 منصب کی اقتدار الملک بہادر دیوید صفا اس شہزادہ کو ماہ ۱۲۷۵ کے اکر شمس آباد مرغ  
 فرزدان نامی حاضر حضور ہو اور عرضی قبول نسبت کی مع نسب نامہ اور ایک سورت دی ایک عہد  
 اشرفی ہند سے فراری ہذا کی گزاری اور پختہ ہوا ہے پراپی تاریخ رستم کی مقرر پائی پس قاری  
 ہوئی اور ان مکتبی کا آیا اور سواری دولہ کی تیار چونکہ امیر کیر با جاہ و توقیر کو خوشی اس امر کی  
 نہایت جنابت اس پرانہ سالی اور بغا ضعیفی عمر اسکی میں فرط خوشی سے طاق جسمی ہم پہنچائی  
 اس روز منی جو ہست گازی میں شاہ کی سواری اس محل سے کہ رو برو نشہ کے اور ہر صابراہ  
 والا نہ لست اور ہر ہر امتیازی مرد آدمی کے طایفے ناچتے ہوئے اس سلسلے سے کہ رو برو نشہ کے  
 طایفہ اور در بردار الملک کے طایفہ اور رو برو عہد الملک کے طایفہ اور  
 رو برو ہکاری میمان کے طایفہ اسبقہ رشادان و فرخان یا کو بان دست ز نمان

روان ہوئی آپ دیوانخانہ سے نوشاہ کے چوک غرہ تمام فست مست بہ ہوا ہر پیر و ہر شاہ کے  
 طے کرتے ہوئے نثار خان کے دروازہ سے حضور کے گزر کر بہار کی شگاہ کے دروازہ تک پہنچ  
 آئے وہاں تین سواریوں کو خادمتین آئے اور ہمہ رسوا ہوئی ہوئے اور جب روز روشن جلوہ کار  
 پایا اور صوم آغاز ظرفیہ سے زخیر بارہ لاکھ دلی لاکھ خزانہ عامرہ سے حضور کے اوتین لاکھ  
 امیر کیر کے طرف میں آئے اور پورے پہر جوڑے ہر دو طرف سے تقسیم پائے جیانی شگاہ چور خود  
 دیکھ کر سب سے پہلے عدالت کیا خلعت کین امیر کیر نواب شمس الامریا دار جہد شاہ اور عمدہ الملک سار  
 عم نوشاہ اور اقدار الملک سار پندرہ ہشتاد ہفت جگہ سار اور فخت جگہ سار دینی عم نوشاہ کو  
 مصوب مردہ شمشیر کا حکایت ہوئیں نیز بہ ستور دیوان پیکار تمام امیر ابلہ اسال شریف مشہ  
 ہوئے امیر کیر با جاہ و توقیر بھی توڑے محلات حضور اور صاحبہ انکا اہل قرابت حضور اور تمام امیر  
 جبار و کل سپاہ میں اپنی علی قدر اسب و دھواں لیکر اکیس خان تک تقسیم کئے اور انعام خلعت شالہ  
 دیکھو اسے ہر ایک ہوا خواہ کو شاد کام فرمایا یا تنگ مثل فصل گل کے نصف شہر سرخ پوش ہو گیا تھا  
 ہر ایک نے لباس فاخرہ اپنے تن پر سجایا کیفیت مبارکی دیکھائی تھی یہی مہوین کو حضور پور سرخ  
 رزدار کی سوار عمدہ الملک سار اور اقدار الملک سار در خواصی میں نابہ قبول حیا و شاد دیکھا  
 میں نوشاہ کے رونق افزا ہوئے دیوانخانہ میں تشریف رکھے تا آمد ساری مبارک  
 جوہان آردلی جو خبر مہم ہو چکا تھے امیر کیر سار یا چشم ہمدان نگر گویا سطر اسب  
 سر اسب سب کے بغت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے بناری رومال ہر ایک کو مرحمت کرتے رہے اور  
 جب ساری مبارک داخل ہوئی قطعات طاش شہر و امرا سے حضرت دیوانخانہ میں

میرا تشرف رکھے نام تو مارا پہنوا بختار الملک سالار جنگ بہادر کو یاد فرمائیے وہ بھی  
 تشریف کا حاضر حضور ہو بائیسویں کو ساکنی برتے حلقہ غارت شاہ کھلی امیر کبیر تہائی  
 جمعیت سے اپنی مع صاحبزادگان ہمراہ ہتے چو کہین سے ہو کر حیدر خان خلوت مبارک ہوئی  
 اسوقت راقم دیکھ رہا تھا یوں شاہی شاد بخانہ بادشاہی میں عجیب کا لطف تبارحت خانی کی  
 اوپر سپاہی رہا گیا ہو اسحق کی بہار اور کچھ تھا کہ شہنشاہ شہنشاہت بارگاہ اہل بیت  
 ہر ایک کی قبالہ اور گردا گرد عرض کے آرایش کی گردش اور مردان حاضر و برائیوں محل عکاس  
 جسے دو بالا ہو رہا تھا ایک باغ جو اہر نگار طلا کارشش جہنم میں پہلوا ہوا اکیلا بیٹا تھا کثرت  
 انہماک و اہل دعا و دعا کی نیکی لولیان جہنم میں نہایت خصال جا بجا محو رقص سرود  
 اور شہزادان پری بکسر سہا پازور و کلباں فاختہ سے آہستہ مست طرب و مردانہ تہائی سپاہ شاہ  
 اور حاضرین خلوت سہرہ بخت سہرا لگین لباس سرخ پوش و دوش کاٹا کٹا اور بیسویں کو  
 مہندی کا پیرے ہوئے جو کہ جلا پہل پہل آگ کو ہر نسی کا حکم بناؤ الفکار الملک فیاض علیخان بہادر  
 اور عظیم الملک میر فتح علیخان بہادر اور فرزند اصمصام الملک بہادر اور فرزند ان منور الملک  
 اور شرف الدین سیف الملک بہادر اور شیر گاہا الکر جاہ بہادر ہر کچھ و بازار میں سوار یوں کا  
 اثر دھام ہر چار سو سے آمد آمد رقص و دعوت کی تہائی اور شاد بخانہ نوشاہ کے آرایش و تہنیں  
 شہنشاہت کے کالج و لہر و دوار گیری و راجہ سے آسمین جو ان شہنشاہ کا چلنے پر عجیب  
 طرح کا لطف تھا صبح تک مجلس رہی چار گہری دن چڑھے رخصت ہو دہ دن شب گشت کا تہا  
 رہتوں میں یہ دفعہ رتہ بازی اور روشنی و آرایش اور جہان و اہل تماشا کے شب کو یہ گشت

حلاق کی تہی کھنڈ السواری پول سٹور پٹنک جوشہ پرتار ہوئے دم کویت ہو سوار  
 ہوئے وقت شہراق صیغہ عقد ازدواج پرتار گیا پرتیب نصف النہار واسطے جلوہ اندریا دی  
 رسم سومات محلہ کے ادا کر کے بارہ عت بخمی گدے پر بازگشت عمل میں آئی چار روز تک وہیں  
 شہزادی عروس بگلیہا گہر نواہ کے رہیں من بعد اہتا میوں کو اول سواری وہیں شہزادی  
 روانہ ہوئیں اوسیدین نوشہ کو لیکر امیر کیرنوا شمس الممرا باد بھی مع فرزند واسطے ندر کے حاضر ہوئے  
 حضرت چچے عدو جاہ کے عنایت فرما کر پیش کش کو پہرہ آگے سواری نوشہ خورشید کلاہ کی  
 واسطے ادا رسم چہتی کے مکرر برآمد ہوئی بیگم چہتی محل میں جب کثرت عورت عمل کی ہوئی  
 حضور نے صفا فرما کر سب کو تعذیب کی دروازہ چار طرف کے بند کر دیا یہ نیز بدستور تمامی جاہ  
 محل میں جلوہ طور کاپائے اور پانچین جاہ کو حضور نے خلا گہر نواہ کے چاروں تک رونق  
 افزا ہے چوتھے روز شریف لنگے ماشا اللہ حضور کی صاحبزادی جب میرہ سے امیر کے  
 مسعدہ ہو اس سورد سورد بید تکلفات جی کا پوچھا گیا ایک عید کیا و تمام مہینہ عید کا  
 گذار اقم بھی حاضر انجن شاد نوشہ کے میرہ رکاب تہ تھا شاعر و نثر تار پانچین گذار ایسے  
 دو شب ایام پائے وقت نذر دینے نیت کے جاہ نہ نکار کو یہ حکم ہوا ایک شب میں

کیاں ہی ساقی خوش وضع یا میں اندام	ہذا مع تابع کلکیر گذارانا قصیدہ
کیاں شراب کیاں ہی کیاں نقی کیاں	کیاں ہی ساغر و مینا کہ میرے کلفام
کیاں ہی طلبہ و قانون عینک و طنبور	کیاں ہی شربت ویدار یا دل آرام
کیاں ہی سیر خیابا کہ بہرے فضل ہمار	کیاں ہی بار بجز تانین مقام



کہان بنی طایفہ شاہان کبک خرام  
 کہان بنی قاصد فرخندہ چرخہ مقام  
 فلک پہ غل ہی ستارے ہیں سعد نام  
 نظام عیش ہوا آفتاب کا ہی نظام  
 ہر ایک شخص کے لیے ہے لب لباب  
 سرور وین طرب ہر ایک گہری مقام  
 کہ میری بوسہ سیاهی اور شجر نظام  
 کمان دوس قریح اور بن شہباسام  
 میرے فیض کے محتاج ہیں ذوی الافہام  
 میرے فیض میں خوشی و شادمانی کی ہوا  
 شہر اعیان توئی ہے ایک شہر بہ حرام  
 ملا دلون کو جو امید دار تھے آرام  
 میں تیغ جنگ دم جنگ سے کہ میں نام  
 خضر ہی شاہ دکن مالک قباب نام  
 یہ اس طرح کہ کہیں دامن خواص عوام  
 ہزار رنگ سے فرحت فرما ہوا الہام  
 خوشی یہ ایک فحی دی ہی ہر طرف پھیلے

کہان دبور و صبا کس طرف کہ ہر ہی سہم  
 زمینوں کے گئے دن نکل محنت کے  
 برس ہی دہر کی مشاطہ صرف ارش  
 زمانہ شاید مقصود سے ہی دست بفل  
 ہر اک ہی کو جو دہر زن نشاط کا مکن  
 دو میں ہی حب سیف و قلم ہو عالم  
 فلک ہی کوں ہر ابرق تیغ مہر علم  
 ہرے ہیں درعانی میرے خزانے میں  
 سخن ہی ملک میرا اور ہی مضامین فوج  
 مجھے بھی دیکھو کئی ساعر کہ جمع ہو خاطر  
 ہی ان ابن امیر کیم کی نشا دی  
 دو کون جسکو کہ خورشید دولہ کہتے ہیں  
 پوری اس کا فلک رتبہ اقدار الملک  
 یہ قصید کی بیان اسکی دہوم دام کرک  
 ہنوز تباہ زبان ہر طرف سے با تفسر کے  
 سخن ہی است میرا عید کے ہیں یہ ایام  
 ہر ایک صبح عاشق ہی صبح عید صیام

ہر ایک شام یہ نوروز کی تیار ہی شام  
 یہ لیکے پہرے بین فردوس سر پہ جوان طعام  
 جانیوں یہ کلو دوا شہر بوا کا ہی احکام  
 ظاہر اک کو فروغ حوصلہ سے ہی انعام  
 ہر ایک اسل نظارہ کمر اسی دلوں تہام  
 کہیں نقاط پر کرنا نہیں ہی او کے قیام  
 ہر ایک درہی درہی کا پختہ و خام  
 کہ جس کی دید ہو تادون کو ہی آرام  
 ہوئے ہیں صرف پیار دیا چشم نام  
 ہر ایک ہر آمدہ ناز و نیاز کا ہی مقام  
 بجای ماہ اگر رکھے ہر چراغ کا نام  
 یہی ہی شام سے تاج صبح سے شام  
 کہ کو کے برین ہی شمشیر کو ماتہ بین نام  
 کہ ترے ہوئے ہیں یہ لبے نشین کے غلام  
 ہر اک فقر نے پائے ہیں درہم و درہم نام  
 جوئی ہیں دید سے آنکھوں کی تیلیں نام  
 کہ بھر گیا ہی کشائوں سے جوک تمام

ہر ایک کوچہ و بزن ہی گلشن کشمیر  
 ہمیشہ گرم ہی سطح ہمیشہ ہی تقسیم  
 کلیم پوش بھی آنا نظر ہی بادہ پوش  
 نگار خانہ از رنگ ہی مکان طرب  
 یہ سطح صاف ہی دیوار کی کہ خط نگاہ  
 ہر اک ستون ہی عیسا دل ضعیف و زار  
 خم رواق خم ابروی بتان ہی مگر  
 ہوا ہی قابل تخریر حال پر دہن کا  
 ہر ایک طاق ہی طاق فن سوخی بین  
 بجای شمع کو کر کے کو کب و مدار  
 کہیں ہی باج کہیں راگ ہی کہیں ہی رنگ  
 کوئی کلا فی ثانی کرے ہی کوئی شہساز  
 ہر رنگ سر و پے ایہ تمام موقع ہر  
 خلوص دل سے ہوئی ہی ادھر اک منت  
 بہت ہی لطف ملا ہی دن کو سچے بین  
 یہ چار سو سے ہوا اردحام سپا بختی کا  
 زبان ہولال لکھن گر جلوس منیر کا

چنانہ پائون قلم کو کرون جو حکم خرام  
 ہوئی سیبہ کی جب صبح ای فوی الاکرام  
 ہر اک ٹکان مرقع جن ہر اک روہام  
 ہر اک کو چہ بن اسل جلوہ بن جو خسرام  
 ہو اپر او تلاف ہوئی خود جو شام  
 ہر ایکہ ہین ہوا اژد نام خاص و عام  
 زانہ چہ بن کوئی اسل کفر و دی اسلام  
 نعم نعم ہر اک کی جہی اہل زر خام  
 نین کاکہ بن چہ کر کاکہ اسل نظام  
 ہر زر گہت و صان ہر زر ہر گام  
 کہول کہ تخت و روشنی چہ زین بہ تمام  
 ہر اک کل سے ہر اک قدر یار دل آرام  
 فلک پہ نون شفق گرد ماہ سے ہو غلام  
 روزگار ہر اک کو ہو ای جس سے شام  
 جہان کہلے تھے دین جل ہو گئے انعام  
 سجدہ لطف کا تہا و ت عیش کا سنگام  
 شائے شکر و گل نہیں ترے خواص و عوام

رہے شا طکہ پہلا ہین سماتا تھا  
 ہوا ہی رستہ ہوا ر شکل آئینہ  
 ہوئے ہین آن یکہ حاضر سبھی وضع و شرف  
 تمام روز تو ہوتا یہ اہتمام رنما  
 فلک تو صاف چراغون کی بن گیا تھی  
 ہوئی ہوس یہ تماشے کی خلق کو اوس آ  
 ہوا سوار جو دولہ تو شاد ہو گئے شیم  
 یہ غم نہ اس ہی آواز شادیا توں کی  
 مہمان تخت روان کو یہاں رہ رہ حسین  
 نگاہ خلق پری ہر نہ چہ شیم ہر  
 ہر ایکہ سر و چراغ اپر سے قامت عاشق  
 کمال ہر کی دولہ کی یوں امہر بھی ادھر  
 جہا و تماش کی یاد و تون کا دوسمہرا  
 چرا و رخت جو بارو کے فوہ عیان  
 جہاں ترکست بنا گہر کی بک بک ہو پچا  
 ہر اتوں نہ لیا شاد ہو گئے ضدل ماہہ  
 کیا جاکس جو مسند یہ ایکہ نوشہ بند

میا یار گئے غلغلہ لیا ہر ایک نے تمام  
 محافل آئے اور سب سے روداد و خدمت تمام  
 کیا نبات کے شہر نے سب کو شیریں کام  
 بلائیں لینے کو عورات آئیں ہر ہر کام  
 ہوئے رسوم بزرگوں کے سب داں نظام  
 ہوئے سپاس آبی کے رونما یہ کلام  
 بہری برات مبارک کے خدایے انام  
 ہو اجداد اہل دولت سر البصد اکرام  
 کہا کونے مبارک کیا کسویں سلام  
 چہ تی ہے ہول کی لیون صبا قلم کام  
 فواکات کے جھنڈے جہنم میں انعام  
 تو نیکر ہو قلم ہاتھ میں دم ارقام  
 ہو اہی مدح کی لذت سے بسک سیر کام  
 عروس عیش رہے اوسے ہنگام مدام  
 سحاب طغ سے یاد و الحلال والا کرام  
 بہن کو مان کو برادر کو خوش دوام تمام  
 اس طرح میں ہمیشہ لیا کروں انعام

ہوا ہجوم رتوں کا زانہ پیلاٹ  
 ہوا نکاح بنتے ہول بان مجلس میں  
 محل سرا میں ہوا جگہ گہری دھولہ فرور  
 بٹائے تخت پہ دولہ کو اور دولہا کو  
 ملا ہی ملک سلامی میں اور جمعیت  
 چلا ہی کو بنا لیکے ہر بعزت و جاہ  
 اسی جلوس میں محل اسی تحفہ سے  
 گذاری نذر کسوں نے پڑ ہی کسویں دعا  
 کروں یہاں سے ہو تحریر حال چوتھی کا  
 چنگیز یون میں دیکھتے تھے جسے ہر شہر  
 ضیافتوں کی حلاوت لکھتے چالوں میں  
 مٹی دعا سے کرا بائی ملک پلوں کو تر  
 عطا کرے اوسے فرزند خالق اکبر  
 اور ایک سایہ میں کر سبز دبار ورا کو  
 ہمیشہ باپ کو داد ادا کرے کہ قسائم  
 اس طرح سے ہوں کہہ ادا کے شایان جم جم  
 جو کہ فضل آبی اور غنائے نائسا چنایا

و ایک منت الہی کی شامل حال تھی حدیث تفسیری العقد بركة الولد رحمة ثمرة اس  
عقد کا اور نتیجہ اس ازدواج چند عرصہ میں جلوہ طور کا پایا یعنی دو لہن شہزادی صاحبہ  
ہوئیں اور چالیس ام معدودہ ہو چکے آثار میلاد کے ماہ مبارک رمضان ۱۰۸۷ بارہ سوا شہر میں  
نمایا چنانچہ ستر دین یار پنج حضور پر نور حضرت فاتحہ و زیارت ابن مرگان دین سالکان راہ  
صدق و یقین کے تھے کہ در دو وضع حمل میں عرض ہوئی مجھ و سہ چونکہ سلی رنگی تھی حضرت کو بہت  
اضطراب ہوا سواری مبارک پہری گھر داماد کے تشریف لائے خضوع و خضوع سے جنا  
باری میں صحت و سلامتی صاحبہ زادی کی استدعا کی اللہ تعالیٰ پذیر فرمایا ہجرت و ولادت  
صاحبہ زادی کی مکمل ہوئے سے منصفہ نعل پر جلوہ گر ہوئی حضرت ایک اقامت فرما کر صبح روانہ  
ہوئے اور سارے ارشاد کیا کہ یہ بیٹا ہی تمام بیگمات محل کی آئین دلاور النسا بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ  
حضور خالیس روز تک مہمان رہیں پھر مگر رحلیہ کو حضرت رونق افزا ہوئے جہولانقہ کا بہت تکلف  
سے مع لوازمات ادس کے روانہ کئے چار روز تک تشریف فرما رہے چونکہ خطاب جاہلی کا  
بھی مع تمغہ نامی مراتب نواشا کو اپنی ایام میں عید فطر کے دن عنایت ہوا تھا طبع فراد  
تہنیت اسود مشتمل بر دو تقریب کو نامہ نگار سے یہ ہیں قصیدہ

ہوئی ہی عید کی دینی چھ خوشی بہ خوشی	کہ اس میں گھر میرا آفا کہ ہی ہوئی رنگی
دو ابن ابن امیر کبیر عالی قدر	یہاں ابن بیادر سخی ابن سخی
دو کون آصف ثالث کی بنت کا ہی ابن	دو ہی نظام چارم کا ابن اخت ہی
خطاب کے بد کا ہی اقتدار الملک	کہ جب کا بندہ احسان ہی ماہ اور ماہی



غنیمت چنانکہ اعظم و کریم سے پیش آیا اور کھلفہ قاضی ہوا اصرار سے بادشاہ کے قبول فرمایا  
 اقامت کی متصل درگاہ قدم رسول کے عمارت عالی ترتیب کی چونکہ شیخ محمد علی موصوف اراک  
 زیور قابلیت تھے عائد شاہ نے خدمت منشی گری سے کہ عمدہ خدمات اوس وقت کے  
 تھے عزا خضر خٹا اور وزیر گوار ملا محمد فاضل متحر کلان اور محمد ملا یحییٰ خرد قوم نویت سے  
 ملا احمد کو ایک سپر محمد ہند نام اور ایک صوفیہ ملا یحییٰ کو بھی ایک پسرین الدین علیخان نام اور  
 ایک حبیب محبوب عبد القادر برطان سے اور خلیفہ لفظ نویت کی معاصر اللہ ایسے یہ سب روز  
 کہ حاجان بن یوسف الشہر عالم اور دیگر علماء کے درجہ احوال سرفراز بیان کر کے تھا بہت سے  
 ضلعی اور عمارت تعمیر سے موصی الیہ کے درجہ قبل کو پہنچے مگر نیز چند مردم خوف سے  
 اس کے قتل و طعن ہو کر برا لکھا ماس انا کہ لکھ لکھ چند اہل فریش سنہ ۱۰۷۲ھ کے مسعود بن جری بن  
 بہتے خلیفہ سے محبت کر کے جیار پر سواد ہو اور سواحل بحر ہند متعلق دکن جو موسم بلوکن ہی  
 دارد ہو کر توطن قبول کیا با شہید دمان کے مدت کٹان لوگوں کو نو آمد نہ کہتے رہے پھر متخیر ہو کر  
 نایت ہوا جمع او کی نویت اس سے ثابت ہوا کہ ابتدا قوم ہا کی کبارہ سوسریش بی اور اولاد  
 ان بزرگوار دن کی نویت کہتے ہیں پس سلطان نے جبہ کو محمد ملا احمد فاضل موصوف کی سلک  
 اردواج میں شیخ محمد علی کے دیا بطن سے اون پی بی کے شیخ محمد علی کو سپر ہوئے شیخ محسن  
 باقر اور شیخ محمد ہرمن جو علی عادل شاہ نے شیخ محمد باقر کو میر سامان اور شیخ محمد جہر کو  
 مستوفی الممالک فاران کیا بعد اسکے شیخ علیخان نام ایک اعیان دوست علی عادل شاہ کو  
 ہمیشہ تین اور تین سے ایک کو عقدہ اردواج میں شیخ محمد باقر کے دیا اور دوم کو جلالہ نواح میں

محمد ملا بخشی کے مخاطب بہ مخلص خان کہ یہ عم شیخ محمد باقر کے تھے بخدا اطمینان ہے ان کی بی بی محمدی  
 محمد بن الدین خان متولد ہو غرض شیخ محمد باقر اور شیخ محمد حیدر پر دو سو سوار علی عادت شاہ  
 عمر تک بیجا پور میں تھے محمد مصطفیٰ وزیر سکندریہ ناموافق ہو کر عالمگیر بادشاہ کو عرض کی  
 طلب ہوئی بعد تحصیل دولت ملازمت کے شیخ محمد باقر کو دو ہزاری منصب پر ارادہ  
 اور شیخ محمد حیدر کو ایک ہنیم ہزاری منصب میں سو سوار و حمت کی مدت تک سپاہی  
 رہا پھر شیخ محمد باقر نے اسد خان کے وسیعہ سے عرضی نامہ لکھی اور اپنے پوتے آہندستان کی  
 گذرانکہ تعیناتی دکن کے لیے آ رہے اور بادشاہ نے جب حضرت علی وارد دکن ہو کر چند  
 مثل اختیار و ابرار نامہ روزگار کے گذرانے آخر کار خدا کو مستغفار و پاکیزہ مشرعی مطلق  
 والہ امت کر کے بلدہ اورنگ آباد میں سکونت اختیار کی مابین حیات جاگیر و احوال کا کتبہ  
 معاف تھے ۲۰ گیارہ سو سوار سپاہی و خرایہ و درندہ سواروں کی ہوتی علوم و فنون  
 منقول میں عالم جید تھے ذی صلاح و تدوی صاحب نفاذ و غیر ایس شیخ محمد امجدی خلیفہ  
 شیخ محمد باقر عبدین عالمگیر بادشاہ کے ۲۰ صدی اوّل میں تھا اور بادشاہ کے پانصدی  
 پانچ سو سوار اور وقت میں محمد فرخ سیردار و تجزیہ بنیاد ہوئے اور جب نواب  
 مغفر تآب آصف جاہ بنیاد کو ایالت دکن کی ہو چکی تھی گاہ سے نواب کے ساتھ آ رہے  
 چشم جمیع تعلیمات سرفرازی یا پانچ سو گیارہ سو بیالیسین راہی فردوس برین کے  
 خلفائے شیخ شمس الدین محمد حیدر و ذرات جمالی سند ایکہ آئینہ بین ہی مورخوں نے  
 قدر تاریخ میلاد کی جب کیا لفظ عالی بحث میں اعداد مطلوب کے پائے سفر سن میں منصب



یکصد بی عالمگیر کیا پایا اور بعد شد و تیر کے اضافہ صدی اور دارو کی فلجانہ سے مشرف  
 ہو کر اور بعد انتقال پیر شیخ محمد تقی صدی اضافہ سے سرفراز اور جب نوائے جدید دکن کے  
 شاہجہاں آباد کا ارادہ فرمایا چونکہ ہمراہ رکاب تھے زیادہ تر مقرر ہو کر خدمت عرض گئی کی  
 پائے اور بعد جنگ مادر شاہ کے دو سو سوار اضافہ ہو کر بالصدی منصب ہوا اور خطا حیدر  
 یا رخاں بہادر اور اسعد و محمد و شاربیع ہو کر جب نوا حضورین مادر شاہ کے جانی  
 ہو کر بہادر و صوف اور دزگاہ قلیخان کے ذکر انجا بھی درمیان میں آویگا کہ من بعد یہ دو  
 امیر تیسہیں سہی ہوئے یعنی حصہ خان نواز الیم کین خلف ہے ساد محترم الیم کے منسوب  
 سوئی ہیں کوئی ہمراہ فرما اور بعد مراجعت شاہجہاں آباد سے اور فارغ ہونے سے جنگ  
 سے صاحبزادہ ناصر جنگ کے اضافہ صدی اور بعد تیر قلعہ ترخیا پی کے دو صدی اضافہ  
 پس بعد میں مظفر جنگ کے دیرہ نزاری منصب پانچ سو سوار ترقی پائی اور زمانہ میں امیر  
 اولاً منصب پانچ سو سوار چار سو سوار اور خطا میرالدولہ شہر جنگ تانیا سہ سوار و ہزار  
 منصب تیر سو سوار خطاب تیر الملک و میر سامانی سرکار والا سے لو بلند نامی کا بلند کیا  
 بلو کے دیوانی سہ کار کی پیر دیوانی جو بکات دکن کی پانی کے یہ دو بیت شکل مادہ کو تارخ  
 سہ فروری دوم کے مطابق ۱۱۲۶ گیارہ سو چھپیس ہجری کے ہی وزیر تان اور گنبد آبادی  
 گنبد اکبریم بن سخن ورون کے سرخروئی حاصل کی تہ شد حکم تو بزم نورانی + با مصباح  
 فضل نورانی + اور سہ اصلاح خلق اللہ + باز رونق گرفت دیوانی + زنج غبار صفحہ  
 بہادر مانی کے اوایل مدارعیامی بن رکن الدولہ بہادر کی امور ریاست کے صوابدید سے

ان امیر روشن تدبیر کے منشیت پاتے تھے اور جب سن رہا وہ ہو گئے اپنے چاہا کہ انہر دا قبول کرین  
 مگر الطاف و اصرار سے بندگان عالی کے نظامت مجتہد بنیاد کی قبول کی پانچ سال اوقات  
 شریفہ ساتھ عدالت و دادرسی اور غریب پروردی کے لگئے ذخیرہ نیکیا کی جامع کیا ۱۲۷۹  
 گیارہ سو اترتہرین رحمت حق سے پہلے بعض مورخوں نے تاریخ رحلت حیدر یار شاہ عادل پائی  
 ہی سنین عرا تہر سال امیر شاہان و شوکت تھے صاحب سخاوت و شجاعت خیرات و  
 مبرات دوست رفقا و از علماء پرور کم کوئی ہوگا کہ فیض احسان سے جناب کے کامیاب ہوگا اکثر  
 امرا و اعیان نواب آصفیہ بہادر پائی نسبت کر یہ بزرگی کے اپنے تین خرد جانتے تھے  
 چنانچہ نواب رکن الدولہ ایام مدار المہاجی میں عوج صاحب کہتے تھے اور عرضی لکیتے تھے اور  
 مثل سلوک بزرگانہ خردون سے سلوک مشفقانہ کرتے تھے اخلاف سے جناب کے دو فرزند  
 اکبر و ارشد محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ اصغر نقی یار شاہ بہادر و الفقار جنگ کے بعد ساتھ  
 پارس کے ظل عاقلیت میں برادر بزرگ کے اوقات زندگانی صرف کو کے ترکش پالنے والے و انور  
 رخت ہستی کا لینگے تولد محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ کا چوبیسویں تاریخ جمادی الثانی کی  
 ۱۲۸۵ گیارہ سو پینالیس ہجری عہد میں نواب معتمد آباد کے پہلے منصب و صدی اور نیابت  
 دار و علی فیلمانہ سے سرفراز و عہد میں مظفر جنگ کے صدی منصب اضافہ چھے سو سو ار  
 خطاب خانی اور زمانہ میں نواب امیر المہاکم کے اولاد تعلقہ کو والی مجتہد بنیاد اور زمانہ  
 منصب ہزاری دو ہزار سوار علم و تقارہ و خطاب بہادری اور اثنا ۱۲۸۷ گیارہ سو چہترہ میں  
 چار ہزاری منصب خطاب غیور جنگ اسلم الدولہ سے کامیاب کہ مصرعہ بنامادہ تاریخ اسکا ہی

سترحه خطاب شمع الدولہ جلیون را را انصحبی تحریری چارہ رسوا را و بالکی بہا لردارے  
 سیر جنات کا حج کیا اور زمانہ میں نواب افغانہ نانی کے چہ ہزاری نصیب ہے ہزار رسوا  
 اسکا تادیب میں مضامین ۱۱۹ گیارہ سو سیانوین دیوانی صورت کا کن خطاب شمع الملک اور  
 آئین صفحہ کو ۱۲۵ سیرانج میں خطاب خانان پاپا پیر دیون شجاع السیہ میں پنج  
 ایام چادلی پانچل کے مرضی غفہ اسے واصل رحمت حق ہو ہر ایون نے لاش اور نگاہ کو  
 بجا کر مقررہ میں والدہ بچہ پیرنگہ رحوم یکہ دن کئے نواب رحوم غفور میرنگہ کہ تانت  
 بر و بار کا اور غیرت و مروت و شہداری اور پاک شہنا و گویا پوری میں مایہ نر کہنے تھے عاویسی  
 اور تیب نظم میں اور کمال کہ تہا چہند اشعار جاکے میں مہ سوجہ رفعت سنج پوش  
 رفت و گذشت و یکہ کرشمہ عقل و شوش رفت و گذشت و طاقی عشق زہد اندھی تون  
 آوخت و کہ سوخت ہا عز و دجوش رفت و گذشت و شادی جناسکی چہ سے نواب سالار جنگ  
 درگاہ قلیخان ہادی ہوئی تھی ایسے سے نامہ نگار ایک فضل کیفیت میں درگاہ قلیخان ہادی  
 کے لکھتے ہیں ہر اس بیان کو بالذات توفیق بیان کریگا فصل سالار جنگ محمد درگاہ قلیخان  
 ہادی اور ان کے اسلاف کرام و اخلاف و فی الاحترام کے بیان میں درگاہ قلیخان ہادی کا بیان  
 مع سلسلہ اخلاف کرام واضح ہو کہ درگاہ قلیخان ہادی خلف ارشد خاندان قلیخان ہادی کے  
 ہیں ابن نور و علیخان ابن کلان درگاہ قلیخان ابن کلان خاندان قلیخان کہ جنات کے کان پور  
 ساتھ بار موصدہ اور اس ہند کے کمر ایک قبیلہ ہے کہ کلان ماوراء النہر و ابن النہر خانان منجمہ  
 پواجی مشہد ہیں پس بر سے خاندان قلیخان ترک ہذا ہے شلہ صفی کے ہمراہ علی مردان خان

متعین قندمار تھے اور جب علیردن کا نائبہ رانی شاہ جونی کے سلسلہ کو کسی کا تو  
 جناب میں شاہ جہاں شاہ کی حضور کا ارادہ کیا اول خاندان قلیخان کو درگاہ والا میر  
 اور رانی کی پس خاندان قلیخان غوجہ جادی <sup>۱۶۸۸</sup> آخر شہزادہ رانی علی محمدی درگاہ سلطان  
 اگر شہزادہ علی درخان کی گذرانی اور ساتھ عنایت خلعت و انعام نہ اردو کے سببی صلی  
 اور جب علیردن خان پناہ میں چسپال مذکور میں شہزادہ نور علی سے بادشاہ کے ہوئے  
 اور صوبہ داری سے کشمیر کی رونق افزا مسند کامرانی میں علیردن خان کو اعزاز و کرامت سے  
 قلی خان کو اپنے پاس رکھا ان روزوں خاندان قلیخان اوقات اپنے اعیان سے کرتے  
 رہے اور بعد صلت خاندان قلیخان کے درگاہ قلیخان خلف کو ان کے علیردن خان منصب اور جا  
 تواج شہ میں بیگاہ سے بادشاہ کے دلوائے اور خدمت میر سامانی اپنی سرکار کی ضمیمہ  
 اور سکا کیا جب علیردن خان کا انتقال ہو گیا درگاہ قلیخان منصب دن میں متعین شاہ زادہ  
 اور رنگ زیب کے ہوئے اور ہمراہ رکاشا زادہ موصوف کے دکن کو اگر بعد مراجعت طرف  
 ہندوستان کے سمت عالم غازی سے راجہ کی طرف عالم جاوردانی کے ہوئے خلف ان کے  
 نوروز علیخان ساتھ قلعہ داری دار و دروزن کارزار تواج سے بیجا پور کے سرفراز  
 اور ایجا و دیعت حیات کی خانی کائنات کو سونپا فرزند ان کے خاندان قلیخان ثانی منصب  
 جاگیر سے سرفرازی حاصل کر کے سلک میں منصب دار و حرکت اور رنگ آباد کے مستظم ہوئے اور  
 عصر میں شاہ خلد منزل کے دفاع نگاری پر سنگمیز در فوج داری محالات پر اس طرف سکرم  
 پس نواب آصفجاہ بیاد رطاب شراہ عید میں نے موالیم کو خدمت سے اپنی سرکار کے

مامور بنایا چنانچہ تعمیر اور احداث نظام آباد بالائی گنل فردا پور کے جو سب کو سی پر اور گنل  
 آباد سے ہی انتہام سے خاص و صوف کے صورت نمائش کی بائیں خلف العہد فی موالیم کے درگاہ  
 قلعہ خان بنیاد رانی انیسویں <sup>۱۹</sup> جب <sup>۱۲۲۲</sup> ایکڑ اراکھا سو بائیس جری سنگریہ میں متولد ہوئے  
 چنانچہ بعد پونچھنے سن تیز کرتا ہی اپنے تولد کی آئے کہی ہی سے سال و لاوتش <sup>۲۰</sup> درو  
 ایام <sup>۲۱</sup> درگاہ قلعہ خان بنیاد رانی <sup>۲۲</sup> و لاوتش <sup>۲۳</sup> کہی <sup>۲۴</sup> ایکڑ و کم ہیٹ <sup>۲۵</sup> پایا جاتا ہی کہ الف ایام کا بطریق  
 شریک ہو گا اور جو سو بیس سال <sup>۲۶</sup> نواب <sup>۲۷</sup> تھوٹا <sup>۲۸</sup> آصفیہ <sup>۲۹</sup> بہادر نے منصب اور جاگیر سے نوازا  
 اور جب <sup>۳۰</sup> پچیسویں سال شروع ہوا ملک میں ہیرا میں اپنے رکاب <sup>۳۱</sup> ناصر کے منسلک فرمایا  
 انکے خدمات خصوصی ذات کے کمزرت گئے جاد و صوفیہ ہر خدمت کو آفتاب سے سر انجام  
 دیا کہ انفس الہیہ نواب محمد <sup>۳۲</sup> کے نور و مرام و تعظیلا رہے <sup>۳۳</sup> حکامہ میں <sup>۳۴</sup> نادر شاہ کے طارم <sup>۳۵</sup> کا ہیٹ  
 جانفہا <sup>۳۶</sup> زیادہ وصف سے <sup>۳۷</sup> کمالا میں <sup>۳۸</sup> ہر عصر میں <sup>۳۹</sup> نظام الدولہ ناصر جنگ کے بھی ممتاز <sup>۴۰</sup> آفران سے  
 و عید میں <sup>۴۱</sup> ملک جنگ کے ساتھ <sup>۴۲</sup> عداوت <sup>۴۳</sup> عالیہ کے <sup>۴۴</sup> ترقی کر کے <sup>۴۵</sup> جسے <sup>۴۶</sup> ہزاری منصب <sup>۴۷</sup> خطاب <sup>۴۸</sup> سالار جنگ  
 موتمن الدولہ <sup>۴۹</sup> اور <sup>۵۰</sup> داری <sup>۵۱</sup> اور گنل آباد کی بائیں <sup>۵۲</sup> و جب <sup>۵۳</sup> بدولت <sup>۵۴</sup> دکن کا ذات <sup>۵۵</sup> قدسی صفات  
 نواب <sup>۵۶</sup> آصفیہ <sup>۵۷</sup> بنیاد رانی کے <sup>۵۸</sup> تعلق <sup>۵۹</sup> جو <sup>۶۰</sup> اساتذہ <sup>۶۱</sup> منصب <sup>۶۲</sup> ہر <sup>۶۳</sup> ہزاری <sup>۶۴</sup> موتمن الدولہ <sup>۶۵</sup> موتمن الملک سے  
 پایہ <sup>۶۶</sup> اعلیٰ کو پہنچے <sup>۶۷</sup> اور <sup>۶۸</sup> عماری <sup>۶۹</sup> فیصل <sup>۷۰</sup> سواری سے <sup>۷۱</sup> اختصاص <sup>۷۲</sup> بائیں <sup>۷۳</sup> متصل <sup>۷۴</sup> کے <sup>۷۵</sup> مخاطب <sup>۷۶</sup> بخان <sup>۷۷</sup> دوران  
 ہوئے <sup>۷۸</sup> اور یہ بھی <sup>۷۹</sup> محفی <sup>۸۰</sup> ترقی <sup>۸۱</sup> کہ جن <sup>۸۲</sup> روزوں <sup>۸۳</sup> راہ <sup>۸۴</sup> بنیاد <sup>۸۵</sup> درگاہ <sup>۸۶</sup> درگاہ <sup>۸۷</sup> کے <sup>۸۸</sup> مار <sup>۸۹</sup> گیا <sup>۹۰</sup> اور بعد  
 اسکے <sup>۹۱</sup> اتقاق <sup>۹۲</sup> چاہو <sup>۹۳</sup> کا <sup>۹۴</sup> خجستہ <sup>۹۵</sup> بنیاد <sup>۹۶</sup> میں <sup>۹۷</sup> ہر <sup>۹۸</sup> حضرت <sup>۹۹</sup> فرط <sup>۱۰۰</sup> کمزرت <sup>۱۰۱</sup> سے <sup>۱۰۲</sup> حویلی <sup>۱۰۳</sup> میں <sup>۱۰۴</sup> انکی <sup>۱۰۵</sup> مع <sup>۱۰۶</sup> محلات  
 نزول <sup>۱۰۷</sup> احلال <sup>۱۰۸</sup> فرما <sup>۱۰۹</sup> چند <sup>۱۱۰</sup> روز <sup>۱۱۱</sup> تک <sup>۱۱۲</sup> تشریف <sup>۱۱۳</sup> فرما رہے <sup>۱۱۴</sup> اس <sup>۱۱۵</sup> اتقاسے <sup>۱۱۶</sup> روانی <sup>۱۱۷</sup> ملک <sup>۱۱۸</sup> کے <sup>۱۱۹</sup> غزہ <sup>۱۲۰</sup> رجب

۴۹ گیارہ سو نوایسین گزشت صوبداری اورنگ آباد کی گزرانگاہ پانچ سو سال ہندو  
بلوہ مذکور سے بھل تمام نکلے اور بعد قطعیت کے جاگیر میں اپنی جو نظام آبادی انکر بیچ رہا  
بعد کے پیر سباجالی کامیٹیا ہوا تھا کہ ناگاہ سیک جل کا آیا اور سامیٹا امر ناگزیر متفق الوقوع  
اسلام الوقت قطع تصرف حیات سما ہوا اتھار سوین جمادی الاول ۱۱۸۰ گیارہ سو اسی میں مرض  
سرم سے انتقال کیا بعد اس وقت بلوہ کے لغزش کو نظام آباد سے نقل کر کے اورنگ آباد لائے  
مقبرہ میں والد ماجد کے کہ جنوبی بلوہ ہی دفن کئے چونکہ امیر مرحوم امیر اخیر تھے روز دفن مردم  
شہر در عیانا اطراف و نواحی نوہ کسان ہمراہ تابوت کے تھے اور بقول الاسماء من السماء  
تاریخ صوری اس مصرعہ سے ظاہر ہی مصرعہ یکم از یکصد و ہشتاد سال و امیر مرحوم کو ایک  
جسیر تین اور پوسر جسیر بطن سے دختر صیف الدین خان علیہ الرحمہ کے کہ چمدادی خان علیہ الرحمہ کے  
سید زین العابدین خان مغفور کے ویک اکابرون کے عہد اپنے اور محمد شہیر سے اسل زمان کے  
تھے اور سرانجام بنیاد اورنگ آباد میں بقیہ آثار معلوم ہے ان پر گزیدہ کرکار و سبیل  
تا حال موجود ہے امیر موصوف نے ان جسیرت بنیادی کو کہ ایسے خوبوں سے موصوف ہیں  
کہ رابعہ ثانی کہا جائے سکارد و اج میں محمد صفہ خان بیاد و غیر جنگ خلف ارشد  
شیر جنگ مرحوم کے دی تین جیا کہ ایما کیا کیو من الملک سالار جنگ مرحوم امیر تھے  
عالیجاہ دانش گاہ متصف اوصاحمدہ تعلق اخلاق پندیدہ سے شجاعت میں  
بہت سبقت کا رسم سے لے گیا تھا صوفی کے دل شیر و شتر زہ کا آب پوتا تھا  
رعیت پروری و خاطر داری و غربانوازی سے موصوف باسرت تالیف قلوب میں

سیدیل حاضر جوابی طاقت لسانی بدیدہ سانی تاریخ دانی سخن افروزی اسناد و سنی اسناد و  
 اور نداشت و جد اور نرم افروزی اور تحمل سواری چنانچہ محول بنا کہ سواری میں انکی الغور از  
 الخوب بجا کرتے تھے اور لطیفہ کو نہیں علم کیا ہی کا بلند کیا تھا منجم لطائف سے جناب مغفور کے  
 ایک یہ سیکے ایک دن شاہدین شخص کی سقرات فرو و شطرف سے عروس کے وکیل ہو کر آیا  
 آپ کے کیا کہ آج میں جا گیا کہ تم نیا ت فروش ہو حصار بہت پسند کیا اور شعر خوب کہ جانتے تھے  
 شاعر و ن کی قدر بہت کرتے تھے چنانچہ اس شاعر آبدار سے جو منسوب طرف طبع والا کے ہیں  
 سہ تو روز کہ روز عشرت افروست و مولای جہان تحت خلافت ارادت از مقدم گل  
 فمائد انار خوان و سبائیکہ کوست از بشارت سپید آہ کو نہیں شاد بجا دے ارادت ان  
 جانتا کہ رستی بجا ارادت و ہزار رخت اندا ولا علی غور کا قلیت خاکبای ارادت  
 اب پیرتا ہوں میں غناں سمند تیر کام خاد کہ طرف جولا نگاہ بیا سانی واضح ہو کہ نواب  
 مغفور کو خط سے خبر نواب اللہ جنگ محمد درگاہ قلیان بیا در محرم کہ مکہ از دوا میں ان کے  
 مشکفہ نہیں جب کہ ایسی مذکور ہوا چار خلف ہیں اور ایک جمعیہ مسعود عینیا ابن شیر الملک  
 جاگیر نواب مغفور کے ہر چار خلف پر علی السویریم پائے اکبر اطلاق اگر ام الملک قوی جنگ  
 جان بیا کہ میر سامانی سے سکر نواب آصف جاہانی کے خنصاص رکھے تھے اور خدمات مامورات کو  
 ان میں سے سرجام دیتے تھے کہ مودعہ شہنشاہ کا خداوند نعمت اور بارہ قریحرات اپنے ہوتے تھے  
 چوتھی تاریخ جادی الثانی کی ۱۲۳۰ بارہ سو تیرہ میں مرض اسپہال سے لا ولد انتقال کئے خلف  
 پنجم الملک شوکت الدوسر جنگ حسن ضاخان بیا در کہ اولاد روٹکی با و چنانہ زندگانی کی

اور آخر کو نظام بلدہ خجستہ بنیاد کی بانی پورچیسویں شعبہ ۱۲۱۶ء سے سو سال میں اس سال  
 ہوا سیر سے لاوہ راہی عالم بقا کے ہو خلف سوم علی رضا خان بباد کہ جس سے قابلیت اور بلندی  
 بخت کے کہ ارشد اولاد تھے پیشکاہ خصوصاً بند کا عالی کے خطاب حضرت خان بباد وغیرہ ملک میرالدولہ  
 امیر الملک منصب بجزاری تین ہزار سو علم و تقارہ جبار دارالکلی اور دیوانی بادشاہی جو بخت  
 دکن سے بانی ہو شادی جنا کیا موجب حکم بند کا عالی کہ جس میں تاجا والد ماجد کے حصہ سے  
 ابوالقاسم میر عالم بباد کے نامزد ہوئی تھی کمال غایت سے حضور کے گلشن ممین کے جلوہ جلاور  
 بانی خود میر ابوالقاسم میر عالم بباد لکھے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ وہ عبقریان صدف دریا  
 عفت موجبیت و حکم حکیم علی الاطلاق ہو حامل ہوئے کے بیاد میں علاج نے اثر نہ کیا بباد کے  
 اٹھائیسویں محرم ۱۲۱۵ء بارہ سو چودہ چوبیس بعد اولدولہ سو دوا صد و عشت راہی در حضور  
 کے یوئین بندگان عالی نواب صفیہ مانی فرط نوازش سے بخدا خاں کی جو اکرام ہو ہو دوسو کو  
 مستثنی باسم سید عبد اللہ نام فرمایا اس شعبہ ۱۲۱۹ء سے سوئس میں خطاب اور منصب جلالت سے سرفراز  
 پیر الہیہ میں ہمیشہ حقیقی مرحومہ موصوفہ کی دی اور بعد انتقال میر ابوالقاسم میر عالم بباد جو  
 محمد بن غفران منزل نواب سکندر جاہ بباد کے امیر الملک بباد دیوان ہو اور یا میں غفران  
 منزل نواب مراد اول بباد کے خطا امیر الایراشی کا یا اس شعبہ ۱۲۲۵ء بارہ سو اسیاں سیمین  
 دار السلام بباد میر فتح بہت مقدس و عالی مرتبت مزاج حوصلہ ذی شکر و ذی شہادت  
 متین حلیم بردبار متحل مزاج غریب پرور شرفا نواز تیار ذرگ چارم امین الملک امین الدولہ  
 رضا یا خان بباد حرام جنگ کے پیشکاہ سے حضور کے ساتھ تھا دار و دلی فیلکائے سکران



بانگاہ متعلقہ غلام سید خان بہادر کی سرخساری تھے رحلت جناب کی اس سراسر  
 طرف عالم بقا کے عہد میں غفران منزل سکندر جاہ بہادر کے موسمی ہی انکو تین  
 فرزند کلاں حسن یا در الدولہ حسن رضا خان بہادر المشہور خاکجہاں رو بہ پدر کے انتقال کے  
 دو مہر گاہ قلیخان بہادر المشہور درگاہی صاحب و ارادے سے حج و زیارت کے روانہ ہو کر  
 راہ خلدین حاضر خدمت ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ ہوئے سوم امین الدولہ جہانگیر علیا بہادر بیگ  
 شہا کو پونہ کے سیاح عالم ارواح کے ہوئے پس نیز الملک بہادر مرحوم کو چار فرزند اول المخاطب  
 الشیخ الملک الشیخ الدولہ آبی قوی جنگ محمد عبد اللہ خان بہادر عرف عبد اللہ صاحب عالم  
 مرحوم بعد چل طبعی سے رحلت کے اپنے چار فرزند میر جو اعلیٰ میر محمد علی میر و تاج علی میر محمد کاظم علی کے  
 عہد میں غفران منزل کے قریب شہید سے اپنے امیر کے جان بحق ہوئے دوسرے المخاطب الشیخ الدولہ آبی قوی جنگ  
 بہادر اب جی و سلاہین اور دوم فرزند بوسے میر الملک بہادر مرحوم کے طبع اکرام الملک اکرام الدولہ  
 ذو الفقار جنگ میر محمد صفدر یا رخاں بہادر المعروف صفدر صاحب ایک ہی دن مع ایک فرزند ہائے  
 کسے عرب کے دولت سرا میں چچا صاحب جنگ مظلوم ہوئے سوم المخاطب شجاع الدولہ سلا جنگ ثانی  
 المخاطب محمد علیخان بہادر عرف محمد علی صاحب عالم بہادر مرحوم اپنے قبل ماہ خطبہ ملکی کے  
 رو بہ پدر و لاقدر کے بیمار ہو کر اس درنا پائیدار سے ارتحال فرمایا تو انھیں حکو تر اغم و الم زما  
 المخاطب شجاع الملک سراج الدولہ شیر جنگ سید عالم علیخان بہادر عرف عالم علی صاحب  
 عالم بہادر مرحوم بعد و لاقدر کے دو بار منصب لیل القدر الوالی کو اپنے قبضہ اختیار میں لیا  
 انتقال فرمایا پس شجاع الدولہ محمد علی بہادر خلیفہ میر الملک بہادر کو کہ شادی جناب کی صبیہ سے

مختار الدولہ کاظم علیخان بہادر بن شہامت جنگ معصوم علیخان بہادر کو سہیلی پتی بطن اطہر سے  
 مخفیہ زمان خدیجہ دور کے ایک فرزند ارجمند سعادت پویند خلف ارشد و اکرم الخطاب  
 ثالث کہ بعد حلت سراج الملک کاظم علیخان بہادر کے جا پر غم بزرگوار اپنے مسند اور منصب  
 ہو کر آبادین اس طرح بنیاد کو اس عمارت عالی کی اس حکم و استحکام سے بنا کی کہ عرصہ قلیل میں  
 صورت انتظام کی نظر میں خلائی کے یاقین بہین شدنی دکھلائی۔ یہی بقول نگہ بزرگوں کے معجزہ  
 کنوینٹ بہادر شہید استاد حضرت بندگان عالی جو مدد کار پر دار لیسق اور مدار المیام بنی  
 تھی یہ اختہ بول اد تھا کہ میں اس کا نگہ بیاہی میں بعد جو بیاہی جو کہ جلوہ طہور کا بیاہی میں  
 بیاہی میں متکم ریت نظامیہ مدار المیام سلطنت نصیحت وزیر الوور اور سطور میں  
 مختار الملک سالار جنگ محمد علیخان بہادر دامت اہلالہم کا بیان نام اصلی میر ترانہ علیخان بہادر  
 خلف ارشد شجاع الدولہ بہادر معذور فرزند ارجمند امیر الاحرار نواب میر الدولہ امیر الملک بہادر  
 اور اسم گرامی جد مادری اچھا مختار الدولہ کاظم علیخان بہادر مرحوم بن شہامت جنگ معصوم علیخان  
 بہادر کیا کہ اولاد با حادیت اپنی سکنہ بارہ و چہ بیاس میں ہی رسائی ہے اس عاظت  
 میں غم بزرگوار سراج الملک بہادر مرحوم پیدائش پائے اول پنچ گاہ سے حضور ساطع النور عمران بنزل  
 حضرت ناصر الدولہ بہادر سالار جنگ جلاوردی سے بیاسی ہو چکے من بعد خانہ ان صاحب  
 وزارت گاہ جب اور انتظام با مقدمات کا اپنی ذلت با برکات سے ہونے والا ہے دانش  
 رنگ جمیع میثابت رہا بغضہ تعالیٰ بر سبیل تزیید یوما فیوما راہ خیر صفات خیر منکشف  
 ہوتے تھے اور چونکہ ذات بابر کا خاندان جمیع صفات و زار کے موصوف اور استعداد

امتیاز تمامیت کا اور قابلیت ہر نوع کی مزاج شریف و عنبر لطیف میں موجود بقول امیر تیمور گورکان  
 سلطان کو چاہئے کہ دراز میں چار صفت کی حیثیت کرے اول حالت و نجابت دوم عقل و کثرت سوم  
 سلوک و معاش سپاہ و عیت چارم بردباری و مسالت جسمیں یہ چار صفت ہوں وہ قابل وزارت  
 و مشورت کی ہو اسکو وزیر مشیر اپنا کرے اور باگ امور مملکت و سپاہ و عیت کی اسکو سونپے  
 اور وقت اسکو چار چیز سے امتیاز بخشنے اعتماد و اعتبار و اختیار و اقتدار اور کامل الوزارت  
 و وزیر ہونا ہی کے رقی و متقی مسالمت امور ملکی و مالی کو اور نیکی و نیکدانی اور حسن سلوک کے جلوہ  
 دیوے جسبھا کہ نہ لیا چاہئے نہ لبوے اور بھا کہ نہ دینا چاہئے نہ دیوے اور اوامر و نواہی میں انار بجا  
 و اجالت کے اس سے ظاہر ہوں اور نفاق و دست اندازی اس کا ظاہر ہوا و نام بنی آدم و سپاہ و عیت  
 کی ہے یہ لوگ اور کہ کو بہ کئے اور نہ سینے اور اگر کسی سے بدی دیکھ تو اس سلوک کرے کہ وہ شخص  
 بدی سے اپنے باز آئے اور بد نہ کرے اور جو اپنے سے بدی کر نیو لایا ہے ساتھ اس کے نیکی سے پیش آئے  
 اور اس کی اس کے طرف رجوع کرے اور دربر ذائدہ ہونا مگر دشمنی اور زحمت سے کام کو نہ  
 رشتہ و نہ ہمت نرم کہ اگر درشت ہو گا لوگ اس کا گینگے رجوع کریں گے اور اگر نرمی بہت کریگا دنیا طلب  
 طماع اسکو گھیر لینگے اور وزیر طماع الاخلاق وہ وزیر ہے کہ جو خط کسوا مرزا ملائم کیے جو اسکو بھونچا ہے  
 کہنے اور نفاق کو دلیں راہ نہ دیوے کہ اگر راہ دیگا تو محل حذر کا ہے کہ مبادا دشمن دود سے ملکر خزانہ  
 اور شکر کو خراب کریگا وزیر عاقل وہ ہے کہ عیت کو ایک تانبہ میں پکڑے اور سپاہ کو ایک تانبہ میں اور  
 کو کاموں کے پیش نظر رکھے اور وزیر کو چاہئے کہ سموری مملکت کی اور رہائش عیت و جمعیت خاطر  
 سپاہ کی اور تو خزانہ کی جانچتا اور دیکھتا رہے اور جو امور کہ سلطنت کو نفع دیں اسکی تمثیل میں

سبی اور جو امور کہ ضرر ہو چکے ہیں دفع میں اور کئی جان و مال سے کوئی تنگی کرے اور محتاج جمع پانہ و غیرت  
 و ضرر و صلاح پر فیصلہ کرے چونکہ انہیں خبر بھی ملے اور خبر بھی ہو و نیز ایک محضر و وہی کہ اعمال خیر  
 اور کمال اعمال شہر پر ہو دین جسکے احوال دسمید و نیز ملک شاہ بطوری کہ مفلوب اعمال خیر کے تھے  
 اور جسے سچ کا ارادہ کیا ایک بزرگوار اہل ائمہ کے کیا کہ یہ عمل خیر جو تیرے بادشاہ ملک میں  
 صادر ہوتے ہیں کہ تو بندگان خدا کو نفع پہنچاتا ہے اور بچہ کے اور علی بن یحییٰ کہ وزیر بادشاہ  
 تھا جبکہ نفع اور کا خلق کو بہت پہنچاتا تھا اور اسے ایک وزارت کا ارادہ کیا ایک ائمہ دین سے  
 اسکو لیا کہ تجھے لازم ہے کہ تو خلیفہ کے درکار تمام رہے اور وزارت جانی قبول کرے جو نفع  
 بندگان خدا کو تیرے پہنچاتی ہے اس تمام انوال و احوال سے کام لے اور بادشاہ کو پہنچا دے  
 کہ دانا ہو اور کارخانہ سلطنت کو حسن ہو کہ اس خلیفہ کی سے نظام و نظام دہ اور امور  
 تحمل و بردبار ہو اور جمیع معاملات کو درست اور نرمی سے فیصلہ کرے اس قسم دین کو خبر لیا  
 دولت جا آؤ و نیز کو تیرے میر یا خیر سے ملک شہر سے بادشاہ کی اہمیت اور اسکو ہر  
 محترم رکے رہے کو زیادہ کرے جو عقدہ اور تحمل کہ اس آؤ سے تیرے اور دین اور  
 اور اس کے اور نیکی جو اس سلطنت میں آباد رہے گشت سے تکرار و اس کے اور دین کو خبر  
 دولت جا حضرت غفران غفرانی ان امور کو ملک امینان پر کہ کہ خطا دہ دہی زر خالص  
 عیار و بخش جمیع صفات میں بلکہ زاید یا یا بعد وفات علم بہرمان سراج الملک بیا در حرم  
 ۱۲۶۹ ہ ۱۰۸۰ شہر میں بایسویں تاریخ شہر کی کہ اقامت شہر فیض جناح کا تیس سال کا تھا  
 خدمت دیوانی سے ممتاز فرمایا پس عدل و داد اپنے داد کو پہنچا اور تمام نظام کا حاصل ہوا

چنانچہ شہر اوسکی یہی اول ہنگامہ کہیں اسوہد کے جو میدان اچو کہیں برپا کیا تھا پور عرصہ  
 ساتھ خیر و صلاح کے دفع کیا پس تمام عربان گئے یہی کل مردم کشن اقبال کو ایک مان گئے  
 اور گور کہ روپیہ کہ اوسین پانچ ہشتہ روپا چھ ہشتہ تانبا تھا موقوف کر کے حالی دہلی کو  
 رواج دیا کہ اب سنہین آرائی مانٹے تانبا ہی اور مالقی روپا اور بٹولا پور کی شرک بنوائی کہ اب  
 اوسکے بمبئی پانچ منزل ہو گئی ہی اور عہد سعادت میں حضرت نذیر علی کے مختار الملک خطا  
 مہوش کلاہ آغا خاں کا بلند کیا اور توجہ طرف خیر و برکات کی ہو نیک نامی حاصل کی نذیر سے  
 لاکھ ہجرت کر کے تالاب میں ملائی اور بہت روپیہ خرچ کر کے دہلی دروازہ پر شاہی مہلت  
 منبوط احداث فرمایا اور متصل اسکے بازار نام نامی سے حضرت کے مستحق فصل گنج بہت خوش  
 وضع کیا دو منزلیں دوکانیں عمدہ بختہ بنوائیں اور حوالی میں اوسکے ایک مسجد  
 جو بہت خوبصورت تعمیر کی چنانچہ انعام و تمارکات مع عبادات و ختم عمارت کے نام لگا کر  
 یہ ہیں تاریخ محل نو احداث مختار الملک سالار جنگ بھادر

کہ آوردہ او مصر شاہی بدست  
 بلند آسمان پیش او بہت پست  
 کہ یک خیر خواہ دوسر کار بہت  
 کہ باد از می عیش جاوید مبت  
 کہ تیر خطا از کمانش بخت  
 کہ تا یاد آرام ہر خوب و زشت

بستہ افضل الدولہ بیدار بخت  
 دوشینش مخاطب بختہ ملک  
 مزید مت کرمل دیو دسن بہادر  
 چو از را دستور دار حکم صدر  
 ز تہ بیہ خوش خلق مارت مسیحی  
 این ثالث خوب احداث یافت

<p>که بدحمت من ز روز الست به ان سال احوال و اتمام هست</p>	<p>ز بهر مصر و بر د این قطع تاریخ ز بهر جوی و فضلی و عیسی و سمت</p>
<p>نقطه حسن احوال نقطه حسن نظام مردود آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن دین عبدانی بلیت نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام</p>	<p>نقطه حسن احوال نقطه حسن نظام مردود آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن دین عبدانی بلیت نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام نقطه حسن آوده و سبکی خیر نظام</p>
<p>که دریای بود است و بحر سخا که چشم صوابش ندیده خطا که کرمل و یو دسن چه خوابند و انا که در فن خویش هست بی مثل و یکتا چو گردید این خبر حکم بیا خبر شاد طهره و سحر</p>	<p>چو در شاهی افضل الدوله شاه بمختاری ملک مختار ملک بگاه زریه نئی شاه لندن بسعی و بتدبیر مالت مسیحی بدیلمی در شهر و بر رود موسی چنین کرد سال بنا عرض بحر</p>

<p>نقطہ تاریخ بازار عن نام حضور کد آباد گنج مختار ملک داغ گنج نام سے حضرت حضور اکرم بن جو مختار ملک داغ گنج جس کے توفیق کی بنا ہے بس آباد بارب افضل گنج</p>		<p>نقطہ تاریخ بازار عن نام حضور کد آباد گنج مختار ملک داغ گنج بجز سال بنائش عرض نہ ہو سازد آباد بارب افضل گنج ۱۲</p>
<p>ایضا سینور کن جوین دو مختار ملک خلع کر سوا عبد بن عیسیٰ گنج ایک بنیابی کی بنی تاریخ علی بنیابی مسجد فضل گنج</p>		<p>ایضا نعم سے جب حضور اعلیٰ کے کئے تیار مسجد دہل و گنج پائے تا خلق راحت و آرام عرض کی اوسکی تجزیہ تاریخ</p>
<p>بن جو مختار ملک ملک محل رود موسیٰ پہ بے نظیر و بدل برکت دے خدائی عزوجل پل و بازار و مسجد فضل</p>	<p>ایضا</p>	<p>نعم سے جب حضور اعلیٰ کے کئے تیار مسجد دہل و گنج پائے تا خلق راحت و آرام عرض کی اوسکی تجزیہ تاریخ</p>
<p>اور تمام سزاؤں اور مسجد و نین بنایات سے میر عالم ہادر حریم کے</p>		

دیات میں موزن خلیفہ کو بخشا۔ اہل حدیث نے اس کو جس جرحی سے ناپرہ فساد کو  
 صاحبزادہ مظفر الملک میر قج علیخان ہمارے وقت غصہ و طیش اٹھا کیا جیسا کہ گذرا اور نصف  
 ماہ و یکھ <sup>۱۲۹۹</sup> بارہ سو اترہ میں ایک سند دیکھ کر کی او کی مالک خدا مانع ہو گئی تھی اور ہنوز بارہ  
 ہزار تاج محلہ اس قوم میں کھارہ اس گناہ کا جاوینی ہی خستہ اور ہرد و مادر پر جینا دواڑہ کے  
 باہر کنار پرندی کے چیرا کر جائیجھے نامہ میرے اور کوٹ آئے تو اوس میں دوبہ مرین جوق  
 جوق تماشائی حیدر آباد کے آنکر دیکھا گئے اصفا کر کے اوس کو اس ایسے رکھا اور ایک آئینہ کو  
 ساش و عذہ کا بندوبست کر دیا اور سب اعلیٰ یہ کیا کہ بازار شہوت و لذت کو تمام باطل کر  
 کر دیا اور متعدد محکمت مقرر فرمائیے تمامہ ماضی آئینہ کے موافق کیا آئینہ اور استہد  
 مستغسل ہوئے دیوانی بزرگ عدالت دیوانی خدایت خاص مجلس مراد صدر مراد و ضلع  
 دیات کچہری نوحداری پشیت کو تو ال بائید ضرب دنگہ وغیرہ مجلس مالگداری  
 تعلقات و قسریات و قسریات <sup>۱۲۹۹</sup> بارہ سو اسیاسی میں اس طرح اشتہار کیا گیا نصیب  
 کہ خون و ترکہ و طلاق کا فیصلہ حکم میں قاضی کے ہوئے اور چوری اور زنا کاری کا فیصلہ  
 اور ایک سے بڑا ترکہ قرض میں انفصال میر عادل جی خانہ خاص میں کرے اور دہ ہزار سے لاکھ  
 اسکا فیصلہ ہووے فیصلہ صاحب میں جی مجلس مراد صدر میں مستغسل ہو کر کرے اور دیات  
 و قسریات جیسا کہ تخت گالی جیہرہ دیوانہ شہری اسکا فیصلہ صاحب عدالت سلطانی سے  
 رکھے اور نوحداری علاوہ انگریزی کی طرف غایت علی پسر ہووے کرامت علی کے  
 رجوع ہووے اور مردان ہندو کا فیصلہ موافق شاستر کے گوینہ راہ مقصدی سے



عمل میں آویس اور ہر گویا اہل مرقعہ مرقعہ اپنا ایک ہنسی کی تدبیر میں حافظ محمد سے چاہئے  
 اگر دیکھیں کہ مسین تجا بیل کریں تو علی محمد غالباً دست ایک جو حقیقی ہنوی قیو تک ہمار  
 کے ہیں درخواست کریں اور اگر وہ ان بھی نہ تو ہم سے معروض کرے اور الکیوں تاریخ  
 محمد کی اوایل ۱۲۸۰ء سے ۱۳۰۰ء ساری دیکھو آری بھی کی لائن میں دیکھا کہ شرف  
 لوی کے بھائی نے دوکان رشتہ کی زمین پر جسے اپنے برہ کر ہوائی ہی جو حکم بجا کیا ہی حکم  
 بجا فرمایا کہ میرے دسپن لائے تک یہ مسمار ہو جاوے چنانچہ معماران چاکر دست نے  
 حسب ارشاد بقدرت و نابود کر دیا گو نامبرہ کا مسین چار سو روپکا نقصان ہوا اچھا ہوا  
 کشادہ ہوئی بدکان خدا کو رحمت ہوئی جو مکہ بلکہ کی قدیم عادت ہی کہ ہندو مسلمان  
 کم استعدا لوں اطراف حوض کے چار نما میں بیٹھ کر خط و عریض تک رسد ضمانت  
 چہتی عرضی رتہ شوق خط نامہ عام خلقت اہل ضرورت کو شکہ دو ٹکے لیکر لکھ دیا کرتے ہیں  
 چند عریضیاں کسوجھری کے خط کی جو ملاحظہ میں گذرین عبارت جو پسند خاطر ہوئی اسکو پڑھایا  
 سو روپی ماہوار کر کے نوکر رکھا اور اتنا قحط میں جب یہ صورت ہوئی کہ ماہ رمضان میں  
 جو ان کے گھر نہ پایا ہو گئے مباحون بیویاں ان کو بلوا کر فیمائش کی جب دیکھا کہ دس ہنیں مانیتے  
 احکامات تعلقات پر روانہ فرمائیے کہ جو غلہ زراعت میں تیار ہو بخشس جو ادین ہزار ماہ  
 شکہ اگر اپنے بازاروں میں اور تروائے اور ہوا ایک تین لاکھ روپی بھجوا کر اور جاوے غلہ  
 نکلویا اور حکم دیا کہ ہمارے بازار میں بکا کرے غورائے عاجز ہو گئے اور خرید و فروخت بازار میں  
 اختصار کیے اور نہ یہ حکم حکم دیا کہ جو نرخ بازار میں ہونے لگا اور کچھ زیادہ ہمارے بازار میں

بکا کرے اور تول مول کہرا ہو غلہ بکنے لگا خلقت اسودہ ہوئی اللہ تعالیٰ نتیجہ اس نیت کا  
 یہ عطا فرمایا کہ روزِ چارِ شنبہ چوتھی تاریخ سے ماہِ صفر کی ۱۲<sup>۱۰</sup> شبہ بارہ سوا کی سیسی یہ  
 برسے نگاہیں میں چو غارت گردن چاٹتا کہ سلسلہ کو در ذی کے حرکت دین  
 اور آتہ پاؤں ہلاکین سرخا تھیلے پائے تھے کہ بغور بند بست ہو گیا ہر چہ  
 کو سہ پہر سے علی الاطلاق دو شبانہ روزِ مہرِ بستر تا پس روزِ دوشنبہ چھٹی  
 تاریخ دو پہر کو کھیل گیا نڈی کو خوب پورا آیا دو دو روپی غلہ سے اتر گئے  
 اور ارادہ تیار جمیعت کا کہ جوانان لین سرحد میں گوش محل اتر دے اور ان  
 انگیز می متعین کر کے حکم فرمایا کہ قلعہ کی قانون انگیز می رہو اگر آپر بھی بہت جی ہم  
 اور گویے تمام ملکہ میں ذخیرہ کیا اور کچھ سوار سالہ گئے پھر ٹپکے چاچا اے رہنما جو ایدل  
 اور انسو سوار بہت اچھے لائق کارزار تیار موجود ہیں اور رمضان میں سب گالی کے خاصہ  
 سوار کا پانچ روپی اور پیدل کے دو روپی کئے اور آتہ میں سوال انگیز اور کچھ  
 حکم ہوا کہ چار گمان اور چار منیار کے ہر چار سمت تنہا ہوس کی جود کا نذر دینے دال  
 کہیں میں اور سہتہ تنگ کر دیا ہی خلقت تنگ ہی گھلوا دیکھو تحصیل او کی ہوئی پہر  
 مدد وچ گرا لی گئی ایک سے آتہ روپی ماہوار تک دو دو روپی اور آتہ سے پودہ روپی و سہ  
 تک ایک روپیہ اور سواروں میں پیشین الحون کو چار روپی ماہوار اضافہ و تصدیق میں  
 دس سے پندرہ تک ایک روپیہ اور پندرہ سے پچیس تک پانچ روپی اور پچیس سے پچاس تک  
 چار روپیہ پندرہ روپیہ پہر آرائی لاک تین لاک کوئی ہر روز واسطے پروردگار عالم کے فضل گئے

بقسم بنو لک چنانچہ نوز کہ غرہ محرم شہر بارہ سو چو راکھی ہجری سی فیض عام جاری ہے  
 او خلقت دست دعا لیکن پایا جاتا ہے کہ ایک مہینہ کے بعد موقوف ہوگی اس واسطے  
 کہ جو رقم کہ حضور سے واسطے اس امر کے عنایت ہوئی تھی صرف ہوگئی کہ باقی ہی نواب مختار  
 الملک بادشاہ میرین گرامی مرتب دستور میں اسطوفطرت فطاطون خبرت جرج و جہہ قسم صوت  
 خلگا گذر عطا شعرا نصف شیر اعدالت استقام دوست و قیصر رس و قیصر شناس مہنر  
 عیث ہر کمال پرور سے ہنر پرور و ہری کو در عزیزی و کہ آمد رشتہ ان پے ہمیری و ایک سو سہ ساد  
 نظریں اور ایک دھڑنیک اختر و مع اللہ تعالیٰ نرم السور و الابیح لایویم بطول حیاتیم ضاف  
 بحقیقت شہر حیدر آباد و باغات و اماکن یاد ہوگا کہ نامہ نگار نے حد کیا ہیں زمین احوال و اسات  
 جو یہ حد آباد کا ذکر آیا تھا وعدہ کیا تھا کہ باقی احوال شہر و باغات و اماکن اسکا ذکر کیا  
 کہ کتب ہوگا محل اسکا ہی ذکر کیا ہے اور زمان قلم پر لانا ہی کہ دل دار حکومت سلطان قطب شاہ کا  
 قلعہ محمد آباد عرف گوگندہ تھا کہ حسین بن علی قطب شاہ کے وقت آئے ہر اگر فضل قلعہ کی  
 رخ بار سومرچ او چورہ اور سہ اور کانات آئے لاک پٹی کے صرف سے احد آہوئے چلے  
 دروازہ آہنی بنایا تھا پس رخ قطب شاہ نے لکھا ہے کہ محمد علی قطب شاہ ثانی المعروف بڑے ملک نے  
 حیدر آباد بنا کیا اول نام اسکا بیگ نگر نام پر بیگ متی اپنی معشوقہ کے رکھا پھر چچا  
 شہر اور آباد نام ہو کر حیدر آباد موسوم کیا من بعد پھر جب عالم گیر بادشاہ نے اسکی تسخیر کا  
 ارادہ کیا دار الحجاب نام فرمایا اور جب فتح کیا و خذہ بنیاد نام کیا پھر حکومت اس بلکہ میں  
 کی بنیاد پڑی ہے محمد علی قطب شاہ ثانی بانی حیدر آباد سلطان محمد قطب شاہ ثانی مکہ مسجد

پر عبادتہ قطب شاہ بعد الحسن اساتذہ اور بھی مخفی نہ رہے کہ محمد قلی قطب شاہ ثانی اول عہد میں اپنے  
 فریب سے سیدائیر کے بدلے معتقد مذہب شیعہ کی کاتبا بعد مدت کے جب مشہور ہو ابیت لوگ اس  
 نزاع کے بقول الناس علی دین ملوکہم شیعیہ ہو گئے مگر خطبہ نام سے شاہ عباس صفوی کے  
 رجب سلاطین ہند کے مخفی تر کر دیتے تھے پھر سلطان عبداللہ قطب شاہ اپنے زمانہ میں خطبہ  
 شاہجی کے نام کا ترہوا اور سلطان ہذا نے اطراف کو بھیجے جو متصل تالاب میں قلعہ کے حصہ  
 دوسرے انوار کلمتی قلعہ کیا وہ بنا قدیم بل بادشاہی واضح ہو کہ قدیم بل قبل آباد ہوئے شہر کے  
 اصوات پایا ہی اور ثانی اور سکا ابراہیم قلی قطب شاہ ہند کو راجہ صدی اور دھکی یہی جو قلعہ  
 آبادی بہت تھی مردم کو سبکدشت کے بار بار دو بارں حکامین آتے تھے اس لئے قبل آباد ہوئے  
 شہر کے قلعہ پر آئیے تھے اور میں ایک اسلطان سے بیات حسن حسن قلی شاہ ہند  
 قطب شاہ اللہ عوجہوئے ملک اس سے عشق رکھتا تھا چھپے چھپے باب سے اس پاس  
 آتا تھا اور عیش و عشرت سے گذارتا اس سو کر داخل محل سدا ہوتا البکرہ موافق  
 معمول کے ایام بادشاہین آیا دیکھا کہ موسیٰ ندی کو پوری غلبہ خواہش کا ہوا البکرہ آدلا  
 تصور کامل بنا پار کل آیا یہ ساکھ دشوار گذار خفیہ فریضے عرض میں بادشاہ کے ہو گیا  
 حکم کہ بل بنا کرین چنانچہ آتہ میں سے ہر موسم بارش کا آئے تک بل بنکر تیار ہو گیا طولا  
 سو در عرضاً بارہ وعبر ارتفاع چودہ وعبر رواق روانی آب کے بعد بائیں اور یہ بھی واضح ہو  
 کہ آتہ لاک و پونے اسلئے بنایا غایت ہوئے تھے اور میں سے چار ہزار چھریں بعد عرض کے  
 داروغہ عمارت کو حکم ہوا کہ طعام اسکا پلو کر خربا و سائین کو کھلا دو اور بل نواہدا کا حرف

جو عہد میں مخبر منزل کے سرور و دروازہ چادر گہات بنایا یہی پچیسویں ہزار روپیہ آدم  
 ارتفاع اوسکا پندرہ درجہ چار طسوعرض نو درجہ طول تین سو درجہ ہی اور حال پل کا حال  
 لکھن میں ایسا وجہ بنا چیا ہمارا ابتدا آبادی میں شہر کے ساکنان بلکہ سے ہر کوئی نشان اپنا  
 بنا کرتا تھا اتفاقاً غرہ محرم الحرام تیسک ستلہ ہزار میں روز پختہ کیسوا ایک تعزیرہ میں  
 سطح شہر کے ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ کے نام کا استادہ کیا چونکہ ان روز دن غلبہ و باکا  
 عنقریب جبکہ سلسلہ اور ہلکا ہو قوف ہو گیا جانا کہ تعزیر کا یہ اعتقاد ہوا اس میں تعزیر  
 کے ایک عمارت سنگ بست اوسی وضع کی بہت بلند تیار کی تا دور سے ہر چار طرف  
 دکھائی دے اور کوئی بلا اس طرف رجوع نہ کرے نام اوسکا چار ہزار روپہ ارتفاع میں چھ سو  
 عجب پور روز قبل دمان بردخ بد ہوا میں رسم بد پرش مانا کی بہت دھوم دھام سے ہوا کرتی  
 تھی اللہ تعالیٰ اب سچی سے حافظ محمد علی صاحب کی علیہ الرحمہ کہ ایک بزرگ کھدائیں یہاں چند اقا  
 کرین تھے دو نعل شیعہ موقوف ہے یہ مرفیات الہی میں اعتقاد راسخ و ہی یہ  
 جو خوافی شرع شریف کے ہے وجہ بنائے مکہ مسجد واضح ہو کہ اول  
 جو حکم سلف کا دیکھا کرتے مسجد کے ہوا اب جہاں علم برے مال صاحب کا کرتے ہوتا ہے  
 اہل خدمات نے دمان پایا ڈالا تیس کرم ارتفاع سے درجہ پامیہ اور کرم مسجد کی تیار ہوئی  
 تھی کہ ایک فقیر نے ان کو چاہیہ مسجد کون بناتے ہیں دار عمارت مرزا فیض اللہ بیگ اور  
 زنگیا سہا بخاطب ہر مند خان نے کہا بادشاہ دین پناہ محمد قلی قطب شاہ معروف برائے ملک  
 فقیر کا سبب شدہ دشمنیہ کیا یہ ہے مسجد پنج شہر میں یا بلند جا پر بناتے ہیں

نہ پستی میں کنیا آبادی کے یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تب قریب چار مہینے یا ایک دو ماہ شروع کیا فرمان  
 صادر ہوا کہ بری عمارت سنگ بستہ قتل کے اسوا میں نہوریلٹ ان جلوہ طور کا پتہ چار  
 کمائی دو ہزار مہار دو ہزار سنگہرش وسط بنا کے قرار پائے اور نو لاک روپی واسطے صرف کیے گئے  
 صرف سے ایک لاک روپی کے عہد میں عالم گیر کے کام مدخل پٹانے کا تمام ہوا ستر گز طول چالیس گز  
 عرض کیوں دریا اتنا عدا مدخل بالا چھ درے گنبد پندرے گنبد تیرا درے ابٹہ آٹھ بارہ طہام  
 پختہ بنا ہر نیاز دوازہ امام مقرر ہو اچھا پختہ شاہوں تک دو جاری رہا عہد میں خلد کان کے  
 بارہ روپی فریاد کے قرار پائے کہ وہ ما حال جاری ہیں قسم صرف باغات و مکانات و دولت  
 قطب شاہ وغیرہ صرف باغ لنگم پٹی ایک لاک روپیہ اور صرف گنبد محل مع حوض میں لاک  
 اور دوا محل وغیرہ تیس لاک دوکانیں بلکہ میں چوبی فی سیل آئندہ چودہ ہزار وقف مسافروں سرفروں  
 سنہ ایک ہزار تین میں عاشور خانہ جو سلطان عبداللہ قطب شاہ ہار گنبد مرتفع تیار فرمایا کہ آب شاہی  
 عاشور خانہ مشہور ہے صرف ایک کاجیہ تیار روپی اور بعد تمام تعمیر بارہ سو روپی کا طہام بخت  
 اور پختہ بارہ من مہر کا شربت اور بارہ ہزار ہون نقد واسطے حیرت اور قرار پائے اور بارہ  
 من لکھنوی سالنہ و کتایم لنگر سوئے کی رہنمائی کا ہوا کردتے مساکین فقرا کا اور بارہ پلے گنجی  
 اور بارہ من قند کا شربت پی پی کے علم پاس مقرر ہوا اور چار محل آٹھ بارہ لاک روپی  
 خرچ کر کے کنارے رود موسیقی اہانت کیا یہ شہر اوایل میں بہت آباد تھا بعد تو عدا حادثات سے  
 عالم گیر سبب تغیر گرائی غلہ و شیوع طاعون ہزار آدمی ملا دو قریہ چار لاک و پچھڑہ ہلاک  
 حیدر آباد ویران ہو گیا تا خصوصاً ظلم سے کام بخش کے اور زیادہ تر اوس اور بعد قتل

ہستم دلخان کے بالکل آبادی نہ رہی تھی اور بفضلہ تعالیٰ برکات سے نیات رسوا کار گذاران کے  
خواب آدھی مگر تمام اقلیم ہند میں دار السلطنت ہی اسکو قدیم سے دستار دکن کہتے ہیں  
جیسا دہلی کو دستار ہند اب تو اسپر طرہ ہی محل ہزاروں عیش و عشرت کا اور امن  
مسافر اہل اقلیم کا ہی فضل اوسکی نہ مریج ہی نہ مستطیل نہ مدوری نہ بیضائی چونکہ شہر  
وقت بنا کہ یہ فیصل تا خلقت نے جس طرف جی چاہا نسبت بہ نسبت سکونت اختیار  
کی اوسی بموجب فیصل تیار ہوئی شہر میں گہر سے گہر ملا ہوا سی اور سب آباد خدی کا  
مکان بخواہش ملتا ہی سودہ بھی کو چون میں دور دوروں میں محلوں میں سڑک  
ملتا ہی نہیں آنے جانے والوں کا ہمیشہ رستے ہرے پتے میں خصوصاً سبہر کے بعد بہت کثرت  
ہوتی ہی اور ایک سبب یہ بھی ہے کہ راستے تنگ اور کوچے تو بہت تنگ اور کچے والے ہیں  
علامہ یہ کہ علیط بدوان دوسیمون سے اکثر بد ہوائی ہوتی ہی ہزار ہا آدمی سبب سے  
دیباہی سے ہلاک ہو جاتے ہیں کیسوں سال دو سال کو اور کیسوں چار سال پانچ سال کو  
اور یہیوں دسکی شدت یہی ہی اور کیسوں سلسلہ اوسکا سال دو سال چلا جاتا ہی  
بطور کہ شدت کی ہر کچھ کم ہو گئی اور بہر شدت کی اور کم ہو گئی اور سو ادا اور بیمار مان  
ستم کی بہت حکیموں کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہی اور جب موسم شادیوں کا آتا ہی تو راستہ  
ملتا ہین اور دماں بھی بکثرت ہوتی ہین ہمیشہ کسیکا چرچا دنی اعلیٰ کے گہر و پھن رہتا ہی  
اور وہ مہمانوں کے گہر بے انتہائی جب خصوصاً دیکھیں بہت ہوتی ہین اور ہندون میں تو جب انکے  
دیتا جاگتے اور شادیوں میں خلف بہت ہوتا ہی آری شہر شہر جلود وغیرہ ادنی شادی

میان کی پانچ ہزار روپیہ کی اور اس شہر کے پندرہ دروازہ بارہ کمر لیا یعنی چھ دروازے  
 ہیں کہ ان میں سے عمارت کا تین تین جاتا ہے اور شہر بھی بہت آبادی ہے ایک محلہ ایک ایک قریہ کے  
 برابر ہے خصوصاً سکیم بازار کہ وہ چار محل کے دروازہ کے باہر ہے اور کاروان کہ وہ بادشاہی قدیم  
 پا کے دروازہ کے پرے واقع ہے غرض پہلی دروازہ سے کہ کوئی سیفرا تو قبر انجلیستہ کی اسی  
 طرف میلان مشرق ماہین دروازہ چادر گھاٹ و دروازہ پہلی کی جانب مغرب بادشاہی  
 پل کے دروازہ تک خوبستی اور جانب مشرق تاسمت جوبلی ماہین جنوب مشرق علی آباد  
 دروازہ تک کچھ کم ہے اور کوئی ہے حسین ساگر تک عیسائی صاحب لک بستے ہیں  
 اور اس طرف صحرا میں ایک کہ سچی ہے کہ اسکو امام صامن ثامن رضی اللہ عنہ کا ہمار کہتے  
 ہیں دامن میں اویسے متعدد بارکش تو احداث عالی عمارات ہیں اوسمیں بھی عیسائی  
 لوگ رہتے ہیں اور محل دروازہ باہر بھی ساویرا نہیں ہے غلام مرتضیٰ کہنے اور صاحب  
 کہنے ان کی چھاؤں میں سہارا چھ چھہ ولس ہمار کہتے ہیں خوب آباد ہیں کہ یہ لوگ کہنے  
 بنائے ہوئے انہیں کہتے ہیں اور اب بھی موضع چھہ رک گئے پر بنا آبادی کی پڑی ہے کارخانہ  
 باروٹکا سپاہ کوشہ محل کی اور چار چار ہے اور کاروان امام پورہ ہار پورہ مستعد  
 ماہین دروازہ بادشاہی پل اور فتح دروازہ ہے اور باغ جہان نما میر کیر با جاہ و توقیر ملک  
 تہر رکاب شمس الاحرا آباد رکماہین دروازہ غازی بندہ اور غلی آباد کے ہے کہ وہاں تک بستی  
 اور شہر میں معتد ہے ہی میں وقت میں حضور معقوت منزل کے مریہ شہر میں گزرا کرتے سیکھ  
 غفران منزل نے اپنے عہد میں ممانف کی سوا دایرہ میروس کے ایک کین سہاں کرتے



خلیفہ لوگ ہمسروان مردہ لیجا کر کاڑتے ہیں اور شیعہ مذہب کے ارباب مقدور بھی جنت جاکر  
 دفن کرتے ہیں اور مدفن خانہ امداد الیام جلیل المقام کا بھی وسجائی ضابطہ میر عالم ہمارے محمد  
 ابو القاسم مرحوم اور امیر الملک ہمارے مغفور کا مسکن خواگاہ وہیں ہی اور کھانہ اس شہر میں تین قسم کے  
 ہیں پختہ سفالین کا ہی امیر وں کے گھر تو بہت وسیع ہیں اور غریبوں کے ایک چھپرانی اور چونکہ مکان  
 کئی وضع پر ہیں گول تمام خشت و آہک سے یہ تو یونان کی وضع ہی اور اسپین کے ترکیب انگریزی  
 اور کچھ فرانسیسی بھی غلی ہوئی ہے اور جو ترے ایک رواق کے ہوتے ہیں اور فقط ہر دو طرف  
 اس کے دو ستون مخروطی خوش و تراش پر سرکہ یہ مصری ہیں اور جو تین رواق پر بنائے  
 ہیں المانی وضع ہی اسپین بھی ستون سرکہ بنائے ہیں میان قسم کے مکان بنا ہوتے  
 ہیں مگر یہ رواقی ترکیب قدیم ہے اب گول ستون کے بہت ہو گئے ہیں اور ایسا کارواج ہو سکتا  
 انگریزی مکان کہتے ہیں اور کام شمار کا میر عالم ہمارے وقت سے جاری ہے ورنہ کہتے ہیں  
 سابق ہیں جیسے الملک دیوان تھے یہ برادری بنا عمارت کی نہیں ہوتی تھی اور اب کئی سال  
 رقم دیکھا ہے کہ سال چار چار ہوش بنا سفالین ہو جاتا ہے اور جو سفالین ہی پختہ اس  
 شہر میں سب سے اور ملک کے آدمی ہیں یہ شہر عرب دور ہی کے کو ممانعت نہیں بزرگوں کے  
 عرس و عجم طعام قص وغیرہ برے تکلف سے ہوتے ہیں چند درگاہیں اندر و شہر بزرگوں کے  
 ہیں چند گنبدیں مشہور مذہبی گنبد ہورے کی کٹر کی کی طرف قدیم ہے اور عبد اللہ شاہ قادری کا  
 گنبد شاہ علی بندے کے نیچے وقت میں غفر انما کے اور سوئی قادری قدس سرہ کا گنبد شاہی  
 بل کے دروازہ میں مغفرت نزل کے وقت میں تیار ہوا ہے اور گنبد شاہ سعد اللہ صاحب

قدس سرہ کا حال حضور ائمہ ملکیت تیار فرمایا ہی اور اس بلد میں قدیم محل نامہ حاجی داؤد محل  
 گنبد محل وغیرہ توبہ منہدم ہو گئے فقط اب چار گناں باقی ہیں اور ایک گناں سلطان شاہی کی  
 اور ایک اعلیٰ بیگ کی اور ایک صومیر کی اور دو گناں مغلیہ کی ایک قید اور ایک جیل اور  
 ایک گناں میر کے دوایرہ کی اور ایک گناں جو بایں شاہ علی بدہ و چار منار سے عمل نرا شاہ جہاں  
 قدس سرہ کی تین یہ دو گناں ساراج وقت بنائے شاہ راگہ نور الدین اور حکم کیا کہ ہر  
 صرف کرین جانا چاہے کہ آخر عہد تک تو آغفر انما یک راستے ہر چار طرف چار دروازے  
 کے سنگت تھے یہ کار خیر ساراجہ راجہ دھول کا ہی جو پتھر لگی ناکی و نفلت کے اور  
 کے تیار دی اور ایک گناں امیر کبریا سے ملازم ایسا در اپنے بازار میں ناکی اور اوپر سے اوکے آتے  
 خانہ باغ بارادری کا ہی اور گناں سی علم کی اور ایک گناں کبوتر خانہ کی اور ایک بیرون سے متصل  
 خانہ علم کی بی حال حضور ائمہ ملکیت بعد تیس چار گناں کے احد آخر مائی اور ماسٹر کے چھین  
 گنبد میں شاہ راجہ حسینی اور اکبر حسینی اور میر محمد حسا اور حاجی توبہ حضرت حسا کی حاکم  
 فرد گاہ صادر و ارد کی سی سافر شہر کے وہاں انور میں ایک شہر قائم کر کے داخل نہ ہوئے  
 یاروانہ جانب مطلوب اور فیض تصرف کے منزل مقصود کو پہنچے ہیں اور میران خدا ناما حسینی  
 شہر کی گنبد اور یوسف حسا و شریف حسا سے ہے کہ یہ دو گناں اور ایک ہی چاہے  
 اور صاحب کار خیر سی یہ فقط چار دیواری ہی ہے و مشرق طرف درگاہ برہنہ صاحب کی سی صحرا  
 ہر جن جمیع نماز اور اسل قربت حضور کا ہی اور گنبد حافظہ شریع الدین صاحب کا اپنے سے  
 راجہ شہسور شاہ کے سی اور سی طرف راہ میں سرد درگاہ کے درگاہ و حالا شاہ ایک بزرگ

اسی تصرف کی ہی وہاں بھی لوگ بیشتر چخشنبہ کو جاتے ہیں اور مرغ ذبح کر کے فوراً پر اس کے فاختہ  
 اُن جنا کی کرتے ہیں اور جانب جنوب سے دو ایک ہزاری ہی کہ اُس جابر چار  
 دیوار میں نزار باشرف الدین جہان قدس سرہ کا ہی صاحب تصرف چخشنبہ کو  
 اندون حلقہ ومان بہت جاتی ہے کہتے ہیں یہ قدیم درگاہ ہے قطب شاہوں سے  
 بھی اول عہد میں راجوں کے آپ شریف فرما ہوئے ہیں اور اس کو چھ پر قابی کی  
 چونکہ وہ صحرا ان روزوں میں مسکن درندوں کا بنا اور کچھ ایکو کرند نہ ہو چکا یا ہندو  
 معتقد آج کے ہو کر خدمت بجالاتے تھے اور جب رطلت کی وہیں دفن کیا عوس اُن  
 جنا کا انیسویں کو شعبان کی ہوتا ہی قدس اللہ سرہ اہم جمعین ہاں شاہ اودن کے  
 جانشین اور خلیفہ ہیں سلیہ پری مرید کا بکثرت جاری ہے اور باغاتیں چار باغ نامور  
 ہیں کیا رندی کے کشن باغ اور رام باغ اور چھن باغ اور ستارام باغ جہاں نوبت صاحب گھر  
 انکی جابر اہری ہے چھوٹے غران قمر نے اوال کہ شوالہ ومان کا بنا کیا ہو امبار کا ہے  
 اور بار باغ ہر حال جابر کو اوسکی بنایا کرتے تھے اور اندگیری اور گرمی اور اوار اور یوں  
 جاگڑے نوبت حنا سے کیا ہے اور باغ لنگم ملی کہ اسکا ذکر ہو چکا ہے وسیع اور پرا شمار ہے سب  
 قطب شاہ کے وقت کے ہیں اور نئی باغ اور رانا قلعہ متصل گو لکندہ کے محدثات سے سلطان محمد  
 کے ہی اب شہر کے لوگ آخری چار شنبہ کو ماہ صفر کے باہر سیر ہی باغ کو جایا کرتے ہیں  
 اور باغ بدیہ بنا کیا ہو اعمدہ بگی صاحبہ مرحومہ کا ہے بھی عمدہ باغ ہے اور بار اندری مر عالم  
 بیاد مرحوم کی داخل بلکہ کناریہ رود موسی کے اندرون شہر واقع ہے کماراں اسکے

خوشنما خوش وضع قابل نظاره بین اور و طغیانی آگے اچھی سیر گاہ اور ایک خانہ سہرستان  
بلدہ میں ایجاد ایر کیر نواب شمس الامراء بادشاہ کی ایک سیر گاہ نواب صاحبزادہ قطار الامراء  
بادشاہ اور صاحبزادہ خورشید جاہ ببادرام اجلا لہما کا ہی فرشتہ کوچ کرسی لستر درخت  
کامیاب ہے اور آستین میں بعد از عین نما اہل انشا بایہ مقام دلگشاہت و آفر خوش نما  
حسن ترکیب بین پانچ لکھنوی و مہیشہ اور مہیشہ ویراستہ اوہی آوان میں ہمارا ہمارا ہمارا  
فتح دروازہ ایک باغ کہ جسکی تاریخ باغ اہرم ہی بادرام باغ کہو عمارت بس وضع اور وسیع عظیم  
انسان ہی بایہ مرت ہور تابی جسک ہمارا جگہ گدیرے تعمیر نہیں ہوتی اور پرائی جوبلی مشہور  
ہی یہ مکان وقار الدولہ کا تباہ شہر الملکین آبا مشیر الملکین نے جہیز میں جہان  
پرور سیکھا جہ مرحوم کے دیاتیا چونکہ حضور مغنوت مرزا صاحبزادہ کین و تازہ یف  
تھے اور بعد طوس جب ارادہ دیا کہ وفاتے زبان خلقی بر جاری ہونا تھا کہ سواری مبارک  
برائی جوبلی کو جاتی ہی فتر رفتہ وہی نام اسکا ہو گیا اور اطراف حیدر آباد کے بنیاد  
ایک زیر تفصیل جانب شرق بنا کیا ہوا ایر حیدر کا دوسرا کین ساگر جانب شمال کو تھی و زینت  
تیار کیا ہوا قطب شاہ کا اب حیدر بن حال حضور فیض الحق کے شاندارہ سوچ چکر جوبلی میں مستند  
روپی صرف ہو کر نہر رود موسی کی جبین اگر مین آکر ملی ہی سوم ہر ساگر سمت مغربی نو  
احداث میر عالم بادرام مرحوم کا ہی نہر رود موسی کی کو تو ال گورہ سے کات کر لائی ہی کہ اس سے  
آب شیریں کا خلق کو بہت آرام ہی ہر جہاں کا نیک نام ہی حیدر آباد میں تین موسم ہوتے  
ہیں دھوپ کا لاتھندہ کالا برساتیہ میان غلہ قسم کا ہوتا ہی اور میوہ جات سب طرح کے

گزینی نہیں ہوتی خصوصاً ام گئی قسم کے اور بہت چنانچہ عبد میں غفران منزل کے مسئلہ بار سب  
 میں ایسے ہوئے تھے کہ دہائی میں جانور بھی نکلائے تے جہازوں کے ہتھ لگے ہوئے تھے اوس سال کا  
 یہ حال تھا جو دخت سا کتا سال سے بار نکلائے تھے پہلے تھے اور سیتا پھل اطراف  
 کے تو ایسے لذیذ اور کثیر ہوتے ہیں کہ خامہ بیان میں ان کے غلبہ بیان طلب انسان ہی اور خوا  
 نوبت کی اس عہد میں الحال اسل دول سے سوا درگا ہوں اور دیولوں کے تیرا جے بلند آواز  
 ہوتی ہی سہ سینہ پر ایسے کثیر شمل لامرا ہا درگا اور مختار الملک ہا دیولوں اور دروازہ پر  
 الدولہ ہا درصوبہ بلد اور نظام یار جنگ اور راجہ راکر ایان مقصدی اہل دفتر عہد سے  
 کے ہی اور آستانہ پر مرشد زادہ آفاق مصما الملک ہا درگا اور ہاراج راجہ چند ولعل در  
 رام بخش ہا درگا زمانہ سے نفع منزل کے اور سیف الدولہ عبداللہ بن علیخان ہا در عرب  
 شہنشاہ الدولہ عمر بن احمد خان ہا در عرب اور نامک بخش کردہ کے در پر غفران منزل کے  
 وقت سے اور ذوالفقار الملک ہا در اوچا خراہ غفران منزل روشن الدولہ ہا در  
 داماد حضور پر نور حضرت خورشید شاہ ہا در مدظلہ کے نقار قانون میں حضرت کے غایت  
 اور روشن چوکی پانچ عای جناب خورشید شاہ ہا در مدظلہ اور دیواویشکار و راجہ  
 بخش دراجہ راکر ایان طول حیدر آباد کا تقطیع البلاد سے قیط یعنی ایک سو دس درجے  
 اور نیس ۱۹ درجے اور عرض حیدر آباد کے دی نیس آتا وہ درجے سولاد قیط اور تین آدمی  
 اسل پے پارس عہد میں نفع منزل کے استقامت سے راجہ چند ولعل ہا در کی اس عہد  
 نسبت دولت مند ہوئے ہیں ایک نو محمد سمیعہ مسعودی کے اول دال کا بسیار کرتا تھا

پیر لاکھون روپی کا آدمی ہو گیا سید احمد نام بیٹا اور کچھ بی یا طعی صرف کلامہ اریسار کا  
 کارند وینر نار اپ اختیار کی دودو سو روپی تین سو روپی یا سو ارمد آدمی نو کر کے اسے لے ڈی  
 عزت بہت کر دیشا اسکے راکر نے تھے نقلین اصراف کی بہت عجایب عجایب میں اور جب طرح  
 شادی کی ڈالی سیا صرف کیا کہ دولت تمام ہو گئی شادی تمام ہوئی چونکہ دن دن کے حرفت سمع  
 کا فوری کا تھا آخر کو بقول سعدی علیہ الرحمہ روغن بھی چراغ میں نہ رہا بسبب طے گئے آب  
 رہ گئے دو ماحل چند حلوائی قریب دروازہ چار محل پر دیواریں اصل اندرون شہر پختہ مکان  
 اونچی دکان پٹون سے سیاہی کار و زحج سیاہ کچھ عیاش سو اودہ دلی تری سوم تھو  
 میوہ فروش جھاگیر بعد اسکے مال منال بھی الیہ کا جنگ و جدال میں حصہ نہ کہ دست برد  
 خلاق ہو ا حیدر آباد و حوالی میں اسکے چار دیگر کار و زحج درخت چناسل وغیرہ کی  
 بازار سے لیکر گھوڑا باقی کچھ دو سالہ جواہر موتی الماس کنگانی سے سوئی کی کوئی یا مسیح  
 اشرفیان کو تھان کسٹور کا گھر سی وریا سے لائیں سے کسے کر تھان اور سے تانے کے  
 ساتے ہیں مسکوک روپی کے جوڑت سے چارے کھانے اور درگاہ ماشہ نور کا تھان  
 اور شرفی بارہ ماشہ طلا کی اوسمین تعداد اتنا رہ روپی سے یا بیس روپی تک ہے اور  
 چار آنے اور آتھ آنے کے فرض پر بھی سکے تو تابی ملی اور دیلی اسکو کہتے ہیں وہ بھی کچھ  
 غور و بیان کے زور طلاقہ کا بہت ہستے ہیں اور بعض مرد بھی کرنا گستری اور اطفال تو  
 ہستے ہیں اور جو انہر مرض کا زور ایر ویر شیں سب لوگ تقریبات میں زیب و روش  
 کرتے ہیں اور درگنیں بس بھی ہستے ہستے ہیں مگر فقط دستار اور رنگ اور مال و تابی برقی

اس مہینہ میں بقیدہ چنانچہ غفران نزل کہ آخر عیدین پہنچ سہ ماہہ سو تہتر ہجری کی آیہ نزع غلہ کا ان  
روز کہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۳ سہ ماہہ سی و یکا سی ہجری ہی موجب چنانچہ انظار الاخبار مدرس مطبوعہ  
انتیون ماہ ربیع الثانی نمبر یک سو اچلہ گیارہویں کہ ہنتم نے ایک جو موافق خط مورخہ اکتوبر ۱۲۸۳ ماہ  
ایک مرسلہ گیارہواں کے طبع کیا ہے یہی روغن گاوردی کی دودھ اور روغن کنجد یا دم دو آثار  
ربیع گندہ پانچ سیر جو اچھے سیر اور ربیع مار یک چار سیر مگر اقم کو اپنی خوراک کے تین سیر میسر ہوئے  
ہے اور گندم پانچ سیر اور دودھ یا دم پانچ سیر نوٹ پانچ سیر دال تو پچھلے سیر ملی چار سیر مکہ  
پانچ سیر نیم مکہ نیم من پیاز فی سیر ایک آنہ لہسن فی سیر دو نیم آنہ اور شکر سرخ تین سیر اور بعضہ  
نیک و پاکر جمع اشیاء و کاری وغیرہ ہانک کہ طرفہ گلی سب گران ہی خصوصاً گہانس کہ  
جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور روٹی سنہ گذشتہ میں فی روپیہ نیم سیر تھی اور اب سو پونہ حصہ کم  
ایک سیر ہی اب بفضلہ تعالیٰ بارش ہوئی ہے چنانچہ بیویک ماہ ربیع الثانی کی اٹھائیسویں تک  
موسی نہ ہی نہایت طبعانی رہتی حضور پر نور کو بھی خلق خدا کی ایسی کمال خلق ہی مدار المہام کی  
کھڑے واسطہ پر درش بندگان غیرت بزمائے آرائی لاک لکھ تین لاک گوئی اناج کا خرچ  
ہی چار جا تقسیم ہوتی ہی امیر کبر بھی علیہ تقسیم فرماتے ہیں دو سیر امیر دین نے بھی دست کرم  
کندہ کیا ہے پر درش غریب پر کرمیت کی چست باندھی ہی اور سابق اسکے دو مین غفران نزل کہ  
مباراج اور راجہ رام بخش و سراج الملک ہمارے رجوم ان سبکی کار پر داری میں چار روپے  
بلکہ جوابہ اور پلہ ایک سو سی سیر کا ہی سبب سیس گہنوں سولاسترا سیر چار روپے  
پلہ جنے مونگ اور تین سیر گہی بلکہ مات بازار میں سارے تین سیر چار سیر بھی اور تین

ستائید سرخ شکریہ چودہ بلکات میں بدوئل کسور سیر کی چاندنیہ شکرین چار سیر  
 اور روٹی بھی چار سیر تھی کہ دس برس پانی نہ لگی کی سی رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوئی سی اللہ تعالیٰ  
 راجا لکھنوی اور پرورش سیکلی پانی سے سی اور زمانہ حادثہ متعجب نہ فرمایہ بھی نریگاس  
 برسر فرزند آدم ہرچہ آید مگدو سے شیکل نیت کہ آسان نشود مگر دیکھ کہ ہر سان نشود  
 چونکہ ایک شمس ہوئی سی تدبیر اور زانی بھی ہوگی مگر ایک کوئی مانی علامت کتا ہوا سنہ بین  
 آیا درتہ قبل ایک ادنی گرائی میں عرک دیات سے بندھون پر لاد کر بکثرت لڑکیاں لڑکے لاکر  
 والے تھے ایک بار امیر کٹر شمس الامرا ہمارے اپنے تعلقات مایوں کو حکم فرمایا تھا کہ سب کے آپ  
 خرید لو اور باہر کسو کو لینے مذکور اور محتاج انکو دیئے جاؤ جب گرائی رفع ہوا نیکے مان باک  
 جو اگر دو خانہ ایسا ہی عمل میں آیا کہ عمل خیر نام نیک جلوہ طور کا پایا اور خانہ جنگی باز روین  
 ہو کر تیہی ایک بار مبالغہ زار لٹ گیا تھا چوروں کا ایسا غلہ ہوتا تھا کہ عام سب لوگ اپنے گہروں  
 جا گئے اور وہ قین چھوڑتے رہا کرتے تھے اب سہدر گرائین جا بجا امین امان جادوئی ہی جس عمل  
 مختار الملک ہمارے کا جس نسبت کی جاسی اور یہاں کہ امیر احوال میں سیف الدولہ بدوئل عید شد  
 علی عرک صاحب سیفین کہ زور شیر سے سکون پر فتنہ ہو کر رفتہ رفتہ احصایت راسے منوالیہ بنے  
 تین اس تہہ کو ہونچا یا ہی ورنہ نہیں معلوم کہ کس نیت گری سے راجہ چندو محل ہمارے کی مسلمانوں کو کہا  
 کہا از تین دینے وقت جنگ ہر دو قوم حضور پر نور غفران منزل دین پناہ نے حرارت دینے  
 اخراج قوم سکے کا حکم دیا اسوقت کہ تو خارج ہوئے اور کہہ رہ گئے بعد چند یہ راجہ صاحب  
 سردار ان ہر دو قوم کو ملا دیا صفائی کی طے رہے پھر بعد مہاراج کسب موقوف ہو کر



اور طاق کو اپنے چل گئے اب بھی چندین کسیردن فتح دروازہ ناکہ شہر ہی نام ایک مقام ہی ٹاٹ  
 رہے ہیں بلکہ یہیں بھی نوکری جاگ رہی سلام مجھے کو آیا جایا کرتے ہیں اور یہاں بیٹاگی پر دسی  
 لوگ جو چہ ۱۲۴۸ء بارہ سوا تھتر حسب طبع کسی مجریکے گیارہ ہزار عرب نصف ولایتی نصف  
 سولہ مقلد اور دہ ہزار سکہ اور چودہ سو روپیہ کی کیفیت عشرہ عشرہ محرم الحرام اور ایام عرس  
 جبل کبریا جمع نیارات سالتام وغیرہ چونکہ اس بلکہ میں ہندو اور مسلمان دو قوم کے  
 ہوتے ہیں تو میسر نہ کلفن دین اور ایسا آجاء و تکیں اور جاترا میں دیوتاؤں کے سالتام  
 میں اکثر موتی ہیں اور اس میں کج براتب کثرت طعام اور روشنی مناقب خروانی بعض سائیکہ وغیرہ  
 اور افراط و تفریط کی ہوتی ہے اور اجماع علانی کا کٹر سے معمول ہر ایک رگاہ کا مقرری التبت  
 خالی لطف سے نہیں اور سین سیلابا کا جو شمال طرف باجے پانچ کوس پر واقع ہے تیرا میلہ ایک  
 باہر جب میں جوتا ہی اور اسے مولا کا عرس کہتے ہیں اور اس کو نہایت طرف شاہ مردان امیر المؤمنین  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دیکھتے ہیں اگرچہ یہ میلہ ایک ہفتہ بلکہ دو ہفتہ کا ہے کہ اطراف و جوانب کے  
 دیہاتی لوگ اور بیاری اہل حرفہ بلکہ کے سابق سے وہاں جاتے ہیں دوکانیں جلاتے ہیں پر خدام و  
 خیر گاہ انرا و کچر روانہ ہوتے اور مزدور مکانوں کی مرمت کرتے ہیں بعضوں نے مکانیں بنوا رکھے  
 ہیں باغ لگائے ہیں مقبرے ہیں مسجدیں باولیان اور وہ صحرا بھی دلت ہے آب و ہوا وہاں کی  
 دلکش و راحت افزا لیکن دور در سو پلوں ستروں کی یہ دور و زلزلہ و عرس کے ہیں رخ تمام  
 خلقت کا دس طرف کو ہو جاتا ہے اور ابتداء اس کی قطب شاہوں کے وقت سے ہی جبنا پنچ  
 ذکر اسکا راقم نیز رشید الدین خانی میں سبط سے کچھ ایسی بادشاہ بھی وہاں جایا کرتے ہیں

او غفران نامہ نظام علیخان بہادر طاب ثراہ بھی تشریف فرما ہوئے تھے نیز بدستور کبھی کبھی محفل  
 میں نے دیکھا ہے کہ لالہ گورہ کے باغین جو سرراہ درمیان کوہ و بلند متصل کوہ کے واقع ہے  
 وہاں رونق افزا عرس کے دنوں میں ہوٹیں اور جاتے آتے لوگوں کو عرس کے ملاحظہ فرماتے  
 ہیں اور نیاز وغیرہ بھجواتے اور غفران نزل کو آنا صالہ و بھادر تو اوایل میں علی الاضلاع  
 بلا انفصال مع ایہ کثیر شمائل امرا بہادر اور منیر الملک بہادر راجہ چند دعل بہادر کٹی سال  
 معمول تھا کہ دسویں تاریخ سے جب کی جانا اور باغ لالہ گورہ میں نزول اچھا فرمانا اور امیر امرا  
 سب اپنی اپنی مثل پر قیام کرنا لیکن راجہ چند دعل بہادر ایک چکان و ہن دامنیں پھارتے کہ  
 جانب شہر بنا کر کہا تھا وہاں اترتے تھے اور سولہویں کو غازی کے سوار جانا اور پیرا کے چرنا  
 فاتحہ دینا نذر قربانی من بعد جب راجہ چند دعل بہادر کے ناخوش ہوئے مطلق موقوف کر دیا  
 ادنیٰ اعلیٰ سبھی چلے جاتے ہیں غریب آدمی تو شہر ماندہ ماندہ کر دیکر گھڑیاں عورتیں بچے  
 ساتھ بیٹھتے اور چھتے عجب ایک کیفیت کے قطع مسافت کرتے ہیں میں شہر روز درازہ  
 شہر کے ہاتھ لگے آتے ہیں کسی کیچو نشوں کی قطار لگی رہتی ہے آستین کٹی جانیں اور تنگی  
 ہیں بادیاں چشمے ہیں آباد زینا لگے ہوتے ہیں ایک دو مکان ایک دو کائین ہوتی ہیں کچھ بیوہ  
 کچھ کہلوئے والے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں لوگ دم لیتے ہیں پانی حقہ پیکر کے تحت القہوہ کر کے  
 پیرا لگے کو چلتے ہیں پیر لباس جو گہر کا پیپٹے اور اگر نیر تو مانگ لاتے ہیں جہاں مقدور لوگ کچھ  
 زیادہ کر دیتے ہیں آتی تمام چراگا ہوں اپنی سبک حاضر ہوتے ہیں دامن میں ہار کے دور دور  
 خلعت ہوتی ہی معلوم ہوتا ہے کسی بادشاہ عظیم الشان کا شکر و تراہوی وہاں جاتے ہیں

علیحدہ بناتے ہیں کیا یہ پکاتے ہیں کیلاتے ہیں خیرات بہت ملتی ہی فقیر و نکو نفع کثیر ہوتا ہے بازار پر اگر  
 طرف خوشنما معلوم ہوتا ہے نہت بارنگر جا بجا تماشا کرتے ہیں خلقت کا ہجوم رہتا ہی ذی مقدر  
 لوگ شہر کو سوار ہو کر سیر کرتے پھر تہہ میں بسبب ایون کے بازاروں میں بڑی کثرت ہوتی  
 ہی معمولی روشنی کے سوا مکانوں مقبروں اور آباد خانوں اور ڈیروں میں اگر ایک ایک چراغ  
 تیار کر جاؤ تو بہت کچھ متانہ انشائیہ جا بجا چوتھی ہی مناقب حوائی ہوتی ہی طوائف شہر کے  
 راستہ ہو کر جاتے ہیں اپنے اپنے دوستوں کے خیموں میں اترتے ہیں ناچتے ہیں کبھی ہاتھ پر جاکر بھی  
 مجبوری کرے آتے ہیں اور جب انھاروں میں شب نصف سے تجاوز کر جاتی ہی ناگشت شروع  
 نہ ہوتی ہی اوس دن بعض لالہ گورہ میں اوترتے ہیں وہاں بخت دہر کرتے ہیں اکل و شربت  
 باغ ہو کر چلتے ہیں پھر درمیان لالہ گورہ اور باغ لنگم ملی کے ایک مقام میں شاہ کی بارادری کر  
 مشہور اور اصل میں ہانگی ہوئی شرف الدولہ کی ہی ایک درویش مانا شاہ رہتے تھے  
 نام سے ایک نامزد ہوئی خدا جب طاعی تہہ یون نام پاتا ہے بعض دنا تہہ میں کچھ دیر بعد  
 پھر چلتے ہیں لنگم ملی پر تو جمع کثیر اور لطف خارج از تحریر ہوتا ہی شہر کے اسطے میں یہاں تک  
 کہ شہر خالی ہو جاتا ہی جنگل پر جاتا ہی اور جو نہیں جاتے دیانین اوسی کے رہتے ہیں خبریں  
 سنتے ہیں صاحبزادے جو عالی منس ہیں اور جی طپتا ہی تو نظارہ برآمد نہیں ہوتے مگر شباب کے  
 عالم میں جاتے ہیں اور جو ایک دہار دیکھ چکے ہیں سیر جو نیم سیر ہیں کو توں پرچہ کر دو بیون سے  
 دیکھتے ہیں گویہ فعل نام شروع اور عبت ہی مگر علما شاخ ہی جاتے ہی ہونگے نہیں تو خود  
 سالیمن تو دیکھ آئے ہیں اور جو لوگ کسی سبب دنیا داری روزگار جا کری وغیرہ کے رہ گئے ہیں

ایشیا میں تاریخ اور براجمت کے استقبال کو جاتے ہیں سنگم ملی میں جو ماہین شہر اور کوہ کے  
 متصل ہے اور ترقی میں بالکل شہر میں کوئی نہیں ہوتا ہے معاملہ بند ہو جاتا ہے جب کہ اس میں نہیں ہوتا ہے  
 ابراہم راجہ رتھان ٹیون کے ملک بہت کثرت ہو جاتی ہے بازار اکل و شرب کا اور قسم کے لوگوں میں  
 گرم رہتا ہے قصہ قضا یا وغیرہ بھی کہیں کہیں ہو جاتا ہے جو پری بہت ہوتی ہے کہ طرف سے سڑک کے  
 احتیاط انتظام کے لئے لوگ مامور ہیں مگر سب کتب کے کوئی قتل کوئی جیج ہو جاتا ہے سب سے  
 بلا ہے اور مارو پکلی ہیں صرف یہ نہیں معلوم کہ وہ پھار ان دنوں کیا ہو جاتا ہے سنگ مردم کش  
 ہو جاتا ہے سب سے سب سے طرف کچھ جاتے ہیں اور چوبی بنا کہ اشہر ان کی نیکیات اور پارسا  
 ہیں ہر چند کہ وہ عرس میں نہیں جاتے لیکن اور وقت کی جیلہ سے جیسی کہ منت مراد چون کی  
 پر چند کہ خواہش نفسانی نہیں اور نکاح بھی جانا ہوتا ہے ایک بار یہ طور دیکھ آئے ہیں اور شہر کے نہیں  
 بھی گئے ہیں سو اگلے اس بھی وہ چند سو اعشر میں محرم تکھف ہوتا ہے کہ عجب طرح کا اعلان  
 ہوتا ہے کہ بلاشبہ بیان خارج ہے لکھا جانا اور کمال فقط دیکھنے سے علاوہ رکھتا ہے سوس  
 کہان دیکھ سکتا ہے اگر کوئی چاہے کہ میں سب کمون آئیں ہر سب پانچ روز میں صرف کرے  
 تو ممکن نہیں جو سب دیکھنے کی سال جاتے اور جب سے عام ہو گا کہ نہ کچھ غیر واقع ہو گا ہر یہ ہو جائیگا  
 اور کوئی چاہے کہ بالکل نہ دیکھے یہ بھی نہیں ہو سکتا جہاں نکلا کچھ کچھ دیکھ ہی جاتا ہے اگر  
 گھر ہی میں بیٹھا رہیگا تب بھی کوئی آئے جانے والا عورت مرد سے کچھ کچھ آہنگاں یاد  
 گزرجائیں گے اور توبہ جی کی اور شور غل و بکا صد منقبت سوال وغیرہ کی البتہ سینگا  
 غرض رنگ طبیعتوں کا دوسرا ہو جاتا ہے کوئی چیز ایسی نہیں کہ اس کا حرف نہیں مکر دو این

کہ غدا ان بیمار و ناتوانوں کو قوت دے تاکہ وہ اپنی کونساں مکان ہی کے درست نہیں ہوتا تھا  
 کے جیل سے تو بھی اسے جہاز پر چڑھا لگاتے فرش بدلتے ہیں کون آدی ہی کہ لباس نہیں  
 اگر زیادہ نہیں تو کم اگر شیعوں کی تحویل سے سوگئے اور اگر سنی اہل ہی تو مانگ کہا نیکو اور  
 اگر امتیازی ہی تو اس کے خوشی لوگ لاکھوں ہی کا حرف ہی سب قلم جنس کہنی ہی میں نے  
 ایک سنا ہی کہ کسی کو سیانہ ناجر میں سو رو مال سہ سال کے نو نود اور سو سو رو قیمت تھے  
 بیل مخم کے نو رو مال بگم گئے دس رہ گئے یہ فقط ایک دوکان کا حال ہی کی رنگ پر بالائی کو  
 کیا جائے شوال کے مہینے سے خوشیاں اور تیاریاں شروع ہوتی ہیں اور یوں تو تمام سال سہ ہفت  
 ہوتا ہی کئی لوگوں کی معاش اسپر ہی چانچ مرشد خان ہمیشہ ربط کرتے ہیں ناخوشناس  
 چہرے والے لوگ زبان مناسب سیکھتے رہتے ہیں تعزیرے ہار یک کام جال یا دانک غیر کہ جو ہوتے  
 بہن سال بہر میں تیار ہوتے ہیں جامہ یا عبائے الحسنین کی شہادت بھی سہا سہا سے اسل کو  
 ایک سب ہو گیا ہی کہ انکے نام پر پیدا کر کے ہیں سجان اللہ کہتے ہیں کمال صبر کا ان جناب کے  
 لئے تھا اسکا خاتمہ انہر ہوا مصیبت کا دوا یکدم تو گذر گیا عرش سے تافرش یادگار سے ہر  
 اِنَّ اللہَ سَمیعُ الصَّوَابِ تمام آئی دیات سے بلوے جاتے ہیں خوش معاش جمعیت  
 کرتے ہیں امیر امرا اعلیٰ ادنیٰ ہاں تک ہندو لنگر کھاتے ہیں کہ جسکی ابتدا کا بیارشد الدیخانی ہیں  
 ہو چکا ہی نواب شمس الامرا یا دزا میر کیر پور نواب قدار الملک وقار الامرا یا دزا لنگر چوٹی باجوہ  
 تاج اہل دیہر میں کھانا ہی درجہ بہر کو باجوہ کے حضور کی گدی کے لنگر کی ابتدا ہوتی ہی اسپین  
 تمام سپہ آرسیدہ ہو کر دیوانی بیگاری کی آتی ہے دے اپنے نکالوں پر سے ملاحظہ کر کے راجہ

چند محل بہادر کے وقت سے روانہ کرتے ہیں حضور برآمد ہو کر انہیں اور سوا کے سپاہ و بگاہ  
 متنبہ بنائے اور کچھ رخ دیکر امر کے ملاحظہ کرنے میں کو یا موجود ہے تمام شہر کی گشت ہوئی ہے  
 دیکھنے والے کی انگلیں بہتر آ جاتی ہیں برابر دو پہر بلکہ زیادہ کا نظارہ ہے حسنی علم و تر نال حسن  
 طہین مقرر ہیں سکے لنگرو میں چائیں نہاں اور روٹی چراغی کے مجادوں کو سال سال ملتے ہیں  
 معمولات سرکار آؤ جاگیرا ت کے جو حضور فیض کبھی بر نظام علیخان بہادر کے وقت سے  
 گیارہ سو تہتر میں معروضہ سے نواریں علیخان شہید کیا کہ خدمت پیرانی کی کہتے تھے  
 نوبت اور اخراجات نیاز و جماعت مرثیہ خوانی اور حرف خود و کل کے جاری ہوئے ہیں چاہے  
 پانچ جا نوبت یعنی پانچ سو سجدہ کی علم محل صاحب علم کی اور پانچ سو سجدہ اور پانچ سو  
 علم اور شاہی عاشور خاں کے مشہور علماء و جاہل دربار میں یا شاہی یا شاہی ہیں روٹی  
 بہت ہوتی ہے میدان وسیع ہے حلقہ جمع یہی ہے خواجہ فروغی است کر کے رشتہ میں اولاد  
 شہر کی کل فروغیوں کی دہلیں مائیں روبرو میں ملتی ہیں جس میں شہر کی تمام جماعت  
 انکے دیانت میں نہری چوڑیاں ہیں کر کے آسمان اور اپنے کر کے تیرے عہدہ میں ہیں  
 رہتیاں ہیں اور بی بی کے علم اور محل صاحب اور سیسی علم کے سحر میں روٹیاں کھدو توں کی  
 مقدہ خوشما ہوتی ہیں بہت سے علاویہ سے ایجاد ہوتے ہیں نام پکرتے ہیں بہت سے  
 قدیم بہت جاتے ہیں یوہین دستور قدیم سے چلا آیا ہے بہت رنگ اخراج دیتے ہیں بہت کچھ جاتے  
 ہیں ساتویں آٹھویں کو میل نکلتا ہے یعنی لوگ حال آویاتے ہیں بانوا فقیر بنتے ہیں بر پچھ کا  
 ایک ایک گروہ آفتابیان جدی جدی رنگ کی متعدد بنا کر برے تکلف سے منقبت برتتے

ہر ایک میں چلتے ہیں اسے پرانے پیچھے جو فساد ہو تا ہی جنگ کرتے ہیں مثل بر چلتے ہیں ان کے  
 دوسرے گروہ ہیں خلیفہ تعلیم دنیا جہا خلیفہ تعلیم ملہتر اس طرح قدم قدم پر تہہ ہو حسینی علم کو جاتے  
 ہیں ناواں شام سے نکلنے ہیں تمام رات چلتے ہیں صبح ہر اولی و آخر دروازہ تک پہنچ گئے ہوں ہیں خاک  
 ترہ کر لوتے ہیں اور اس آسند کاں سے ملتے ہیں کہ یہ ہو جاتے ہیں ہر غشی اندہ خوشی آواز سے جو موزوں  
 کر رکھے ہیں طرفین سے بہتے ہیں گویا یہ جہا سلامت ہے بہتے ہیں اس طرح کے جو دے سوال  
 کرتے ہیں کہ ہوں کو آتے ہیں اپنی راتیاں جن دن گذرے ہیں پستوں کو حضرت نام کے عالم <sup>انہوں</sup> اور  
 کو حضرت عباس کے نام کے علم آتے ہیں اور یوں کی شکو نام تو ہے اور علم اور ہمارے لئے ہریتے  
 نہیں ہے شگفتہ کہتے ہیں اکثر حضور کے ملاحظہ میں لائے ہیں مقدور و افق روشنی عود و گل نوبت  
 باغ کا حرف ہونا ہی حضور اور دوسری سرکار دیکھ دیکھ ہوتی ہے ہر لاکر کہتے ہیں دوسری  
 رہتے ہیں تاریخ اکثر ندی کو بعض باؤ یوں کو شہر کے باہر لیا کر مانی ہیں دودیتے ہیں الوداع  
 شمع ہو گئے سیرت ہر کوئے لکھ کو چلے آئے ہیں ہر ہر دروازہ پر ایک مجمع ہونا ہی طار گشا  
 طرف نصرت قائم نام سے گوشتے ہر تے ہیں لوگوں کو کہلاتے ہیں دور ہستہ ندی کے شب کے وقت  
 سیرت حرم چنان روشن چ میں طعام کو نہ سے طعام بھی تھک مظهر ربانی تر جلوہ پاکیرہ حوں <sup>ذرا</sup>  
 عرض یہ دس دن لوگوں کے مزاج اور ہی ہو جاتے ہیں ضابطہ بنتے ہیں حتی کہ ہند بھی نیازیں کرتے  
 ہیں ناکھ دلایے نام تو غم کا ہی خوشی سب طرح کی ہوتی ہی شیو سیاہ کپڑے سنی سب سے ہستہ  
 ہیں حضور سے دیوانی سے معش کی قیمتی سیلہاں سیردوشا امرا وں صاحبزادوں کو عنایت  
 کہنستان قہوہ در ہند جو جوتری ایلاچی لوگ مغزات ہر باتم حریرہ و بادام ہستہ کہن

چند اصل بہادر کے وقت سے روانہ کرنے میں حضور برآمد ہو کر انہیں اور حوالہ کے سپاہ سالار و بادشاہ  
 منعینہ جانیہ پر کمر بستہ دو سیکر امور کے ملاحظہ کرنے میں کو یا موجود تھے تمام شہر کی گشت ہوتی تھی  
 و کچھنے والے کی انگلیں بہتر آجاتی ہیں برابر دو پہر بلکہ زیادہ کا نظارہ جس حسینی علم و تر نال حسینی  
 جاہلین مقرر ہیں سکے لنگرو میں جاہلین ہزار ہزار روپیہ خرچہ کے مجاوروں کو سال بسال ملتے ہیں  
 معمولات سرکار آؤ جاگیر است کہ جو حضور فیض گنجور میر نظام علیخان بہادر کے وقت سے  
 گیارہ سو پندرہ تین معروضہ سے نورش علیخان شہید ایک کہ قدامت سیرانی کی رکھتے تھے اس  
 نوبت اور اخراجات نیاز و حاجت رشید خوانی اور صرف عود و گل کے جاری ہوئے ہیں چنانچہ سنوز  
 پانچ جا نوبت بچتی تھی کہ حسینی علم و نعل صاحب علم بی بی اور پشاور دو نو علاؤ دینی کی  
 علم اور بادشاہی عاشور خانہ برے مشہور علاؤ جاگیر دار ہیں پاشاہی عاشور خانہ میں رشیدی  
 بہت ہوتی ہیں میدان وسیع ہی خلقت جمع رہتی تھی خواجہ فروغی گشت کرتے رہتے ہیں دوکانیں  
 شہر نی گل فروشوں کی دابہیں بائیں رو برو دکان لگی رہتی ہیں شہر کا بازار گرم تھیکہ اور  
 انکے دیہات نئی ساری چولی چوریاں ہیں کہ بہت آستان اور ایسے برے برے علاوہ میں بہری  
 رہتیاں ہیں اور بی بی کے علم اور نعل صاحب اور حسینی علم کے صحیح میں دوکانیں گل فروشوں کی  
 متعدد خوشنما ہوتی ہیں بہت سے علاوہ سے ایجاد ہوتے ہیں نام پکڑتے ہیں بہت سے  
 قدیم مٹ جاتے ہیں یوں ہر دور قدیم سے چلا آتا ہی بہت رنگ اختراع پاتے ہیں بہت عجیب  
 ہیں ساتویں آٹھویں کو میل نکلا ہی بیٹے لوگ حال آویٹاتے ہیں بانوا فقیر بنے ہیں ہر محلہ کا  
 ایک ایک گردہ آفریباں جدی جدی رنگ کی متعدد بنا کر برے تکلف سے منقبت پڑتے



ہرگز منہل چلتے ہیں اسے پرانے پیچے جو ہر نام تو تباہ جنگ کرتے ہیں مثل پر چلتے ہیں ان کے  
 دوسرے گروہ میں خلیفہ تعلیم دنیا صاحب خلیفہ تعلیم ملہتر اس طرح قدم قدم پر تہہ ہو جسے تعلیم کو جانے  
 ہیں ہاں نام سے نکلے ہیں تمام رت چلتے ہیں صبح ہر اولی و آخر دروازہ تک پہنچ گئے ہو ہیں فاختہ  
 پڑھ کر لوتے ہیں اور پس آئندہ کائنات میں کہتے ہو جاتے ہیں ہر غشی اللہ خوش آواز سے جو عوہ نہ  
 کر رکھے ہیں طرین سے تہہ ہیں گویا یہ صاحب سلامت ہی ہے ہر تک اس طرح کے جوہر سوال  
 کرتے ہو گہروں کو آتے ہیں اپنی دریاخ میں دن گذرے ہیں پہلے تو بہ کو حضرت نام کے عالم <sup>القون</sup> اور  
 کو حضرت عباس کے نام کے علم اوشا ہے ہیں اور یوں کی شکو نام تو غیب اور علم اوشا کر لئے ہر تہہ  
 ہیں اسے شگفتہ کہتے ہیں اکثر خصوص کے ملاحظہ میں لاتے ہیں مقدور موافق روشنی عود و گل نوبت  
 باجے کا حرف ہوتا ہے حضور اور دوسری سرکاروں کے مدد ملک ہوتی ہے ہر لاکر کہتے ہیں دوسری دن  
 دہنوں تاریخ اکثر ہندی کو بعض اہل باویوں کو شہر کے باہر لپکا کر پانی میں ڈوب دیتے ہیں اوداع  
 شہر سے ہوتے سینہ سپر کوٹے لکھ کو چنے آتے ہیں ہر دروازہ پر ایک محج ہوتا ہے طار گشا  
 طرف حضرت قائم نام سے گوندے ہر تہہ ہیں لوگوں کو کہلاتے ہیں دور ہندوئی شہر کے وقت  
 سب سے چرب تیان روشن چ میں طعام کو نہ سے طعام بھی تحفہ مظہر بانی تر حلوہ پاکیزہ خوش ذائقہ  
 غرض یہ دس دن لوگوں کے مزاج اور ہی ہو جاتے ہیں فضا میں بنتے ہیں حتی کہ ہندو بھی نیاز بن کر تہہ  
 ہیں فاختہ دلایہ نام تو غم کا ہر خوشی سب طرح کی ہوتی ہے شہر سیاہ کپڑے سنی بسنہ پستہ  
 ہیں حضور دیوانی سے معیش کی قیمتی سیلہاں بسند دشا امرا وں صاحبزادوں کو عنایت ہوتی  
 کشمیر قہر دہنیہ خود جو شری اسلامی لوگ مغزبات ہر تہہ حریفہ و بادام بستے کہیں

بتی بن علاء میں آبرو خاؤں میں شربت گڑ شکر مصری اور دو کا پلا میں شربت اور کچھ جی گھٹے  
 بتی بن نعل صاحب کی سواری قابل دیکھنے کے ہی شکو ایک ہی وقت نخلے میں اور اسپر ایک رعب  
 شاہی رہنما ہی مراد منہ نیشکر کی لکڑیاں اوسپر شعلین باندہ کر لے آئے ہیں اور بعض زبردست  
 جہان لت یا صحت پس دوست کو قطر کا دیرہ گز دو گز لٹا ایک طرف اوسکے شعل باندہ کر تری <sup>صحت</sup>  
 بٹلا ہوئے رو برو چلتے ہیں بعضے دو طرف باندہ کر پھرتے ہیں اور بعضے تیرے تیرے بھاٹے اور شعل  
 لگاتے ہیں اور شاخ نیرہ برس سپر ستل وغیرہ کے ہنتر یا مارک کا باندہ کر باؤ کوئی وطن کے  
 بنا کر لگاتے ہیں بعضے آفتاب گیر یاں ایک غزہ کی خوب بناتے ہیں خوب صنایع کرتے ہیں بعضے تیر  
 بعضے عود سوز بہت محل کاری کے بنالاتے ہیں اور یہ سب سوار میں حاضر رہتے اور انی <sup>سید</sup> اعلیٰ تہ  
 ہوتے ہیں اسپر سولہ یا قبل سوار آئے ہیں یا نا اور ایک طرف سبکی رو ہوتی ہیں یا معلوم ہوتا ہے  
 کہ ایک دہا آدمیوں کا ہیکے ہاگا جاتا ہی حضور کائنات کا حکام صحت ہوتا ہی اور حسینی علم نو  
 نخلتے ہی نہیں دن کو دستوں تاریخ پی پی کا علم نخلتے ہی وٹان کا نخلتے دوسرا ہی جا حقیقہ  
 لوگوں کے دیکھنے کو کھڑے ہوتے ہیں درمیان میں لوگ کردہ کردہ سینہ زن سر کوٹتے ہوئے  
 جلتے ہیں اور پیچے علم کے حورین سر کسبی ہوئیں تاپے تاپے کرتی جاتی ہیں اوسل حضور دو کو  
 جواہر کے غنایت کئے ہیں مقام رفت کا ہی اکثر لوگ رہتے ہیں اسل فاختی شربت دوت چوٹوں پر  
 ہوتا ہی ان دونوں پر ایک اپنا ترک صدور سے زیادہ کر کے نخلتے ہی ایک مکان آ رہتے کرتا ہیں  
 دوسرے اوکو دیکھتے جاتے ہیں تیسرے راستوں میں اونے دیکھنے بن سوز کر بیٹھتے ہیں پھر یہ اپنے  
 مکانوں میں آکر بیٹھتے ہیں وہ نخلے میں سیر کرنا والے سہراہ بیٹھتے ہیں وہ سہراہ <sup>حالی</sup>

ہتھ موڑیہ کو نکلتے ہیں اس طرح رو بدلا ہوتی رہتی ہے اور جب اس کو جاتا ہے مائے کو ادنیٰ  
 وگ نکلتے ہیں کئی طرح کے سائکلاتے ہیں سوال نہاتے ہیں کوئی گھوڑی کا خول ہیں لیتا ہے کوئی  
 اونٹ کا کوئی شیر کا کوئی جسم پر ہے کہ کبھی کبھی شکل شیر کے چیلے کرنا ہوا چلتا ہے کوئی ریچہ بنا ہے  
 کوئی چتر ہے بازہ لیتا ہے منہ کو کالک لگاتا ہے کوئی چوڑ بنا ہے کوئی گرفتار کنندہ کہاں تک  
 کہتے کوئی کچر کوئی کچر ہے تین سحر اپن کرتے ہیں کوئی بخون بنا ہے سر پر ایک تاج بندن کا  
 برائنا کر او سکو کا لنگہ بکند ہاتھوں تک کشا ہے او سکو بیکرا چاہے کوئی خالی کو دتا ہے وہ سامنے  
 بچے ہو چلے ہیں کوئی مائک بنا ہے کوئی پتھر لگ بعضے جوق جوق سوچے رنگین گھنگرو او سکو  
 کلوین باندھ کر شمع سے ہاتھوں میں پراتے ہیں اور قدم انداز سے اٹھتا اور چلتے ہیں کہ او سکو ہا  
 باد کہتے ہیں اس طرح حلقہ لگے ہوئے گرد پھرتے ہیں اور نام اپنا لگھری والہ رکھا ہے اور بعضے  
 تجھ حلقہ بخرے بنا کر لے پھرتے ہیں اور اطراف د کے خوش آواز سوال پڑھتے ہوئے چلتے  
 ہیں بعضے جوگی تے ہیں بعضے میں ماترین لے ہوئے بہت خفہ اور کی ڈاک کا کام بھی سناتے  
 ہیں ڈاکہ لگ او کو انعام میں یا قسم کوئی بخور میں شہوانیہ ہر دین میں پوچھناں نام کرتا ہے  
 میں اذرا کتبہ شمعوں کا لون میں اول مرثیہ خوانی ہوتی ہے یا نوہ خوانی بعد نام کے فاختہ ترہ کر شرت  
 پلاتے ہیں بعضے دی ہقدو کہا ماکھلاتے ہیں سحر اور خضر دلو کا مزد ملتا ہے جو لوگ کو چون کے  
 رہے والے ہیں مکان سرورہ لا کر ایہ سے لیتے ہیں چاند نیوں پر بختہ کھانوں کی خیمے دیتے ہیں بلوچان  
 پارتا نہ تے شامیہ کھرا کرتے ہیں دمان جا کر شہجے ہیں کہا لے گہر دس سنگا کر کہا لے ہیں یاوین  
 پکواتے ہیں صورت مسافرت کی بائی جاتی ہے جب گہر دس آتے ہیں یقین ہو جاتے ہیں تیسرے دن

بارہویں تاریخ فاتحہ حلیم یا گنجوی یا بریانی پر دیکر بے انتھاد آیتے ہیں ہر چالیس دن تک فاتحہ  
 روت چونکہ وہی خشک کہ پیالوں پر ہوا کرتے ہیں غرض یہ نیاز سب نیازوں سے بہت زیادہ ہوتی  
 ہی فقط بارہویں کی نیاز تمام یک سبت نیاز دن یکے برابر ہوگی کہیں کہیں مجلسین حدیثوں کی بھی  
 ہوتی ہیں اور سین صحیح صحیح جان جنگ کر بلا اور بزرگی برد و صاحبزادگان ثقلین کی ہوتی ہی  
 اور بعد شہرہ یک سوین اور سحر محرم اور نویں صفر ماہ منہ کو بھی اسی طرح کے سنگ بعض بعض  
 مخلوق میں جو ان لوگ ادا کرتے ہیں اور جبکہ اطفال سیر نہیں ہوتے تو ہم کہ بچوں کو کوڑیاں لگا کر  
 نام ادا کاتھری پیر رکھا ہی اور اسی طرح کے فقرا نیکے نام کہ بتے اور سکو چالیس روز تک بچھا لے  
 ہیں قدیلین جال ابرک وغیرہ کی بہت تحفہ جا بجا بنا بر روشنی سابقین تیار ہوتی ہیں اس  
 سبب شہ لات یکے اور سکا رواج کم ہو گیا ہی فقط کائنات جعفر علی کے تحریکے پاس ہی ہیں یہ  
 احوال محل ہی اور اصل بیان کر نہیں آئے اگر احوال اسکا مفصل لکھنا چاہے کیفیت پر عاشور خانہ کی  
 اور چہ و تعزین کا اور کلین فقیدین کی اور رسالات لکے ایک کتاب بہت تیری تیار ہوگی  
 اور یہ بھی دستور جاری ہے کہ ہر ماہ میں مجاور نعل صاحب شہ آیتہ تعزب علم کو کھانکرا بلا قصد و  
 مجرہ میں شہلا دیتے ہیں اہل حاجا آتے ہیں مرادین مانگتے ہیں خود و گل کا و فربہ شہلا اور شہلا  
 گتھی گتھی عمل ساعا کا عرض کرتا ہی اور جب نوبت عمل پہر کی ہونچتی ہی مجاور اوں ہکر پردہ  
 حجرہ کا کپنج دیتا ہی گتھی یا برخواست ہوئی ایدہ خواجہ کافریا مراد مند چلے جاتے ہیں کہ حکم کو ا  
 صندوق کر دیتے ہیں اخراجا حضور شہ محرم میں مطابق ۱۲۸۲ بارہ ستر کی ہجری مولیٰ پانچ حکم  
 پشائی عاشور خانہ اور تارو مجسم وغیرہ کا پیر چوبیسویں دوسو و بی چہنداجی کے عاشور خانہ کو



بھی مخطوطات و خرق عادات حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
 ابنی صلی اللہ علیہ وسلم کا مونا پیاز یا زرد ہم کی تمام ہینے تک بکثرت ہوتی ہے دستوراً بھی برائی سماج  
 بعض شیرینی پر ختم دلوایہ ہیں حتیٰ کہ ہنود اور بعض ملیدہ نیار کرتے ہیں اور ایسے گہر و نین چرائے لگاتے ہیں  
 نقشہ عمارت کا بنس کی تیلنگ اور کاغذ سے بنا کر اوسین کی کشتہ ہوتے ہیں استاد کرتے ہیں اور نام اسکا  
 مہندی رکھا ہی اور برہنہ پیراؤں کے آٹے کے چوران سرخ تاگی کی تیان روغن کا ویش سے روشن کرتے  
 اور اپنے بچوں کے گلون میں طوق نقری یا پادھن چارنی کی پٹری ایک نام کی فاکھ کر کے پٹا بناتے ہیں  
 بازار میں ایسی ہی عمارت کا نقشہ چری کراہتا ہوتا ہے و شترار و رنگ و دان گاہ گاہ کوئی کوئی ملا لٹا ہوا  
 محلہ کا قص کرنا بھی گیارہویں کو اسے بے نکلنے میں اطراف چاروں طرف ہر طرف چلو نیا نہیں جسکو کہ آیت  
 و مان نیار کر کے مرض ہوتے ہیں تمام بختری شکر حاضر رہتے ہیں اسناد راہ اپنا پندرہ کیلا تے ہیں  
 چاروں طرف میں بھی ایک نام کا چربی عرس شریف ہوتا ہے تمام بھی لکھتا ہوا ہے اس کے سترے ان ہر دو  
 ماہ مبارک میں غلط مکان میں کیا کرنا بھی حادی الاول میں چونکہ جاہی شہر میں آستانے زندہ شاہ  
 دار بدیع الدین قدس سرہ یکہ میں سیاہ جوتے تمام ماہ کیرے ہوتے ہیں شب کو عرس کرتے  
 ہیں چوانان لگاتے ہیں کوٹلون کی آگ روشن کر کے پاؤں سے اسے مداری دیکر کھاتے ہیں  
 اسے دہال کہتے ہیں اور اکثر مردم چکولیاں گوشت میں پکا کر اور ملیدہ بنا کر بعد فاتحہ الطہات کو  
 اپنے بدیہ چہرے کی پٹا تے ہیں پھر رجب میں کوندے سید جلال بخاری قدس سرہ کے شب کو  
 سبھی کچھ طعام سے بہرہ ہیں مگر مخصوص نیار دینی جادل شکر ہی اور کندوری دن کو سلام  
 مسعود بخاری قدس سرہ کے نام سے فاتحہ کر کے اہل دعوت کو کھیلاتے ہیں سبھی قسم کا طعام تو بنایا

خصوصاً مرغ ملا و خر و پیر ذی قعدہ میں شیش کی بدی نام سے بندہ نوکر لکھدہ پر بنایا ہوا اور  
 چوہا خان روشن کرتے یہ تمام سال کی نیانات کا حال بیان دو سر چیزوں کا جن روز دن راقم  
 خرد سال تھا دخت رنگین گلون اس قدر تھے قدیم کل بیان گل ہندی اقسام تمام گیند  
 اقسام تمام کا گل قدوس رنگ رنگ کی شہرستان پانچوڑ گنبدی ادنیٰ اعلیٰ سمجھی گرون  
 پوتے تھے اور انکی حفاظت بھی وہ کر سکتے تھے اور گل آفرنی کل زمین گل دہریہ کم مار بوشی پیرا  
 کرتے تھے اب چند روز سے افراط گلون کی ہوئی ہے شہر بارہ موچا سے دیرے بلوغت میں  
 کے عزیزوں انکی حفاظت ہو نہیں سکتی اور ساری کتاب سم پر ہو کر تاسا سد کتاب کی خست  
 ہوتے لیکن بے بوا گلاب سد کتاب سے پویند کرتے ہیں کثرت ہوئی ہے بول اچھا تر انگار  
 بودار نہ تاس اور افراط اولی مدت تک ہستی تمام سال یہ گل سیر ہوئے ہیں سب شہر بارہ  
 مہا قند کے اسطرف علی ہذا ام تھی ہونے ہے اوسمیں بعض درخت نامی شیریں خوش ذائقہ بعض  
 سے خاص ہے ہر الفن ملعونہ ہو اپنے پسند پویندی انگار داج ہوا اوایل میں بطریق نو اور  
 کے سیر ہونے تھے اب زیادتی ہوئی بارون میں ہکتے ہیں مگر گران قیمت یہ بھی ۱۲۶  
 بارہ نسی سنا ہے کہ بعد قدیم کپڑے بیان سیدہ سحر خانی بہر مار یک اوسمیں گین پیل نادیر کا  
 تار یک اور صاف ہندوستانی دور یہ کم آغا بانی سیکا کول کی بہت اور تحفہ لباس میں دالاسو  
 کم ہو گیا اور بھائی کہ اوسمیں زر کے مربع مربع میں رنگہ بولے بعض فقط بولے دار اور کار جو ک  
 بیان کیا ہے کم رواج اور سہین بھی زرین گل اور سب عمدہ کپڑا ہا نکا زر بقت شجر کھو با  
 شہر دوع ہی اور کھو اب شہر دوع کا رواج بھی بہت ہی اوایل میں سہین نچلے اور آغا بانی

بہتر ہر قریب ہی ملل مینوں جگنا تی پس نخل طلس بار یک طرح طرح کے کرتے اور ہر رنگ قسام کے  
 اور نئی نخل اور چلواری اور فیلنگون برنگل سقد کہ شیار باہر و مال جمع اور تے کے اور چوڑا ہاتھ  
 منہ پونچے کے جیتین نئی نئی وضع کی رنگین ہاڈا ڈاڈا اس و چندڑی کے اشکال متعدد ہر سب مال  
 و غلامی بہت ہو گیا کہ اب سب کے استعمال میں ہی ہو گیا اور دکن کے گردنیں خوش چلواری کا  
 یہ ۱۲۵ بارہ سی پچاس سے اوپر اگرچہ دخت کا پتہ اور نثر دیو اگر ہی گہرا لہرے اپنی تہا  
 بند و قین تمچے اسکی ابتدا غلاما ب میں نظام علی خان ساڈر دوسرے ہی ہر تدریج زیادہ ہوئے  
 گئے اب بھی ہر چند کہ بکثرت ہیں مگر غریبوں کو میر نہیں آئے بقیہ ملتیں ہیں ایک بعد ایک کے اور سب  
 بہتر و کم شیا تاجر لاتے ہیں اور ضائع کثیر یا تے میں کتابیں جاپے کین مختار اول صفحہ میں کلکار یا  
 کی یونین ۱۲۶۳ بارہ سو تترت ماہ رمضان المبارک میں اول آئین خارجہ بہت سی کتابیں کابین  
 معرفت سے راقم کے داخل ہوئیں اور راقم نے یہی اپنے مقدور موافق ہر شے شوق سے خریدی ان شیا  
 و دستوں کو بھی دوا میں اسل ملدے بھی لین پھر بازار نے اس کے گری کی رواج زیادہ ہو اس کے  
 کتابیں شہر میں پس گئیں طلباء کو فایہ ہو کہ جو کتاب قلمی میر ہو بیکان بھی تہا یہ کہیں جو  
 کیا بات کو نہ مانہ آتی تھی بے غشت بلکہ احادیث الہی اور حضرت کی احادیث احوال مصنف  
 راقم سب ہی نرا دیکھم کا چٹھان تو بہترین ملک موسیٰ ربی بزرگ لوگ راقم کے طرفین سے  
 کہ دیے صاحب شش روزگار آمودہ حال تھے بوجہ اعدا سنوات زشیہ الدین خانی میں  
 پنج خدمت ناظرین احوال مقدسین و تاجرین و سوانح نقیر و نظیر بوجہ حکم ہدائے کہ باغ  
 مسکن کل رضی پر دو کا ہی اور جد دل و تحریر زینت آخر چہشت باغ و بستان کی عرض کیا ہی



نام راقم کا غلام امام خان ہی اسم سامی قبلہ گاہ کا محمد تنہا خان ابن کار خان غلام محمد خان  
 الخطاب عبد علی خان بن سند خان الخطاب غلام احمد خان جاگیر دار اسم جہادری محمد داود خان  
 بہادر ابن محمد حاجی خان ذی خطاب بہادری صاحب جاگیرات ذات و صفات و تعلقہ و سواران  
 و غیرہ  
 بسین ہزار و پچیس پر گنہ ملنگور سے بموجب اسناد بہری امیر الممالک نواب صلابت جنگ بہادر  
 غفر انکاب تو استقامت نظام علی خان بہادر اور ام والدہ صاحبہ رحمہ سکینہ بی بی لقب  
 عصمت محتاط با تقویٰ و عبادت پس واضح خاطر عاظر ناظرین بانگین ہو کہ نماز صبح کے وقت  
 جمعہ یوم تاریخ شوال کی ۱۲۲۳ بارہ سنی تیس مین اللہ جل شانہ نے سودا و قریعہ میں وادی  
 حقل کو نمند و کرمہ ذات حیات عطا کر کے شہرستان وجود میں لایا الحمد للہ علی کل حال ادا  
 استاد ذی حافظ مولوی میر علی الدین فیض سے اسم پر قبلہ گاہ کا محمد تنہا خان غلام محمد  
 یہ ہمیشہ شہان رفیع قد پریدہ ام فرزند کو بلند شانت و اکتہم با فیض سال تاریخ و مین  
 جیانت و مولد و منشا بلوہ حیدر آباد کبھی حضرت اتفاق سے کابھو امجدیہ والد کو اسکول  
 ۱۲۲۳  
 سفر المچھو کا پیش ہوا بارہ برس تک دولت دیدار سے محروم رہا مادر بہان بہادرہ برس  
 بہت ناز و نعمت سے پرورش کیا استاد ادیب مقرر فرما گھوڑی کی سواری دو انگشت و غیرہ  
 یہ کہ سب سے گری کی کفی الحمد للہ استعدا و نشت و خواند فاری کا حاصل ہوا بعد اسکے  
 بہوز سن شوہ کو نہ پہنچا تا کہ سرکار خانہ جہادری تعلقہ داری والد کا بقیہ حیات انکے گھر  
 راقم فقط ایک مینی و دو گوش رہ گیا انکھیں لوگوں کی پرکھنیں یگانہ بیگانہ بن گئے رنگ  
 ہی خلقت کا دوسرا ہو گیا جو آرزو مند تھے بہرہ و ابو گئے جو خوشامد کہ نہ تھے خوشامد

طلب ہو گئے جو نیاز کرنے سے تازے پیش آمد لگے ہر چند کہ در سال کم لیکن دست مگر ہوا اہل  
 قرابت کا ناگوار انہو اضط کیا سترہ استقلال کا ماہ سے دنیا فکر کی ذہن میں آیا ہم سپاہی  
 منصب کا ماہ نہ آئیگا کوئی یاری نہ لگایہ زمانہ ہمارا جد و جہد و عمل ہمارا کامیابی پر شوق کام  
 نہیں نکلتا روپیہ کہاں معاملہ کس ہوتا ہے اگر کہیں دوسری کی باگ گیری ملی دباہۃ الارض میں سے  
 ہوئے نشست وینے ہوگی سواری کے ساتھ جانا ہوگا نصیحت کی جاتی ہوگی شاگرد پستہ سے صحبت  
 یہ صورت پسلی اگر ہوس کر کے کوئی ادنیٰ خدمت لینے گرفتار محاسبہ ہونے کے عزت پر لگائی  
 اٹھگی تہہ تو یہ ہی کہ علم پر ہے طالب علمی کیجئے اللہ تعالیٰ نے ذہن دانی دیا ہی خوب محنت  
 کیجئے عالموں کے برتے ہیں دین و دنیا اچھی ہوگی جسکے نوکر ہونے اسکے  
 معاحبہ خدمت ہکر لوگ سلام کریں گے گو واجب کم ہو عزت زیادہ ہوگی عالمگیر کا مقرر ہے  
 اگر میں بادشاہ ہوتا تو بچے پر مانتا تو کل بخدا سہ بارہ ستمی تالیس میں میزان شروع کی راج  
 موزون ہتا غل بھی کہنے لگا ہر تخلص کیا محمد انور خان نام چچا کے حالیہ رئیس الملک سلیمان شاہ  
 مرحوم بہت الطاف فرماتے ویسے جناب یہ سنکر کچھ واسطے مدد معاش کے مقرر فرما اور  
 ایسا زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ اگر باپ ہمارے پاس سوا سا ہتھ لکرائے تو ہم کچھ توجہ نہونگے  
 پروا نہ کریں گے اور اگر تم عالم ہو کر آؤ گے تعظیم کوادیتہ کہتے ہو گے تقویت ہوئی شوق برائے روز  
 ہمارا چ شاعر دن کی بہت قدر کرتے تھے محنت زیادہ کی قصیدے غزلین مختصات رباعیات قطعے  
 خوب لکے غایت اللہ تعالیٰ کی مشاعرہ میں ہمیشہ سخن بالا را غزل سہ سبز ہوتی رہی گنتی  
 مستحبین ہوئی چنانچہ دیوان اول ہر تخلص کا تیار ہوا موجود ہی ملکہ میں شہرت حاصل کیا

پانچ چھ برس کے عرصہ میں مبارک کتب ہو چکا و نیزہ برس تک حاضر بار نیم شبی رات کچھ حاصل بھی  
ہوا لیکن نقش مراد دست نہ ہوتا تھا ترک کیا میر کیر نہ ایشی اللہ ابابا محمد سوم ساکن جنان خلد کان علم  
ریاضی میں ید طولی رکھتے تھے اور آلات اس فن کے کلر ہند این متعدد کمزرت ہو جو دسترا فن کے  
قدردان اصل دربار ذی عزت لوگ امتیازی طبیعت اور ہر کو رجوع کیا ہوس انکے ملازمت کی  
ہوئی تو شمس شمس النہدہ کہ اوسن کا تالیف کیا ہوا ان دنوں طبع ہوا تھا اور مفتاح  
الافلاک کہ سی لکھنو سے آئی تھی جہت جہت برہما شروع کیا سیدنا خواجہ ہادیار تو ممد و معاون  
تھے دیے بھی نئے نئے مسائل سنکر شوق سے پڑھتے تھے مفتاح الافلاک تمام  
کئے انہیں ایک چوبیس کرہ نقل ہوا یونی کرہ کی طرح نشان ثوابت و بروج و درجات و نصف  
النہار و برجی دافنی کرسی باور کر کے قطر کا تیار کر کے گزانا ایک میل بنا دیا کچھ تقطیع البلاد کے  
کچھ کر کے رائے چاہی اسپر نام بندہ کا لکھا ہوا سی پر اپنے صاحبزادہ کو سپرد کیا  
وہ بھی کچھ عربی صرف نحو پڑھتے اسپرین ذکر نولہ شمس اللہ ابابا میر کیر کے دربار تک ہو چکا  
ملازمت حاصل ہوئی ستہ شمسہ نیا تیار ہوا تھا درسا و رسا سبقتا بقار و فر خود سے پڑھا  
مہارت حاصل کی پس مرضی الہی <sup>۱۲۵۹</sup> شمسہ بارہ سی اکتین گز فاقہ ضعف معدہ کا ہوا تین برس  
حاضر اش را مطلق کتاب مذکی بعد صد فاقون کچھ افاقہ جب حاصل ہوا تو بقیار الہا  
اقدار الملک ہادیار نے حکم تاریخ کی تالیف کا فرمایا سات برس سات مہینے سات دن  
چھ پہرہ مقدار ایام عمر کے صرف کر کے ایک کتاب تہہ سو صفحہ کی برصو شسترہ سطر کا  
برسطر برست خف کی رشید الہ بخانی نام مشتمل مادہ کو تاریخ تالیف کے فرام کر کے گزرائی

اللہ تعالیٰ رحمہ شہ جہاد ہمارے گویا گاہ سلامت رکھے قدر کی پسند فرمایا کیا کہ تم غیبت محنت کی  
 ہی اور پانسو طبع شدہ بارہ سو بیسی بن چہو اکرا بلوہ میں روحانی افراط و تفریط میں دور دراز  
 روانہ کئے ہر فرصت جو ہوئی طالب علمی کے چلی جاتی تھی پسند کی تو پترہ لی تھی قطبی میر کے پترہ بھی  
 کچھ رہ گئی تھی اول شعبہ بارہ سو تیس میں ماسری گلشن بوستان سالم دیکھ کر جو کچھ میں  
 کہ فارسی نظم و نثر کی نیکو پختہ بن غیر درسی جیسے قرآن السعدین تحفہ العراقرین مشنوی غنیمت  
 ساتھی نامہ ظہوری وغیرہ سب دیکھ کر طرف عربی کے رجوع کیا میزان سے ہر شعر و دعا اس میں  
 تاریخ رشید الدین بخانی کی صحت پھی جوتی تھی اور دیوان اول کی تکمیل اور متعدد علوم رسالوں کی  
 تصنیف و تالیف کہ وہ ایک مجموعہ نور سالوں کی ایک تہائی اور باقی بعض معقول بن بعض منقول  
 جلد ہم جمع رشید الدین بخانی کے پترہ شدہ بارہ سو اسی میں چہ دیوان اول تمام ہو تخلص کو بدل لیا  
 ہجر کو ملک کیا اس لئے کہ بیشتر قصیدہ تہنیت کے سرکار میں گذرانے یہ تخلص پہ نسبت پایا گیا اور  
 کلمہ بھی فرمایا اپنے دادا کا نام رکھانے پر آخر مصاف کیا ہر طرف تشایک میل رمانیں برس کے  
 عرصہ میں ایک نفاسی لہجہ سودا اول کہ نام سے ہجر کے تیار کی کہ ابتدا کی اسی سے تھی  
 بہر نام پر ممدوح کجا خوشیداد کا نام کیا شعبہ بارہ سو تیس میں وحدۃ الوجود کے مسئلہ کی  
 تحقیق کا ارادہ کیا رسالہ لوائح شریفہ جام جہان نیا پترہ پھر اور رسالے کے فصول الحکم دیکھی  
 بزرگان دین سے بیعت کی حاضر خدمات رہا با حاشہ مناظرہ ان فن و ادب کے ہوتا رہا اول معقول  
 رد و بدلتہ قاضی مبارک صدر اکو بیوچایا پھر اصول میں توضیح تلویح تک من بعد فقہ تفسیر و کیا  
 جلالین پترہ شریح ہدایا کو بھی فقہ میں تمام کیا تحصیل سے فراغت حاصل ہوئی اب عمر کہ

سائے کو پہنچے اور سب بارہ میزای ہی اس کتاب کی تالیف بھی توفیقات سے رب العباد ملک الملائک  
 کے ہو چکی ہے قدرانی سے نواب مدوح کی اسکی طبع کی بھی تمنا قوی ہے اور دیوانہ دم نصف سے  
 تیار ہے سالم کا امیدوار ہے بعد تکمیل باقی تصنیفات تالیفات کہ جسک نام نامی اسم گرامی پر مدوح  
 ہیں برکت سے اس کے مع ہر دیوانہ محلی جلد طبع سے ہو سکے البتہ مدح کو اپنے شاد فرمائے چونکہ اس  
 پیرانہ سالی میں ان جمیع مقدمات ہوئے ہوئے کارسکار اور پردہ اسل و عیال و فرمایاں ارباب  
 مزاج کی تیار داری استقدر علوم کی تحصیل کی ہے چنانچہ تالیفات جو مفصلہ ذیل حاضر ہیں اول سے  
 ظاہر غور کی جاہی کیا مشقت ہوئی ہوگی اب اللہ تعالیٰ عمرانی دی کہ صرف اسکا نیک جلاو اور گنا  
 کو اس کے فائدہ پہنچے تا سعادت سے دارین کے بہرہ نہ ہے فرمت کتب تالیفات مولف محی الصلوٰۃ  
 در احکام نماز ترجمہ کیدانی حسن الترتیب ترکیب قصیدہ بردہ خورشید دانش در علم فلسفہ محدث  
 در شمس صبا خورشید کشف العوامض خورشیدہ در حل معانی آیات و معانی و نغمات و نغمہ  
 رسالہ ہیتہ کو کتب ذالذنب مطالع خورشیدہ در علم معقولہ لاتبع ہندی در محاورہ زبان ہندی خورشیدہ  
 در علم جبر و مقابلہ سوا ایک ایک مشنوی مختصر احوال من جناب مہم و حضرت عیسیٰ علیہا السلام کہ حسب  
 فرمائش قدوۃ السالکین زندۃ العارفین مرشدنا سید غلام علی شاہ خلف اکبر ہوسنی قادری الحسینی  
 قدس سرہ تصیف کی ہے پہر اب پیر تاسی نامہ نگار عنان تیر گام رہو را حادہ کو طرف احوال ہندو  
 اور جب قرار داد اپنے بیان کرتا ہی احوال کشمیری اور بغاوت و ناخا خاتمہ چونکہ مدار لکھے تواریخ کا  
 منظر اور پیر سوا کا زبان زد غمبہ حادثی یا کوئی کتاب متضمن اس کیفیت صحیحہ ہے بخلاف اسکے  
 جس کا کہ تمیز و خشت اس دولہ کا غنقا ہو جاوے تو اس وقت میں مجربہ خرم و حیاط مضطر ہو کر جاتا

کہ کسی نوع سے مضمون مقصود جزو ثانی ہے کہ اور اسکو منہ ظہور پر جلو بخشے جس ماحض حال ہندوستان  
 کا سبب قتل کے انتقام میں از قریب یہ ہوگا لہذا اقم نے قتل اور بغاوت کے انتفاک اور حق تعالیٰ کے وعدہ علی  
 اللہ اوی ظلم نہ کیا اور بلا وسوسہ ہی الذمہ ہو گیا فاعظم جو اقلیم ہند میں ہو کر ابو ظفر شاہ محمود  
 ہوئے اور لاکھون ننگان خدہ مارے گئے اور عمل کار کینی باد کا برخواست ہو کر سلطانہ سیدہ کلاہ تریا<sup>حہ</sup>  
 و کشور یہ ملک انگلند کا شایع ہوا اور سلطنت بالکل جانہ ان بابر تہ تیور سے زایل ہو کا بیان نہیں معلوم  
 کہ فیما کہتے آمادہ ہو رہا تھا اور یہ خیال خام کرنا نہ سے پختہ دفعاً ۱۵۱۹ء سو تہرہ ہجرت ہوا  
 میں ہندو کشی اور بغاوت سپاہ انگریزی میں شروع ہوئی اور یہ شورش شرک حال نکو دراز نکنگا  
 کارزار کا گرم ریا خوب قتل و کشتی کہ کبھی ہوا ہو گا جو عین آیا آخر کار فتح نصیب دولت ہوئی تمام  
 بغاوت سزا کو اپنی پونجی اور عمل سر کار کینی باد کا برخواست ہو کر سلطانہ مغرہ محترمہ انگلیشہ قرار دی  
 یا یا چنانچہ مفصل بیان اسکا منتہی اخبار بغاوت ہند سے جو ہر برضلع میں گذرا ہے یہ ہی واضح ہو کہ  
 اول بموجب گفتا مخبر مذکور شروع ۱۵۱۹ء اٹھارہ سو ستاون عیسویں یہ خبر دہان کی سپاہ میں مشہور  
 ہوئی کہ ولایت سے اندون جو کار قریب سے ہندو کے لئے آئے ہیں اس میں سورا گائے کی چربی ملی  
 ہوئی ہے اس سے ہندو اور مسلمان سپاہی لوگوں کو لین اور لہ کہ مذہب کا خیال ہوا چنانچہ پہلے  
 مقام دمدہ میں جو کلکتہ سے قریب ہی اول اسکا چرچا ہوا فہائش طرف سے سرکار  
 انگریزی کے عمل میں آئی نیز بدستور بارک پور میں جان کلکتہ کی چادانی ہی دہان بھی  
 بہت طرح سے جنرل پیر صاحب حاکم فوج اور دوسرے صاحب لوگوں نے فوج کی خاطر  
 جمع کی آخر یہ قرار پایا اور طرف سے گوندہ جنرل صاحب ہادر کے اعلان ہوا کہ آئندہ کو

آج سے سپاہی لوگ ایسا عمل کریں نہ سے کاتینے کی جائے پر کار توں ہاتھ سے توڑ کر بند و قین  
 پیرین بہرام پور کی سرکشی کا بیان ہنوز فیصلہ ہوا تھا کہ بھرام پور میں تازہ فساد  
 ہوا یعنی کچھ سپاہی جو تیسویں پلٹن کے بارک پور سے بد لکر بہرام پور گئے ہوئے تھے یہاں  
 بیہاگرتی کے پائین کنارہ پر ایک سو تیس کوں پر کلکتہ سے مغرب طرف واقع ہی اس مقام پر  
 اسیویں پلٹن کے سپاہیوں نے انکی دعوت کی ان لوگوں نے دعوت کی وقت تمام ماجرا مدد اور  
 بارکپور کا بیان کیا پس تیسویں تاریخ فروری کی عند الطلب قواعد کے اس پلٹن کے جوانوں نے  
 وہ کار توں کے لینے میں ناکار کیا بسبب لفتنت کرنل محل صاحب ہمارے واسطے علاج اعلیٰ دل  
 حکمی کے ایسا حکم دیا کہ غور سالہ سوار و خا م تو پخانہ ہندوستانی پریت پر حاضر رہے دیے لوگ  
 بخلاف اسکے دس یا گیارہ بجے بلوہ کر کوٹ توڑ بند و قین اپنی اپنی لینے صبح گھر لوگ پریت  
 جو آئے کہا دیکھتے ہیں کہ تمام سپاہی بغیر دردی کے مسلح ہو کر تل رہے ہیں اور خود فعل کر رہے  
 تے کرنل محل صاحب نے یہ تقریر کی اور کہا کہ یہ خیال ہمارا فاسد ہی تیار ہے تمہیں گہرا ہی یہ  
 محض غلط اور بنیاد میں ہتیار رکھ دو اور بتو را اپنی لینے کو چلے جا دو ہر ان ہندوئی بویے  
 جسکے آپ تو پخانہ اور سالہ اپنا دروہ و ہمارے نہ ہتا لینگے ہم لوگ ہتیار نہ کرینگے صاحب ہمارے  
 منکر فرمایا اور اپنے ہتا دیا سپاہی لوگ بھی ہتیار رکھنے چوتھی تاریخ مارچ کی صبح اشارہ  
 سوساؤن میں یہ خبر کلکتہ کو پہونچی دمان ولایتی فوج کم پتی اسلئے عدل حکمی کی سزا میں  
 تامل ہوا اور چوراسی نمبر کے پلٹن کو گوردن کی پیادگان شاہی رنگوں سے جو ملک برہما میں بھی  
 طلب کیا وہ نتیجہ میں تاریخ کو ماہ مذکور کی جب انکر پہونچی اکیسویں کو جنرل ہیری صاحب ہمارے بارک

پور کی فوج کے حاکم نے رُسکو بلوا کر تیار کیے اور تنخواہ کل سپاہیوں کی سیاق کر کے دیا یا ر  
 اٹا دیا اور وقت لینے ہتیار کے رو برو تمام فوج کے جو پریت پر حاضر تھے گورنر جنرل صاحب دار کا حکم  
 جو یہی تیرہ کر سنا دیا جو انہیں کہ در باب مذہب کے فتنے پر دار و نئے مشہور کر رکھے ہیں بے  
 اصل و بے بنیاد ہیں سرکار انگلستان کو ہرگز ہرگز منظور نہیں اور کبھی نہ ہوگا کہ کسی کے مذہب میں  
 دست اندازی کرے پس اُسیدن یعنی اکیسویں مارچ مذکور چوتیسویں بلتن متعینہ بار کو پور کہ وہ بھی  
 نہایت برا لکھتے خاطر ہی ایک سپاہی اوسمیں سے منگل باندے نام نشی کی حالت میں سُلجھ کر تلوار  
 اور سبندوق لئے ہوئے گھر سے باہر نکلے بدون کو یہ آواز دیتا ہوا نکلا کہ جس کی انگلیز فری فسر کو  
 دو دیکھ گیا لفظ انت با جا جو یہ حال اُسکا اضا کیا اور بر انگشتگی تمام بلتن کی سنی سوار ہو کر  
 لین میں آئے نامبروہ نے طرف صاحب جو صوف کے گولی سر کی گہوڑا رخصتی ہو گیا جس نے تفعیخہ  
 چلایا لیکن نشان پر نہ آیا پر سپاہی نے تلوار سے صاحب جو صوف کو زخمی کر کے پیدل کر دیا  
 سیکڑوں سپاہی سب دیکھتے رہے کئے اسکو پکڑ لیا بلکہ ایک جھوٹے انکار کیا یہ ہزار دینا  
 جان بر ہو میجر جنرل ہیر صاحب نے اور دوسرے کی افسر جو یہ خبر سنی دوڑ کر اوس واردات کی  
 جا پر آئے اور اسکو گرفتار کیا رکشت مارشل یعنی جنگی عدالت سے منگل باندے اور جھوٹا کو تھان  
 حکم ہوا اور اتیار ہوں اپر مل کو جب فتویٰ عمل میں آیا اس سے انکو تو یقین ہوا کہ عبرت ہو کی نگہ  
 دیے اگستاج ہو گئے تب جنرل ہیر صاحب نے پانچویں تاریخ مئی کی سنہ مذکور یعنی اٹھارہ سو  
 ستاون کل فوج کو جمع کر کے چار سو سپاہی جو چوتیسویں بلتن کے تھے اپنے رو برو توپوں کے  
 کمرے آ کر کہ ہر طرفی سناہی اور تیار رکھ دیے کا حکم دیا اُسدم وہ سب تیار رکھ دیے اور دی



جو تن پرستی اور تادیب جس صوفی بھی اس چار سو جوانوں کی خواہ بیباکی کر دی اور نام  
 کاغذ میں سے کات ڈالا پھر انہیں مع ایک اطفال و عورت آخرت میں چوٹی کی رحمت کو رہا اور  
 کچھ سوار ہندوستانی کمپنی کرمانڈہ پر کہ جزہ کو روانہ کیا واضح ہو کہ او سو ف بھی دلجمعی اور فوج  
 اسطرح پر کی گئی کہ سرکاری کچھ کسٹومز میں دست اندازی نہیں ہوئی ہی اور ہنگوی سپاہ کو  
 لازم کے فتنہ پردازوں کے خریف میں نہ آوین اور ان کو ان کے نمک حرامی اور عدول حکمی نکرین ضلوع  
 شمالی مغربی بنگالہ کا بیان پس ضلوع شمالی مغربی بنگالہ میں بھی یہ خبر ابتدا و فساد  
 اور نئے کار تو سون کی پونجی و مان پہلے چھتیسویں پلٹن تعینہ چھاؤنی انبالہ کے صوبہ دار  
 کے نام اور سکاہر ہنسینگ تھار و برو سکے بیان کیا کہ نئے کار تو سون میں کچھ بگڑا نہیں کچھ چھتیسویں  
 تاریخ مارچ کی آگے گدھ میں آگ لگا دی پھر تو آتش زدگی جا بجا شروع ہوئی چنانچہ تیرہویں  
 اپریل کو پھر چھاؤنی میں آگ لگی پھر پندرہویں کو پھر سوہویں کو دو جگہ اس معاملہ ہوا سرکاری  
 ایسٹنٹس ہزار کا جل گیا پس سوہویں کو پانچویں پلٹن کے جمعدار اور حوالدار گدھ میں پلٹن کے  
 نیچے باروت پھینکی ہوئی پانی میں لکھنویں پانچویں اور پچیسویں کو برابر آتش زدگی رہی  
 افسر انگریزی کشنر وغیرہ نے جانا کہ سب اس کا نوایجاد کار تو س میں اور سرکار کلکتہ  
 کو اطلاع دی کہ باوجود اقرار و انعام اور کوشش و تحقیقات کچھ سبھو نے ایسی سازش  
 کر لی ہے غلطی اور مجرم معلوم نہیں ہوتا میرٹھ کی کشری کا بیان پھر میرٹھ میں اس قدر ولایتی  
 فوج کہ بارکپور سے دیر پہلے تک کہیں نہ تھی یعنی ایک ہزار جوان مضبوط گوریہ ساتھ میں  
 کے اور چیتا رسالہ دیکھو جسے سو جوانوں کا اور آسپی تو پخانہ ولایتی مع پانچ سو تو پجی

کل سپاہ فوج ولایتی قریب و ہزار دوسو کے مقیم اور موجود تھی اور ہندوستانی فوج کچھ ایسے زیادہ  
 یعنی تیسرا رسالہ ترک سواروں کا اور گیارہویں اور بارہویں پلٹن پیادگن کی چونکہ وہاں بھی  
 چربی لگے ہوئے کاروں کی خبر اور مختلف افواج میں پہنچ گئی تھیں علاوہ اسکے یہ بھی مشہور تھا کہ سر  
 انگریز نے واسطے بگارت دینے مذاہب ہندو کے بیل اور گائے کی ہڈیاں پسواہیں ہیں <sup>جسٹ</sup>  
 ہیوت صاحب نے چڑھا اس بات کا سنکر فوج کو سمجھایا کہ سرکار کو تمہارے مذہب میں دخل دینے  
 کیا مفاد حاصل ہو گا یہ امر سقد رضاف انتظام اور قواعد سرکار انگلینڈ کے ہی سرکار کو  
 کتا پس اور لحاظ ہی لیکن انکے دلوں پر مطلق اس بات کا اثر ہوا عدد دل حکمی کشی روز  
 زیادہ اختیار کی سانسک کہ بازار تیش زندگی کا چہا نہیں گرم کیا تہیہ لہر جلا دیسویں  
 اپریل کی ترک سواروں کے کرنل سمیت سیر حاکم رسالہ ہندی نے سواروں کو پریت کا حکم  
 دیا تا صبح کو وقت پر نیا طریقہ کار توں بہر نکا بتلایا جا چکیاں توں منہ سے کا ثنا  
 پترے بلکہ باہن ناتہ سے حیر کر بہر ہاوس چھپوین تاریخ جون رسالہ تیار ہو کر پریت پر آیا حوالہ  
 میجر نے نئے قانون سے بندوبست ہری اور آواز کر کے دکھلایا لکھتا ہے کہ تیر بھی سواروں کا توں  
 لینے میں پس پیش کیا تب میجر جنرل ہیوت صاحب نے تا ان دایات توہمات کا فیصلہ اور حکم ہو  
 اور فوج کی اطاعت یا عدل حکمی کا احوال بخوبی قبل جا چینی تاریخ تیسرے ہندوستانی رسالہ کو  
 پریت پر طلب کیا جب شام کا توں تقسیم ہو چکیاں سواروں لینے میں انکے انکار محض کیا  
 جب یہ حرکت خلاف قانون جنگ کے دیکھے کورٹ مارشل یعنی جنگی عدالت میں جھوٹا دوا انہر  
 مجرم ثابت ہوا چنانچہ ہر شخص کو پا جولاں سخت مشقت اور محنت کے ساتھ جے برسی دس برس کے

قید کا فتویٰ ہو ایسے تاریخ می کی سب فوج جمع ہوئی اور سب کے سامنے ان پچائی آدمیوں کی وردی  
 بادشاہ بریٹان اور بہت کران ہراک کو پناہ کر چلیا نہ کو پناہ نہ بخیر روانہ کیا بخیر کتابہ کی اور وقت کو فیما بین  
 رسالہ سواروں اور مجرموں کے اشارے ہوئے اور نظر طعن سے ایک نے دوسرے کو دیکھا دے ہر جنبہ  
 جانتے تھے کہ سیاہیوں کو اپنے لیے عزت ہونے دین لیکن جبکہ فوج گورن کی کٹری ہوئی تھی  
 بس نکل سکا قانونہ پایا تا مل میں رہے اور دے یعنی مجرم لوگ جب روانہ ہو گئے کل فوج نے حرکت کی  
 سب ہندوستانی فوج ہر انگلیتہ اور خفا ہو کر تمام سامان روز کے صلاح میں لگا رہی اور شورت کرتے  
 اور تجویزین قرار دیتے رہے ہر دسویں تاریخ ماہ عیسیٰ ۱۸۵۷ء اشارہ سوسناون عیسوی اتوار کے  
 نر دیشام کے وقت بی بیان اور صاحب لوگ عبادت خانہ کے طرف واسطے نماز شام جا رہے تھے  
 کہ یکایک دلولہ عظیم برپا ہوا بند و خون کی آواز آنے لگی ہر طرف آگ روشن ہو گئی غارتگری اور قتل  
 عیاں شروع ہو گیا پانچ بجے شام کے وقت اشارہ معینہ ہر تمام رسالہ آہستہ پلٹن مسلح ہو گئی  
 اور گیارہویں پلٹن میں گیس کرانگو بھی اپنا ساتھی کر لیا کر نیل فین صاحب عالم گیارہویں پلٹن کے  
 مسک آئے اور متوجہ طرف فہاش اپنے لوگوں کے تھے کہ بیسویں پلٹن کے سپاہیوں نے انہر ایک  
 بڑے ماری جسم انکا گولیوں سے چھنی کر دیا یہ دل فرستے ہوئے جو بغاوت کے شروع میں ماریے گئے  
 باقی فسر گورن کے چہاد فی طرف چلے گئے ریسر رسالہ کے سواروں نے چلیا نہ کو جا کر تورا اور اپنے  
 سپاہیوں کو چھوڑا لیا انکے ساتھ بارہ سو قیدی رہا ہو گئے ہر توہر چار طرف چہاد فی میں آگ لگ گئی  
 قوم عسائیوں سے زن و مرد بچے جوانکے ماتہ آئے قتل کیا چونکہ سپاہ گورن کی تیار ہو کر  
 ہندوستانی چلیوئی پر آہوئے تھک رات زیادہ ہو گئی تھی تاریکی چاگئی وہ اندھیری میں

سبکو جلا ہو کر قتل و ذبح کیے دہلی کی طرف چل گئے واضح ہو کہ یہ پوتے ہی تمام ضلع میں بد انتظامی  
 ہو گئی حملہ بوس بہاگ گیا اور شہرہ ڈاک بند ہر چار طرف تاری برفی ٹوٹ گیا لوٹ گیسوت شروع  
 ہو گئی اور سی تارخ یعنی چہتی کو گنپان سپسرز انڈین سفرنیا کے روز کی سے برتنہ پوچھن اور  
 اپنے فہرستہ سحر فریز صاحب کو مار دہلی کی طرف فرار کیا اور گنپان کہ باگی نہیں بنا چین لئے گئے  
 دہلی کی کشتی کا بیان سپاہی سوار وغیرہ ولایتی آدمی بہاگ کرنا کس لوگ وہاں پوچھن قتل  
 ان کے شباب چیس میل کی منزل طر کر کے دہلی میں داخل ہو گئے وہاں چا وائی واپس خبر دھشت  
 سکر جو نہ ستانی تو پچانہ میں انتہیوں اور چون دین اور چون دین پلان کے سپاہی مفہم تھے  
 منجملہ چون دین پلان کو مع دو عزت پٹیلار ہو گیا حکم دیا بعد اسکے اسیر فر کچھ دن چرنا تھا کہ  
 ہر چار طرف سے بلوہ عظیم ہو گیا بہت بلوائی کلکتہ دروازہ سے روادون کو قتل کریتے ہوئے  
 شہر میں گھسے اور قلعہ میں جا کر بادشاہ کو اپنا فہرستہ کیا چلنا نہ میں سے قیدیوں کو چھوڑا لیا  
 بہرہ دیال گنج کی طرف جون کیا وہاں اکثر عیسیٰ لوگ پیش خوار اور جا جان میکرین اور وہ عورتیں  
 یتیم بچے رہتے تھے قتل شروع کیا من بعد اٹھارویں تاریخ بہت سرجمی کی بہت سردار مار ڈالے  
 بنگلوں کو آگ لگا دی مال و سہا لوٹ لیا اور وہ چون دین پلان جو واسطے انتظام کے آئی تھی  
 انہیں مل گئی اس پلان کے ہمراہ جو سردار تھے مارے گئے ایک برج نشان نام چار دیواری کا  
 گولہ کان شہر میں تھا اس میں سب انگیز لوگ جمع ہوئے جب سرکش لوگ شہر میں گھس آئے  
 لغشتہ دہلی جہاں ہم میکرین نے حتی الامکان حفاظت میں بری کشش و کوشش کی جا جانو  
 المصطفیٰ چہے ہر کر لگا دین باغی سترہ لاکھ قلعہ سے دیواروں پر میکرین کے جوق جوق

چہ کہ اندر چند آدمی تھے پانچ گنٹے تک برابر ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کیا آخر جو جنگ کا یہ سبب  
 آئیے یکرین کو آگ لگا دی اس سے ایک صدی عظیم ہوا تمام شہرین زلزلہ پڑ گیا آسمان پر تمام سفید  
 غبار چھا گیا صد لوگ مر گئے دیواروں کے نیچے دگئے ہر چند کہ اندر والے تمام آدمی صاحب لوگ بچ کر نکل  
 گئے تھے مگر باہر والوں نے سب کو مع دلوئی حصار لیا بعد کے سب پر تک اٹھتے ہیں پلٹن اور پتھر  
 پلٹن بھی جو شیریں دروازہ پر ہم تین پر گئی بلکہ چون دین پلٹن کے کستان کو مع ایک  
 افسر مار ڈالا یہ حال دیکھ کر بہت سردار مع انکی یہ بیان فیصل پر شہر کی خدق میں کو در  
 میا گئے چار وینہیں اگر سینا لیسویں پلٹن کی گینے کو طلب کیا وہ سب نہ آئے کچھ آئے سودہ بھی اپنے  
 زائر کو سلامت دیاں پہنچا دیکر لوگ تے تے جو سپاہی کہ چار وینہیں تھے ان سے کہا کہ تم ان  
 بلوائیوں پر حملہ کرو صاف انکار کئے دن بھی آخر ہو نیکو تھا تیرے سب انگریزوں سے بھاگے  
 جابا دہ رہی بیا اور سچے گھوڑوں اور گاریوں پر سوار بعض زیادہ پابج نشان سے نکلے  
 بعض تو میرے کہ طرف چلے اور بعض کرنا ل کی طرف لکھتا ہے کہ راہ میں انگریزوں کی مہمیں تھیں  
 بعض تو مارے گئے اور بعض ہزار دشواری سے جان بڑھا کر جمع جہ تیرے اظہار صاحب اخبار کے  
 لکھنؤ کی کشتی کی ابتدا کیجاتی ہے اسکے واقعات شہر دہلی کے مذکور ہو لکھنؤ کی کشتی واضح ہو کہ  
 جن زور وں بلاد مذکورہ میں جس طرح پر کہ ذکر ہوا واقعات و مایلات فتنہ و فساد کے ظاہر ہوئے  
 محض بغاوت بند والا ایسا خبر دیتا ہے کہ اوس وقت شہر لکھنؤ میں سرہری لائیں صاحب باور دانا  
 شیعہ آدمی تھے وہاں یہ ہوا کہ اول ۱۵ اپریل میں ایک در کئی اکثر حصے ایک سپاہی کو دوا دیتے  
 کچھ اسہیں تھے بطور آزمائش و امتحان آپ بھی چکھا سپاہی نے جو دیکھا اپنے دل میں کہا کہ

اگر جوتی دواسی میں نے کہا ہے تو ہر کیا ہوا اس شخص کا ایمان جاتا رہا اور انکار کیا ڈانٹ کر صاحب کو  
 اس بتا کی خبر تھی وہ تو اور یک طرفہ توجہ ہو اسے کرنل صاحب اتھالیسویں پلٹن کے فریاد کی  
 سبھی کہ ہیں تمہارے مذہب سے کام نہیں خیر دن کو تو یہ ماجر اگر اپنا نام پوچھا تو ال ڈانٹ کر صاحب کے  
 گہ کو آگ دیا بعد کے تیرہویں رجمنٹ کے پیادوں نے کھلی چاؤنی جلا دی تیسری تاریخ تک جی کے موسی  
 باغین براہوہ چ گیا اور ایک چٹھی اس پلٹن میں سے پکڑی گئی اس میں مضمون شرکت کشمیری کا  
 حوالہ دینے اتھالیسویں پلٹن کے وہ چٹھی اپنے فسر کرنل پالمر صاحب لاد کیا یا ویسے مجھ د اسکے بری  
 فوج مع تو پچانہ موسی باغ کی چاؤنی کو کہ جہاں وہ ساتویں پلٹن اودہ کی آمادہ فساد تھی روانہ  
 کیا تب بعضے تو اوس میں سے ہاگ نکلے اور بعضے تیار ڈال دیے اس طو پر ساتویں پلٹن  
 اودہ کی کہ جس بن ہزار جو ان بتے کوٹ گئی یہ لوگ تعاقب کے اکثر کو پکڑ لائے قریب پچاسویں  
 یکے قید کیا بعد اسکے سہ ہزاری لائس جھٹے و بار بار عام کر کے باؤز بلند فمایش کی باتیں اور  
 کچے رعب اپنی سرکار اور فاداری منک خواروں کی بیا کی اور ان لوگوں کو جنہوں نے فتنہ  
 پردازوں کو گرفتار کر لایا تھا انعام دلوایا فقط اب ہم جان سے انتشار بقاء و تھاکہ ذکر کرتے ہیں  
 انتشار بقاء کا بیان کہنا مخبر کا ایسا ہے کہ بعد میرٹھہ اور دیلی کی بغاوت کے شعلہ سر کشی کا  
 بلند ہونا شروع کیا آگ ہر چار طرف پھیل گئی آخر ماہ می کے قریب قریب کل اضلاع شمالی  
 اور مغربی میں سرکشی ہو گئی اور ہر طرف بد عملی اور لوٹ گسوت کا بازار گرم ہو گیا واضح ہو کہ  
 جب میرٹھہ کے مغرب کی خبر لا ہو میں گیارہویں تاریخ پہنچی اور بارہویں کو تار برقی سے  
 دیلی کے ماجر سے یہ مطلع کیا روت ٹیکری صاحب نے وہاں کے افسروں سے مشاورہ کیا

کہ طلبہ سب فوج ہندوستانی متعینہ میان پر چھاؤنی لاہور کے تیار چین لین چنانچہ صبح تین سو گوریے  
 پلٹن شاہی نمبر ایک اسی نے ساترے تین ہزار ہندوستانی سپاہیوں سے تیار رکھو اپنے  
 لکھا ہی کہ سب اس تیسرا اور اندیشہ کے لاہور چک گیا ورنہ بعد معلوم ہو کہ درمیان فرور اور پان کے  
 سپاہیوں میں سازش ہو گئی ہتی انکار ارادہ نہاکہ قلیل فوج جو گوردن کی ہی مار کر قتلہ اور گنڈین  
 خراپر قبضہ کر لین چلے نہ تو زمین پس جسے کہنے بعد اسکے پتیا لکھو پلٹن نے فرور پور میں سرکشی کی  
 بگرو مانجے فیر سچر و منہ صاحب نے خبر دہلی کی سنکر گنڈین کی مضبوطی کر کہی ہتی ہر چند کہ باغی  
 لوگ نورجہ انگریزی پر حملہ آور ہو اور زمین لکھائے کچھ ہو اتھوڑی سی جماعت گوردن کی اُدھنے  
 مار تیا سیکندین تو البتہ سچ گیا لیکن دے لوگ سولایاؤں گہر اور دونو عیائی کلیسا دو کو جلا دے  
 اس عرصہ میں جنرل نہیں مکندہ انجیف جسا بہادر جو در پی فہمائش سپاہ اور مقدمہ میں بندہ دست  
 کر لکھا تو س کے کہ ہسی جیلہ سے باغی لوگ ہنگامہ آرا ہوئے تھے اور سپاہی لوگ سرکش متوجہ تھے  
 کہ کیا رہی محض سے مر گئے اور اپنی جا پر آخر وقت میں جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب جنگی حاکم  
 اعلیٰ ضلع اناکہ کو اپنا کام حوالے کیا اور یہ خبر گذر جانے سپاہ ہند کے حکمتہ کو پہنچی گورنر  
 جنرل صاحب ملور نے سر پاترک گرانٹ صاحب کو مدد اس طلب کے کہ سپہ سالار فرمایا  
 لیکن جبکہ کہ وہ دہلی کو پہنچ سکین حکومت دہلی کی برارڈ صاحب اور ریڈ صاحب اور  
 کے صاحب جو اسلار ہی میں بیسویں ماہ می کو انگریزی ہندون نے ایک برہمن کو یہاں بیسی دیکھ  
 وہ علی گڑھ کے سپاہیوں کو کشتی کے واسطے بھگارتا تھا اور انہیں لوگوں نے اونسے پکڑا دیا تھا  
 انھوں نے بیسی دین کے نہیں رجعت پیدا گان ہندوستانی علی گڑھ کے اور کچھ کینان اس

یلتمن کی بگڑ گئیں وہاں سردار لوگ یہ حال دیکھ کر اگرہ کی طرف روانہ ہو سپاہیوں نے تمام  
 چھوٹی میں آگ لگا دی خزانہ توڑ کر آتش لگا دی وہی کے قریب میں آگ لگا دی وہیں بار کر کے قریب کے  
 راستے کے دہلی طرف روانہ ہوئے کچھ روپیہ جلدی میں شہر والوں نے بھی لوٹ لیا پس علی گڑہ میں  
 بد علی کمال ہو گئی لوٹ مار ایکہ دوسرے کو کہا یہ جاتا تھا ایک گاؤں کے لوگ دوسرے گاؤں میں گر کر  
 لوٹ لینے جلا دیتے تھے لکھتا ہے کہ سنی علی گڑہ کی مثل ہر دور اگر کچھ عجزہ بالکل ہمارا اور پھر آج جو  
 ستین بارہ بارہ گاؤں ایک دم جلتے ہوئے نظر آتے تھے اور اگرہ میں بھی مختلف علاقوں سے  
 خبریں فساد کی آتی تھیں مگر اگرہ خود محفوظ تھا پھر آخر ماہ می کو یہ لوگ چاہے کہ اوہی بھی جلا  
 اگرہ کی جو تہ دو پلٹن ہندوستانی مہتر کو روانہ کیں کہ وہ وہاں سے خزانہ اگرہ کو لے آویں وہ  
 راہ میں ہر گئے علائہ افسر کو قتل کر دہلی کو چلے گئے متصل اسکے اسی مہینے میں روہیل کشتہ  
 بھی آغاز کشمیری کا ہو گیا اور یہ بھی جانا چاہئے کہ ضلع بریلی اور بداون اور شاہجہا پور اور  
 مراد آباد اور پکنور میں روہیل کشتہ میں داخل ہیں پس شاہجہا پور میں اکتیسویں ماہ می کو  
 انوار کے دن صاحب لوگوں اہل فرنگ کے جو جو کہ عبادت خانہ میں تھے اقباسیوں نے ہر کسی  
 نے ہر ملک میں گہر لیا بہت سے قتل ہوئے اور جو چہ رہے محمدی کی طرف جو کسی تمام کا نام  
 ادوہ میں ہی ہیاگ گئے اور یہاں سے لکھنؤ کا حال آگے چل کر بیان کر نہیں سکا بالکل خراب و داد  
 دہلی کے رقم پذیر ہوتے ہیں دہلی کے واقعات کا بیان حسب کتاب لکھتا ہے کہ حتیٰ عمل اخبار نویس  
 روزنامہ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ مارچ ۱۸۵۷ء اشارہ سے ستاون مئی ۱۸۵۷ء  
 الہی ابو ظفر محمد بادشاہ بادشاہ دہلی دیوان عام میں باد ہوئے سب محرابوں نے



مجھ ابھالایا اور چونکہ صوبہ داروں نے عرض بموجب اسم سبکداری مل  
 اسکام پر مقرر کیے گئے کہ پانسوروی روز کی رسد خوراک وغیرہ پلاٹنیں پہنچا کر میں اس  
 محمد براہیم بن علی محمد سوداگر کے گہر میں جو چار فرنگی پوشیدہ تھے سواروں نے انکو جان  
 مار ڈالا اور سبب انکالوت لیا اور ایک عیسائی ہندوستانی کپڑے پہنی ہوئی لال  
 ڈکی کے قریب چلی جاتی تھی انکو کبھی سواروں نے قتل کر ڈالا یہ سوار اور پیادہ ملکر گریستہ  
 گلی کو توڑا جاتا تھا مگر ہندوؤں و مان کے دروازے اپنے گہروں کے بند کر کے ایست بہتر مارا کو  
 بتا دیا کہ اگر عیسائی آدمی کھانا کھائے گا وہ اپنے گہروں کی چابی میں پناہ لے کر تھے سواروں نے اوپر  
 حمل کیا نہ وہ تین چلائے و اندر سے مقابلہ کیا یہ لوگوں نے دو توپیں لیں تب وہ تھ خانوں میں  
 گھس گئے اور یہ انس چلے آئے چونکہ شہر میں بد انتظامی تھی بادشاہ نے فرزا ابو بکر اور مرزا  
 بعل کو بدایت کی دے ماتی پر سوالہ جا بجا اعلان کرتے رہے اس میں دو فرنگی ہندوستانی  
 لباس پہنے ہوئے کو توالی چنڑرہ کے سامنے مارے گئے بعد خود بادشاہ ماتی پر سوار ہو کر  
 دو پلٹن چنڈہ ارج پ شہر میں دوکانیں کھولتے یہ لے لے کے چنڈہ آدمی اراکین دولت سے  
 واسطے سزا انجام دینے سامان فوج اور بندوبست بازار کے ماور ہو ہر ایک نے مذہب سے فرار کی  
 گدازنی اور بعض بعض کو خلعت بھی عطا ہوا فقط یہ تیرہوں کو روز چار شنبہ تسبیح خانہ میں  
 ہوئے حکم احکام جاری کرتے رہے اوس روز بھی ایک لڑکی فرنگی قید ہوئی اور ایک شخص کا  
 گہر اس براہیم سے کہ اس کے گہر میں فرنگی میں لوث ڈالا بس چار سو روپیہ بادشاہ ہر برلش کو  
 زیادے اور اعلان ہوا کہ خبردار اگر کسی گہر میں کوئی عیسائی پوشیدہ ہو گا تو مائیک

یہ ہے جو مذکور ہے  
 ۱۰۰

اوس گہرے ستر آئینگی اور حکم ہوا کہ ناج کا باوا ایک مقرر کر کے دوکانیں کھلا دو فقط  
 بعد اسکے چودہویں کو نیز بدستور تیج خانین دیوان خاص سے آئے ومان بعض بعض ایک ایک  
 اشرفی نذر گذرانی خود ایک ایک کا حال تفحص کرتے رہے راجہ ام سنگ والی جیسو کے نام پر  
 جاری ہوا کہ مع فوج اپنے کو دہلی میں حاضر کرے اور ساسی والی چچہ اور سس اور ی اور پوتا  
 باتودی اور راجہ سنگ گدہ اور نواب فتح نگر اور دھانی والا کو ارشاد ہوا اس مع حسین خاں  
 کو جگر اول یک گوجہ دن نے شکو سبزی منڈی اور سلی واری اور راجہ پورہ کے دیوان  
 نوت این ہر دو روز آٹھ گزین سو قین کو حکم ہوا کہ اسکا دارک کرن جیا چہ مرزا ابو بکر کے پاس  
 لیجا کر جگر اول کو جو گانوں ذکر کیے گئے کو جو دھکا تالوت لیا اور جلا دیا اس تیج میں ایک رہ  
 سپاہی بطور جاسوس کے شہر میں آیا تھا گرفتار ہوا شاہ نے اسکو چلخانہ میں بھجوا دیا اور ایک ہم  
 یہی قید ہوئی فقط پاشا ہویں روز جو عرض ہوئی کہ پاس سوار نواب چچہ کے حاضر ہیں اور  
 بیاعت بد عملی کے داخل ہو نہیں سکتے اور عرضی ملنے کے راجہ کی گدڑی اور مالکیاں کے اپنے  
 دن کو جو دن کے حاضر ہو نہیں تامل ہی ارشاد ہوا کہ چار سو سپاہی پانچ پانچ رزے ہوا کر ایک  
 رسالہ سواروں کا فی نفریس دی رہا اس مشاہیرہ بیرہری کرین شاید حکم سابق کا ہی حکم آئی  
 دو سو آدمی آجکی تاریخ تک نوکر ہو اورنگی تنواریں لیکر سپاہی لوگ واسطے انتظام کے خوشہر  
 میں گنت کرتے تھے حکم ہوا کہ لوگ آرتے ہیں اور دہشت کرتے ہیں آج سنا ہوا اور اس روز  
 یہ بھی ہوا کہ آغا محمد خان کا سپاہیوں نے گہر قوت لیا فقط من بعد سو لوہین کو سواروں نے  
 تراجہ کر آکر یکو جو فرنگی مرد اور عورتیں چلخانہ میں تھے اسکو اپنے قبضہ میں کر لئے تا سبکو

کر ڈالیں مرزا بیگلے نے کہا کہ قتل کرنا عورتوں کا شرع محمدی میں جائز نہیں ہے سوار دن اوسکی  
 بیکار کردہ کیا وہ تو ہباگ کر چ گیا اور ان لوگوں نے قلعہ میں تمام فرنگیوں کو مع عورتا تھا خانہ  
 شریعہ شہر قتل کر ڈالا اور لاشوں کو چھکڑوں میں ہروا کر دریا میں پھوادی فقط آٹھ دین کی  
 دولت ہو مطلق ملاحظہ کرنے پر چون سلیم گدہ یکے تحت روایہ سوار ہو کر شریف لیگے اور صاحبہ  
 لکھا کہ سپاہیوں کی ایسی بانی ایسی دلچسپی کی کہ میں بسا کہ ساتھ ہوں اگر کوئی فرنگی تم گرفتار  
 کرے تو خود میں اپنے ساتھ سے مار ڈالنے کو تیار ہوں اور حکم احکام صادر ہوتے ہی بعض بعض  
 نے نہ نہیں فقط اتفاق زمانہ برسوں کے بعد دیوان عام کی آراستگی ہوئی فرس قالمین جیسا  
 و نیزہ سے خلف کیا گیا اور ہا کو دیوان خاص سے دیوان عام میں آئے تحت سلطنت پر جلوں کیا  
 و روت سیون پوتوں کو خدمات عنایت ہو دیے نذرین گذارین گو جردن کی شہرہ نشی کی  
 ہوئی سا ہو کار دن پر حکم کیا کہ چھٹی سو روپی روز فوج کا خرچ ہی پانچ لاک روپی کی سبیل کر دینا  
 دے دے کی کہ ہم آتے ہیں ہنسا رہے کیا ان نو سکنا ہی بعض نے کہا اگر سب دینگے تو ہم کو بھی  
 کیا ہی اور بعض ہنساں فوج نے گذارش کی کہ میرٹھ میں سب انگریز جمع ہو کر دمدمہ پرانیانہ  
 مانا کیا ہی و پانچ کیساں روز کی سے آئیں ہن فقط انیسویں کو بیسی فرستہ برآمد ہو اور  
 ہوئی کیرلی اور مراد آباد سے بہت فوج پیادے اور سوار اور تو پچانہ مع خزانہ کثیر میرٹھ میں  
 آئے بعد اسکے ضامین انگریزوں اور انکے کمرار ہو کے ٹرائی ہوئی قدرت خدا ایک گولہ  
 اس سے جب کا اسی سرگ میں جو انگریزوں نے کھود رکھا تھا جاہر اور سرنگ کے اور تے ہی تمام  
 فرنگیوں کا مورچہ اور گیا اب میرٹھ میں کوئی فرنگی نہیں یہ سنکر تمام فوج اور بادشاہ کو ہنایت

خوشی ہوئی چنانچہ علامت خوشی کی پانچ توہینیں سلیم گدہ کی ہوتی ہیں بعد یہ خبر ملی کہ ستر  
 ہزار روپیہ کلکٹر گورگانوں پر سرودی کہ یہی ہیں جو لگے ہیں سو سوار و کھینان روانہ ہوئے اور  
 لاکھوں داخل خانہ کر دیا پھر ایک سوار چاباٹی صاحب کا آیا اور عرض کی کہ بائیس جہ کو عیسائیوں  
 قتل میں پورے ہی حکم ہوا کہ کل فرنگیوں کا اختتام ہوا اور دو سوار ہمراہ ایک جاکر بائیس جہ سے کہو  
 کہ بعد مع فرج حاضر حضور ہیں کھوسر اجیت سنگھ چا ہار ایشالہ کی نذر ہوئی اسنے ایک شہر فی  
 گہرائی میں بعد دو انگریز تین بی بیان ایک لڑکا کسی درزی کے گہن میں تھا سواروں نے انکو پکڑ لیا  
 اور گر خراط کا جلادیا بادشاہ نے قیدیوں کو سپاہیوں کے حوالے کیا اور آپ سلیم گدہ کو شہر یف  
 فرما چکے وہاں سلامی ہوئی سیوین محل سے دیوان عام میں برآمد ہوئے مرزا ابوبکر کو اپنے حکم  
 ہوا کہ سہارن پور کے پوکر میرٹھ کو جادین اور نواب جھونپ علیخان اور حکیم حسن خان کے یہ دو  
 کہیں کہیں ہیں ہدایت ہوئی کہ سانا اخراجا رسد عینہ فرج واسطے میرٹھ جایا کے تیا کورین  
 تیرہ چاند سواروں نے مبارک باغین جہ جادنی سے پہنچی جاکر اون فرنگیوں کو جو وہاں  
 پوشیدہ تھے ماردالا اب پھر رخص کرنا ہوئیں طرف رضون بالا یعنی بایوں میں شہر آہا  
 سوسان کو سرسہری برنارڈ صاحب حاکم اعلیٰ فرج بنگالہ سرسہندی طرف کینی بھادریہ  
 تار برقی کے اجا و حشت تار میرٹھ اور دہلی کی سنکر جہل انیس جہا بیا درپہ سالار افواج  
 لکھا اور کہلایا کہ آچا ہار سے پنچے آنا بہت ضروری چنانچہ وہ چوتھی تاریخ شمسہ سے چلے اور  
 سینہ ہریوں کو داخل انبالہ ہوئے اور فوراً ایک اشتہار عام واسطے فراہم ہوئے فرج انگریزیوں کے  
 جہکا ذکر ہو چکا اور جہا موصوفے کو بہت تدبیر سے ارادہ محاصرہ دہلی کا پہنچ گیا تھا لیکن

اجلی سبھی سے وہ تو اپنی جا پندر لگئے اور جب حکم انکے جو کہو کہ میرے سے مقام باغی کا ادا  
 کر کے جلائے اور اس کہو میں جو ساتویں نمبر کی رفل بلین گورن کی بانجھو جو اسے بھی کہتے  
 اور وہ سو سو اور گویے قرابنی رسالہ کے اور ایک تو پچانہ میدا جنگی اور ایک تو پچانہ اسپتال تھا  
 جب یہ فوج تین کوچ اور مقام بین تیسویں تاریخ صبح کو غار الدین نگر میں پہنچے جاکہ چار گئے  
 باغی فوج حملہ آور ہوئی اتنا ہی ایک تو پچا گولہ بیا آکر پڑا کہ دو کھاراسے اور گئے بس سپاہ  
 انگریز نے تو پچانہ جھاڑ گے ہر سانی شروع کی فیر ہو لگی جب تھی گز کے قریب تو یوں سے انکے چلے  
 دماغ خد کیا باغی فوج وہاں پر پستان ہو گئے ایک کاڑھی انکی جنگی سامان کی اور گئی کہیں تین  
 مانوس ہو کر دانستہ آگ لگا دی پانچ توپیں انکے ساتھ تھے جین لین لکھا ہے کہ یہ لڑائی اگرچہ  
 بہت دیر تک نہ رہی لیکن سرکار انکلیشہ کو فتح کامل ہوئی یہ لڑائی پہلی تھی کہ جس میں باغیوں کی  
 ابتدا غلط ہوئی ست مہولایت مانے قریب پانچ ہزار آدمیوں کے ہلکا دیا اور تعاقب کر کے  
 ایک قریب کارن بنا کہ یہ اوسکی اوٹ سے لڑتے تھے جلا دیا اور ایک خدق میں پکاس آدمی  
 پوشیدہ تھے سبکو مار ڈالا آدمی بہت سے مارے گئے اور بہت زخمی چکرے گا تان اسباب  
 جنگ نہ رہے ہوئے چور گئے اور فوج انگریزی میں سے گہارہ آدمی قتل ہوئے اور کیس زخمی  
 اور ایک کپتان اینڈر روز صاحب دس دن اکیسویں کو ایک بجے پیر مقابلہ ہوا دو گھنٹے تک خوب  
 جھگڑتے رہے لیکن ہر مرتبہ کامل زک پائی اور جب آگ اوکی مندی پڑی یہ حملہ کئے وہی ہاتھ  
 ہوئی جو کل ہوئی تھی شکست کھا کر سہ سہ ہائی گری کی بہت شدت تھی یہ تعاقب نہ کر سکے  
 وی توپیں اپنی سب کچھ لگئے ادھر کے کل چوبیس آدمی مقتول و مجروح ہوئے فیر وہیں

ایک لکشتیرکنہ صاحبزادے گئے اور کستان چلے اور اسٹن پے پیر زخمی بعد اسکے باغیت مذکور کے  
 طرف کوچ کیا اور چھٹی تاریخ جون کی باغیت مذکور سے گذر کر ساتویں تاریخ علی پور میں اور سونچ  
 میں جو انبالہ سے آئی تھی بڑے اور انبالہ کی فوج جو بعد میں نے جنرل جدج ایس صاحب با در  
 کنڈرا انچیف کے موضع کرنال میں زیر حکم سرسہری برنارڈ صاحب کے تھے جسے صوف بعد ہم پہنچے  
 ہماری تو پچانہ اور سامان جنگ کرنال مذکور سے کوچ کر کے صبح پانچویں تاریخ علی پور میں داخل  
 ہوئے تھے ساتویں کو فوج میرٹھ جب اگر ملی یہ دونوں فوجیں اکٹھا ہوئیں شب کو ایک بجے  
 دہلی کے طرف لڑائی کے لیے صف باندھ کر کوچ کیا پس تمام سپاہ کے چار غول بٹکے اور میدان جنگ کے  
 واسطے آراستہ دستہ ہو کر علی پور سے چلے اور قطع مسافت کرتے ہوئے صبح کا دس  
 نمودار ہوئی سارے چار گنتے بعد سپاہ بر باد اللہ کی پہنچے چونکہ وہاں سے چار میل کے فاصلے پر  
 باغیوں نے خوب مضبوط مورچہ قائم کر رکھا تھا لڑائی شروع ہوئی باغیوں نے بہت عقلمندی سے  
 توپیں سہکن اور اس جلدی سے آگ برسائی کہ ایک لمحہ کا توقف نہوتا تھا جب اس کے سب  
 آگے کے غول میں نقصان کثیر واقع ہوا تو اس وقت حمد کی سوچی دوسرے غول کے پتھروں کے  
 گوروں نے سنگین چھتیا کے دوڑے اور عین توپوں کی آگ میں گھس کر سپاکیا اور سب توپیں  
 سوچوں کی چھین لین اور نوین سالہ کے ہاتھ بردار سواروں نے اس شایہ میدان میں توپوں کو چھین  
 لئے انکا پیر دیا پھر شکست عاید حال باغیوں کے ہوئی بارہ توپیں چھین گئیں اور کل سپاہ جنگ  
 خیمے اور اونت اختیار میں رکھ کر انگریز کے آگے اور جوتان سے آگے کی طرف چلے نہی مارے ہوئے  
 بہر مقابلہ ہوا اس دفعہ ہی مار کر سبکو ہر گادیا جب مطلع صاف ہو گیا چھبیس توپیں چھین لین

اور وہاں رہا لشکر و جنگ کا جو کہ وہ جیت کر گئے تھے قبضہ کر لیا اور اس کا انڈون اور مالیتیں  
 باسیسین تین سردار اور ایک سو تین تیس<sup>۳۳</sup> لڑائی ہوئے اوسین بارہ سردار بعد اس جنگ کے آئندہ  
 ان پنجوں کی شام کے وقت عین دہلی کے سامنے بھاری برکہ وہ ایک اونچی زمین پر فوج انگریزی نے  
 قیام کیا اور کمانڈ ہی پر وہاں سے نہ ملنے حتیٰ کہ دہلی کو سرکسادہ لوگ تو محصور ہو اور میر محمد  
 سرک کے لڑنا شروع کیا اور قیدم جہاں کو اپنی جو گیارہویں می کو چھوڑ دیا کھالے لیا اور پرست مقام  
 جیم کیا اور ہندو راوی کو بھی پرکہ وہ ایک مقام دے دیا نہ کوئی کے سابقین دن مبارا جہاں  
 ہندو راو مرتضیٰ قیام پذیر تھا اور چھڑ کیا شہر شاہ دہلی کی جوشا جہاں شاہ نے سنگ  
 فسیح سے بنوایا تھا اور جب آٹھ سو تین میں انگریز داخل شہر دہلی کے تو توڑنے مانہ وہ  
 مصالحت پر آمادہ ہو گیا تھا اور جو چٹانوں جنگ کے ناقص تاج تو یوں کے جھوٹے  
 دھوئے تھے اور علاوہ کہ گرد و غبار شہر شاہ کے بوسیدہ عمارت کی ڈھیر تھی ہوئی تھی کل  
 انگریز نے اس کی مرمت قرار دینی کی تو یوں کے برج مع دیوار پردہ اور بارڈر سے بنوائی  
 اور جو طرح سے شاہ کا ہون کی تعمیر کردہ تھی اور خندق کو اسے دست کیا کہ نہی کر دی گئی پنج  
 نوہ حادثات کے بعد چون پر توپیں گھومتی ہوئی محروں پر رکھوائیں کہ جس طرف چاہیں گھا کر فیر کر  
 اور شہر شاہ میں دس برج ہیں اور تیرا<sup>۳۴</sup> دروازہ اور سولاکہ<sup>۳۵</sup> گاہ اوئیں ایک دروازہ تین  
 کڑیاں مدد دہن اور ٹکٹہ کا دروازہ طرف صاحب انگریز کے نیاتیا ہو ہی پس نوین کو  
 دیہر گھڑتہ فوج جو حق ارستہ ہو کر مع توپخانہ شہر سے نکلے اور لشکر انگریزی حملہ آور ہوئے  
 اور جہاں کہ مورخ ہندو راوی کے تو یوں کا قبضہ کر لین لکھا ہے توگ قلیل عشرہ عشرے سے بھی کم تھے

لیکن اسی مار مار کر گہر پہر پہلی کے اندر کر دیا اس آستان میں بیاری ہفتہ کی ہی شکرت کر رہیں شروع ہو گئی پہلے ڈاکٹر بلن جس کے پچھترویں نمبر گورن کی بلڈنگ کے بیچ سے مر گئے پھر پھر انیسویں جس کے دینا کی کہ اوایل میں پہر پہرے فوج ایل بری سختی اور مضبوطی سے چلا کرتے رہے اور سپاہ انگریزی کو دھم سے اوتھادینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا کوئی تدبیر باقی نہ رہی مگر انہوں نے بری بری تکلیفیں ادا کیں اور انکی مصیبتوں کی برداشت کی ہر چند کہ دیکر روزِ حملہ کر دے تھے بلکہ دن پھر میں چار چار وقت اور انکی مدد کو ہر چار طرف سے برکت فوج چلی آتی تھی اور انکو کہیں سے مکمل کرنے کی توقع نہ تھی سپر پاون شاہ کا قائم کیے ہوئے تھے اور سپاہیں تھکے تھے کہ ایسے محاصرہ کو لیکن یہ معلوم ہوا کہ ہم خود محصور ہیں اس قلیل فوج کو محاصرہ کی کوثر اسلحہ شہر کے بیان بقولہ جھانکنا کیا ایسا ہی وہ کہتا ہے کہ بجائے دستاویزی فوج کے اگر فرنگستانی فوج اندر ہوتی تو کسی جنرل کا ماتہ نہ ہو سکتا کہ محاصرہ کرتا القیہ محاصرہ کہتا ہے کہ ابہ این دو تین ہفتوں تک بڑے بڑے مسخر اور بحیرہ کا افسر کو اندیشہ قوی تھا اور نتیجہ کا کچھ ایسا نہیں کہانی دیتا تھا آخر کار دشمنوں تا رنج کی لڑائیں بہت زیادہ انگریزوں کی فوج مار گئے اس وقت دشمنوں نے خوب گریزائی یہ خاموش فقط مستعد کہتے رہے جب انکا بہت سا گولہ باروت خراب ہو گئی اور وہ قریب آگئے یہ دفعتاً حملہ کر کے اوپر جا پڑے اور شہر اندر گیا دیا اس کے بعد کہیں توقع ہوئی اسرات کو آرام سے سوئے در نہ دن کو قریب تھے رات ہر کر سبت پھر ادریتے تھے یہیں گیارہویں تاریخ تو ظالی گہری بارہویں کو پھر مقابلہ ہوا اندر پہلے اجابت کشہ مورچہ پر برج نشان کے نزدیک پہنچے قدم آگے کو بڑھا چلا جاتا تھا قریب تھا کہ تہوں کا قبضہ



گر کہین رفل پلٹن گئے دو کلبسیان اور گاہ سے پہلے ہر چہرہ کر مرچ پر جا پہنچیں پس اسی رات  
 ایسے جلد بسا ہوئے تو ایسے آگے نہڑتے تھے ہر چند کہ ایک کلبان اور بہت سے گوریے مارے  
 گئے لیکن اس روز بھی فتح کامل صاحبان انگریزوں کو ہوئی اور اس روز شکار صاحب کی  
 کوہٹی کو جو ایک عمدہ مکان تھا کہ اسکی آرائش و تزئین میں رز خطیر خرچ ہوا تھا اون لوگوں نے  
 خاک میں ملا دی اس بعد تیسرے یوم کو پہر دن اور پورچون پر حمل کیا لیکن کچھ بن نہ آئی ویسی ہی  
 دہلی کے اندر ساگ آئے پھر پندرہویں کو خوب لڑائی ہوئی ساتھ ہی پانچ بجے سے سوز صبح  
 نہونی تھی دو بجے تک مقابلہ ہوا سنگامہ جدال و قتال کا خوب گرم رات آخر وہی ہوا کہ یہ  
 لوگ نقصان عظیم اٹھا کر پٹے اور بدستور داخل چار دیواری دہلی ہوئے سوہویں بخیر  
 گذرے ستروین اپنے زخمی فوج انگریزی باغیچے آہستہ سے میرٹھ کو روانہ ہوئے اور  
 مجھ دیو پانچ خبر اس بات کہ دشمن کشن گج کی سہا کیے قریب پورہ قیام کر رہے ہیں  
 فوراً حملہ کا ارادہ کیا دو کلبسیان رفل پلٹن اور دو گورکھوں کی مدد تو جگہ جلد چل نکلیں اور بغور  
 دیکھ کر کہ سہرا کا دیوارہ اور آدیا جیس جیس پاس آدمی جو اس میں تھے مار ڈالے اور نوہین  
 چہن میں بیان اجاڑ دیس سارے قہم کرتا ہی کہ گورکھوں نے دہلی کے محاصرہ میں اس قدر  
 دغا داری اور دلیری کی کہ مور کمال آفرین اور تحسین کے ہوئے اور یہ لوگ بہت فدا ہائی  
 قوم کے آدمی ہیں دلیری میں ولایتی فوج سے کچھ کم نہیں انیسویں کو کشن لوگ عقب پر  
 حملہ کرنا چاہتا مگر افسر انگریزی نے خبر دہر ہو کر جیت چھے اضرا قریب اور ایک تین سالہ  
 جوان ولایتی ہالہ برداروں کا روانہ ہو کر شمال دھوکے کی جانب مبارک باغ سے ایک میل

چھے مہینے لڑا کیا باز گرم ہو گئے خون نے شہر کا سلام کہ رخصت کی غفلت اور غلاما کی سیت  
 توپیں سر کرنا شروع کیں برگدیر جھانڈے جو بہ حال دیکھا کیا جھد کا حکم دیا حد تو ہی پاؤں  
 اؤٹے اؤٹے گئے پیر ننگے پیر ننگے ہاگ اویچے شہر اندر گئے اوس دن کی لڑائیں انہی آدمی  
 مارے گئے شہر زخمی ہوئے اور تانبہ گورے مارے گئے اگرچہ اس دن بھی شکست پائی  
 لیکن میدان کو بالکل خالی کیا رات کو اویچے شہر سے اویچے پوچھی دس بجے صبح کے وقت  
 گولہ اندازی شروع کی ادھر سے ہر فوج روانہ ہوئی خود قتالہ کے بموجب عادت ہر روز  
 ہاگ اویچے دو توپیں اور تین گارتیاں ایک ہسار کے آہٹے لکین اکیسویں بائیسویں کو فقط  
 توپیں موجوں کی سر ہوتی رہیں تیسویں کو شعل کے روز بڑا مقابلہ ہوا چند مسلمان سب جرح  
 کہ اپنے اس دن یقین کامل فتح کا تھا سخت کمال رکھی تھی جسے پر آدمی سے زیادہ شہر ننگے  
 اور شکر اگرے ادھر سے میدانی توپیں روان ہوئیں سبزی منڈی کے طرف لڑائی پڑی گولہ  
 اندازی شروع ہوئی جب لڑتے لڑتے چار بجے اور وقت کے فوج پنجابی پنجاب سے آملی تھی  
 حکم ہوا کہ رفل اور گورکھ اور کادر گورکی پلاش جھد جھد کر کے سبزی منڈی لکین باوجود  
 گبارہ گشتے دھوپ میں لڑتے لڑتے تھی اور کچھ نشتا نہ کیا تھا چار بجے اورچھ پر آدمی کو پڑا  
 کر دیا جب انہیں ذہن پڑی چہتوں پر سبزی منڈی کے کانوں کے چترہ کو اویچے سے لڑنے لگے  
 تب بھی تاب نہ لائے شہر میں بھاگ گئے اور دھوپ پڑی فتح لشکر انگریزی کی ہوئی لیکن جان  
 بہت تلف بہت ہوئیں اس روز سے سبزی منڈی قبضہ میں سپاہ انگریزی کے آگئی اور  
 دہے طرف کا اخیر مورچہ اوس جگہ قائم کیا پرتیسویں کو سیدہ طرف ایک غنیفہ مقابلہ

شبائیسوین کو یہ لوگ دوطرف سے حملہ آور ہو چکے تھے۔ دو بجے تک سنبھلے ہو کر لڑتے آئے آخر کار  
 شکست بھگائی اور ناریج سے ہرست شروع ہوئی خوب بہرہ تمام لشکر ایک تالاب ہو گیا  
 اور ساتھ ہی بیماری پڑنے لگی بھی غلو کیا اور سیدن کی آدمی مر گئے انہائیسوین کو مقابلہ ہوا  
 مگر تین طرفین سے جلتی رہیں انیسوین کو فوج سے دو بجے تک بوجھ حملہ کے لڑے اور بھاگے  
 اس سے خدا کی تائید معلوم ہوتی ہے کہ وہ بہت تھے اور سامان بھی اچھا رکھتے تھے اور دہلی سے  
 پناہ گاہ مضبوط اور قلیل پناہ گاہ اور کسی ہندوستانی سپاہی سے بخوف نیچے ہزار  
 پیادہ نون تو کیا ہوتا ہی اندیشہ قوی رکھتے تھے ہر روز فتح نصیب آئے ہوتی تھی پہلی تاریخ  
 جولائی کی چار سو چوبیس سالن کے پیادگان ولایتی ملک کو سپاہ انگریزی کے آئے اور  
 بریلی پہنچے بھی اسی روز کسری اختیار کر کے دہلی میں داخل ہوا اور پرلی میں طرف دریا جن کے  
 قیام کیا اوسمیں تین ہزار آدمی جسے ضرب و چپ چھ لاکھ دی نقد تھے غرض ہر روز اس طرف لوگ  
 بہت جمع ہوتے تھے تیرا اصرار اتنا تھا کہ ان کے تھے اندر پہلے اجیری اور ترکمانی دروازہ سے  
 باہر نکل کر میدان عید گاہ کے ایک میل اوسمیں فراہم ہوئے تھے صاحب کتاب لکھتا ہے  
 اوپر ہندو آدمی تھے کہ دیکھنے والے کو سپاہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک ایک مٹھی خاک تمام ملکر  
 دالین تو فوج انگریزی دہلی کی غرض خوب کے قریب وہ لوگ قریب چھ ہزار کے کشن گنج پر پہنچے  
 ہوتے ہوئے دہنے طرف لشکر انگریزی کے چلایہ عجب ہی کہ یہ کل تین سو آدمی تھے  
 تمام رات لڑتے رہے ایک سو بھر پیچھے نہ ہتے صبح کو وہ لوگ اور بھی زور کئے مگر کچھ نہ ہوا اور ہر  
 وقت بائیں گھٹنے بعد ترائی کے سپاہی ہو کر شیریں دہلی پہنچے اور ایک پلٹن سپاہ انگریزی

کہ کہ کو آئی اور سرور ایک پنجابی لپٹن میں ایک کپنی پو بیون کی تہی زبانی ایک سککے کے احوال کہلا  
 کہ وہ آمادہ بغاوت میں بعد دریا میں شخصوں پر حرم ثابت ہوا اور کو تو قیل از غوغیہ پانی ملی  
 باقی جوانوں کا جس سیاق کر کے ہتھارے لیے اور شکر سے نکال دیے دوسری تاریخ کو کس کس فوج  
 ملی پور پر جا کر کہ وہ ان کے لوگ خیر خواہ سرکار انگریزی کے تھے رات کے تمام گانوں کو جلا دیا  
 اور لوٹ لیا قریب پچاس ساٹھ سکین کے جو یہ ہے پھر تھے مار ڈالے صبح کے لوگ خبردار ہو کر آ رہے  
 آئے اور داخل دہلی ہوئے مذہب سوادنی اور گھار ڈالے اور گانہاں اسباب کی جین لین بالچون  
 تاریخ عجیب سیاحی ہوا کہ ان کا جہاز سرسری برناؤ جب حاکم شکر انگریزی میں میں مہینہ کی ہنگام  
 ہو کر آئے صاحب کتاب اور کئی تہذیب کر تہا ہی لکھا ہے کہ یہ جہا ایک شایہ آدمی ہے حضرت سی  
 اٹھکل بہرہ سنا اس کی تاریخ کو خزانہ اور حساب علی پور کا بحفاظت تمام داخل شکر انگریزی  
 ہوا اور جنگ میں آہستہ روز کی تعطیل رہی جب ایک مہینہ کلل لڑتے گذرا اور ان دنوں میں فتح کسوں کی  
 ہوئی دل بندہ کن مار گئے اور کہتے تھے کہ کیا ہو گیا یہ ہر مولہ مخبر کا اس سے کس کس تاریخ  
 نہ اعظم کیا عورتوں اور حصوم چون کو جو سیکناہ ہونے میں جان سے مارا خون میں نہا  
 پیرا تو بہن کو تو بہن ہو چون پر سے چلتی رہیں ایک لہ ایسا نشانہ پراوتہر اکہ شری کو حوالہ  
 دروازہ پر چڑھی ہوئی تہی ناکارہ کر دیا بیان پر جس کتاب بعض بعض جا لوگ اور بی بی  
 لوگ انگریزی جو بعد جاتے رہے دہلی کے کول گہر سے نکلے اور حکام نہ حطوف کو ہوا سے راہ میں  
 جو جو مصبتیں اور پیر تہی ہیں اس کا مفصل احوال لکھا ہے جو کہ یہ کتاب مختصر اور اصل اخبار کا  
 منہجی گنجائش نہیں اس لئے نامہ نگار نے اس کا بیان چھوڑ دیا کہ وہ فقط آزار اور سیدائی

کہیںہ جلف کی کچھ جگہ نہیں کہ تدبیر لڑائی کی اور تدبیر صف لڑائی کی مفید عام ہو سکتی تاریخ  
 ایک لڑائی تھے ہر کے وقت ہوئی العظمت بد کشتوں کے ہزار بھڑادی مار گئے اور انگریزوں کے  
 حرف کا پس آدمی نیز بدستور جو یون کو ہی ایک جنگ ہوئی اس روز سولا آدمی فوج انگریز ہی سے  
 مارے گئے اور دیرہ سو کے قریب چھی اچھ ایک جہل رند جس نام مقام کندرا پچیف کہ بعد  
 سر نہری ہزار آدھ کے حکومت فوج انکے قبضہ میں ہی سب بیماری مزاج کے سولہ یون تاریخ حد  
 ہذا کو مستعدا دیس ہزارہ انکے رنجی اور بیمار لوگ لشکر کے ہی انبالہ اور کسولی کی طرف روانہ کیے  
 گئے اور برگدیر جہل دس جسٹہاد رکھ فوج دہلی کے حاکم قرار پائے چنانچہ اسی روز انکی تقریر کا  
 اعلان ہوا اور شکست فاش ہند یون نے پائی اور یون بعد چاکھی کی کسٹس فوج ہی جس دہلی  
 ہو چکی برگدیر جہل جسٹہاد صوف کے وقت ایک لڑائی اتنا ہو یون کو ہوئی ایک افسر لڑائی میں  
 مارے گئے اور ایک عمارت آفتاب سے مر گئے اور قریب سولا آدمیوں کے مجروح و مقتول ہوئے  
 اور کل کشتوں کو روہڑ سے سبزی منڈی کے لشکر کے نکال دیا اور ہتھوں کو دنیا سے خارج کیا  
 مگر اس تاریخ اور اس دن انگریز لوگ سبب کی ہو فوج کے بیماری سے بڑی اور جنگ سے بھی  
 ماند پڑے منڈی کے کب چلے انکے موقوف ہو گئے اور کب دہلی فتح ہو گی اس واسطے کہ یہ جاغوز کی  
 اور انڈیا کا بجا ہے کہ ان پاس اس وقت چھ ہزار نو سو اٹھارہ آدمی تھے انہیں افسر سپاہی  
 سٹاکر چہتر ہزار تین سو کاٹوان رنجی یہ فوج آخو جلائی میں سبب ہزار فوج کے مقامی ہی  
 جو کہ شروع روز کشتی سے یعنی گہا یون تاریخ می سے دہلی میں فوج بند دستانی  
 مقامات چھاؤنی میرٹھ اور بالائی اور مہار اور لکھنؤ بغیر آباد اور حلقہ اور فرور اور بریلی

اور چنانچہ اسی اور گوالیار سے اور علی گڑھ اور اگرہ اور منگ اور بھجور اور الہ آباد سے داخل ہوئی تھی  
 جولائی تک معلوم ہوا کہ دہلی میں قریب چار ہزار قواعد ان میں اور قریب پندرہ ہزار کے زیادہ اور  
 ہزار بی فوج ہر تہ کی انیسویں کو چھ بجے خبر آئی کہ کشتی سواروں نے شورہ پور سے جوہنک سے  
 لے کر ہو جوہی کے لشکر میں آئے تھے روکنا جانا پتا کا دگوہ کے سواروں نے ہانپاڑی ہو  
 گئے کیسویں تا یزید انگریزی فوج نے سبزی منڈی میں ایک سرائی کے دو کھوک پناہ لیکر لڑنے  
 سے سرنگ لگا کر اوسکو اور اداوے لوگ سے دیکر تھوڑی دیر تک توپ اندازی کرتے رہے  
 بائیسویں کو فقط پورچون سے توپیں چلتی رہیں تیسویں جولائی کو ایک تہی لڑائی ہوئی سپرد  
 توپیں ہمراہ ان لوگوں کے ساتھ ساتھ سے لڑائی شروع ہوئی جب دیکھتے یہ لوگ نہ دیوار  
 کے شہر کے ان کا عقب کیا آسین بہت جانوں کا نقصان ہوا چوتیسویں سے تیسویں تک پورچون  
 ہوئی کیسویں کو تہی بیاری لڑائی ہوئی کشمیری اور اجیری دروازہ سے حق حق کھینچے  
 یہ آگ برسا شروع کئے وہ بھی فیصل سے غبارے کی توپیں چلانے لگے سوری دروازہ کی  
 چوبیس بی توپ خوب آگ برسانے لگی دو فریق ہو کے لڑنے غرض خوب جنگ ہوئی اور  
 اس قلیل فوج مقابلہ کرتے رہے اپنی جگہ سے بال برابر نہ ہٹے آہستہ آہستہ آگ برسی  
 چلے گئے یہ واقعہ ماہ جولائی کا ہی اب ماہ اگست کا حال سنا جائے کہ کیا ہی پہلی تاریخ اگست کی  
 عید قربان کا دن بنا کہتے ہیں بادشاہ نے اس فوج پر ایک قتلہ کر کے تمام ایک شخص کو  
 کہ وہ کل کشتی فوج کا دہلی میں سپاہی رہتا خود تصنیف کر کے مرحمت فرمایا شکر اعاد الہی  
 آج سارا قتل ہو کر رہ گیا کہ جو سے لیکر تانصاری قتل ہو آج کا دن عید قربان کا جیسا کہ ہم

ماہی طاقت تیغ کر دسٹن ہمارا قتل ہو ڈھبے بجے شام کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی رات  
 بھر خواب لڑتے رہے بہت آگ برساتی بڑی مضبوطی کے بے تحاشی لڑتے بہتے رہے تو ب  
 اندازی اور ہندو قوت کی غیر ہونیکا اس لڑائی میں کیا انداز تھا کہ کسی لڑائیں سابق کی نسبت  
 جنگ کے طور میں آیا صبح کے آتے بجے تک یہی حال رات لگیز ہوئے ایک لڑتے رہیں مود چون  
 آگ اچھڑا اٹھائی اور ان کو ہراسہ پہنچا اس حال میں دوسرا لگئے اور تین زخمی اور ساہ  
 قریب بارہ آدمیوں کے مقتول اور مجروح اور اور ہر کہ جسے سو آدی سے کم مقتول و مجروح ہوئے  
 ہوئے پر چھٹی کو فقط وہ اندازی ہی اور نیا مورخان لوگوں کش گنج پر تیار کر کے  
 فیر کر کے شروع کیا ساتویں کو شہر میں ایک سیکڑی اور گیا اس سے بہت جانوں کا نقصان  
 ہوا اور انگریزوں نے ہماری ہماری توپیں کش گنج کے مورچہ کی طرف پھیر دیں تو ان  
 گہار میں ان کو توپیں اور سے چلیے رہیں مار دیں کو جو ہلکی میدانی توپیں اور دھڑلوان  
 بنے بند دروازے اور شگاف صاحب کی کوشی پر جو لوگ کہ وہاں پر سے پر قائم تھے لارکھی  
 پتھر اور دایہ حملہ کر کے ایک گشت کے عرصہ میں چونکہ دو بیخبر تھے پچیس گولہ انداز  
 اور بہت سے لگنگوں کو مار ڈالا چار توپیں چین لین اس روز پندرہ گھوڑے انگریزی  
 فوج والوں کو ہاتھ آئے اور سترہ ارجوان زخمی اور مقتول ہوئے من بعد اسی رات کو  
 دسے لوگ کو شگاف صاحب کی کوشی پر حملہ کیے مگر فتحیاب نہ ہو پس چودھویں کو  
 انگریزی فوج کی کمک آئی کہ آسمین بادوں میں پلٹن گوردن کے چنے سو جوان اور  
 ایک بازار خوار ہوا دیوں کا اور اکشتوں پلٹن شاہی گوردن کی اور ایک تو پچھا -

اور دو سو سوار ملتا تھا جسے سو لوہین روز گیشہ کو دو توپچی لپیٹا ہوا بوزجم سارنٹس کے اس  
 طرح پر کہ بعض اوقات گولہ توپک نشاندہ سے دور جا کر تاتھا اور بعض اوقات راہ میں رہ جاتا تھا  
 اور بعض اوقات ایک ایک توپ پستہ فرمونے کے ساتھ ساتھ مرتبہ رنجک چات جاتی تھی  
 گردین سبھی ڈاکر لٹکا گئے تھیوین کو اور سپر تمام کسٹن فوج یہ خبر پا کر کہ اتو پخانہ قلعہ شکن  
 آرمائی اور حفاظت کی چند مضبوطی سے بنیں ہی دکا جائے ارادہ کیا اور چوبیسویں کو ایک  
 جماعت کثیر دہلی سے چلی لکھا ہے کہ اس توپخانہ میں ہتیارہ اضراب توپ میں سولہ اضراب  
 ایسی اور چار تھیں سوار سولہ سو پیادہ تھے پچیسویں تیار کچ کو جب یہ مقام نامک لوی پر جوشکر  
 انگریزی سے نومیل کے فاصلہ پر تھا پوچھے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نجف گڑھ کے طرف جاتے ہیں  
 اور دھان سے پیچھے کے طرف اگر حمد کریں گے جب جارہے بعد دوپہر کے دھان پونچے دیکھا کہ وہ  
 پہلے نجف گڑھ سے لیکر قریب دہلی تک پہنچائی میں مقیم ہیں یہاں کینا خیر کا ایسا ہی کہ انگریزی  
 فوج اگر جب ہتیارہ میل سے زیادہ طے کی تھی اول کچھ توپ اندازی ہوئی پھر حمد کریں گے سر اسٹام  
 کی کہ وہ مستحکم کر رکھے تھے لی میں بعد تمام قیام گاہوں کو قبضہ کر لیا سب توپیں چین لین  
 اور دہ سو سوار پہلے راستے سے ہٹا گئے اور آدھے پس آدھی رات بجے اور دیر والوں نے  
 پہلے کو نجف گڑھ کے باروت سے اور آدھا اس فتح میں پچیسویں تاریخ سیرا توپیں اور جدہ سال  
 اند اسباب جنگ مع دیرہ خیمہ خزانہ جو دہلی سے ہمراہ لائے تھے ہاتھ آیا اکثر آدمی جرح و  
 ہوئے من بعد جو نجف گڑھ سے ہٹا گئے دہلی میں خبر دی کہ کل فوج انگریزی نجف گڑھ میں کئی ہوئی  
 ہی تکر خالی ہی موقع ہر یک ایک ایک حمد کر کے پارتی چین لین چنانچہ صبح دس بجے ایک فوج



کثیر ہو چون پر اثری لکنتا ہی کہ باوجود اس قدر فوج نجف گدہ کے طرف جانے کے قیام گاہ  
 انگریزی کے لئے بسا بہت آسان تھا مگر کے شکست فاش کیا کہ دہلی میں پرے آئے اسی وقت کی  
 رات بہر حال کیا تب بھی جلد شکست کی انتہیوں کو بڑی بہاری تو پانڈاری ہوئی رات کے  
 فریب سے بچے حمد کے کہ دودھ دے کشوں کے قبضہ کر لئے دمد میں ہمارا داس سے یہ کہ سُرنگ  
 کہو کے مٹی کی دیوار اور پچی بنائے ہیں اور اسکے اوٹ میں کھڑے ہو تو یہیں چلائے ہیں  
 جہر ذو گوہنے مارے گئے اور ایک زخمی تینوں کو طرف سے تو پخانہ بڑے زور و شور سے  
 جلد مارا اکتیسویں صبح سے اہم محیط بنا اور رہ رہتا تھا اس میں ادھر والوں کو معلوم ہوا  
 کہ مقابلہ دایہ برسان ہوئے اور ہمارا شاہ صلح کر لی جاتے ہیں اس شرط پر کہ پنشن اور کئی سونے  
 بہتر رہے اور سب بیوں کی خطا معاف ہو اور نوکری پر اپنی بحال رہیں مجھے کہتا ہی اسکا جواب  
 جاباب دے کیا دیکھ گیا کہ جب وہ خاص پر خوب گولہ دہلی پر برس گیا شہر ایلط صلح کا حال  
 کی حقہ کھل جائیگا بعد اسکے وہاں جو کچھ کے گذرا بشرط اطلاع مطلع کیا جائیگا فی الحال اس  
 بیان سے بریلی کی سرکشکیاں انکھارشن پذیر ہو مابھی بریلی کی سرکشکیاں بریلی میں  
 رہ بلیٹن یادگان ہندوستانی اور ایک پے قاعدہ رسالہ اور ایک تو پخانہ بنا فوج نے  
 بعد سے خبر بغاوت میرٹھ اور دہلی کی شروع اتوار کے دن اکتیسویں ماہ می پگلہ وہاں کے  
 جلا دیے گئے افسر مار ڈالے خزانہ لوٹ لیا چلخانہ کے قیدیوں کو چھوڑا لئے بیان پر  
 صاحب کتاب بہت گفتگو صاحب لوگوں کی اور مشاورہ انجلیان کرتا ہی طول کلامی ہی  
 غرض بہت ہے افسر سنی تال کی طرف کوچ کیے بعد تیس صاحب لوگ بچہ کر نکل گئے

قریب پچاس مردوزک پتانہ ملا گیارہ بجے قبل دوپہر کے اول لوگ توپ علامت کشی کی  
 کئے معاً ایک دین میں بندہ وقین چلنے لگے لیکن افسروں کے بگلوں کی طرف گولے مارنے لگے  
 توپ خانہ سے گریہ ہر طرف چلتا تھا افسر لوگ ناچار ہو کر توپوں اور بندہ وقین کے سامنے بیٹے  
 دیئے باز آئیل دتاش زدگی اور لوٹ کا خوب کم ہوا چادلی کو ایک شعلہ آگ کر دیا اور جنگ  
 بھاگ اوتھے کوئی پیادہ کوئی سوار گھوڑے پر سنی تال کے طرف چلے گئے ایک محشر برپا تھا  
 عورتیں بچے پریشان روئے چھین مارتے ادھر او دھر پھرتے تھے افسر لوگ ضد منگاردن  
 سیون کو پکارتے تھے کوئی حاضر تھا سب نے اپنے آقاؤں کے اسباب لوٹنے میں مصروف  
 تھے اور محمد شفیع رسالہ ارکاتہ میں سبز چند امجدی تھا اور انگریز لوگ کہ سنی تال کی طرف  
 بھاگے تھے ساتھ میل کی فستقل کر کے صبح بلوایے میں پہنچے کل پچیس سو اردن میں تمام  
 رسالہ میں حق تک ادا کیا افسر انگریز کا ساتھ دیا جب یہ خبر کشی بریلی کی پہلی نوکر  
 نواح پٹان اور گوجر اور کچو وغیرہ نے لوٹنا اور مارنا اور جلانا شروع کیا اور سین دد  
 صاحبوں پر بری مصیبت پڑی ہی ایک تو مارے گئے اور دوسرے ہزار خرابی سنی تال کر  
 بیہوش اور صحت پائی ایک سائیس کا اظہار ہی جو بعد کشی بریلی کے شاہ جہان پور کو  
 گیا تھا کہتا ہے کہ اس وقت شاہ جہان پور میں کوئی انگریز نہ تھا اور سب جلا ہوا بازار اوریران  
 سینا پور اور سلطان پور کا حال ہی ایسا ہی دیکھ جو نوکاتام خزانہ لٹ گیا تھا مگر غازی  
 ادریس اور درہ میں امن پایا روہیل کھنڈ یعنی بداون کی کشی کا بیان لکھا ہے کہ جب خبر قتل  
 میرٹھ اور دہلی کی دکان والوں نے سنی انیسویں ماہ مئی کو بدعلی شریع کی اور ضلع آٹھ میں جو اوسبار

گنگا کے تہک رو برو بدایون کے ہی کمال فساد پر ہوا آدک بدایون کی طرف سے بند کی وجہ سے  
 کے طرف کا جیل خانہ جو مراد آباد سے ملحق ہے انیسویں کو لوٹ معاف کیا قیدی لوگ طرف پہلے  
 اکتیسویں تاریخ جو سوادی خزانہ پر تھے وہ بھی کش ہو گئے اول تو ان لوگوں نے جیل خانہ کو  
 جو دان سے ایک سو قدم فاصلہ پر خزانہ کے ہاتھ توڑا اوسین تین سو فدیہ دی تھے سب کو  
 شہر میں شور و غل مچا اسی وقت کش اندر کو دسی آئے ولیم اڈوارد صاحب ہمارے جو دان  
 سے گہرے پر نوارہ چل نکلا اور سترہ لکھ ڈالرا نکال کر کا اور کس صاحب اونکے پیچے ہوئے  
 مراد آباد کی سڑک طرف جائیکہ ارادہ کیا راہ میں شیخ پورہ کا ریس ملا وہ ان صاحب لوگوں کو  
 گاؤں میں جو صرف تین میل پر تھا لگیا لیکن اوکے بائیں نے اپنے وہاں رہنے مذا کیا کہ بان  
 ان کے لئے کچھ نہ تھا جو بے خط سے مناسب یہ کہ چاروں صاحب لکھوہ گاؤں کو چلے جا دیں وہ  
 اسیارہ میل پر ہی جب وہاں گئے تب حکم قطعی اوسکا ہو چکا کہ وہاں ہی نہیں لنگاپار کے قادی  
 چوک کو جو ضلع ایشہ میں ہی چاروں لاپار وہاں سے بھی نکالے جاوے چوک میں پہنچے کچھ آرام  
 کیا اور وہاں سے پتالہ کے طرف کوچ کیا جہاں پورے رات گہرہ جائیکو ہوئے یہاں بہت  
 رد و بدل ہو کر کل سترہ صاحب جب منہ ار قادی گنج کا بری طرح ٹپس آیا فرخ آباد طرف چلے  
 آئے کچھ قائم گنج میں جو پٹانوں کا کانوں تھا ہوئے احمد یار خاں رئیس قائم گنج نے کہا  
 سید علی شاہ اور بعد بہت منت و سماج کے ملتان خانام ایک نوکر کو اپنے ساتھ کر دیا کہ انکو نوآ  
 کے پاس رہنے لگا اور بعد وہ انکو ایک کشتی سے مل کر روانہ کیا تا یہ بار ہو کر ندی فرخ آباد جا پہنچیں  
 شہر آباد ایک قریہ کنارہ پر رہا گنگ کے واقع ہی وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ نواب مذکور

آباد قتل ہی چنانچہ کیس سداقتہ دمان مارے گئے اور یہ ہماگ کر قلم گنج کو واپس لے کر تھوڑے  
 دنوں میں پناہ ندی انکار کیا تو تھوڑی دیر اور کم بگاڑ پر تحصیلدار کے بھیجے شام کے وقت دوڑی اپنے شیشے  
 ساتھ کر دیئے اور کہا کہ اپنے فرخ آباد پہنچاؤ گے ہندوستانی لباس پہنا کر ان تینوں صاحبوں کے  
 لیچار توں رہ چوس میل کی منزل طے کر کے فرخ آباد پہنچے اور ضالی گہرین پر وہیں صاحب کلکٹر  
 فرخ آباد کے اور دمان معلوم ہوا کہ دسویں رحمت ہندوستانی بگڑ گئی تھی ہزار دشواری اور بے  
 سمجھا بنا کر ہی اور کچھ جا لوگ تو کا پور چلے گئے ہیں اور اکثر دہرم پور میں جو گنگا پار علاقہ  
 اودھ میں ہے کنوڑیو بخش زمیندار کی پناہ میں ہیں اور وہیں پر وہیں صاحب کلکٹر کی میم اور لڑکی  
 گئی تھی دوسرے روز دسویں تاریخ جون کلکٹر بدایون مع دولہ صاحب اور ایک خانہ دہرم پور  
 صاحب کلکٹر فرخ آباد گنگا پار ہو کر دہرم پور چلا کہ دیو بخش کی گشتی میں صاحب لوگ جمع  
 رہے پہنچے لکھا ہے کہ دمان ان صاحبوں پر تیری تیری میسٹریں اور پڑا اور ہر اس کاؤں سے  
 اس کاؤں کو کچھ پانی دین آئے جاتے رہے کنوڑیو بخش ہی تنگ تھا لیکن پناہ میں ہر وقت  
 ہر طرح سے کوشش کرتا رہا چنانچہ بعد مقابلہ سخت جو صاحبان اگر یہ کہ قطع فتح گدہ ہو کر رہا کی  
 راہ سے تینوں پر ہتھ کرنا چاہتے تھے سیاہ بونے تابت سے اکثر قتل ہوئے اور فرخ آباد  
 اس کے نزدیک بالکل خالی ہو گیا تو نواب نے فرخ آباد کے دیو بخش یاں پیغام بھیجا کہ  
 ہمیں سب فرنگیوں کو جو ہمارے ملک میں تھے مار ڈالا سکو جائے ایک لاک روپیہ جاتا  
 یاں اس طرح نوابانہ جملہ روئے کر دے جو چاہے ان دونوں کلکٹروں کا جبر تیری پناہ میں  
 بچو اور دیو بخش نے یہ بیان کیا کہ میں اپنے ساتھ بیان لیکن میں سابق میں مطلع سرکار

اور دکان کا تھا اس واسطے ادب بایادو نو کلکٹر جن کے شاہ اودہ کو پیغام بھیجا جس کا حکم وہاں سے  
 پہنچا علی کیا جائیگا تو اے اور صوبہ دار جو اسے سکر راضی ہو سنا کیا کرتے تھے کہ ہر طرف ضلع  
 بدایون میں مار مار ہی خیر واقعی تو جانے پنا تھی چنانچہ تین شخصوں کو اگر وہ جتنی لیکر چلے گئے  
 سپاہیوں کو قتل کر لیا میرت کے میدان میں حکم سے نواد کے قتل ہوئے اور اے گئے گناہوں  
 پر روز گئے جاتے جلائے جاتے تھے خاص بدایون میں ہندو اور مسلمانوں کی لڑائی ہوئی  
 نئی ہندوؤں کے گھر لڑکی پر لٹکائے گئے رخصتی دے صاحب گنگ بعد تری تھکین اور تھانے کے  
 ملک اور ہندو کے گھر مذکور کے دو نو صاحب ملیم اور وارڈ ہاؤس کلکٹر بدایون اور بدایون صاحب  
 جیادو کلکٹر فرخ آباد مع اپنی بیوی اور بچوں کے اور جو نئے صاحب بدایون میں ملے تھے اکتیسویں  
 اگست کے دو بجے دن کا پورہ ہو چکے اور گات اور کرکٹر صاحب کلکٹر کانپور کے چہرہ میں  
 داخل ہوئے مراد آباد کی سرکشی کا بیان وہیل کینڈ کے ملک میں شہر مراد آباد کنارہ ام  
 گنگا میں میرتہ اور بریلی کے واقع ہیں اور ہاں شدہ اسکے اس زمانہ میں قریب سا تیس ہزار کے ہیں  
 فساد کے وقت دکانی چاؤ میں اکتیسویں نمبر کی پلٹن مقیم تھی اتنا رہوین تاریخ می کی ۱۸۵۰  
 اتنا رہوستان میں خبر ہو چکی کہ یہاں سے پانچ میل پر سے دہنے کنارہ پر دریا سے  
 گودگن کے بہت سے سپاہی بیسویں پلٹن کے جنہوں نے میرتہ میں سرکشی کی ہی مسلح اور  
 مع خزانہ چلے آئے ہیں گیارہ بجے رات کو ایک کمپنی اکتیسویں پلٹن کی تیس سو اربان سے  
 نکل کر روانہ ہوئے اور بغور سربراہ کے چاہوں پہنچے کایک حملہ کیا ایک آدمی کو تو حصار مار ڈالا  
 سب گھوڑے اور خزانہ اور تیار ایک لے لئے دس ہزار روپی نقد اور کئے ہاتھ لگے اور آتہ

آؤنکو قید کر لیا دوسرے روز انیسویں تاریخ پہلے ہوئے رات جو پہاڑی میں آئے تھوکن سپاہیوں  
 نے انیسویں پلٹن کے جو جو متعینہ مراد آباد تھے مار ڈالا اور بتیوں قید کر لیا وہ جو ایک شخص راٹھو مارا  
 گیا تھا وہ جو والد ارتھا اور کا ایک شہدہ دا کہیں مراد آباد کی پلٹن میں تھا اور سو آدمیوں پلٹن کے  
 ترغیب کر کے کیا اور چلخانہ پر جا کر سپاہیوں پلٹن جو نا قید تھے چھوڑا لیا ان کے ساتھ جسے سو  
 قیدی رہا ہو گئے حال دیکھ کر باقی لوگوں نے کسری پلٹن کے مدد کی اور ضرب بڑھ سو قیدیوں کے  
 پکڑ لیا بعد کے خبر ملی کہ ایک گروہ مسلمان کا واسطے جہاد کے رام پور سے حج ہو کر پلٹن لکناہ پر رام  
 میم ہی اور صفد کوک مراد آباد مولوی سے مشورت کرتے ہیں جساج اور دوسرا اور جسے سپاہی  
 پلٹن کے اور ہوتے سے سوار گئے اور مدت انہیں پریشان کر دیا فقط اتنا ہوا کہ ایک شخص نے شیر بھی  
 بہر کے جساج کے کسریط چھوڑا چاہا تھا ایک سپاہی اور کوہ ورنے مار لیا اور جسے جہاد  
 دوشہ میں بولیس سپاہیوں کے ہاتھ مارا گیا پھر سچر کے روز انیسویں تاریخ خبر آئی کہ دو کپتان  
 پلٹن مسفرنیا کی روڈ کی سے کسریط اختیار کر کے ملو تھو ہوا سپاہی مراد آباد کے طرف آئے ہیں اور وقت  
 دو کپتان اسی پلٹن کین مع دوسرے سپاہیوں کو گنیں سپاہی اور جہاد سپاہیوں کے چہین لیا  
 وہ بالکل مفلس ہو کر اسی کسریط ہاگ گئے چندے اسخج یہ پلٹن خیر خواہی کرتی طرف سے  
 کسریط کے لڑتی پرتی رہی لیکن خبر کسریط بریلی کی سنکر تیرہ جون کو علانیہ باغی ہو گئی پھر ہزار  
 روپے جو خزانہ میں تھے قبضہ کر لیا اور مسلمان رام پور کے بھی بدلے ہوئے تھے اور تمام جو  
 اور مواتی اور جہاد سپاہیوں کے ہاگ لکھا کہ اسے غدر میں اور لوگ جہاد میں بعض تو دین  
 سپاہیوں نے انہیں چاکر نکال دیا ہے اسے خیالی سے کہ ہم کو ان سے محبت ہی ہے کرنی اور



چون کہ اورنگ آباد کے طرف کوچ کیا کہتے ہیں جب اورنگ آباد اورنگ قریب نصف میل کے  
 ایک گروہ سپاہیوں کا تعاقب کر کے آیا یہ دیکھ کے جب ایک چارنگ کے جمع ہو کر کہتے ہوئے پس  
 پر چار طرف سے گویان برسے لگین دس منٹ کے عرصہ میں صاحب لوگ اور عورتیں اور  
 بچوں کو مار ڈالا غصہ کر رہا جو کہ شہر شاہجی پور اور موضع محمدی کے معین و بچہ قتل ہوئے  
 صاحب لکھنا ہے کہ بعد اس لوٹ کے سینا پور کے سپاہیوں کے قبضہ میں دو لاک روپے  
 موضع محمدی کی فرج میں ایک لاک دس ہزار روپے نقد تھے اور بعض بعض سپاہی  
 اشد آئندہ سواروں نو سو روپے کے مالک ہو گئے اور لوی منگ متولی کے راجہ یا پانچویں کو  
 جولائی کی سلائی کی توہین جیسے قدر کے اودھ کے تخت پر بیٹھے کہیں متولی میں سرکین اس سے  
 بعض انگیز جو اس قتل سے بے رحم تھے بہت مایوس ہوئے اور جو ہر کہ قتل گھانا  
 جنگل کی طرف نکال دیئے گئے تھے جنہ افسر محبت زدہ خوف جانکاری سے تہہ ایسا تو گری اپنا  
 قابل ہو رہا تھا نہ پوپ اور مہین بیمار یوں میں مبتلا نہ تھیں ہر مہین نہ جو تپاؤ نہیں کسی تحریف سے  
 بچل میں تھے کہ دفعتاً وہ نہیں سوا آدمی اگر کھڑے اور پریشان ڈاکٹر چکر پور راجہ  
 لکھنؤ کو لنگے اور قیصر باغ کے صطبل میں قید کر دیا پھر چند روز کے بعد وہ اپنے ایک عورتیں کو لے  
 کی زد سے قتل کر ڈالا بجنور کی سرکشی کا بیان اول بار یوں یاخ می کو بجنور میں میر تہہ کی  
 جبر پونجی انیسویں می ۱۹۰۵ء اہارہ سی ستادوں کو جبر آباد کا جیل خانہ تھا اور یہ کیفیت  
 بجنور والوں کو معلوم ہوئی پہلے یہ انتظامی پر چار طرف دیہات میں پہلی سفر مینا کی سپاہی  
 سینو تیار خجیب آباد میں جا کر اور گینگہ بازار کی تحصیل کو کہ جلد زلفہ دہشتا دس ہزار تین



رات میں جب چورہ آنکھاتا لوٹا اور بجنور کے چلیخانہ کو بھی توڑ دیا جب حال گذر اسٹوین تاریخ  
 جون کو نان افسر دگی کے طرف روانہ ہوا اور چلنے و فہندہ دست بجنور کا محمود خان نام ایک شخص کے  
 حوالہ کر گئے کہ وہ پوتا نجیب خان کا ہوتا ہے عالمگیر ثانی نجیب الدولہ امیر الامرا خطاب دیا ہوتا  
 اور محمود خان کو سکرانگریزی سے پیش ملا کرتی تھی پس محمود خان بجز دھکیلے افسروں کے  
 سو جگہ بھی نکلنے نہ پا کہ اپنے نام کی سادہ کی اور حاکم ہو بیٹھا اور ایک عرضی شاہ دہلی کے  
 نام سے امید بخانیہ ریاست کی لکھی بادشاہ نے سند استقلال کی عطا کی پس چند روز  
 بعد محمود خان اور دمان کے چودہریوں میں اتھامیوں جون کو لڑائی ہوئی اول تو شکست  
 لگی ہوئی دوسرے وقت چار ہزار آدمیوں کے حملہ کیا تو ایک ہنگامہ دیا اور بجنور پر قبضہ کر لیا اول تو مینا  
 اپنے نام سے کیہر نام سے سرکار کینی کے رہا تو انتظام ہو رہا تھا کہ اس عرصہ میں کینی نے ہندو  
 مسلمانوں کے لڑائی ہوئی یہ خبر جو نجیب آباد میں آئی احمد خان نام تحصیلدار مانگا جو بعد روانگی  
 انگریزوں کے کش ہو گیا تھا اور محمود خان کو اپنے قابو میں کر کے کل انتظام اپنے اختیار میں رکھا تھا  
 بائیسویں مئی ۱۸۵۷ء شہرہ شہزادان مطابق غزوہ محرم بارہ سو چوبتر ہجری کے نجیب آباد کے باہر  
 محمدی چند اکبر کیا بہت مسلمان مع نواب کی جمیعت واسطے قتل ہندو کے جمع ہو احمد اللہ  
 خان اول نظام سوانیری کے طرف چلا اور اسکو ہٹکدیا یہ خبر جو بجنور کو پہنچی دمان کے سب  
 چودہری اور ہر لوگ ہلدہری چلے آئے اور احمد اللہ خان اول لگنے کو گیا دمان ہندو  
 عوض لیا پہر پوت کیٹ کر کے ہلدہری پر آیا چودہریوں نے دواضرب تو چنے جزیلیوں نے  
 شہید کیا مگر شکست پائی دمان کے مسلمانوں نے مکانات کو اسلحہ لگا دیا کہ

رہتے بند ہو گیا اور اس معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ کئی روز تک بجھ چکی تھی احمد خان بھگت کو آیا اور  
 گیارہ بجے رات کو ستائیسویں تاریخ انکشت کی داخل ہوا بعد ازاں اٹھائیسویں کو تین ہزار آدھ سو تین کی  
 جمعیت جو دہریوں نے جمع کر کے ان لوگوں کو جزیہ آگ لگایا لگانے تک کہ قتل کیا اور پتے پر مسلمانوں  
 جلاد کے ہلدوری چراغ ہو گیا پھر سو بیس آگ لگے کو احمد خان نے دیکھا ہلدوری پڑ گئی  
 اور چوہدری کو شکست دی بعد کے تمام اضلاع میں بھگت کے حکومت کو اب احمد خان کی ہو گئی تھی  
 احمد اللہ خان اور تمام صلح کاروں کے توسط سے طرف انتظام صلح کے ہوئے تھے پھر دہریوں نے  
 یہ حملہ کیا موضع ہردی کے متصل ٹرائی ہوئی اور چوہدری کو شکست کھانی تھی پھر احمد خان  
 پیغام کے بعد فیما بین چوہدریوں اور نواب کے صفائی ہوئی پس چوہدریوں نے احمد خان کو  
 وسیعہ پیش کش کرتے ہوئے پنجاب آباد سے احمد خان کے ساتھ آئے اور کچھ شہر بیان نواب احمد خان کو  
 نذرین نوائے ایک دو سالہ خلوت مرحمت کیا پھر توجہ دینے لگے بھگت میں بسنے لگے  
 فساد کے ساتھ محل نواب کا رہا اور کوہ پریل کے پہنچنے میں شکر انگیزی روڈ کی میں فراہم ہو گیا  
 اور تھروئی کو سسر پراو کے باہر بچا اور بھگت میں داخل ہوا دیکھا تو معلوم ہوا کہ احمد خان  
 اور ہر کاوتر اپنا ہی ایسی آگ برساتی کہ تمام مردم ہانگ نکلے لیکن وہی دن خاص شہر خلیفہ  
 میں داخل ہو کر دیکھا تو شہر خالی تھا ہی قبضہ کر لیا اور اس وقت شہر میں کسی آگ لگا دی  
 انیسویں کو حلالی اللہ بخان بھائی نواب کا اور سعد اللہ خان مشیر ہر دو گرفتار ہو کر گولیوں سے  
 مارے گئے اور چند مکانات نواب کے آگ لگے گئے پھر ننگینہ پر آئے دنان کے مقابلہ ہو کر نواب کے  
 لوگ جلد توپیں اور اسلحہ چھوڑ کر سب ہانگ گئے پندرہ توپیں ملین دیا گیا انتظام کر کے تمام پورے

اپنے وہاں معلوم ہوا کہ سیاحی خبر آئے فیروز شاہ کی مراد آباد بن سکروان چلے گئے ہیں پس  
 تیسویں تاریخ تمام لشکر تو او دیر کو کوچ کیا فقط دو افسر بیان واسطے انتظام کرتے لکھا کہ شہر  
 عرصہ میں انتظام سرکاری قرار واقعی ہو گیا اعظم گڑھ کی کشتی کا بیان اعظم گڑھ غازی پور سے  
 جانب شمال مغرب واقع ہے یہاں جون میں وہاں بھی کشتی ہوئی سپاہیوں نے اول تو افسر کو  
 اپنے ڈالا پھر کشتی کو بھی توڑ دیا چادری اور بچکوں کو آگ لگا دیا بد معاشوں نے لوٹ خرمود کی  
 دس لاک روپی خزانہ کو برکھ اور کے اور ساتھ لاک روپی خزانہ اعظم گڑھ کے استفادہ  
 اپنے قبضہ میں کر لیا پھر بد معاشوں نے لوٹ شریع کی لیکن تمام برے برے افسر بیان کے  
 بلکہ سے سواروں کی بچ گئے وہی انکی ہر طرح حفاظت کرتے رہے ہر چند کہ سپاہیوں نے  
 فی سرخو کی آدمی کے پچاس روپے دینے کو کہا اور بہت سی دلیلیں مذہب کی پیش  
 کیں و سنائے اور افسروں کو اپنے حوالے کیا یہاں تک بنارس پہنچا دیئے اور قریب  
 دیرہ ہنسے کے اعظم گڑھ انکے اٹھ مہینے رہا بنارس کی کشتی کا بیان مشہور شہر بیان  
 کنارہ پر دریا گنگ کے الہ آباد سے قریب چوتھریل کے دور واقع ہے اس شہر سے کلکتہ چار سو  
 میل ہی گہات اور انکی بلند شہر بیان بنارس میں بہت مشہور ہیں کنارہ دریا پر برابری  
 خوبصورت خوبصورت گھاٹوں کی قطاری جس سے عجیب شان اس شہر کی معلوم ہوتی ہے  
 شوالوں کی یہی اس جگہ برہم کثرت ہی کئی سال ہوئے کہ اس وقت حساب سے  
 معلوم ہے کہ وہاں ایک ہزار سے زیادہ سوائے ہندو کے ہیں اور مسجد بنائیں نہیں بہت کم  
 ہیں اور رنگ و رنگ دقت میں چند مسجدیں احداث پائیں تین اس دیں پناہ نے اکثر

شوالوں کو سمار کر ایک انکی جا پر سجدین ہوئی ہیں اور سن کا مندر خزا کے یکے اویس جگہ ایک  
 خوبصورت مسجد کی ہے جو مادہ پور ایک گلیات کے متصل واقع ہے گلیان بنارس کی بہت تنگ  
 اور غلیظ ہیں لیکن مکانا بہت بلند اور سنگین کئی سال ہوئے ہیں قبل اسکے خانہ شماری ہوئی  
 تھی اور سن بت قیاس چاہتا تھا کہ آبادی بنارس کی قریب لاکھ آدمیوں کے ہے اب چوبیس ہزار  
 گہر آباد ہیں شمالی دروازے کی چار شہرے رو میل کے فاصلہ پر جیواہری نسران انگریز بیاد کی ہے  
 جسکا نام سیکرول ہے اور وہیں مکانا اور کو تھیں صاحبان ملکی کے ہیں ہندو جن میں چوتھی  
 تارچے دنان فساد ہوا ان کی ایک پلٹن میں تمام جوان سکھ رہے ہیں بدل گئے ہیں زمین انکے  
 اور بیستویں پلٹن کے آرائی ہوئی بہت لوگ طرفین کے مار گئے آخر کو دوسرے سیمہ ہو کر کو تھیں  
 ہندو جن چلائے ہوئے ہیں چو کہ سرداروں کے اب اپنے گھوڑوں کے اصطبل اور گہرے مکان گرد  
 بیٹوں کے چھپے ہوئے تھے صانع ہوئے نسران انگریز نے انکی چواہری پونڈی اور اپنا  
 سہارے کر لیا خزانہ بھی منگوایا پانچویں جون کو ہتیار اور مال و سہا پہر بھی مغوری کے جو  
 جب رو گئے تھے حکم تبض کا دیا لکھا ہے کہ نو سو سوار اور ایک سو پانچ آدمی سکے کی پیش کش ہے  
 انکے ماتون کل اکیس آدمی سرکاری انگریز بیاد کے مخرج اور مقتول ہوئے تھے کہ درجہ سکے  
 کہ خزانہ پر چین ہے اور منگہ جلالی کی خزانہ کو بجا کر لیا ہوا زمین دس ہزار روپیہ تمام ملا اور  
 صاحب لوگ نہ گہر نام ایک مکان میں پناہ لیکر ایک مہینہ تک وہاں رہے تو کسی طرف چلا یا  
 آئے راٹوں کو پیر دنان آجاتے تھے ہر جگہ اس اور انتظام ہوا بدعا شون کو پیکر ڈیکر پانچویں  
 آگست نذرانہ نیت ڈرگئے اور جنرل نیل صاحب بہادر جو نائیکس بجا رکھا اور کو لقب جلیلہ

برگذیر ملا دوتیرے ریس بناریں راو دیوناریں سکھ اور راجہ بناریں اس موقع پر کٹر کی  
 برتی و فاداری کی اور صورت سنگھ نے بھی جو جی مکھالی کا تباہ کیا اور راو صاحب  
 جو کچھ اپنے پاس تھا اٹھایا کوٹھی میں جا بیٹھا جا سوئی تندر تھکے صبح صبح خبریں منگوائی  
 اور راجہ بناریں کے جو کلمہ کو مطلوب پیش کیا اور وہ ہالگی ہوئی پلٹن جو ایک کا خانہ  
 قریب چار میل کے جو پور سے تباہ مان جا کر حملہ آور ہو گئے سکھ و مان بھی آگے سے تھے وہ بھی  
 بدل گئے اور اپنے چھ سو مل گئے اسین دوسرے سرکاری اور پی پی لوگ مار گئے قریب  
 چھ سو سوار بناریں کے جو موزین آگئے اور مان کے حاکمون کی تلاش کی جست کو نہ پایا بنگلو  
 آگ لگا دی مال اور سامان جو تھا لوٹ لیا اسی روز یعنی چوتھی تاریخ جون کی جو نو مین بھی  
 سرکش لوگ کارخانجات میل پر تاجران انگریزی کے حملہ کیا و مان سے جب اندر آکر گرے لیا  
 قریب ۲ لاکھ نہت ہزار روپی کی تھیلیاں کندھوں پر رکھ کر لینگے آگے آباد کی سرکشی کا بیان  
 از آباد مشہور شہر ہی اور اس مقام پر واقع ہیں جہاں دوتیرے دریا لنگا اور جہنا کا ملاپ ہوا  
 نہ خیر دو آبکا شمال شرقی کنارہ ہی قلعہ آباد کا بہت عمدہ نہایت مضبوط عمارتوں سے  
 و مان کے ہی بنا ہوا اس قلعہ کا تھیک اوس جگہ بنایا ہے جہاں دو دریا انگریزوں کے چار دیواری  
 اسکی دیرہ میل کے قریب ہی پتر سے تعمیر ہوا ہے اور فیصل اور برج ارستہ ہی صدر دروازہ کے اوپر  
 ایک بڑا گنبد ہے جسکے نیچے ایک بڑا خوبصورت کمرہ بنا ہوا ہے اسین قبل سرکشی کے سلج خانہ انگریز تھا  
 اور وہ انوین اور بارہا ہوا تھا کہ کسی میگزین یا اسلحہ شمالی اور غربی کے تختی تھیں ہزار  
 آرمین کے لیے تیار اوس سلج خانہ میں ہے اور شہر آباد قلعہ سے مغرب کی جانب واقع ہے

چند سال خانہ شماری کو گذرے ہیں اسوقت ایک لاکھ ہشت سہ او ستر ہین گئے تھے جب میر تقی  
اور دہلی کی کشمیری کی خیر آباد میں پہنچی قریب سو مہینوں اور بچوں کے قلعہ میں تھے یہاں چار سو سکے اور  
جہتی جہت ہندوستانی تھی اور سیویں ی کو ایک غول گوردن کلکتہ کے چوریا کی نمبر کی بدش میں ہے  
انگریزوں کا تھا ہر چند کہ ہندوستانی فوج کا انگریزوں کو گون کو بہت ہر دہا تھا اور وہ  
بھی کہتے تھے کہ ہم بیوفائی کرینگے بلکہ ہمیں رجعت و قابض دہلی کو جانے اور ان کے تمام فوج کو  
دین چہتی چون کو شام کے وقت وہ فوج بدلی اور دونوں میں جو مل پر تہن قبضہ کر لیا سپاہیوں نے  
بکلی ہو چکا لوگ بے ادیشہ جو مکانوں میں مشغول اکل و شراب تھے باہر نکل آئے دسے گویاں  
مار کر سب کو مار ڈالے قریب نو چوبیس لوگ فوج اور عہدہ پر مقرر ہو کر چند روز ہوئے تھے مسکوت  
گہرے اندر ہر سسکینوں سے ہلاک کر دیا اور جلیخانہ کے قیدیوں کو ہمراہ لیکر قتل و غارت  
گری برپا کی جان کہیں فرنگ کے آدمی کو یا یا فی الفور مار ڈالا تیرہ دن کو زندہ پکڑ لیا اور خزانہ  
نوت ڈالا ہا جن کے گہر تاراج کر دیئے اور مکانات کو جہاں لوگوں کے آگ لگا دی تیس لاکھ کا  
خزانہ آسمین بات لیا قلعہ و آجیت بند دیت کر کے برجوں پر سے گویا مار دیا رہے اور  
فی الفور مان والوں کے تیار چہین لئے چند سے تو ایسا رہا ہر کہ کی فوج کو تہراہ لیکر شہر میں  
بھی آئے اور عہدہ دن کو زیر و زبر کیا ایک مولوی نے اپنے بہن طرف سے شاد دہلی کے  
صوبہ دار آلہ آباد کا قرار دیا دیرہ دن کی حکومت پیدا ئی تین یا چار ہزار رکنل اور چاہا  
او کے ساتھ ہو اور سلطان خسرو کے باغ میں اپنا مسکن تہرایا اس میں دوسرا دار  
بنارس سے ان رستوں میں سے گذریے ہوئے کہ جہاں جوق جوق غارت کردن قرا قون کے

لو تھے پرتے تھے اور کانوں کے گانوں جیسا کہ مابین الہ آباد اور مرزا پور کے خالی پرستے تھے قلعہ کو  
 الہ آباد پہنچ گئے اگرچہ سرکشوں کے قبضہ میں تھا چند کشتیاں حاصل کی اور برتری خبردار پی سے  
 چار سو تیس گورے سے داخل حصار ہوئے اور حکومت قلعہ کی اپنے اختیار میں کر کے بارہویں  
 تاریخ صبح کو آگ برسا شروع کی اور داؤر لگنے سے مار کر سیکو کالیا اور پل کا قبضہ کر لیا اور  
 تاریخ ایک خالی کشتی کے کمانیسٹ فوریئر سپاہی روانہ کیے دیے کنا کے کنارے جا کر  
 مہندون بدعاشوں کو چٹا یا مار ڈالا اور کوئی کچھ اور کشت گنج کے کانوں ایک گورے ترک  
 سواروں کی فوج نے جھار باغیچہ کے خالی کر دائے ایشیا ہون آریج اسٹیورہ سپاہی جا کر  
 پٹانوں کے کانوں دیا اور میواتوں کے کانوں سید آباد و رسول پور کے جلاد سے طعنت پر عجب  
 عیب گزری ہے تو وہ لوئے اور چلائے جو بچے اور بچیں گزری فوج لوتا جلا یا ہر طرح سے  
 اگر میں توپوں کی اور گولیوں میں ہندو قین کی اورتے تھے یہ مقام سمجھے کا ہی کیا کریں انکو تو  
 مہندون بدعاشوں کا ضرورتاً چارہ بھی دی کرتے تھے اور یہ بھی واضح ہو کہ یو پولی مذکور  
 خیر و برکت کو پای تخت اپنا کیا تا ایک مہفتہ بادشاہت کی ہر روز ہماہون کو اپنے کہتا تھا  
 گوئے سعدم ہو گئے قلعہ کا قبضہ کر لیا ہی حکم اللہ کا ہی اور سپاہی کتابونین لکھا ہی اور مجاہدین  
 صف باغہ کر قلعہ لئے کو جاتے تھے اور توپوں کو فضیل پر دیکھ کر اویٹے ہاگتے تھے اور غصہ غریب  
 رعایا پر اوتارتے تھے آخر کار دو دو لوی جھپٹا تین ہزار آدمیوں سے ہاگے ایک نامہ میں لکھا  
 کہ شاید لکھنؤ چلے گئے اودہ کی کسری کا بیان قبل کے ذکر ہو چکا ہے کہ اودہ میں سہ ہری لار  
 صاحب بادشاہ نے باوجود سچی بیع اور گے سیوں ماہ کی سب سے ایشارہ سچ کاپی عیسوی میں خاص

لکھنؤ میں کشتی ہوئی دو تین افسر مار گئے ایک چار پائی کے پنجے چب گئے تھے کسی نے  
 گھسیٹ کر بری پر جمی سے مار ڈالا سر نہری لارنس صاحب نے مارنے اور وقت یہ تدبیر کی کہ کشتی سے  
 باغیوں کو مفد و نفع خاص شہر لکھنؤ کے نہ ملنے دیا دونوں ایک کپور گورہ کا ایک طرف پل کے  
 متعین کیا اور باقی فوج کو مقابلہ پر کر لیا تو میں مارنا شروع کین دو ہائیگ اور لین میں جاملے  
 اور جب فوج گورہ کی فیر کرتی ہوئی اونچا چپاکی دہ دہان سے بھی ہائیگ اور سہم حارون  
 تھاکر حکم ہوا دے طرح دیگئے اور کشتی فوج صبح آٹھ بجے میں کو مدی پور میں پہنچی اور  
 دنا کی جہاڑی جلا کر ہر لکھنؤ کو آئی سر نہری لارنس صاحب پادشہ بدست ریدہ سی کا کر کے  
 استقبال کیا جب جہاڑی سے گزرے تو اس وقت کشتی لینوں کے بانسوسپاہی جوتاں  
 دھادار سرکار تھے دفعتاً مل ہو کشتی تو میں رسالہ کے ترک سواروں کو حکم ہوا کہ آگے  
 برہنہ ان لوگوں کی کیا حکم تو مان لیا لیکن جب مقابلہ ہوا تو میں مل گئے فقط فوج انگریز  
 آگے برہنہ چلی جا رہی تھی اس عرصہ میں کشتی لوگ بے تاب ہو گئے تھا کشتی کے کپور  
 آگے اور جب بد دست کیا کہ مفد اور بد معاش شہر کے فساد کریں رات کو کئی بار مفد و نفع  
 شہر کے پکسل مقابلہ کیا مگر پکسل لوگوں امداد سے گورون کی ہر مرتبہ اوہنہن مار رہا یا  
 لکھا ہی کہ یہاں کی چار پلاٹن میں جنہن میں برابر پانچ سو آدمی تھے جو تباہی باقی رہ گئی تھی  
 ہوا اسکے رفتہ رفتہ سب غلے گئے تھے سیٹاپور کی کشتی کا بیان واضح ہو کہ سیٹاپور دھکا  
 ایک ضلع میں ستائیسویں تاریخ کی کو عشاء اٹھارہ بجے ستاد اول دہان دو پہر کے وقت  
 مفد و نفع دسویں پلٹن کی لین میں آگ لگا دی تھی جلد لوگوں نے بجھا دی اس ہو گیا ہر



چوتھی تاریخ جون کی چند حکمتیں آئے کہ آئے تو کہیں سے آئے کہیں سے آئے  
 اس میں میل ہی ہماری ذات جاتی ہی اور سب سے بند کی کہ اس کو وہاں پہنچا اور وہاں پہنچا  
 ہو یا نہ ہو ان بھی قتل شروع ہوا اور کچھ سوئے اور کچھ قتل ہوا اور کچھ قتل ہوا اور کچھ قتل ہوا  
 زخمی ہو کر دریا پار نکل گئے یہاں کشتی کا حال تھا کہ یہاں کہ جس وقت شور و غل کے آگے دینے کا  
 گہروں کو ہوتا تھا اور بند و قتل جنگی تہیں اور سکا بیان نہیں ہو سکتا تھا قیامت کا نمونہ  
 ہر چار طرف سے آگ روشن ہوتی تھی وہ جگہ شل جنم کے معلوم ہوتی تھی وہاں کا حال  
 نوکرین قلم صحیفہ اخبارین رقم ہی کے ایام مذہبین چند انگریز لوگ مہتر نام کا وہاں جو قلعہ بنا دہشتے  
 مقیم تھے اوایل اکتوبر میں تین سو سپاہی لکھنؤ سے آئے لے کر آئے چونکہ وہاں شہر بنا ادا تو  
 سب تمام کیا پہر بندہ صلح نام ایک ہزار سپاہ سے عہد و پیمان لیکر ساتھ ہوئے واضح ہو کہ  
 خزانہ خان نام ایک شخص اور رانی اس نواح کی ان کے مددگار دن سے تھے فتح اللہ علی شاہی چار سو  
 طرف سے رانی کے ہمراہ ہوا اس سرکاری منزل پر پہنچا اسے ہمارے دیسی ننگہ جو ایک رئیس شراف  
 رئیس اور ہر ریکی راجہ کی طرف سے تھا اس نے مطلع کیا کہ رانی اور فتح اللہ خان یہ دونوں نے  
 تہیہ بندہ حسن کیا ہے چوہا دی اور عہد شکنی بندہ حسن کی لمسی پور میں پہنچ کر ظاہر ہو گئی تھی  
 خبر سسرانگے نے کہ یہی گدہ کے طرف تھا تمام رات چلا دوسرے روز پنی پور میں پہنچے وہاں  
 خبر پائی کہ تین سو آدمی دہریہ ریکی رانی کے ہماری تلاش کے لئے روانہ کئے ہیں اور وہ قریب  
 آن پہنچے ہیں یہ لوگ افغان اور خیران وہاں سے شمال کی جانب چلے آئے اور ان میں موہن دیا  
 بالہ اور کچھ دیہاتے مدد کو حقیقت تھا یا رنجاک کے اور دشمن سپہر آ پہنچے اور گولیاں مار رہے تھے

جیسا قدم پر آئے کستان ہر سی جہاں سے پلٹن نے گولی ماری ایک افسر اور دہر کا گریٹر اودہ تو  
 وہیں تھکے اور یہ کنایہ چلنے چلنے کی بنا وغیرہ تو اس جاسے نایتوں پر سوار کر  
 نکل گئی تھیں یہ لوگ دن کو تو متفرق ہو گئے اور جب آہوئی تیر کر دیا پار ہو کر کلو پور پہنچے  
 اور یہ ایک جہاں کو گرے کینچ لیا تعاقب کے جوئے کہ ذرا ہی لوگ کلو پور میں پہنچے ہی تیر کر دیا پار آئے  
 یہ لوگ جو سینا پانی کے جنگا طرف ہیا گئے اس میں سختی جو پڑی بہت سے مر گئے بہت تباہ ہو گئے  
 پانچ آدمیوں کو راجہ نے کلو پور کے ایک جمعہ ایک سپر دیکھا اور جس جمعہ اپنے اوہنیں لکھو  
 دھو لی کرت کو جو نیپال کے بارڈن میں ہی ہو چکا دیا وہاں ہی تکلیف بیماری کی بہت پڑی ایک صاحب  
 اوہنیں سے ہی مر گئے پس آخر ماہ ستمبر سولاسی ستاون میں نواب شرف الدولہ نے راجہ سے کہلایا کہ  
 ہینے معرفت سے رائی تسمی پور کے خبر پائی ہے کہ تینے پانچ فرنگی آدمیوں کو اپنے ضلع میں پناہ  
 دیا ہے لازم ہے کہ اوہنیں یہاں پہنچا دج یہ خبر مشہور ہوئی وہاں سے بھی وہ لوگ نکل گئے اور  
 پورے سواری سے نیپال کے بارڈن سے ہندوستانی سپاہی کا بیس بدل کر تلاش روزگار کے  
 یہاں سے لکھنؤ کو چلے اٹھا راہ جب ارادہ کیا کہ بوت دل کی جانب چلنا چونکہ وہاں جنگ بادر کی  
 فوج ہی اس میں ملکر لکھنؤ میں پہنچ جا نا خبر پائی کہ بیس ہزار باغی اور سرفکار راستہ بند کئے ہوئے  
 ہیں اور بہت سے رشتہ دار جنگ بادر کے گورکھ پلٹن کے حاکم کو گرفتار کر کے ہیں اور اس  
 روئے کو بھی چھوڑا اور جنگل جنگل قطع صاف کر کے پورے ہزار آفت سے لکھنؤ پہنچے فیس آباد  
 کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ فیض آباد ملک اودہ میں شمال مغرب کی جانب قدیم اچوہیا  
 نزدیک ایک شہر واقع ہے اور اچوہیا بہت پرانا شہر ہندو کا ہے اور سوقت خوب

آباد ہوگا اب اہل سمرقند اول اجہدیا کہ کہنے رات تو آویزا رہا وہاں سے یہاں بعض  
 کی بنیاد آلی ہی اور اپنا پائنتھ تو رکھا جسکو قریب ایک سو تیس برس سے اس زمانہ میں فیض آباد  
 بہت جلد رونق پکڑی تھی مگر ۱۷۵۷ء استر سو پچترہ میں جب لکھنؤ دارالحکومت اور وہ کامقرب  
 رونق فیض آباد کی گئی تھی برہمن اور راجا اور ساہوکار فیض آباد کو چھوڑ کر لکھنؤ میں آئے  
 ہنگام کشی میں اس شہر میں بیویوں بچوں پیالوں کا بکال کی اور ایک تو چنانہ آبی اور جی بلیتے اودہ  
 اور سپہروان سالہ آئین متعین دیکھا تھا آئین جون کو ۱۷۵۷ء اشارہ سوادن میں سنا کی  
 سب فوج مذکورہ نے کشمی آغاز کی اور کچھ قتل و غارت کے افسردہ کو نظر بند کیا پھر وہ میں رہا  
 ایک مولوی سکندر شاد نام کہ وہ چند روز قبل اس حرم کے اعوانے خیا کے قید تھا اپنے تین خلاص  
 کر لیا شہر میں بنگلون پر پرستھیں گئے اور میگدین اور تمام سہا سہ کاری اور خزانے پر  
 ستر می رکھے اور اس کے گتے کا سوس مقرر کئے تاہم خاص شہر کے نوٹے پادین اور اسباب  
 مال و منال لے لیا اور کہا کہ اب یہ نام مال شاہ اودہ کا ہی اور اسے فردن و گشتیوں پر بھارت  
 تک گورگرا کے اپنی حرا میں پونہ کا دیا اور دمان سے کشتیوں میں سوار گردا کر دانا پور  
 روانہ کر دیا اس میں کئی ایک تو باغین و دبیر اور کئی ایک کسوی کے ماتون قتل ہوئے  
 کشتی کے چھ لوگ بری خرابی اور قحط سے دانا پور کو پہنچے بعد اترنے کے دمان بھی  
 بہت مونس اور جو زندہ رہے بری خرابان اور تباہیں پس اول کشش لوگوں نے خزانہ لوعا  
 دو لاکھ تیس ہزار روپی جو تھے اپنے قبضہ میں لائے پھر چلیا نہ تو انمولوی مذکور کو رکھا  
 غنہ اس میں دلیپ سنگ نام صوبہ دار باسیوین پلتن کا تھا اور جو سوار کشتی کے ہر گورہ کا نوں

پہونچے تھکے زمیندار دہلی کے تری نواس کے رہنے والے تھے۔ یہاں پر چھوٹا ایکٹا جگہ قتل گشتیوں پر سوار ہوئے  
 اور بعد بھی ان لوگوں پر بری بری آفتیں گذریں تو ان کو گھسوتا مڑا کیوٹیاں والوں میں سے کسی کی نگہ نہ  
 قتل یا زخمی نہیں کیا بلکہ تاراہ بعض بعض ان لوگوں کو سکھایا جیکہ راجہ مان سنگھ اقلقدار  
 اوس نواح کا اور مادہ پور شاہ اور کولاپور کا راجہ ایسے چند نامدار آدمیوں نے کار کی  
 وفاداری بہتر سے یہ بہت روزہ مفردین انگریزوں کی مدد کی ہے اور جن فسادوں کو کہ یہاں سے  
 سپاہیوں کے قتل گشتیوں پر سوار کر کے نکال دیا تا اور پھر راجہ مان سنگھ کی قتل گشتیوں میں سے  
 اسوایہ راقم نے ترک کیا چنانچہ چند شیشیاں لڑا کر کم ہو گئیں اور انچاس لاکھ بعض چو اسی سے  
 چالیس ہزار پر پہونچیں ان کے گویہ گویاں خوب برہمن یعنی تو اوس میں سے مارتے گئے اور  
 بعض کچھ منزل مقصد کو پہونچے اور بھی واسطہ ہوا کہ ایک افسطہ نے جاگہاں رہا  
 یعنی رگوان تو مہربانیاں کیں تھیں کہ تھانہ دئے اور لطف یہ ہے کہ واسطے قتل اور گرفتار  
 کرنے کے انعام پائے تھے اور مخالف اس کے تلاش کرتے بعض تھانہ دئے اور چھاپتے تھے  
 یہ کہا دیا تھے اور وہ خود دشمن پرشادی پوری کی کشتی کا بیان پڑ دی پوری اور وہ ایک  
 ہی یہاں کے پلاٹن والوں کا ارادہ کثیر کا تھا چاروں طرف کے لوگوں کے اگر تھیں یہاں سے  
 تاراج جو ان کو ادنیوں سے بھی انجان کیا اور شل فیض آباد کے اپنے فسادوں کے نہایت بحیرت تمام  
 پرشادی پور سے روانہ کر دیا یہاں کے لوگ کارٹوس بدستور کاٹے اور دوسرے برٹش کر کے رہے  
 اور کہتے رہے کہ اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہی تو لوگ واسطے ترغیب کے آئے ہیں ہریان  
 ملادین دو کہتے رہے ہیں اپنے دلوں پر اعتماد ہی دیکھی آیا کہ گینگے پس فریب کرشی کے

ہندوؤں کو کہہ دیا اپنے فہرہوں سے کہ چکا تھا کہ جو انوں نے برہمن کے کشتی اختیار کی تھی  
 ضرور لنگاہیں سبب اختیار اس امر کے زبانی افسروں کی سرکار سے انہیں تخواہ جسے جسے  
 ہنسی کی بت گئی وہ بہت مین اپنے آہ آباد تک پہنچا دیئے سلطان پور کی کشتی کا بیان  
 کہ یہ نچلے بقیہ کشتی اودہ کا ہی مختلف احوال سلطان پور کے دریا کر کے مجھڑوں بیا کرنا کہ وہاں  
 اول پولیس کی پلٹن نے لفتش کر نل فشر جس کو یونین تانچے صبح کے رختی کر دیا وہ مجروح ہو کر سالہ کے  
 یوں مین کر کے افسر علی تھے آئے وہاں خود اور تھے وہ درپل انکی دستگی کے ہوئے یہ  
 بولے مجھے چھوڑ دو تم اپنی جان بچاؤ اس عرصہ میں دو سالہ بھی بال گیا ایک کو انہیں سے ہلاک  
 کر دلا قیدیوں کو چھوڑا لیا شعل ہو کہ ہے باقی لوگ بادشاہ گنج کی چادنی کی طرف ہلاک  
 وہاں ایک دریا ہی اس پار ہو کر اکھا چاہیے تھے کہیں تلاش کر کے اونہے بھی مار ڈالا ان  
 سہلے شکر اور اور کوئی اس سرکش کا بیان فکر اور کوئی اسے ہر دو موضع ملک  
 اودہ داخل علاقہ تیرانچ سے مین اور کوئی شکر درہ سے اتارہ میل ہی ہاں افسروں کی  
 زندہ کی تھی کہ یہ قیل بگڑے سیاہ خیرین ہر طرف کی سکر اور اد ضاع و اطوار سے آنا لیا وکے  
 پکڑتے سر سیر سے نکل گئے اور جو چند فہرہ ہندی انہیں تھے ادبوں نے یہی علاج دی بلکہ  
 بہت مین اپنے رولاتی افسروں کو چادنی سے بحیرت نکال دیئے پس راجہ درک سبک  
 لہرام پور کے راجہ نے ان لوگوں کی بڑی خاطر اور تواضع کی یہ حرکت راجہ کی بہت آدمیوں کو  
 ناگوار ہوئی اس مابین میں تہوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باغیوں نے راجہ کے نام ایک چشتی اس مضمون  
 کے جسارہ کی تحصیل دہائی حلیہ بچاؤ اور جو سوار کہ چٹھی لایا تھا اسے انگریزوں کو امن دینے کے

باعث سے راجہ کو بہت سخت سخت کہا راجہ نے سکر چل گیا اور اپنے ہاتھوں کی حفاظت  
 میں ہولپور کی جانب یہ جگہ گورکھپور کے ضلع سے ملتی ہے وہاں کر دیا فتنہ سوا کی کٹر کیا گیا  
 فتنہ سوا یہ ایک چھوٹا قصبہ پور سے چالیس میل پر آہ آباد کی طرف واقع ہے یہ بستی  
 مسلمانوں کی ہی میان پچاس سپاہی اور جلد اس حدت دار دعوہ منصف وغیرہ دستور معریہ  
 زمین تاریخ آہ آباد کے کسرش لوگ وہاں آئے ہوئے بگلوں کو جلا دیا وہاں صاحب لوگ  
 ایک مکان میں ہو گئے تھے وہاں انکے ہوتے دے رات کو دشمن کے کو تھے چہرہ کر کو دیے اور  
 گورکھ پور پر سوار ہو کر ماندہ کی طرف چلے چار سو سپاہی انکے ہوتے مگر ایک رات کے صاحب جے  
 سپاہی بھاگنے سے انکار کیا اور کیا کہ میں اپنے علاقہ کو گر چہ فتنہ و گداہے فقط اپنے گھر سے سب  
 صاحب لوگ جب نکل گئے اس پر عاشوں امید فتنہ کی قوی ہوئی حکمت اللہ خاتم ایک شخص شری  
 مستریت و کلکتر تہادہ بر ملا باغی ہو کر ادھار دے نا شب سب عاش جے صاحب کو گرفتار کر  
 کے ارادہ سے انکے گھر پر گئے صاحب کتاب لکھتا ہے کہ ایک ہندوستانی عیسائی کہ جس نے یہ ماجرا  
 بیان کرنا ہے کہ وہ گرفتار ہونے کے قبل سولہ آدمی جان سے مار ڈالے ہر جے فتنہ ہوئے ان لوگوں نے  
 تہت کی طور پر انکا مقدمہ عدالت میں فیصلہ کر کے اول الفتر ماتہ پیرکات ڈالے سن تاتہ ٹیکے  
 واسطے لٹکا دیا دہی کلکتر وہاں موجود تھا اوکے پنہونی سے یہ عمل ظہور میں آیا اور یہ بھی لکھتا ہے  
 فتح افسر انگریز جب ہولاک جہا پادری کی نصرت مند فوج وہاں داخل ہوئی تو عجب حکمت اللہ  
 خان نے حکمت عملی کے واسطے مبارکباد دیکے آیا اسی وقت صاحب یاد دہنے پیمانہ یاد اور  
 پہنسی دی اور یہ بھی مقلدہ اسی ہندوستانی عیسائی مذکور کا ہے کہ میں چشم خود دیکھا ہے

کہ دوسرے دفعہ ہی لیسرے آد آباد کے گیا گا نام ایک موضع جو ہمیں میل کے فاصلہ پر تھا لوتے ہوئے  
 داخل قلعہ پور ہوئے اور خزانہ پر حملہ کیا وہاں جو چاقوس سپاہی متعین تھے اوکو سنبھارتے یہاں  
 لکھنا ہی کہ یہ اس واسطے تھا کہ وہ روپیہ آپ بابت لین نہ طرف سے کلر کے محافظت کی پس <sup>۹</sup>  
 تاریخ جون کی پادری جس کے بھگ کو دھواند نارستھل آتش کا بنا یاد آگ بھگ کو جلا دیا پھر ہر  
 طرف آگ ہی آگ ہو گئی لوٹ کو بدعاشوں کا هجوم ہوا لیکن چند بھجپ لوگوں کی مدد سے باریے  
 کانپور کی سرکشیاں ان شہر کانپور پہلی سے خرب ستر میل کے جانب پور سے دینے طرف کناسیے  
 کے آگ کے واقع ہی یہ سستی واسطے سپاہیوں کے فضا کی جا ہی اور واسطے تاجو دن کے مقام  
 نافع پان اہل فرنگ پر بہت تکلیف گذری ہی مانی اور سرغذا کے ظلم و ستم کا نامنا راوہی  
 لفظ ایک مرتبہ ہی اصل میں نام اور کا دہنوتہ دینتہ تھا کانپور سے جسے یا آئندہ میل کناسیے پر  
 پتہ ہی جو ہندوؤں کے نزدیک بڑی شہر کہلے ہی اور وہ مدت سے خاندان پشوا کا مسکن  
 آخری سردار مرہٹوں کا باجیراؤ پشوا کہنی کے بڑے جاگیر داروں اور منشی خوار و مکس تھا پانی  
 ۱۸۱۸ء اشارہ ہوا اشارہ میں جان مالکیم جا پادریے سرکار کہنی کی طرف سے باجیراؤ سے  
 عہد نامہ کیا تاکہ ہوجے ایک پشوا اند کو روپایا لاک روپی سالانہ پنشن کا مقدار چاکہ دو  
 ہزار و پچاس بعد اس عہد نامہ کے ۱۸۲۰ء اشارہ سی ستائیس میں دو کہنی برہمن کلر کون کو اعو  
 میں لیا تھا ایک نام ساد بورا کہ جسکی عمر چار برس کی تھی اور دوسرے کا نام دہنوتہ دینتہ جو پانی  
 برکس تھا بعد اسکے ناما کر مشہور ہوا یہ دونوں لڑکے باجیراؤ نے خصوصاً اس واسطے منجی لئے تھے  
 کہ ہندوؤں کے شاستر موافق کریا اور کرم یعنی تجنیہ و کفین ادیکے بخجی ہو پس ۱۸۴۱ء

اٹھارہ سو لاکھ دین بن جیہ اجیرا و موچو مکہ و لاو لہ تھا پیش او کی ضبط سر ہوئی دتو  
 پنہتہ المعروف نا صاحب اپنے منشن کا دعویٰ کیا اور اپنا وکیل ولایت تک سیجا لکر کچھ شنوائی نہی  
 صاحب کتاب لکھتا ہے کہ رجب کے وہ سرکار کھنسی سے بچیدہ خاطر ہو گیا مگر قبل کسری ظاہر میں  
 انگریزوں سے بہت دوستی اور اخلاص رکھتا تھا اور انگریزی صحبت او کو بہت پسند تھی اور اکثر  
 اپنے پاس مشہور میں دعوت اور تواضع انگریزوں کی کرتا رہتا تھا اگرچہ اجیرا کی منشن اور حکومت  
 نہ لگی مگر کل مال اور سیلاب درمکانات اور جوارات اور دولت ظالمی جو مالیت کی تھی سب پر قابض ہوا  
 اور کے دو بیٹے اور تھے بالا اور اور بابا بہت بابا بہت کو اسکے یا اور اس ظالمی میں تھے خیار  
 بنا اور کما ہستیجا اور صاحبی او کے پاس ہوا عظیم اللہ اور کما نو کرتا رہا انگریزی دان تہ  
 اور کما وکیل بن کر انکشتا ہی لگتا تھا اور تانیا تو ہی ہی جسے تانیا میں تانیا میں تانیا تھا  
 بڑا وفادار نوکر مانا کتا تھا قبل بغاوت ان لوگوں کو کوئی نہیں جانتا تھا نا کو کچھ یاد نہ تھی  
 اور کبیر حکماء اور کتا تھا عیش و عشرت شہوہ اور کتا تھا اور کتا تھا اور دین وقت کسری گورہ اور  
 ہندوستانی کل خراج ایک تو چکانہ گورہ کتا تھا جس میں کتا گولہ انداز جسے توپیں اور سہارے آدی ملتی  
 پیا دگان شاہی گورہ چوتھو دین نمبر میں سے اور تیس آدی ملتی پیا دگان شاہی گورہ تیسویں  
 نمبر میں سے اور پندرہ آدی پیا دگان گورہ اول نمبر میں سے اور پندرہ آدی پیا دگان تیسویں سے ایک سو سو  
 شہسپادی اور ہندوستانی رسالہ نمبر دوم ترک سوار دین میں سے اور پہلی اور تیسویں اور چوتھیں پلاٹ پیا  
 دگان اور کتا تھا کتا مع ہندوستانی گولہ انداز اور چاروں میں بہت خرنگی لوگ تھے کہ اکثر ان میں سے  
 حکماء اور مشہور تھے اور تیسویں پلاٹ گورون کی جو لکھنویں تیغات تھی اُس میں سے جلد تیسویں



آدمی کا پور میں بچے کھلی دلائی مرد عورت بچے ست سو پچاس سے کم تھے غرض جو وہ دن تاریخ کی جو  
 کشتی میرٹھ اور پہلی کی کانپور میں پہنچی اور اوردان کی جمعیت کے لیے سولہویں تاریخ پہلی پلٹن کی  
 این میں آگ لگی اور لوگ متروک ہوئے نانا راؤ دی اظہار در کمال وفاداری سے رخصت ہوئے  
 صاحب محبت کانپور سے کئی مرتبہ اظہار کیا کہ مبادا اگر کانپور میں نو عبد بکر ہو تو میں جہانگ مکھن  
 ہوا کی مدد کروں گا چنانچہ سرکار نے نانا کو پانچ سو سوار اور زیادہ مع تین اضافی توپ رکھنے کا  
 حکم دیا چھیون تاریخ می کو صاحب محبت نے نانا راؤ سے مدد چاہی اور سرکاری خانہ آس  
 کچ میں جو نانا صاحب کا ہی ایک قریب تھا محافظ خانہ مذکور کی نانا صاحب موصوف کے  
 سپرد کی جانچے نانا نے اپنی دو توپیں اور دو سو آدمی مقرر کئے علاوہ اسپر ایک کشتی تین دن  
 تلنگنہ کی بھی خانہ پرستی اس طرح سے ظاہرین نانا نے بہت موافقت ظاہر کی تھی اگر نہ صاحب  
 لوگوں کو اس کا براہر و سنا ہوا آس فرما ہی میں دو سو اسالہ ستر وین پلٹن اودہ کا زیر حکم  
 لغتتہ بار چھٹا لکھنؤ سے کانپور میں آیا پہر چند روز بعد اس سالہ سے شبہ نکھوای آیا اوکو  
 فتح گڑھ طرف روانہ کر دیا دوسرے ہراہ اس رسالہ کے تھے میں پور کے قریب اس رسالہ والوں نے  
 دواؤ فرسٹ کو مار دالا چند سکے یہ خبر لے آئے ان سکھوں کا بھی جواب کر دیا اور ایک دم  
 جو سابق اس کے ہوا کہا تھا مضبوطی اس کی شروع کی اور چوتھی جون تک ایک میسکالما  
 جمع کیا اور خانہ سے ایک لاک روپیہ دمان لاکر کانا لاک روپیہ خانہ میں باقی تھے پانچویں جون کی  
 رات کو جو گریزی سب سے چوتھی تاریخ کی خیمہ لگی جاتی ہی دیکھتے تھے کہ کشتی شروع کی  
 رسالہ ترک سوار اول پلٹن کے تلنگے اول خانہ پر جا کر یہ اور جب خانہ پر قبضہ کیا چلتا ہوا آئے

قیدوں کو چھوڑ لیا اطراف کے سب گمراہ دے پہرہ کیا تو طرف کوچ کیا جو پہلی کی طرف پہلی منزل پر  
 یہ ماجرا جو نانا نے دیکھا اول تو خراسان کا بیت روپیہ خود لے لیا ایک طاہر لکھا ہے کہ چھتیس ماتی  
 کاری فیلمانیہ کیا نانا نے وقت کشی کہول لے بیٹہ سنا خزانہ ماتون پر بار کر لیا اور باقی جو  
 سچا لوٹ لینے کا حکم دیا یہ سرکش فوج پاس ہا کر انکی فہمائش کی اور سیر کر ساتھ اپنے لے آیا  
 دیر بنے کے کو اوسکے مانا اور سردار اپنا گردانا کا پور میں اگر جنرل دیر جا کو اطلاع دی  
 کہ میں اپنے مقابل ہوں اور خلقت کو لٹاؤ اور جو عیسائی ملاو کو قتل کرتا ہوں اور دودھ کے  
 آیتوں میں لگا دیں ایک بار لکھا ہے کہ یہاں مقابلہ پر اور دونوں پاس تین غباری اور دو چوٹی  
 توپیں اور تین آتھارہ پنی اور اس قدر چھپنی اور ایک بار بارہ پنی اڑاتے ساتویں تاج دس  
 بجے صبح سے گولہ اندازی شروع کی لکھا ہے کہ یہاں دھم دھم کہہ ہیا حکم اور مضبوطی سے کشتی کے  
 رور دھم میں جملہ آتھ سوچا سو آدھی تے انہیں سے ایک ٹلٹ ہی قابل جنگ تھے آتھ توپیں  
 تھیں دو برنجی دو نوئی چار جوتی ان آتھ توپوں سے بیون توپوں کا مقابلہ کیا یہ دور سے محاصرہ  
 کئے ہوئے تھے اور ایک روایت یہ ہے کہ چار ہزار آدمی مورچہ گاہے باہر نکلتا دھنوں نے ارادہ کیا  
 اپنی جانوں کو خوب گراں بیچا ایک نیا صوبہ دار نے لنگا جل دیا تھا کہ وہ انگلیزوں پر  
 فتح حاصل کر گیا جان دیا اور موسم ہی گرما کا تھا خصوصاً جولاہی کا آفتاب غیب ہوتا ہی  
 بچے اور عورتوں پر بہت تکلیف گرمی کی تھی دھم میں کل دو بار کہیں تھیں اوسین سے ایک  
 بھیت اور چاروں طرف دشمن آگ برساتے تھے ہر چند گشت بعد میگزین سے اور توپوں نے آئیں  
 اور چودہ توپیں اور غباریے چاروں طرف سے بارکون کے مکار فر کر فی شروع کی یہ بھی

جو ان کی توپوں کا جواب دے ایک ہزار گرنے کا صلہ ہے ہر طرف یہ جگ ہوتی رہی کہ ان کا نقصان  
 ہو گا ان پاس چھوٹی میدانیں تو ہیں تھیں اور انکو بھی ایسا خطرہ پہنچا بہرہ دو سیر دن نانا کی فوج  
 رہنے لگی مختلف سمتوں سے کس کس لوگ نگر فراہم ہوتے جاتے یہ مقام توفیق ان لوگوں کی  
 جرات تھی جو بارکون میں ہے چونکہ ایک بڑا سکڑن نانا کے ہاتھ میں بنا اور خانہ وافر اور تمام  
 شہر پر قابض اور انکو کوئی امید باقی نہ تھی مگر اپنی جان مردی اور عالی ہمتی سے چند آدمی نکلتے  
 حال اس نا مستحکم اور نامضبوط مدد سے پر قیام کئے رہے ہزاروں سپاہی اور ہزاروں میں سے  
 کسی کی طاقت نہ تھی ان کے مقام تک ایک دو رو سے بندہ دین سر کیا کئے باوجود اسکے فوج  
 نڈر کے رائے تعزیر کے مکانون میں سے بندہ توں کی بوجھڑتی اس طرح سے کہ او سکی دیوار کو  
 جھنی کر دیتا جیسے روز تیرہویں تاریخ نزدیک سے گولیاں پڑنے لگیں اسے جواسر کہ دیروں میں  
 رہے تھے ہر ایک نے خیمہ کو اپنے اوٹا لیا صرف ایک بارکون میں جا رہے چونکہ چھت او سکی ہو س کی  
 تھی روشن ہو گئی اور آگ او سکی ایسی جلیہ پھیلی کہ آسمین گوروں کی بی باں اور بچے اور بیمار اور  
 زخمی لوگ جو رہے تھے قریب چالیس آدمی کے جل گئے اور فوراً او دہر سے حمد ہوا نہایت سخت  
 آگ برسات آگے کو بڑھتے مگر وہ سپاہی اور افسر لوگ اندر دایا توپوں پر مستعد رہے  
 جو دایا کئے مکان جلتا ہوا عورتوں بچوں کی چھٹا پیٹھ تھی دوا خاٹے اور جراحی کے اور اربابِ جل  
 کئے لکھتا ہے کہ چار ہزار جوار اُس وقت جڑے جل آئے تھے اور کہتے ہیں یہ چند آدمی اپنی جگہ  
 پہنچے سے قیام رہے مگر یہ بھی سچ ہے کہ ان لوگوں کا رہنے رہے چند دین بعد کے  
 تیار کر دیں تھیں کہ جگہ کی کہ اندر نہ ہو بخیر تو بار مارین سنگینین نواریں بھی تیار تھیں

وہ دوسرے لڑتے رہے نہ چتر ہے سنگھ ہوئے ہر تو بالکل جب سرانرا اور کوئی ہسارام کا  
 باقی تپش سے آفتاب کے بہت آدمی مر گئے غرض یہاں یہ لوگ ایسی ہی مصیبت میں گرفتار تھے  
 کہ ایک بارک سے دوسری بارک تک جاسکتے تھے جو یہ ان میں نکلنا نہ گولی کا ہوا پانی کی قلت  
 اور وہ دیوار میں دم نہ کی کہ جبکہ اوت سے پانی ہر لیتے تھے تو ت گئے تھے اسباب خوراک اور جنگ  
 کا کم ہونا جاتا تھا مردوں کو رات کے وقت لیجا کر ایک کھنڈ ڈال دیتے تھے اس پر کہتے ہیں کہ  
 راتوں کو ٹھکر تو پانی میں مخالفین کے بچھن ہو کر دیتے تھے منظر بد و دلکھ تھے اسی میں  
 صبح شام ہو جاتی لکھ نہ آتی تھی کیا نیکام ہو رہا گیا تباہیت سے فرنگی جنہوں نے  
 شہر میں پناہ لی تھی اور جن مسلمانوں اور ہنسیاہ دی وہ سب جان سے مار گئے ساہوکار کی  
 دوکانیں لٹ گئیں اور ایک مقام پر لکھا ہے کہ بچھن مورچہ گاہ کے ایک کھوٹا اور مورچہ گاہ کے  
 ایک کھوٹا اسپن مردوں کو ڈالتے تھے اور دشمن لوگ گولیوں کے مارے جا کر سرخ کر کے  
 چھوڑتے تھے تا بارک میں آگ لگ جاوے چانچہ سیاہی ہو اور غرض لکھا ہے کہ یہ لوگ ہری  
 جرات کے ہوئے تھے اس ہنگامہ میں ایک چکرے کو آگ لگ گئی تھی اور دم یقین تاکہ  
 سب جل جائیں مٹی ڈال کر اسکو بجایا لاشوں کی بدبو مکیوں کا ہجوم دال چیا کی پختہ کی  
 مزدوری اور کیا نہ کروٹی ہمزہ جو بعض کہ ایسی تکلیف سے نکل گئے مارے گئے گرتے رہے  
 کہو درگور سے سیاہی اور میں رہتے تپش آفتاب سے بچتے تھے ایک ایک آدمی پاس  
 چھپے چھپے ہندو تین ہری ہوئی تھیں کچھ ہندو لوگ اپنے شریک تھے چنے ہلو کے کہاتے  
 ہتے بعد یہ لوگ پچھانے کہ اگر رات ہم اس پر گرتے سب خون مارتے کرتے تو فحشاب ہونے

کو اور وقت کہنے کے لئے کہ اس جگہ کہانی ہے بابر کا مراد نہ میدان میں مگر اس کے لئے الف تیر  
بچوں اور سحر کی نہ نیکو معلوم ہو کہ یہ لوگ تو بچوں کو چند آدمیوں پر چڑھ کر چلے جاتے  
بعض کو لہ انداز رہتے تھے اور جب بددعویٰ چڑھ کر اس کے پاس پہنچتے تو ان کے لئے سزا  
حلیہ دامن کی پیش کرتے اور یہ کہ ایک حکم کو دینے سے پہلے اس کے صاحب کو ایک جگہ لا کر  
صاحب ہمارے کاموں سے کچھ تعلق نہ تھا اگر بیشمار مال دیکھ کر اپنے تین حواریوں میں  
انکی جان بخشی ہوگی الہ آباد بھجوا دیا جائیگا چونکہ امید سطح جان بچنے کی سستی عید نامہ  
کینا ہو صاحب نے جو شیون پلٹے شاپی گورہ کے حاکم تھے دستخط کر دیا اور کشنیاں  
الہ آباد لیجاں کے تیار ہوئیں ستا شیون جہج کو صاحب اور عین اور بچے کے یہ کشنیوں  
سوار ہو کر الہ آباد چلے گیا شہر پہنچے وہاں باری ظاہر ہوئی تو بڑے آدمی ہوا وہ چلے  
کچھ پر نہیں ملاو کی کشنیوں کے ایک گاڑی بند دھن اور تو بچے کی اور پھر چلے لیکن کل کشنیوں  
تین آدمیوں سے دوڑ رہے گوا کی فوٹ کے مگر سوار ایک دوسری کشنی میں ہو گئے باقی  
آپا کشنیوں کے سوار کچھ تو مار رہے تھے کچھ ڈوب رہے اور بچوں اور سحر کو دیکھ کر کیا  
جک کشنی کے چل نکلی ہی اور سین پچاس آدمی تھے اس کا تعاقب کیا جہج میل پر رہتے  
انگ گئی رات ہوئے پورے لوگ اوترے اور اسکو تھیل کر نکالا وہاں سے چل کر کھانگہ  
پاس پر کشنی انکی یہ حکام کا پور سے آتے میل ہی پان پر کشنیوں نے انکو گھرا دیا  
کے بہت مارے گئے بری جواب نہ دی سے لڑتے کہ پسا کیا حتی کہ طرف کا پور کے یہ گاؤں مانا نے  
خبر نہ گت سنگ دو سالم پلاٹن روانہ کین اور سم خود بخود ایسی ہوا بند ہی کہ رات میں

کشتی خشکی سے ٹکڑ چل غلی مگر صبح ہو رہے تھے معلوم نہ تھا پہر ایک دیکھا تو کنارہ پر ہجوم جم گیا  
 کشتی آگے تو سر کئی نہیں چوہ آدمی وتر کرائے انکے ہٹا نکارا وہ کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا  
 وہ بک پا کر ہایک بڑی دور تک انکا تعاقب کر کے جو لوٹے تو دیکھا کشتی کا بچا نہیں نکلا گیا  
 ایک میل ہایک وہ تعاقب کر کے ان کے سپر آن پہنچے جس کے شوالہ میں جاگے اور اسکی  
 پناہ لی وہ پیچھا کیے ہوئے چلے آ رہے تھے ایک کو چوہہ آدمیوں میں سے مار لیا باقی وہ  
 تیرا آدمی بچ ہو کر پہرے مقابلہ کیا ہوتوں کو مار گرایا تمام کشتی لوگوں کو شوالہ میں جوڑ آئے  
 جسے باہر کو ہٹا دیا تب یہ تنگ آکر ایک قوپ دروازہ پر لٹکائے شوالہ بہت مضبوط تھا کچھ ہوا  
 تب بہت سی لکڑیاں لاکر دروازہ کے آگے چن دین اور لگ لگادی پہر دوسرے باروت ڈال دی  
 تو دھوئیں سے شوالہ والوں کا دم بند ہوا اسدم وہ باہر نکلے اور دریا کی طرف بھاگے گاڑا  
 کیا اور بچو دھنکیلے کے باہر والوں پر پلہ دھسے آسم پر پوکر بچے کی طرف تھے جسے صاحب جو سپر  
 بنیں جانتے تھے بلا تاحشی محاصرہ پر لگے اور کسکرمیوں کو مارا آٹھ کارمر کے باقی سات  
 درمیں کو دیے امین دو کو لیوں سے مارے گئے اور ایک صاحب جو تیرے تیرے ہنگ گئے  
 پیت کے بھل تیرا اختیار کیا نادانستہ جو کہہ قریب آگیا دوڑ کر خشکی والوں نے مار ڈالا جا آدمی  
 جسے بل نکل گئے تب کنارہ سے چند آدمی انہیں آواز دیکر بولائے معلوم ہوا کہ وہ سپاہی  
 مہاراجہ رجب جی سنگھ رئیس مہاراجہ اودھ کے تھے تین روز کے گناہے پر آئے اور راجہ  
 پاس پہنچے راجہ نے انہیں جولائی سے اٹھاسوین جولائی تک بائیس تمام رکبہ کر  
 حرات میں اپنے لوگوں کے کانپور کو پہنچا دیا بعد نکل جانے ان دوستوں کے گناہے پر قتل

عام شروع ہوا بلخ کی دیوار کے پیچھے سے بندوخن کی بارش ہوئی سواروں نے ہجوم میں ان لوگوں کے جا کر جب تلواریں لگائیں پکارا اور صاحب نے قتل بند کر لیا حکم دیا جو لوگ کہ بچ گئے تھے ایک بڑے مکان میں جو صوبدار کی کوٹھی کے مشہور ہے وہاں ایجا کر مردوں کو علیحدہ کر کے قتل کر ڈالا اور عورتوں کو چون کو چھوٹے سے مکان میں بند کر دیا اور وہ کشتی حکما ذکر ہوا جب اس لیے تو اس کو نپایا تو اس کا حال یہ ہے کہ اس کو باغیوں نے گرفتار کیا جس قدر مرد و زن اس میں تھے ہوئے تھے گذارہ لا کر کشتی پر سے اوتا چھکڑوں میں سوار کر دیا کہ کانپور لائے اور جب یہ لوگ کہ قریب اسی آدمی کے تھے کانپور پہنچے اور ان سے صاحبوں کو مار ڈالا عورتوں اور بچوں کو اسی قید خانہ میں ڈال دیا اور یہ وہاں سے لپکا کر ساتویں تاریخ جہلائی کی اس مکان میں جولی لی گھر مشہور ہے کہا وہاں بندہ دین تک قید رہے اور ٹھکانہ کے غریب دن میں سے دو جتنے دو مرتبہ کر کے کانپور پہنچے اول گروہ میں کچھ پادری لوگ بھی تھے <sup>ہوئے</sup> تاریخ جون کو جو پہنچے تھے یہ سب متعفن تھے تیغ بیدار ہو اور دیکر گروہ والا اور چلا <sup>میں</sup> پہنچے اور میں قریب تریکے صاحب لوگ اور میں تین صاحبوں کو تو شاید اس وقت مار ڈالا میں اور بچوں کو اسی لی لی گھر میں ہر دیا خیر عذر دینے ان واقعات کے بعد ہم اخصا <sup>بسط</sup> پر کہ مقام اونک کی لڑائیوں کا بیان تاریخوار طبع کیا ہے نامہ نگار بھی اس بابی رقم کرتا ہے باقیانہ احوال بیان آگے چل کر پر کشف ہوگا مقام اونک کی لڑائی کا بیان اونک کے مقام کی لڑائی جو ماہین سرکار انگریزی اور نانا کے ہوئی ہے بیان واضح اس کا یہ ہے کہ بعد صبح ہوئے بندہ ہون تاریخ جولائی کی فوج ظفر موج انگلیٹ نے قریب گیارہ بجے دن کے پانڈو ندی سے

وشنون کو مار کے ہٹا دیا پھر پھر جیت کر کہ جلد معترضہ احوال کا پتہ کاربہ اختلاف روایا  
 کے آئندہ خود کتاب میں مفصل کیفیت نہیں کہلتی اس وضع پر تحریر کیا کہ جب خبر شکست  
 کا پتہ پوچھی نانا صاحب کے خلوت خانے میں مشاورہ ہو کر قرعہ خوب افتاب کے علاوہ عورتوں اور بچوں  
 کے چار صاحب گوب بھی آؤ میں تھے نہیں معلوم انہیں کس واسطے قتل عام سے مردوں کے بچا کر رکھا  
 بی بی گہری سے اوہیں اول نکال کر شرب پر گھر کر کے قتل کیا پھر کے قتل عام عورتوں و اطفال کا  
 ہوا اول تو دروازوں اور کمر کیوں کی راہ سے گویوں کی زد ہوتی رہی چند قیدی اس میں  
 مارے پڑے بعد قاتلوں نے تلواریں لیکر باقی زندوں اور خیموں کا کام تمام کیا پھر بچا کر کے  
 فاصلہ پر قتل گاہ سے نانا کی فرود گاہ تہی ناچکا حکم ہوا تمام شب خوب رنگ رانگا ناچا ناچا  
 علی الصباح دوسرے روز حکم ہوا بی بی گہری کو صاف کرواؤ میں لائیں نہیں کہ تو کو میں جبرائیل  
 قریب ہٹاؤ الدین کے گہریت کر گنگا میں بہا دین یہاں پر نوں حصہ میں کتاب کے صاحب کتاب نے  
 بہت سی کیفیت کا ترجمہ مکاتبات انگریزی سے کیا ہی فقط طول کلامی ہی مضمون دہلی واسطے  
 مختصر کر کے جو بات کہ نئی دیکھی لکھی جاتی ہے یہاں کی کسشی میں لکھا ہے یہاں کو کسشی  
 نانا کی اسعانت سے چن چن کر قتل کرتے تھے اشتہار دیا تھا کہ جسکے گہر میں کوئی عورت تھی  
 کسو کو نہاد دیکھا اول اسکا مال و سہا بے تاجا بچا پھر گہر منہم و سمار ہوگا اس بہانہ سے  
 سپاہیوں نے اچھے اچھے اشرافوں اور دولتمندوں کے گہر لوٹ لئے کشتیوں کے پل کو توڑ ڈالا  
 جلا دیا یہاں کو قید کیا کسو کو توپ سے بازہ کراؤ دیا چاہے چاہیں شہید چاہیے  
 تھے اس مضمون کے سب ہندو مسلمان کو لازم ہی کے شامل ہو کر بالاتفاق اپنے اپنے مذہب کی



حاکم کریم اب رو کر چکا واسطے ناما صاحب اس حاضر ہون عزیزن رنہ شی شمس الدین خان  
 سوار کی روانہ لباس پہنی ہوئی شریک تھی اور قاضی وسیع الدین بھی ہمراہ تھے بہت سے  
 قتل ہوئے ہوئے گرافار کو یہ لاکھون ہی روپی کا سوال واسطے جان بخشی کے ہوتا تھا  
 عزل و نصب عمال کا عمل میں آیا اکثر لوگ طرف سے نامائیک اہل عدالت فرما رہے احکامات  
 روانہ ہونا کو حکومت اس نواح کی بالاستقلال کا خیال تھا واسطے دہلی کی طرف گیا  
 اور ہر کارار دہ گیا کہ وہاں کہا ہو گا وہاں کی حکومت کا ہیکو ہاتھ آئگی وہاں کے حکام اور  
 مقرر ہوئے بعض بعض گرافاروں کو ایک سی میں شکیں بانڈہ باندھ کر پیدل بچے پی پی لوگوں کو  
 بے موزہ و کفش لے آئے فتح گڑھ گیا کہ جو لوگوں کو بارہویں جون اپنے ماہ مذکور سوانح جلی  
 قلم بالا کو یہاں میں کوہشی سواد کی جانب سے وقت کو لبوس مع بچے عورت کہ نام ان سب کے  
 مانتہ پر اہل کتاب کے مرقوم ہیں مار ڈالا اور بالا را دیئے ایک چوتھرہ برہمنہ کر تھی ہر جہی سے  
 اس تمام کے کو آئنگو ایک اسی تاریخ منصب نام ساکن رسول آباد مع ایک گروہ کثیر  
 نامائیک ساتھ اگر شامل ہوا تیرہویں کو ایک صاحب کا سر ایک مسند اتر قتل کیا تھا جیسا کہ  
 آیا قاتل کو دس روپی لے دالے کو دور روپی انعام دیئے اور جسے سرنگ لگا کر جبر کو بار کے  
 آگ لگا دی تھی نو سو روپی ایک دہ لہ صلا ملا انگریز جو اسمین ہے انکی سادری کی سب  
 کرتے ہیں اور انکی جیکری کے قابل و متحیر ہیں تلنگے بہ عاشقوں سے رینداروں ہاجون کو لوتے  
 تھے ہلاک سنگد نام کو توال تھا اونے عرض کی اگر یہی حال ہو گا شہر اسی ہی تھیکا نو غلدار  
 اور حکومت اپنی خوب ہوگی اور یقین ہے کہ اپنی فوج کو منتشر دیکر صاحبان انگریز ہوجوں پر

حمد کہ فتح یاب ہو جائیگے سو دین کو نادری پلٹن تلنگون کی زیر حکم میرنوا اور کترین تلنگون  
 حکم حسین مع سوار تو پچانہ نانا سے آئے اور کہا کہ ہم دور فرین مورچہ گاہ انگریز فتح کرتے ہیں  
 اور نہ نایت مہرا ہو اہت مہائی نگوادی حکم ہو اگر ان تلنگون کی بہت عزت تو قہر کرین سرورین  
 کو واسطی عدالت فیصلہ مقدمہ فوجداری باجلاس کے باہت اور عظیم اللہ اور علی کہ یہ دونوں  
 نانا کہ تھے اور محمد علی خان وکیل کو حکم ہو ایس کی عدالت اذن سے اکثر تلنگانہ اور معاش نگہ بون  
 جرائر پہ آئے ایک شخص کے قوم بوریہ سے بیجم چوری کے ہاتھ کاٹے گئے میرنواب ہرقت حمد  
 کرتا اور سپاہیوں تیار اس بار بار کی شکست سے لکھا ہی کہ ہمت باغیوں کی پست ہوتی جاتی تھی  
 اور جن پاسی سپاہ اور سپاہ لوٹ کا بہت جمع ہو گیا تھا وہ لوگ روپوش ہو چکے تھے  
 اور چھپا ہی گئے تھے روپوش رہیں چاہتے تھے اور نہ بخوشی حمد میں شامل ہوتے  
 تھے نادری سوار اور کترین تلنگون کے باقی سپاہی حمد کے وقت تھکے کھارے کنا رہے  
 دوکانوں میں بیٹھ کر مرہ سے شکر وغیرہ دوکانوں سے لوٹ کر روز شہر سے آرام کرتے تھے  
 بیویوں کو سنانا پاس حاضر ہو کر مشاورہ کئے یعنی باہت اور عظیم اللہ اور شاہ علی اور  
 احمد علی خان اور اکبر علی اور احمد اللہ اور بگڈیر جوالا پرشاد اور جزل شجاسنگ اور الم آبادی  
 مولوی شامل تھے اور یہ مصلحت تھی کہ انگریزوں کو فریب سے باہر ہو چونکہ نکال کر قتل  
 کر ڈالنا مگر بعض کی راہی تھی اس واسطی یہ مقدمہ اس روز منظر رائن بعد عمل میں آیا کہ  
 اس مشورہ میں عظیم اللہ بالار اور جوالا پرشاد شاہ علی احمد علی یہ لوگ شریک تھے اکیموین کو  
 منادی ہوئی کہ پوٹا میں نا صاحب کے نام سے پیشوا کی عہداری پر قیام ہوئی اور لکھنؤ قبضہ

تصرف میں ہندوستانیوں کے الگ اس تاریخ ایک چھٹی انگریزی جو لکھنؤ کو روانہ ہوئی اس کا مضمون  
یہ ہے کہ آج تک گنتہ کے عرصہ میں تیس صد سے زیادہ ہم کے گویے انگریز تھے اور ہمارے پاس اب  
نوبی تو کیا مصالح نہیں رہا تو پختہ دشمنوں کا بہت مضبوط بھاری سی پاد تو چار سو یا سو تیسے  
ہونگے اور بعد صلح نامہ کے قبل لیجانے کے ہم لوگوں کو کنارہ پر گناہ کیا اور سوار کر دینے کے  
کے تانیا تو پی نے صلاح اور مدد سے اپنے رفقاء کی مذکورین کے جا بجا تو پین نصب کر دیں  
تین اور تین اور سوار خراج کے ناکوں پر کمرہ آکر دوائے تھے کہ ہر طرف سے ہم پر مار مارا جو  
یہ مورچہ گاہ ایسا تھا کہ اسکو مورچہ کہیں حرف ایک میدان تھا اور گرد اس کے ایک کچی  
دیوار دیرہ گراؤ پچی پس اطراف خندق کہو کرتی کا دھیر کر دیا تھا کو کا لکاپہر شاہ اپنے  
اقا حصر طامس کرین وی صاحب کو اطلاع دی تھی اور شیشی نے بھی انکے کہہ سنایا تھا کہ  
نا دا غبار ہی اس عید میں غریب ہی لیکن وہ کیا کرین نا چاری سے قبول کیا جب یہ سوار سو چور  
خالی کیے تماشائیوں کا جرم تمام جان گئے تھے جب اشتہار ہوا تھا کہ صلح ہوئی عہد نامہ  
تہرانہ صاحب نے کچے رعایا کی بی یہ بات سچی ہوئی مگر وہی نا چاری سے عمل آوری ہوئی  
بعض لوگ جسکو رعایا کی خبر نہ تھی اور انکو زمانہ عروج میں دیکھا تھا وہ بھی تماشائیوں میں تھے  
بعض فادر کو کر صد شکار دے آئے اپنے اپنے آقا و دن سے بعض باغی جیسے انگریز  
نے اور احوال اپنے جسموں کا پوچھا جو اس وقت تک قتل ہو چکے تھے افسوس کیا اور شجاعت  
بہادری پر ہزار ہزار آفرین لوگوں جو دیکھا تھے کیا کہ یہ چند آدمی مورچہ ہو کر آج تک کار کیا  
تانا نا تھا جو اب کانپور کا حاکم مقل ہوئے اپنے دیرہ میں تنہا رہ گیا صرف چند مرستے

اور احمد علی وکیل سکسا تہ تیغ اور سپہ دار بالارا و عظیم احمد تانیا تو بی وغیرہ سوار برین  
 میں قتل کا تماشہ دیکھنے آئے تھے تھے جب جب لوگ اور میں کشتیوں پر سوار ہوئے عظیم احمد کے  
 حکم سے بھل بجا کہ اوس میں قتل عام کا اشارہ ہوا تو میں چلیے لیکن فیر بھی ہوئے لگی ملا حون نے  
 ملاوہ یہ کہ ریت میں کشتیوں کو پسا دیا آگ لگا کر جل جلے خنخی لوگ چل گئے تھے ہلکے اس پر  
 حکم بالارا اور تانیا تو بی کا ہوا کہ دریا میں گیسکو قتل کریں چنانچہ بہت سے پادری اور بہت سے  
 حب اور میں قتل ہو گئے یہ اس دور تادری اور کیتھون پلٹن جو لکینو سے آئے تھے  
 قتل میں بچارہ نہ کر دے گناہ عورتیں اور نا آگاہ محصور کچن ر حویب اپنی شجاعتیں دکھائی  
 غرض بہت مایہ گئے اکثر گرفتار ہو کر آئے انہیں بھی بعض قتل ہوئے بعض قید کیا اور کدرا بعد  
 اتنا سیون جو روز کشتی گشتی فوج کی ہوئی اور تو میں اس رکبا دیکھ کر مانا صاحب گھوڑوں پر  
 فتح پائی سر کی گئیں اور تانیا تو بی نے پوری کشتیوں کے چور پری کو چارہ زر چار سو سبست  
 روپیہ تہ نصفا کشتیوں کے ادا کیا اور پانچ سو روپیہ ٹور کے ملا حون کو انعام دیا کہ جنہوں نے  
 پیشتر آگ لگا دی تھی اور اس تاریخ لشکر میں مانا کا اس قدر جمعیت آکر شامل ہوئی ایک سال  
 دوم ترک سواروں کا اور تیر ہوا رسالہ آئیں جو اعظم گدہ سے آیا تھا اور پلٹن پیادگان  
 نمبر ایک اور ستر اور پین اور چھپن اور دو پلٹن اور دو پلٹن اور تو پچانہ مسیدانی نمبر اٹھارہ دن  
 کا خون سے اور ایک حصہ سالہ نمبر چودہ پل آئیں اور ایک گروہ رسالہ نمبر سات ترک سواروں کا  
 ایک گروہ پلٹن پیادہ نمبر چھ کا اور ایک پلٹن نمبر بارہ کی اور ایک پچانہ تیغہ جیادنی کا پنوار اور  
 کشتیاں پیادہ نمبر آٹھ سو تیر میں تین اور سیون کو مانا اور بالارا اور پنور کو چلے گئے

بابا بہت عظیم القاد و جوالا پرشاد اوشاہ علی کو ہدایت ہوئی کہ کانپور کی سیٹھ کا بہت  
 کرین جوین تاریخ بہترین نانا تخت پیشوائی پرستھا اور شہر راج کا اوسکی پیشانی پر لکھایا گیا  
 تہین ہمار کبادی کی سر کی گئیں رانگو شہرین روشنی ہوئی کانپور میں بابا بہت کی کچری  
 سے تحصیلدار و رکن نام احکام جاری ہو کہ محاصل جلد داخل کریں اور حکم ہوا کہ جسکے  
 گہروں میں فرنگی لوگ پوشیدہ ہیں انکو سزا دیا گیا بعد اسکے واسطے تقسیم انعام فوج طلائی  
 کنٹھیا اور بالے کی تہہ سیرین کی گئیں غرض نانا بہترین چند روز نا اور بالار واپس آکر کا  
 بہرہ بدوبت کر کے لگا کونا آئے سے نایک فوج ناراض ہوئی کنٹھیا انعام تیار ہونے لگے  
 اشر فیان خرید گئے تیسری جولائی کو تنخواہ فوج کشش کی تقسیم ہوئی بعض لو تیرے  
 ضد و مخالفانے کے متعلقہ بارک پور قید کئے گئے تقسیم لوٹ پر تبرا جبکہ تہا ہوا فوج کہا کہ  
 نانا صاحب تمام خزانہ لوٹ کر اپنے تصرف میں کر لیا ہی ہم اس فریبکار فرہ چکھا دینگے اور جو  
 فرنگی لوگ کہ قیدی تھے انکی میمنہ دال چالی ملتا سکتی تھیں اوسی دن ادھین حکم  
 گوشت کا ہوا اتنے میں افواہ قریب فوج انگریزی کی آلا آباد سے گرم ہوئی شہر سوار  
 خبر لاکر روانہ کئے گئے نانا نے بھی کانپور کا ارادہ کیا بابا بہت اور عظیم القاد جوالا پرشاد  
 واسطے ہیا کر کے سامرا سد و علی کے مصروف ہو نوین جولائی کو ایک گردہ چنبد فرنگی  
 صاحب لوگ جو چوتھی تاریخ فتح گردہ سے دریائی راہ سے چل نکلے تھے بہت سے گدہ رہے  
 ہوئے گرفتار ہوا اس طرح سے کہ بہندی مناس اور شکل دیو گھاٹ پر توہین لگی ہوئی  
 بہین دمان ایک گردہ باغیوں کا تھا انہیں دیکھ کر توہین بند توہین چلائے وہ بھی چوبند

آخر کا جسٹسنگ کے آدمیوں نے دریا میں جا کر لیکر لیا وہ پہلے بٹھوڑ میں قید ہو کر اس کا  
 حکم سے اسی تاریخ اس قدر فوج جو اسے برگڈیر جو لاپر شاہ جک پور کی جانب واسطے مقابلہ انگریزوں  
 کے روانہ ہوئی تفصیل فوج رسالہ دوم ترک سوار رسالہ سیزدہم پے آئین اور ایک رسالہ پے  
 نوہری اور اور سوار مختلف رسالوں کے پانچ کپتانی تلوگوں کی متعلقہ پلٹن نمبر بارہ اور ستر اور  
 پلاٹن پیدگان تلوگ نمبر ایک اور تیرین اور چھپن اور نادری اور اکثر دین اور بارہ ضرب توپ سوار  
 اسکے انبوه کثیر جہاد یوں اور بدعاشوں کا برے شیخی ماریتے ہوئے اپنی بہاری کی ساتھ  
 دشمن کو کسرتش فوج کا پور سے روانہ ہو کر اونگ میں پہنچی اس تاریخ ان گرفتار انگریزوں کو  
 کانپور میں لیجا کر مہین علحدہ کیے اور بی بی گہر میں جو لوگ کہ سابق سے قید تھے ہمراہ انکے رکھا  
 اور صاحب لوگ سوا ان تین انگریزوں کے جس سے عوض میں جان بخشی کے قتل آلہ آمادہ خالی  
 کر دینے کا اقرار تھا جب انکے ناما کے قتل ہوئے اور گہارویں کو اس فوج نے سکتا پور طرف  
 کوچ کیا اور بارہویں کو فتح پور سوا پہنچے اور انگریزی فوج کے مقابلہ نے شہر مذکور پر  
 کانپور کی جانب متوجہ نہ کر سکتے ہوئے اول باغیوں نے چائا انگریزی جو گہر میں لیکن انہوں نے  
 مار بٹایا بعد فوج انگریزی تھوڑے سے آدمی گوریے جو ست اور اہتر اور چوڑی سی نمبر کے  
 پلاٹن میں سے اور ایک پلٹن فیروز پور کی اور کچھ سوار تیرہویں رسالہ پے آئین کے تھے اور کل نو ہتر  
 اتوار پر حاکم اس فوج کے شجاع زمانہ جنرل ہیولاک صاحب بارہویں فوج کو فتح کرتی ہوئی  
 اسی تاریخ فتح پور میں داخل ہوئی سندن چائا تھا کہ ایک دم بہر نوعی دم لینے دینا مگر دشمنوں  
 مقابلہ پر مستعد دیکھ کر جت حکم لڑا ایک دیا مجروح مقابلہ دل ہی پانڈے جی مہاراج بہا پور سے

عرصہ میں فوج پور خالی ہو گیا تمام اہل شکر نیا ت سرسبز ہو گیا اور لکھنؤ کی طرف آتے ہوئے کوئی شخص انگریز  
 فوج سے اس قدر قدرت خدا نہ مارا گیا نہ رنجی ہوا لیکن نماز آفتاب سے البتہ خدا ہی مر گئے  
 اور فوج کشش میں سے جن پاس اسباب موت کا بہت ہو گیا تھا چاہے اپنے گہر دن کی جانب  
 کا فور ہو گئے پس سی روز یعنی بارہویں تا پندرہویں فوج انگریزی نے فتح پور میں مقام کیا کانپور میں  
 جب یہ خبر شکست لانا کو پہنچی تو رد عظیم ہوا جتنی فوج کہ کانپور میں تھی سب کو باندھ دئی کی طرف  
 روانہ کیا کہ دمان جا کر مورچہ جا دیے اور تادم آخرو مان سے نہ ہٹے اور قاصد جن پاس جیشیان  
 انگریزی اور ہندی انگریزوں کی ستین گرفتار ہو کر آنا ایک حکم سے قتل ہو چوہوئوں کو فوج برطانیہ  
 طبان پور کی جانب کوچ کیا اور بالاراویہ مقام کر کے اونکے مورچہ کی خوب مضبوطی کی پندرہویں کو  
 فوج انگریزی بھی مقام اونکے پر مقابلہ کو آن پہنچی دشمن کو عین شکر پر مقیم پایا اسی وقت  
 صبح کے نو بجے تھے بلاتحاشہ حملہ کیا جو دحلہ کے شکست کامل عاید حال گئے ہوئے اونکے سے بھاگ  
 باندھ دئی پر جو اخیر مورچہ تھا آن پہنچے وہ کچھ دم لیکر باندھ دئی پر آئے اور آتے ہی اسی وقت  
 اندازی کی اور گراپ کی مار ماری کہ پانڈو دئی کو بھی خالی کر دالے اور بالاراودینے کدہ پر  
 زخم کیا سرسبز کانپور کو ہاگا اور دمان بعد بہت سی صلاح اور مشاورہ کے تیرا کر سب زون وجر کو  
 انگریزوں کے جو قیدی قتل کر ڈالا چنانچہ انہیں سے پانچ صاحب کو قید سے نکال کر پانچ بجے  
 کو دام کسٹریٹ دیوار کے نزدیک نشانہ گولیوں کا کیا اس روز سلامی کی تین بار توپیں چلین  
 انیسویں کو بالا صاحب گورنر جنرل تھریس اور جلا برشا دہرمن سپہ سالار سترا تہین اس تقریب میں  
 سترہویں اکیسویں کو ناناکاکی بادشاہت ہوئی اور جب ناا اپنی بادشاہی توپیں سر کر کے ستور کو گنا

دنان آئندہ تو بہن بادشاہ دہلی کے سلاہی کی سرکین اور آئندہ تو بہن اپنے باپ بھائی کے پاس  
 اور آئندہ ذات کے واسطے اور اکیس نانا کی سوا اور والدہ کے واسطے کہتے ہیں ہندو ہوں  
 تاریخ سے چودھویں جولائی کے مخصوص ہندوین کو بڑا خوف ہباب ہشرف اپنے گہروں  
 کے دروازے بند کیے ہوئے بیٹھے تھے کیفیت اس روز کی حسب کتاب لکھتے ہیں کہ فصل بہن  
 کہبتی گویا کرتا ہے کہ ہزاروں تماشا ٹی ہو گئے مگر تین آدمی لے سکتے ہیں کہ پانچ شخص  
 تو اوہن باندہ کرائے ایک شخص اور بھی اُن سپاہیوں پاس جو پی پی گہر پر متعین تھے کہ علی بی  
 نظر بند تھا اور کچھ چشم خود دیکھا ہے اس اظہار کرتا ہے کہ دو چار روز قتل کے چند شخص  
 نوکر نانا کے ایک دکان میں بیٹھے ہوئے آسمان یوں باتیں کرتے تھے دو ہندو شی مارتے تھے  
 کہ ہم نے اکیس دن دیکھ کر مارا اکیس دن انعام پایا ایک شخص سرخان نام ایسی بڑا مارتا تھا  
 کہ میری تلوار درست تھی قتل کے وقت ٹکڑی تھی اور تلوار کہہ کر دیکھا ہے ایسی رواستیں مختلف ہیں  
 غرض اپنی پانچ آدمیوں نے ہمراہ ایک عورت کے حبشی جام جسنی سکیم نام جو انگریزی میں برقعہ کی  
 ساتھ اوٹیکہ اگر شام کے چھ بجے سے چراغ جلے قتل کر میں معروف رہے ہر دروازہ قتل کے  
 بند کر کے چلے گئے صبح جب کہ وہ ہمراہ جلا دون کے آیا اور پی پی گہر کا دروازہ کھلا تو دیکھا کہ تین  
 چار مہینے دو یا تین بچے زندہ ہیں قتل سے بچے گئے تھے تمام رات تو مصیبت کی گئی دیکھ جلا دون  
 اوہن بھی ہمراہ لاشوں کے گہست کر رہے تھے مگر ایک خشک کوئٹھ ڈال دیا لکھتا ہے کہ وہ زخمی نہ  
 بی بیان اور بچہ کہ دو صورتیں قاتلوں کی دیکھ کر بیا کے اور مکان کے گرد پھرے مگر یہ جلا دون  
 اور کڑکڑاتے جی ہزاروں تماشا ٹی لوگوں کے رد ہر دلا شون کے ساتھ اس کوئٹھ جو قتل گاہ سے



تری والدہ باعد اسکے اس نواح میں اور ایک لڑائی ہوئی نا اہل ذات خود جنگ میں حاضر  
 موجود تھا کہتے ہیں یہ اخیر جنگ تھی گو یہ لوگ بہت دل کھول کر لڑتے لیکن جسے یہ جھاکا کے  
 شکست کا مل نصیب ہوئی فوج انگریزی دوبارے بعد دوپہر کا پور کی جانب کوچ کیا ایک میل  
 کے فاصلہ پر اس مقام سے جہاں کہ اگرہ اور کانپور کی سرکین ہیں اور وہاں اہل خلاف نے  
 مورچہ جمایا تھا پونچے وہاں کے لوگوں نے ایک باری آگ برسانی شروع کی یہ جا بڑے  
 حملہ کیا تو پین چہین لین بعد ایک ایک مورچہ اور سرک تھنی کے نزدیک چوستون نمبر کے  
 پلٹش کے گورنر نے چہین لیا پھر انگریزی فوج ایک گاؤں کے متصل سرک مورچہ ہوئے سرکش  
 لوگوں نے ایک تری توپ داغی شروع کی سواروں نے اس وقت تری چالاکی اور دلیری  
 ظاہر کی ساروں نے یہ بھی انکی حمایت کی ایک تری توپ داغی شروع کی چوستون نمبر کی  
 پلٹش نے حملہ کے برہ کر چہین لی اور شکست دیکر پلٹ کر دیا پھر توپ حم نانا جو سندھون اور پریہ  
 ایسے ایسے ظلم کے حکم دیے تھے گہوڑے پر سوار کمال بدحواس ہتھور کو ہاگا اور اس پر پلٹ گئے  
 اور اس کا خون سے ہو کر گدرا چھاٹے استہار دیا اور نقارہ پڑایا تاکہ نانا کا راج اٹل ہو گیا  
 اور صرف انگریز ایک سو ہندوستانی باقی رہ گئے ہیں جو کوئی ایک سر انگریز کا لایا گیا اور اس کو  
 ایک سو روپیہ عام ہنگام سترین کو ساتھ ہے چہ بچے صبح کو باغیوں کا پور میں میکڈین کو  
 لگا کر اور ادا پتوڑی پر بعد نصرت فوج انگریزی داخل حوالی کانپور ہوئی اور اہل  
 سواروں کے قبضہ کر کے مورچہ گاہ انگریزی کے مقابل خمی زن ہوئے یہ تھیک تین ہفتہ کے بعد اس  
 روز کے ہوا جس روز کہ دعا باز نانا نے عہد نامہ لیا تھا اور اسی مورچہ گاہ کے سامنے قیام پذیر ہوئے

خیر ان انگریزوں کا شکر گاہ میں هجوم ہوا کوئی ڈالی لایا کوئی ہول کوئی مٹھائی اور سوا  
 بشور میں پہنچ کر جلد تمام اسباب اور خزانہ اور جواہرات تین پر لاد کر نکلا اور دمان سے  
 کشتیوں پر بار کر کے بنگاپور کے گہات سے دریایاں سو کر اودھ میں اودھ گیا اور چلتے ہوئے کم جٹ  
 ایک بکس عورت ایک بچہ معصوم کو بھی جو اس کے زمانہ میں رانیوں میں تھی منہ بولا سبکو قتل  
 کرتا اس سہری سیولاک صاحب کے وہ ایرامین تھے جب دختر کا اپنی یہ حال سنا بھڑکے  
 روانگی اس ضلع کا کیا اور صدمہ اہل نام ایک چار کا اوتار کر دیس ہو اور پھر دفائی کے نام  
 جہاں پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہوئے اور دشوین تاریخ جون کو دو جنرل یعنی سہری ہو کر  
 بباد اور پیرتک گرت جہاں بباد کلکتہ پہنچے اور دمان سے تیسویں جون کو داخل آباد  
 اور فوج کی حکومت جو کانپور جا نیکی تھی لی پس ساتویں تاریخ جولائی ۱۷۵۷ء اشارہ سی ستاون  
 آہ آباد سے چلے ایک ہزار گورہ ساتھ ہو گا دیرہ سو سکھ تیس سو سالہ کے بے این کل بارہ  
 سو کی جمعیت سے قطع کرنا منازل کا شروع کیا راتوں میں چلے ہو مکانوں کی دسیرا و جازون  
 کشتوں کی لاشیں لٹکتی ہوئی دکھائی دین بعد طسافت فتح پر پانچ میل کے فاصلہ پر  
 دمان اترے خیمہ زن ہو چوہ سو کی جمعیت کل انگریزی تھی اور تھوڑے سے ہندوستانی  
 آدمی تھے اول کرنل لیکر جہاں ایک تھوڑی جماعت لیکر شہر کی جا گئے دمان والوں نے دیکھا کہ  
 یہ قلیل فوج آئی ہے مقابلہ کیا تو بین چلائے سیولاک صاحب نے جو دیکھا کہ وہ اپنے اڑی کئے ہوئے  
 چلے آئے ہیں حملہ کا ارادہ کریں گے اسی فرارام فوج کا منظور تھا لیکن مٹا سنا حکم صرف آرائی کا  
 دیا اور آپ حملہ کا قصد کیا اور ہر کو تین ہزار فوج جہاں باغی آدمی ہیں مع بارہ ضربتیں قیام

پیر بھی اور انگریزی فوجیں صف آرائی اس طرح ہوئی کہ آٹھ توپیں جوان پاس تھیں وہ  
 حکم کیساتھ مادیات سے تعلقہ توپخانہ شاہی کے دی گئیں انہیں سو جوان رفل ملے جو بیسویں نمبر کے  
 تھیں کئے گئے اور پچیسے تمام فوج پیادہ قطار باندھ کر آہستہ ہوئے اور دونوں بازو پر  
 پے آئیں سوار اور سواران و لہن شیرز کھڑے ہوئے اس ترکیب سے صف باندھ کر گولہ اور  
 رفل اندازی شروع ہوئی کہ فوجیاد رفل کی مار سے جو گورون کے ماتھے سے چل رہی تھیں  
 صف کی صف ہندوستانی فوج کی لوٹ جاتی تھیں اور یہ برے جاتے تھے اور وہ اپنا اسباب  
 چھوڑتے ہوئے پسپا ہونے لگتے تھے حتیٰ کہ شہر کے باغات تک پہنچا دیا ہر چار دیواری  
 اور گلیوں میں سے مارتے ہوئے اوسط کو بدر کر دیا لکھا ہے کہ ایک میل ہنگر ہوئے مقابلہ  
 کئے ہر تھے روز و شور سے حملہ آور ہوئے اسوقت لکھنا ہے کہ نوعی ان لوگوں نے بسبب دغا بازی  
 ہندوستانی سواروں کے جو ہمراہ تھے صورت فتح کی پائی تھی مگر فی الفور انگریزی فوجی مقابل  
 ہوئے اسوقت پیراؤ کے اوکھڑے اور بلا تھکا شاہی گیسو وہیں خیمہ زن ہوئے اور  
 ہولاک جہانے نواب گورنر جنرل صاحب ہند کو اس فتح کی بابت جو جتنی لکھی اور سکا ترجمہ  
 ہندی یہ ہے جتنی ہولاک صاحب ببارہ خد متین نواب گورنر جنرل صاحب ببارہ کے دیاب فتح  
 اور انکو  
 بندگان عالی کی اطلاع کے واسطے گزارش کرنا ہوں کہ آج صبح کو میں دشمنوں پر حملہ کیا  
 شکست کامل دیکر میدان جنگ سے ہٹا دیا اگلی گیارہ توپیں چھین لین اور آدھ نہایت سہ اسم  
 ہو کر بدحواسی پریشان حال کا پور کی جانب بھاگے فقط اور کیفیت کوچ و مقام کی لکھی ہے  
 کہ اس طرح پور فتح ہوا میں بعد چودھویں کو علی الصباح دھان سے فوج نے اوکھ کی طرف حملہ کیا



رہے اور طرف والوں نے ایسی آگ برساتی کہ یہ خود کہتے ہیں ایسی جلدی کی اور ایسی تعجل  
 سے گراپ ماری کہ اس قدر کی چالاکی اور چستی ہم نے کم دیکھی ہے مگر یہ سینہ دیے  
 ہوئے چب چاپ آگ کو چلے گئے توپ پر جا پڑی اور بغور ایک مرتبہ بندہ دھون کی فیر کی  
 اس عرصہ میں نانا جرداں آگیا ہتھاپا ہوا مع فوج ہاگاشام ہو گئی گودن چھپ گیا تھا  
 مگر کانپور کی چھادنی دمان سے بخوبی نظر آتی تھی جس سے معلوم ہوا کہ ہر کانپور قبضہ میں  
 بالکیر زون آگیا لکھا ہے کہ اس لرائی میں صرف ایک ہزار گورہ سپاہی اور تین سو سکھوں نے  
 پانچ ہزار فوج جوار جو خاص انگریزوں کی تربیت یافتہ تھی شکست کا پس انگریزی قرنائی  
 نواز نے آرام کرنے کی صدا ہوئی فوج نے کرن کہو میں سنتری پہون پر آکر تے ہوئے  
 بعد اسکے ایک صدمہ ایسا ہوا اور زلزلہ عظیم کہ جسے رہن کو ہلا دیا بعد دریافت معلوم ہوا  
 کہ نانا نے کانپور خالی کر دیا اور چلتے دفعہ بیگدین کو اور اوایا ہوا لاک صاحب نے بعد اس  
 فتح کے ہتھار دیا اسپین لکھا ہے کہ <sup>۱۸۵۷</sup> ایتارہ سے روہین لار دیک صاحب نے کانپور  
 فتح کیا تھا اور سوقت سے زمانہ کشمی تک امن چین رہا اور اب ولایتی سپاہیوں اور  
 بہاریوں چوتھوں نمبر کی پلٹن والوں نے ہاں بہت جنگ کی ہے اور ایک جنگ کر کے  
 ترجیب دی ہے اور ایک چھٹی میں صاحب نے کوئے لکھا ہے کہ ان چار لڑائیوں یعنی فتح پور اور  
 جنگ اونگ گانون اور جدال و قتال پل باندہ و ندی و خاص کانپور میں سو آدمی میرے  
 مارے گئے اور اپنے جیسے اچھے صاحب کی تربیتی جن کی ہے پس ستر دین کو چوتھی رحمت گورے  
 داخل کانپور ہوئے باغیوں کو دسوندے لگے قتل گاہ خون آلود دیوار دیر تلواروں کے



اسٹاپ سے ہولاک جہاں پاس قریب چودہ سو جمعیت ہو گئی اسکو لیکر جیتی تاریخ اگست کو  
 پہر لکھنؤ کی جانب کوچ کیا، دوسرے روز شہر اندا پہونچے وہ خالی ہاگہ بشارت گئے اور ایک  
 نواح پر پہرہ لوگ قابض ہو گئے تھے حد کیا مارتھیا ہاگہ کہ خاص بشارت گئے مین فراہم ہوئے  
 بیان اور حکامو چرسخت ہاجزل جہاں جو مین حد کیا بڑی سخت آگ بر سائی پڑ چل گئے ایک آئین  
 بھگا دیا اس دفع ہاگہ مین کشت فوج بہت مار گئی کہ راہ سامنے سے توپوں کے تہی اور  
 پہ بھی پھانکریں کہ راہ مین کوچ تہی دو توپیں ماتہ آئین تین سو کے قریب زخمی اور مارے گئے  
 اور فوج انگریزی سے دو مقول اور تین مجروح آئین ہسپتال کی بڑی شدت تہی لکھتا ہی کہ  
 فوج کرنا اس روز دشمن کا جزل جہاں کو بڑا سخت ہوا آئین بہت آدمی مر گئے آئین بہر  
 جمع مگلو آئین دسپل آئے اور اپنی جا پر بھاگنا کہ ہم دشمن کے سامنے سے نہیں تھے بلکہ  
 مقابلہ سے پہلے ایک فوج باغی شہر اندا مین جمع ہو گئی گیارہویں تاریخ جزل صاحب نے  
 ایک ہزار فوج سے اور ہر کوچ کیا اور شہر کے قریب پہنچکر غول کو دشمن کے نہایت دی شہر کے  
 کر دیا چونکہ شام ہو گئی تہی اور جیمہ مین بھی بچھے رات کو آئین کے دشمن کے لڈران کی اوس  
 رہ خوب برساتی تکلیف ہوئی جمع آہستہ ہو کر جمعیت بہر مقابلہ کو چلی اہل خلافت شہر اندا سے  
 بہت کر ایک گاؤں پر کہ نام اوکا بورلی کی چوکی تھا موچہ جھایا لکھتا ہی ومان سے پانچ میل تک  
 فوج مخالف کی قریب تین ہزار کے تہی صیف بازہ کر بازو سے حملہ کے ارادہ سے چلے دو جو بڑے  
 آئے دیکھ کر اربا درگوئے بڑی سخت سے چلائی لگے مگر خوش طالعی انکی توپیں بلند جائے  
 پر نصب نہیں ہوئے سروں پر سے نکل جاتے تھے باوجود اسکے آگ بڑی سخت برستی تھی

اور یہ چپ چاپ خیال کر لیا کرتے تھے جاتے تھے جب قریب پہنچے تو بخانہ کھولا مجھ د اسکے  
لکھا کہ ایک ماہ پہر سو لکھ نسل فالج و لغوہ زدہ ہو گئے پہاڑی گوروں نے حد کے باہر چ  
لے لیا اور جہت اوسین کی تو کون مناؤں کے طرف پہر دیا سہ اسم ہو کر ہنگامین بازو نہرا کے  
سواروں نے دشمن کے حملہ کرنا چاہا مگر درہن فیزی لیرز کے مقابل ہو کر گوروں کو انکے ہتھیار لکھا  
اگرچہ اس لڑائیں فتح کامل حاصل ہوئی مگر ایک سو چالیس آدمی مجروح و مقتول و مجروح ہوئے جس  
فوج کو یہ ترانہ تھا ہوا پس نیک لکھوئے ہوز نہ ہوئے تھے کہ خبر آئی کہ مانا ایک فوج  
لیکھ گنجا پار ہوا ہے اور کانپور پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے جنرل صاحبان دو گنتہ دم لیکر دو تین  
دشمن کی جو ہتھیاری تھیں لین اور شکوہ واپس لے آئے اور تیرہ سو لکھ گنجا پار کے کانپور داخل  
اور مانا صاحب نے فوج تہذیب جمع کر کے کانپور پر حملہ کرنا چاہا تاہلکہ باغی سوار باغی کانپور میں  
آئے ہوئے تھے آتہ آبادیے بالکل ڈاگ بند ہو گئی تھی چودھویں کو دم لیکر تیرہ سو لکھ جنرل  
صاحب نے لیکر پانڈو ندی کی جانب تہڑی دوڑ لیکر مقابلہ ہوا ایک ہی باغی اپنے ہنگام  
پہر دو فوج نہیل صاحب اور سو لاک صاحب تہڑو کی طرف کیا دوہر کے قریب جا پونے آئے  
طرف باغی اکتیس آدمی لائیں اور ستر انمبر کے پلاٹن یہ لوگ تھے اور دوسرے رار کے ترک  
سوار دس لکھ آدمی ترک سوار اور تیرہ سالہ آئیں سو انکے کئی تھنگوں کے سپاہی غرض  
کل فوج چار ہزار سے زیادہ ہو گئی تہڑو کے متصل ایک مقام مضبوط تھا جسے گنجان جنگل اور  
نیشکر قد آدم برابر کرتے ہوئے تھے اور بازو نہرا اور دہر دیہات وٹان پر مورچہ چھایا  
اس طرف سے جنرل صاحب بھی مقابلہ پر مورچہ کے مورچہ قائم کیا اور فیر کرنی شروع کی پورے



نہیں طہن سے گولہ چلتا رہا تب فوج انگلیزی جسے گرنے کا صلہ تھی جنرل جھاکا حکم ہوا  
 ہی دفعتاً آگے بڑھی اور مورچہ کی دیوار تک پہنچ گئے وہ دوکانوں چھوڑ کر بچے ہتھ در اس  
 فیوزی لیزر نیا دھکا عقب کیا اور آٹھ سو دین پلٹن پٹاری تو پچانہ چار تری کہتے ہیں محبت  
 ہتی گراب کی بوجھاڑ آتی تھی مٹا پلٹن مذکور لیت جاتی تھی اور ایک لین پٹا ہوا تھ کر آگے بڑھتی  
 تھی دوتی تھی مجھ دے پہنچے کہ وہ تو پچانہ چھوڑ کر ہاگے اور مدر اس فیوزی لیزر بنے عقب  
 کر کے مورچہ گاہ کے پرے پہنچ گئے ہر چار طرف مار مار کر کے سب کو پریشان و متفرق کر دیا  
 ہر دھان خیمہ یا ہوارا ت ہر مقام کر کے کا پور دہیں چلے آئے پھر آدمی دشمن کے  
 پھر قتل ہوئے جگہ گرا ایمان دھان سے یہاں تک اس قلیل فوج سے ایسے سخت کوسا  
 میں پوچھیں انیسویں تاریخ اگست کو ستر افسر اور چار سو چھیالیس سپاہی تو بجا رہے  
 اور باقی اس قدر ہلکے تھے کہ وہ قابل ادنیائے شہید و مکالیف لڑائی نہ تھے یہ دیکھ کر ایک  
 جماعت کٹر اودہ کی جانب کنارہ لگایا کہ جمع ہوئی اور دوسری طرف سے کٹھنخت گوالیار  
 کالی کے سمت کا پور دھان کو دھمکایا تب جنرل جھاکا مندر اچھیف صاحب پور سے تار  
 برقی کے ذریعہ سے کہلایا کہ میں میدان میں آئیں تو میں لاکتا ہوں اور اس طرف تیش یا  
 انیس<sup>۲۹</sup> تو میں اور پانچ ہزار فوج اور میرا پس صرف نو سو اگر اس وقت ہم یہ لڑائی  
 ہری تو یہ ضلع بالکل ہار کا پتہ ہے جا آریگا مورخ لکھتا ہے کہ اس وقت عقب جہاں سے  
 پانچ ہزار فوج کٹھنخت گوالیار بڑھی پہلی آتی تھی اور اودہ میں کنارہ لگنے کے پس ہزاری  
 جمع تھی اور بارہ ہزار فوج بائیں طرف جنرل صاحب کے فرخ آباد میں مستعد مقام تھی

ان سینتیس ہزار کے مقابل کانپور میں کل سات سو آدمی تھے لکھنویوں کو اگست کے جنرل جسٹس  
 کو غنیمت کو اطلاع دی اگر فوج انگریزی جلد مدد کو نہ آوے گی تو میں کانپور خالی کر کے آلاہ آباد میں چلا آؤں گا  
 یہ سب تاریخی دستبر کو جس میں اترم صاحب جو ایہی فارس کی لڑائی سے فارغ ہو چکے تھے ایک سو  
 آدمی پلٹے شاہی نو دیون نمبر کے لیکر داخل آلاہ آباد ہوئے اور تین روز بعد اور چھ سو آدمی  
 اسی پلٹے کے دھانی کشتی کے سوار کلکتہ سے آلاہ آباد آئے ستر سو کے کچھ زیادہ ہوئے تھے  
 کہ پانچویں تاریخ جس میں اترم صاحب اول چھ سو تتر سپاہیوں کا غول لیکر آلاہ آباد سے جا پور  
 روانہ ہوئے اور اسی تاریخ میں محمد صاحب نے ایک دوسرا غول چھ سو چتر آدمیوں کا لیکر کا  
 مذکور کے طرف راہی اور دوسرے نو آدمی اور سیٹھ کو چلا اب صرف کچھ اوپر تین سو کوڑے  
 دمان پر واسطے حفاظت آلاہ آباد کے رہ گئے یہ جس میں اترم صاحب ہادی نے راہ میں جبر پائی کہ  
 ایک تھانہ بھون کی اودھ سے لنگھا پار ہو کر دو آہن آگئی تھی اور کشتن پتی کے مقام پر جوالہ آباد  
 کانپور میں واقع ہوئے مقیم ہوئے تھا منتشر کرنا مقدم جانا اور نوں تاریخ ستمبر کی ایک حالت سو کوڑے  
 سپاہیوں کی پانچویں نمبر کی پلٹے سے اور چالیس گویے چوستویں نمبر کی پلٹے سے مائون پر سوار  
 کروا کر وضع دو ضرب پیروانہ کی دشمن دیکھ کر سرسیمہ ہوئے اور اپنی کشتیوں کی طرف ہانگنا چاہا کہ  
 بہرنگھا پار ہو جا دیں ان لوگوں نے اپنے ہانگنے نہایت توار بند و ق رفل توپ کی ایسی مار ماری کہ  
 شاہد ایک کو بھی پر اودھ دیکھنا نصیب نہ ہوا گلابدیکے پندرہویں تاریخ اترم صاحب کانپور پہنچے  
 اور بعد شاہدہ اور جاری کرنے حکم سرداری اور مدد گاری کے حسب الاجازت نواب گورنر  
 جنرل صاحب ہادی کے واسطے خلاص کرنے محصورین لکھنوی کے روانہ ہوئے لکھنویں اترم صاحب کی

لڑائی کا بیان جب ترم جہاں موصوفہ مقام مذکور سے کوچ کیا اور جنرل سرنہل ہوا لاک  
 صاحب آہ انکے داخل شہر ہو حکم دیا کہ پہلا غول گوریہ پیا دگان فیوری لیزر پانچویں پلٹن اور  
 پلٹن شاہی اول مدرائے فیوری لیزر کو گوریہ اور پوشتوں نمبر کے پلٹن کے گورن میں سے چند  
 تین اس قدر آدمی اور دوسرا غول پیا دگان پشائی پلٹن شاہی نمبر انشرون اور تیرہویں پلٹن  
 شاہی نمبروں اور سکے پلٹن فیوری پوری اور سر غول میں تین تو پکائیے اور بے از پورولن شیر  
 سوار و نھا غول اور بائیں بازو پر ہندوستانی سوار و نکا پے آئیں رسالہ اسلٹن پر چلے جسے اراد  
 دو نوٹس ایک جنرل سرنہل ہو کہ جہاں اور دو سپر جمیں جہاں لگا پار ہو کر انیسویں مارچ  
 و داخل وہ ہو لکھا یہ اس بار کنارہ پر لگا کہ کچھ فوج باغی جمع تھی برنام مقابلہ کریں  
 ہنگو کی جانب گزرا ہو اکیسویں کو ہر مقابلہ ہوا میدان جنگ سے ہر میت دیکر تاراجا رہے  
 چین لین پسیوں کو فوج انگریزی مقابلہ پر آئی فوج دشمن کی دہنے طرف کو باغ عالم گندہ بھی  
 اور کچھ چین اور بائیں طرف پیارون پر جو عالم باغ کے نزدیک تھے جلدی عالم باغ لکھنوسے  
 اتنا نزدیک تھے کہ دھان سے تو پونکلی آواز لکھنویں بجی جاتی تھی پس دھان جا ہی تری تو پین  
 چلا ہیں تا محصورین کے معلوم ہو کہ اوکے کا نیوالی فوج ان پہنچی پس دور سے لڑائی ہوتی رہی رہے  
 جہاں تک کچ اور دل دل ہتا کو اس وقت نقصان بہت ہوا مگر دور تک سیدھی راہ قطار باندہ کے  
 شرک پر پلے چلے گئے اور جب دو طرف میں ترجی آئی دھان دھان بائیں جا کر دشمن کو  
 گہرے جھنڈے کیا اور سپر اور انکے اوکے گئے فتح کامل حاصل ہوئی محصورین کو اپنے جا کر پالیا لکھتا  
 آگے دیر ہوئی تو نہ زبردستی کا شاربہا اور نہ اونکا پتا جو اس میں محصور تھے مفصل کیفیت

اس اجمال کی وجہ سے لکھتا ہے کہ اول غول نے دشمن کو سپہ شکت دیکر باغات سے باہر کر دیا اور بر قوت  
دو سہ اور او غول والوں نے ہی اس غول کی مدد کی اور یہ ہی واضح ہو کہ چار باغ کے پل سے چو  
رکے دو میل کا فاصلہ ہے راہ میں دشمن نے پنج باغ خنقین کہو دیں تھیں اور چھ لکھائے تھے اور ہر جا  
میں ایسے ایسے مکانات محفوظ اور پناہ کے تھے جن کے اندر بیٹھ کے بخوبی ترسکین اس لیے جزل  
ہیولاک جہاں چار باغ کے باہر جانب سے چلتے ہوئے قیصر باغ کے مقابلہ پر جا پہنچے تو وہیں  
دھانائے تھے ان دو توپوں نے غضب آگ برساتی اس آگ میں پل پر سے پار ہونا دشوار تھا مگر  
بعد پار ہونے کے محلات فرید بخش کے سبب بہت پناہ ملی شام قریب ہوئی تھی جا تا کہ ایک شہ  
دھان مقام کریں لیکن صبر نہ آیا پار توں اور سکھوں کو حکم ہوا کہ ان آگے بڑھو اور شہر کی گلیوں  
میں سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے چلو لکھتا ہے کہ یہ وقت بڑی مشکل کا تھا دشمن گلیوں میں نکلنے کی دل  
کھول کے لڑے ایک ایک پنج نہیں بڑی مشکل سے چھوڑے جیسا کہ مذکور ہو گا مگر جبکہ اوکلی شکست  
ہوتی چلی گئی اسی رات رسیدی میں پہنچ گئے چونکہ دشمنوں میں ایک سو تیرا دن تک سب بند تھے  
اسوقت کی خوشی اور ملاقات اور کلام کا اوکلی کا بیان کیا جاتا ہے مگر جسمیں و ترم حساب کے  
باز ویر زخم لگا اور برگدیر جزل نیل جہاں عالمین لکھتا ہے کہ وہ تیسری جون سے آج تک برابر  
شہر بنارس اور آلاہا دار کا پورا اور لکھنؤ میں نہایت دلیری سے لڑتے رہے اسدم میدان جنگ  
میں مارے گئے اور اور دوسرے چند بہادر انگریز بھی مقتول ہوئے آئندہ دن بھر کی پٹاری پٹن میں سے  
دس ہزار خمی و مقتول ہوئے ایک سو آٹھ ہزار گورہ سپاہی مارے گئے اور بیس سو انچیس  
مجروح اور تیستر کا حال معلوم نہیں غرض بالسنوادی کت گئے اور اکثر زخمیوں میں سے

بی جبر گئے یہ تو نقطہ اترم جس کی لڑائی کا محل بنان تباہ جو لکھنؤ میں گذرا یہ افضل احوال ماننا  
 ابتدا فرم تو ہوا صدر محاصرہ لکھنؤ کی تیار ہو گئے بیان واضح خاطر ناظرین ہو کہ ابتدا و انتہا تاریخ  
 جون کو سرسری لارنس جٹا اخبار کشمی کی مختلف اضلاع سے اودہ کے سنکر حکم کیا کہ اپنے قبائل بھیجی  
 بیون میں جا کر قیام کریں بعد صلاح اور مشاورہ کے رزیدنسی کے مکان میں رہے اور اوکھار چار طرف سے بندہ  
 کیا دیواریں ہر طرف سے اور تالین جنگل بنائیں ریت کی ڈھیر جا بجا کر دیئے تو پین نصب ہوئیں  
 ہر سبب خوراک کا فراہم کیا اور جن جن لوگوں پر گمان شر و فساد کا تھا قید کر دیا اور جو سیاسی  
 باغی پائے گئے ان کے پیار لیکر خست کر دیا اول مصطفیٰ علی خان بابائی شاہ اودہ کا نظر بند کیا گیا  
 پھر محمد بایوں خان اور مرزا محمد شکوہ جو دہلی کے بادشاہزادوں سے تھے اور ساخت و ساز میں انکی  
 مشہور معینہ کیے گئے پس نواب کن الدولہ ابن نواب وزیر سعادت علی شاہ کو گرفتار کیا کہ یہ باغیوں کے  
 حفظ و کثات رکھتے تھے راہ تسمہ نور بھی قید ہوا ان سب کو محکم ہونہن محسوس رکھائے لوگ قریب  
 دو ہزار کے پھرتی گئے یہ تو محاصرہ شروع ہوتے ہی پولیس میں باغیوں سے مل گئے مگر بعض بعض مثل  
 فرزند علی اور آیدین ہندو اور عبدالعزیز خان چونکہ ان روزوں سوار اور توپچیوں کی ہر پہر  
 ہائی ان لوگوں نے جو چند آدمیوں کو لاشہ کیا تباہ بعض انہیں آخر تک بہت جانفشانیان کین  
 جو مارے گئے مارے گئے ایک نو مار کھات نام اوکو اجازت ہوئی تھی کہ رہے یا چلا جاؤ  
 رہنا اختیار کیا اور محاصرہ میں برے برے کام کیے لیکن افسوس کہ اس صبح کو جو فوج انگریزوں کی  
 ان پہنچی مارا گیا اور کچھ مرزہ اپنی جانفشانیوں کا نہ اوتھایا اور صلاح سے شرف الدولہ غلام شاہ خان  
 کی بہت سامان رسد کا اور چارہ ایندھن وغیرہ جمع ہوا اور برے برے تعلقہ رازوں سے اودہ کے

مذہب چاہی اور کتبہ انعام دینے کا اقرار کیا گیا چنانچہ راجہ مان سنگھ کو جاگیر دیرہ لاک دی سالانہ  
 کی قیمت کے واسطے اور نواب علی قلی تعلقہ احمد آباد کو اور راجہ کو بخش سنگھ تعلقہ ارام نگر کو چالیس  
 ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر کا امیدوار گردانا اور تیس لاک روپیہ جو خزانہ بین بچے بہر زمین دفن کئے  
 گئے اور بارہ آدمیوں کو جہیز جرم ثابت ہوا چھی ہون میں پانسی دی گئی جہنت کی ہرمت  
 اور اس نواح میں اہل خلاف کے محاصرہ کا بیان اب جہنت کا احوال واضح خاطر ناظرین  
 کہ جہنت ایک شہر ہے کہ وہ فیض آباد کی رزیدنسی سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے چونکہ باغیان اودہ کی  
 خبریں لکھنؤ میں برابر پہنچتی تھیں جیسا کہ اوپر گذرا ہے طرف دیے لوگ فراہم کئے جوارا باہانسی  
 جو ایک مقام لکھنؤ سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے جمع ہو اور سرسہری لائسنس تھا کو بھی برابر روانہ  
 اخبار گذرنا تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ اودہ کے کس کس نام سے خط و کتابت کرتے ہیں اس قدر پر  
 کتاب لکھنا ہی کہ جیسا غیاں اودہ کو کانپور کے مروجہ خالی سونکی خبر ملی و فوراً لکھنؤ کی جانب  
 کیے پتیسویں جن کو اطلاع ہوئی کہ کس کس لوگوں کے ہر اول کا غول پانچ پیدل سو سو اور جہنت  
 آن ہو چکی تھی سرسہری لائسنس صاحب کو رہ کو جو جاو نہیں متعین تھی بلکہ رزیدنسی اور چھی ہون  
 میں قائم کیا اور چونکہ ان روزوں گرمی کی شدت تھی اور بعد جنگ سابق کے سب گورہ سپاہی  
 ہتھے ہوئے کنپس صاحب نے سولانا قی شہر سے فراہم کر کے واسطے فوج کے بجوائے تاسوار ہو جہنت  
 واپس آئیں تفصیل اس فوج کی جو صبح واسطے مقابلہ کروانہ ہوئے تھے چار توپیں متعلقہ توپخانہ  
 گورہ چھ توپیں متعلقہ توپخانہ بے آئین ایک آٹھ اونچ کا غارہ تیس ولایتی دو لں شیرز صاحب کے  
 اور آٹھ کے سوار اور تیس نمبر کے گورون کی بلڈن شاہی اور تلنگون کی بلڈن تین سو چھ سو اٹھ کے

اور بھی کہ دو توپیں پلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲ جلد دو سو کے توپیں طلوع آفتاب کے وقت  
 پہنچا اور زیدنی سے ٹھکر لوہے کے نزدیک جمع ہوئے اور ان سے اس صورت پر چلا کر آگے کے  
 غول میں سوار تھے ان کے پیچھے غبارہ اور غبارے کے پیچھے گوروں کا توپخانہ اور ان کے بعد تیرہ توپیں پلٹن  
 تنگنوں کی ایک پشت پر اور توپیں ان کے عقب پر باسیوں پلٹن تنگنوں کی اور پیچھے آٹھ سو  
 پلٹن کے تنگے آدی پس چودہ گز کے فاصلہ سے چھت قریب ہو جائیوئے جو دھان فراہم تھے  
 گوکہ مارنا شروع کیا اول بار میں ایک توپخانہ کا ٹانگے والہ اور بہت سے گھارڈو یوں کے ٹانگے تھے  
 ان لوگوں نے فوج کو سطر پر ترتیب دیا کہ ولایتی توپخانہ کو شرک پر قائم کیا اور اس کے پیچھے غبارہ اور  
 بعد اور ایک توپخانہ اور پیچھے اور توپیں اور گوروں کی پلٹن بائیں جانب میں اسماعیل گنج اور شرک کے  
 اور دہنے طرف کو ایک چھوٹا سا گالون بنا اوکے سامنے پیارگان ہندوستانی میدان میں  
 صف آرا ہو گئے اور کمال مضبوطی کے ساتھ توپیں سر کرنا شروع کیا لکھا ہوا جو کہ تیرہ گز فاصلہ  
 بنا اور قرار واقعی نہوتا تھا اور وہ دو ٹکڑیاں ہو کر دو طرف سے چلائے سوار لوگ اور دھان کے عقب  
 آٹھ سو بائیں طرف وہ اسماعیل گنج تک پہنچ گئے آٹھ سو پلٹن کے گورے ان کے پیچھے پرے ہوئے  
 تھے اللہ ندر جاکے توپوں کو حکم ہوا کہ دہنے سے انڈیا میں طرف پیادگان دشمن کو روکین مگر  
 ہوسکا ہندوستانی ٹانگے والوں نے تباہ کیا اس سے بعض چکرے پہنچے خندق میں گر گئے  
 توٹ گئے اب سوار انگریزی کو حملہ کا حکم ہوا اور نیشہ صاحب اور وقت حکم کی تعمیل کی  
 اور دشمن والی فوج نے سب آگے کے پیادوں کو پیچھے ہٹا دیا مگر کہ سواروں میں سے  
 دو سو سوار تو ساتھ دیئے باقی کچھ توپوں کو ہڈ کر پھاگ گئے اور وہ اسماعیل گنج پر قبضہ

کر لے اور وہاں سے بڑی قاتل لگے برساتے لگے پتھر پلٹن کو حکم ہوا کہ اسماعیل گنج کو چھین لیں  
گو یہ حملہ کیے پر انکی آگ سختی کر نل جانی ہو اور لغت بریکن تر جیبا اور لغت ملاسن  
صاحب بی خرم کاری آئے تب تو گویہ سپاہی کمال پہ انتظامی کے ساتھ منتشر ہو کر کچے  
تھے مجھ دیکے فوج انگریزی کو حکم دیا کہ آگیا ہوا غبار کے کو دہس لیجا نا چاہئے اس میں تو بون  
کی آواز سے مانی اور عری گہوڑے ڈر کر ہلے اور ٹانگے والے بھی گہرا کر بلیوں کو چھوڑ دیئے  
وہ تو مارے چلے آئے تھے لغت لوسیم جی بھی جب بھی ہو گئے لاچار غبار کو چھوڑ دیا دوست  
اکثر تو بچانہ کے ٹانگے والے تو بون اور چکر دن سے گہوڑے کھول اپنے سوار ہو کر کمال بدھ اس  
بھاگ گئے اب کل انگریزی فوج کامل نہایت پا کر پیچھے تھی اور وہ تائب کیے چلے آئے جو پیچھے  
رہی تھیں اسکو کات ڈالے تھے جب فوج انگریزی اس سر اسکی کے ساتھ لکریل ندی کے پار کے  
قریب پہنچی ایک اور جماعت نمایاں ہوئی اور تھوڑو دسٹرز صاحب نے حملہ کر کے ہٹا دیا  
بل سے اوتر کر چلے گئے بعد لکریل ندی پار ہوئے کے کتان کٹی دسٹرز جانی ہو کر سترک پر  
بہتہ گئے اور کونو دشمنوں نے مار ڈالا اور بعد اس زد و خورد کے باقی لوگ جب متعل لکریل کے  
ایک گوتے پر پانی پئے کو تھریہ اس حصہ میں لکھا ہی کہ کتان فوج صاحب نے سکے سوار دنگو  
جس کے عقب پر دشمن کے حملہ آور ہو گئے مگر کہ مقابلہ کر کے کتان مذکور کو چھوڑ کر بھاگ گئے عرض  
اسطرح فوج انگریزی کمال شکستہ حالی سے چھٹی ہوئی اور زریہ نسی میں پہنچی اس سکت میں ترا  
نقص انگریز لوگ بکھا ہوا علاوہ اس مذکور بالا کے کتان مکھن جہا مارے گئے اور بہت زخمی  
ہوئے تمام چکر تھے دیگر غبار کی تو بین اگلے آئے ہیں ایک سو بارہ گویہ مارے گئے



اور چوہاں رنجی اور ہندوستانی سپاہی کشتہ تو کم پوئے مگر باگے بہت اور فوج مسلمانوں کی اس  
 تفصیل سے تھی کہ دو توپخانے نوپنی توپوں کے ہر توپخانہ میں چھ چھ توپیں سو اس کے چار چوٹی  
 توپیں ہندوستانی سات سو یا آٹھ سو سوار اور پیادہ فوج میں ایک پلٹن بیسویں ہتھیارنگوں  
 مقیم فیض آباد اور باقی پلٹن اودھ لکھا ہے کہ ان پلٹن میں اکثر آدمی لوٹ کھسوٹ کر اپنا پیسہ  
 چلے گئے تھے سپر بھی اگر ہم فی پلٹن چھ سو آدمی رکھائیں تو کل فوج پیادہ یا پانچ ہزار یا پانچ سو  
 ہوتی ہے ان کے ہمراہ آٹھ سو سوار اور ایک سو ساٹھ گولہ انداز غرض تھے ہر گتہ یہ سب  
 رزیدنسی اور چھ بیہون میں بالکل محصور ہو گئے اور ہر چار طرف سے باہر والوں نے گیر لیا ہر چار  
 والوں نے دیکھا کہ چھ بیہون کا بچا مشکل ہی اول کر لیا پھر صاحبِ مملکت چھ بیہون کے توپوں میں کیلے  
 ہو کر بیٹھے ہر بار دھلا دی اور رزیدنسی والوں ادھر ادھر گولے مار کر خیال کو محاصرہ کیا بات  
 اور درات کے وقت چھ بیہون چھوڑ کر رزیدنسی میں داخل ہو کر چلے گئے اس ترکیب سے لگا دی  
 تھی کہ چھ بیہون ایک گنہہ کے بعد بالکل اور گیسر نہری لارنس صاحب نے رزیدنسی کے تھے حصہ  
 میں ہر جگہ دکھلائی دیتے تھے ہر جگہ پر واسطے ملاحظہ امتحان کے آتے جاتے تھے یہ لوگ یہاں سے  
 بری جلدی اور دانائی اور استقلال سے رزیدنسی کے مقابل ایسی جگہ مورچے قائم کئے تھے کہ جان  
 اٹھانا ناغیر ممکن تھا خطہ اٹھ لکھا ہے کہ اس محاصرہ میں کئی فسر خدائی بی باغیوں سے ملے ہوئے  
 اور فوج میں ان کے شریک توپخانے کے حاکم خصوصاً ایک صاحب کا نام لکھتا ہے کہ وہ توپ لگاتے ہوئے  
 اور حکم دیتے ہوئے ہر تے تھے اور جیسے آدھی باغیوں کی فوج میں جو فسر تھے اور کئی  
 طرف سے آدھی توپیں لگاتے تھے کہ مکانات حصار کے مسامرے دیتے تھے اسی محاصرہ میں

سرسری لائرس صاحب جم کو گولہ سے زخمی ہو کر کہ ایک ہر او نکا تو ت گیا تھا چوتھی تاریخ جولائی  
 انتقال کئے اور دم واپسین میجر نکس صاحب کو اپنے جگہ عہدہ برکٹسری اوڈہ نامزد کیا اور برگڈ  
 جنرل نکس صاحب کو حکم اعلیٰ فوج کا مقرر فرمایا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اندر کی اخبار باہر والوں کو  
 پہنچتی تھی خیر اب واضح ہو کہ دوسری کو تو ماہ صدر کی لائرس جبار خنی ہو تھے تیسری تاریخ  
 یہی تمام دن تو پہا ہر کی چلتی رہی چوتھی تاریخ اونکا ہتھیاستر جاب بھی زخمی ہو گیا علاوہ برن  
 اوس شب خدمتی لوگ بھی ہسروں کے پھاگ گئے اور یہ بھی پوشیدہ نہ ہے کہ اوس تیسری اور چوتھی  
 تاریخ سے جولائی کی توپوں اور بندوقوں کی مارا اور زیادہ ہوئی کانپوری مورے سے باہر  
 بہت سے انگریز مار ڈا سا توین تاریخ مک اکثر آدمی انگریزی حصار میں مار گئے پندرہ س  
 مارے جاتھے تب آہوین کو چند ہسرا ہر نکلے اور ایک توپ میں دشمنوں کی کیلے تھوک دیا اور  
 چالیس آدمی اونکے مارے انہیں سے صرف ایک سکھ اور دو گویہ زخمی ہوئے سب شہر کو جت  
 دشمنوں کوٹ لیا اس سے بہت سے سکھ سپاہی کل شام کو پھاگ گئے تو ان کو بھی تین بندوق  
 چلتی رہیں اوس ایک انگریز صاحب نے کہ بہت شجاع ہے چند آدمیوں سے باہر نکلے اور لوہے کے  
 پل والے پوچھ پر جا کر حملہ کیا اکثر سپاہی سوتے تھے اور بعض روٹی کھا رہے تھے انگریزی قافلہ  
 آتا دیکھ کر اپنی بندوقوں کی طرف دوڑے انہیں سے ایک توپ کیل ہو کر دیکھ دوسرے  
 سنیے دو تین مار ڈا لے اور حملہ حصار میں واپس آئے ہر اندر اگر خوب باتیں بندوقوں کی  
 چلائیں دشمنوں تو اس میں گدیزی ہر گبار ہوئی تاریخ جولائی بھی دوتین ہسرا زخمی ہوئے اور  
 بارہوین کو ایک فسر تیرہوین کو یہ بھی خوب برسا اور گولوں کی خوب بوجھا رہی چودھوین کو

خوب گویا مارے اور حصار پر حملہ کرنا چاہا بندہ زہروین کو بھی بی حال رہا دس لمبی روز بیمار جا  
 تے اور بیمار دس ایسے بچے ہوئے لگا تھے کہ انگریزی حصار کے تو پونکا اونپر اثر بہت کم ہوتا تھا  
 تین افسر متعلقہ تو پونکا اُس روز زخمی ہوئے سولہویں کو یہی صورت رہی رات کو حملہ کیا عین دو ایک بجے  
 آگئے تھے پہرہ بٹا دیا ایک افسر تو مار گئے اور ایک زخمی ستر دین کو فقط ایک افسر مارے گئے  
 اور بیسویں کو ایک افسر میر پر بیٹھے ہوئے تھے سر میں گولہ لگا وہ بھی مر گئے بیسویں کو پہرہ بٹا دین  
 حصار کا ارادہ کیا جو ایک ہر سائی محصورین بھی اندر جواب دیتے رہے یہاں تک ہسپتال کے  
 زخمی بیمار لوگ بھی بندہ دین مارے رہے اس میں باہر والوں نے سرنگ اور آدھے دھواں  
 تمام زہرہ نسپی میں بہر گیا اور اس دھواں میں حملہ کئے جب نزدیک ہوئے تو دیکھا کہ سرنگ نے  
 موچہ پر تلگئی نزدیک تو آگئے تھے سیکڑوں مار پڑے لکھا ہے کہ سردار انکا تو فی اپنی تلوار کی نوک پر  
 لکیر لکھانے لگا اور کچلے آؤ بادر آگے تر ہوئے آگے ترے انگریزی گراپٹے اویس سیکڑوں  
 نو دین پر لگا دیا وہ سردار اپنی مارا گیا یہ دیکھ کر ہاک اڑے لکھا ہے کہ اس موچہ پر ایک گنہ گند  
 برابر لڑائی ہوئی اور توپیں فوجہ لڑائی کے بھی چلین اور دوسرے موچہ کا یہ حال کہ وہاں بھی بازار  
 گرم ہوا اور اندر آپا ہی ثابت کو اپنے قائم کئے ہوئے جواب دے جاتے اور باہر لوگ جب  
 دیوار تک پہنچ گئے یہ بڑی غلطی کی کہ زینہ ساتھ نہ لگئے وہاں جا سوچی بکارنے لگے ستر ہی لاؤ  
 ستر ہی لاؤ جو دور کر ستر ہی لایا جاتا تھا وہاں پر سے گولی مار کر گر ادیتے تھے پہر تو چند آدمی  
 دیوار پر پڑے آئے یہ سگینوں سے مار کر گر ادئے اور چونکہ باہر لوگ زیر دیوار آگئے تھے  
 زہرہ بدق کی اسپر نہ پتی تھی تو اندر والے انہیں اور چوناد وغیرہ اس کثرت سے نیچے پھینکے کہ سب

دیوار سے بہت کراہتی دور آگئے کہ زہ بندوق کی انہر ہوئے لگی اسدن پر چار طرف سے حمل  
 آوئے اور جو آئے تھے آخر کار باہر والے بسا ہو گئے اس کی انکابر الفضا ہوا ایک سولاش  
 وہ فقط سامنے سے نور چڑھا کر اوتار لگئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ کچھ قنیشل کے مکان پر جو  
 تھا اس طرف ایک مولوی صاحب ہر اجنبہ آئے ہوئے دین دین فرنگیوں کو مار دے فرنگیوں کو  
 مار دے کھار ہوئے ہزار دن آدمیوں کو ترغیب دیتے ہوئے چلے آئے دیوار تک پہنچ گئے اور  
 چونا پینکا جب کراہیں گوی کے آئے بندوق تو پین مارین چند عرصہ کی لڑائی بعد پین  
 اونے اپنے مار گئے مگر مولوی صاحب نے جہند کو بچا کر لیکھا غرض پر چار طرف سے ہریت ہوئی حصار  
 میں ستر آدمی دلائی رخی اور مقتول ہوئے اور باہر کے ایک ہزار جمع مقتول ہوئے سے صبح لڑائی  
 شروع ہوئی پتی چار بجے مک شام کے جنگ ہوتی رہی بعد چار بجے کے آگ برسینی موقوف ہوئی  
 تب باہر والوں نے انکشان حمل کا بھیجا اور کہا کہ مرد اوتار لیجئے دو یہ مناسب ہے اور جاؤ

کہ اگر ناشین پر تیرے ہنگے تو بد بو حصار میں ہو جائیگی باعث بیمار کیا ہو گا قبول کیا بعد اسکے  
 باہر باہر والے لوگ رات اور دن برابر تو پین چلانا شروع کئے اور چند مورچے نے لگائے اور  
 برابر نشان مارے تھے کہ اندر والوں کا تر الفضا ہوتا تھا دوسرے روز پینے اکتیسویں مارچ بارہ  
 مارے گئے پھر پہلی گشت کو آتہ آدمی اندر کے مقتول ہوئے دوسری مارچ چوتھ طرین سے عقب گئی  
 پتی دہ جہان جان سرنگ لگائے تھے یہ بھی سرنگ ادھر سے لگا کر اوسے اور دوتے تھے  
 ڈاکٹر صاحب نے لگئے تو پین بندوقین برابر چلتی رہیں پستہ کا کو دوقین آدمی اندر کے  
 بیضہ کی بیماری سے مر گئے اور چستی کو شہر میں باہر والے اس روز پورہ چاند تار لکھا ہے کہ اپنے

اپنے بادشاہ کو تاج پہنایا خوبین سلامی کی سرکین اندر دیکھتے ہیں بھنے چاما کہ ہماری  
 کھلے ہی ہیں لیکن وہ آواز سلامی کی توپوں کی ہتی دشمنوں کو ایک حملہ باہر سے اور ہوا پر  
 جیسے کہ بیوی کو ہوا یا سنی نہتا اور دوسرے نگین باہر والوں کی پٹا لگا کر اندر دیکھتے  
 اوس روز ہی باہر دیکھ گئے اور پیچھے دوتن آدمی اندر مار گئے اور دوسرے نگین باہر دیکھ  
 بھی اور دیکھنے لگا اندر والو کچھ نقصان ہوا اور دیکھنے کے پہر باہر دیکھ گئے اور دیکھ  
 طرف ثانی والے مارے پہر دوسری طرف سے حملہ کیا پہر واپس آئے کچھ مکان اندر کے  
 مسما ہو ایک آدمی مار گئے چودھویں تاریخ باہر والوں نے ایک سرنگ تیار کیا اندر والوں  
 اس کو سرنگ لگا کر اور دیکھ مکان اور گیا اور سرنگ بگڑ گئی اور چالیس بجائیں آدمی  
 مارے گئے تیرہویں گت کو ایک سرنگ اور اور تیرہویں ہلکے سا تہ عیسائی دوسرے دیکھ کر  
 دیکھنے اور چند فسر اور گئے اور سین بعض جو گرے چوت آئی اور بعض کا پتہ نہ لگا اور اس  
 سرنگ سے ایک یار حصار کی ہی تو ت گئی اندر آئے کو راستہ ہو گیا باہر دیکھ گئے گستا  
 مگر ایک گولی اندر سے ایک نے اسی تاک کر ماری کہ ایک سردار اور دیکھ کر گیا اور وہ ارادہ فرج  
 اور نو آدمی جو دیکھتے تھے اور وہ اس جگہ کو قضا کر لے تھے چند چاہے اوس تو کھالنے پائے  
 مگر بارہ بجے تک اندر دیکھ کر ایک مورچہ تیار کر کے توڑ چلائی شروع کئے اور باہر والوں کو احاطہ سے  
 کھال دیا اور بلکہ بعض آگے تھے اور دوم احاطہ سکھوں کو بھی جو قبضہ کئے ہوئے تھے پہر  
 چھین لیا اور دمان سے بھی ہٹا دیا تب جو لوگ کہ سرنگ میں دیکھتے تھے بعض نے ان کو جا کر جو  
 دیکھا تو ادھو تھک دیکھ گئے دم گشت کرب مر گئے تھے بلکہ جماعت اندر کے ایک حملہ اور

کر کے بہت باہر والوں کو مار پیٹا اور باقیوں کو بھاگادیا اور بہت سے چوہے گھر چلے گئے اور دیے  
 گویان مارتے تھے مسار کے اور ایک نئی سرنگ کو جو دشمن کہہ دیتے تھے بھاگ دیا اور ہر جگہ کہ  
 وہ سدا کر اپنے آوین اپنا کام کر کے پہرہ پس حصار میں آگئے بیویں اکثر ایک ہی خواہ  
 کہ ذکر اس کا مکر آویگا تعریف میں موفی الیہ کہ لکھتا ہے کہ وہ بندوق خوب لگاتا تھا حصار انگریزی  
 میں جو مورچہ کا بنور مشہور تھا اس کے مقابل ایک مکان تھا کہ اسپر باہر دیے لوگ گویان مارتے تھے  
 وہ خواہ سہرا بھی اسی مکان پر سے بہت سے آدمی اندر مار ڈالے اور قبل اسکے جولاہی کے  
 مہینے میں ہی ایک گروہ انگریزی نے اس مکان پر حملہ کیا تھا اور حصار سے باہر نکلے اور اس مکان میں  
 جو گئے ہتھو کو سوتا یا یا سنگینوں مار ڈالا اور وہ خواہ سہرا بھی ہوا بندوق چلا رہا تھا اور  
 بچے کے حملہ کی خبر نہ تھی اس کا خیال بات دینے کے واسطے چند فہر اندر سے گویان چلا رہے  
 کہ جنکے جواب دہ میں دو مشغول رہا اور وہیں چلے آئے ورنہ وہ ہتھو کو ہلاک کیا ہوتا اور چھپے  
 بندوق پر اس گھر میں جمع ہو چہ اندگریزی مورچوں سے ہم کے گولے دمان پر اور تار کے  
 اثر ہو اگر آج کی تاریخ سرنگ کے وسیلہ سے وہ مکان مسامریو گیا اور چھ سات آدمی ہی  
 مارے گئے اور بعد ازیں سرنگ کے باہر نکلے ایک حملہ کیا اور وہیں آئے بے تھوڑی دیر میں بہت  
 گولے حصار میں مارنے لگے پچیسویں اکت تک چونکہ باہر والوں کو کمزور لگتی تو اپنے انگریزی  
 زنادہ عقلمندی ساتھ کرتے رہے ستمبر کے مہینے میں ہی گولہ بازی ہی اکثر سرنگیں پتالگا کر اندر  
 دیا اور دیتے رہے لکھا ہے کہستان فتنہ جہاں بہت عقیل اور شجاع تھے سرنگ کا سراغ انہی سے  
 تھا ایک گولہ کی زد سے سراوٹھا اور گیا چوبیسویں ستمبر کو کیا کہ توپوں کی آواز انہی اور شہر میں

غل اور شور و آکشیوں کے بل پر سے تانبے ہانگے لگے من بعد چھیون کہ انگریزی فوج حکم میں تشریف  
 جنرل ہولاک جہاں لکھنؤ میں پہنچی لکھنؤ کے جب گولوں کا شمار کیا تو فقط ایک مکان میں چار سو  
 پینتیس سے اس سے دس ہزار گولوں کے قریب انگریزی میں آئے اور لیاں تو بشمار میں لاکھوں  
 بی گرن چار سو محصورین حصار اندر دفن ہوئے اور یہ بھی واضح ہو کہ جنرل ہولاک جہاں لکھنؤ کو پہنچے  
 تو پہلا فائدہ یہ ہوا کہ زریہ نسی پلا باہر کو نکل کر چند مکانات دیر انکارہ کے اپنے قبضہ میں کر لئے  
 ان مکانات پر سے باہر دلاڑی سخت آگ برساتے تھے خصوصاً لکھنؤ کے وہ بادشاہی خواجہ سرا  
 کہ جہاں ذکر ہو چکا گوشت کے دروازہ پر سے پٹا لٹا مارتا تھا کہ بڑا افسوس ہوتا تھا اگر حرم کے گویے  
 ادھر سے جا کر دروازہ پر پہنچے اور اسکو بہت جا بے تورا اگر وہ نشانہ باز چارچند اس  
 پر سے زریہ نسی میں پیشکش لگتی تھی اور وہ خواجہ سرا ایک فل بندوق اور ایک دورین  
 لے لے بیٹھا رہتا تھا اول دورین سے دیکھ لیتا تھا کہ اب نہ دیا گولہ پسکنے کو ہیں نور ایک جھو  
 میں ہو جاتا تھا اور جب کم کو گولہ پیت جاتا تھا ہر اپنی جگہ پر بندوق لیکر آ بیٹھتا تھا آخر کو  
 انگریزی فوج نے جو مدد کو آئی ہوئی تھی اسکو کٹر کر مار ڈالا اور ان مکانات کا ماتہ لکھنے سے  
 ہر چند کہ اندر والوں کو خوب موت حاصل ہوئی جواب آدو شالے اتنی گھوڑے مع اونکا سازو  
 سامان اور زیور پوش گین بندوقین قالین علی ہذا لیکن اندر والوں کا مقلہ ہی بے کہنے ہیں کو مدد  
 آئی مگر ہم کو خلاص حاصل نہ ہوئی بلکہ وہ بھی ہمارے ہمارے محصور ہوئے اور غل کی قلت تیری فاضل لکھنؤ کی  
 کیفیت اور وہاں کے جنگ کا بیان یہی جانا چاہئے کہ اس ہنگام میں اندر و بلند شہر والوں نے  
 چھپ کر قریب گونشاہ اوہہ ساہی کے کہ آبدیہ اس برس کا سن تھا بادشاہ بنایا اور کام

سلطنت کا وزیر اسلم خان الملقب شرف الدولہ کو سپرد ہوا کہ تو اس شہر کو بری خرابی سے  
 مارا اول تو باغیوں نے اس کی دہرائی اور چھین منہ وائیں اور منہ اور منہ اور پناہ کیے  
 کہ ہے پر چڑھایا تمام کلینین پر آیا یہ قتل کیا تمام ہندوستانی عیسائی بھی بے مروت قتل ہو گئے  
 چیسو تاریخ و سہرہ کو ربالا کی ایک کستان زیندی سے دیرہ سوادی لیکر باہر نکلا اور ہر والوں کے  
 توپیں چھین لیں درجنے آدمی دکان کستان بازار میں تھے مارتا اور ایک کستان کو کچے پل پر جا کر  
 غبار دین کیل شہر کے اٹے اور بارو کا میکان اور آدیا امین کو سپرد اور آتش گزری زخمی ہو گئے  
 مگر تین توپیں بری اور چار چھوٹے چھین لائیں ستائیسویں کو بھی اندر داخلہ کئے مگر باہر والوں نے  
 کر کے اور نہیں ہٹا دیا کو کامیاب ہوئے لیکن تین توپیں کیل شہر کے اور چھ جلاوطن لے آئے اس  
 جگہ تہ گورے مارے گئے اور گبارہ زخمی اور ایک جہاز خنی اور ایک ہل قلم سے بھرتول ہو گیا  
 کو تین جگہ ہو گئے سی توپیں چھینی اکثر دین کیلن شہر کو کین بکار کر دیا اور دوسرے لکھن سوانہ  
 اور آدین دوسرے حملہ میں باہر والے بیت مارے گئے اور سے ایک افسر زخمی اور ایک مقتول اور  
 سوا اٹھ شخص اور مجروح و مقتول ہوئے ستر حملہ میں ہتھوڑوں کو ہلاک کیا چھٹا نام توپ چھین لے  
 یہ تو باہر والوں نے ایسی آگ برسا دی کہ جس سے پتھر آدی مخرج و مقتول ہوئے اور  
 لاچار ہو کر واپس آئے دوا زخمی ہوئے پہر دوسرے اکثر کو ایک بہ سخت حملہ اندر والو کا ہوا  
 اگر زخمی میں دوا آدمی مار گئے گبارہ زخمی مگر تین توپیں انکی چھین لائیں اور بارو والا گبارہ زخمی  
 والا مکان پر دو کو مسمار کر دیا ایک صاحب کو زخم کاری آیا وہاں قریب و ایک شہادت آباد کے  
 دے طرف ایک پرائی مسجد تھی اس میں سے بندہ زخمی گولیاں مارتے تھے یہ اس سے پہچاننا سہا





ہندوستانی سپہ سالار کا اور ایک کھانی ملحق کل سوار تین ہزار عار کو قریب تھے اور بارہ  
 دو ہزار اسٹا سو کے فریضہ عالم باغ کے پرلی طرف سے فوج میں برکندر اچیف صاحب ہا کے دشمن  
 نے حملہ کیا خوشگت دیکر باغ عالم پر پہنچے وہاں بہر چوڑ کر دکشا کی جانب کہ یہ شکار گاہ  
 بادشاہی ہی کوچ کیا راہ میں گولیوں کی سخت برپا ہوئی وہ اسکو سیکر بعد ایک چھوٹے جنگ  
 دکشا میں خیمہ زن ہوئے پھر سولہویں کو سکندر باغ کی طرف چلے وہاں سخت لڑائی ہوئی بیچ میں  
 ایک بہت بڑی عمدہ عمارت تھی اسکی مضبوطی بہت خوب طور پر کی تھی دبا کر کش فوج کو جمع  
 ہوئی در اسکے باہر سر راہ ایک گاؤں میں بہت لوگ خیمہ زن تھے لکھا ہی کہ اول سکون کو حکم حملہ کیا ہوا  
 بعد ولایتی فوج کو ولایتی لوگ اس خیال سے کہ صرف ناموری سکون کی اس جلد میں ہوگی دوتارے اور  
 مانند دیوانوں کا سکندر باغ پر گرے وہ لوگ ہمیں دے دل ہو کر لڑے کہ انکی کسی نہ اترے تھے  
 اکو تین حملے ہوئے آخر کار ایک طائفہ پوری سی دیوار توٹ گئی رستہ ہو گیا بنا اس رستہ  
 تہوڑے تہوڑے آدمی اندر جا سکتے تھے اور اندر دیوانوں کو دیوار کے توڑے کا مطلق خیال تھا اس  
 کچ فوج انگریزی سکندر باغ کی دیوار تک پہنچ گئی انے میں جبر ہو گئی توپیں لا کر جہادیں سی لگائی  
 وہ مار ماری کہ جیسا چاہا ہا میں ہنسنا ہی اسقدر فوج انگریزی ضائع ہوتی تھی باوجود اسکے کہ  
 چلے جاتے ایک قدم پیچھے نہ ہتے تھے آخر کل فوج باغ کی چار دیواری کے پیچھے گئی اور وہ  
 لوگ جب دیوار کے سوراخوں میں سے گولیاں چلائے یہ جیت ریز دیوار ہو گئے اور کچھ  
 سب بندو تین اندر دیوانوں کی چل گئی تھیں دیے دوبارہ ہر نیکارا دہ گئے اس وقت میں  
 یہ لوگ لوہے کے سلاخوں اور کٹر کیونکو توڑ کر باغ کے اندر جا گئے یہ چند کہ دے روکے

مگر کچھ نہ ہو اور ہزار آدمیوں کے قریب باغ والے مارے گئے دروازہ سکندر باغ کے اور کمرے کمان  
 کے خون سے اسیر تھے رخیون اور دون کی ڈھیر لگی ہوئی تھی اسطور پر مضبوط جگہ جہاں ہجوم  
 خلائیق کا تباہی ہو گئی بعد اسکے سولہویں کو پہر ایک بڑی بہاری لڑائی شاہ نجف پر ہوئی  
 کہ یہ ایک بڑی مسجد اور چار منار اور گرداؤ کے عمدہ باغ جب سپر انگریزی فوج گئی تو یہیں  
 رہیں وہ بھی جوان بہت بہاری آگ برساتے رہے تین گنتہ تک بڑی غضناک آگ بہنکی من بعد  
 انگریزی فوج نے حملہ کیا دواورین توڑ کر انڈر گسٹ لکھا کہ لاشوں سے شاہ نجف کو بھر دیا  
 یہ مکان بھی فوج ہو گیا دمان فوج نے آرام کیا جسے دیئے ستر وین تانچ مس ہوس یعنی میزبان خانہ  
 جو یہ انگریزی نام سے مشہور ہے اسے گردا ہل ہند نے ایک بڑی عمیق خندق کھودی تھی اور مٹی کی  
 بھڑوٹا ایک قبیلہ دیواری بنا کی تھی بخارون سے اول اسکو کئی جاے شکستہ اور مسار کر دیا پہر سکھوں  
 نے حملہ کیا مگر اندر آئے جسکو پایا نہ تیغ کیا عقبہ میں اس کے رصد خانہ تھا او سے بھی بے لیا  
 مڑی محل کو بھی قبضہ کر لیا اطراف دوجانبے مکانات حسین کے لوگ سب جمع تھے خالی کر دئے  
 خصوص دکن سے سیکر حصار تک رستہ صاف کر دیا دکن کی جانب کے ریلوے کنڈر انجیف  
 صاحب ہادر کے قبضہ میں آگئے اور حصار کی طرف ہیولاک جہاں باغ دھار کے تاریقی قائم  
 کیا نام کرنے میں اسکے ایک فرزند بھی اور ایک ماہر لگے یہ مطلب تمام ہوئے پر ہند یون نے پہر  
 ایک حملہ مس ہوس پر کیا کنڈر انجیف صاحب ہادر ذات سے مقابلہ دئے ہوئے لکھا ہے کہ  
 فوراً ایسا گادیا سیکڑون اوس جگہ مارے پڑے اب محصورین لکھنؤ کی خلاصی کا مل ہوئی اسی تانچ  
 سے یہ کوئٹہ نولن کیمل صاحب ہادر سپہ سالار ہند اور جیمس وٹرم صاحب اور جنرل ہیولاک صاحب

ملاقی ہوئے دو لو جو سید لار سے ماہیہ طایفے تمام فوج انگریزی میں مبارکبادی کا ایک ستور  
 عظیم برپا ہوا لکھنؤ پر قبضہ کیا ان قوتوں میں سپہ سالار کا نقصان ہوا ایک سو بائیس مار گئے  
 پینتالیس زخمی میں ایک سو سپہ سالار کا واسطے خالی کر دینے حصار ہوا سب میں بچے حصار دکن کی جانب  
 روانہ ہوئے خانہ بھی ان کے ہمراہ کر دیا رستہ خراب ہے ڈھنگا ہوتا ہے میل عورت سیدل جلیں یہ گویاں  
 مارتے رہتے سب بھگت رہیں فقط ایک ضعیف عورت کی تا نگین ایک گولی لگی باقی رکھنا ظنت دکن کو  
 پہنچ گئے حصار موڑے اوتھالے تمام سب جنگی جلا دیا نہ یوں کو حصار خالی ہو گیا جسے شام کو  
 سکندریا پونچے وہاں سے دس بجے روانہ ہو کر دکن داخل ہو بیسویں اور اکیسویں کو سکندریا  
 نے اعدا و انو آپ سے قیصر باغ کو توڑا اور دوپہر برابر بادشاہی محل میں گولے پھینکا لے بیسویں کو  
 رات کے وقت بارہ بجے تھے کہ فوج لکھنؤ کو بھی خالی کیا اور حصار زریندہی سے سب محصورین صبح کو  
 چراغ جلنے ہوئے چوڑ کر چپ چل نکلے دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی دیے یہ ستور تو ہیں جلائے  
 رہے غرض زریندہی سے چکر ایک کھی میں ہو گئے اور سب سے لڑ کر ایک گاہ میں تیرے پس سکندریا کی  
 راہ سے چلے وہ پڑی دیر تک وہیں کولے مارتے رہے ہر افریب کہانہ بالکل غافل ہو گئے جو بیسویں کو  
 دکن سے نکل کر عالم باغ میں کہ چار میل پر پہنچا وہاں بیولاک جسا مرض خوشی سے مر گئے  
 ستیوں کو عالم باغ سے بھی چار میل پر پہنچا وہاں سنگا لگا گویا کی کنجشست نے  
 کانپور پر حملہ کیا ہی بھر دستے اس خبر کے جلد چلے اور آرتیس میل کی منزل طے کر کے چار میل کے  
 فاصلہ پر کانپور سے پہنچے یہ تو سب محصورین استیوں کو کنارہ کشا پر کانپور کے سامنے  
 خیر رہا ہوئے وہاں سے لڑائی کی کیفیت معلوم ہوتی ہی گھوٹے جلتی نظر آتی آتے تھے قبل اسکے

ایک روز یعنی ایسا سوین کو کانپور میں ترائی ہوئی اگرچہ ایک سمت پر فرنگی لوگوں نے دشمن پر فتح  
 پائی تو پھر چین لین مگر برگتیر ولسن صاحب مارے گئے اور پانچ دوسرے افسر اور نو سو گوریہ  
 کام آئے پھر چوتھی تاریخ دسمبر کی آکاہی کا جانب سب محصورین روانہ ہوئے اور ساتویں تاریخ دنا  
 ہوئے اب یہ بھی معلوم رہے چونکہ مخبر متواتر احوال کشمیر کا اور آخر فرشتہ اس لئے بیان احوال  
 لکھنؤ کا بالکل چھوڑ دیا اور لفظ انشاء اللہ کہہ کر آئندہ پر رہا ہے اور کانپور کا بیان پھر شروع کیا ہے  
 راقم ہی سہی کرتا ہوں لیکن باقی کیفیت فتح کی نہیں لکھی اس کا نتیجہ کیا کانپور پر باغی گواہی کی  
 سہ ماہ کنشخت کے حملہ کا بیان واضح ہو کہ گواہی کی فوج کنشخت بیس ہزار تعداد میں تھی جس میں <sup>۲۶</sup> تاریخ  
 نو فرستے کانپور کے انگریزی فوج پانڈی میں صفار اس پر کر لڑی اور غول سنو کے مقابلہ ہو کر ادھن  
 بقا دیا پھر نائیسویں تاریخ دوپہر کے وقت ایک جم غفیر اور ہجوم شیر فوج کے بچے سے اگر مقام  
 جوہی پر سے تو جگہ چلانا شروع کیا یہ ہی تیار ہو گئے پانچ گھنٹے تک آجگلیہ جٹا دہلی کی سڑک  
 کا لپی کی سڑک سے ملی باز ارجکے جدل کا خوب گرم رہا کنشخت والوں نے جزل دندہ ہم  
 صاحب کو گیر لیا اور شیر میں داخل ہو کر انگریزی مورچہ پر حملہ کا ارادہ کیا جس سے مو صوفی مورچہ کا  
 پکانا ضرور جاں امید کو چھوڑا اس طرف آئے وہ لوگوں نے سب پر قبضہ اپنا کر لیا اور باقی چلا دیا  
 لکھا ہے کہ پانڈو دیرہ انگریزی جلاد نے اس روز بڑی شکست ہوئی اور انھیں پٹا بعد اسکے  
 نانا صاحب ہی اپنی فوج سے آگلا اور اس کا بیانیہ ہوا جسا وہ ہی اپنے ہراسیوں کو لیکر شامل ہوا  
 انیس ہزار کا یہ ایک بڑا غول ہوا اور یہ لوگ اپنی فوج کے چار غول کئے تھے انہر چار ہزار ایک غول سے  
 ترائی ہوئی تو کامیاب ہوا اس طرف سے پس کیا دو توہین چین لین اور دو غول والے

صبح سے لیکر رات تک لڑتے رہے آخر کار پہلے پہر تیرا غول اکیلی ملک اور کچھ تو کون گند  
 جہاںگریز فوج کو بھڑکاتے تین پہنچے اسوقت ایک فوج کثیر جو چھٹی تھی سائیں اٹھی لڑنے لگی  
 انگریز کو ہتھ پڑا وہ دم ہمت فرما رہے تھے یہ نریت اچھا تو تین تاریخ نوہ کی ہوئی بس  
 وہ لوگ نہ جانتے کہ ان کی سبب انگریزوں کا پایا لوت لیا اور انیسویں کو فقط تو تین مورچہ انگریز  
 اور پل کی جانب کے دیے چھوڑتے رہے اور یہ بھی واضح ہو کہ دیے تصویر میں جو کاپر سے آئے  
 ہیں اور دما کے آگے آباد روانہ ہوئے تھے لکھا ہے کہ انہیں سے بھی چھ سو نو نوہ سے دہری دسبر تک  
 دس فرما رہے تھے اتریس زخمی چھٹی تاریخ تک کل فوج باغی چھ سو تیرا تھی اور چالیس فرسٹ فوج  
 یہ لوگ شہر کے اندر تھے اس تاریخ کو گندرا خیف صاحب دار نے چار غول اپنی فوج کے لئے اور  
 برگڈیریم صاحب باندہ نے مورچہ گاہ سے چادری کھینچ کر پ اندازی شروع کی تاکہ دشمنوں کو دھوکا  
 ہو کہ فوج انگریز اس جانب سے حملہ کرے گی دو گنہہ تک وہ تو پ انداز رہے اور فوج انگریز حاکم  
 گندرا خیف صاحب ہمارے مختلف موتوں پر دشمنوں کی نظروں سے چھ سف باندہ کر آمادہ و  
 مستعد کیا رہے اور جب دیکھا اور ہر کو جب ہر تو پ اندازی برگڈیریم صاحب کی ہی متوجہ ہوئے  
 گندرا خیف کا حکم سواروں کو ہوا اور تو پچانہ ایسی پر کہ بائیں جانب سے نہریار ہو کر عقب پر سے  
 حملہ کریں اور پیادہ ساہنے کی طرف سے بورش پس تو پ چلنی شروع ہوئی وہ تو اس طرف سے  
 غافل تھے اس طرف سے لڑنے کا سرنگام کیا تھا اور یہاں ہی نہریار ہو کر دشمنین جاگنے پر قتل عام  
 چھایا دشمن کو شکست کامل دی کل فوج باغی بلا تھکشی ہاگی اور ان لوگوں نے چودہ میل کا پھی گئی  
 تک تعاقب کیا کہ سیمہ ہر بعد کا میاب ہو مقام مذکور کو قبضہ کر لیا اور جنرل مسٹفیلڈ صاحب

بہادر نے اس مقام کو جو صوبہ دار کا تالا کے نام سے مشہور ہے وہ چلائی و مان سے دیرۃ نسل کا  
 کا ضلع زکیتی ہٹا کر کورستہ میں کچھ تھوڑے تھوڑے سے غول ٹائل پائے سبکو شکست دی سپاہ کا  
 تمام کپود دشمنوں کے فتح کر لئے ساتویں کو کانپور بالکل دشمنوں سے صاف ہو گیا وہ مغرب طرف  
 بہاگ گئے آٹھویں کو برگڈیر سید رہیں ہو صاحب بوجہ حکم کندہ راخیف صاحب بہادر کے دھسرا  
 آتہ سومردان فوج گیارہ ہزار تپ لیکر تھوڑے گئے اور ومان سے سوچ پر پہنچے ومان سے  
 سہاگات تین میل ہی نہیں کو جب گات پر پہنچے ومان کنارہ گنگا کے دشمن جمع تھے تو پل اندازی  
 شروع ہوئی انگریزی تو پخانہ تو پخانہ انکا بند کر دیا تب سواروں اور دہریہ حملہ کیا اور دہریہ  
 سوار مقابل ہو کر انکو ہٹا دیے اور پٹھان کو قتل کل فوج دشمن کی بدحواس ہو ہاک بھلی چوہہ برنجی  
 تو بہن ایک لڑکی کی اشارہ پی تو پ اور پٹھان ساما جنگ کا چکر تھے وغیرہ چوڑے دیا یہاں لکھا ہے  
 کہ سہاگات کی لڑائی بہت سخت ہوئی ہی گویا اور گراپ مینہ کے مانند پڑتے تھے مگر ایک آدمی بھی  
 فوج انگریزی سے زخمی تک نہوا صرف ایک گھوڑا متعلقہ تو پخانہ مارا گیا اور مختلف لڑائیوں میں کانپور  
 جو تیسری سے دسمبر کی آٹھویں تک دسکی ہوئی ہیں تیرا فسر مار گئے اور چھبیسویں زخمی فوج گدہ یعنی  
 فرخ آباد کی کشتی کا بیان چونکہ فسر فرخ آباد کے بریلی اور سہاگ آباد کی خبریں بغاوت کی سنکر  
 اول ہی چرتی جون کو کانپور چلے گئے تھے بچے اور بیویوں کو روانہ کر دیا تھا دیے تو صدقات سے  
 انکے بچے پریشان جو پلٹن کے مقیم تھے جب دسمبر پر آئی خزانہ لوٹ لیا اور کرنل جی کو گولیاں  
 ماریں لکھا ہے کہ جب اکیسویں پلٹن فتح گدہ میں پہنچی اسوقت دشمن پلٹن کی ایک کمپنی مع  
 اندوڑب نوپ فرخ آباد کے نواب یاس چلے گئے اور نواب کو گدی پر بیٹھا یا پلٹن کے نشان

اوسکے ہر دن ڈایا کیسے میں سہل شہنی کی سرکین نور نے بہن کے شان لینے سے : بخار کیا  
 مگر اتنا کہ کچھ قرآن لائے ہو تو نوکر کہہ لو مخا سپاہی انکار کئے اور اپنے قواعد کے مبد کہہ چکے تھے  
 رو بہ بات لے ہر دو کرہ : در انہیں سے جو پورے کنگا پار ہو نیکو چارہ میں ایک کستان میں  
 فریجے مکر لوت لیا چند آدمی قتل کئے اس حد میں سے پریشان ہو کر کچھ تو داخل دودھ ہوا کہ ایک ایک  
 دو دو اپنے اپنے گھر چلے گئے اور باقی جو بچے انکو اکٹا لیسوین پلٹن نے مار ڈالا اسلئے کہ وہ  
 اپنے خزانہ میں شریک کیا تھا یہ پلٹن اس طرح غارت و پریشان ہوئی اور فرنگی لوگ جلد سو آدمی  
 ہو گئے آخر کو قصہ میں ہو گئے اور تین غول کئے ایک روز کے عرصہ میں سات تو میں خزانہ میں جیسے حسین  
 ستائیسویں کو کچھ گولہ بازی و طرف سے رہی دوسرے روز علی الصبح اول بابہ والون نے کچھ  
 تو میں مایہ میں اور وقفہ کیا ہر دن نکلے ہر اور چند تو میں چلا میں اور گویاں یہی سرکین بگڑا اور لو بھا  
 کچھ نقصان ہوا پس دوسرے روز سیریا لیکر آئے اندر و انشانہ لگا کر اسے گردا دیتے تھے  
 پانچ روز تک ایسا ہی رہا جسے دن ایک کمپنی نے حسین پور گاؤں کے کھانا پر چڑھ کر عقبہ ندوقین  
 ماریں اور اس روز دوسرے چند خدمتگار زخمی ہوئے اور ایک مکان قلعہ سے شتر یا آبی گز پر ہی سہا ہے  
 باہر والونچ رفون کی اسی ماری کی کہ اندر والون کی توپ بند کر دی اور یہ سہے والون نے  
 دو دن میں ایک سرنگ تیار کر کے اوسکو اور دیا اس سے چوڑا میں آہی دیوار کر کے رہ گئی قریب  
 دیتہ سپوٹھا اور تلے سیریا لگانے کو آئے اندر والون نے بندہ ندوقین مار کو ہٹا دیا پھر سہے ہر کو  
 دسے حد کئے اندر والونچ تاک کے سردار کو گولی ماری بھجود گرنے اوسکے غول سپاہی ہوا انکے بزوں کا  
 بھی ایک بڑا توپ انداز مارا گیا یہر باہر دیا اور ایک سرنگ تیار کرنے لگے اس میں اندر والون



اندیشہ مند ہو کر قلعہ سے چل نکلی بچن اور میوں کو ساتھ لے لیا اور توپوں میں کیلے تنوک دین  
 جنگی سامان جو باقی اندر تھا سب کو بگاز دیا باہر واپس آئے انکو جانے دیکھے چپا کیے گویا ان چلائیں چپکے  
 یہ دور نکل گئے تھے کہ گویوں کا اثر نہ ہو اور کشتی میں بیٹھ دریا میں ہو گئے تھوڑی دور جا کر کشتی  
 اٹکی یہ نکالنے میں کشتی کے مصروف تھے کہ پہلے سے دو کشتی سوار آکر مارنے لگے ہستون کو قتل  
 اور زخمی کیا اسوقت انکا عجیب حال ہوا بعض میں تو دریا میں گر پڑیں بہت سی زخمی  
 ہوئیں بہت سے مار گئے کوئی صاحب کسی طرف سے ہٹا نکلی کوئی تیرتے ہوئے کنارے پر جا لگے  
 کوئی کشتی ہی میں پتہ رہا تھا ایسے بعض آدمی جو سلامت رہے ایک گاؤں میں علاقہ اودھ کے  
 پہنچے وہاں والوں نے خاطر کی دودھ روٹی کھانیا کو دیا اور ایک کشتی کے لوگوں کو مانا مارا واپس  
 پکڑ لیا اور قتل کر ڈالا اور ایک صاحب کا اظہار ایسا ہی کہ یہاں خزانہ قریب تین لاک کے تھا اور  
 سیتا پور کے باغی فوج جب الہ گدہ میں آئی یہ گاؤں فتح گدہ سے چند میل کے فاصلہ پر وہ  
 علاقہ میں بھی سکھ نام وہاں کے رہنے والے انکی ضیافت کی وہاں سے اس فوج نے دسویں  
 فرج آباد سے پیغام کہلایا کہ ہم نے صرف پچاس منہ کے کشتی کی ہی تم کو بھی کشتی کرنی لازم  
 آئے خسروں کو مار لینا ہندوستانی سرداروں نے وہ چہتی فہر کر لے اسہتہ جہا کو دکھائی دے  
 پوچھے تمہارا کیا ارادہ ہے کہ ہم مکھو اس میں مکھ کا پاس کرینگے ان سے لڑینگے مگر خفیہ  
 انہیں کہلایا کہ اچھا تم چلے آؤ ہم تم کو کھنڈ کینگے اور کہنا انہی صاحب کا ہے کہ بڑا فوج آباد  
 نے بھی صاحب کلکٹر کے سواروں میں سے محمد عظیم خان اور اصغر علی خان اور شہزادی خان  
 بیٹوں انکو باغیوں میں پاس بھیجا اور طلب کیا دیے ساتویں جن کو آئے اور نو اب مسٹر برہنہ لایا

توہین سلاہی کی سرکین نواب نے اپنی عسکری کی دہونڈی جوانی لکھا ہو کر کرنل اسمتہ صاحبہ  
 اس حرکت بیجا کا باعث نواب سے پوچھا تھا مگر جواب معلوم ہوا کہ جبکہ قطعہ چونکہ اسباب نہاد  
 صاحب راکٹوری کی جانب ٹھکر گشتیوں میں سوار ہو کر کانپوری کی جانب چلے گئے نواب نے سوار  
 درائے ایک کشتی جو آنگ گئی تھی اس میں سے دو صاحبوں کے سر نواب پاس آئے نواب نے  
 انکو شہر میں لٹکادیا اور چند مہینے اور چند عیسائی جو قید ہو کر آئے تھے بعد دینے بہت سی نکال  
 یکے اور تین توپ سے اور آدھے احمد یار خان اور نواب محسن علی اپنے نواب فرخ آباد  
 کے حکم سے آٹھ ہزار فرج کی بھرتی شروع کی اور ایک صاحب کا کہنا ایسا ہی کہ جب سرکشی  
 فرخ آباد میں شروع ہوئی کرنل اسمتہ صاحب نے ایک آدمی نواب پاس بیٹھا اور مدد طلب کی  
 تھی نواب نے انکار کیا کہ مجھے پاس مسلح آدمی نہیں ہیں اور نہ توہین میں مجبور ہوں اور یہی واضح ہو  
 کشتی کہ آنگ گئی تھی اس میں چالیس آدمی مرد اور عورت جوان اور بچے تھے انہیں سے جو دریا  
 میں کود پڑے دُوب مرے اور باقی پر پر چار طاف سے گولیاں چلتی تھیں اور جو کشتی  
 اور والوں کی جگہ کر نیکو آئی تھی انہیں سوا سپاہیوں کے مسلمان لوگ ہی تھے اور سبھی  
 رام پور پر پڑا کروہ سپاہیوں کا اور مسلمانوں کا جمع ہو کر کہتا توہین لگائیں تھیں کرنل اسمتہ صاحب  
 کشتی پر گولے مار رہے تھے اور گماڑہ اودہ کے جانب سے کنوار لوگ بندو بن چٹا رہے تھے اور ایک  
 صاحب اٹھا جو فرخ آباد میں آواز دہونڈی کی اپنے کان سے سنی ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ  
 مسلمانوں کا کہتا تھا خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم نواب رئیس بادر کا ستر دین تاجیوں کو  
 نواب کے سر پر تاج رکھا اتنا بیویوں کو بلٹن عیسائیوں کو ماری پرتی تھی اور کچھ لوگ پناہ دین

۳۲ کہ تیس روز بعد نواب کی طبیعت علیل ہوئی محل کے لوگوں نے خیال کیا کہ تشبہ دہلوی کے نواب سجاد  
 ہو گئے ہیں صلاح دی کہ قیدیوں کو چھوڑ دو اول تو ہندوستانی قیدیوں کو کہ وہ سولانہ فریقے  
 رکھ کر پھر سیاحوں کی بیڑیاں کات کے ایک ایک کو نکال دیا اور دعا حق میں نواب کے چاہی اور ایک  
 صاحب کا قول ہے کہ قبل اسکے تیسویں جولائی کو میں لوگ جو قید میں تھے تو پکے اور اٹے گئے اور  
 اکتیسویں کو باقی قیدی سب علیت خراج نواب کے رہا ہوئے واللہ اعلم راقم نے جو اس کتاب میں دیکھا ہے  
 تحریر کیا ہے فرخ آباد کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ بنا فرخ آباد کی نواب محمد عصفرخنگ سے  
 چغندر فرخ سیر بادشاہ کے ۱۲۲۵ بارہ سب سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ اس کی تاریخ ہی اور یہ  
 شخص بہت نیک حلال و فادار تھا محمد شاہ کی اوپر بہت غایت تھی ہفت ہزاری منصب ستر ہزار  
 ہادی نقد اور خلعت اور جاگیر کثیر جلد و میں حسن مت قتل ذات کے غایت کیے تھے اور بعد  
 اسکے اسکا بیٹا قائم جنگ سندھین ہوا پیر احمد خان غالب جنگ مو تیل بھائی اور سکا  
 ریاست پر دمان کی بیٹھا بعد ولیر بہت خان مظفر جنگ اور سکا بیٹا جانشین ہوا بعد اسکے  
 ابراہیم حسین خان ناصر جنگ اور نکال کر کا سندھ پر بیٹھا اور جب سعادت علی خان نواب اودہ نے  
 ۱۲۵۰ ہجری میں فروردی ۱۲۵۰ اشارہ سود دین روہیل کشتہ فرخ آباد سرکار انگریزی کو تفویض کیا  
 سرکار سے نو ہزار روپے ذات خاص نواب ناصر جنگ کے اور دہ ہزار روپے سالانہ امام بارہہ کا خرچ  
 اور تین ہزار تین سو روپے خرچ دیو ڈیو نکا اور جاگیر وغیرہ مقرر ہوئی اور شہر داروں اور توابعوں  
 اور توسلوں کے واسطے بھی شاہرے جاگیرین قرار پائیں اور خاص ذات کو نواب کی قسم عدالت سے  
 بری رکھا فقط خاص قلعہ میں گرفتاری کسی مجرم کی معرفت سے عدل پولس کے ہوتی تھی بلکہ نواب کو

لکھا جاتا تھا وہ محرم کو گرفتار کر کے بیچ دیتے تھے اٹھاسویں محرم سنہ ۱۲۸۰ بارہ سہائیس میں چلتے  
 وفات پائی یہی پیر خادم حسین خاں شوکت جنگ لڑکا اوسکا پانسویں شوال سنہ ۱۲۸۰ بارہ سہ  
 آئیس کو جب اسے انتقال کیا تو محل حسین خان بیٹا اوسکا ہوا جب بیسویں نومبر سنہ ۱۲۸۳ اٹھارہ سو  
 تیس کو وہ ہی ہوا افضل حسین خان چچا رہائشی اوسکا جیسے بغاوت اختیار کی گدی نشین ہوا  
 غرض دہان پر اسی کتاب سے اخبار کے بح اختلاف روایت و حکایت کشتی کے خزانہ پر یہ حال گذرا  
 کہ دو گروہ میں ٹکرا ہوئی بلکہ نوبت جنگ جدل کی پہنچی دو تین آدمی مار گئے پیر صاحب سہ رات کو  
 جبکہ قبضہ میں خزانہ تھا تو تقسیم کر لینا چاہے مگر سب استطاعت کے بلکہ ہو گیا جحد جسکے نانہ لگا  
 اوسنے لیا اور اکثر دن کو کچھ ملاحی کہ تلنگوٹ دو دو چار چار توڑے چلے گئے رات ہی کو  
 اپنے اپنے وطن کو راہی ہوئے مگر اوہیں کانوں و آصیح تک روانہ عدم کیا اور روپے آٹے لے  
 انیسویں جون کو سپاہیوں نے سینا پور کے بنگلہ کا اسباب جو پیشوا افتادہ بنا خود لوٹا اور عاید شون کو  
 دیات اور کچھ غیرہ کے اجازت عین و تصرف کی دی تھے بنگلہ کو اکٹا پہنچو کر دیا لکھا سگ  
 نام تعلقدار نے آگے کے اسباب ہمارا جو دیے سنگ کا ہزار روپے کی مالیت خیر اور ششمینہ شہ  
 وغیرہ خزانہ کرسات کشتیاں اسباب کی بہرین بعد ازان سپاہیوں نے سینا پور کے اور شہ  
 بلو اسی قلعہ کے بستی والوں کے گھر لوٹ تے پر پیر ہر ارادہ قلعہ پر حملہ کا ہوا نواب کی رائے  
 بھی شریک تھی چونکہ لکھا ہی نوابا دہان ہا ستر دین یا پنج چند سوار کلکٹری قلعہ پر نواب کی  
 آئے اور کہا کہ پلاٹن آتی ہیں اوسکے استقبال واسطے کچا دی سچو ہی وقت جو انڈوی ملک گہری کا رہ  
 ذکر نہ تم اطفال میں شمار کئے جاو گے نواب نے سبب کم فہمی کے وزیر خان اور شیرانی خان کو

اون سواروں کے ہمراہ کر دیا تھا سیون تاریخ نوا کے مندرجہ ذیل نشان پر مکرار ہوئی  
 رہا بی والون اور فل والون میں بلکہ آسمین تیار چلاؤ فل و افخ آباد کجانب ہنگامی سیات پور  
 نقاب کیا دروازہ تک شہر کے تنگے دفل کے ماریے لئے یہ بھی واضح ہو لکھا ہے کہ وقت جنگ فلو والون  
 نے یہ حکمت کی تھی کہ اپنی توپی بس یا لکڑی پر رکھ کر کچھ بلند کر دیتے اور سرکشوں میں سے  
 کوئی ایک ہدف انداز اس گمان سے کہ یہ کوئی صاحب ہی مقابل انکو اوس توپی پر  
 نشان چلاتا تو یہ اوس ہدف انداز کو مار لیتے تھے آخر اندر والون پس سا جنگ کا آخر ہو گیا  
 بہر کشتیوں پر کہ پہلے سے بچے قلعہ کے نظر کرنے مال اندیشی کے زنجیروں سے مضبوط کر رکھا تھا سوار  
 ہو کر شاہی راہی سمت کا پتہ ہوئے صبح اوس کے چونکہ محاصرہ میں تھے قلعہ پر گولیاں چلا رہے  
 تھے اندر سے جواب نہ آیا دریافت کیا جانا کہ حسب لوگ قلعہ خالی کر گئے اور ہر چرکے پس ناوین  
 رکبین ہین دمان ہوئے چند سوار ہوئے گولیاں گولے مارنے لگے یہ لوگ دور سے اشر نہوتا  
 تیار ہوئے ایک بلند مکان پر چڑھا کر گولہ بازی کے ایک گولہ کشتی پر پونچا دے لوگ  
 کشتیاں آگے بڑھائیں تو رے تنگے ادھر سے بھی کشتیوں پر سوار ہو کر نقاب کئے چاروں طرف سے  
 گولیوں کا سینہ برسایا اور ایک کشتی ملا حون نے شہر کے کسی باہر چڑھا دی تب صاحب  
 لوگ کشتیوں پر سوار ہو کر چلا اس دار دیگر میں ایک کشتی پر صاحب چ اور پولس سوار تھے  
 آگے نکل گئی اور کانپور میں ماناٹے اوٹگو پکڑ کر قتل کیا اور ایک کشتی میں سے کچھ حسب لوگ زخمی ہو کر  
 گنگا میں ڈوب پڑے اور چند صاحب تیر کر کسی کسی طرف نکل گئے کوئی موئے کوئی سلامت رہے  
 اور دیم تین بچے اور ایک کالخان سپاہی یہ گرفتار ہوئے باغیوں نے ان میمون اور بچوں

اور کالینخان کو زندہ اور دو صاحبزادے سر نواب پاس لائے نواب نے سر تو بہلوادے بیہوش اور  
 بچوں کو محل میں رکھا اور کالینخان کا منہ کالا اور خمیوں کو داکٹر کے سپرد فرمایا چیکا کرو حکم ہوا  
 پہر جب باغی کانپور کے بھاگے ہوئے فرخ آباد میں آئے اور بہت دور ہو جانا انتظام کلر انگریز چیکا  
 کانپور میں بیان کیا اور خبر شکست ناما کی فاش ہوئی اوس روز افسر ڈوبائی اور غلے نواب  
 قیدیوں کو مسجد کے عیسائی یا ہندوستانی یا انگلستانی بنوٹ لیا وہ کل بائیس آدمی تھے نواب کے  
 نامل اور خد کا خوف ہوا انگریزوں سے بھی ڈر افسار کی چند روچیا سے ٹالا لکڑے نامل  
 حوا کیا ان بچاروں کو پریٹ کے میدان میں لیا کر ان بدلتوں اول گر آپ بچا مارا چوپڑے  
 پنجون تلواروں سے قتل کر ڈالے پہر پہلی جنوری کو کنترا انجیف صاحب ہارے خد انگریز بکر ترائی  
 ہوئی دہالی دغل کے سپاہی اور سالہ کے سواروں نے مقابلہ کیا چار پہر برابر ترائی ہوئی تمام  
 یہ بگاڑی فوج نے تعاقب کیا باغی ہارے گئے نواب صاحب بھی شکر فرما رہے تھے دوسری  
 جنوری کو فوج سرکاری کپ قہ گدہ میں پہنچی انتظام شروع کیا اس ضلع میں ترائی فوج گدہ میں  
 یہ ہوئی جسکا ذکر ہوا اور دوسری نومبر کے ماہ میں کاشنچہ پر اول تو یہ لوگ چار ہزار ہوئے اور ان کے  
 افسر میں تھینا سو سوار اور پیادہ تہا پاد گشتہ ہنگامہ کارزار کارنا یہ لوگ حملہ کر کے فوج ماریے اور  
 میں اپنا قبضہ کیا چند روز بعد فوج سرکاری علی گدہ سے آئی اور انکا مقابلہ کیا احمد یار تھا جو دہان  
 ناظم تھا معاہدہ کی تا بلائی سپاہ فوج نے تعاقب کیا پتالہ میں آنکر پہر ایک ہنگامہ گرم ہوا خوب  
 اشتباہی رہی آخر کار احمد یار خان اور محسن علیخان ہر دو فاطمہ ہائے گنگا پار ٹکل گئے اونکی توپیں اور  
 بہت سا اسباب فوج سرکاری لیا پہر ایک ترائی کنترا انجیف صاحب ہارے تہر دوسری

جنہوں کو انتہارہ سوا تھا وہ گور سہا گئے پر تو ہی اس جنگ میں بھی وہی حال ہوا کسٹش فوج نے  
 شکست کھائی یہاں اس طور پر لکھا ہے کہ محصور گور سہا کے غلام گردش کی دیوار میں ایک فیلیا پیہ تھا  
 کہ سپاہیانہ دانی نے اس کی اوتھ میں ایک بڑی توپ جمائی تھی اور وہی جگہ ایک پناہ گاہ تھی گول  
 اندازوں نے کھار کے اول دوہیں لگا کر موقع توپ کا دریا کیا پھر ایسی قدر اندازی سے گول مارے  
 کہ دشمن کی توپ پڑ پڑ سے گر پڑی بنی ہوئی بات کسٹشوں کی بگڑ گئی دسے ہلاک اور کئی کئی  
 کتہ پھجائے پھر نہیں معلوم ہوا کہ وہاں کچھ نواب پر کیا گزرا اور ان دس نواح کا کیا رنگ و رنگ  
 ہمیر پور کی کسٹش کا بیان ہمیر پور ایک چوٹی سی جگہ کا پور سے تیس میل جانب جنوبیہ اُمامد  
 جانب مشرقی پچاس میل کے فاصلہ پر ہے اور موقع اسکا وہاں ہے کہ جہاں ہوا اور جہاں دیا انگریز ہیں  
 پر جس جگہ کے مینے میں خبریں حوا وعات میر تہ اور دہلی کی ہمیر پور میں پہنچی وہاں محشریت اور  
 پور میں بہت سے بہری کر کے تہانوں پر مقرر کئے اور جہاں پر کسٹش ہیں وہاں دین اور کھلا یا کہ  
 اس ضلع میں جو کسٹش آدمی آدین گرفتار کر لیا اور بندیل کینڈ کے سردار دن سے منگو انی ایک  
 اور وسو آدمی پکار کے راجہ نے بھجوا دیئے اور پچاس جوان پادکی نواب سے آئے اور اس قدر  
 جوان ایک توپ بیک کے جاگیر داروں نے بھی روانہ کئے پس جتنی جوان کو آلہ آباد والوں نے  
 کسٹش کی اور کانپور کا یہی ہی حال ہوا تو ہمیر پور میں بھی ظلم پڑا جو دہویں تاریخ جون کو تین  
 ستر پور کو کسٹش کی سید علی جوان جو نر دیکے رئیسوں کے واسطے مدد اور ملک کے آئے تھے سپاہی  
 لگے باز قتل اور لوٹ کا گم ہوا آغاز کو دن پانچ پہلے خزانہ لٹ گیا چلنا نہ توڑا  
 جیسائیوں اور بنگالیوں کا قتل شروع ہوا تو لٹند صاحب محشریت اور دو صاحب سوا ان کے

دو تین آدمی کشتی میں بیٹھ کر جہا پار چلے گئے سیاہی بہت غصہ پائیے بلکہ چند آدمی اس پار  
 لکاشین نکلے وہ جنگل میں چھپ گئے یہ مایوس ہو گئے تمام عسائی ہتھیار ہیر پور کے کشتی میں  
 چاہیے کر باغیوں نے سیکو قتل کیا اور وہ دونو صاحب ایک بل کے نیچے چھپے ہوئے تھے وہاں  
 ایک گڈریہ نے دیکھ کر پکڑا دیا سپاہیوں نے پکڑ کر قتل کر ڈالا اور ساتھ ان کے اور بھی  
 ایک جہا اور پی پی اور ایک ہندوستانی عیسوی مع انکی پی پی اور دو بچوں کو مار لیا  
 کہ جب تک سیاہی ہیر پور میں رہے دو قلمندوں کو خوشامد چلے جائے ان کے ہر ہتھیاروں کی  
 بن آئی خوب لوٹ کھسوٹ مچائی اور نیند ارون پی خوب شورش و فساد برپا کیا آپس میں  
 خونریزیان کرتے رہے پستیسوں جون کو نانا کا اجا بولیس ہیر پور میں آیا اس نے کچھ صورت  
 انتظام کی ڈالی ہر پہلی تاریخ جولائی کی دسویں کلکٹر وحید الزمان نے پروانے نام سے  
 دارون اور تھانہ دارون کے جاری کئے کہ اپنی اپنی جگہ رہ کر نانا صاحب کی اطاعت کریں  
 جہاں کی کسر کشی کا بیان واضح ہو کہ میں کتاب میں لکھا ہے کہ سو لوہوں تاریخ جون  
 کی بارہویں تک سپاہیوں نے کشتیوں کو لٹ صاحب کے قتل کر ڈالا اور قتل کیں جہا کو بھی  
 زخمی کر دیا پستیس صاحب کے لکڑی گرنے چند سوار نامی قلمندوں داخل ہوئے دروازہ کو پستیس  
 جن دیا پستیس بھون تاریخ جون کی باغیوں نے قلمند پر حملہ کیا وہ جگہ کو گئے اندر سے بند و قین  
 چلائیں اسمین باہر والو کا بھی نقصان ہوا اور اندر قلمند کے کینان گورڈن جہا مارے گئے  
 آخر کو باغیوں نے میجر اسکتن صاحب سے بہت سخت اور خیمہ بند کیا کہ آپ لوگ دروازہ قلمند  
 کہو لکڑی لٹک باہر آ جاوین ہم جان کے خواہاں ہیں اندر آ تو بوجب عید و بھانجہ و دروازہ



قلہ کا کہول دیا باہر نکلائے باغیوں نے یہاں شکنی کی صاحب لوگ ورمیوں اور بچوں کو شہر  
 قریب باغین لیا کر کہ نام اسکا جو بن باغ ہی قتل کر ڈالا اس طرح سے کہ تین قطاریں کہیں  
 اول قطار صاحب کو گون کی دھم دھم کی آہری میں بچے اور حاشیہ میں یہاں کیا ہی کہ  
 پانچون کو جن کے فوج نے جانی کی کشتی اختیار کی مجھ داسکے صاحب لوگ اور یہیں اور بچے  
 قلعہ کے اندر داخل ہو کر آہوں تاریخ کے دو پہر تک صاحب لوگ تو اندر سے مقابلہ کرتے  
 اور عورت کہاں پکارتے اور کہلاتے اور گولیاں ڈالتے میں تری مدد کی لکھا کہ دیاں سب اہل  
 مرد اور عورت اور بچے جلا چکے آدمی تھے آخر کار باغیوں نے رانی سے اس نواح کے مدد پاس  
 رانی نے توہین اور باقی لیکر قلعہ پر حملہ کیا اور ایک دروازہ کھول دیا تب کشتوں سے لوگوں سے  
 کہا کہ اگر تم اپنے ہتھیار چھوڑ دو گے تو ہم جان بخشی کرینگے صاحب لوگ نے قول پر اعتبار کر کے  
 محل آئے باغیوں نے سبکی مشکین باندھ لیں اور یہیں کچھ مشورہ کر کے تھوڑے عرصہ بعد اپنی  
 یعنی آہوں جن کو قتل کر ڈالا ان کا خون کی شہر کشیا بیان واضح ہو کہ ان کا خون  
 دسویں تاریخ جن کو سر کے وقت سرکش فوج کو گون پہلے حوالہ دیا کہ اپنے مار لیا پھر پولوں کی  
 جانب متوجہ ہو اول توہین اسروں کے خیمہ طرف چلائیں خولہ پر قابض ہو کر اسکو نوپونے پنج  
 میں لا کر ہا فرنگی لوگ سب نکلا کر پورے سمست چلے گئے کوئی عیسائی باغیوں کے ہاتھ سے مارا گیا  
 مگر تکالیف صاحب کو گون کے یہاں کے رپوت اپنی اپنی جو جو کہ انیر گذار اور دیکھا اور سنا  
 جو صاحب کتاب نے قیاس کیا ہی سب اس مقام بیان واضح کیا ہی کلام طویل ہی نامہ نگار نے  
 جو ریزیا دین پور کی کشتی کا بیان اول سر میدان دیاں کے لوگ عدول کلی اپنے فسر و کی اختیار کی

ہر اہل گولیان چلائیں اور لوٹ آئے یہاں سے افسر لوگ گہروں سے اپنے محل گئے تھے یہاں بھی افسر  
 اور ہزار خالی کئے ہر ایک نے کوٹا اور خزانہ اور جلیخانہ پر حمل کیا واضح ہو کہ اس موضع میں قتل و  
 ہتھی ہو افسردن کے اپنے تدبیر سے کچھ پری کو بجا رکھا مگر دوسرا قلعہ بھاگ گیا ہر ایک لقت صاحب کو  
 مار ڈالا ہر باغی و ہلکی طرف چلے گئے اور راہ میں ایک دو قریبے لوگ چلا اور خرابی پائی لوگ  
 کے چند مصیبتیں اڑنا کہ ہر آئے اور اپنی اپنی جا پر قائم ہوئے علی گڑھ کی کشتیاں بیان جہاں کتاب  
 کہ یہاں بارہویں تاریخ کی شمس ۱۰۵۰ھ اتارہ سو ستاون روئے شہر دقت سے ہر شہر میں یہ خواہ ہوئی کہ  
 دسویں ماہ می کو روز شنبہ ہر تہہ میں سپاہیوں پلٹن اور سالہ کے کھجاری کی ہر چند کہ داریت صاحب  
 مجتہد اس ضلع کے خبر پاکر متوجہ طرف انتظام کے ہوئے مگر دیے نمون کو ماہ مذکور کی چار بجے  
 کلکتہ میں کوئی ہین بمقدار سات لاک روپی کے خزانہ ہندو وارہ اسکا توجہ جھد رہا ہر داری  
 بار کے چار بجے گہری رات گزیرے دیلی کو راہی ہو چلے دے چھاؤنی اور کوئٹہ ہین اسکے اگ لادی  
 جب یہ خبر شہر کے ادا بشون کو ہوئی جو حق و اسطے لوٹنے مال و جان بقیہ جنس وغیرہ کے آمادہ ہوئے  
 اکیسویں روز پنجشنبہ صبح ہوتے ہی بدعاش بر ایک قوم کے علی الخصوص قوم میواتی اور صاحب درجہ اہل  
 خوگیر و ذرا گریو اور گدے وغیرہ چھاؤنی کو در سے جس مکان اور کوئٹہ اور ڈاک گہر سے جو ط  
 بلا تکلف اوتھالیا سو اشدہ والوں کے در ناموض بلا اویسی پور و پاکیا اور ادو اور دوسرا سول  
 دغزو و ہاتون اس نواحی کے خوب مال لوٹا اور اکثر کانات چھاؤنی کے جلا دیئے اور انہیں سے  
 دن دسے تصابون کی قوم دایا اور گیر و دزدینے دو کائین غلہ فرو شون کین جو بازار میں  
 رفعت کچ کے بہن خور غارت کین اور بدعاش لوگ ادون کے مانک جوک کے محلہ پر ایسی

طبع سے دوسرے مکرر ایسی بہاول کیلئے اور ایترن مارین کہ ہاگ اویٹھے اور دوسرے کے بعد  
 بازار جنگ کا دوسرا نکل دگوپال کے بقاؤں نے بحایت واحد اچند بد معاشوں کوٹ لیا اور ایک جانب قریب  
 کے دوسرے است دوانی و صدہ و صدہ لڑی و چھل شہر کا بڑا شہر نے جلا دیا اور بعد دوسرے کے ایک طرف  
 عسلی گج کا بازار دوسرا نکل لے مار واری اور گوپال نے بیٹے پیر و دوسرے دسوں نے حمایت و کمک سے  
 بد معاشوں کی سمار کر دیا کو اس روز صبح سے دس بجے تک جلیانہ قائم تھا سپاہیان باغ و شاخ  
 اسکو بہن توڑا تھا لیکن جب یہ بد علی اور شہر برپا ہوا اور دوسرے نے یہ حال دیکھ کر گریا قیدی  
 چل نکلے دوکانوں پر آئے نگر وں کی رنج و کراہی جو جو حساب جلیانہ میں تھا بہت لیکھے باقی ماندہ  
 شہر ہی اور دیہاتی رزائوں نے کوٹ لیا اور ڈاک خانہ کی مارشل کو یہی لچر شہر دیہات کے  
 بست و نابود کر دیا پس محافظ لوگ اور کوچان اور مارگیر اور سپاہی یہ ادنیٰ لوگ ملا مال  
 ہو گئے قدرت خدا ایشان ایزدی کی ایک پلک مارے میں حال دگرگون ہو گیا اشرف ہوش  
 باخندہ نکر مند اور بد معاش درباری چہن پنے مال و اموال کے بے اچل تلاب کے قریب او و دن  
 گاؤں وغیرہ کے بد معاش واسطے بدعت اور بلوہ کے جو جمع ہوئے تھے شام کے وقت  
 چند اشرف نجیب لوگوں نے جا کر ضرب بندوق سے دو تین آدمی مار ڈالے باقی فرار ہو گئے  
 پس بے لوگ ناچار ماندہ سے شہر والوں کے اپنی حفاظت شب بیداری اور ہوشیاری سے کی کہ  
 بائیسوی کو جب قضا حراہم ہو کر شہر میں کشت کرنا شروع کی اور مائے آریوں اور ہمدون اور یہ ایسے  
 اور اور لوگوں سے روچھ لیا چند مکان کوٹ لئے اور بیو اتی کے قدم والوں نے یہی باب ہی کیا  
 پس کئی دیہات کے اور بد معاش شہر والے پسین اتفاق کر کے ضعیف موصون پر چڑائی ان کین

لوٹا اور آگ لگانا شروع کیا چنانچہ پہل سی گانوں پر بدعاشوں اور عیسائی پور وغیرہ قہر تلگانہ و بر  
 ولوہ اور ہونی اور موہنی وغیرہ نے چرائی کر کے غلہ اور مویشی اور جو نقدی وغیرہ پایا کہسوت، لیگئے  
 اور چوبیسویں کو شام کے وقت کسان موضع مذکور کے سب بدعاشوں اسد ہونی و اوودن  
 کو چھوڑ دیا وغیرہ کے جمع ہو کر تمام و کمال نے کمال پور پر بہت مجموعی چرائی کی وہاں سے کشتہ ہوئے  
 چند آدمیوں نقدی اور تمام زیور اور غلہ اور مویشی لوٹ لئے اور آگ لگا دی اور بدعاشوں نے  
 موضع کو بسا دیا وغیرہ کے گہر مستر جان نکر لین حصہ تا جو نسل واقعہ اکل لوٹا اور کچے تھے تو قتل  
 کر ڈالا اور چوبیسویں می کو نندا چوہدری کہ شہر کول میں بدعاش مشہور تھانہ اظرفضی بخش کے مکان پر  
 اور کہا کہ تمہارا مکان قریب خزانہ کراچی کالوٹا اور تم نے تلنگہ چور کا روپیہ لیا ہی میرا حصہ  
 وہ جب وہاں سے اُٹا پھر اتورسل گنج کا جو تکیہ ہی اس کے متصل تھا تب سے ایک بیوی کے مارا گیا اور  
 کچھ سوار باغی پورپ سے آئے کو تو ال صاحب کو واسطے رسکے تلگ کیا اور جبہ تنگ ہو کر اُٹے  
 سواروں نے رسد اوٹا لی پھر تیسویں کو جو کہ پٹیا کہ میں پور کے خزانہ پر تعین تین شہر میں ہو کر گذرے  
 جنگ پس ایکسین چہن لین من بعد تیسویں ماہ مذکورہ پختہ پر وہاں جب محشر تیار ہوا  
 تو تی لعل اور جواہر لعل کے مشورے سے لعل کے حادر ہوا پھر پہر کو تحصیلدار جیسی اور  
 بموجب حکم جواہر لعل کے ماتھر ہو گئے اور سب اہل پولس کو توالی میں حاضر ہو کر خبر آمد عالم  
 جو بدعاشوں نے سنی مضطرب ہوا اور مال معصوبہ گہرون سے نکالنا شروع کیا تھوری دیر میں  
 گلیوں اور چوہن اور شرک درستیوں وغیرہ پر انبار ہو گیا وہاں جواہر لعل علی گتہ کے دربار  
 کا بیان واقع ہو کہ جب حکام نے وہاں کے علی گتہ کو چور کر کے رسالہ گشتخت ہاتھ رسین

جو علی گڑھ سے بمبئی میل اگڑہ کی جانب قیام کیا ذرا ان چوبیس تاجی کو سواروں نے رسالہ سے  
 کشمخت کے کہ جلد سوادمی ہو گئے سرکشی اختیار کی اور دہلی کی جانب چلے گئے بس چالیس صاحب  
 لوگ سلعہ دفتر انگریزی جو اگڑہ میں فراہم کرنا تھے اس پر پونے سے کہ ہنوز تخفیف عذری  
 ہنوی ہی کو تھی سے چند صاحبین کو خلاص کر کے انگریز تاجی نو بجے علی گڑھ میں داخل ہوئے  
 اور بغور درباب حاضر کر کے مال کاری اور ڈاک خانہ و عہدہ کے گہر گہر منادی کی گئی اور واسطے  
 مرحلہ جات شرک کے برقرار قرار پائے اور ہر جا سپاہی بہرتی ہوئے اور اشتہار حاضری کا  
 دیا گیا کہ جلد حاضری قید یون کی ہوا و تیسویں کو ڈاک کا سلسلہ اسر نو جاری ہوا پھر پہلی  
 جون صاحب محشریت ہمارے موضع کبر کو کہ وہ ایک چھوٹی کشتی جانب عرب چودہ میل پر گیا  
 اور وہاں جو راہو مال سنگ نے لکڑی تحصیلدار کو برطرف کر کے اپنی عذر دہی نام کی تہی گرفتار کر کے  
 پٹانی دی اور ہمارے کو اس کو دے لکھا ہے دوسرے کو دریا ہوا کہ تین سو سوار سالہ ہندوئی جو پورس  
 انتظام کو آتے تھے مقام کراولی یعنی سوکرا بنے ضرور میں سے تین صاحب کو قتل کیا پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ  
 ویسے سوار اکبر آباد چھتری گناہ کی راہ شرک نہری پر ہوتے ہوئے چلے گئے تھے اسکے باوجود جو کہ  
 راتوں رات کے باغی سوار علی گڑھ میں پہنچے جتنا اسباب کہ صاحب محشریت نے فراہم کیا تھا سب ملا دیا  
 شہرین گیسر تمام مال لوگوں کو حالت گشت کر جانب دہلی چلے گئے بس چوبیسویں کو صاحب محشریت نے  
 عزم سے تینہ غنڈوں کے علاوہ لکھنؤ ارادہ کیا کہ ان لوگوں نے اس غنڈے میں بڑا غدر مہیا کر رکھا تھا  
 مقابلہ کر کے دتین سوادمی مار ڈالے تباہی فرار کر گئے اور تیسویں کو بدعا شون نے جنت اکبر اکیا  
 ہزار سیدہ سوادمی جمع ہو بعد دو بہترین بچے کے لکھنؤ کی افسر انگریزی ہمراہ اپنے چند

نجیب لوگ اور سواروں کو لیکر مقابلہ کیا اور دھکم پنگ زلی کا دیا اور انہوں نے غیر سہماڑی کی  
 حریف پر کچھ تہمتیں پہنچا صاحب لوگوں نے کچھ دیکھا سب کو تہمتیں پہنچا اور اپنی ذاتوں سے  
 یہ سب لوگ مقابلہ والوں میں گھس پڑے اور پنجہ مارنے لگے ہر چند کہ دیے سیکڑوں ہی تھے منتشر  
 ہو گئے تیس چھپیں تو مقول و مجروح ہو باقی اس بدحواسی سے ہایا کہ کوندن اور خندتون  
 میں گرتے ہیں پتھری جولاہی کو صاحب بھرتی راہ عاقبت اندیشی سے معاد صاحبان  
 عالیشان آکرہ کو چلے گئے اور علی گڑھ پر حکام سے خالی ہو گیا رومادہ بندہ اور مسلمان اول  
 علیحدہ علیحدہ متوجہ انتظام ہوئے ہر چند یہ لوگ کوشش کرتے رہے کچھ نہ آتا تھا حتیٰ کہ انہیں  
 جولاہی کو نسیم اللہ اور غوث خان مالگڑھ سے شہر میں آئے اور احاطہ محمد نرائیہ خان دہلی حاکم میں  
 مقام کیا اور شہر ہو کر بادشاہ دہلی نے صوبہ داری علی گڑھ کی دلیہ اور خان نواب مالگڑھ کو  
 عطا کیا ہی اور غوث خان اور سکاناتیاب ہوا ہی اب پنجاب میں انتظام ختم ہوا اور نئی صورت سے  
 انتظام ہوا واضح ہو کہ نسیم اللہ ایک شخص جس کا کن قریہ کول کہ وہ جہانگیر کی عدالت میں دکیل بنا  
 اور غوث خان موضع سکندہ راہ علی گڑھ میں زمیندار رہتا پس غوث خان نے انیسویں جو کہ  
 گنبد شہت شروع کی اور شہر خاص غوث خان کا نسیم اللہ ہوا افسر فصل ریج دہلی موافق اندازہ کے  
 فردا ظل موٹی اور جبرار و پید بھی وصول لیکن خطا خطا خواہ تحصیل نہوی اور پی طرح سے انتظام  
 نہ سکالیم اللہ دسویں گنت کو دلی میں ارادہ دہلی کا کر کے بہانہ سے لے کر خزانہ کے ملا  
 کو ملائے کہتے ہیں کہ ابتدا میں غوث خان کا مقولہ تھا عینکے بالکل تکلیف نہ دنگا مگر لکھا ہی کہ  
 روپیہ وصول کرید وقت قول سے اپنے بدل کے تشدد سے بچا کرنے لگا بلکہ مال و سبب لوتنا

شروع کیا اس عرصہ میں اکیسویں اگست کو خیر لہی کہ صاحبان والا نشان مقام اگرہ سے واسطے  
 کو شمالی غوث خان کے آتے ہیں دوسیر دن بائیسویں تاریخ کو غوث نے مع فوج ہمسرا ہی  
 ہاں سید محمد عین ارفیام کی یہ تمام علی گڑھ سے دو کوس پر جانب اگرہ ہی ورنہادی چسپا  
 ہوئی ہنود تو کہہ بی نہ کھل کر مسلمان جو حق و عدالت سے مولوی عبد الحلیل کی جمع آئیے  
 چوبیسویں اگست کو مقابلہ ہوا علی گڑھ کے قریب جہاں کے مولوی عبد الحلیل اور غوث خان پر  
 عزت علی اور محمد یوسف خان افغان کو ہمراہ لیکر آگے بڑھے هجوم بدعا شویں کا پہنچے تھا  
 مولوی جی جی اور ان کے ہمراہی تو یوں کس جاہلوں کے گورنہ یہ حال کی جو دیکھا کہ لوگ خوف  
 غلوہ تو پہ ولفنگ سے سنگی تلوارین لئے ہوئے چلے آتے ہیں آگے کی نوک پہنچا دیا جد سے  
 ہو گئے یہ سمجھنے غالب آئے اور ایک توپ ہمارے ہاتھ لگی اور انگریزی سپاہیوں نے پیچھے کی پٹ  
 گرا پڑا اور حملہ کیا ہمارے گئے عداوت ختم ہو باقی ہاگ کھلے مولوی عبد الحلیل صاحب  
 سر کردہ جیاد شہید ہو گئے اور فوج انگریزی سے فقط ایک تاجریل و تین چار لوہے نکل پڑے  
 چوتھی تاریخ ستمبر ۱۸۵۷ء اتوار ستاون کو صاحب کشن مرع صاحبان خشت مجتہد شہ  
 مجتہد ہمارے فوج و تو بخاندہ داخل ماہر س ہو اور انتظام متعلقہ اہل نجات کا آغا کر کیا  
 تیسویں ستمبر کو شنبہ ۱۸۵۷ء علی کا مشہور ہوا اور چوتیسویں کو نسیم اللہ کے اشارہ سے انکو تلکائی کے  
 توہم دیا اور اودد کے باشندوں نے برخیزا زور و پیرو کی پنی کے چاہا ہمارے کسک قتل کر ڈالا کسی کو  
 زندہ بچا کر ایک اپنے حال سے دوسرے کو مطلع کرے پیریم اللہ کا علی گڑھ داخل ہو گیا بیان  
 پیر چیسویں ستمبر ۱۸۵۷ء اتوار ستاون مذکورین صبح نسیم اللہ قصبہ اکبر آباد سے ایک ہجوم کثیر لیکر آیا

اور قریب شہر کے ہو کر ایک گولہ مارا اسل شہر گہرائی دروازے اپنے اپنے گہرے بند کر کے بیٹھ گئے  
 اور ہر سے تباہ کر سنگہ یہ خبر پا کر حکم مقابلہ کا دیا پھندہ دیکھ دو گروہ ہوئے ایک گروہ دواشنہ  
 گیس کر لوتنے لگے اور جو سامنے آیا اُسے مار لیا اور دوسرے گروہ کے آدمی کو تیشی پر جا بیٹھے  
 وہاں مقابلہ ہو تو پتھرتھرت چلنے لگی نسیم اللہ اور نیاز احمد ہر دو مجروح ہوئے قریب تباہ کہ بد معاش  
 سیلک حائین مگر سپاہ مذہب سے تباہ کر مذکور اپنے ہاتھ سے توپ چلاتا رہا مگر مثل شہزادی  
 اکیلا سورن نہیں جھینسا پھر تو مہدینے غارتگری پر کمر باندھی خوب لوٹا دھڑپہ چڑھ  
 کر لایے بد معاش شہر کے نکلے اور باغیوں نے شادیانے بجائے فدا دی ہوئی خلق خدا کی ملک بادشاہ کا  
 حکم مولوی نسیم اللہ بہادر کا دس روز تک وہاں حکومت نسیم اللہ کی رہی روز لوت اکہ سو ت کا  
 بازار گرم تباہ طرف اتر دام تباہ نظام تھا اس طرح میں پانچویں اکٹوبر کو سپاہ کشوری علیا  
 نازل ہوئی جب تھوڑا فاصلہ رہا اور ہر سے ایک گولہ چلا اور سوقت کے لوگ  
 اگے بڑھے بہت سے بد معاش مقتول و مجروح ہوئے باقی بگایے فریادیں اٹھنے لگیں علی گڑھ  
 ہوئی اور چستی تارک کو جانب کبر آباد کوچ کیا اور وہاں جا کر نکل سنگہ اور تباہ سنگہ کو روک دیا  
 ہر دو مہدوں نے وہاں پر بڑی شورش مچا رکھی تہی قتل کیا پس تارک سے علی گڑھ کا فائدہ  
 اور جملہ انتظام نے قرار پکڑا اتنا وہ اور بلند شہر کی کشتی کا بیان اتنا وہاں ہی کشتی ہوئی تھوڑے  
 ماہ کے مجروح ہوئے اور بلند شہر میں کی کشتی فرانہ جو میر تہ لہجہ نیکو حکم ہوا تھا دہلی کو  
 لے گئے کچھ کہیں کہیں قتل و کشت بھی ہوا آخر کار انتقام کو ولی داد خان نام ایک شخص قربانی  
 شدہ دہلی کا تھا اُسکا قبضہ ہو گیا اور بہ صاحب لوگ سب تہہ کو چلے گئے فقط تہہ بالآخر



# ۴ فہرست کتاب تاریخ خورشید جاہی ۴

صفحہ

	مقدمہ فوائد علم تاریخ کے بیان میں اور اس میں دلائل فائدہ یہ ہیں
۵	حکام کو زیادہ احتیاج طرف علم تاریخ کے ہر یک بیان اور اس میں تین بیان ہیں
۱۲	جمع کرنے میں تاریخ کے جن سے کر چارہ ہیں ان پانچ شرطوں کا بیان
	پہلا چاند صوبجات مملکت ہندو کی کے بیان میں اور اس میں دو شعاع ہیں
۱۵	شعاع اول صوبجات ہند کے بیان میں
۱۷	صوبہ شاہجہان آباد کا بیان
۲۲	صوبہ اکبر آباد کا بیان
۲۷	صوبہ الہ آباد کا بیان
۲۹	صوبہ اودھ کا بیان
۳۱	صوبہ بہار کا بیان
۳۳	صوبہ بنگالہ کا بیان
۳۹	صوبہ اتر پردیش کا بیان
۴۱	صوبہ مالوہ کا بیان
۴۲	صوبہ اجیر کا بیان
۴۴	صوبہ گجرات کا بیان
۴۷	صوبہ تہار و سندھ کا بیان

۴۵	صوبہ لاہور کا بیان
۵۱	صوبہ ملتان کا بیان
۵۳	صوبہ کشمیر کا بیان
۵۶	صوبہ کابل کا بیان
۵۹	صوبہ قندھار کا بیان
۶۱	شعاع روم صوبجات دکن کے بیان
۶۲	صوبہ محمد آباد بیدر کا بیان
۶۶	صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد کا بیان
۷۵	صوبہ نجمتہ بنیاد اورنگ آباد کا بیان
۸۰	صوبہ سیجا پور کا بیان
۸۲	صوبہ فاندیس کا بیان
۸۸	صوبہ برار کا بیان
۹۲	تعداد صوبجات دکن مع مد اقل و مخارج عہد اسلام
۹۹	بعد ایک صوبہ کا دوسرے صوبہ تک
	دوسرے ایمانہ نعت عظمیٰ اور عظیم کبریٰ معنوی اور ابتدا چودہ خانوادوں کے بیان میں
۱۰۶	اور اس میں ایک ضویہ اور دوسرے
۱۰۷	سنو ہندوکن کے اوپر یاد دکن کے بیان میں اور اس میں دو نور میں

۱۰۷	پہلا نور نو خانوادہ کے بیان میں
۱۱۰	دوسرا نور پانچ خانوادہ کے بیان میں
۱۱۳	پہلا نیر اولیای ہند کے بیان میں
۱۱۳	سلاار مسعود غازی رحمۃ اللہ کا بیان
۱۱۵	میران حسین خٹک سوار کا بیان
۱۱۶	حضرت خواجہ معین الدین حسن ہند دلی عطاء رسول کا بیان
۱۱۹	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ادیشی کا بیان
۱۱۳	حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج قدس سرہ کا بیان
۱۲۹	خواجہ نظام الدین اولیا کا بیان
۱۳۳	خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کا بیان
۱۳۴	ابرخسرو کا بیان
۱۳۶	بیاد الدین ذکر یا کا بیان
۱۳۶	شیخ صدر الدین کا بیان
۱۳۷	شیخ رکن الدین کا بیان
۱۳۸	شیخ نجم الدین عطاء اللہ کا بیان
۱۳۸	سید احمد فاضل کا بیان
۱۳۹	عبد اللہ شطار کا بیان

۱۳۹	سید پارسے حشمتی کا بیان
۱۴۰	شیخ مبارکے کا بیان
۱۴۰	قاضی حمید الدین ناگوری کا بیان
۱۴۰	شاہ بدیع الدین زہد شاہ مدر کا بیان
۱۴۱	شیخ صفی الدین حنفی کا بیان
۱۴۱	مخدوم جہانیاں جہان گشت کا بیان
۱۴۱	شیخ سراج الدین سوختہ کا بیان
۱۴۲	شیخ راجو قتال قدس سرہ کا بیان
۱۴۲	خواجہ مسعود بک کا بیان
۱۴۲	مخدوم شیخ اخئی راجکری کا بیان
۱۴۸	شیخ سید حم حشمتی کا بیان
۱۴۸	ہندگی شاہ نظام کا بیان
۱۴۸	شیخ معروف جونپوری کا بیان
۱۴۹	سید منجلی صاحب کا بیان
۱۴۹	شیخ ضیاء الدین بخش کا بیان
۱۵۰	شیخ شرف الدین یحییٰ میری کا بیان
۱۵۰	شمس الدین بانی قی کا بیان

۱۴۱	شیخ جلال الحق یانی پستی کا بیان
۱۵۱	شاہ سرف الدین بوعلی قلندر کا بیان
۱۵۲	شیخ احمد گجراتی کا بیان
۱۵۳	مخدوم شیخ کبیر کا بیان
۱۵۳	شاہ قطب عالم گجراتی کا بیان
۱۵۳	شاہ عالم محبوب عالم کا بیان
۱۵۳	سید علیم الدین کا بیان
۱۵۳	شاہ کرک محمد کا بیان
۱۵۵	عبدالرحمن چشتی کا بیان
۱۵۵	شیخ جلال کا بیان
۱۵۵	شیخ وجہ الدین کا بیان
۱۵۹	شیخ نظام نارٹوی کا بیان
۱۵۹	شیخ عبداللہ نیازی کا بیان
۱۵۹	شیخ عبدالحق فاروقی کا بیان
۱۵۹	محمد باقی کابلہ کا بیان
۱۵۹	شیخ عبداللہ ہمنی کا بیان
۱۵۹	صوفی سرمد کا بیان

۱۵۷	محمد زکریا کا بیان
۱۵۸	شیخ بدرالدین کا بیان
۱۵۸	میر سید معین کا بیان
۱۵۸	شیخ حاجی حبیب اللہ کا بیان
۱۵۸	شیخ محمد عوث گوالیار کا بیان
۱۵۹	میان شیخ میر حسن کا بیان
۱۵۹	میر سید محمود کا بیان
۱۶۰	شیخ عبد العزیز کا بیان
۱۶۰	شیخ علی سہروردی کا بیان
۱۶۰	شیخ مبین کا بیان
۱۶۰	ملتی قال کا بیان
۱۶۰	خواجہ خضر سردانی کا بیان
۱۶۱	خواجہ میر کاوان کا بیان
۱۶۱	خواجہ حسن افغان کا بیان
۱۶۱	بابا کنور کا بیان
۱۶۲	خواجہ شیخ حسن کا بیان
۱۶۰	میان معروف مجددی کا بیان

۱۴۱	ابوالحیث بخاری کا بیان
۱۴۲	مولانا واعظ درویش کا بیان
۱۴۳	محمد طاهر کا بیان
۱۴۳	سید رفیع الدین کا بیان
۱۴۳	محمد الدین پادری کا بیان
۱۴۳	نصیر الدین اور وزیر الدین کا بیان
	خواجہ محمد سیستانی کا بیان
	شیخ حسن انگوری کا بیان
۱۴۵	شاہ میان خاں کا بیان
۱۴۵	شاہ جلال گجراتی کا بیان
۱۴۵	سید سعد الدین کا بیان
۱۴۶	سید اصغر کا بیان
۱۴۶	مولانا احمد واعظ کا بیان
۱۴۶	شیخ عثمان کا بیان
۱۴۶	شیخ ابوبکر کا بیان
۱۴۷	شہاب الدین حق کو کا بیان
۱۴۷	شیخ محمد الدین زاہد کا بیان

۱۶۷	شیخ جلال شریکری کا بیان
۱۶۷	سید علی صاحب کا بیان
۱۶۷	سید الحارثین سید محمد صاحب کا بیان
۱۶۹	دوسرے انبیا و اویا و رکن کے بیان میں اور اسمین چھ قطب میں
۱۶۹	پہلا قطب صوفیہ کا پور و گلبرگہ کے اولیاء کے بیان میں
۱۶۹	شیخ سراج الدین حسینی اور شیخ برہان الدین دولت آبادی کا بیان
۱۷۰	خوندیر صاحب کا بیان
۱۷۰	حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کا بیان
۱۷۹	سید محمد اکبر عرف بڑا صاحب کا بیان
۱۸۰	سید احمد اصغر عرف پیرا صاحب کا بیان
۱۸۱	سید محمد صغیر اللہ عرف شاہ صغیر کا بیان
۱۸۲	سید محمد صغیر اللہ کی اولاد کا بیان
۱۸۲	سید عسک اللہ کی اولاد کا بیان
۱۸۲	سید صغر حسینی کی اولاد کا بیان
۱۸۳	سید ندیم اللہ حسینی کا بیان
۱۸۳	مولانا جمال الدین مغربی کا بیان
۱۸۴	شاہ کمال الدین بیابانی کا بیان



۱۸۴	میر یحیی صاحب شمس العشق کا بیان
۱۸۴	شیخ برهان الدین طاقم کا بیان
۱۸۴	ابن الدین اعلیٰ کا بیان
۱۸۵	علاء الدین العذی المعروف لاریے صاحب کا بیان
۱۸۶	شیخ علاء الدین گریزاری کا بیان
۱۸۶	شاہ جذا حسینی کا بیان
۱۸۷	دوسرا قطب صوبہ خجستہ بنیاد کے اولیائوں کے بیان میں
۱۸۷	سید یوسف والد ماجد حضرت خواجہ بندہ نواز کا بیان
۱۸۸	نسب نامہ برگزیدہ خدا حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
۱۸۸	برهان الدین اولیا کا بیان
۱۸۹	شاہ شجاع الدین زر زرزی زرخش کا بیان
۱۹۰	شاہ زین المحی کا بیان
۱۹۰	شاہ محمود کا بیان
۱۹۱	سید غلام حسن کا بیان
۱۹۲	شاہ علی نہری کا بیان
۱۹۲	علیم میرا ششم علی گیلانی کا بیان
۱۹۲	شیخ تہمین شطاری کا بیان

۱۹۲	ششما میران کا بیان
۱۹۲	شیخ صلاح الدین کا بیان
۱۹۳	شمس القطب بعض اولیاء صوفیہ فاضل دہلی کے بیان میں
۱۹۳	شیخ عیسیٰ جند اللہ کا بیان
۱۹۳	شیخ فتح محمد کا بیان
۱۹۳	حضرت شاہ برہان راز الہی کا بیان
۱۹۴	شاہ ہیکاری صاحب کا بیان
۱۹۴	شیر محمد قادری کا بیان
۱۹۵	شاہ نعمان کا بیان
۱۹۵	شیخ عبد اللطیف کا بیان
۱۹۵	شاہ یتیم صاحب کا بیان
۱۹۶	حیات گیلانی کا بیان
۱۹۶	میر صابر صفائی کا بیان
۱۹۶	شیخ فضل اللہ کا بیان
۱۹۶	عزیز الدین موکل کا بیان
۱۹۶	قاضی نعیم الدین کا بیان
۱۹۷	حضرت یحییٰ غریب النور کا بیان

۱۹۹	سید احمد اللہ عرف شاہ ذوالنہن کا بیان
۱۹۹	شاہ عبد اللہ کا بیان
۱۹۹	سید حاجی صاحب کا بیان
۲۰۰	پوٹھاکوٹ بعض اولیاء صوفیہ پر ارکے بیان میں
۲۰۰	رحمان شاہ دولہ کا بیان
۲۰۰	قطب دہلی شاہ سمیع اللہ محمد ملتانی صاحب کا بیان
۲۰۱	پانچوڑان قطب بعض اولیاء صوفیہ محمد آبادیہ کے بیان میں
۲۰۱	سلطان المشائخ سید شاہ خلیل اللہ چشتی بکس کا بیان
۲۰۳	اعظم الباطن شہاب الدین احمد شاہ دہلی ہمنی کا بیان
۲۰۳	سید حیف صاحب کا بیان
۲۰۳	سید من اللہ چشتی کا بیان
۲۰۴	شاہ راجہ صاحب کا بیان
۲۰۸	خواجہ جہان کاوان کا بیان
۲۱۰	شاہ فتح اللہ صاحب مقبول اللہ کا بیان
۲۱۱	حضرت ملتانی صاحب کا بیان
۱۱۳	جانبہ ربانی شیخ ملتانی شریف قادری کا بیان
۱۱۹	شاہ ابراہیم المرووف محمد دہلی قادری کا بیان

۱۲۰	شیخ اسحاق کا بیان
۱۲۱	شیخ بدر الدین کا بیان
۱۲۲	فخر الدین کا بیان
۲۲۳	سید اسماعیل صاحب قادری کا بیان
۲۲۳	خزادے پاک صاحب کا بیان
۲۲۴	شاہ شعلی صاحب کا بیان
۲۲۴	شاہ مبارک کا بیان
۲۲۵	شاہ زین الدین کا بیان
۲۲۴	چشتی قطب بعض اولیاء حیدر آباد کے بیان میں مولانا مولانا عبدالرشید اور شرف الدین
۲۲۵	ارحمن شاہ دہلی کا بیان
۲۲۵	شاہ راجہ صاحب حیدر آبادی کا بیان
۲۲۶	شاہ یوسف صاحب حیدر آبادی کا بیان
۲۲۶	مرزا محمد موسیٰ حیدر آبادی کا بیان
۲۲۷	شیخ خاتون کا بیان
۲۲۷	شیخ احمد کا بیان
۲۲۷	حضرت شیخ فرید کجولی کا بیان
۲۲۸	شیخ ابراہیم سہام کا بیان

۲۶۸	عسید شاہ محمود اولیاحمد رابادی کا بیان
۲۶۹	نرس و لا کا بیان
۲۷۰	سید شاہ علی رضا حسنی کا بیان
۲۷۱	شاہ برہنہ صاحب کا بیان
۲۷۲	سید آباد کے باقی شاخیں متاخرین و اہل سلوک و ادب جذب زمانہ ماضی
۲۷۳	و حال کا بیان
۲۷۴	شاخیں کا بیان
۲۷۵	مجاذیب کا بیان
۲۷۶	تیسرا چاند میر تقی میر اور اس بادشاہ ہرود کے سلاف کرام تہ نصرت آدم علیہ السلام
۲۷۷	اطلاف زوی الاخر ائم از ماٹہ اقسام کے بیان اور سیمین آخر پین ہلال دین
۲۷۸	ابا و کرام و اجداد زوی الاخر ائم امیر مدوح کا بیان
۲۷۹	بلد روم بایرید سلطان روم کا احوال
۲۸۰	جلال الدین میران شاہ پسر مسوم امیر کا بیان
۲۸۱	سلطان محمد مرزا پسر مسوم جلال الدین میران شاہ ابن حاجقہ کا بیان
۲۸۲	سلطان ابوسعید مرزا ابن اول سلطان محمد مرزا کا بیان
۲۸۳	عمر شیخ فرزا ابن سلطان ابوسعید مرزا کا بیان
۲۸۴	بابر یاوشاہ کا بیان

۲۸۰	بہارِ بادیہ کا بیان
۲۸۹	اکبر بادشاہ کا بیان
۲۹۷	جہانگیر بادشاہ کا بیان
۳۰۸	شاہجہان بادشاہ کا بیان
۳۱۷	عالمگیر بادشاہ کا بیان
۳۲۱	بادشاہ بادشاہ کا بیان
۳۳۳	محمد اعظم شاہ کا بیان
۳۳۴	مغز الدین کا بیان
۳۳۶	محمد فرخ سیر کا بیان
۳۳۸	رفع الدرجات کا بیان
۳۳۹	رفع الدولہ کا بیان
۳۴۰	محمد شاہ بادشاہ کا بیان
۳۴۱	فصلِ نادر شاہ کے بیان میں
۳۴۸	احمد شاہ کا بیان
۳۵۱	مملکتِ ثانی کا بیان
۳۵۳	شاہِ عالم کا بیان
۳۵۷	اکبر شاہ ثانی کا بیان

۳۵۸	.....	ہرادرشاہ قانی کا بیان
۳۹۱	.....	ہیلا ہلال اسماء تاجداران ملک انگلستان
۴۱۳	.....	دوسرا ہلال روسا دہند کے اسماء جواب بحال ہیں
		تیسرا ہلال دکن کے صوبے جو طرف سے بادشاہ دہلی کے حیدر آباد پر مانور و منصوب
۴۱۴	.....	ہوئے ہیں انکھیا بیان
۴۶۵		چوترا چاند خانہ خاندان حضرت پرنسز والی حیدر آباد دکن علیہ السلام علیہ السلام کے بیان میں
۴۶۵		نہایت آصفیاء بہادر علیہ السلام علیہ السلام
۳۹۶	.....	عالم شیخ کا بیان
۳۹۶	.....	نوا جہا بد خان بہادر کا بیان
۴۹۷	.....	میر شہاب الدین خان بہادر کا بیان
۳۹۹	.....	ترجمہ خط فرمان عالمگیر بادشاہ اسمی خان فیروز جنگ غازی الدین خاں بہادر
۴۹۹	.....	سعد اللہ خان بہادر جہادری نواب کا بیان
۴۷۰	.....	شجرہ سلسلہ مریدی و خلافت نولیا آصف جاہ بہادر
۴۷۱	.....	نواب آصفیاء بہادر بر والدہ مضحکہ کا بیان
۴۰۴	.....	نواب ناصر جنگ علیہ العفوان کا بیان
۴۰۹	.....	ہدایت نبی الدین خان کا بیان
۴۱۱	.....	صلابت جنگ کا بیان

۴۱۳	اصفہ چاہ تائی سیر نظام علیخان بہادر عطرانہ تربتہ کا بیان
۴۴۵	اصفہ چاہ ثالث نواب سکندر چاہ بہادر طاب ترہہ کا بیان
۴۴۵	اصفہ چاہ رابع نواب حرم الدولہ بہادر سکندر اللہ تعالیٰ بحجۃ جہانہ کا بیان
۴۷۳	اصفہ چاہ پنجم نظام الملک فضل الدولہ پیر تہمت علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کا بیان
	کوکب اول امام جنگ شیر بہادر محمد ابو الخیر خان بہادر محل الخیر خانہ اور انکے اسلاف
۵۷۱	کرام و اخلاف ذوی الاحرام کے بیان میں
۵۶۷	محمد ابو الخیر خان بہادر مغفور اور انکے اسلاف کرام کا بیان
۷۷۱	محمد ابو الفتح خان بہادر مرحوم کا بیان
۵۶۶	امیر کبیر با جادہ و توقیر شمس الامرا بہادر ثانی نور اللہ مرقدہ کا بیان
۶۰۶	کوکب دوم نواب شیر جنگ بہادر مرحوم اور انکے اسلاف ذوی الاحرام کا بیان
۶۱۱	فصل خدائیں سالار جنگ محمد درگاہ قلیخان بہادر
۶۱۱	سالار جنگ محمد درگاہ قلیخان بہادر مرحوم کا بیان
۶۱۸	نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر ثالث مدظلہ العالی کا بیان
۶۲۷	کیفیت شیر و باغات و اماکن حیدر آباد و قلعہ کوٹکندہ
۶۲۸	وجہ بنائی قدیم پل بادشاہی
۶۲۹	وجہ بنائے جار مار
۶۲۹	وجہ بنائے مکہ مسجد



۶۳۰	رقم صرف باغات و حکامات دولت قلعہ شاہیہ
۶۳۱	کیفیت عشرہ شہر محرم الحرام اور ایام عرس جبل کبیر امع بیاض اساتماؤ
۶۵۰	اخراجات و حضور شہر محرم میں
۶۵۳	بیان دوسری چیزوں کا
۶۵۴	احوال مصنف
	خانمہ قناد عظیمہ جو انعم ہند میں ہو کر ابو ظفر بادشاہ معزول ہوئے اور لاکھوں بنگان خدا مارے گئے اور علی سرکار کینی بہادر کا برخواست ہو کر سلطانیہ نامید کلاہ نریا جا کوا میں وکتوریہ ملکہ انگلند کا شایع ہوا اور سلطنت بالکل ختم خانہ ان بابر یہ بتوریہ
۶۵۹	زایل سکابیان
۶۶۱	ہیرام پور کی سرکشی کا بیان
۶۶۳	اضلاع شمالی مغربی بنگالہ کا بیان
۶۶۳	میرٹھہ کی سرکشی کا بیان
۶۶۶	دہلی کی سرکشی کا بیان
۶۶۷	لکھنؤ کی سرکشی کا بیان
۶۷۰	دہلی کے واقعات کا بیان
۶۷۷	بریلی کی سرکشی کا بیان
۶۸۸	دوسیلہ نشہ کی سرکشی کا بیان

۶۹۱	مراد آباد کی سرکشی کا بیان
۶۹۳	شاہجہان پور کی سرکشی کا بیان
۶۹۴	بجنور کی سرکشی کا بیان
۶۹۷	اعظم کٹہہ کی سرکشی کا بیان
۶۹۷	بنارس کی سرکشی کا بیان
۶۹۹	الہ آباد کی سرکشی کا بیان
۷۰۱	اودھ کی سرکشی کا بیان
۷۰۲	سیتا پور کی سرکشی کا بیان
۷۰۴	فیض آباد کی سرکشی کا بیان
۷۰۶	پرشادی پور کی سرکشی کا بیان
۷۰۷	سلطان پور کی سرکشی کا بیان
۷۰۷	شکوردہ اور گوندہ کی سرکشی کا بیان
۷۰۸	فتح پور سہوا کی سرکشی کا بیان
۷۰۹	کابل پور کی سرکشی کا بیان
۷۱۷	مقام اونٹ کی لڑائی کا بیان
۷۲۴	تفصیل فوج سالہ دوم
۷۲۴	تعداد فوج انگریزی

- ۱۔ حصہ چہشتی سولاک صاحب ہادر خدمتیں نواب گورنر جنرل صاحب ہادر کی
- ۲۹۔ دربار فتح صدر محاصرہ لکنؤ کی تیاریوں کا بیان
- ۴۰۔ جہنت کی نریت اور اسی نواح میں اسل خلاف کے محاصرہ کا بیان
- ۴۹۔ خاص لکنؤ کی کیفیت اور وہاں جنگ کا بیان
- ۵۱۔ تفصیل جمعیت مع توپخانہ
- ۵۵۔ کانپور پر باغی گوالیار کی سپاہ کنتشی کے حملہ کا بیان
- ۵۶۔ فتح گڑھ یعنی فرخ آباد کی سرکشی کا بیان
- ۶۱۔ ایضاً اوسے کتاب سے روایت دیگر فرخ آباد کی سرکشی کا بیان
- ۶۵۔ ہمپور کی سرکشی کا بیان
- ۶۶۔ جہانسی کی سرکشی کا بیان
- ۶۷۔ لون گاؤں کی سرکشی کا بیان
- ۶۸۔ مین پور کی سرکشی کا بیان
- ۶۹۔ علی گڑھ کی سرکشی کا بیان
- ۷۰۔ وائس صاحب کلکتہ علی گڑھ کے واپس آینے کا بیان
- ۷۳۔ پریم اللہ کا علی گڑھ میں داخل ہونے کا بیان
- ۷۷۔ اتادہ اور بندہ شہر کی سرکشی کا بیان

## و خاتمة الطبع

بمن توفیق اس ملک انسان کے یہ کتاب مفید ضائق علم تواریخ میں فائق منجم  
 احوالات کما ہی سہی تاریخ خوشید جاہی ابتداء حال سے راجعین بند و کج کے رہائے ہند  
 تالیفات و تصنیفات سے اکمل المحققین و المدققین مولوی غلام امام خان قوم افغان تری  
 ملک موسیٰ دینی غفر اللہ له و نور مرقدہ کے بیچ عصر محبوب مرغوب ملک جناب قمر کا مالک  
 مستغنی عن الاتقاد اب حضرت صفحہ سادس میر محبوب علی خان بہادر ادام اللہ تعالیٰ تطل  
 اجلہم کے حاکم شاہ سعاد بنیاد مسد ار اہرم سخویہ و روئی پیرانی سیر زحانی گسری  
 فریدون جنت سکند صولت جنتید کلاہ نواخت رشید جاہ خوشید الامرا خوشید الملک خوشید  
 الدولہ تیج جنگ محمد محی الدین خان بہادر مدظلہ العالی فرزند ارجمند زینہ ایکہ شہسار  
 جلالت و زینت بخش حد شہمت و ابہت کوہ شکوہ غلط پروہ فرخندہ نیم ہایون نعم نگاہ  
 تریا جاہ بحر سخا پغیر لائوآ و قار الامرا القدر الملک القدر الدولہ بہادر جنگ محمد رشید  
 الدین خان بہادر ادام اللہ تعالیٰ برہم و جہانیم کے بیضہ کئی ہوئی بات سے طالب علم محمد تقی  
 تلمیذ مولوی صاحب مغفور دبر و کے اور تحریر کا پی سے محمد عبد القادر ملازم سرکار با وقار  
 اور طبع طالع بہیکن خان کے اور اہتمام و تصحیح سے واقف اسرار خفی جلی مایہ مجمع علوم  
 دعواری میر سجاد علی عفی اللہ عنہ کے مطبع مہودہ مطبع خوشید رشید ۱۲۸۹ ہجری میں مطبع ۱۲۸۹  
 حوائی کے تاریخ دوم شہر شعب المعظم کو ختم طبع سے بخاتی ہو کر بعد ملاحظہ شرف منصفہ  
 جلدہ گرموئی و تعالیٰ شانہ اب کو قبول خاص عام کا کرے بہہ و کرہ آمین یا رب العالمین

## تعلیقات خورشید جاہی

ظاہر

واضح ناظرین جو کہ جب والد نامہ نگار بہ اکثرین غلام محی الدین خان ترین کے  
کتاب سرمایہ ہوش و آگہی یعنی خورشید جاہی کو تمام کیے اور مودہ مبفیہ پاکر  
ملاحظہ والا میں سرکار کے گزرا اور عنایت آہی سے نصف کتاب مطبع عالم  
خورشید بہن طبع ہی پائی کہ ناگیان مصنف کتاب کو سفر آخرت کا پیش ہوا  
چنانچہ مفصل کیفیت اسکی لکھی جاتی ہے جس حکم سرکار کا اکثرین پر ایسا صادر ہوا  
کہ بندہ اول حقیقت وفات اور حسن صفات اپنے والد کے لکھے بہ بعد بقیہ احوال  
حضور معذور وقت انتقال تک جو باقی رہ گیا ہے تحریر میں لاویے کہ کیفیت جلوس حال حضور  
بندہ کا تعالیٰ مدظلہ العالی تکلیف آخرت ۱۲۵۵ ہجری شمسی تک قلم بند کر کے  
خورشید جاہی میں شریک کرے راقم اطاعت امر کو خداوند نعمت کے واجب  
جانکر لکھا لیکن جبکہ عزات بندہ کی بسبب کم استعدادی کے قابل پیوند دینے  
بجائے والد کے ہستی اس واسطے آخر کتاب میں رکھا اور ہر ایک تذکرہ  
اور دو فصل پر ترتیب دیا امید داشتہ ان والا ترا داد اور ظرف نگہ بن بند  
بنیاد سے یہ ہے کہ اگر شہریت سے لفظ ومعنی میں کہیں خطا ہوئی ہو تو قلم اصلاح

سے درج فرما دیں تذکرہ واقعہ ناگزیر مصنف کے بیان میں  
اضحیٰ کی جاہی اور بکا کا مقام کہ والد ماجد بندہ کے منہبی مولوی  
محمد غلام امام خان ملکہ شاعر نے بدل جامع معقول و منقول واقف فرمایا

و اصول عالم پر لطیف روشنی خوش تقریر محدث و اعظم محقق مدرس طالب علموں کو  
 صرف اور نحو اصول تفسیر حدیث علم کلام علم بیان علم مناظرہ ہت ہند حساب  
 فصاحت بلاغت حکمت علم انشا اور عروض و قافیہ اور تصوف وغیرہ بخوبی پڑھنا  
 اور برتری درستی سے سمجھنا اور ان کے معانی کے ادنیٰ کام بہت احتیاطاً تصانیف  
 عربی و فارسی کہ پندرہ رسالے تصنیفات سے ان کے موجود ہیں مطالعہ  
 میں اسی قدرت کہ مشکل مشکل مقامات میں کتابوں کے درجہ میں حل کرتے تھے  
 اور قابل لوگ اشتباہ اپنے جوہر علم میں استادوں سے رہجات تھے آپ سے  
 دفع کرتے تھے اور زکی طبع ایسے کہ دو دو شعر کا قصیدہ مدح میں اپنے ولی نعمت  
 اور دوسرے امر ایک ایک روز میں لکھنا چاہتے وہ قصیدے دیوان اول میں تحریر  
 اور دیوان دوم میں فرمایا تمام ہو گیا نہ اس میں قصیدے لکھنا باریک بینی میں یہ طوطی  
 و خوش چاہ خود آگاہ علم و ادب میں ایسا نیکو بار زبان پر لایا کہ اگر کتابیں اس علم کی  
 دنیا سے معدوم ہو جائیں تو میں سب سب بے ہوش ہو کر زبان لکھ دوں گا  
 ماشاء اللہ کیا حافظ قوی اور کجا طبیعت زکی ہی صاحب ورع حافظ آداب شرع  
 کبھی جوت نہ ہوئے ہرگز کسی برائی میں زبان نہ کہوئے نیز ہم ایسے کہ معنی والا ہمیشہ  
 ہمیشہ عقل بالا اوکے پری رہتی تھی ابتدا فقرہ سے انتہا مضموں کو پہنچ جاتا  
 بلکہ شاہدہ سے عورت ظاہر ہر بشر کے احوال تمام اس کے باطن کا پاتے تھے فراج ایسا  
 پختہ کہ جو قاعہ طبیعت سے ایجاد کرتے لوگ ہی کتابوں میں لکھا پتہ جس مقدمہ میں

کہ قبس کر کے انجام کو اوسکے بیان کرتے آخرد وہی بطور میں آتا رہنا خلاف اوسکا ہوتا  
 عقل مانند کرامت رکھتے تھے سبحان اللہ اسی فرد پہ ہزار برس میں ہی پیدا ہونگی  
 اور اسی تصویر مرقع عالم سے سوچ میں ہو یہ انہو کی غرض توفیق انکی تقریر سے  
 پہرا و نہر ان بیان سے اوسکے قاصر ہی ہو یہ سے تاریخ ہذا کے فارغ ہوئے  
 اور چودہ برس کے واقعات کو اس دیار کے اشد اشد بارگاہ ستر سے چودہویں  
 رمضان ۱۲۸۲ بارہ سی تریسی پھری تک تمام کئے کس گذشتہ وقت قدرینے  
 یہی اوراق شبانہ روز کتابے چودہ مہرالمعد کو دولت کو تمام کو پہونچایا ناگہان آخر ماہ  
 محرم ۱۲۸۵ بارہ سی پچاسی ہجری میں بخارا آیا اور درگم بشت رہا دو روز تک بخار  
 بندہ اہو چونکہ علاج اس کترین کا تباہی دیا کہ کو سینگین لگائے بخارا و ترا مزاج کو  
 افاقہ ہوا فقط ناتواپی کی شکایت تھی وہ یہی چند روز میں جاتی رہی تین مہینے مزاج  
 درست رہا بندہ بے فکر ہوا اور جہیں اپنے کہا کہ اب کہا دہی لیکن بخانا کہ یہ اول پیام  
 سفر آخر تھا ہی ہیما ت کہ تین مہینے بعد یوں تاریخ جمادی الاول کی سند الیہ پہرا لکھو  
 بشت بخارا کراد کر گیا اور چھتے روز بعد پہرا لکھو درجائے سے تب آئی دوسرے  
 روز اگرچہ طبیعت نے صلاحیت پائی لیکن ناتواپی کا یہ زور ہوا کہ سلسلہ ادسکا  
 رمضان تک چلا گیا رضا خاں بادجو برابر رہنے خواب و خور کے تمام جسم پرنا معلوم  
 کچھ تیج نمودار ہوا چونکہ جناب نہایت باریک بین تھے تنوش میں رہے کہ یہ درم ہی  
 ایسے غرض چہ خوب غور کیا پانچویں شوال کو یقین ہوا کہ یہ درم ہی تب بندہ نے

ہرگز نہ کیا فریب اللہ کے سوا کسی کو بقاء نہیں، مادہ تاریخ رحلت ان جناب کا  
محمد نفی شاگرد سے انکی یہی ہے چون جناب ملک شہنہ بخلہ، جد اجا شیم عم کرندہ<sup>سال</sup>  
تاریخ کفتم از سر آہ، ہجرت ہو عدم کرندہ، ایضاً لہ سے چون غلام امام خان صاحب  
رفتہ اند بہشت علیہ، با تفت ز سال صل داد خبر، ز ملایک ملک شہنہ قرین پہلی فصل<sup>۱۲۸۵</sup>

تمہ احوال ساکن فریق الاعلیٰ نواب افضل الدولہ بابر دوم مغفور کے بیان میں  
سترہ وین رمضان ۱۲۸۲ بارہ سو تریسی ہجری کو نواب عہدہ الملک شمس الامرا ببادری  
حضور پروردین یادیوئی دو گہری تنہا باریا ہے ستائیسون شکو عبد اللہ بن علی نے  
ارادہ خیرات کا کیا کمال کثرت سے جمع ہوا اور اسی تمیزی سے مکان میں در آئے  
کہ بلوہ عام ہو کر اس شکوئیس آدمی شہنہ اور بہت سے محجوب ہو اٹھائیسون کر  
حضور سے نواب قار الامرا ببادری کی طلب ہوئی انتیسون کو یہ قار الامرا ببادری باریا پی  
ہوئی اور سلج کو جو را دیوانی اور شکاری کا داخل ہوا خود ملاحظہ فرما غرہ شوال روز  
پنجشنبہ مطابق سال یازدہم جلوس کو سبلہ بن عبد العظما دیوئی شمس الامرا ببادر  
اور قار الامرا ببادر اور خورشید شاہ ببادر اور دیوان مختار الملک ببادر اور پیشکار  
نزد ہر ببادر و اہل دفتر قاضی اور خطیب اور صوبہ بعد فراغ نماز عید کے حاضر خلوت  
مبارک حضور پر نور ہوئے بعد عودہ کے عرض کی کہ حکم ہوا کہ نذیرین محل میں داخل  
کردین حسب الامر کشتی آئی اور نذیرین مجرائیسون کے داخل محل ہوئیں سب فرماست کر اپنے  
گھر چلے گئے خود نے شمس الامرا ببادر قار الامرا ببادر مختار الملک ببادر کو میں شمس<sup>۲۵</sup>



پینیس خان کا خاصہ رحمت فرمایا اور پینیس خان کا خاصہ نواب خورشید جاہ بہادر کو  
 عنایت ہوا اور سو روپے کا خاصہ تحریص بہادر کو پس طرف سے بکے آداب عرض ہوئی  
 اور جوگ بھی ہوائی معمول جو تیسری چوتھی تک عید کے آسمین ملاقات کے لئے  
 راستہ و بارگاہی کو چون بن بند و قین چٹھانے پہرتے تھے عمل میں نہ لایا چون تاریخ  
 کو نواب شمس الامرا بہادر اطلب باریاب حضور پر نور ہو اور بارہ پر دو بجے دن کے  
 صبح اکلم حضور پر نور روانہ کو تھی زید نشی کہ کو بول جہا بہادر سے ایک گہشت ملاقات  
 رہی بعد ازاں سے موجود طرف و دولت سہرا ایک ہوٹا توین کو حضور پر نور میں  
 بہر نواب شمس الامرا بہادر کی باریالی ہوئی یا یون تاریخ سوال کی روز و شنبہ دربار ہوا  
 تر جہا بہادر آئے اور تہا باریاب سے جب رست ہوئی تر جہا بہادر روانہ طرف  
 کو تھی کہ ہوئے اور نواب شمس الامرا بہادر اور دیوانہ پشکار بھی اپنے مکان کو تشریف  
 لے گئے لیکن اوسے روز تین پہر کو شمس الامرا بہادر کی یاد ہوئی اور بہادر باریاب سے  
 علی ہذا القیاس سو لہوین صبح کو ہی اطلب باریاب تھے ستر دن کو پہر شمس الامرا بہادر  
 صبح باریاب حضور پر نور ہو اور سہ پہر کے وقت پہر کو تھی کو گئے اور ملاقات کرائیے جو  
 تاریخ کو دربار ہوا نواب مختار الملک بہادر حاضر ہو کر نذر گد رانی اور چلے گئے پہر شنبہ کو  
 جو دوسری ماہ ذی قعدہ کی تھی پستور دربار ہوا اس بار دیوان مختار الملک بہادر مدعو  
 پشکار راجہ نذر بہادر مدعا باریاب ہو آئین تاریخ ماہ مذکور کی جمعہ کا روز دربار ہوا  
 صاحب العالیان آئے اور جو تمخاطف سے گورنر جنرل صاحب بہادر کے واسطے

و مختار الملک اور سی بی یول جہا یعنی تریجا بباد رکھ لائے تھے سو گذرایندہ روز دس لکھ  
 غایت ہو اکیس اضرائے اب خوشی کے سر ہو تیرہویں کو نور و کار باد ہو انوار شمس الامرا  
 بباد اور نور و قیار الامرا بباد اور نور و خورشید جاہ بباد اور دیوان مختار الملک بباد  
 اور شکار راہز مند بباد اور تمام اراکین دولت حاضر خلوت مبارک تھے سبہوں نے  
 نذرین گذرایندہ وجہ دن پندرہویں تاریخ قبل سے پہر دو گنتہ بعد خوب بہر او کثرت سے  
 اگلے کرے کہ دہرین لگ کین اور آگوبی نہ ہر اور بجلی کو نہ تی رہی اسطرح ہر شہر ہی  
 تقاطر شہر راجہ کی کہ اکیسویں شہر خوب بدل گرا اور بجلی کر کے اور محل پورہ کین کین گری  
 بامیون شہر کو بی بجلی چکتی رہی ہفتہ سب ماہ مذکور صبح دربار ہوا امیر کو دربار انکار حاضر تھے  
 بہر جا بباد اور حضرت بدلی کی لکھ چلے گئے اسی م کو مختار الملک بباد تریجا کی ضافت  
 بہت مختلف تھے کی صاحب ظہر الاخبار لکھتا ہے کہ دولت مسرا میں نواب مختار الملک بباد کے  
 اکیسویں ذی قعدہ کو سی بی یول جہا بباد روزید نشہ رآباد مع چند دوسرے صاحبان  
 جنیل القدر کے تشریف لاکر بعد تناول حاضری کلمات مالی و ملکی ذکر کر کے روانہ ہوئے تیسری  
 تاریخ ماہ ذی الحجہ کی روز شنبہ مطابق نون اپریل کو امی بی سی ڈی پیل جہا بباد روزید  
 ناکور کام پیلچی گری کے مامور ہو کر داخل کوٹی روزید نشہ رآباد کے ہو نون ذی الحجہ مطابق  
 پندرہویں اپریل صبح جب بجے سے بی یول جہا بباد طرف کلکتہ کے گئے اور وہاں کوئلیون  
 شامل ہو سون تاریخ ذی الحجہ کی عید دن نواب مختار الملک بباد کو حضور سے ایک سیرتی  
 نذر دی اور درواریہ کا نا رجری دست بند کی غایت ہوئی تیرہویں تاریخ روز پنجشنبہ

۱۰۰

دو پہر کے وقت دفعتاً ایک اوز بہت بڑی مقابل پندرہ توپ چھوٹنے کے اور ساتھ اس کے  
 اور چند آوازیں آئیں راقم کو تعجب ہوا آدمی سے کیا کہ صحن میں جا کر آسمان کے طرف دیکھ کہ  
 کہا جی چیکہ وہ آواز کوئی امرساوی ہنسا کی تھی کھلا من بعد معلوم ہوا کہ کوہا باروت کا موضع  
 پناہ لگتے پر سرون لال دروازہ علاقہ میں رہا منہ لعل سرشتہ دار جمعیت و شہ محل کے  
 و مان باروت گت رہی تھی دفعتاً کا خانہ میں آگ لگی شعلہ اسکا دیوار توڑ کر تمام تیرہ  
 لے کو تپے میں ہوا اور وہ اسکا شہر میں اندرون لال دروازہ کے پہنچا میں تیس  
 مردوزن مزدور ہلاک ہوئے حضور نے ہی آواز سنی خبر منگو ایسی عرض ہوئی کہ پندرہ ہزار  
 روپیہ کی باروت جل گئی نظر الاخبار میں لکھا ہے کہ باروت خانہ میں باروت سے دقت کنگر لگیا  
 جنگاری ہنگامہ صدمہ عظیم اوتھہ کبرا ہوا پندرہ ہزار کا ضارہ ہوا سندھ آدمی جگر ہوا ہوئے  
 ہر کراؤ گئے اتریں آدمی کیا بل پر کروانہ اسپتال دیوا جھکا کو نقصان کا تو خیال ہوا آدمی کا  
 ہوا ان لوگوں کے عورت اور بچے کے واسطے مشاہرہ مقرر فرمایا سبقت کو جو دہوین باغی تر حساب  
 پر اور تورا در آئے حضور پر غور سے ملاقات ہوئی اور پندرہ روپے کو حسین لڑکین پر طوفان  
 لیون برابر اولے گرے مکانوں کے سفال جو چور ہو گئے تھے برے دخت کر گئے انیسویں کو دربار  
 صاحب النین کا ہوا آج باد رائے خلیفہ لارڈ حبس یاد گاگہ رانا پچھن ماہ محرم ۱۲۸۳  
 بارہ اسی چار یا سی ہجری کو اوشب مہربسا اولے پرے مردم سنگر خاص کے پرتا اور منتشر ہو گئے  
 اور آخر شب کو بھی خوب بارش ہوئی اولے بھی زیادہ پرے ساتویں تاریخ کو مہربسا حضور  
 ایک صاحب زاد کا انتقال ہوا اسی روز بادشاہی کا شو خان میں تلوار علی ایک جوان کو توالی کا

مارا گیا تین صد گز قمار ہو اور کشف الاخبار سے ایسا ظاہر ہو کہ علاقہ کشا متعلقہ مدرس میں  
 چیسویں تاریخ تک وقت اوپر سے مقدار انکا بڑے <sup>مجموع</sup> ابنہ کے برابر تھا اور وہ اس  
 روز سے گرتے ہیں کہ ایک بانٹ زمین میں گھس جاتے ہیں اور علاقہ بلاری کے طرف کے گاؤں میں  
 یہی ناریل برابر سے اور وہ ایک فیت زمین میں دس جاتے ہیں اور موضع انجبال اور کرا مگلا  
 کون کوئہ اور موضع انتا پور میں تو بہت بھاری خلافت قیاس بتاتے ہیں اور نظام نو بہال  
 ایک کسیت میں اسی سلیں پڑیں کہ عرض و طول انکا ایک ایک گز کا تھا اور کئی جگہ تین تین  
 تولے گئے غرض شدت سے اس ٹنگ باری کے دو ہزار آدمی اور چار سو بکریں اور آٹھ گائے  
 فرار گئے اور علاقہ بلیر میں بھی آٹھائیسویں اپریل کو رالہ بار کا بڑا طوفان ہوا چیسویں تاریخ  
 ستائیسویں شکو کو پٹی میں جلدی ملک کی سالکھ کا جوڑ لیا گئے تھے یعنی بول جیسا کہ وقت پیر  
 ہوا جو انواب مختار الملک ہمارے دو گنو جا کر حسین ساگر میں سر نہ ملائی کی ملاحظہ فرمائیے  
 واپس چلے آئے پھر شکو مکر کواری ہوئی بعد امیر کبیر شمس الامرا ہوا در مع بشیر الدلہ بخت  
 رونق افزا ہو کر دس گھنٹے شکو یہ ہو چلے آئے گبارہ کو میز بچا دیو اچھا دین خاصہ سادل  
 فرمایا بار اچھے تشبازی چھوٹی ناچ دیکھ کر مختار الملک ہمارے ہی تشریف لائے پھر چھ مزارج میں  
 بہت تکلف تھا کوٹھی کی بنائیت اور آسگی کی تہی چانچہ راقم یہی داند حاضر ہا غزہ ماہ ضو سے  
 خیرات افضل گنج کی موقوف ہوئی اسی روز روئینہ صبح کے گھنٹے پر شکیل صاحب  
 ہمارے واسطے ملاحظہ کر کے باغ لنگم ملی کے آئے نواب خورشید جاہ ہمارے سے ملاقات ہوئی  
 چاہے کہ حضرت سور در خجندیہ و سری تاج دیو اچھا مالوالو کے گہرا دی میں آئے

اور گہرا میر کیر کے بھی دعوت شادی میں آئے تھے تھیں الامر اباد اور دقار الامر اباد  
 عذرا اور نہ گئے چھ سو صد روز گزشتہ مطابق اسی سوین ماہ جون ۱۸۶۷ء بتارہ سہ  
 سب سے عیسوی کو ڈاکٹر کمرش صاحب بیدار ہو بیدار رقم کے بنے رہ کر ہار گئے وہ  
 اسی نہ گیلی دوسرے دن چار گنٹہ کو تقریبی کام کے صندوق میں کوشی کے اندر دفن ہوئے  
 تیسری بیع الاول کو بڑھتا ہے بادر شمس الامر اباد پر کیا آئے ساتویں بیع الاول  
 مطابق دسویں جون اسی روز چار گنٹہ کو امتحان راقم کا مع دوسرے چار خواجہ تاشون کے  
 مدرسہ میں ڈاکٹری کے درویر مجلس جرنل بالفور صاحب بادر اور ڈاکٹر کمرش صاحب بادر  
 اور ڈاکٹر والٹر صاحب بادر کمرش صاحب بادر اور ڈاکٹر جان ریڈ صاحب بادر کے  
 گیارہ بجے سے دن کے پانچ بجے تک چہرہ علوم میں ہونا یعنی علم شریعہ اور علم قوانین و  
 زندگی اور علم خواص الادویہ اور علم خیالات اور جراحی اور علم طبابت میں جوابات باصو  
 اتے رہے صاحب امتیعی سنکر بہت خوش ہو اور راضی رہے اور لیاقت نامحیات پر  
 دستخط ثبت فرمایا مجلس برکات ہوئی آئین تاریخ حضور بر نور کو صاحبزادی بطن سے  
 اندر کی بیگم کے پیدا ہوئی چودہویں کو نواب مختار الملک بادر اور شمس صاحب بادر  
 ازبکانت حیدر آباد مع دوسرے سردار اعلیٰ القدر اور ڈاکٹر جرنل بالفور صاحب بادر  
 مدرسہ میں طلبہ کے آئے اور سب ہو کار اور عزیز چاوانی اور اطہا بی حیدر آباد ہی  
 حاضر تھے راقم کو مع دوسرے چار خواجہ تاشون کے لیاقت نامحیات سے سرفراز فرمایا  
 تیسری بیع الاول روز چار گنٹہ بڑی صاحب بادر جان نما کو آئے آخر عشرہ میں

الاول  
 ماہ ربیع

۱۸۶۷ء

ماہ مذکور کے نواب مختار الملک بہادر بہت خود مختار تھے اور عرصہ دراز عرصہ تک  
 وزیر کا پیش کیا کیفیت اس کی طویل سی سیویں کو رسم خیر خانی صاحبزادی مختار الملک کی ہوتی  
 اور سیویں کو شمل اللہ آباد کو بھی کو جا کر آئے اور متعدد اجازت بمبئی سے معلوم ہو ا کہ  
 ایک سلطان روم اول نمائش گاہ میں فرانس کے رونق افزا ہر نمائش گاہ لندن میں بارہویں جولائی کو  
 تشریف فرما ہوئے ہر دو بادشاہ سے ملاقات ہوئی تری تعظیم و توقیر کی لاکھوں روپیہ صرف  
 ضیافت ہوئے نوین جمادی الاول روز شنبہ عظیم جنگ دفعتاً اور مختار ایک کسی بیاری سے  
 اور راجہ نہایت یاد الدولہ کی نالچ سے ایک ہی روز کے غناؤں کا ترافیدہ ہوا فقر و تن کی  
 بن آئی بارہویں تاریخ جمعہ کے روز ندی آئی خوش ہوا اور نوپات برابر جاری تھے خلقت کو  
 ماتا تھا اس سال بارش معمول سے زیادہ ہوئی ابتدا بارش سے چٹاکے پھر تک نہا سس کی  
 جاکتیس اپنی مہ برسا ابتدا پچھلے معمول سے سوا ہوا سیویں تاریخ مطابق سیویں اکتوبر  
 ۱۸۶۷ء اتارہ سی سین ست عیسوی کو پھل چھا یاد واسطی دورہ کرنے ملک ہار کے  
 تشریف لینگے چھویں تاریخ جب کی مطابق اکیسویں نومبر سنہ روان عیسوی پانچواں  
 ہوئے نڈ برس کی عمر تھی اسی تاریخ کو تیر چھا جو حضور سے ملکر تہاڑ کو واسطی دیکھنے  
 نمائش گاہ کے گئے تھے آئے کو تھی بین داخل ہوئے سیویں تاریخ ابتدا سیویں شکوہ تہا  
 صاحب بہادر ہر شمل اللہ آباد کے آئے اور ضیافت کہا کر سارے نو گشتے کو چلے گئے اور  
 انیسویں کو گہر دیوان چھا ضیافت ہوئی سلماہ مذکور کے حور خواہ تیر چھا بہادر کے  
 نواب حور شید جاہ بہادر کو تھی کو تشریف فرما ہوئے تمام جمعیت کو سواری کے اندر آئے گا

جمادی اول

ہجرت

ان ہوا اور مرثیہ صاحب خود کہتے ہو کر تمام شایعیت کا دیکھتے رہے دوسری رمضان کو  
 تبریہا برتے جمہور ان عربیہ فرزند ان عبد اللہ بن علی اور فرزند ان عمر بن عود اور  
 غالب جنگ کو کوہی بن بولا کر لے اور ہر عربیہ انکی ہمراہی کے محبت کی باتیں بخوبی کہیں  
 اور سیری کو شمس اللہ باد کوہی کو گئے سواری کو انکی بھی اندر بولا کر جمعیت کو  
 مثل جمعیت خورشید جاہ باد کے سواری کے ملاحظہ کیا اور پانچین کو دربار ہوا تبریہا  
 باد آ کر حفت بدی کی آدرشون تاریخ مطابق چہنی ماہ جوزی ۱۱۳۷ ہجری ۱۱۳۷  
 اشہر عیسوی کو جسے یک صبح کے روانہ طرف کلکتہ ہوئے اتارہ بار اسلامی کے سر کیے  
 گئے مات الہی گری اور انکے نو مہینے سات روہین یہ جہا بہت ذی اخلاق اور محبت  
 سفار اور بافت برگزیدہ صفات تھے کہ سیان اسکا تقریر و تحریر سے خارج ہوا ایسے  
 دیکر کی تھے کہ عہدہ و کالت کا اوسے فخر کرتا ہوا بلکہ اسے ہر اور عہدہ کام کے قابل تھے  
 اور انکے موافق کوئی دیکھل نہ تھا کہ ایسے اخلاق و صفات کہتا ہوا ہر امر اچھی کہ غریب و  
 راہ سے راضی اور شکر تھے مگر افسوس کا مقام ہی کہ انہوں نے بہت کسر مدت میں  
 یہاں سے روانہ ہو کر عہدہ شوال کو عہدہ کے دن حضور کے تھار خانہ کے روبرو دوسر سواری  
 نواب مختار الملک ہمارے کسی بدتمش نے منہ چلایا چونکہ نیت جناب کی بخیر تھی  
 نہ خط حقیقی نے بجا رکھا ایک شخص جو قریب بوجہ کے ہوا ہلاک ہوا مختار الملک ہمارے  
 حکم کیا کہ اسے مارو بین زندہ پکڑ لو لوگوں نے گرفتار کر لیا کو توالی میں نہ رکھنے کا  
 حکم ہوا اسی دن تاریخ روز جمعہ نماز جمعہ کے بلکہ میں ہر چار سو مسنادی ہونہی

ہجرت

کہ بے کار و بے روزگار لوگ بیمار بن جائیں اگر بعد سے اس حکم کے کوئی جانت کر گیا تو سزا  
 شدید ہوگی اور انہیں سو دن تاج نگار دی جائے جو چوتھے حساب سے وہ نواب خورشید جاہ  
 بہادر سے واسطے ضیافت جبریل صاحب ہادر کے باغ لنگم ٹلی کی پرواگیا جا ہی طرف سے  
 نواب خورشید جاہ بہادر کے کھلف روشنی وغیرہ کا بخوبی ہوا اور بعد ضیافت کے  
 ایک دفعہ کلمات شکر یہ آمیز جناب میں نواب خورشید جاہ بہادر کے روانہ کیے غرہ و نقعہ کو  
 نواب خورشید جاہ بہادر رام آباد موضع چنگدہ اور کوئٹہ کو تشریف فرما ہو کر واپس آئے  
 مقام کے اوتیری کو تشریف لائے اسی روز ایک عرب چارناریاں ایک سی گولی مار کر  
 خاشخ دہش فراغت ساتھ نکل گیا کوئی اس کا مزاح نہوا انیسویں شب کو ایک کدے  
 اندر تکرار پھر کو پشکار کے ضرب ہندوق سے مار ڈالا اور فی الفور حکم سے ہماراج کے  
 گرفتار ہو کر کوئٹہ لائیں روانہ کیا گیا اور انیسویں تاریخ ہفتہ کے دن گردن ادا کی ماری گئی  
 کہ جسے دیوان پر ضرب کیا تھا دوسری تاریخ دیحج کی روز جو عبد اللہ بن علی بیماری سے  
 پیش کی موئے سیر کی تاریخ روز شنبہ کو راجش صاحب ہادر بڑا صاحب ہو کر آئے  
 اور داخل الوال ہو آہوین کو روپہ شنبہ دربار ہوا بڑا صاحب حاضر ہوئے حضور پر نور  
 سے ملاقات کے بعد نواب مختار الملک بہادر پائیں انکی ضیافت ہوئی جب بغیر اعت  
 تمام اکل و شرب کر کے دمان سے رخصت ہو کر مکان کو گئے دست پزیرنا شروع ہوا  
 سخت بچش کا مادہ گر اسبار پھل کینچی انیسویں کو پہلے جنگ فرزند و الفقار الملک  
 بہادر کے انتقال کے ستر وین تاریخ محرم کی ۱۱۰۰ شہ بارہ سی بجای سی کو

روانہ کی

بہادر

بہادر



الاول  
بہ بیچانسانی  
بہ بیچ

شب گیارہ گھنٹے پر تر تھ جب بادِ جِستگیتِ بخش سے بیات ہے تو سفری ایک  
 ایک مینے چودہ روزین اور بیچ الاول میں خبر فتح ہونے ملکِ حبش کی سرکار انگلستان  
 آئی اور مایگانا سلطان کا معلوم ہوا اسی سون تارخ رنج الثانی و دورِ شنبہ عمل پر سے  
 سوچ گھن شریع ہوا اور عمل اس کا عمل دہر تک رہا چونکہ تمام قرص گاہگن خبا  
 جوقت کہ وسط کو پہنچا تھا ایک سیاہ قرص نظر آتا تھا یعنی تمام رخ تیرہ ماہ کا اس  
 تھا اور نورانی اُطرف کو اس لیے کہ ہر دو یعنی ہر دو ماہ ایک درجہ میں بلکہ ایک نقطہ پر تھے  
 اور مثل ایک حلقہ کے ہی نورانی حلقہ نظر نہیں آتا تھا کہ روشنی اطراف و جانب میں تھی  
 اندر ہر اس گویا مایہ صاف نکل آئے چنانچہ راقم بھی دیکھا دیکھنے سے اس کے ایک کو اوت  
 بالکل نہ تھی تھی آئینہ مگر اور سیاہ عینک کی کچھ حاجت نہ تھی اور زمین پر تار کی اس قدر تھی کہ  
 بعد شام کے گہری رات کہ ہوتی ہی درمکانوں میں حجاجِ روشنی کا بڑا جھون کے اندر  
 بالکل اندھ ہوتا اور یہ حالت کو کسی دس پل بھی ہوگی اور وہ انجلا ایک خلد سا اشار کا  
 نمودار ہوا مثل کلاں تار کے اور آٹا نا مار یا دہ ہونے لگا ہوا کہ تمام قرص انجلا پایا کہتے  
 ہیں کہ اس کا کہن دو سو برس آگے ہوا تھا روزِ جموں میں جمادی الاول ہے ہو کو خوب بدو  
 ناہین برس کے ایک سخت آواز آئی اور روشنی سے بجلی کی انگلیں بند ہو گئیں اور درمیان  
 روشنی اور آواز کے فاصلہ نہ پایا گیا اور سیاہ معلوم ہوا کہ صحن میں بجلی گری جیسے کھلی  
 شخص نے محمد دارون سے راقم کے شکر بجالایا اور کہا عرسیدہ بود بکلا دی بخیر لذت  
 بعد چند لمحہ کے ایک شخص عین بارانی میں آکر دروازہ پر میرے پکارا اور کہا کہ فلاں گھر میں

جمادی الاول

ایک لڑکی پر بھی گری ہو اور وہ نہایت ترش رہی چلتی چلتی دیکھو علاج کھاتا دو  
 تب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ راقم کے مکان سے سو قدم کے فاصلہ پر یہ صدمہ برتنک کا ہوا  
 ایک لڑکی بالافانہ پر جا رہی تھی وہ اس صدمہ سے بچ گئی اور بعدِ عرضِ قلیل کے جان  
 بحق تسلیم ہوئی لیکن جسم پر اس کے کوئی علامت جلنے کی نہ تھی اس سے ثابت ہوا کہ بجلی  
 نہیں مری بلکہ خوف سے گری اور جوت سے دماغ کے مگرٹی اس سال بدش بہت کم ہوئی  
 اسی سبب اس کی جگہ لکھنؤ پر اس دن کو سزاوارک کا مون نواب مختار الملک  
 بہادر کے موئے اور گبار ہون کو علی محمد خان نے ہی کوچ کیا ماہِ شہان میں حضور پر نور کی  
 صاحبزادہ بلند اقبال کی دودھ پرائی کی تقریب محل میں ہوئی حضرت نے حاضر ادا چاہی خاص  
 حضرت نواحیہ رشید جاہ بہادر کو یا دعا یا یا دعا را ادا چاہے روضہ گئیں جذبے یہاں  
 ربیعِ ثب دوشنبہ بائیسویں تاریخ کو ایک سپہ سالارِ عربیہ خود حضور کا علی نام جو بیرون شہر  
 رہتا تھا واسطے طلب کر کے برادر سے شبِ وقت مع سپاہِ قلیل عرض سگی کے مکان میں  
 آجیٹا حضورِ سنکرور کا دریافت کرو کہ یہ یہاں کون آیا ہے اسلئے کہ اس مکان کو معرفت  
 تیسو جاکے حضور نے خرید لیا تھا تیسو جاکے اور چودہ ہزار روپیہ جو بی بی عرض سگی کی  
 اس کے دینے تھے دیکر نکال دیا وہ دن سے اوشہ کر چوکی مسجد میں جا بیٹھا صبح پر جانبر  
 یہ بی بی ناگہ بندی کی گئی سپاہِ خلوت خاص میں حاضر اور بلو خانہ دیوا اور وانا خانہ  
 شمس الامرا بہادر اور قطار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر میں تیار تھی تین دن تک یہ  
 سنگامہ رات چار شبہ جو تیسویں تاریخ تک حضور کے شخص ہوتا کر کے امیر کے پاس

نچو

جلالت اور شاہین کی رمان دنوں یعنی ماہ شوال میں لارڈ گورنر صاحب ہادیہ کی  
 بدلی ہوئی میرل میو صاحب لارڈ ہو کر آئے اور داخلِ مملکت ہو کر ابتداؤ ذی قعدہ  
 الیہ میں چند روز سے دشمنوں کو حضور پور کے بخار اور درائشپن کا ہتاجیہ حکیم شفا  
 اور حکیم نادر علی معالج اس مرد کے تھے فقط اور آخر وقت میں حکیم محمد شرف و فیض اللہ خان  
 بھی شریک معالج ہوئے اور جب محمد شرف و فیض اللہ خان نے حال کو حدیث سے بدلیا معا  
 نوائے شمس الامرا بہادر اور نوائے کار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر سے موردِ ضحکہ  
 بچو بستے اس خبر کے پرستہ امیران نامی حاضر در دولت سرا کو بعد چند لمحہ کی انتقال ہوا  
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور وہ روز جمعہ کا تھا اور تاریخ تیرہویں اور وہ جزائریہ  
 نمونہ نوی سیکل و جیب صورت خوش ترکیب شمس الامرا بہادر اور سپر خوراک بلایہ  
 دلی مغفرت منزل کے تھے کہ وقتِ دلچسپی سو سو بیضہ مرغ استعمال فرماتے تھے بہر حال غدا کا کیا  
 فیس کیا جائے کہ کہا ہوگا شمس شہر کی منت نمونہ خرداری اور ان حضرت کے وقت انتقال ایک  
 صاحبزادہ والا قدر کمیش وقت میں اور جیسے صاحبزادیاں تھیں اور انکی امیروا میرا اپنے اپنے  
 بچہ و خوبی ہیں کہ بیان انکا اگر شکر اینودی پر لکھا گیا جائے تو بہت بر موقع ہے مادہ تاریخ  
 جناب کا محمد تقی سے یہ ہے افضل اللہ و چون بخت نصرت و صدار علی علی مقام لہ، نا لکھی  
 سال تاریخش، نور اللہ دامِ بضعہ لقب بوفات مغفرت مکان شور کو یہ وزارت کا بلند ہوا  
 درویش محلہ اور بلکہ کے بند ہو گئے جب چار گہری دن راجح سے دیوان کے پہر کھل گئے نواب  
 شمس الامرا بہادر اور نواب الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر مع شمس اللہ و محمد شمس اللہ کو تھے

بن جائیجے یاری تجیز و تکفین کی شروع ہوئی مراد علیہ السلام ساتھ میں جتا بیادریسے  
 جو سنا مع تیوڈی صاحب کے مختار الملک بیادریس اگر ملاقات کی کچھ کل و کلام کر کے  
 چلے گئے من بعد مغرب کے وقت نواب شمس الامرا بیادری اور قار الامرا بیادری اور خوشید جاہ  
 بیادری مختار الملک بیادری سے کہلائے کہ سادی ہو جائیں موجب اطمینان خلقت کا ہو گیا  
 ہو تو اولیٰ ایسی بیادری محو فست کو توال بلکہ کو حکم فرمایا غالب جنگ اور پیر عبد اللہ بن علی  
 پسر عمر بن عوداوی یقین شاہراہ تے سادی نام نامی سے صاحبزادہ بلند اقبال میر محبوب  
 علیخان بیادری کہ اسوقت عمر انکی دو سال سات ماہ اور ست دن کی تھی گوش زد طلاق ہوئی  
 دو ماہی میر گئی نصف شب کو مکہ مسجد میں سیدت جانب پر سکند جاہ بیادری کے معقر قمر ل کے  
 دفن ہوئے شمس الامرا بیادری اور قار الامرا بیادری اور خوشید جاہ بیادری اپنے اپنے دو گنا  
 کو واپس آئے مدت سلطنت ان جناب کی بارہ سال ایک مہینہ بیس روز پندرہ مدت ہمارے  
 مدت عمر بالیس سال پندرہ وین تاریخ صبح زیارت مکہ مسجد میں ہوئی دوپہر کو حویلی میں بخلی  
 بیگم کی سب ارکان دولت شمس الامرا بیادری اور قار الامرا بیادری اور خوشید جاہ بیادری  
 مختار الملک بیادری راجہ نریندر بہادر صاحب علیخان رزیدنت ساندرسن صاحب بیادری  
 مع دو خیر جمع ہو صاحبزادہ کو برآمد کیا مسند پر بٹھلایا صاحب علیخان نے رسم پر سے یکے  
 ادائی تمام اہالیان دولت نے نذرین تعزیت کی دین حضور پر نور دست خاص سے لئے اور  
 برخاست گئے یہ سب امر آئندہ ارینے محل میں حضرت دلا والہ بیگم جمع والدہ حضور کو  
 اور محبوب بی بی اور حسین بی سالو بائی حسین بی ثانی دولتی بواحمیدہ بواللہ کی بیگم و اصغر بیگم

جو ذی اولاد محلات حضور پر نور ہیں انکو نذرین ہجوائے دوسری فصل  
 جلوس میںت مانوس آصفیاء سادس نواب میر محبوب علیخان بھادر  
 مدظلہ العالی کے بیان میں سوہوین تاریخ روز دوشنبہ دربار جلوس کا  
 ہوا سب ارکان دولت حاضر خلوت خاص ہوئے صاحب عالیشان  
 مع چوتھے صاحب اور فریزر صاحب اور بالفور صاحب اور وندو صاحب  
 اور دوسرے تیس پسر داران جلیل القدر کے آئے صاحبزادہ صاحب  
 سینہ جامہ دردامن کا دستار مع کرن اس لباس سے کوٹھے میں آکر برآمد  
 ہوئے برتصاحب سے دمان ملاقات ہوئی بعد دمان سے اٹانکے گود میں  
 بٹہ لاکر باہر لے آئے تخت نشین ہوئے سب صاحب لوگ کرسیوں پر بیٹھے  
 چونکہ مسند جلوس کی تخت پر وضع کی گئی تھی نواب اسپر جلوس فرمائے  
 برتصاحب نے کہا اللہ مبارک کرے نذرین مبارکباد کی ہونین شادیانے بچنے  
 لگے خیر و عافیت امن و آسائش ہو گئی سہ محبوب علیخان ریاست مبارک  
 الہی و شہ خورم و شہ آبادہ نقی میکنہ عرض سالہ جلوس سہ سراج نظامیہ آباد  
 بادہ ایضاً دلہ شد چو سلطان دکن محبوب علیخان نامورہ غلغل شادی  
 برآمد از میان طبل و کوس سہ گفت درگوش ضیمہ تغیر فرخندہ قال  
 شاہ مدظلہ عرض کن سال جلوس سہ انیسوین تاریخ روز چہشنبہ منی الملک  
 بہادر قرینہ نصف النہار اول شمس الامرا بہادر پاس گئے پھر دمان سے

وقار الامر ابادرپس آئے سرد محل میں بالاحانہ پر ملاقات ہوئی ہمراہ  
 مختار الملک بہادر کے مینر جنگ اور مکرم الدولہ اور مبار اہر نر ندر پر شاد  
 بہادر اور خود بدولت پاسبان خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ تھے  
 بیسویں تاریخ روز جمعہ صبح بعد خاصہ کے شمس الامر ابادر مختار الملک بہادر  
 کے گہر گئے اور بعد نصف النہار کے خاصہ کہا کرو قار الامر ابادر بھی جلو پیر  
 ہوئے آئینہ خانہ میں ملاقات رہی خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ  
 ہمراہ تھے شمسین کو علی نام چوٹا بدیشا عمر بن عود کا کہ جو چند روز سے حویلی میں  
 شمس الامر ابادر کی بیٹھتا ہوا دیا انصاف نے اسکو بلوایا اور مکان میں عبد  
 الوہاب کے کہلاتا شمسین کو برتیا صاحب بہادر واسطی کہنے جان نما کے  
 آئے سات باقی چودہ سردار ساتھ تھے ایشمین کو مختار الملک بہادر دربار  
 حضور پر نور کے آئے سچ ذی تعدہ کو نواب وقار الامر ابادر اور نواب  
 خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ سوار ہو کر کوٹھی کو گئے برتیا صاحب بہادر  
 ملاقات رہی بعد ایک گنٹہ کے وہاں بے واپس شریف لائے ہر تیسری تاریخ  
 ذی الحجہ کی روز جمعہ برتیا صاحب بہادر مع چار سرداران جلیل القدر کے دسترا  
 اور خانہ بانع کو نواب وقار الامر ابادر اور خورشید جاہ بہادر کے آئے سیر کے  
 بہت خوش و خرم مرض ہوئے چہتی تاریخ ذی الحجہ کی کوہل شمس کی برج  
 حمل میں ہوئی ساتویں کو شب و روز برابر جبہ گنٹہ کے بتی دربار

نور کا

نوروز کا ہوا بشیر الاولہ عرف شاہ صاحب تھو دی صاحب پاس دعوتیں  
 جا کر بنگلہ میں ملاقات کرا آئے اور دوسرے روز تھو دی صاحب اُن پاس آئے  
 اور یہ صاحب موصوف چھوٹے صاحب ہی کے عہدہ پر ہیں عرفہ کی یونین تاریخ  
 موافق محول کے میر تقی بنین نخلین دسویں کو عید تمام بلدہ میں ہوئی  
 خطیب وقاضی و صوبہ عید گاہ کو جا کر نماز ادا کرا آئے دربار عید کا انڈرین  
 نہایت کی ہوئیں نواب شمس الامرا بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر اور  
 نواب خورشید جاہ بہادر اور نواب مختار الملک بہادر اور نواب شہید  
 بہادر نے نذرین اپنے ملازمن سے نہ لیں اُن روزوں مزاج نواب شمس الامرا  
 بہادر کا علیل تھا بخار اور کچھ درد پیلو کی شکایت تھی جس کا روز اتنا ہوئی  
 تاریخ نواب وقار الامرا بہادر خلوت کو گئے مہر خانہ کھلا اور اسیوں تاریخ  
 شنبہ کو چادر حضور مغفور کے چلم کی پرتی مکہ مسجد میں زنانہ کا بندوبست  
 ہوا دامن سے دو سورتہ کے سوار عورات محل کین محل پورہ میں جانچان  
 کے باغ میں آئیں دلاور النسا بیگم صاحبہ قبلہ مع صاحبزادیان اور خواصین  
 حضور پر نور کین شام تک باغ میں رہیں دامن سے باہر کا باہر عصمت النسا  
 بیگم صاحبہ اور حسین النسا بیگم صاحبہ اپنے مکان کو سدھارے پر بیٹھیں تاریخ  
 یکشنبہ کا روز حسین النسا بیگم صاحبہ حضور کے محل میں داخل ہوئیں چوبیسویں  
 تاریخ روز پنجشنبہ دربار ہوا نواب وقار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر

اور نواب مختار الملک ہمارا اور راجہ نرنند پرشاد ہمارا وغیرہ حاضر خلوت  
خاص ہوئے حضور پر نور خلوت میں بنگلہ پر برآمد تھے سترہویں پر سے ان لوگوں  
نے نذرین عید اور نوروز کی گزرا نین شمس الامرا ہمارا سبک سلمندی مزاج کے  
حاضر نہیں ہوئے مختتم الدولہ کے ہاتھ سے نذر ہجوا دی اٹھائیسویں کو چار بجے  
دن کے نواب مختار الملک ہمارا دولت سر کو نواب شمس الامرا ہمارا کے

تشریف لائے طاقات ہوئی ایک گینت تیناٹی رہی فقط

دو ہی صاحب تھے جب وہ اپنے دو تھانہ کو گئے ضیافت کا

سامان تیار تھا شمس الامرا ہمارا درینے

مکان کو اپنے روانہ فرمائے تخت بالخیر تیاری

۲۸۴  
۲۸۴  
۲۸۴

ہجری







عنوان الملك الموفق

این کتاب توحید مجمع البرکات مستخرج است

صیاء خورشید

در این بعضی تالیفات و تصنیفات مولوی محمد عظیم الامام شاه مرقد مبارک  
نویزنی غفر الله له بحسب الحکم سرکار دیوان قیامه در احوال فرخنده

روایت حضرت درگاه نور خورشید شاه خورشید الامام محمد عظیم الله له

چونکه محمدی الدعا بدار مد ظله العالی فرزند گرامی است که در وقت حیات

خدمت بابت قدم سحابی نصیحت استخوان و قمار الامر اقتدار الملك قهسار الدوله

عبدالحکیم محمد رشید الدین بیاباد دام طلال صلاه الله علیه و آله

طبع در شهر اصفهان



اول قلندران را از این شهر  
 بمان بایل کند و در این راه  
 ساخته میان کوه و دره  
 دارد و خان زند که در  
 روی دیواری باران  
 دیو و جن و انس  
 زند اردوان و در  
 یاد راه طبع که در  
 اقامت نامه هر که



[illegible]





دعای این  
در بیان حسن احوال و مال دنیا  
و دین و عیال و اولاد و غیره در روز

کودکان و بچه ها و عیال و اولاد  
نعمت و نیکوئی و برکت و باران  
سعد و آبروی و نیکوئی و برکت و باران  
معی و نور و فیض و باران  
والسلام که به تمام نامش  
او تعالی شانه کز آن امر را  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین

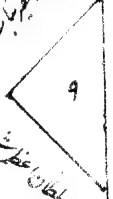


یادداشت در مورد  
اعمال و رفتار از جانب  
عالمی و محاسن و معایب  
شخصیات و افعال  
و سایر امور و احوال  
در هر حال و وقت  
مستطاب بود و بهر حال  
اوقات و محاسن و معایب  
تجدید نماید و این

ایام از این پیشانی  
 سرافراز تر است  
 غلام نشسته  
 که مستحق شوم ز اینانی  
 خونی فقر و غم  
 ملک بکشد ز این  
 شکی در دهر  
 از فقر و غم  
 ایام از این پیشانی  
 سرافراز تر است  
 غلام نشسته  
 که مستحق شوم ز اینانی  
 خونی فقر و غم  
 ملک بکشد ز این  
 شکی در دهر  
 از فقر و غم

نعم ما قبله چه چو با حیثیت شنبی و باده پیمایی بیاید آرمجان باده پیمار  
 اطلاع بخارش آوردم ترصد که آن موجود مغفوره را این مایه من و سلوی  
 و نعمت خوان عظمی محروم نفرمائید زیاده و السلام والا کرام مسوده لب و حجام  
 بهایت جریبا انام راه سماه خاص عوام سلوی محمد امام دام اگر آمد به اسلام  
 سنت الاسلام حالی خدام ذوی الاحترام میباید حاصل نامه ستمی بعد السلام علیکم  
 فیه و عقیل است و در تعظیم و تعظیم مسایل نظری به نظیر و عدیل هرگاه آورده  
 شتافان جنایات و در جریه طالب علمان مدرسه جدید بمنزه شتافان یستم  
 نخدمت گرافی فرستادم با حسان بستانند و توجه فرمائید که قابل تعلیم علوم محقول  
 و منقول و فروع و اصول است زیاده چه تصدیق دهد مسوده لب و حجام  
 بار یافتگان سیر امارت و حاشیه بوسان صدر عالی قدر است و حلال پیدا  
 و بود است که اگر در باغی تخیلی و یا شجره خوش ترکیب و خوش وضع بر آید چندان  
 و چه باغبان خود ادر پرورش آن از دیگران ساعی می باشد همچنان اگر حیوان در محبت  
 انسانیت تربیت یافته آراسته و پیراسته گردد مانند آنرا بدلی میخاید و در محبت  
 او از هر نوعی که باشد عزتش افزاید و بعضی را از حلیه سلمان خوب متجلی و بعضی را  
 از زیور خوش سلیب متجلی گرداند الحمد لله و المندین هیچ میر که از این نوع اشرف  
 مخلوقات ام و در مدت مدید و عرصه بعد کسب فضایل ترک زایل و ده ام و این همه  
 بسبب رعایت و بندگی پروری سرکار ذوی الاقدار است که ملجا و ما و انجا و شرفا

که مستحق شوم ز اینانی  
 خونی فقر و غم  
 ملک بکشد ز این  
 شکی در دهر  
 از فقر و غم  
 ایام از این پیشانی  
 سرافراز تر است  
 غلام نشسته  
 که مستحق شوم ز اینانی  
 خونی فقر و غم  
 ملک بکشد ز این  
 شکی در دهر  
 از فقر و غم



فضل قول و معقول و سلطان است  
 دانسته اگر در غلطان است  
 اگر قدر دان نیست مجنون است  
 که طبعی محتاج ایضاً باشد  
 است در دنیا حکم در آخرت  
 خدام است بکنند و در آخرت  
 خدام است بکنند و در آخرت  
 خدام است بکنند و در آخرت  
 خدام است بکنند و در آخرت

۱- در صورتی که در این ساعات  
 ۲- در صورتی که در این ساعات  
 ۳- در صورتی که در این ساعات  
 ۴- در صورتی که در این ساعات  
 ۵- در صورتی که در این ساعات  
 ۶- در صورتی که در این ساعات  
 ۷- در صورتی که در این ساعات  
 ۸- در صورتی که در این ساعات  
 ۹- در صورتی که در این ساعات  
 ۱۰- در صورتی که در این ساعات

از غم و آزار خود را  
ببخشا که از این بند  
خوار گشته و کارنامه  
کارنامه را در تحصیل  
مکمل خودت  
که در این دنیا  
به تو ایستاده و  
مردود و در  
شماران نیست و  
شماران نیست و  
و در میان این

آری سه برگ نشان کن بتدریج جابر الهی چو شد نه رعادت مغرور نه خست  
اگر ذوق بخیزد و همت اینقدر کافیت زیاده دماغ پاشی و مغرور باشیست  
مسودایست و نیم رسانیدن حق بجهت داران پسند حق پسند است و اجرایی کار  
طالبان مطلوب ایشان مبارجه با در دام ظلمت کسر دفتر این گروه دانش  
پیشرو و فردا دل جریده برگزیده ارباب ایشان و شکوه اند بعضی بندگان اجماعی  
بر سام که اینقدر زرتخواه این هواخواه اراد و جفا و حی باقیست اگر غایت  
شود کمال سرفرازیست تا بنده از بند قرض ربانی باید و در سپاس این نعمت  
عرض نمین و عین فرض دانسته بد که از دیاد عمر و دولت فرزند ان و ترقی  
درجات جاه و کمکت بی پایان مشغول و موظف باشد مسوده سیام بر تویی  
آفتاب جهان تاب و مولید ثلاثه از آثارش علی استویه کامیاب است کس در یکی  
بودند و از ان کمال فرمودند یک بنور امیدوار و در همین کجا و گرفتار مستعد  
سر کار رستخیزی را جبرام و پس میگویند و بهین غدر از اجرا کارگاه میجویند  
این کس از متعلقان ماست خداوند نعمت دامت ظلمت از دستخط خود مختار فرماید  
و به دستور کمال و سرفراز گردانند الهی آفتاب عمر و دولت تابان و درخشان باد  
بحرمة النبئی وآله الامجاد مسوده سی و یکم مقدر بر به مقدم آمانکامه فمیده اند  
فمیده اند و قابل تدبیر چو بتدبیر فمیده تدبیر اگر موافق فمیده  
است آسمین است ورنه سر سر تقصیر از تردد و چهار آید دار تفکر چه زید دست

[illegible]

از دانش هر که در رسیده  
کلی گویم بحاجت الطاهر  
قلل و نل و لم یکن من  
قلل و نل و لم یکن من  
وارفت حروف و بیابان  
ملان خاطر باطن  
عسیر و

خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت  
مقتضای آنست که در این کتاب  
از آنکه خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت

مکتوب و قالیای که در باب است از او ستادی میرافضل حسین عظمی الله العالی  
رسیده است میرسانم از حفظ انشاید است که حنی نویسد گفته اند که تمامه در از الفا  
که به هم دور ماند و هر یک بر مقدمه تقدیم تمهید الزم و هر یک تمهید تجدید لفظ و معنی  
آهیم و اندک لیکن در لی لغت نزد و محاوره اهل زبان از دست نماند و چنان  
گفته که در اندک تغییر و تبدل کهن را نو و انامید و این وقتی باشد که صرف کرد یا  
تقدیم معطوف و پیش از آورده تا حین معطوف باشد و چنان کار کرد که بدقت نگردد  
خصوصاً عرایض حکام که وقت ملاحظه ایشان خود را صاحب استعداد دانسته که درین  
توقع بر آمدن کار است و اگر وقت گزیند لیکن اول استعداد مخاطب بیند و کمال ادب  
بزرگان ترک القاب ایشان است و در صورت لفظ قبل از ممنوعه و در علوی برای  
رغبت منفع از کنایات و اشارات اشاره با سواد بزرگان اوشان کردن  
مذخوب بلکه معيوب و لفظ معنی بیشتر باید که محاسن الفاظ خوشتر آید و در  
بعضاین ضابطه باشد در خوانی نه پائنه و ابدا که این آسانست مگر بقدر  
جودت بعد بعضی چنان ساخته اند که در ابدا را انداخته اند طالب املی درین  
نامه معرکه خود را مصرعه رسانده و درین مدت از لکرنه در مانده و نور العین واقف  
نشانگر کسی نبود لیکن چهل سال شقی نمود گفت و نشست چون واقف شد که سخن  
از سبتم بر آمد بعد از آن در مکتوبه سه بر غنچه شکفت الادلن و ادلن  
ای و ادلن و منشی کامل آن باشد که نه سیر و دیگران باشد تجدید و نه مقلد

مقتضای آنست که در این کتاب  
از آنکه خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت

خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت  
مقتضای آنست که در این کتاب  
از آنکه خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت

خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت  
مقتضای آنست که در این کتاب  
از آنکه خطی که در کتاب است  
در فوایدی که در این کتاب است  
که به مقتضای او اندوخت  
از آن تا آخر یک کتاب  
باید نظارت داشت

بعد از نماز عصر قدر بخورده از دست خود عمل نمایند و طعام شام هم در اینجا خورده  
 سرخه از فرمایند مسوده سی و هفتم طایفه از افضال الهی و عنایت نامتناهی  
 او تعالی شانه پنج مرضی ندارم لیکن بیماریام بنیتوام که چیزی بخورم و جگر و دم که در  
 ادنی حرارت و برودت مزاج از اعتدال منحرف گردد و در اندک حرکت و سکون  
 و گرگون میشود انشاء الله تعالی قریب است که از کتب ریج لطافت بیرون بیرون  
 طاقست دست یابم نگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی و هشتم  
 کامل است که آنرا کامل کامل داند و ناقص ناقص خواندند عکس آن اکثر کنند که  
 فی زمانه جانان انجرا این نیست که این شکل برآ اکل برآورده اند اینک از  
 اسل فضل خردی بر آورده اند و آنرا که مال را خرد کمال دانند در میل حاجت  
 برده اند و بر خورده آن بر خوردار ایام که سالکین مسلک باشند طالب آن  
 مسوده سی و نهم مکان خدوی دور خدوی به مقدور و از اخبار اخبار میجو که اکثر  
 اتفاق شده که آمدن بار ایگان در زمانه با و یا بر گشتن از شای راه شنبه  
 خبر که کاوه بر دل و جان ریج فراوان الحال تصور گذشته معاف و آینه ماه  
 مضاعف شود تا در بجای آوردی ضمایق قصور برود مسوده سی و دهم حکم لایع  
 قرارت القرآن علی کل حال قران مجید و قران حمید بر خواندن است نه بر نمان  
 نهادن و الله ثم بالله حمایلیکه رحمت کرد به مطلق خواننده نمی شود امید اگر کرد  
 شد بخدا انجرا این عذریه می برای دیگر نظر فرمایند لطیف مسوده سی و یکم

بعد از نماز عصر قدر بخورده از دست خود عمل نمایند و طعام شام هم در اینجا خورده  
 سرخه از فرمایند مسوده سی و هفتم طایفه از افضال الهی و عنایت نامتناهی  
 او تعالی شانه پنج مرضی ندارم لیکن بیماریام بنیتوام که چیزی بخورم و جگر و دم که در  
 ادنی حرارت و برودت مزاج از اعتدال منحرف گردد و در اندک حرکت و سکون  
 و گرگون میشود انشاء الله تعالی قریب است که از کتب ریج لطافت بیرون بیرون  
 طاقست دست یابم نگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی و هشتم  
 کامل است که آنرا کامل کامل داند و ناقص ناقص خواندند عکس آن اکثر کنند که  
 فی زمانه جانان انجرا این نیست که این شکل برآ اکل برآورده اند اینک از  
 اسل فضل خردی بر آورده اند و آنرا که مال را خرد کمال دانند در میل حاجت  
 برده اند و بر خورده آن بر خوردار ایام که سالکین مسلک باشند طالب آن  
 مسوده سی و نهم مکان خدوی دور خدوی به مقدور و از اخبار اخبار میجو که اکثر  
 اتفاق شده که آمدن بار ایگان در زمانه با و یا بر گشتن از شای راه شنبه  
 خبر که کاوه بر دل و جان ریج فراوان الحال تصور گذشته معاف و آینه ماه  
 مضاعف شود تا در بجای آوردی ضمایق قصور برود مسوده سی و دهم حکم لایع  
 قرارت القرآن علی کل حال قران مجید و قران حمید بر خواندن است نه بر نمان  
 نهادن و الله ثم بالله حمایلیکه رحمت کرد به مطلق خواننده نمی شود امید اگر کرد  
 شد بخدا انجرا این عذریه می برای دیگر نظر فرمایند لطیف مسوده سی و یکم

۱۳

بعد از نماز عصر قدر بخورده از دست خود عمل نمایند و طعام شام هم در اینجا خورده  
 سرخه از فرمایند مسوده سی و هفتم طایفه از افضال الهی و عنایت نامتناهی  
 او تعالی شانه پنج مرضی ندارم لیکن بیماریام بنیتوام که چیزی بخورم و جگر و دم که در  
 ادنی حرارت و برودت مزاج از اعتدال منحرف گردد و در اندک حرکت و سکون  
 و گرگون میشود انشاء الله تعالی قریب است که از کتب ریج لطافت بیرون بیرون  
 طاقست دست یابم نگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی و هشتم  
 کامل است که آنرا کامل کامل داند و ناقص ناقص خواندند عکس آن اکثر کنند که  
 فی زمانه جانان انجرا این نیست که این شکل برآ اکل برآورده اند اینک از  
 اسل فضل خردی بر آورده اند و آنرا که مال را خرد کمال دانند در میل حاجت  
 برده اند و بر خورده آن بر خوردار ایام که سالکین مسلک باشند طالب آن  
 مسوده سی و نهم مکان خدوی دور خدوی به مقدور و از اخبار اخبار میجو که اکثر  
 اتفاق شده که آمدن بار ایگان در زمانه با و یا بر گشتن از شای راه شنبه  
 خبر که کاوه بر دل و جان ریج فراوان الحال تصور گذشته معاف و آینه ماه  
 مضاعف شود تا در بجای آوردی ضمایق قصور برود مسوده سی و دهم حکم لایع  
 قرارت القرآن علی کل حال قران مجید و قران حمید بر خواندن است نه بر نمان  
 نهادن و الله ثم بالله حمایلیکه رحمت کرد به مطلق خواننده نمی شود امید اگر کرد  
 شد بخدا انجرا این عذریه می برای دیگر نظر فرمایند لطیف مسوده سی و یکم



و از آن سینه و گرد و کلاه و تاقی بود زمانه سراسر <sup>۱۲۸۶</sup> <sup>۱۲۸۷</sup> <sup>۱۲۸۸</sup> <sup>۱۲۸۹</sup> <sup>۱۲۹۰</sup> <sup>۱۲۹۱</sup> <sup>۱۲۹۲</sup> <sup>۱۲۹۳</sup> <sup>۱۲۹۴</sup> <sup>۱۲۹۵</sup> <sup>۱۲۹۶</sup> <sup>۱۲۹۷</sup> <sup>۱۲۹۸</sup> <sup>۱۲۹۹</sup> <sup>۱۳۰۰</sup> <sup>۱۳۰۱</sup> <sup>۱۳۰۲</sup> <sup>۱۳۰۳</sup> <sup>۱۳۰۴</sup> <sup>۱۳۰۵</sup> <sup>۱۳۰۶</sup> <sup>۱۳۰۷</sup> <sup>۱۳۰۸</sup> <sup>۱۳۰۹</sup> <sup>۱۳۱۰</sup> <sup>۱۳۱۱</sup> <sup>۱۳۱۲</sup> <sup>۱۳۱۳</sup> <sup>۱۳۱۴</sup> <sup>۱۳۱۵</sup> <sup>۱۳۱۶</sup> <sup>۱۳۱۷</sup> <sup>۱۳۱۸</sup> <sup>۱۳۱۹</sup> <sup>۱۳۲۰</sup> <sup>۱۳۲۱</sup> <sup>۱۳۲۲</sup> <sup>۱۳۲۳</sup> <sup>۱۳۲۴</sup> <sup>۱۳۲۵</sup> <sup>۱۳۲۶</sup> <sup>۱۳۲۷</sup> <sup>۱۳۲۸</sup> <sup>۱۳۲۹</sup> <sup>۱۳۳۰</sup> <sup>۱۳۳۱</sup> <sup>۱۳۳۲</sup> <sup>۱۳۳۳</sup> <sup>۱۳۳۴</sup> <sup>۱۳۳۵</sup> <sup>۱۳۳۶</sup> <sup>۱۳۳۷</sup> <sup>۱۳۳۸</sup> <sup>۱۳۳۹</sup> <sup>۱۳۴۰</sup> <sup>۱۳۴۱</sup> <sup>۱۳۴۲</sup> <sup>۱۳۴۳</sup> <sup>۱۳۴۴</sup> <sup>۱۳۴۵</sup> <sup>۱۳۴۶</sup> <sup>۱۳۴۷</sup> <sup>۱۳۴۸</sup> <sup>۱۳۴۹</sup> <sup>۱۳۵۰</sup> <sup>۱۳۵۱</sup> <sup>۱۳۵۲</sup> <sup>۱۳۵۳</sup> <sup>۱۳۵۴</sup> <sup>۱۳۵۵</sup> <sup>۱۳۵۶</sup> <sup>۱۳۵۷</sup> <sup>۱۳۵۸</sup> <sup>۱۳۵۹</sup> <sup>۱۳۶۰</sup> <sup>۱۳۶۱</sup> <sup>۱۳۶۲</sup> <sup>۱۳۶۳</sup> <sup>۱۳۶۴</sup> <sup>۱۳۶۵</sup> <sup>۱۳۶۶</sup> <sup>۱۳۶۷</sup> <sup>۱۳۶۸</sup> <sup>۱۳۶۹</sup> <sup>۱۳۷۰</sup> <sup>۱۳۷۱</sup> <sup>۱۳۷۲</sup> <sup>۱۳۷۳</sup> <sup>۱۳۷۴</sup> <sup>۱۳۷۵</sup> <sup>۱۳۷۶</sup> <sup>۱۳۷۷</sup> <sup>۱۳۷۸</sup> <sup>۱۳۷۹</sup> <sup>۱۳۸۰</sup> <sup>۱۳۸۱</sup> <sup>۱۳۸۲</sup> <sup>۱۳۸۳</sup> <sup>۱۳۸۴</sup> <sup>۱۳۸۵</sup> <sup>۱۳۸۶</sup> <sup>۱۳۸۷</sup> <sup>۱۳۸۸</sup> <sup>۱۳۸۹</sup> <sup>۱۳۹۰</sup> <sup>۱۳۹۱</sup> <sup>۱۳۹۲</sup> <sup>۱۳۹۳</sup> <sup>۱۳۹۴</sup> <sup>۱۳۹۵</sup> <sup>۱۳۹۶</sup> <sup>۱۳۹۷</sup> <sup>۱۳۹۸</sup> <sup>۱۳۹۹</sup> <sup>۱۴۰۰</sup> <sup>۱۴۰۱</sup> <sup>۱۴۰۲</sup> <sup>۱۴۰۳</sup> <sup>۱۴۰۴</sup> <sup>۱۴۰۵</sup> <sup>۱۴۰۶</sup> <sup>۱۴۰۷</sup> <sup>۱۴۰۸</sup> <sup>۱۴۰۹</sup> <sup>۱۴۱۰</sup> <sup>۱۴۱۱</sup> <sup>۱۴۱۲</sup> <sup>۱۴۱۳</sup> <sup>۱۴۱۴</sup> <sup>۱۴۱۵</sup> <sup>۱۴۱۶</sup> <sup>۱۴۱۷</sup> <sup>۱۴۱۸</sup> <sup>۱۴۱۹</sup> <sup>۱۴۲۰</sup> <sup>۱۴۲۱</sup> <sup>۱۴۲۲</sup> <sup>۱۴۲۳</sup> <sup>۱۴۲۴</sup> <sup>۱۴۲۵</sup> <sup>۱۴۲۶</sup> <sup>۱۴۲۷</sup> <sup>۱۴۲۸</sup> <sup>۱۴۲۹</sup> <sup>۱۴۳۰</sup> <sup>۱۴۳۱</sup> <sup>۱۴۳۲</sup> <sup>۱۴۳۳</sup> <sup>۱۴۳۴</sup> <sup>۱۴۳۵</sup> <sup>۱۴۳۶</sup> <sup>۱۴۳۷</sup> <sup>۱۴۳۸</sup> <sup>۱۴۳۹</sup> <sup>۱۴۴۰</sup> <sup>۱۴۴۱</sup> <sup>۱۴۴۲</sup> <sup>۱۴۴۳</sup> <sup>۱۴۴۴</sup> <sup>۱۴۴۵</sup> <sup>۱۴۴۶</sup> <sup>۱۴۴۷</sup> <sup>۱۴۴۸</sup> <sup>۱۴۴۹</sup> <sup>۱۴۵۰</sup> <sup>۱۴۵۱</sup> <sup>۱۴۵۲</sup> <sup>۱۴۵۳</sup> <sup>۱۴۵۴</sup> <sup>۱۴۵۵</sup> <sup>۱۴۵۶</sup> <sup>۱۴۵۷</sup> <sup>۱۴۵۸</sup> <sup>۱۴۵۹</sup> <sup>۱۴۶۰</sup> <sup>۱۴۶۱</sup> <sup>۱۴۶۲</sup> <sup>۱۴۶۳</sup> <sup>۱۴۶۴</sup> <sup>۱۴۶۵</sup> <sup>۱۴۶۶</sup> <sup>۱۴۶۷</sup> <sup>۱۴۶۸</sup> <sup>۱۴۶۹</sup> <sup>۱۴۷۰</sup> <sup>۱۴۷۱</sup> <sup>۱۴۷۲</sup> <sup>۱۴۷۳</sup> <sup>۱۴۷۴</sup> <sup>۱۴۷۵</sup> <sup>۱۴۷۶</sup> <sup>۱۴۷۷</sup> <sup>۱۴۷۸</sup> <sup>۱۴۷۹</sup> <sup>۱۴۸۰</sup> <sup>۱۴۸۱</sup> <sup>۱۴۸۲</sup> <sup>۱۴۸۳</sup> <sup>۱۴۸۴</sup> <sup>۱۴۸۵</sup> <sup>۱۴۸۶</sup> <sup>۱۴۸۷</sup> <sup>۱۴۸۸</sup> <sup>۱۴۸۹</sup> <sup>۱۴۹۰</sup> <sup>۱۴۹۱</sup> <sup>۱۴۹۲</sup> <sup>۱۴۹۳</sup> <sup>۱۴۹۴</sup> <sup>۱۴۹۵</sup> <sup>۱۴۹۶</sup> <sup>۱۴۹۷</sup> <sup>۱۴۹۸</sup> <sup>۱۴۹۹</sup> <sup>۱۵۰۰</sup> <sup>۱۵۰۱</sup> <sup>۱۵۰۲</sup> <sup>۱۵۰۳</sup> <sup>۱۵۰۴</sup> <sup>۱۵۰۵</sup> <sup>۱۵۰۶</sup> <sup>۱۵۰۷</sup> <sup>۱۵۰۸</sup> <sup>۱۵۰۹</sup> <sup>۱۵۱۰</sup> <sup>۱۵۱۱</sup> <sup>۱۵۱۲</sup> <sup>۱۵۱۳</sup> <sup>۱۵۱۴</sup> <sup>۱۵۱۵</sup> <sup>۱۵۱۶</sup> <sup>۱۵۱۷</sup> <sup>۱۵۱۸</sup> <sup>۱۵۱۹</sup> <sup>۱۵۲۰</sup> <sup>۱۵۲۱</sup> <sup>۱۵۲۲</sup> <sup>۱۵۲۳</sup> <sup>۱۵۲۴</sup> <sup>۱۵۲۵</sup> <sup>۱۵۲۶</sup> <sup>۱۵۲۷</sup> <sup>۱۵۲۸</sup> <sup>۱۵۲۹</sup> <sup>۱۵۳۰</sup> <sup>۱۵۳۱</sup> <sup>۱۵۳۲</sup> <sup>۱۵۳۳</sup> <sup>۱۵۳۴</sup> <sup>۱۵۳۵</sup> <sup>۱۵۳۶</sup> <sup>۱۵۳۷</sup> <sup>۱۵۳۸</sup> <sup>۱۵۳۹</sup> <sup>۱۵۴۰</sup> <sup>۱۵۴۱</sup> <sup>۱۵۴۲</sup> <sup>۱۵۴۳</sup> <sup>۱۵۴۴</sup> <sup>۱۵۴۵</sup> <sup>۱۵۴۶</sup> <sup>۱۵۴۷</sup> <sup>۱۵۴۸</sup> <sup>۱۵۴۹</sup> <sup>۱۵۵۰</sup> <sup>۱۵۵۱</sup> <sup>۱۵۵۲</sup> <sup>۱۵۵۳</sup> <sup>۱۵۵۴</sup> <sup>۱۵۵۵</sup> <sup>۱۵۵۶</sup> <sup>۱۵۵۷</sup> <sup>۱۵۵۸</sup> <sup>۱۵۵۹</sup> <sup>۱۵۶۰</sup> <sup>۱۵۶۱</sup> <sup>۱۵۶۲</sup> <sup>۱۵۶۳</sup> <sup>۱۵۶۴</sup> <sup>۱۵۶۵</sup> <sup>۱۵۶۶</sup> <sup>۱۵۶۷</sup> <sup>۱۵۶۸</sup> <sup>۱۵۶۹</sup> <sup>۱۵۷۰</sup> <sup>۱۵۷۱</sup> <sup>۱۵۷۲</sup> <sup>۱۵۷۳</sup> <sup>۱۵۷۴</sup> <sup>۱۵۷۵</sup> <sup>۱۵۷۶</sup>

این کتاب از استاد حاج میرزا محمد باقر  
مجلسی است که در سال ۱۲۸۵ هجری  
در شهر تبریز در ایران  
چاپ شده است.

این عطر را در آنست و در آن  
خواب یک سینه است و در آن  
و جان افراشته علی فریاد  
موتش هم چنان می شود که  
فاقدار او نهان است به این  
چون نیست

Handwritten notes at the bottom of the page:

مجلس شورای اسلامی  
کتابخانه



که ضایع دیر بود  
درین سر که تنگ کرد  
قزوینان قزوین طایفه  
طایفه کوهانم رفیع الحال  
ازان پدید نیامد ازان  
پیشتر ماه گفت و به  
امیدواران



حضرت دار فواد حضرت  
 تعویض صاحب شکر کسب  
 شدند و نیز از سر کسب  
 ای کسب و مع برنا و کسب  
 ای کسب از اطفال مغرب  
 ای کسب ای کسب از اسب  
 محمد صغیر اکبر محمد شکر  
 است از فرم در کمالی نام  
 آن در دار فواد کسب  
 آید و کسب محمد شرف صاحب  
 از کسب و کسب از کسب

خوبیغمنده و ناله نشند اگر چه بد  
دار است و محنت بسیار لیکن  
فواید و کمالات بسیار حاصل  
شود که کمال آن که در این جهان  
شادمانی نرساند و ناله نیست و  
ویرانی باد و چون عمارتی است

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى عليه السلام في القلعة الحصينة  
التي لا يدخلها العدو ولا يخرج منها  
المسلمون الا بامر من ربهم

ما قبله در خفا که است برسان  
 که ایشان از خدمت خوانند می نود  
 که اینان حصول بر او آید  
 که اینان در خدمت خوانند می نود  
 که اینان در خدمت خوانند می نود

معوی چه از معقول وجه از معقول قاضی شد و برادر دلی خود فایز انقدر قناعت  
 بر آید این غایت بود الحال جز او مافات میخواست و امیدوار انواع خیر وانه و منتر  
 اقام الطاف شاهانه ام و میخواست کار به کار آمد و نامی پیدا کنم هر چند نمی کند خیر  
 حوصله باشد یافته و دریافته بگیرند و هر قدر محاسن که در آن آسودگی مقصود باشد تعین  
 فرمایند تا مطمئن خاطر باشم واجب بود بعضی رسانند سوخته پنجاه و پنج من بنده  
 خلعت شریف شرف یافته و بنده زاده از حصه طعام شاد کام او پوش کار میجو  
 و من از خود را که خداوند نعمت و الا انعام و الا کریم اند رفیع این تازع فرمایند  
 سوخته پنجاه ششم بعضی عالی میرساند سه داور اسال نوت محفل طراز سور باد  
 بهنیت گویان عامت قیصر و غفر باد و غلام خانه را قدیم است و پیر و مرشد کرام این  
 بزرگان غلام در سر کار گردون و قارینا حسب علی و جاگیر است پیش پادشاه فرای  
 مختار بودند و ما هر دو برادران را حضرت عذر نکرد به مبلغ پنجاه پنجاه و روی بطور موه  
 خوری با امید ترقی آینده بان را انداخته دستخط فرموده بودند آئین از عفو ان جنون  
 بر سبب جهان بینی و سادگی کارانی الی یومنا بهند و ماه رسیده امیدوار برنگی جلد  
 عوض است و منتر صد اضافه ما حسن قیل سه قدیمان خود اینقرای قدر که هرگز نیاید  
 زبر ورده عذر سوخته پنجاه و هفتم اول درخت پنج گیرد بعد از ان ترقی پذیرد بخشن  
 نوکر اما باید که نخستین در دل امیر جانی خویش کند پس از ان هر چه خواهد پیش کند  
 بعد از گفته اند آنچه که دیر آید و دست آید بر این تقدیر آن برادر را باید که از تکلیف

معوی چه از معقول وجه از معقول قاضی شد و برادر دلی خود فایز انقدر قناعت  
 بر آید این غایت بود الحال جز او مافات میخواست و امیدوار انواع خیر وانه و منتر  
 اقام الطاف شاهانه ام و میخواست کار به کار آمد و نامی پیدا کنم هر چند نمی کند خیر  
 حوصله باشد یافته و دریافته بگیرند و هر قدر محاسن که در آن آسودگی مقصود باشد تعین  
 فرمایند تا مطمئن خاطر باشم واجب بود بعضی رسانند سوخته پنجاه و پنج من بنده  
 خلعت شریف شرف یافته و بنده زاده از حصه طعام شاد کام او پوش کار میجو

این جز از نعمت جانان و حکم آن  
 پیران چون کرده انسان ریشه  
 در وقت در وقت افان و دان  
 خدمت خیر از صد و دیگر  
 به دانش بال جانان و در خفا  
 اگر وقت تقسیم حایب می بود  
 به خدمت برادران که در خدمت  
 در وقت تقسیم حایب می بود  
 به خدمت برادران که در خدمت

با این همه حاصل بر یک  
 زنده و احسان جان  
 در وقت تقسیم حایب می بود  
 به خدمت برادران که در خدمت

این بر خود دار  
بکلیت تمام ادا می نماید و بخواهد  
از هر یک از اینها در حقش باشد  
سپاسگزار است خاطر هیچ  
جائز و نداد که فقط  
درست و نامی که به دست  
رسیده و در خدمت و کم  
و آنرا که

بکرمه و ده تصد دوم  
استوار و استدار خانه  
نقد و شمع فوفان کار حفظ  
شبه آینه در پیشگاه سلسله  
که لایق گمان نیست نقد  
سلسله ساخته و زخو خورده  
که اگر مثل برادران ولا  
خود و خود را به جهان  
یافتنی البتة خواهد بود

۱- در صورتی که در این مورد  
 ۲- در صورتی که در این مورد  
 ۳- در صورتی که در این مورد  
 ۴- در صورتی که در این مورد  
 ۵- در صورتی که در این مورد  
 ۶- در صورتی که در این مورد  
 ۷- در صورتی که در این مورد  
 ۸- در صورتی که در این مورد  
 ۹- در صورتی که در این مورد  
 ۱۰- در صورتی که در این مورد





تقرض می است  
نمی بده بلکه در اختیار کارکنان  
سراست که مالک هم این  
سازین است که خواند نام  
باید و خواند تمام که از هرگاه  
نظام در دولت خود  
هم خود را تقرض خود بخورد

دست راستی است ششها  
و مصلحا و مغانبر علی بن ابی طالب  
دعوی کردن این جوهری  
است نادر و کوفه است  
اولا شوت بر کوهستان بیدار  
نفس نیکین این کوهستان  
که ششها است کوهستان  
دست راستی است ششها  
دست راستی است ششها

کدام نوع است یا نه  
افزون دال بر غیر الخاتم دوم  
این بین دو حالت حسن  
والحق البته در این حسن  
و نقص کردن و در آن  
از وقت صوفیست  
که داد انداخته اند که



تاریخ یاد در یافتن  
در کتب و اسناد  
ساخته و در دست  
امدادان  
کتاب کوکوتاه  
فهرست و نام  
تاریخ یاد در یافتن

در اخراجات او شان  
چنان گردد باز برگه  
که بنعم عطا و خا و نوری  
چون زار بندگان  
وزر

سید بن طاووس  
 در بیان فضیلت  
 زکات و صدقه و زانی  
 سوره بشارت و بسم  
 که حاجت او را بجا  
 که حاجت امام خیر یافت  
 که اول از عجبی شتافت

رد از کمال و عجب القدر اضافه منیدیل و دستار فدوی را آرایش بخشند  
 واجب بود بر عرض رسانید ظلم محمود و باد سوده هفتاد و هشتم رنگ زمانه  
 چه غیر نگاشت عزیز در اندک ذلیل گردد و ذایل در اندک عزیز عزت  
 دولت بر دوار است و لغز من نشان و آفتاب من نشان کبر بر مال  
 بدترین حال است که مال در محل زوال است بیت مراد از سید کبریا و نبی  
 ملکش قدم است و آتش غنی با نعم ماقبل ربانی اگر نقد که بر حج می رود  
 بیله با بر در که شان شهبان بنایندی روان دیدیم که بر کنگره فاخته نشست  
 همین بگفت کوه کوه که نه آرام و راحت را اختیار است و نه رنج و سخت را  
 قرار است ایام مواصلت چون بمقامت مقبل گردد و مشاء و علی بر روز خرق  
 تمثال انعکاس آن جهان نظر در آید که اول همین بود آخر همان عجب این بود  
 و لغز این بخواند و بیان چه بیان باید کرد ما سویی الله در محل فاسد  
 بر مردمی بود است از همین نمود چه نقصان و چه سود اگر چه بیست و چند  
 با کجا ایم یا میگذا ریم بر این تقدیر یا اولی الا بصائر پیش از گذشتن تو گدا  
 مسوده هفتاد و نهم همه کار و بار دنیا بر امید و بیم است و این رسم قدیم انجام  
 و چه بجز حق جل و علی کسی را معلوم نیست اگر دیگرانرا معلوم هم بودی تمام  
 عالم و بیم و بیم بود لب لطف دنیا در همین است که یک محتاج باشد و یک غنی  
 یک نکر در باشد و یک غنی برین تقدیر ایچیکه کار کرد نیست می کرده باشند

که اول از عجبی شتافت  
 شتافت بالخر  
 تا خارج شدیم از این عالم



